ہماری ویب ڈیجیٹل بک

غلام عباس صدیقی

GHULAM ABBAS SIDDIQUI

ہماری ویب پر شائع شدہ تحریروں کا مجموعہ

HAMARI WEB .com

E-BOOK SERVICES

Collection of Published Articles
By "Ghulam Abbas Siddiqui"
at Hamariweb.com

دفاع پاکستان ماضی اور حال کے آئینے میں

پاکستان اسلام کے نام پر حاصل ہونے والی ایک ایسی ریاست ہے جسے 14 اگست 1947 ، رمضان کے مقدس مہینے میں آزادی نصیب ہوئی قائدین تحریک پاکستان نے اسے اسلامی فلاحی ریاست بنانے کا عزم کیا تاکہ مسلمان اسلام کے زریں اصولوں کے مطابق اپنی زندگیاں گزار سکیں ابتدائی ایام میں پاکستان نے اپنی منزل کی طرف جانے کے لئے بڑی تیزی سے سفر کیا ملک مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا یہ ترقی ہمارے دشمن بھارت کو برداشت نہ تھی اس نے مملکت خداداد کو دل سے تسلیم ہی نہیں کیا تھا لہٰذا قیام پاکستان کے بعد سے لیکر آج تک ہمارے ازلی دشمن بھارت نے ہم پر حملہ کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیا 6 ستمبر کا دن ہماری قوم کیلئے عزم نو کا آئینہ دار ہے 6 ستمبر 1965 ہماری عسکری تاریخ کا انتہائی اہم دن ہے اس تاریخی دن کے ساتھ انمٹ یادیں نقوش وابستہ ہیں جنہیں گردزمانہ دھندلا نہ کرسکے گی 6 ستمبر 1965 کو بھارت نے اس بھول سے دس گناہ زیادہ فوج، جدید اسلحہ سے لیس ہوکر بڑے غرور کے ساتھ پاکستان پر حملہ کر دیا کہ شائد پاکستان کی افواج اور قوم سو رہی ہے وطن کی محبت سے سرشار پاک فوج نے قلیل وقت میں دشمن کو اسکی حقیقت سے آگاہ کودیا یہ وہ عظیم دن ہے جس دن افواج پاکستان کے ساتھ قوم کے نوجوانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے نوجوان کلمہ طیبہ کا ورد

کرتے ہوئے دشمن کے ٹینکوں کے نیچے بم باندھ کر لیٹ گئے اور دشمن کے ٹینکوں کو ہوا میں اڑا کے رکھ دیا اور دشمن کی پیش قدمی کو روک دیا سیالکوٹ چونڈہ، لاہور واہگہ باڈر، برکی، قصور، کھیم کرناور سلیمانکی سمیت سات مقامات سے بھارت نے حملہ کیا کشمیر، جوناگڑھ، مانا وادر، منگرال پر قبضہ کرنے والے بھارت کی خام خیالی تھی کہ 6، ستمبر کی دوپہر لاہور فتح کرلے گا مگر اسے شرمناک ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا، چونڈہ اور واہگہ کے محاذوں پر غیور اہل پاکستان وزندہ دلان لاہور نے وہ قربانیاں دیں جسے پاکستان کی تاریخ کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتی تاریخ شاہد ہے کہ سترہ دن جاری رہنے والی اس اعصاب شکن جنگ میں نوجوانوں نے لائنوں میں لگ کر اپنا نام بم باندھ دشمن کے ٹینک کے نیچے لیٹ جانے والے سرفروشوں کی فہرست میں لکھوایا، پاک فوج نے دشمن سے نہ صرف اپنا علاقے واپس چھینے بلکہ اس کے کئی علاقوں پر بھی قابض ہو گئی اسطرح دشمن کو لینے کی بجائے دینے پڑھ گئے ،اعیار دشمن نے جب اپنی شکست دیکھی تو اپنے آپ کو بچانے کے لئے اقوام متحدہ کے در پر صلح کے لئے حاضر ہوگیا اس طرح اس تاریخی دن پر پاکستانی افواج اور عوام نے ملک وملت کی حفاظت کی۔ مسلمانوں کے بم باندھ کر دشمن کے ٹینک کے نیچے لیٹ جانے والے جذبے اور ملی وحدت کو بھارت سمیت سب دشمنوں نے بہت محسوس کیا اور اسے ختم کرنے کے لئے اپنے خفیہ ہتھکنڈوں کا منظم سلسلہ شروع کیا قوم کے نوجوانوں کے اندر سے غیرت ملی نکالنے کے لئے ان کے اندر سے حیاء جیسے گوہر نایاب سے تہی دامن کرنے کے لئے

فحش ڈراموں، فلموں کا لامتناہی سلسلہ شروع کر دیا اس کے دو نقصانات ہوئے ایک یہ کہ حیاء کم ہوتی گئی دوسرا قیمتی وقت بہت زیادہ ضائع ہوا، ابھی بھی یہ نقصان ہو رہا ہے پاکستان کی گھریلو عورتیں ان کے ڈراموں کی اس قدر اسیر ہو گئی ہیں کہ کھانا پکانا تک بھول جاتی ہیں اس کی وجہ سے کئی شوہروں نے اپنی بیویوں کو غصے میں آ کر طلاقیں دے دی ہیں لیکن ہمارے معاشرے میں انڈین ڈراموں اور فلموں کو سحر ٹوٹنے کا نام نہیں لے رہا ان ڈراموں اور فلموں میں ہندو مذہب کی تبلیغ بہت زیادہ ہوتی ہے جس نے ہماری نئی نسل کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے آج کی نسل جذبہ جہاد سے بیزار صرف انہی ڈراموں فلموں کی وجہ سے ہوئی ،ڈراموں فلموں نے اسلامی تہذیب و تمدن پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں اس کے بعد دوسری چیز جو بطور ہتھیار استعمال کی گئی وہ پاکستان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا تھا جس میں انھیں ڈھاکہ کی جگہ بنگلہ دیش بنا کر کامیابی ملی مزید ملک کے اندر بریلوی، دیوبندی ،اہلحدیث تینوں مسلمان فرقوں میں نفرت کا بیج بونا تھا آج ہمارے مذہبی لیڈران اسلام کی بجائے اپنے مسلک کو ہی سچا، حقیقی اسلام قرار دینے کی جدوجہد میں مصروف ہیں یہ مذہبی لوگ ایک دوسرے کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں مذہبی فرقہ واریت گلی محلوں، گھروں تک سرائیت کر چکی ہے، سیاسی تقسیم نے بھی بڑا کام دکھایا ہے جسکی وجہ سے قومی وحدت کو نقصان پہنچا ہے، ملک پاکستان کے اندر بھارت کی طرف سے حملوں ، جنگجو گروپوں کی مالی واسلحہ سے معاونت نے بھی شدید نقصان پہنچایا ،اس کے علاوہ سنگین

حملہ و واردات یہ ہے کہ ہم مسلمان ہی مسلمان کو مار رہے ہیں اور دشمن ہمیں استعمال کر رہا ہے مندرجہ بالا سازشوں ، حملوں کے اثرات آج پاکستان میں بہت زیادہ محسوس کئے جارہے ہیں انڈین اور دیگر فحش مواد پر پابندی لگانے کے مطالبے کئے جارہے ہیں مگر حکومت پاکستان اس پر کان تک نہیں دھر رہی۔

قارئین کرام ! ایک بہت بڑی غلطی جو ہمارے ارباب اقتدار سے ہمیشہ ہوئی وہ یہ کہ ہم نے صرف زمینی سرحدوں کی حفاظت کو ہی ضروری خیال کیا اس پر ہی ہمیشہ بہت زیادہ زور دیا بجٹ کا ایک بہت بڑا حصہ اسی زمینی یا سرحدی دفاع پر خرچ ہوتا ہے مگر نظریاتی تحفظ کے لئے ہمارے ملک میں کوئی خاطر خواہ انتظامات نہیں کئے گئے نظریاتی دفاع سے مراد نظریہ پاکستان، اسلامی نظریہ حیات ،اسلامی نظام کے قیام کی طرف مسنون طریقے سے پیش رفت ہے ہمارے حکمرانوں میں ہمیشہ اس کا فقدان رہا شائد یہ خیال کرتے ہیں کہ اس کے بغیر ملک ترقی کر جائے گا مگر ایسا ناممکن ہے ملک میں اسلام کی صورتحال بہت زیادہ قابل رحم ہے جو اسلامی قوانین بنائے گئے ان پر عمل نہیں ہو رہا انگریز کے قوانین کا دور دورہ ہے اگر قرآن و سنت ،اسلامی قوانین کے علاوہ انگریز کے قوانین ہی چلانے تھے تو پاکستان بنانے کی ضرورت کیا تھی؟ ایک رپورٹ کے مطابق نوے ہزار سے زائد اسلامی قانون سازی کے متعلق اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات ردی کے ٹوکریوں میں پڑی قانون پاکستان بننے کی منتظر ہیں ان کی طرف نظر اٹھا کر

بھی نہیں دیکھا گیا اس لئے کہ جمہوریت میں تو اسلامی قوانین کی گنجائش ہی نہیں ۔۔۔ہاں جو قوانین عوام کے شدید دباؤ پر بنائے گئے ان پر بھی عمل نہیں کیا جارہا جیسا کہ توہین رسالت ایکٹ جسے ہزاروں ،لاکھوں مسلمانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے دینے کے بعد ستمبر 1974 کو پاس کروایااور اسی دن کو دنیا بھر کے مسلمان تحفظ یوم ختم نبوت 7 ﷺ کے نام سے ہر سال مناتے ہیں اور اسلام سے انحراف کرجانے والے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت آپ کے علم میں اضافے اور اپنے لئے ذخیرہ آخرت کی نیت سے مختصرا رقم کر دیتے ہیں کہ یہ مسئلہ ایک سو قرآنی آیات، تقریبا بارہ سو احادیث سے ثابت ہے ختم نبوت کے تقدس کے لئے ایک ہزار دو سو صحابہ کرامؓ نے مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ لڑ کر جام شہادت نوش کیاان شہدا میں سات سو حافظ قرآن اور ستر بدری صحابہ کرامؓ تھے 1953 کی ختم نبوت کی تحریک میں دس ہزار نوجاونوں نے جام شہادت نوش کیا29 مئی 1974 کو ملتان نشتر کالج کے طلباء پر ربوہ اسٹیشن پر قادیانیوں نے حملہ کیا تو اس کے بعد مولانا یوسف بنوریؒ کی قیادت میں تمام مکاتب فکر کے علما کرام نے تاریخ ساز جدوجہد کی بالآخر 7 ستمبر 1974 کو قادیانیوں کے دونوں لاہوری اور قادیانی گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے انکی مذہبی تبلیغ واشاعت پر پابندی لگا دی گئی اسمبلی میں پہلی قرارداد مولانا شاہ احمد نورانی نے جبکہ دوسری پیرزادی عبدالحفیظ نے پیش کی ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ

مولانا عبدالحقؒ، مولانا عبدالمصطفیٰ ازہریؒ، مولانا صدرالشہیدؒ سمیت تمام مکاتب فکر کے، جید علماء کرام نے اپنا کلیدی کردار ادا کیا نوجوانوں کو قادیانیت کے اوچھے ہتھکنڈوں، دجل وفریب سے باخبر رہنے کے لئے ختم نبوت کی تحاریک کے رابطے میں رہنا چاہئے۔۔۔

المیہ یہ ہے کہ آج تک کسی گستاخ رسول کو سزا نہیں دی گئی بلکہ عالمی طاقت ور ممالک کی ایک فون کال پر گستاخان رسول کو خصوصی پرٹوکول کے ساتھ سفارشی ممالک میں بھیج دیا گیا سود اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے جنگ کے مترادف ہے لیکن اسکا دور دورہ ہے، زنا ہر حال میں قابل گرفت ہے مگر یہاں زنا بر رضا کے نام پر زنا کو قانونی تحفظ حاصل ہے، صحابہ کرامؓ، اہل بیت عظامؓ کی گستاخی کرنے والوں کو غیر مسلم اقلیت وسزائے موت کا قانون ملک میں موجود نہیں آخر کیوں؟ کیا اسلام سے راہ فرار اختیار کرکے پاکستان ترقی کر سکتا ہے؟ ہر گز نہیں بلکہ اسلام کا نفاذ، اسلام کا دفاع ہی دفاع پاکستان ہے ہمیں بے حیثیت قوم اس امر کا ادراک ہونا چاہیے کہ زمینی دفاع کی طرح نظریاتی، دینی سرحدات کا دفاع بھی از حد لازم ملزوم ہے اس کے بغیر پاکستان کی حقیقی شناخت ختم ہو جاتی ہے نظریاتی دفاع نہیں کیا تو آج ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود ہم غیر محفوظ ہیں دفاع پاکستان کے موقعہ پر ساری قوم کو زمینی دفاع کے ساتھ نظریاتی سرحدوں کا دفاع بھی کرنے کا عزم کرنا ہوگا۔

ختم نبوت ﷺ زندہ باد

توہین رسالت ﷺ ایکٹ جسے ہزاروں ،لاکھوں مسلمانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے دینے کے بعد 7 ستمبر 1974 کو پاس کروایا اس دن کو دنیا بھر کے مسلمان تحفظ یوم ختم نبوت ﷺ کے نام سے ہر سال مناتے ہیں اور اسلام سے انحراف کر جانے والے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اسلام میں بہت زیادہ ہے یہ عقیدہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے یہ مسلہ ایک سو قرآنی آیات، تقریبا بارہ سو احادیث سے ثابت ہے جھوٹے مدعیان بنوت اسود عنسی، طلیحہ بن خویلد اسدی کے شر کا خاتمہ تو رسول اللہ ﷺ کے دور مبارک میں ہی حکم رسول ﷺ پر صحابہ کرامؓ نے کر دیا تھا ختم نبوت ﷺ کے تقدس کے لئے 1200 صحابہ کرامؓ نے مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ لڑ کر جام شہادت نوش کیا ان شہدا میں 700 حافظ قرآن اور 70 بدری صحابہ کرامؓ تھے جبکہ عہد نبوی میں تمام جنگوں میں صرف 259 صحابہ کرامؓ نے جام شہادت نوش فرمایا مسلیمہ کذاب کے پاس ایک صحابی رسول حضرت حبیب بن زید انصاریؓ کو لایا گیا مسلیمہ کذاب نے انؓ سے کہا کہ میری نبوت کا اقرار کرو مگر حضرت حبیب بن زید انصاریؓ نے انکار کر دیا مسلیمہ کذاب آپؓ کے جسم کا ہر حصہ کاٹتا جاتا اور پوچھتا جاتا کہ میں نبی ہوں یا نہیں تو آپؓ انکار کرتے جاتے آخر کار آپؓ شہادت کے رتبے کو پا گئے مگر مسلیمہ کذاب کی جھوٹی نبوت

کو تسلیم نہ کیا، قیام پاکستان سے پہلے جھوٹی نبوت کے دعویدار مرزا غلام قادیانی نے جھوٹی نبوت کا اعلان کر دیا اس طرح قادیانیت نے قادیان میں سر اٹھایا انکی سرپرستی برطانیہ گورنمنٹ کر رہی تھی قیام پاکستان کے بعد 1948 کو انگریز گورنر نے قادیانیوں کو ایک ہزار ایکڑ زمین چناب نگر (موجودہ چنیوٹ) میں آلاٹ کی تو مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی 1953 کو جنرل اعظم خان نے لاہور میں مارشل لاء لگا دیا جس کے نتیجے میں دس ہزار نوجوانوں نے جام شہادت نوش کیا مولانا عبدالستار نیازیؒ، مولانا مودودیؒ کو پھانسی کی سزائیں سنا دی گئیں 29 مئی 1974 کو ربوہ اسٹیشن پر ملتان نشتر کالج کے طلباء پر ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگانے کی وجہ سے قادیانیوں نے حملہ کر دیا ان پر بدترین تشدد کیا تو اس کے بعد شیخ الشیوخ مولانا یوسف بنوریؒ کی قیادت میں تمام مکاتب فکر کے علما کرام نے تاریخ ساز جدوجہد کی ۔ بالآخر 7 ستمبر 1974 کو قادیانیوں کے دونوں لاہوری اور قادیانی گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے انکی مذہبی تبلیغ و اشاعت پر پابندی لگا دی گئی اسمبلی میں پہلی قرارداد مولانا شاہ احمد نورانی نے جبکہ دوسری پیرزادہ عبدالحفیظ نے پیش کی ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ ، مولانا عبدالحقؒ، مولانا عبدالمصطفیٰ ازہریؒ ، مولانا صدرالشہیدؒ سمیت تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام نے اپنا کلیدی کردار ادا کیا، واضح رہے کہ اس وقت کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹوؒ کی خصوصی کوشوں کا

بھی اس میں بہت بڑا ہاتھ ہے، المیہ یہ ہے کہ آج تک کسی گستاخ رسول کو سزا نہیں دی گئی بلکہ عالمی طاقت ور ممالک کی ایک فون کال پر گستاخان رسول کو خصوصی پرٹوکول کے ساتھ سفارشی ممالک میں بھیج دیا گیا اس وقت بھی پاکستان میں قانون ہونے کے باوجود قادیانی اپنے مذہب کی نشرواشاعت ، تبلیغ کرنے میں مصروف ہے یہ دشمنان رسول اہم سرکاری عہدوں پر فائز ہیں علمائے کرام ،سب مسلمان قادیانیوں کی نشرواشاعت، تبلیغ ختم کرنے انھیں اہم عہدوں سے ہٹانے کا مطالبہ کر کرکے تھک گئے ہیں مگر حکومت اپنی جمہوریت کے بنائے ہوئے قانون پر عمل کرنے سے ہمیشہ قاصر رہی ہے ایسا اس لئے ہے کہ ہم مسلمانوں نے اپنے ملک میں عالم کفر کا نمائندہ نظام حکومت جمہوریت قبول کیا ہوا ہے جو ہمیں ان اسلام دشمنوں کی غلامی ،انکا ہر حکم ماننے پر مجبور کرتا ہے اگر اسلام کا علمبردار نظام خلافت قائم ہوتا تو آج کوئی بھی گستاخ رسول اور انکا ماننے والا کوئی شخص بھی دنیا کے کسی خطے میں موجود نہ ہوتا کیوں کہ اسلام کا نظام حکومت کسی جھوٹے نبی اور انکے ماننے والوں کو سرعام قتل کردینے کا حکم دیتا ہے نہ کہ انھیں غیر مسلم اقلیت قرار دے کر چھوڑ دیا جائے اور وہ ایک مذہب کی حیثیت اختیار کر جائیں۔ اے مسلمانو ! اگر آپ چاہتے ہو کہ نبی آخر الزماں ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ خلفائے راشدینؓ اور اسلام کے زریں عہد خلافت کی طرح ہو تو پھر تمھیں سارے کام چھوڑ کر سب سے پہلے اسلامی نظام خلافت کے قیام کے لئے فیصلہ کن جدوجہد کرنی ہوگی تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے اسلام کے آخری کمزور

ترکی عہد خلافت میں عیسائیت نے حضور ﷺ کی گستاخی پر مبنی فلم بنائی اس کا علم خلیفہ کو ہوا تو انکے سفیر کو اپنے دربار میں بلوا کر کئی گھنٹے دھوپ میں کھڑا کئے رکھا اور امیر المومنین جہاد کا لباس پہن کر باہر تشریف لائے اور فرمایا اپنے حکمرانوں سے جا کے کہہ دو اگر تم نے مسلمانوں کے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی پر فلم ریلیز کی تو میں جہاد کا اعلان کردوں گا پھر تمھیں زمین پر سر چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی اس کے بعد اس عہد خلافت میں شان رسالت مآب ﷺ میں گستاخی کی جرات نہیں ہوئی اب خلافت نہیں تو اسی روش پر چلتے ہوئے آج انہی کفار کی ذریت بد اپنے گندے ذہن کیساتھ توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب کر رہی ہے اور امت مسلمہ میں کوئی ایسا نہیں جو انکو للکارے تاکہ یہ اپنی اس حرکت سے باز آجائیں کیوں کہ خلافت اور خلیفہ ہی نہیں ۔۔۔۔۔۔ نوجوانوں کو قادیانیت کے اوچھے ہتھکنڈوں، دجل و فریب سے باخبر رہنے کے لئے ختم نبوت کی تحاریک کے رابطے میں رہنا چاہئے۔۔۔مزید اہم ترین مطالبہ کہ حکومت عقیدہ ختم نبوت کو پرائمری سے اعلی کلاسز تک کے نصاب میں شامل کرے۔

عالم کفر متحد، عالم اسلام منتشر۔۔۔ایک لمحہ فکریہ

عالم کفر متحد ہو چکا عیسائی کیتھولک مکتبہ فکر عیسائیت کی عالمی حیثیت تسلیم کروانے کے لئے یہودیت کو بھی تسلیم کرکے ان کا ہم نوا بن گیا کیتھولک مکتبہ فکر نے پروٹسٹنٹ عیسائی مکتبہ فکر کو اپنے پیچھے لگا لیا۔اس مکتبہ فکر کے عیسائیوں نے اپنی وحدت قائم کر رکھی ہے ارجنٹائن کا پوپ اس کے مرکز کی علامت سمجھا جاتا ہے جسے دنیا کے ہر ملک میں موجود عیسائی نمائندہ منتخب کرتا ہے اس نمائندے کو کارڈینل کہا جاتا ہے پوپ ویٹی کن (holy see) میں قیام پذیر ہوتا ہے تمام عیسائیت، سمیت ساری دنیا کو سیاسی، سماجی، ثقافتی، مذہبی طور پر وہاں سے کنٹرول کیا جاتا ہے 1929 کو ویٹی کن سی کو باقاعدہ ایک معاہدے کے تحت ملک قرار دیا یہ معاہدہ روم کے سربراہ مسولینی اور پوپ پیسیس یازدہم میں ہوا اسکا رقبہ 44 ہیکٹر، دنیا کا سب سے چھوٹا مگر موثر ترین ملک اسی کو تصور کیا جاتا ہے یہ ایک پر اسرار دنیا ہے جہاں رہنے والوں کو بھی اسکی حقیقت کا درست علم نہیں ،اہل صلیب کا عقیدہ ہے کہ اس کے اہم راز قیامت کے دن بھی نہیں کھولیں گے (نعوذ باللہ) ذرائع ابلاغ کا ایک جال یہاں بچھا ہوا ہے ساری دنیا کے ذرائع ابلاغ کو یہیں سے کنٹرول کیا جاتا ہے ایک رپورٹ کے مطابق یہاں روزناموں، ہفتہ وار، ماہناموں کی تعداد 200، ریڈیو اسٹیشن 154، ٹی وی اسٹیشن 49 ہیں یہاں

آبادی ایک ارب ہے اسکی سیکیورٹی سوئزرلینڈ کے فوجیوں کے ذمہ ہے مبصرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ انجیل کے مفقود نسخے (جن میں حضور ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کی بابت کئی نصوص ہیں) یہیں پر ہیں پوپ کا روحانی منصب اپنی جگہ مگر بین الاقوامی سطح پر باقاعدہ حیثیت منوانے لے لئے پوپ کی حیثیت ایک ملک کے سربراہ کے برابر تسلیم کی گئی ہے پوپ پیسیس یازدہم چیکو سلواکیا، یوگوسلاویا، رومانیا، پرتگال، بالٹک ممالک میں معاہدے کرکے ویٹی کن سی کو با اثر ملک منوانے میں کامیاب ہوئے 1931 میں پوپ پیسیس نے کیتھلک کے علاوہ دوسرے کلیساؤں کو بھی کمیونزم کے خلاف اپنے ساتھ ملا لیا، ویٹی کن کی کوشش ہوتی ہے کہ عالمی پالیسیوں میں زیادہ سے زیادہ شریک ہو کر عمل درآمد کروایا جائے اس سارے عمل کی سپورٹ عیسائی ممالک کرتے ہیں اس طرح سٹیٹ اور مذہب ایک صف میں کھڑے نظر آتے ہیں جنگ عظیم دوئم میں پوپ کا کردار سب پر عیاں ہے دنیا پر اپنا تسلط قائم رکھنے کے لئے نصرانیت نے یہودیت کی بابت قسموں کو توڑ ڈالا۔ بالآخر اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کئے 1920 کو پولینڈ میں پیدا ہونے ، جان پال دوئم کا لقب پانے والے لیرل جوزف ووٹیلا (بچپن میں ان کا میں پیدا ہوا انکے بچپن کے دوست کلوگر (یہودی) نے بتایا wadowice (نام لولک تھا کہ یہ یہودی قوم کا دوست تھا ووٹیلا ہی وہ پہلا عیسائی پوپ تھا جو یہودی عبادت خانے دورے پر گیا اسی نے کیتھولک اور یہودیوں کے درمیان فاصلوں کے کم کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا اور یہودیوں کو اپنا

بڑا بھائی قرار دیا ان کو ایک پر اسرار شخصیت سمجھا جاتا رہا ہے جیو واچ کے ایک مضمون نگار جان کرسٹن بھی گمان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ یہودی النسل تھی یہ 27 سال پوپ رہے پوپ کا کہنا تھا کہ کلیسا پر لازم ہے کہ وہ ڈیموکریسی کے لئے جدوجہد کرے اس طرح سٹیٹ اور مذہب ویٹی کن میں اکٹھے ہوگے ،1904 میں صیہونی تحریک کے سربراہ تھیوڈر ہرٹزل نے پوپ پیسیس سے ملاقات کرکے یہودیت کیلئے مدد کی اپیل کرنا انکے ایک ہو جانے کا اعلان کیا ،1921 میں پوپ بنی ڈکٹ پائنز دہم نے فلسطین یہودی آبادی کی مخالفت کی 1947اور1949 کے درمیانی عرصہ میں فلسطین اور عرب سے ہمدردی ظاہر کی اس کے بعد پوپ جان پال دوئم کے دور میں ویٹی کن نے اسرائیل کو باقاعدہ تسلیم کرکے اتحاد کرلیا1994 میں سفارت تعلقات کا قیام 2000 کو اسرائیل کا دورہ کیا چرچ نے ہولوکاسٹ پر یہودیوں سے معافی مانگی جبکہ اندلس ، عراق، افغانستان سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں کے قتل عام پر مطالبے باوجود یہ معافی نہیں مانگتا یہ دہرا معیار کیوں؟ اسلئے کہ یہ مسلمانوں کو دنیا بھر سے ختم یا مکمل اپنے زیر نگیں کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے بے بنیاد منفی پروپیگنڈہ ویٹی کن کی طرف سے کیا گیا پوپ بنی ڈکٹ کی ہرزہ سرائیوں سے سارا عالم واقف ہے جو انھوں نے ماضی قریب میں اسلام ، پیغمبر اسلام ﷺ ، مشاہیر اسلام کے خلاف کیں جن کے کثیر الجہتی مقاصد تھے دوسرا ادارہ جو نصرانیت اور یہودیت کے مفادات کی تکمیل مصروف ہے اسے دنیا اقوام متحدہ کے نام سے جانتی ہے اسکا جائزہ بھی مسلمانوں

کو لینا چاہئے اس ادارے نے مسلمانوں کو اپنے ہاں کیا مقام دیا ہے؟ اس کی سرگرمیاں حقیقت میں کیا ہیں اقوام متحدہ کی تشکیل کا بنیادی ایجنڈا کیا ہے؟ اگر اقوام متحدہ پر غور کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ یہ اپنے اہداف حاصل کرنے، اپنے نظام حکومت جمہوریت کے قیام پر زور دیتا ہے تاکہ دنیا اسکی گود میں ہی رہے دنیا ان کے نظام حکومت، اصولوں کی پابند ہو جائے اسی لئے دنیا کے ہر ملک کو اسکا ممبر بننا مجبوری بنا دیا گیا ہے 27 ممالک کی نیٹو فورسز کے نام پر دنیا بھر میں جہاں چاہتے ہیں نہتے کمزور انکی بات نہ ماننے والے انسانوں پر یلغار کر دیتی ہیں متعدد بار ایسا بھی ہوا کہ صرف معلومات کی بنیاد پر تحقیق کئے بغیر چند ایک ممالک پر حملہ کر دیا گیا حقیقت کا پتہ بعد میں چلا جب لاکھوں لوگ لقمہ اجل بن گئے غلطی تسلیم کرنے کے بعد معافی تک مانگنے کی زحمت نہ کی گئی جیسا کہ عراق میں ہوا اس ادارے کا بنیادی مقصد قیام امن عالم قائم رکھنا تھا لیکن یہ اور اس کے کرتے دھرتے ممالک خود جنگی حالات پیدا کر کے کئی بار جنگی جرائم کر چکے ہیں خصوصا مسلم ممالک ان کا حدف ہے اس ادارے نے عالمی امن قائم رکھنے کے لئے ملکی سرحدات کو مقدس قرار دیا ہے جبکہ پاکستان سمیت درجنوں کی سرحدات کا تقدس کئی بار پامال کر کے اس نے اپنے ہی اصولوں کا جنازہ نکال کے رکھ دیا ہے پاکستان میں ڈرون حملوں کی صورت میں سینکڑوں بار حملے ہو چکے ہیں پاکستان کو اسکی بھاری قیمت چکانی پڑھ رہی ہے پاکستان اسوقت بھی غیر کی جنگ اپنوں کے ساتھ اپنے ہی ملک میں

لڑ رہا ہے ، عالمی ساہو کاروں کا یہ ادارہ عالمی بنک کا بھی مالک ہے جو دنیا بھر کی معیشت کو کنٹرول کئے ہوئے ہے مالی اعتبار سے کمزور ممالک کو سودی قرضے دے کران ممالک کو اپنے پنجہ جبر میں لے چکا ہے سودی قرضوں تلے دبے ممالک ان کے سامنے سر نہیں اٹھا سکتے جی حضور ، یس سر ہی کہتے ہیں عالمی بنک کے سودی قرضوں کی واپسی تو درکنار ان ممالک کو ایسا جال میں پھنسایا جاتا ہے کہ سود ادا کرنا بھی ممکن نہیں رہتا ان کے مقروض ممالک میں انکی مرضی سے مہنگائی کے طوفان آتے ہیں جس سے غریب پس گئے ہیں انکی زندگیاں انتہائی تکلیف دہ ہو چکی ہیں ویسے بھی اللہ و رسول ﷺ سے جنگ کسی کے بس کی بات بھی نہیں ،ان کا یہ عمل بھی انکی حکومت کے خاتمے کا باعث بنے گا انشاء اللہ ،سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ اس ادارے میں پانچ ممالک ویٹو پاور ہیں ان میں مسلمان ملک کوئی نہیں اس امر کا بین ثبوت ہے کہ یہ ادارہ مسلمان کسی ملک کو بھی اختیار دینے کو تیار نہیں جس سے ادارہ ہذا کی میں مسلمانوں کچھ وقعت قائم ہوسکے اور کسی غلط قرار داد کو ویٹو کرسکے ، سیکیورٹی کونسل کی صورتحال بھی اس سے مختلف نہیں ، یونیسیف ادارہ تعلیم ،خدمت خلق کے نام پر دنیا بھر کے نظام تعلیم ،اہم اداروں شخصیات کو اپنے زیر نگیں کرچکا ۔پاکستان کے نظام تعلیم پر شب خون مارنے میں ان ، کفریہ طاقتوں کا ہاتھ ہے انگلش میڈیم نظام تعلیم اسی سلسلے کی کڑی ہے منہاج القرآن کو اکنامک اینڈ سوشل کونسل کی ممبر شپ اقوام متحدہ کی طرف سے ملنا ان کے عزائم کا اظہار ہے۔ بالفاظ دیگر یہودیت

اور عیسائیت متحد ہو کر اپنا عالمی نظام حکومت قائم کرکے نیو ورلڈ آڈر قائم کر چکی ہے دنیا میں انہی کا سکہ اسوقت رواں دواں ہے تڑپتی، سسکتی، روتی، خون سے لت پت انسانیت دور حاضر کے عالمی طاقت ور، انسانیت دشمن، اسلام کش اس طاقت سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہے انسانیت چاہ رہی ہے کہ ان کے پنجہ استبداد سے کوئی نجات دلائے اس کرہ ارض کے انسان اب بندوں کی غلامی سے آزادی کے شدید خواہش مند نظر آتے ہیں ایک افسوس ناک، خطرناک حقیقت یہ ہے کہ جہاں بھی دنیا میں ان کے ستائے ہوئے انسانوں نے بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر خالص اللہ کی غلامی میں آنے کے لئے نظام حکومت قائم کیا تو انھیں صفحہ ہستی سے مٹانے کیلئے ان پر جنگ مسلط کردی افغانستان کی مثال ہمارے سامنے ہے اب عراق و شام کو تباہ کرنے کے باوجود نیٹو فورسز اتارنے کی بازگشت سنائی دی جارہی ہے، اس کے برعکس چین میں جمہوریت نہیں وہاں اقوام متحدہ جمہوریت قائم کرنے کا نہیں کہتا، زور ہے جمہوریت قائم کرنے پر تو صرف مسلمانوں پر۔۔یعنی اپنا غلام بنانا ہے تو صرف مسلمانوں کو۔تاکہ یہ امت انسانیت کو نبی آخر الزماں ﷺ کا امن و آشتی، رحمت، آرام و سکون پر مبنی نظام خلافت کا ایجنڈا نہ دے سکیں۔امریکہ اور اسکے حواریوں کو علم ہے کہ جس دن اللہ کا نظام قائم ہوگیا اور مسلمان متحد ہوگئے تو اسی دن سے ہمارے اقتدار کا سورج غروب ہوجائے گا یہ لوگ اپنی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچانے کے لئے دنیا بھر میں استحکام جمہوریت کی بات کرتے ہیں۔۔۔۔

اس کے برعکس تمام وسائل سے مالامال مسلمان ممالک اپنے نظام ربانی کو قائم کرنے میں ابھی تک کامیاب نہیں ہوسکے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کا نظام قائم کرنے کا کیا طریقہ اسلام نے بتایا ہے ؟اس سلسلے میں اسلام نے رہنمائی کی ہے کہ اللہ تعالی کی آخری کتاب قرآن کو بطور آئین تسلیم کرو انسانوں کے لئے ان کے خالق نے آئین خود بنا دیا اب کسی خود ساختہ انسانی آئین کی ضرورت نہیں،اس طریقے کو اختیار کرنے سے پہلے جو اللہ کا نظام نافذ کرنے جا رہے ہیں انھیں باطل رائج نظام کو ترک ،اس سے بغاوت کرنا ہوگی یہ کام اگر اس وقت کے مسلم دنیا کے سیاستدان حکمران کریں تو بہت ہی آسان ہوجائے،دوسرا طریقہ عوامی سطح پر مسلمان کسی مسلم ریاست کا انتخاب کرکے اسمیں نظام حق قائم کریں اور مسلم ممالک کے سربراہان اپنی مملکت کو اسکا حصہ سمجھ کر بطور گورنر انھیں تسلیم کریں انکی سپورٹ کریں اسے مضبوط کریں اور اس ملک کے سربراہ کو امت مسلمہ کا سربراہ تسلیم کیا جائے مزید کسی ملک کی مضبوط پیشہ ورآرمی جذبہ اسلام سے سرشار ہو کر کرپٹ حکمرانوں ،غیر اسلامی نظام ختم کرکے اسلامی نظام قائم کرنے کا فریضہ سرانجام دے سکتی ہے علاوہ ازیں مسلمہ جدوجہد سے بھی ایسا ممکن ہے مگر ایسے ملک میں جسکی آرمی کمزور ہو البتہ پاکستان جیسے ملک میں جس کی آرمی انتہائی مضبوط ہے خود تو اسلام کے عادلانہ نظام کو قائم کر سکتی ہے مگر جنگجو اپنی جدوجہد میں کامیاب نہیں ہو سکتے

واضح رہے کہ جمہوریت کے ذریعے اسلام نہیں آسکتا اگر ووٹ،اور جمہوریت کے، کندھے پر سوار ہو کر کوئی دینی پارٹی الیکشن جیت بھی جاتی ہے تو اسے مصر کے اخوان کی طرح ختم کردیا جائے گا،اللہ کے نظام کو قائم کرنے کیلئے مسنون طریقہ باطل نظام سے الگ تھلگ ہو کر جدوجہد کرنا ہے، اللہ کا نظام پھر سے قائم ہو جائے انسانیت پھر سے اس نظام کی برکات کا مشاہدہ کرے جو جماعت یہ عظیم کام کریگی یا کر رہی ہے وہ قرآن کی روح سے حزب اللہ ہے۔

مندرجہ بالا حقائق چیخ چیخ کر پکار رہے ہیں کہ دنیا پر اپنی ایجاری داری قائم رکھنے کی خاطر یہود ونصاری کا اتحاد ہوچکا انھوں نے اپنی مرکزیت اسرائیل ،ویٹی کن سی،اقوام متحدہ کی صورت میں قائم کرلی،اپنا نیو ورلڈآڈر دنیا پر طاقت کے بل بوتے پر مسلط کرکے تمام مذاہب،دین اسلام کے ماننے والوں سمیت کو اپنا زیردست بنا لیا۔

اے مسلمانان عالم !کیا اس غلامی محکومی، مغلوبیت کی زندگی گزارنے کی اسلام تمھیں اجازت دیتا ہے؟؟؟ ہر گز نہیں۔تو پھر آیئے اس جدید دور میں بھی ملا عمر مجاہد کی طرح وہی اللہ کا اصل نظام قائم کرکے مسلمانوں کو وحدت کی تسبیح میں پرو دیں تاکہ مسلمان حقیقی معنوں میں ایک جسم کی مانند بن جائیں ،جبتک عالم اسلام ، عالم کفر کے مقابلے میں ادارہ خلافت مسلم اقوام متحدہ کی صورت

میں قائم نہیں کرتا تب تک یہود و نصاریٰ امت مسلمہ کا جانی، مالی
وسائل، ریاستی، تہذیبی، ثقافتی، اخلاقی، تمدنی، کاروباری، حکومتی استحصال کرتے رہیں گے
مسلمان دنیا میں عظمت رفتہ حاصل کرنے کی خاطر اسی طرح غیروں اسلام دشمنوں سے
وابستگیاں ختم کرے جس طرح چودہ سو سال پہلے حضور ﷺ نے اللہ پر بھروسہ کرتے
ہوئے ظالم اقوام، حکمرانوں کو تسلیم کرنے کی بجائے ان سے بغاوت کرکے اللہ کا نظام
قائم کیا پھر انکے خلاف منظم جہاد کیا جس سے انسانیت کو بنیادی حقوق، سکون کی زندگی
میسر آئی آیئے ! اسلام سے وفا کرنے کے سفر کا آغاز کریں۔

بارشوں اور دھرنوں کی تباہ کاریاں

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ایسی قوموں کے واقعات بار بار بیان ہوئے ہیں جنھوں نے اللہ تعالی کے عہد کی نافرمانیاں کیں نبیوں کے احکامات کا انکار کرنے کے ساتھ ساتھ آسمانی احکامات کا مذاق، نبیوں کو دعوت حق دینے کے جرم میں ،انکی توہین ،انکا قتل کرتے رہے اللہ تعالی نے ان قوموں کو اپنی نافرمانی کی وجہ سے عذاب نازل فرمایا تاکہ آنے والوں کو عبرت ہو اللہ و رسول کی نافرمانی نہ کریں قوم ثمود، قوم عاد و دیگر قوموں کے واقعات ہمارے لئے باعث عبرت ہیں جو قوم اللہ تعالی کے خوف سے ڈر کر اللہ سے سچی معافی مانگیں تو اللہ تعالی ان کو معاف کر دیتے ہیں قوم یونسؑ کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ انہوں نے اللہ سے سچی توبہ کی اور اللہ کے رسولؑ کی اطاعت کا وعدہ کرلیا اسی طرح ایک قوم نے اللہ کے حکم نہ مانا تو قرآن کا ارشاد ہے کہ جب وہ سوئے صبح اٹھے تو بندر بن گے تھے وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر پریشان ہوئے لیکن اب انکا پریشان ہونا کام نہ آیا اسی طرح بعض قوموں پر آسمان سے پتھروں کی بارش بھی ہوئی۔۔۔۔ قوم ثمود اور عاد سے ہم طاقتور نہیں ہیں وہ اپنے ہاتھ سے درخت کو پکڑتے اور زمین سے اکھاڑ لیتے اللہ تعالی نے ان کو بغاوت کے جرم میں مبتلائے عذاب کر دیا۔۔۔۔۔ پاکستان میں مختلف طرح کی آفتیں چند سالوں سے مسلسل آرہی ہیں کبھی زلزلہ ، کبھی

تیز آندھی سے تباہی، کبھی بارشوں سے املاک کو نقصان ،لوگوں کا لقمہ اجل بن جانا رونما ہو رہوتی رہی ہیں اسوقت پاکستان بارشوں کی لپیٹ میں ہے پنجاب کے علاقے لاہور، قصور، نارووال، شکرگڑھ، سیالکوٹ، حافظ آباد، ملتان، سرگودھا، چنیوٹ، منڈی بہاؤالدین، مظفرگڑھ، جنوبی پنجاب، کشمیر شدید متاثر ہوئے ہیں 600گاؤں زیر آب، سے زائد لوگ جاں بحق ہوگے ،اربوں کھربوں کے مکانات ،دوکانیں، اراضی 200 کھڑی فصلیں تباہ ہوگئیں دیہاتی آبادی.بری طرح متاثر ہوئی لوگوں کا نظام زندگی درہم، برہم ہو کر رہ گیا ہے ان بارشوں سے شہری زندگی بھی متاثر ہو رہی ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء مفقود ہوتی جارہی ہیں سبزیاں ، پھل مہنگے ہوگئے نہیں بلکہ نایاب ہوگے ۔۔۔جب اناج ، کھڑی فصلیں تباہ ہو جائیں تو اناج کی کمی، مہنگائی تو لازم ہے اسی طرح کے تباہ کن سیلاب 1950,1973,1977,1988,1992,1998,2010 میں بھی آئے ۔فلاحی تنظیمیں ،پاک فوج کے نوجوان سیلاب زدگان کی امداد کے لئے میدان عمل میں کام کر رہے ہیں ملک پاکستان کے ایک درد مند معروف کاروباری شخصیت ملک ریاض نے کہا ہے کہ میرا پیسہ غریب عوام کے لئے حاضر ہے متاثرین سیلاب کی بحالی کے لئے ملک ریاض صاحب نے 50 کروڑ کی امداد کا اعلان کیا ہے یہ عمل ملک میں موجود دوسرے سرمایہ داروں کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے ملک صاحب کا یہ عمل تمام سرمایہ داروں کے لئے کھلی دعوت ہے کہ اپنا سرمایہ آپ بھی ملک کے مفلوک الحال لوگوں کے لئے وقف کریں اگر امیر اپنی دولت پر سانپ بن کر نہ بیٹھیں

اور غریبوں ، مصیبت زدہ لوگوں کی خدمت میں اپنا سرمایہ لگائیں تو ملک سے غربت کا خاتمہ ممکن ہے ۔۔۔ علمائے دین، اہل علم کے نزدیک بار بار ایسے ہنگامی ، پریشان کن ، تباہ کن حالات کا پیدا ہونا خالق کائنات کی طرف سے خطرے کی گھنٹی ہے کہ اے پاکستانی قوم ! اللہ تعالی کی بغاوت سے باز آ جاؤ اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ، اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو، اپنا قبلہ درست کر لو، اگر تم باز نہ آئے تو اس سے بھی بڑا سانحہ رونماء ہو سکتا ہے ۔۔۔ اگر ہم بغور اپنے افعال کا بطور قوم جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ ہم نے اللہ کی سب سے پہلی بغاوت اللہ سے مملکت خداداد لیتے وقت جو وعدہ اللہ سے کیا اس سے بغاوت کی ، مزید سود کا لین دین جاری رکھ کر اللہ و رسول ﷺ سے جنگ کی، یہود و نصاری سے دوستی لگا کر احکام قرآن کے سریح باغی بنے، ان کا نظام حکومت جمہوریت قائم کر کے اللہ کو اقتدار اعلی کو چیلنج کیا، بطور حکمران اغیار کے حکم پر اللہ کی مخلوق انسانوں پر ہر طرح کے ظلم کئے، اپنے کلمہ گو مسلمانوں کی بجائے اسلام دشمنوں کا جنگ میں ساتھ دیا، اپنے لوگوں کا ڈرون حملوں کا استعمال کروا کر قتل عام کروا رہے ہیں ، اقتدار کی خاطر جھوٹ بولنا فراڈ کرنا لازم سمجھ لیا، عوام کے پیسے کا بے دردی سے فضول کاموں میں ضیاع، ملازمتوں میں میرٹ کا قتل، اقرباء پروری، اقتدار کو حاصل کرنے کے لئے قوم کے وسیع مفادات کو پس پشت ڈال کر اپنی ضد پر اڑے رہنا خواہ ملک کی معیشت تباہ ہی کیوں نہ ہو جائے، ذاتی مفادات کے سامنے اسلام اور پاکستان کی

کوئی وقعت نہ ہونا جیسے بے شمار ایسے جرائم کا ارتکاب کر رہے ہیں جن سے اللہ کے ساتھ انسانوں کے حقوق بھی غصب ہونا صاف ظاہر ہے تو پھر عذاب کی علامتیں تو ظاہر ہوں گیں ان سے بچنے کے لئے ہمیں بطور قوماللہ تعالی سے کئے ہوئے وعدے وفا کرنیکا عزم ،اپنے گناہوں کی معافی ،اللہ و رسول ﷺ سے بغاوت نہ کرنے کا عزم صمیم کرنا ہوگا۔

☆ قارئین کرام انقلاب اور آزادی مارچ دھرنے اب فساد اور مادر پدرآزادی کی صورت اختیار کر چکے ہیں ایک اپنے رشتہ دار بریلوی مکتبہ فکر کے پروفیسر صاحب کے گھر انکے بیمار بیٹے کی خبر لینے گیا تو انہوں بتایا کہ ہمارے علاقے سے طاہر القادری کی جماعت کے لوگ دو لڑکیاں انکے والدین کو 5000 ہزار روپے دے کر لے گے اب لڑلیاں لے جانے والیانقلابی تو گھر آ گئے مگر وہ دو لڑکیاں گھر نہیں آئیں نہ جانے کہاں، کیسے انقلاب میں گم ہو گئیں ہیں ان کا کوئی پتہ نہیں ،اللہ تعالی انکو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔اسی طرح میاں چنوں کے رہائشی نذر حسین کی بیٹی بغیر باپ کی اجازت کے انقلاب مارچ میں چلی گئی واپسی پر باپ کے استفسار پر لڑکی اور ماں نے نذر حسین کو تشدد کا نشانہ بنایا جس پر باپ نے اپنی نافرمان اولاد اور بے لگام بیوی سے نجات کے لئے بیوی کو طلاق دے دی (روزنامہ امت کراچی)۔۔۔ کرائے پر لائے گے لڑکوں میں سے ایک بہاولپور کے نوید نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ طاہر القادری کے لوگ میرے گھر

والوں کو 10000 روپے دیکر دس دن کے لئے لائے تھے میرا شناختی کارڈ بھی انہی کے پاس ہے مجھے میرے گھر نہیں جانے دیا جا رہا۔۔۔ نہ جانے اس طرح کے کرائے پر لائے گے انقلابی اور آزادی کے متوالے کتنے ہوں گے؟ اے میری قوم ! یہ ہے ایک جہلک خود ساختہ شیخ الاسلام کے انقلاب کی جو اسلام آباد میں لایا جا رہا ہے۔۔۔۔۔

ایسے لوگوں میں بھی شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے جو پیسے لیکر ملک دشمن تقریبات کا حصہ بن جاتے ہیں اور بعد میں ان اور انکے خاندان کے لئے شرمندگی کا باعث بن جاتا ہے ان کا عمل۔۔۔ان ماؤں پر کیا بیت رہی ہو گی جن کی بچیاں ابھی تک گھر نہیں آئیں پچیس دن ہوگے ؟۔۔۔ کیا حکومت کے پاس ان ماں باپ کی داد رسی کے لئے کوئی قانون ہے؟ حکومت ایسے لوگوں کے پاس چل کر اب تک کیوں نہیں گئی ؟ مزید ایسے کیسز کا پتہ لگانے کے لئے حکومت کو چاہیے کہ ہنگامی بنیادوں پر کام کرے اور انکے فراڈ، ظلم کے شکار لوگوں کا مزید پتہ لگایا جاسکے۔ وہ عوت اور لڑکی جنھوں نے اپنے گھر کے سربراہ پر تشدد کیا ان کے لئے ہمارا پیغام ہے کہ اسلام ایسی گھٹیا حرکت کرنے کی ہر گز ہر گز اجازت نہیں دیتا البتہ خود ساختہ شیخ الاسلام کی تعلیمات اگر ایسی ہیں تو قوم کو ایسا انقلاب اور اسلام نہیں چاہئے۔۔۔۔ متعدد رہنماء ان دھرنا برادری کے لیڈران سے اپیل بھی کرتے سنے گئے کہ سیلاب کے باعث اپنے دھرنے ختم کردیں مگر دھرنا

قیادت شائد سارے پاکستان کو خدا نخواستہ تباہ کرکے اپنا دھرنا ختم کرے گی کیونکہ کئی سو
ارب ڈالر کا ٹیکہ تو ملکی معیشت کو لگ گیا ہے۔

عالم کفر متحد، عالم اسلام منتشر۔۔۔ایک لمحہ فکریہ

عالم کفر متحد ہو چکا عیسائی کیتھولک مکتبہ فکر عیسائیت کی عالمی حیثیت تسلیم کروانے کے لئے یہودیت کو بھی تسلیم کرکے ان کا ہم نوا بن گیا کیتھولک مکتبہ فکر نے پروٹسٹنٹ عیسائی مکتبہ فکر کو اپنے پیچھے لگا لیا۔اس مکتبہ فکر کے عیسائیوں نے اپنی وحدت قائم کر رکھی ہے ارجنٹائن کا پوپ اس کے مرکز کی علامت سمجھا جاتا ہے جسے دنیا کے ہر ملک میں موجود عیسائی نمائندہ منتخب کرتا ہے اس نمائندے کو کارڈینل کہا جاتا ہے پوپ ویٹی کن (holy see) میں قیام پذیر ہوتا ہے تمام عیسائیت، سمیت ساری دنیا کو سیاسی، سماجی، ثقافتی، مذہبی طور پر وہاں سے کنٹرول کیا جاتا ہے 1929 کو ویٹی کن سی کو باقاعدہ ایک معاہدے کے تحت ملک قرار دیا یہ معاہدہ روم کے سربراہ مسولینی اور پوپ پیسیس یازدہم میں ہوا اسکا رقبہ 44 ہیکٹر، دنیا کا سب سے چھوٹا مگر موثر ترین ملک ایسی کو تصور کیا جاتا ہے یہ ایک پر اسرار دنیا ہے جہاں رہنے والوں کو بھی اسکی حقیقت کا درست علم نہیں ،اہل صلیب کا عقیدہ ہے کہ اس کے اہم راز قیامت کے دن بھی نہیں کھولیں گے (نعوذ باللہ) ذرائع ابلاغ کا ایک جال یہاں بچھا ہوا ہے ساری دنیا کے ذرائع ابلاغ کو یہیں سے کنٹرول کیا جاتا ہے ایک رپورٹ کے مطابق یہاں روزناموں، ہفتہ وار، ماہناموں کی تعداد

ریڈیو اسٹیشن 154، ٹی وی اسٹیشن 49 ہیں یہاں آبادی ایک ارب ہے اسکی، 200 سیکیورٹی سوئزر لینڈ کے فوجیوں کے ذمہ ہے مبصرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ انجیل کے مفقود نسخے (جن میں حضور ﷺ اور آپ ﷺ کی امت کی بابت کئی نصوص ہیں) یہیں پر ہیں پوپ کا روحانی منصب اپنی جگہ مگر بین الاقوامی سطح پر باقاعدہ حیثیت منوانے لے لئے پوپ کی حیثیت ایک ملک کے سربراہ کے برابر تسلیم کی گئی ہے پوپ پیئس یازدہم چیکو سلواکیا، یوگوسلاویا، رومانیا، پرتگال، بالٹک ممالک میں معاہدے کرکے ویٹی کن سی کو با اثر ملک منوانے میں کامیاب ہوئے 1931 میں پوپ پیئس نے کیتھلک کے علاوہ دوسرے کلیساؤں کو بھی کمیونزم کے خلاف اپنے ساتھ ملا لیا، ویٹی کن کی کوشش ہوتی ہے کہ عالمی پالیسیوں میں زیادہ سے زیادہ شریک ہو کر عمل درآمد کروایا جائے اس سارے عمل کی سپورٹ عیسائی ممالک کرتے ہیں اس طرح سٹیٹ اور مذہب ایک صف میں کھڑے نظر آتے ہیں جنگ عظیم دوئم میں پوپ کا کردار سب پر عیاں ہے دنیا پر اپنا تسلط قائم رکھنے کے لئے نصرانیت نے یہودیت کی بابت قسموں کو توڑ ڈالا۔ بالآخر اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کئے 1920 کو پولینڈ میں پیدا ہونے، جان پال (دوئم کا لقب پانے والے لیرل جوزف ووٹیلا (بچپن میں ان کا نام لولک تھا میں پیدا ہوا انکے بچپن کے دوست کلوگر (یہودی) نے بتایا کہ یہ یہودی wadowice قوم کا دوست تھا ووٹیلا ہی وہ پہلا عیسائی پوپ تھا جو یہودی عبادت خانے دورے پر گیا اسی نے کیتھولک اور یہودیوں کے درمیان فاصلوں کے کم کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا اور

یہودیوں کو اپنا بڑا بھائی قرار دیا ان کو ایک پر اسرار شخصیت سمجھا جاتا رہا ہے جیو واچ کے ایک مضمون نگار جان کرسٹن بھی گمان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ یہودی النسل تھی یہ سال پوپ رہے پوپ کا کہنا تھا کہ کلیسا پر لازم ہے کہ وہ ڈیموکریسی کے لئے 27 جدوجہد کرے اس طرح سٹیٹ اور مذہب ویٹی کن میں اکٹھے ہوگے ،1904 میں صیہونی تحریک کے سربراہ تھیوڈر ہرٹزل نے پوپ پیئس سے ملاقات کرکے یہودیت کیلئے مدد کی اپیل کرنا انکے ایک ہو جانے کا اعلان کیا،1921 میں پوپ بنی ڈکٹ پائنز دہم نے فلسطین یہودی آبادی کی مخالفت کی 1947اور1949 کے درمیانی عرصہ میں فلسطین اور عرب سے ہمدردی ظاہر کی اس کے بعد پوپ جان پال دوئم کے دور میں ویٹی کن نے اسرائیل کو باقاعدہ تسلیم کرکے اتحاد کرلیا1994 میں سفارت تعلقات کا قیام کو اسرائیل کا دورہ کیا چرچ نے ہولوکاسٹ پر یہودیوں سے معافی مانگی جبکہ 2000 اندلس ، عراق، افغانستان سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں کے قتل عام پر مطالبے باوجود یہ معافی نہیں مانگتا یہ دہرا معیار کیوں؟ اسلئے کہ یہ مسلمانوں کو دنیا بھر سے ختم یا مکمل اپنے زیر نگیں کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے بے بنیاد منفی پروپیگنڈہ ویٹی کن کی طرف سے کیا گیا پوپ بنی ڈکٹ کی ہرزہ سرائیوں سے سارا عالم واقف ہے جو انھوں نے ماضی قریب میں اسلام ، پیغمبر اسلام ﷺ ، مشاہیر اسلام کے خلاف کیں جن کے کثیر الجہتی مقاصد تھے دوسرا ادارہ جو نصرانیت اور یہودیت کے مفادات کی تکمیل مصروف ہے اسے دنیا اقوام متحدہ کے نام سے جانتی ہے اسکا جائزہ بھی

مسلمانوں کو لینا چاہئے اس ادارے نے مسلمانوں کو اپنے ہاں کیا مقام دیا ہے؟ اس کی سرگرمیاں حقیقت میں کیا ہیں اقوام متحدہ کی تشکیل کا بنیادی ایجنڈا کیا ہے؟ اگر اقوام متحدہ پر غور کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ یہ اپنے اہداف حاصل کرنے، اپنے نظام حکومت جمہوریت کے قیام پر زور دیتا ہے تاکہ دنیا اسکی گود میں ہی رہے دنیا ان کے نظام حکومت، اصولوں کی پابند ہو جائے اسی لئے دنیا کے ہر ملک کو اسکا ممبر بننا مجبوری بنا دیا گیا ہے 27 ممالک کی نیٹو فورسز کے نام پر دنیا بھر میں جہاں چاہتے ہیں نہتے کمزور انکی بات نہ ماننے والے انسانوں پر یلغار کر دیتی ہیں متعدد بار ایسا بھی ہوا کہ صرف معلومات کی بنیاد پر تحقیق کئے بغیر چند ایک ممالک پر حملہ کر دیا گیا حقیقت کا پتہ بعد میں چلا جب لاکھوں لوگ لقمہ اجل بن گئے غلطی تسلیم کرنے کے بعد معافی تک مانگنے کی زحمت نہ کی گئی جیسا کہ عراق میں ہوا اس ادارے کا بنیادی مقصد قیام امن عالم قائم رکھنا تھا لیکن یہ اور اس کے کرتے دھرتے ممالک خود جنگی حالات پیدا کر کے کئی بار جنگی جرائم کر چکے ہیں خصوصا مسلم ممالک ان کا حدف ہے اس ادارے نے عالمی امن قائم رکھنے کے لئے ملکی سرحدات کو مقدس قرار دیا ہے جبکہ پاکستان سمیت درجنوں کی سرحدات کا تقدس کئی بار پامال کر کے اس نے اپنے ہی اصولوں کا جنازہ نکال کے رکھ دیا ہے
پاکستان میں ڈرون حملوں کی صورت میں سینکڑوں بار حملے ہو چکے ہیں پاکستان کو اسکی بھاری قیمت جھکانی پڑھ رہی ہے پاکستان اسوقت بھی غیر کی جنگ اپنوں کے ساتھ اپنے ہی ملک میں

لڑ رہا ہے ، عالمی ساہو کاروں کا یہ ادارہ عالمی بنک کا بھی مالک ہے جو دنیا بھر کی معیشت کو کنٹرول کئے ہوئے ہے مالی اعتبار سے کمزور ممالک کو سودی قرضے دے کران ممالک کو اپنے پنجہ جبر میں لے چکا ہے سودی قرضوں تلے دبے ممالک ان کے سامنے سر نہیں اٹھا سکتے جی حضور ، یس سر ہی کہتے ہیں عالمی بنک کے سودی قرضوں کی واپسی تو درکنار ان ممالک کو ایسا جال میں پھنسایا جاتا ہے کہ سود ادا کرنا بھی ممکن نہیں رہتا ان کے مقروض ممالک میں انکی مرضی سے مہنگائی کے طوفان آتے ہیں جس سے غریب پس گئے ہیں انکی زندگیاں انتہائی تکلیف دہ ہو چکی ہیں ویسے بھی اللہ و رسول ﷺ سے جنگ کسی کے بس کی بات بھی نہیں ،ان کا یہ عمل بھی انکی حکومت کے خاتمے کا باعث بنے گا انشاء اللہ ،سب سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ اس ادارے میں پانچ ممالک ویٹو پاور ہیں ان میں مسلمان ملک کوئی نہیں اس امر کا بین ثبوت ہے کہ یہ ادارہ مسلمان کسی ملک کو بھی اختیار دینے کو تیار نہیں جس سے ادارہ ہذا کی میں مسلمانوں کچھ وقعت قائم ہوسکے اور کسی غلط قرار داد کو ویٹو کرسکے ، سیکیورٹی کونسل کی صورتحال بھی اس سے مختلف نہیں ، یونیسیف ادارہ تعلیم ،خدمت خلق کے نام پر دنیا بھر کے نظام تعلیم ،اہم اداروں شخصیات کو اپنے زیر نگیں کرچکا ۔پاکستان کے نظام تعلیم پر شب خون مارنے میں ان ، کفریہ طاقتوں کا ہاتھ ہے انگلش میڈیم نظام تعلیم اسی سلسلے کی کڑی ہے منہاج القرآن کو اکنامک اینڈ سوشل کونسل کی ممبر شپ اقوام متحدہ کی طرف سے ملنا ان کے عزائم کا اظہار ہے۔ بالفاظ دیگر یہودیت

اور عیسائیت متحد ہو کر اپنا عالمی نظام حکومت قائم کرکے نیو ورلڈ آڈر قائم کر چکی ہے دنیا میں انہی کا سکہ اسوقت رواں دواں ہے تڑپتی، سسکتی، روتی، خون سے لت پت انسانیت دور حاضر کے عالمی طاقت ور، انسانیت دشمن، اسلام کش اس طاقت سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہے انسانیت چاہ رہی ہے کہ ان کے پنجہ استبداد سے کوئی نجات دلائے اس کرہ ارض کے انسان اب بندوں کی غلامی سے آزادی کے شدید خواہش مند نظر آتے ہیں ایک افسوس ناک، خطرناک حقیقت یہ ہے کہ جہاں بھی دنیا میں ان کے ستائے ہوئے انسانوں نے بندوں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر خالص اللہ کی غلامی میں آنے کے لئے نظام حکومت قائم کیا تو انھیں صفحہ ہستی سے مٹانے کیلئے ان پر جنگ مسلط کردی افغانستان کی مثال ہمارے سامنے ہے اب عراق و شام کو تباہ کرنے کے باوجود نیٹو فورسز اتارنے کی بازگشت سنائی دی جارہی ہے، اس کے برعکس چین میں جمہوریت نہیں وہاں اقوام متحدہ جمہوریت قائم کرنے کا نہیں کہتا، زور ہے جمہوریت قائم کرنے پر تو صرف مسلمانوں پر۔۔یعنی اپنا غلام بنانا ہے تو صرف مسلمانوں کو۔تاکہ یہ امت انسانیت کو نبی آخر الزماں ﷺ کا امن و آشتی، رحمت، آرام و سکون پر مبنی نظام خلافت کا ایجنڈا نہ دے سکیں۔امریکہ اور اسکے حواریوں کو علم ہے کہ جس دن اللہ کا نظام قائم ہوگیا اور مسلمان متحد ہوگئے تو اسی دن سے ہمارے اقتدار کا سورج غروب ہوجائے گا یہ لوگ اپنی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچانے کے لئے دنیا بھر میں استحکام جمہوریت کی بات کرتے ہیں۔۔۔۔

اس کے برعکس تمام وسائل سے مالامال مسلمان ممالک اپنے نظام ربانی کو قائم کرنے میں ابھی تک کامیاب نہیں ہوسکے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کا نظام قائم کرنے کا کیا طریقہ اسلام نے بتایا ہے ؟اس سلسلے میں اسلام نے رہنمائی کی ہے کہ اللہ تعالی کی آخری کتاب قرآن کو بطور آئین تسلیم کرو انسانوں کے لئے ان کے خالق نے آئین خود بنا دیا اب کسی خود ساختہ انسانی آئین کی ضرورت نہیں،اس طریقے کو اختیار کرنے سے پہلے جو اللہ کا نظام نافذ کرنے جا رہے ہیں انھیں باطل رائج نظام کو ترک ،اس سے بغاوت کرنا ہوگی یہ کام اگر اس وقت کے مسلم دنیا کے سیاستدان حکمران کریں تو بہت ہی آسان ہوجائے،دوسرا طریقہ عوامی سطح پر مسلمان کسی مسلم ریاست کا انتخاب کرکے اسمیں نظام حق قائم کریں اور مسلم ممالک کے سربراہان اپنی مملکت کو اسکا حصہ سمجھ کر بطور گورنر انھیں تسلیم کریں انکی سپورٹ کریں اسے مضبوط کریں اور اس ملک کے سربراہ کو امت مسلمہ کا سربراہ تسلیم کیا جائے مزید کسی ملک کی مضبوط پیشہ ورآرمی جذبہ اسلام سے سرشار ہو کر کرپٹ حکمرانوں ،غیر اسلامی نظام ختم کرکے اسلامی نظام قائم کرنے کا فریضہ سرانجام دے سکتی ہے علاوہ ازیں مسلمہ جدوجہد سے بھی ایسا ممکن ہے مگر ایسے ملک میں جسکی آرمی کمزور ہو البتہ پاکستان جیسے ملک میں جس کی آرمی انتہائی مضبوط ہے خود تو اسلام کے عادلانہ نظام کو قائم کر سکتی ہے مگر جنگجو اپنی جدوجہد میں کامیاب نہیں ہو سکتے

واضح رہے کہ جمہوریت کے ذریعے اسلام نہیں آسکتا اگر ووٹ،اور جمہوریت کے، کندھے پر سوار ہو کر کوئی دینی پارٹی الیکشن جیت بھی جاتی ہے تو اسے مصر کے اخوان کی طرح ختم کردیا جائے گا،اللہ کے نظام کو قائم کرنے کیلئے مسنون طریقہ باطل نظام سے الگ تھلگ ہو کر جدوجہد کرنا ہے، اللہ کا نظام پھر سے قائم ہو جائے انسانیت پھر سے اس نظام کی برکات کا مشاہدہ کرے جو جماعت یہ عظیم کام کریگی یا کر رہی ہے وہ قرآن کی روح سے حزب اللہ ہے۔

مندرجہ بالا حقائق چیخ چیخ کر پکار رہے ہیں کہ دنیا پر اپنی ایجاری داری قائم رکھنے کی خاطر یہود ونصاری کا اتحاد ہوچکا انھوں نے اپنی مرکزیت اسرائیل ،ویٹی کن سی،اقوام متحدہ کی صورت میں قائم کرلی،اپنا نیو ورلڈآڈر دنیا پر طاقت کے بل بوتے پر مسلط کرکے تمام مذاہب،دین اسلام کے ماننے والوں سمیت کو اپنا زیردست بنا لیا۔

اے مسلمانان عالم !کیا اس غلامی محکومی، مغلوبیت کی زندگی گزارنے کی اسلام تمھیں اجازت دیتا ہے؟؟؟ ہر گز نہیں۔تو پھر آیئے اس جدید دور میں بھی ملا عمر مجاہد کی طرح وہی اللہ کا اصل نظام قائم کرکے مسلمانوں کو وحدت کی تسبیح میں پرو دیں تاکہ مسلمان حقیقی معنوں میں ایک جسم کی مانند بن جائیں ،جبتک عالم اسلام ، عالم کفر کے مقابلے میں ادارہ خلافت مسلم اقوام متحدہ کی صورت

میں قائم نہیں کرتا تب تک یہود و نصاریٰ امت مسلمہ کا جانی، مالی
وسائل، ریاستی، تہذیبی، ثقافتی، اخلاقی، تمدنی، کاروباری، حکومتی استحصال کرتے رہیں گے
مسلمان دنیا میں عظمت رفتہ حاصل کرنے کی خاطر اسی طرح غیروں اسلام دشمنوں سے
وابستگیاں ختم کرے جس طرح چودہ سو سال پہلے حضور ﷺ نے اللہ پر بھروسہ کرتے
ہوئے ظالم اقوام، حکمرانوں کو تسلیم کرنے کی بجائے ان سے بغاوت کرکے اللہ کا نظام
قائم کیا پھر انکے خلاف منظم جہاد کیا جس سے انسانیت کو بنیادی حقوق، سکون کی زندگی
میسر آئی آیئے ! اسلام سے وفا کرنے کے سفر کا آغاز کریں۔

پاکستان کا نظام تعلیم کیسا ہونا چاہیے؟

پاکستان میں اس وقت بنیادی طور پر چار طریقہ ہائے تعلیم رائج ہیں پہلا سرکاری اداروں ،دوسرا پرائیویٹ تعلیمی اداروں ، تیسرا مکمل سیکولر، غیر ملکی اداروں ،چوتھا مدارس دینیہ پر مبنی ہے سرکاری اداروں میں دی جانے والی تعلیم کے نصاب پر اس وقت برا وقت ہے کیونکہ اسلام ، مشاہیر اسلام، بنیادی اسلامی تعلیمات کو درجہ بدرجہ نصاب سے رخصت کیا جارہا ہے اس پر کافی زیادہ کام ہوچکا ہے قومی زبان اردو کو نصاب سے بے دخل کرنے کیلئے انگلش میڈیم کو ذریعہ تعلیم کے طور پر اپنایا گیا جو بری طرح ناکام ہو گیا ننانوے فیصد طلبہ و طالبات انگلش میڈیم نصاب تعلیم کو سمجھنے میں کامیاب نہیں ہوسکے کیونکہ انگلش میڈیم پڑھنے والے سٹوڈنٹس کو اس بات کا شعور ہی نہیں ہو پاتا کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں والدین اور سٹوڈنٹس نے انگلش میدیم نظام تعلیم کو مسترد ہی نہیں بلکہ اس پر عدم اعتماد کا اظہار بھی کردیا ہے مفت تعلیم تو سرکاری اداروں میں دی جارہی ہے مگر بنیادی مقصد ان کے قریب سے بھی نہیں گزرا ،دوسرا طریقہ تعلیم وہ پرائیویٹ ادارے ہیں جو ملک کے گلی محلوں میں کھلے ہیں ہر ادارے کا اپنا نصاب ہے اپنی مرضی کی قیمت اور فیس کے ساتھ اخراجات کا ایک بہت بڑا بوجھ ۔۔۔۔ یہ ادارے بھی گورنمنٹ کی نقالی کرکے پرائیویٹ انگلش میڈیم نصاب لاگو کرچکے ہیں

ایک پرائیویٹ ادارے کے استاد نے سرکاری سکولوں جیسی ہی صورت حال بیان کی ۔یعنی اتنے اخراجات کرکے بھی وہی.براحال البتہ والدین ان پرائیویٹ سکولوں میں بچوں کو اس لئے داخل کرواتے ہیں کہ متعدد نے ناظرہ ،ترجمہ یا حفظ قرآن کا انتظام کر رکھا ہے ہمارے ملک میں حفظ قرآن کے ساتھ دینی تعلیم کے حامل ایک ،دو وسیع نیٹ ورک کا حامل ادارے ہیں جن پر لوگوں نے اعتماد کیا ہے کیونکہ ان کا طریقہ تعلیم سب سے منفرد اور ساتھ ہی اخراجات بھی آسمان سے باتیں کرتے دکھائی دیتے ہیں ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ میرا بچہ ان تعلیمی اداروں میں پڑھے تاکہ عصری ودینی تعلیم حاصل کرے مگر تعلیمی اخراجات اتنے زیادہ ہیں کہ یہاں پر عام ،غریب،اکثریت کا بچہ اس کا گیٹ تو دیکھ سکتا ہے مگر یہاں تعلیم حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ یہاں ایک بچہ داخل کروانے کی فیس دس سے بیس ہزار روپے ہیں ۔ تیسری قسم کے ادارے مکمل سیکولر ہیں یہاں کا نصاب تعلیم غیر ملکی ہے اور ان اداروں کے اخراجات سب سے زیادہ ہیں اس لئے کہ یہاں امیر کبیر ،الیٹ کلاس کے لوگوں کے بچے قیمتی گاڑیوں پر آتے جاتے ہیں ان اداروں کے تعلیم یافتہ طلباء ہی ملک کے اہم عہدوں پر.براجمان ہوتے ہیں باقی ماندہ اس سے نیچے ہی رہ پاتے ہیں ان تینوں قسم کے نظام تعلیم کے ساتھ مدارس دینیہ کا شعبہ ہے جو فی سبیل اللہ تعلیم دینے میں مصروف ہے ان تعلیمی اداروں میں دنیاوی تعلیم کی اہمیت بہت کم ہے بعض تو اسے وقت کا ضیاع سمجھتے ہیں یہاں اکثریت ان طلباء کی ہے جو تعلیم کے اخراجات.برداشت نہیں کر سکتے انہوں

نے دینی تعلیم حاصل کرنے کو ترجیح دے رکھی ہے اس طرح ملک مسٹر اور ملا میں تقسیم ہے۔ مندرجہ بالا تقسیم کو اگر مزید تقسیم کیا جائے تو ملک پاکستان میں پینتیس قسم کے نظام تعلیم چل رہے ہیں جسکی وجہ سے ملکی وحدت پارہ پارہ ہو چکی ہے تقسیم در تقسیم کے عمل کی وجہ سے ملک کو نا قابل تلافی نقصان پہنچا اس کے علاوہ بڑا مسلۂ جوان اداروں میں دیکھنے میں آیا جس نے تعلیم کے میدان میں ہمارے ملک کو پیچھے دھکیل دیا وہ مخلوط نظام تعلیم ہے اس اقدام کے بعد کامیابی کا کم تناسب ہمارے ملک میں ہی نہیں بلکہ یورپ و مغرب میں بھی بہت زیادہ ہے مغربی مفکر، ماہر تعلیم میشل فئیر نے اپنی کتاب (مخلوط تعلیمی ادارے شاہکار گاہیں) میں اس بات پر زور دیا ہے کہ مرد وزن کے لئے الگ الگ تعلیمی ادارے قائم کرکے مطلوبہ تعلیمی حدف حاصل کیا جاسکتا ہے اس کے بعد سویڈن، فن لینڈ اور جرمنی میں طالبات کیلئے الگ تعلیمی ادارے بنانے کی تجویز پر بھی سنجیدگی سے غور کیا جارہا ہے فرانس کیتھولک درس گاہوں ایسا کرنا شروع کردیا ہے برطانیہ میں only for girls school کے اشتہارات دیکھے جاسکتے ہیں ماہنامہ اکنامکس کی رپورٹ کے مطابق طالبات کے لئے الگ تعلیمی ادارے امتحانی نتائج میں اضافے کا سبب بنے ہیں 1997 میں طلبہ کی کارکردگی 86 فیصد، الگ طالبات کے تعلیمی اداروں کی کارکردگی کا تناسب 81 فیصد رہا، فیشل فئیر کا کہنا ہے کہ امریکہ میں الگ درس گاہوں کیلئے قانون سازی کی ناگزیر ہے لیکن بد قسمتی سے ہمارے ملک پاکستان میں مخلوط سیکولر تعلیم نے،

اسلام، مسلمانوں اور اداروں کے وقار کو شدید مجروح کیا ہے ایسے حالات میں جب مغرب اسلام کے نظریہ (مرد وزن کے الگ الگ نظام تعلیم) کو قبول کرنے پر آمادہ ہو رہا ہے انقلاب کے دعویدار طاہر القادری کی طرف سے ملک کو سیکولر نظام تعلیم رائج کرنے کی بات مزید تباہی کا پیغام تو ہو سکتا ہے تعمیر کا نہیں ،طاہر القادی کے اس بیان کے بعد کہ مدارس کی بجائے مغربی نظام تعلیم کے اجراء چاہتے ہیں سے ان کا اصل چہرہ اور عزم کھل کر سامنے آگیا ہے ۔۔۔۔۔ان حالات و واقعات میں پاکستان کا نظام تعلیم کیسا ہونا چاہیے ؟ یقینا قوم چاہتی ہے کہ نصاب تعلیم اسلامی روایات کا حقیقی امین (جس میں قرآن ،بنیادی اسلامی تعلیم،نرسری سے ماسٹر کلاسز تک کا ہونا انتہائی ضروری ہے) ہونے کے ساتھ جدید علوم سے بھی آراستہ ہو لہٰذا عرض ہے کہ حکومت سب سے پہلے تعلیم کو بیرونی اسلام دشمن ممالک کے فنڈ،چندے سے پاک کرتے ہوئے ایسا نظام تعلیم مرتب کرے جس میں اسلامی ، ملی، تہذیبی، ثقافتی، تمدنی،جدید و قدیم علوم کا حسین امتزاج ہو۔ملک بھر کے تمام سرکاری و نجی اداروں میں یکساں ، قومی زبان اردو کا حامل نصاب تعلیم فورا لاگو ہونا چاہیے تاکہ سٹوڈنٹس کو سمجھنے میں آسانی ہو جو ادارے اس ضابطے کو تسلیم نہ کریں ان کو مکمل سیل کر دینے کے احکامات جاری کئے جائیں، طلباء وطالبات کیلئے الگ تعلیمی ادارے از حد لازم وملزوم ہیں ، تعلیم کا شعبہ مکمل طور پر دفاع کی طرح آزاد ہونا چاہیے تاکہ ماہرین تعلیم آزادی کے ساتھ تعلیمی پالیسیاں مرتب کرکے ان پر عمل کروا سکیں مزید صوبائی

نصاب سازی کا اختیار بھی ختم کرنا ضروری ہے،ان اقدام سے ملک میں جاری علمی
افراط و تفریط کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

پاکستان سیکولرازم کے سائے میں

ایک درد مند لاہور کے رہائشی نے بندہ کو خط ارسال کیا ہے جسمیں انہوں نے کچھ انکشافات کئے ہیں ان کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں خط میں سود، زنا، شراب، جوا کے بارے میں پاکستانی حکومت کے کردار پر بات کی گئی ہے اس وقت ملک کے پچاس سے زائد شہروں میں رجسٹرڈ بازار حسن (ہیرا منڈیاں) ہیں اور ایک لاکھ چالیس ہزار عصمت فروش خواتین جو باقاعدہ حکومت کی طرف سے لائسنس ہولڈر ہیں اور لائسنس کی فیس بنک دولت پاکستان میں جمع ہوتی ہے اس کے ساتھ انکم ٹیکس بھی ان پر عائد ہے جو اسی بنک میں جمع ہوتا ہے شراب کی امپورٹ پر کسٹم ڈیوٹی، سیلز پر سیلز ٹیکس، آمدن پر انکم ٹیکس حکومت وصول کرتی ہے جبکہ جوا کو سرکاری سرپرستی حاصل ہے سرکاری و غیر سرکاری جم خانوں، ریس کلبوں میں جوا ہوتا ہے ان جم خانوں و ریس کلبوں سے بھی حکومت انکم، سیلز ٹیکس وصول کرتی ہے حکومت کا سارے کا سارا کاروبار سود کی بنیاد پر ہوتا ہے سٹاک مارکیٹس میں بھی سٹہ لگتا ہے جو ایک کاروبار کے طور پر کلمہ پڑھنے والے مسلمانوں نے اپنا رکھا ہے یاد رکھیں سٹاک مارکیٹس، سٹہ مارکیٹس سود اور جوئے کا ملغوبہ ہیں، اسی طرح گانے بجانے، ناچنے کو بھی تہذیب اور خوشی منانا قرار دے کر پاکستان کے لوگوں کی رگوں میں رچا بسا دیا گیا ہے تاکہ اسلام کا نام لینے والوں کو حرام کی دولت

اور بے غیرتی کے ذریعے اسلام اور اسلامی اقدار سے دور کر دیا جائے جب ایک کلمہ گو ملک کے باشندے حرام کھائیں اور سنیں گے تو یقینا ان کے اندر سے غیرت ملی ،حیاء جیسا گوہر نایاب ختم ہو جائے گا پاکستان کی مندرجہ بالا حالت کو دیکھتے ،جانتے ہوئے بھی جن لوگوں کا موقف ہے کہ پاکستان میں اسلام نافذ ہے تو ان کی عقل پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے سود،زنا، جوا، شراب سے اسلام نے سخت ممانعت کی ہے سود اپنانے والے کو اللہ و رسول ﷺ سے جنگ کرنے والا قرار دیا،زنا پر اسی کوڑے کنوارے رجم شادی شدہ کے لئے، جوا اور شراب پر بھی سخت سزائیں اسلامی شریعت میں موجود ہیں اللہ کے رسول ﷺ ،صحابہ کرام،اولیاء اللہ نے ان کو ناپسند کیا اور جہنم کا راستہ بتایا حضور ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ میں آلات موسیقی توڑنے آیا ہوں جبکہ اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک میں موسیقی کو سرکاری سرپرستی حاصل ہو عدالتیں موسیقی کے خلاف اپیل سننے کو وقت کا ضیاع سمجھتی ہوں درخواست گزار پر عدالت کا وقت ضائع کرنے پر پانچ ہزار جرمانہ ادا کرنے کا حکم صادر کر دیتی ہو، موسیقار کو سپر سٹار کلمہ پڑھنے والے حکمران قرار دیں تو اسلام کہاں سے اٹھے گا؟ اسلام کی حقانیت کیسے ثابت ہو گی ؟ایسے ملک کو کسطرح کس بنیاد پر کس طرح اسلامی ملک کہا جائے گا ؟ کہیں ہمیں اسلام کے نام پر دھوکا تو نہیں دیا جا رہا؟اسلام کے نام پر کفر چالاکی تو نہیں کر رہا؟ کلمہ پڑھنے والے سیاستدان اس میں کب سے کتنے حصہ دار ہیں؟

سیکولرزارم کے منحوس سائے پاکستان پر چھائے ہوئے ہیں ان ساؤں سے قوم کے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے مذہبی قیادت کو بیدار مغز ہونا پڑے گا مثبت کردار ادا کرنے کے لئے فرقہ بندیوں ،آپس کے فروعی دیوبندی،بریلوی،اہلحدیث اختلافات کو پس پشت ڈال کر وحدت قائم کرنے کے لئے اللہ،قرآن،رسول ﷺ کے دیئے گئے نظام حق، نظام خلافت کے لئے میدان عمل میں اترنا ہوگا آج پاکستان کی مذہبی جماعتیں اسلامی نظام خلافت کے قیام کی داعی تو ضرور ہیں مگر مسنون طریقہ اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں مجھ کم عقل کو سمجھ نہیں آتی کہ ہمارے مذہبی قائدین کارکنان نبی ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں لیکن جب نظام حق حکومت کے ذریعے قائم کرنے کی باری آتی ہے تو سنت رسول ﷺ کو کیوں بھول جاتے ہیں ؟ میرا ایمان ہے ہے کہ نظام حق ،نظام رحمت،نظام مصطفیٰ ﷺ یا نظام خلافت (جو درحقیقت ایک ہی نظام کے مختلف نام ہیں) مسنون جدجہد کے بغیر قائم نہیں ہوگا؟مسنون جدوجہد نہ کرنے کے نتائج وہی ہیں جو اوپر ذکر کر دیئے کہ بحیثیت قوم ہم اللہ و رسول ﷺ کی نافرمانی کی تمام حدیں پار کر چکے ہیں حدود اللہ کا ہم حکومتی سطح پر سرعام مذاق اڑا رہے ہیں ہم سود،جوئے کو منافع،ناچ گانے،زنا کو فیشن اور رواج،نئی تہذیب و تمدن قرار دے کر کر رہے ہیں شراب پینے کے عمل بد کو سیر و تفریح کے لئے ضروری خیال کیا جا رہا ہے میلوں ٹھیلوں میں ہم پھنسے ہوئے ہیں ،اسلام آباد کی سرزمین پر اسوقت آزادی

وانقلاب کے نام پر کیا کچھ نہیں ہو رہا کیا یہ نیا پاکستان بنانے اور انقلاب لانے والے بے حیائی عریانی فحاشی بے غیرتی کا میلہ نہیں لگائے ہوئے ؟ کیا وہاں پر مرد وزن کا اختلاط نہیں ؟ کیا وہاں بے حیائی ، فحاشی زنا کو فروغ دینے کے نوجوانوں کو مواقعے فراہم نہیں کئے جارہے ؟ وہ سب کچھ ہورہا ہے جس کا یہاں تذکرہ نہیں کیا جا سکتا اس میلے کو جمہوری حق دے کر طول دیا جارہا ہے جب اللہ و رسول کی نافرمانی سینہ تان کر حکومت ، نظام حکومت کی پیٹھ پر بیٹھ کر ہوگی تو اس قوم کے ساتھ یہی کچھ ہوگا جو سابقہ قوموں کے ساتھ ہوا۔۔۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا یہاں پر اسلامی نظام خلافت کے علاوہ جو بھی نظام چلایا جائے گا جمہوریت کی طرح ناکام ہوگا۔۔۔ ادھر ادھر کی مارنے کی بجائے قوم کے تمام طبقات کو اپنی گذشتہ غلطی پر اللہ سے معافی مانگتے ہوئے اپنا رویہ بدلنا ہوگا خصوصا محترم المقام علمائے کرام کو عوام کی صحیح رہنمائی کے لئے مسنون طریقے سے اسلامی نظام قائم کرنے کے سلسلے میں کی قوم کی رہنمائی، قیادت وسیادت کرنا ہوگی اخباری بیانات، جلسے کرنے پر ہی اکتفا کو ختم کرکے مزید آگئے عملی قدم بڑھانا ہوگا اگر خدانخواستہ ایسا نہ ہوا تو پاکستان کو سیکولرازم کے بڑھتے ہوئے طاقت ور سیلاب سے کوئی نہیں بچاسکے گا یہ وقت ہے طاقت ور ، پختہ فیصلہ کرنے کا۔۔۔ اگر پاکستان میں اسلامی نظام خلافت قائم ہوتا تو سود، شراب، جوئے ،زنا کی حدود اللہ و اسلامی قوانین کا نفاذ ہوتا اور کسی میں اسلامی حدود و قیود، اسلامی قوانین کی

بغاوت کی جرات نہ ہوتی ۔اے میری قوم !اگر افغانستان جیسا غریب ملک اللہ کا نظام خلافت پانچ سال چلا سکتا ہے تو پاکستان جیسا ایٹمی طاقت کا حامل ملک اس مقدس نظام کو کیوں نہیں چلا سکتا؟؟؟

پاکستان کا احساس کریں

پاکستان کا احساس ہر شہری کو ہے ہر کوئی اسکی سلامتی، تحفظ، ترقی، خوشحالی کے علاوہ تمام نیک دعائیں کرتا جبکہ دہشت گردی، مہنگائی، بدامنی، قتل و غارت گری اور سیاستدانوں کی پر خطر کارستانیوں کے شر سے پناہ مانگ رہا ہے ملک پاکستان کے عوام تین وقت کی روٹی سے تنگ آ گئے ہیں غریبوں کا کس کو کتنا خیال ہے؟ ہماری تحریر میں اس پر کچھ نہ کچھ نظر آئے گا، ہر کوئی قتدار قائم رکھنے یا اقتدار میں آنے کے لئے حیلے بہانے کر رہا ہے۔اسلام آباد میں دھرنے والوں نے ملک کی کیا خدمت کی؟ اسکی تفصیل تو کوئی ماہر معیشت ہی بتائے گا لیکن میرے جیسا انسان تو یہی جانتا ہے کہ اقتدار میں آنے کی حوس نے متضاد نظریات کے باوجود لندن میں قادری اور عمران کو خفیہ میٹنگ کرنے پر مجبور کیا اس میٹنگ کی حقیقت سے قوم کو با خبر کرنے والوں نے قوم رپر بہت بڑا احسان کیااور ملک کی خدمت کی ہے۔طاہر القادری کی کینیڈا کی پر صحت فضاؤں، ہواؤں سے لاتعلقی اور بنی گالہ کے آرام دہ بیڈ سے جدا ہونے سے عمران خان صاحب کو مجبور پاکستان کے دکھ نے کیا کہ اقتدار نہ پانے کے دکھ نے۔۔۔شاہ محمود قریشی کے بھائی اور جاوید ہاشمی نے جو انکشافات کئے انھیں کسی قیمت پر رد نہیں کیا جا سکتا اتنا کچھ ہونے کے باوجود عمران اور قادری صاحب کی نام نہاد عوام سے محبت کم نہیں ہو پا رہی

وہ یہ چاہتے ہیں کہ جلدی جلدی سے میاں نواز شریف وزارت اعظمی سے استعفی دیں، حکومت ختم ہو اس طرح ہمارا رعب دبدبہ تمام جماعتوں پر بیٹھ جائے گا ہم جو کہیں گے وہ ہی ہو گا ہمارے اقتدار میں آنے کی راہ بھی ہموار ہو جائے گی یعنی جمہوری آمریت ہماری چل پڑے گی، سچ تو یہ ہے کہ میاں نواز شریف کے استعفے نے ان دھرنا لیڈران کو خوار کرکے رکھ دیا ہے کیونکہ میاں صاحب نے بھی حد کر دی ہیا ستعفی مانگ مانگ کر یہ تھک گئے مگر میاں صاحب بھی ڈٹے رہے ڈٹیں کیوں نہ ساری جمہوریت کی داعی جماعتیں ان کے ساتھ ہیں جمہوریت کی کشتی کا بچانے کے لئے۔۔۔ اب تو الٹی میٹم ،دھمکیاں آنا بھی بند ہو گئی ہیں انکے چہروں پر مایوسی نمایاں دیکھی جا سکتی ہے ان بیچاروں کو ہر روز مایوسی ہوتی ہے جب رات کو دھواں دار تقریریں کرکے یہ لوگ اپنے کروڑوں کے قیمتی ،پر آسائش کنٹینروں میں اس امید کے ساتھ سوتے ہیں کہ شائد ہماری تقریر کے خوف سے میاں نواز شریف استعفی دے دیں گے ؟مگر ہر صبح ان کو مایوسی ہوتی ہے ہر مرتبہ نواز شریف صاحب کی طرف سے یہی سننے کو ملتا ہے کہ میں اٹھارہ کروڑ کا وزیر اعظم ہوں پانچ ہزار کے کہنے پر استعفی نہیں دونوں گا لیکن پھر بھی یہ لوگ وہیں بیٹھے ہیں کہ شائد استعفے کی کرامت ظہور پذیر ہو جائے شرکائے دھرنا تھک گئے ہیں بلکہ مایوس ہوگئے ہیں بات ڈنڈوں سوٹوں کی جنگ تک پہنچ گئی ہے جسکا نظارہ گذشتہ شب ساری قوم نے دیکھا۔اب تو بات مطالبات سے گر کر یہاں تک آ گئی کہ ہمیں کوئی ہماری عزت و وقار کے ساتھ یہاں سے رخصت کرے اگر دھرنے کے

قائدین اس حقیقت کو محسوس نہیں کر رہے تو آئندہ چند روز تک خود اس کا مشاہدہ کر لیں گے کیونکہ حالات جیسے تیسے بھی ہوں میاں نواز شریف استعفی دینے کے موڈ میں نہیں ہیں جنید جمشید صاحب کا مشورہ بھی میاں صاحب نے نہیں مانا ماب تو دعا ہی کی جا سکتی ہے کہ میاں صاحب کو اللہ تعالی اگر جنرل (ر) ایوب خان والی غیرت دے دے کہ لوگوں نے ایک بار کہا کہ ایوب کتا تو ایوب خان صاحب نے یہ کہ کر استعفی دے دیا کہ کتا انسانوں پر حکومت نہیں کر سکتا، خیر دھرنا طویل کرنے سے ملک کو معاشی طور پر مزید مفلوج تو کیا جا سکتا ہے انھیں اقتدار نہیں مل سکتا بلکہ انکی غلط پالیسیوں کی وجہ سے انکی جماعتوں کے ساتھ انکا ذاتی شخصی معیار بھی بری طرح مجروح ہوا ہے اب تو کے پی کے جہاں خان صاحب کی حکومت ہے کے وزیر اعلی کی تلاش کیلئے اشتہارات دینے کی بات بھی شروع ہو گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق دھرنوں کی وجہ سے ہمارے سابقہ تحریر کردہ نقصان کے علاوہ بین الاقوامی فنڈز میں اڑھائی ارب ڈالرز کی کمی ہوئی۔ چینی صدر کو دورہ ملتوی کروایا انہی دھرنا برادری نے ۔۔۔ چینی صدر نے 34 ملین ڈالرز کی سرمایہ کاری کرنی تھی ملک کو اتنا بڑا نقصان ہو جسکا اندازہ کرنا مشکل ہے۔اب چینی صدر بھارت کا دورہ کرکے سرمایہ کاری کا اعلان کر چکے ہیں ۔۔۔ کتنی شرم کی بات اور دکھ کا مقام ہے کہ لاکھوں پاکستانی اسوقت سیلاب کی وجہ سے کھروں سے بے گھر، بے روزگار دھر دھر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہو چکے ہیں اور اسلام آباد کی دھرنا برادری ہر، روز جشن مناتی ہے اور باقاعدہ

اعلان کے ساتھ جشن مناتی ہے۔۔۔۔ عمران خان اور قادری صاحب کا یہ کیسا احساس ہے اہل وطن کیلئے جو تھرکتے جسموں کے ساتھ ناچتے ،گاتے ،(ولے نی ٹور مجاجن دی) کی دھن پر رقص کرتے خود ساختہ شیخ الاسلام کی داد کے ساتھ جشن منایا جا رہا ہے؟انسانیت سے عاری ایسے اعلانات،اقدام و حرکات انکی مستقبل کی سیاست کو ختم کرنے میں کلیدی کردار ادا کریں گیا گر یہ کامیابی چاہتے ہیں تو انھیں چاہیے کہ دھرنے ختم کرکے سیلاب زدگان کی مدد کا اعلان کریں یہ علان دھرنے سے راہ فرار اختیار کرنے کا بہترین محفوظ راستہ ہے۔۔۔۔مزید عمران خان کی طرف سے الاعلان قادیانی ہونے کا دعوی کرنے والے شخص کو اقتدار میں آ کر وزیر خزانہ بنانے کا اعلان ان کے عزائم اور پوزیشن کا اظہار ہے کے سیاست کے ساتھ دینی اعتبار سے تحریک انصاف کہاں کھڑی ہے؟اس اعلان کے بعد اہلیان ایمان کو چاہئے کہ عمران خان کی قادیانیت نوازی کا سخت نوٹس لیتے ہوئے عمران خان کو اس عمل بد سے روکے اگر باز نہیں آتے تو ان کو پاکستان میں سیاسی اعتبار سے تنہا کردے کیونکہ قادیانی اسلام اور پاکستان کے کھلے دشمن ایکٹ کے تحت c. ہیں اور نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے منکر ہونے کی وجہ سے 295 غیر مسلم اقلیت ہیں ان نبی ﷺ کے دشمنوں کو اہم عہدوں پر براجمان کرنا اسلام اور پاکستان سے بغاوت کے مترادف ہے۔ کسی رہنما نے سچ ہی کہا ہے کہ دھرنوں کا مقصد پاکستان کو فلاپ کرکے ایٹمی صلاحیت سے محروم کرنا ہے۔ایٹمی پاکستان ہی تو دنیائے کفر کیلئے سب سے بڑا الم اور دکھ ہے جسے ختم کرنے کے

لئے لا تعداد حملے ہو چکے ہیں شائد حالیہ دھرنے بھی انہی حملوں کو کہیں تسلسل نہ

ہو۔۔۔۔۔۔

شیر خدا خلیفہ چہارم ،امیر المومنین حضرت سیدنا علیؓ کرم اللہ وجہ

حضور اکرم ﷺ خیبر کی جنگ میں قلعہ قموص پر مسلسل حملوں کے باوجود فتح نہ ہونے پر فرماتے ہیں کہ کل پرچم اسے دیا جائے گا جس سے اللہ تعالی اور اسکے رسول ﷺ محبت کرتے ہیں اس کے ہاتھوں اللہ تعالی فتح عطا فرمائیں گے جب صبح ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا علیؓ کہاں ہے تو بتایا گیا کہ انکی آنکھیں خراب ہے حضور ﷺ نے چشم آشوب کے باوجود حضرت علیؓ کو بلوایا آپ ﷺ نے سیدنا علیؓ کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اس سے تکلیف فوراکافور ہو گئی تو درہ خیبر کو فتح کرنے کے لئے آپؓ کو پرچم دیا گیاجب آپؓ خیبر کے دروازے پر پہنچے تو آپؓ کا سامنا عرب کے مشہور یہودی پہلوان مرحب سے ہوا مرحب نے اپنا تعارف حضرت علیؓ کے مقابلے میں آتے ہوا اسطرح کراویا کہ میرا نام مرحب ہے میرا حملہ بہت جاندار ہوتا ہے جسے روکنا ممکن نہیں مجھے فتح ہی ملتی ہے اسکے بعد حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میری ماں نے میرا نام (اسد) شیر رکھا ہے میں دشمن پر شیر کی طرح حملہ کرتا ہوں اسکے بعد مرحب حضرت علیؓ پر حملہ آور ہوا تو سیدنا علی المرتضیٰؓ نے اسکا حملہ بڑی مہارت کے ساتھ روکا اور مرحب پر حملہ آور ہوئے تو اس پہلوان کا سر تن سے جدا کرکے اسکا ہی نہیں بلکہ خیبر کے یہودیوں کا غرور خاک میں ملا دیا جب مرحب اپنے گھوڑے سے گرا تو اسکا نقشہ کسی شاعر نے

کھینچا ہے کہ مرحب نے گرتے کیا کہا ہوگا؟

آج مجھے کو پہلی بار شکست فاش ہے لگتا ہے تو ہی حیدر کرارؓ ہے

اسکے بعد یہ قلعہ فتح ہوگیا سیدنا علی المرتضیٰؓ فاتح خیبر بن کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لوٹتے ہیں

سیدنا علی المرتضیٰؓ اسلام کی گوہر نایاب ہستی ہیں آپؓ کی پیدائش عام الفیل کے سات سال بعد ہوئی بعض سیرت نگار کہتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ کے مولد شریف کے تیس سال بعد سیدنا علی المرتضیٰؓ پیدا ہوئے علماء یہ بھی فرماتے ہیں آنجنابؓ کی ولادت بعثت نبوی ﷺ سے دس برس قبل ہوئی متعدد اقوال کے اس اختلاف کے بعد سب ولادت کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں دیا جا سکتا آپؓ کی والدہ محترمہ نے آپؓ کا نام اسد اور والد ابوطالب نے علیؓ رکھا حضرت علیؓ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بھائی حکیم بن حزامؓ کی طرح خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے آپؓ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپؓ حضور کی کفالت وتربیت میں رہے حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی تربیت فرما کر انھیں کامل کردیا حضور ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد جب رشتہ داروں کو طعام کی دعوت پر بلوایا اور انھیں اسلام کی دعوت دی تو حضرت علیؓ نے آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کی تائید کی اور ہر حال میں آپ کا ساتھ دینے کا عہد کیا اسطرح بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے

کا شرف بھی حضرت علیؓ کو حاصل ہوا جب کافروں نے حضرت حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیئے تو اللہ کے حکم سے حضرت محمد ﷺ نے ہجرت فرمانے سے قبل حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لیٹنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ لوگوں کی امانتیں واپس کرکے مدینہ آجانا اسوقت تمام سرکردہ دشمنان اسلام آپ ﷺ کو شہید کرنے کے ارادے سے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے ایسے وقت میں بستر نبوت پر لیٹنا بہادری و اطاعت رسول کی اعلی مثال ہے جہاد کے میدان میں آپؓ آقائے دوجہاں ﷺ کے ساتھ رہے تمام غزوات میں سیدنا علی المرتضیٰؓ نے بہادری کے ناقابل فراموش جوہر دکھائے حربی میدان میں انکے یہ کارنامے مسلمانوں کے لئے کامیابی کے زینوں کی حیثیت رکھتے ہیں جنگ بدر میں مہاجرین کی طرف سے علم حضرت علیؓ کے ہاتھ میں تھا جنگ بدر کے مال غنیمت میں سے آپؓ کو اعلی قسم کا ناقہ اور اعلی تلوار ذوالفقار ملی۔

قرآن وحدیث میں آپؓ کے فضائل کثیر تعداد میں وارد ہوئے ہیں ان میں سے چند پیش خدمت ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں ابوبکر اسکی بنیادیں، عمر اسکی دیواریں، عثمان اسکی چھت اور علی اسکا دروازہ ہے۔ صحیح بخاری میں سعد بن وقاصؓ سے روایت ہے کہ جس وقت آیت مباہلہ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حسنین کریمینؓ کو بلوا کر دعا کی کہ اے الٰہی! یہ میرے کنبہ کے لوگ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علیؓ مجھ سے ہیں

اور میں علیؓ سے ہوں ۔آقا کریم ﷺ نے مواخات کے موقع پر فرمایا کہ علی تم دنیا و آخرت میں میرے ساتھی ہو۔

ماہ رجب دو ہجری میں حضرت علیؓ کا نکاح حضرت سیدہ فاطمتہ الزہرہؓ سے حضور ﷺ نے کروا دیا اس مقدس عظیم نکاح میں انتہائی سادگی کو مد نظر رکھا گیا اور اس زمانے کی رسومات کو بالکل نظر انداز کرکے اسلام کے سنہری اصولوں کو اپنایا گیا نکاح کی تقریب سعید میں خلفائے ثلاثہ اور دیگر صحابہ کرامؓ تھے طبقات ابن سعد میں ہے کہ رخصتی سیدہ فاطمہؓ کے موقعہ پر جو جہیز آپؓ کو دیا گیا وہ ایک چار پائی،ایک بڑی چادر، چمڑے کا تکیہ جو کھجور کی چھال یا خوشبودار گھاس سے بھرا ہوا تھا)،ایک مشکیزہ، دو گھوڑے اور ایک) آٹا پیسنے والی چکی پر مشتمل تھا حضرت حارثہ بن نعمانؓ نے حضرت علیؓ کو حضور ﷺ کی وساطت سے مکان تحفے میں دیا اسی مکان میں حضرت فاطمہؓ نکاح کے بعد رہائش پذیر رہے۔ حضرت فاطمہ سے آپؓ کی اولاد حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ ، حضرت ام کلثومؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور حضرت محسنؓ پیدا ہوئے ۔آپؓ حضور ﷺ کا کتنا احترام کرتے تھے اسکا اظہار صلح حدیبیہ کے موقعہ پر دیکھنے میں آتا ہے کہ جب صلح نامہ لکھ لیا گیا تو فریق دوم نے کہا کہ محمد ﷺ کے ساتھ لفظ رسول اللہ مٹا دیا جائے کیونکہ اگر ہم آپ ﷺ کو رسول اللہ مان لیں تو جھگڑا ہی ختم ہو جائے تو آنجناب ﷺ نے حضرت علیؓ سے کو ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ کاٹ دیں

حضرت علیؓ نے عرض کیا میں تو اس لفظ کو کاٹنا نہیں چاہتا اسکے بعد حضورؐ نے خود اپنے ہاتھ س اسے محو فرما دیا۔

انتقال نبوی ﷺ کے بعد تقرری خلیفہ بلا فصل میں باہم مشورے کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ کو خلیفتہ الرسول، خلیفہ بلا فصل مقرر کیا گیا حضرت علیؓ نے اکابر صحابہ کرامؓ کے ساتھ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ خلافت صدیقی میں شیر خداؓ علیؓ، سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ ساتھ رہے انکے پیچھے نمازیں پڑھیں، انکے ساتھ مل کر جہاد کیا، کسی نماز میں انؓ سے الگ نہیں ہوئے (البدایہ از حافظ ابن کثیر)۔ عہد صدیقی میں دینی مسائل، انتظامی امور میں مشاورت کے لئے بنائی گئی مشاورتی مجلس میں مہاجرین کی طرف سے حضرت علیؓ کو بھی شامل کیا گیا عہد فاروقی میں شیر خداؓ کو شوری کی رکنیت اکابر صحابہؓ کے ساتھ شامل کیا گیا اس دور میں آپؓ کو افتاء و قضاء کا منصب دیا گیا اس ذمہ داری کو آپؓ نے جس احسن طریقے سے نبھایا یہ آپؓ کا ہی کمال تھا مجلس مشاورت میں انکے مشورے کو خاص اہمیت دی جاتی تھی بعض اوقات حضرت علیؓ کو حضرت عمرؓ کی نیابت مدینہ منورہ پر حاصل ہوتی تھی حضرت علیؓ نے بخوشی سیدنا عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی عہد فاروقی کی طرح اس دور میں بھی عہدہ قضاء، مجلس مشاورت کے رکن ملکی معاملات میں شرکت، جمع مصاحف جیسے اہم مسلے میں ساتھ دینا، اس دور کی ملکی، جنگوں میں اولاد ابو طالب کا شریک ہونا

اور غنائم مالی حاصلکرنا وغیرہ یہ تمام امور حضرت علیؓ کے عملی کردار واخلاق کو واضح کرتے ہیں انعقاد خلافت کے بعد جب آپؓ مدینہ منورہ سے کوفہ منتقل ہوئے توآپؓ نے کوفہ کے محل قصرابیض میں قیام فرمانے کی بجائے ان جھونپڑیوں کو ترجیح دی جن میں غریب لوگ رہا کرتے تھے حضرت علیؓ جب سریرائے خلافت ہوئے توانھوں نے مملکت کو عہد فاروقی کی روشنی سے منور کیا ایک طویل عرصہ سے جو عرب وعجم میں روشن تھی حضرت علیؓ نے حکومتی اختیارات کا استعمال قرآن وسنت کے مطابق کیا انھوں نے حکومتی طرز میں عزیمت اور تربیت کا راستہ اختیار کیا۔ نصربن منصور نے عقبہ بن علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس انکے عہد خلافت میں ان سے ملنے گیا توانکے سامنے پڑا ہوا کھٹا دودھ مجھے تکلیف دے رہا تھا اسکے ساتھ سوکھی ہوئی روٹی کا ٹکڑا رکھا ہوا تھا میں نے کہا کہ امیرالمومنین کیا آپ ایسی روٹی کھاتے ہیں ؟ آپؓ نے فرمایا ابوالجنوب ! رسول اللہ ﷺ اس سے زیادہ سوکھا کھاتے تھے اور ان سے موٹا پہنتے تھے اگر میں ان کی روش پر نہ چلوں تو اندیشہ ہے کہ مجھے ان کا ساتھ نصیب نہ ہو۔ایک دن حضرت علیؓ اور انکے گھر والوں کے پاس ستو کی بنی ہوئی تین روٹیاں تھیں تین روٹیوں کے سوا کچھ بھی نہ تھا یہ روٹیاں انھوں نے ایک یتیم،ایک مسکین ،ایک قیدی پر صدقہ کر دیں مسکین ،یتیم،قیدی سیر ہوگے مگر خود بھوکے رہے۔ (اسلام میں اجتماعی عدل

بلا شبہ قاتلین عثمان کے بدلہ میں آپؓ جن حالات کا سامنا کرنا پڑا ایسے حالات میں کوئی اور شخص عنان اقتدار ہاتھ میں لیتا تو چند روز سے زیادہ حکومت نہیں کر سکتا تھا حضرت علیؓ کا دور حکومت ساڑھے پانچ سال تک ۲۲ لاکھ مربع میل کے وسیع و عریض خطے پر محیط تھا۔ایک مرتبہ آپؓ سے کسی نے خلفائے ثلاثہ کے عہد امن اور آپؓ کے دور حکومت کی بدامنی کے بارے میں تذکرہ کرتے ہوئے اسکی وجہ پوچھی تو آپؓ نے فرمایا کہ ان کے دور میں ہم (علیؓ) جیسے انکے وزیر تھے اب تمھارے جیسے ہمارے وزیر ہیں

جنگ نہروان کا بدلہ لینے کے لئے خارجیوں کی سازش کے نتیجے میں انکے بھیجے ہوئے آدمی عبدالرحمان بن ملجم نے ۱۷ رمضان ۴۰ ہجری کو فجر کی نماز کے اوقات میں امیرالمومنین سیدنا علیؓ پر قاتلانہ حملہ کیا نماز تیار تھی نماز کے لئے جعدہ بن ہبیرہ کو آپؓ نے فرمایا کہ نماز ادا کروائیں پس فجر کی نماز کے بعد ابن ملجم کو جکڑ کر آپؓ کی خدمت میں لایا گیا تو آنجنابؓ نے فرمایا اگر میں نہ بچ سکوں تو اسے قتل کر دینا اور اگر زندہ رہوں تو میں جو معاملہ مناسب سمجھوں گا اس سے کروں گا (البایہ والنہیا) خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضیٰؓ کی شہادت ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو ہوئی۔ واضح رہے کہ اسی تاریخ کو خارجیوں نے سیدنا امیر معاویہؓ اور سیدنا عمرو بن العاص پر بھی قاتلانہ حملے کرکے اسلام کی ان عظیم شخصیات کو بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی جس میں

وہ کامیاب نہ ہوسکے۔ سیدنا علی المرتضیٰؓ کو غسل انکے صاحبزادے سیدنا حسنین کریمینؓ اور سیدنا جعفر طیارؓ نے دیا اور کفن پوشی کی گئی آپؓ کا کفن تین کپڑوں پر مشتمل تھا اسکے بعد آپؓ کے صاحبزادے سیدنا حسن نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیروں کے ساتھ یہ نماز ادا کی گئی (المستدرک للحاکم) آنجنابؓ کو کوفہ میں مسجد الجماعتہ کے قریب الرحبہ کے مقام پر قبل از نماز فجر رات ہی کو دفن کیا گیا۔

وطن دشمن معاشی پالیسی

دھرنے جیسے جیسے طویل ہو رہے ہیں لیڈران کرام کی طرف سے ادھر ادھر کی باتیں ہونا شروع ہو گئی ہیں سول نافرمانی کی تحریک کا اعلان اس پر قائم رہنا، ٹیکس ادا نہ کرنے کی عوام کو ہدایت، بجلی کے بل ادا نہ کرنے کا حکم نامہ، بیرون ممالک مقیم پاکستانیوں سے کہنا کہ وہ اپنی رقم ملک بھیجنے کے لئے بنکوں کی بجائے ہنڈی کا استعمال کریں، سرکاری بنکوں سے پیسے نکلوانے کا شاہی فرمان۔۔۔۔یہ سب اقدام نیا پاکستان بنانے کے لئے کئے جا رہے ہیں جب عوام ان سب احکامات پر عمل کر لے گی تو نیا پاکستان بن جائے گا اور عمران خان پھر شادی کروالیں گے عوام کو ایسے لگا جیسے عمران خان اپنی شادی کے لئے فنڈ ریزنگ کر رہے ہوں اور پاکستان کی ساری قومی آمدنی حکومت کی بجائے خود لینے کے موڈ میں ہوں۔۔۔اگر خان صاحب کے اس ملک دشمن ایجنڈے پر بات کریں تو انکے عزائم مزید کھل کر سامنے آ جاتے ہیں جیسا کہ ان کا فرمان ہے کہ سول نافرمانی کی تحریک جاری رہے گی ماہرین کا کہنا ہے کہ سول نافرمانی کسی حکومت نہیں بلکہ ملک یا ریاست کے خلاف ہوتی ہے، خان صاحب اپنے ماننے والوں یا عوام کو ٹیکس ادا نہ کرنے کے احکام جاری کرکے ملک کی معیشت کا جنازہ نکالنا چاہتے ہیں ٹیکس ادا نہ کرنے سے آمدن ختم ہو جائے گی اور ملک دیوالیہ ہو جائے گا، بجلی کے بل

ادا نہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اگر عوام نے بل ادا نہ کئے تو انکے میٹر کٹ جائیں گے جیسا کہ وفاقی وزیر بجلی کا بیان ہے کہ جو بل ادا نہیں کریں گے انھیں بجلی نہیں ملے گی تو خان صاحب کیسے ان مظلوموں کے میٹر لگوائیں گئے ؟خان صاحب نے تو شادی کے بعد مصروف ہو جانا ہے بیگم کے ساتھ متاثرین احکامات عمران کا کیا بنے گا؟ بیرون ممالک سے بنک کی بجائے ہنڈی کے استعمال سے ملکی آمدنی متاثر ہو گی ویسے بھی ہنڈی اس وقت نا پسندید عمل ہو گیا ہے اس پر غیر ممالک میں شبہات قائم ہو چکے ہیں ۔۔۔ اگر بغور انہی احکامات عمرانی کی جائز لیا جائے تو پتہ چلے گا کہ خان صاحب خود اور انکے کارکنان ان احکامات پر عمل نہیں کر رہے کیونکہ سول نافرمانی کی تحریک کے بعد انکی جماعت کے سنئیر ممبر نے ٹیکس ادا کیا ، موبائل فون وہاں دھرنا ،برادری استعمال کر رہی ہے جو ٹیکس کے بغیر نا ممکن ہے، کھانے پینے کی اشیاء اور ٹرانسپورٹ استعمال ہو رہی ہیں ان میں بھی ٹیکس شامل ہے حتی کہ خان صاحب جس صابن سے نہاتے ہیں اس میں بھی ٹیکس شامل ہے یعنی خان صاحب اور انکے ساتھی خود ٹیکس کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں تو عوام کیسے نکل سکتے ہیں ؟ تحریک انصاف کے کتنے لیڈروں نے ابھی تک بل ادا نہ کرنے پر عمل کرتے ہوئے بل ادا نہیں کئے ؟اس کی تفصیل ابھی تک نہیں آئی جو کہ سراسر غریب کارکنوں ، عوام کے ساتھ نا انصافی ہے لیکن خود بات انصاف لینے اور دینے کی کر رہے ہیں بنکوں کا بائیکاٹ اس پر بھی قوم عمران خان سے سوال کر رہی ہے کہ آپ اور آپ کی جماعت کے سرکردہ لیڈروں نے

کتنی تعداد میں بنکوں سے رقم نکلوائی اور بیرون ملک ہنڈی کے ذریعے رقم بھیجی ہے؟ کسی نے بھی نہیں کیونکہ آپ کے ساتھ کھڑے لوگوں کا کاروبار بنکوں کے بغیر چل ہی نہیں سکتا ان لوگوں کا بنکوں کے بغیر گزارہ ہی نہیں جو کام آپ خاد نہیں کر رہے دوسروں کو اسکا کیوں کہتے ہو؟۔۔۔ مندرجہ بالا حقائق کے بعد عوام کا کہنا ہے کہ پاکستان بن گیا ہے اب نئے بے حیاء پاکستان کی ضرورت نہیں ہے اگر آپ نے پاکستان کو اخلاقی ومالی اعتبار سے دیوالیہ کرکے شادی یعنی خوشی کرنا چاہتے ہیں تو آپ سے بڑا وطن دشمن کوئی نہیں ہے اور عوام ایسی وطن دشمنی نہیں کریں گے ۔۔ خان صاحب ! قوم نے آپ کے ان ارشادات کے بعد آپ کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ آپ کا اصل چہرہ عوام کے سامنے آگیا ہے اسلئے آپ سے التماس ہے کہ اگر آپ اپنی سیاست بچانا چاہتے ہیں تو اپنی ضد چھوڑ کر اپنے کہے ہوئے غلط احکامات پر قوم سے معافی مانگ کر گھر واپس آجائیں ورنہ قوم نے آپ کو جو سمجھا ہے وہ ہم نے تحریر کردیا اب گیند آپ کی کورٹ میں ہے۔۔۔ قارئین کرام آپ کو بتلاتے چلیں اب تک قومی خزانے کو 490 ارب کا خسارہ ان دھرنوں کی وجہ سے ہوگیا ہے مزید نقصان کا شدید خطرہ ہے ملک کی معاشی حالت خراب ہو رہی ہے ڈالر کی قیمت زیادہ اور روپے کی قدر میں کمی آگئی لیکن احتجاج کرنے والوں کو ملک و قوم کی حالت زار پر رحم اس لئے نہیں آرہا کہ جو ایجنڈا وہ لے کر آئے ہیں وہ اپنا ہے ہی نہیں۔۔۔ اگر اسکے بعد بھی عمران خان نے سول نافرمانی کی تحریک چلانی ہے تو ان سے گذارش ہے کہ اپنے رفیق سفر

قادری صاحب کو لے کر موٹر سائیکل پر سوار ہو کر کسی رش والے ٹریفک سگنل پر سگنل
بند ہونے کے بعد سول نافرمانی پر عمل کریں تاکہ قوم جان سکے کہ آپ کتنے بہادر ہیں۔
نئی صورتحال کچھ یوں ہے کہ ن لیگ نے استحکام پاکستان ریلیوں کا آغاز کر دیا ہے
گذشتہ دنوں فیصل آباد اور لاہور میں بڑی ریلیاں جلسوں کی شکل اختیار کر گئیں جن
میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی، تحریک انصاف، عوامی تحریک اور انکی حلیف
جماعتیں بھی ریلیوں دھرنوں کا اہتمام کر رہی ہیں

کراچی عالمی سازشوں کی زد میں

پاکستانی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھنے والا شہر کراچی اسوقت عالمی سازشوں کا مرکز بن چکا اسکی آبادی اڑاھائی کروڑ ہے اور یہ شہر 70 فیصد ریونیو دینے والا اہم ترین شہر ہے جو ساحل سمندر پر واقع ہے یہاں پر تقریبا ہر رنگ و نسل ،زبان کے لوگ آباد ہیں گنجان آباد ہونے کی وجہ سے ہر کوئی اپنی اپنی سرگرمیوں میں مصروف رہتا ہے لوگوں کو ایک دوسرے سے کم ہی سروکار ہوتا ہے سیاسی اعتبار سے یہاں کے لوگ ہمیشہ بیدار ثابت ہوئے ہیں.بڑے.بڑے تاریخی جلسے، جلوس اس شہر کی پہچان ہیں یہاں کے لوگ کام کاج کے ساتھ سیاسی سرگرمیوں کو سختی سے اپنائے ہوئے ہیں یہاں مذہبی اعتبار سے بھی کافی اثرورسوخ ہے مذہبی قائدین کا۔۔۔مذہبی جماعتوں کے مراکز بھی یہاں پر ہیں ان میں تناؤ بھی اکثر دیکھنے میں آیا ہے ہر مذہبی، سیاسی جماعت کے ہولڈ یافتہ علاقوں میں مخالف جماعت کے لوگ جانے سے گھبراتے ہیں ،شہر کراچی جسے روشنیوں کا شہر کہاجاتا تھا آج غیروں کی مکروہ سازشوں،اپنوں کی حماقتوں کی وجہ سے خاک وخون میں لت پت ہے یہاں پر ہر روز کم از کم ایک درجن لوگوں کو بے گناہ قتل کیا جاتا ہے اس شہر کی روشنی کو غل کرنے کے لئے کفر نے ایسے گروپ تشکیل دیئے ہیں جن کے ہاتھ بہت لمبے، حکمرانوں کی سوچوں سے بھی لمبے دیکھائی دیتے ہیں اہل ایمان کے

ہاتھوں اہل ایمان کا خون دنیاوی اغراض و مقاصد کے لئے ہو رہا ہے کراچی کا امن خواب بنتا جا رہا ہے ٹارگٹ کلنگ کا بازار گرم ہے کوئی ان انسانیت دشمنوں کا ہاتھ روکنے کے لئے تیار نہیں اسی کراچی میں تاجر، دینی، سیاسی، فکری، علمی شخصیات سمیت سارا کراچی غیر محفوظ ہو گیا ہے (ویسے تو سارا پاکستان ہی غیر محفوظ ہے) ماضی میں بھی یہاں پر ملک کی اہم شخصیات کا قتل عام ہوا کسی کا پتہ نہ چل سکا حالیہ حملوں میں مولانا مسعود بیگ داماد مفتی نعیم صاحب ،ڈاکٹر پروفیسر حافظ محمد شکیل اوج کا قتل دو عالموں کا قتل ہی نہیں بلکہ علم کا قتل ہے یہ حملہ تعلیم پر حملہ ہے یہ دونوں شخصیات کا تعلق جامعہ کراچی کے شعبہ علوم اسلامیہ سے تھا اس سے قبل شیعہ دین و مذہب کے رہنماء کا قتل بھی ہوا سماج دشمن قاتل عناصر معاشرے سے علم کو بھی رخصت کر دینا چاہتے ہیں کراچی میں خوف کے سائے چھائے ہوئے ہیں یہ وارداتیں کرنے والے کون ہیں ؟؟؟ یہ سوال ہر طبقہ فکر کے لوگوں نے اٹھایا ارباب اقتدار تسلی بخش جواب نہ دے پائے لیکن تفتیش سے جو حقائق سامنے آئے ان کے مطابق ان سب کاروئیوں کا سرغنہ ایک ہی ہے کیونکہ طریقہ واردات اور آلہ قتل ایک ہی ہے جس کا مطلب ہے کہ ان وارداتوں کو ماسٹر مائنڈ ایک ہی گروہ ہے اسکے کارندے دھندناتے شہر کراچی کو قتل گاہ میں تبدیل کر چکے ہیں بعض مبصرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان وارداتوں کے پیچھے کراچی کے خاص چند ایک سیاست دانوں کا ہاتھ ہے ،مذہبی بنیاد پر بھی مذہبی طاقتیں کراچی کو یرغمال بنائے ہوئے ہیں ،طالبان عناصر کی موجودگی کی

بات بھی میڈیا میں ہورہی ہے یہ مسلح غیر اعلانیہ پرائیویٹ آرمی ہے جو اپنے آقاؤں کے لئے شب وروز سرگرم عمل ہے شہر قائد میں تاجروں کی طرف سے بھتہ نہ دینے پر ان کا قتل عام جاری ہے یہ بھتہ گروپ کون ہیں ؟ انجام سے بچنے کیلئے سب جاننے کے باوجود زبان کھولنے کی جسارت نہیں کرتے ، کراچی کے لوگ اسے اب روٹین لائف سمجھ چکے ہیں درحقیقیت یہ حملہ پاکستان کی معیشت پر حملہ ہے جسکا تدارک وقت کا تقاضہ ہے مذہب اور مسلک کی بنیاد پر اختلافات کی بنیاد پر قتل وغارت گری کی وجہ سے یہاں کافی تناؤ ابھی بھی موجود ہے ان تمام وارداتوں کا اصل محرک کب قوم کے سامنے آئے گا ؟ قوم اسکا شدت سے انتظار کر رہی ہے یہ ذمہ داری سیکورٹی اداروں کی ہے پاک فوج کو اس پر ایکشن لینے کی اشد ضرورت ہے پاک فوج کا آپریشن ان جرائم پیشہ افراد کے خاتمے میں کلیدی کردار ادا کرسکتا ہے محرم سے قبل دین اور مذہب کی بنیاد پر حملے خطرے کی گھنٹی ہیں حکومت کو قبل از وقت مذہبی عبادات، جلسے، جلوس عبادت گاہوں تک محدود کرنے پر سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا کہیں ایسا نہ ہو کہ حکومتی سست روی ملک میں کوئی اور سانحہ راولپنڈی جنم دے دے جسکی قوم متحمل نہیں، قارئین کرام کراچی میں امن دوبارہ قائم کرنا ایک چیلنج بن چکا، دیکھتے ہیں کون اسے سر کرتا ہے۔

انقلاب و آزادی مارچ کے احوال و اثرات

یوم آزادی کے روز تقریبا ایک بجے آ گئے پیچھے نکلنے والے انقلاب و آزادی مارچ نے قوم خصوصا لاہوریوں کو جس پریشانی میں مبتلا کر رکھا تھا اس سے تقریبا نجات مل گئی ہے ان مارچز کے احوال بڑے ہی دردناک، شرمناک، حیاء باختہ ہیں خود کو شیخ الاسلام کہلوانے والے اپنی بے پردہ خواتین کارکنوں کو پردہ تک نہ کروا سکے بے پردہ انکی خواتین میڈیا کے نمائندوں سے بات چیت کرتی رہیں آزادانہ بے پردہ گھومتی پھرتی رہیں انکے قائد نے انکو ڈنڈے پتھر پکڑنے کا حکم تو دے دیا مگر پردے کا نہیں ۔۔ ویسے بھی گستاخان صحابہ کے اتحاد میں شامل ہونے سے یہ قادری اتحاد ناپاک ہو چکا ہے۔۔ اس سے زیادہ خطرناک صورتحال آزادی مارچ کی تھی ایک عینی شاہد کے مطابق آزادی مارچ میں نوجوان لڑکیاں نیم برہنہ لباس پہن کر زمان پارک عمران کی رہائش گاہ کے آس پاس میں گھوم پھر کر شرکاء کو بے حیاء، بے شرم بننے کا عملا درس دیتی رہیں اس وقت وہاں لڑکیاں لڑکے مخلوط ایک دوسرے سے سرگوشیاں ہی نہیں بلکہ ان پر جان بوجھ کر گرتے دیکھے گئے مندرجہ بالا صورتحال سے عملا ثابت ہو گیا کہ قادری صاحب اور عمران خان کیسا انقلاب اور آزادی چاہتے ہیں قوم کو اس صورتحال کو ہر حال میں مد نظر رکھنا ہو گا مذہب کا ٹھیکیدار

اور آزادی کا علمبردار کیسا پاکستان چاہتے ہیں ؟۔۔ مارچز میں بے پردہ ،حیاء باختہ شریک خواتین اسکی نشاندہی کر رہی ہیں ۔۔۔ جب مارچ چلے تو حکومت سے معاملات طے کرکے چلے لیکن یہ دیکھا گیا ہے کہ زندہ دلان لاہور نے ان مارچز میں بہت کم شرکت کی ہے میں ہونے والے ماچز میں زندہ دلان لاہور کی شرکت نمایاں ہوتی تھی حالیہ جاری مارچز کی صورتحال اس سے مختلف ہے قادری اور عمران کے مارچز میں دیہاتی لوگوں نے زیادہ شرکت کی ،ہماری ملکی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ جس مارچ ،احتجاج میں لاہوریے کثیر تعداد میں نہ ہوں وہ کامیاب نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ مبصرین کا کہنا ہے کہ یہ مارچ بھی مذاکرات کرکے ختم کردیئے جائیں گے جسکے لئے کام شروع ہوچکا ہے اور قائدین مارچ طے کرکے یہاں سے چلے تھے عمران خان و قادری صاحب حسب وعدہ پبلک اپنے ساتھ لے کر چلنے میں ناکام ہوئے ہیں عمران خان کا لاہور میں چند ہزار افراد کو لے کر چیونٹی کی رفتار سے چلنے کا مقصد زیادہ سے زیادہ افراد مارچ میں شریک کرنا تھا اس میں وہ کامیاب نہیں ہوسکے کیونکہ عمران خان نے دس لاکھ افراد لے کر چلنے کا اعلان کیا تھا جس میں وہ کامیاب نہیں ہوئے جبکہ وفاقی حکومت نے اسلام آباد میں دس لاکھ افرادکا انتظام کر رکھا ہے تادم تحریر عمران خان کے مارچ میں ایک محتاط اندازے کے مطابق زیادہ سے زیادہ چند ہزارافراد ساتھ چل رہے ہیں جو دعوے سے بہت کم ہیں اسلام آباد تک پہنچنے تک دونوں پارٹیاں زیادہ سے زیادہ اڑھائی لاکھافراد جمع کر سکیں گیں دوسری طرف قادری صاحب تو

انقلابی ہیں اور انقلابیوں کے پاس تو افراد انتہائی کم بھی ہو تو کوئی بات نہیں ہے واضح رہے کہ حکومت نے انقلابیوں کے لئے الگ جگہ کا اہتمام کر رکھا ہے۔۔ اگر انقلابی آزادی کے متوالے بن گئے تو قادری صاحب تو پی ٹی آئی کی بی ٹیم بن جائیں گے البتہ قادری صاحب نے لاہور کی جذباتی تقریروں کے بعد اپنے گرتے ہوئے گراف کے پیش نظر حکومت پر پریشر ڈالنے کے لئے عمران خان کی جماعت کو استعمال کیا جس میں وہ کامیاب ہوئے جبکہ عمران خان کی جماعت کے خاص رہنماء نے یہ پتا اسلام آباد میں اپنی تعداد اور حکومت پر پریشر بڑھانے کے لئے استعمال کیا جس کا علم خود عمران خان کو بعد میں ہوا۔۔۔ آزادی اور انقلاب مارچ کے شرکاء کے حوالے ست مختلف باتیں سامنے آرہی ہیں لیکن ایک نوجوان جو یوم آزادی پر سواری میں راقم کے ساتھ تھا نے بتایا کہ مجھے مارچ میں شامل ہونے کے لئے سات ہزار روپے کی پیش کش میرے مقامی تحریک انصاف کے لوگوں نے کی تھی اسی طرح موٹر سائیکل کے ریٹ الگ رکھے گئے تھے اگر یہ سچ ہے تو اس انقلاب و آزدای مارچ کی یقینا کوئی حیثیت نہیں کرائے کے لوگ کیا انقلاب لائیں گے انکو تو اپنی دیہاڑی سے غرض ہوتی ہے، پیٹرول، کھانا پینا مارچ والوں کی طرف سے تھا اس مارچ کی وجہ سے کیٹرنگ والوں کی خوب چاندی ہوئی ہے لاہور کے معروف کیٹرنگ والے جن کا کھانا مارچ سے قبل شرکاء کو فری اور کثیر تعداد میں تقسیم کیا جارہا تھا ایک پیک کی اندازے کے مطابق قیمت اڑھائی سو روپے بنتی ہے ہزاروں گاڑیاں، پیٹرول، جرنیٹروں، اسپیشل اہم لوگوں

کی جانیں بچانے کے لئے بنائے گئے کروڑوں روپے کے کنٹینرز ودیگر اخراجات کا آڈٹ ہونا ازحد ضروری ہے لیکن اے میری مظلوم و محکوم قوم ! حکومت ایسا نہیں کرے گی کیونکہ حکومت کی اس وقت پھرپور کوشش ہے کہ یہ اجتماع اسلام آباد سے ڈائیلاگ کے مطابق رخصت ہو جائے یہی غنیمت ہے کیونکہ حکومت کے نزدیک آڈٹ ضروری نہیں حکومت بچانا ضروری ہے۔۔ خیر حالیہ صورتحال کے بعد ن لیگ کی حکومت کو پریشان نہیں ہونا چاہیے ایک تو انکی تعداد وعدے سے انتہائی کم ہے دوسرا یہ مارچ والے اور انکے لوگوں کا اس موسم میں اسلام آباد بیٹھنا ممکن نہیں ہے کیونکہ اکثر کرائے پر حاصل کئے گئے ہیں۔۔ مبصرین کا یہی کہنا ہے کہ یہ مارچ والے مذاکرات ہی کریں گے حکومت کے گرنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہیں اسوقت فوج سمیت ملک کے تمام ادارے میاں برادران کے ساتھ ہیں مضبوط حکومت ہے حکومت کو جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے زرداری والا طریقہ اپنانا ہوگا جب یہ مارچ ختم ہو جائیں تو انکے اخراجات کا آڈٹ بھی ہونا چاہیے حکومت پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ان مہنگی ترین تقریبات کے اخراجات کا پتا لگائے کہ اس مہنگائی کے دور میں اتنا پیسہ کہاں کہاں سے آیا ہے؟ اگر وزیراعظم کی تقریر میں کی جانے والی پیش کش کو قبول کر لیا جاتا اور مارچ ملتوی ہو جاتے اور یہ پیسہ ملک کے غریبوں کے لئے وقف کر دیا جاتا تو کتنا اچھا ہوتا ؟ اگر ایسا ہوتا تو غریبوں کا بھلا ہو جاتا مگر ان مارچ والوں کی اتنی تشہیر نہ ہوتی ۔۔۔ بہرکیف اس مارچ کے ملک پر مہنگائی کے سیلاب، بے حیائی

پر مبنی سیکولر معاشرے کی تشکیل کے اثرات بہت زیادہ نمایاں نظر آ رہے ہیں پاکستانی قوم کو ملک کی نئی نسل کو بے حیاء بنانے کے اس مکروہ دھندے کو ناکام بنانے کے لئے خبردار رہنا ہوگا۔۔مزید حکومت اور عدلیہ کو بھی مندرجہ بالا امور پر ایکشن لینا چاہیے تاکہ پاکستان کے باقی ماندہ اسلامی تشخص کو بچایا جاسکے اور آزادی کے نام پر اپنی حکومت بنانے کے اس طریقے کا خاتمہ ممکن ہوسکے۔

باغی کی ایک اور بغاوت

تحریک انصاف کے آئینی صدر جاوید ہاشمی نے عمران خان کی طرف سے بار بار ملک دشمنی اقدام کرنے پر وطن سے محبت کا ثبوت دیتے ہوئے نے عمران خان کی کمر پر چھورا گھونپ دیا ہے جاوید ہاشمی نے ہنگامی پریس کانفرنس کرتے ہوئے قادری اور عمران کے انتشار ،بربادی ،ناچ مارچ کے خلاف تین اہم الزامات یا انکشافات کئے ہیں انکا کہنا ہے کہ کور کمیٹی کے اجلاس میں عمران خان نے کہا تھا کہ بیجوں (فوج) والے کہتے ہیں کہ قادری کو ساتھ لے کر چلو،ہم فوج اور آئی ایس آئی کے بغیر نہیں چل سکتے، سپریم کورٹ بھی ہمارے ساتھ ہے جاوید ہاشمی نے یہ بھی کہا کہ عمران خان کو کور کمیٹی کے اجلاس میں شیخ رشید سے بچنے کا بھی کہا گیا مندرجہ بالا الزامات پاکستان کے غیر سیاسی اداروں پر ایسے ماحول میں سامنے آئے جب ساری قوم اسلام آباد کے دہرنوں کی زد میں ہے ان دہرنوں نے ملکی معیشت تباہ کرکے رکھ دی ہے جبکہ دونوں جماعتوں نے اہم ملکی ملکیت کے حامل اداروں پر دھاوا نہ بولنے کا یقین دلایا تھا مگر اس سے مکر گے ہیں دونوں لیڈران کرام۔۔۔ جاوید ہاشمی کا کہنا تھا کہ ممبران اسمبلی سے جبرا استعفے لئے گئے PTIاغوا ہو کر اسلام آباد آئی۔۔۔جاوید ہاشمی کے انکشافات کی تحقیق از حد لازم ہو گئی ہے بار بار اہم غیر سیاسی اداروں پر حملے ملک کی ساکھ کو نقصان پہنچا

رہے ہیں مبصرین کا کہنا ہے کہ جاوید ہاشمی ایک سچے انسان ہیں انکی بات پر یقین کر لینا چاہیے افواج پاکستان اور سپریم کورٹ وضاحت کرنی چاہئے ساتھ ان الزامات پر اپنا موقف قوم کے سامنے لائے اداروں کو تماشہ بنا دیا گیا ہے خفیہ منصوبے کے تحت غیر آئینی طریقے سے حکومت ہٹانے کی سازش ناکام ہو گئی ہے ایک قانونی ماہر نے کہا کہ الزامات کی بنیاد پر استعفی مانگنے والے عمران خان کو اب پارٹی چیئرمین شپ سے استعفی دے دینا چاہیے کیونکہ اب ان پر بھی الزام لگ گیا ہے ملک کے ایک سنئیر ترین ریٹائرڈ جسٹس نے بھی کہا ہے کہ حکومت گرانے کا یہ طریقہ کار بالکل غلط ہے حکومت سختی سے انکے ساتھ نمٹے۔۔۔ ان الزامات کے بعد جاوید ہاشمی صاحب پر بھی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان الزامات کو ثابت کرنے کے لئے قوم کے سامنے ثبوت لائیں البتہ تحریک انصاف کے ایک ممبر قومی اسمبلی ناصر خان خٹک نے بھی بنی گالا میں ایک سال پہلے عمران خان کے ایک حکم کہ اگلے سال ستمبر میں الیکشن کی تیاری کرنے کا حکم دیا تھا ہاشمی صاحب کی باتوں پر مہر ثبت کرتا ہے اگر یہ الزامات حقیقت ہیں تو اسلام آباد میں دھرنا برادری احتجاجی نہیں بلوائی ہیں حکومت نے پہلے ہی اسلام آباد میں 245 لگا رکھی ہے اگر پولیس رینجران کو کنٹرول کرنے میں کارگر ثابت نہیں ہوتی تو حکومت فوج کو درخواست کرے کہ انکو اسلام آباد سے نکالا جائے اگر حکومت ایسا نہیں کرتی تو سپریم کورٹ کو 190 کے تحت فوج کے ذریعے یہ ڈرامہ، انتشار، بغاوت ختم کرنے کا کہنا ہوگا کیونکہ ملک کی معیشت

تباہی کے دہانے پر پہنچ گئی ہے۔

معزز قارئین ! مندرجہ بالا جاوید ہاشمی کے انکشافات نے ملکی ماحول میں بہت بڑی ہلچل کر دی ہے ہر طرف اسی کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے جاوید ہاشمی کا لہجہ اور مبصرین خصوصا ایک قومی اخبار کے چیف ایڈیٹر اور سنئیر ترین صحافی کی طرف سے یہ کہنا کہ جاوید ہاشمی جھوٹ نہیں بولتے یہ بتا رہا ہے کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے قوم کی چھٹی حس پہلے ہی عمران اور قادری کی دروغ گوئی سے واقف تھی ان الزامات، تصدیقی بیانات کے بعد قوم کو یہ بھی یقین ہو گیا ہے کہ عمران اور قادری نے اپنے اہم ساتھیوں، کارکنان کو خیالی پلاؤ پکانے اور کھلانے کے لئے ملک کے اہم اداروں کے متعلق جھوٹ پر مبنی باتوں کو بطور سہارا استعمال کیا ہے جاوید ہاشمی صاحب سچے ثابت ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کا ماضی تابناک، شاندار ہے۔اور اصولی بنیادوں پر وہ سودے بازی نہیں کرتے جیلیں ہتھ کڑیاں انھیں حق کہنے سے نہیں روک سکیں جو بات وہ غلط دیکھتے ہیں کھڑے ہو جاتے ہیں ناراض بھی PTI سے ہیں ان پر کوئی الزام بھی نہیں، متعدد بار وہ اصولوں کی بنیاد پر ہوئے ایک دو بار یہ بات قوم کے سامنے بھی آئی ایسے شخص کی طرف سے ایسی باتوں کا کی ترجمان نے روایتی طریقے سے PTI ہونا واقعہ ہی کوئی نہ کوئی حقیقت کی خبر دیتا ہے ہاشمی کے الزامات کے مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ہاشمی صاحب اسی دن مستعفی کیوں نہ ہوئے لیکن ترجمان یہ بتانا بھول گئی

کہ عمران خان کے تھرڈ ایمپائر سے کیا مراد تھا؟ پی ٹی آئی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کسی کی گن ان کے کندھے پر آ گئی ہے خصوصا عمران خان کے کندھے پر۔۔۔ پاک فوج کی طرف سے الزامات کی تردید کی گئی ہے کہ فوج ایک غیر سیاسی ادارہ ہے آئی ایس آئی یا فوج کسی کی پشت پر نہیں ۔۔۔ اسکے بعد عمران کان اور ہاشمی صاحب میں سے کسی ایک کا جھوٹا ہونا لازم ہو گیا ہے۔

اب ہم ان نوجوانوں ،آزادی اور انقلاب مارچ کے متوالوں ،جانثاروں سے کہتے ہیں کہ آپ کی قیادت وجماعتوں پر غداری کی تلوار لٹکنا شروع ہو گئی ہے نیا پاکستان اور انقلاب کے لئے ملکی اداروں کی توڑ پھوڑ ،جلاؤ گھیراو انتشار چھوڑ کر پہلے اپنی قیادتوں اور جماعتوں کی صفائی تو اپنے لیڈران سے قوم کو دلوائیں قوم تو سوال کر رہی ہے کہ کیا اہم ملکی اداروں پر بے بنیاد الزامات ہی آپ کا انقلاب اور آزدی ہے اسلام آباد کی سڑکوں پر اپنی ہی سیکیورٹی فورسز سے لڑنے مرنے والے نوجوانو !اپنی قیادت کے بیرونی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے اپنے کندھوں کو پیش مت کرو تاریخ لکھی جارہی ہے تاریخ اسوقت تمھیں بلوئی ،باغی ،غدار لکھ رہی ہے اپنی تاریخ درست رکھنے کے لئے اپنے اقوال وافعال پر غور کرو ،ملک وملت سے وفا کرو۔

مظاہرین سے جھڑپوں کا سلسلہ جاری رہا ایک ریلہ پاک سیکرٹریٹ پھر ایک پی ٹی

وی پر حملہ آور ہو گیا پاک فوج نے آ کر وہاں سے ان کو نکالا جو لوگ اندر تھے الیکٹرونک میڈیا کے مطابق دونوں جماعتوں کے لوگ تھے زیادہ لوگ طاہر القادری کے تھے ان واقعات کے بعد عمران خان اور طاہر القادری کے خلاف الگ الگ مقدمات درج کر لئے گئے کشیدگی ابھی بھی جاری ہے البتہ جانی ،مالی، ملکی، ملی نقصان سے بچنے کیلئے ساری قوم خصوصا اہل اقتدار اور تمام سیکیورٹی فورسز کو ہنگامی بنیادوں پر اپنا کردار ادا کانا ہونا ہوگا۔

اگر ہاشمی صاحب کی نظر سے ہمارا یہ پیغام گزرے یا ان کے خاص تعلق والے پڑھیں تو ان تک ضرور پہنچائیں ،جاوید ہاشمی صاحب کی خدمت میں گذارش ہے کہ باطل نظام جمہوریت میں آپ جیسے مخلص لوگ ایسے ہی ہائی جیک ہوتے رہیں گے مطلب نکلنے پر یہ کرپٹ لیڈران آپ کو بری طرح سے رخصت کرتے رہیں گے آپ جیسے عظیم لوگوں کو اللہ تعالی کے نظام ؛خلافت ؛کا داعی اور انھی میں سے کسی جماعت کا لیڈر ہونا چاہیے ہم آپ کو ہاشمی صاحب مشورہ دیتے ہیں کہ آپ اسلام کے نظام عدل ، نظام رحمت خلافت کو بھی ضرور پڑھیں جس طرح آپ سچ کے لئے فورا بغاوت کر دیتے ہیں اگر، آپ نے اہل خلافت کے لٹریچر کا مطالعہ کیا تو میرا یقین ہے کہ آپ اس آفاقی سچے نظام کی خاطر اس نظام جبر و استبداد سے بھی بغاوت کر دیں گے۔

عید الاضحیٰ کا حقیقی پیغام

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی بیوی اور بیٹے کو وادی ویران (مکہ) میں تنہا چھوڑنے ،اپنے لخت جگر حضرت اسماعیلؑ کو اللہ کے حکم پر قربان کردینے ،بیت اللہ تعمیر کرکے اعلان حج کرنے کے فریضے سرانجام دیئے تمام فرائض ،امتحانات میں سیدنا ابراہیمؑ مکمل طور پر کامیاب ہوئے خالق کائنات نے آپؑ کی کامیابی کا اعلان ان الفاظ میں کیا کہ اے ابراہیم ! آپ نے اپنا خوب سچ کر دکھایا یعنی آپ کامیاب ہوگئے۔اے اہل ایمان !اس منظر کی طرف اپنی توجہ مرکوز کریں جب ابراہیمؑ اپنے بیٹے اسماعیلؑ سے رائے پوچھ رہے ہیں کہ اے بیٹے ! میں تمھیں خواب میں ذبحہ کررہا ہوں میں یہ عمل کرنا چاہتا ہوں تو عظیم باپ کے عظیم بیٹے نے تاریخ ساز جواب دیا جسے خالق کائنات نے اپنے لاریب کلام میں محفوظ فرمالیا کہ اے اباجان ! آپ کو جو حکم ملا ہے اسے پورا کر گزریں آپ مجھے صابرین میں پائیں گے۔ قارئین کرام ! کتنا مشکل ہے کہ پہلے اپنے بیٹے کو کمسنی میں ویران وادی میں چھوڑ آنا پھر بیوی کا مشقتیں اٹھانا پانی کی تلاش میں صفہ و مروہ کے چکر کاٹنا، پھر بیٹے کے بڑے ہونے پر اسے ذبحہ کرنے کے لئے تیار ہوجانا۔۔۔؟؟ اللہ تعالی کے احکامات کی بجاآوری پر ساری حدیں عبور کرجانا تاکہ خالق و مالک راضی ہوجائے خالص مومنین کی اہم ترین صفت ہمیشہ رہی ہے۔ سیدنا ابراہیمؑ اور آپؑ

کے خاندان کی وفا، اطاعت شعاری اسقدر خالق ومالک کو پسند آئی کہ قیامت تک آنے والے اہم ایمان کو اپنے محبوب بندوں کی اداوں کو سرانجام دینے کا حکم دے دیا اسکا نام حج رکھ دیااور سیدنا اسماعیلؑ کی ایڑیوں کے صدقے آب زمزم جاری ہوا تو اسے متبرک اور شفاء قرار دیا۔جب کعبہ کی تعمیر کرکے مزدوری کی بات آئی تواللہ تعالی نے اپنے محبوب ابراہیمؑ سے مزدوری پر استفسار فرمایا تو آپؑ نے عرض کی کہ اے باری تعالی ! اس گھر کو آباد کرنے والا نبی حضرت محمد ﷺ میری نسل سے بھیج ۔تواللہ تعالی نے اس دعا کو قبول کرلیااور حضرت اسماعیلؑ کی نسل مبارک سے حضرت محمد ﷺ تشریف لائے حضرت اسماعیلؑ کی عظیم الشان قربانی کے عمل کو بھی حج کا حصہ بنا دیا حج کرنے والوں کے علاوہ صاحب حیثیت تمام مسلمانوں کو سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا اسماعیلؑ کی یاد میں قربانی کرنے کا حکم ہے آج بھی یہ عمل جاری و ساری ہے اور قیامت تک انشاء اللہ جاری رہے گا۔اسلام نے قربانی کے گوشت کو تین حصوں ا۔ اپنے اہل خانہ، ۲۔ رشتہ داروں، ۳۔ ہمسایوں ، غریبوں مسکینوں ، یتیموں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ معاشرے کے وہ افراد جو سال بھر اس نعمت کا استعمال نہیں کر سکتے وہ اسے سال میں کم از کم ایک بار استعمال کرلیں ۔ گوشت تقسیم کرنے والوں میں ایثار ، ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے ہر سال عید الاضحیٰ محبت ، پیار، ایثار، اخوت ، بھائی چارے، غلبہ اسلام بصورت اسلام نظام خلافت کی خاطر سب کچھ قربان کردینے کے پیغام کیساتھ آتی ہے اہل یمان پر فرض ہے عید

الاضحیٰ کے اس حقیقی پیغام کو اپنی زندگیوں میں زندہ کریں تاکہ یہ کرہ ارض حقیقی معنوں میں جنت ارضی کا منظر پیش کرنے کے قابل ہوسکے یہ منظر اسی دن دیکھنے کو ملے گا جس دن مسلمان اللہ کے پسندفرمودہ دین اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو کر احکام خداوندی کی بجاآوری کا عزم صمیم کریں گے واضح رہے کہ اسلام نے تمدنی حیات کو احکام خالق کی روشنی میں گزارنے کیلئے نظام خلافت قائم کرکے اللہ تعالی کی تشریعی حاکمیت قائم کرنے کا اختیار حضرت انسان کو دیا ہے جب یہ نظام زمین پر نہیں ہوتا تو انسانی تمدن نامکمل ہوتا ہے جس سے معاشرے میں فساد، شر نمودار ہوتا ہے

قدرتی، آفاقی تہذیب وتمدن پانے کے لئے خالق کا دیا ہوا نظام خلافت قائم کرکے اللہ تعالی کے سامنے مکمل سرنڈر ہونا ہوگا اگر نظام قائم ہے تو اسے دوام بخشنے کے لئے جدوجہد کرنا ہوگی الغرض عید الاضحیٰ مسلمانوں کو احکامات الٰہیہ کے سامنے مکمل سرنگوں ہونے کا درس دیتی ہے تاکہ غلبہ دین بصورت قیام خلافت ممکن ہوسکے تمام احکامات اسلامی نظام خلافت قائم کرکے ہی کیا جاسکتا ہے مسلمان عید کے اس موقعہ پر

غریبوں، یتیموں، مسکینوں، بیواؤں، مجاہدین اسلام، سیلاب زدگان کو بھی اپنی خوشیوں میں یاد رکھیں عید کا حقیقی پیغام عام کرنے اس پر عمل کرنے کی اشد ضرورت ہے اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا دنیا کی کوئی طاقت اسلام کے غلبے کو نہیں روک سکتی اسلام کے غلبے اور انسانیت کی خدمت میں مصروف لوگ اور تنظیمیں امت مسلمہ کا عظیم سرمایہ ہیں پاکستان کی ترقی اور حفاظت اسلام کے

نفاذ میں مضمر ہے مسلمان اسلامی نظام کے لئے بیدار ہو جائیں۔

قول و فعل پر غور کی ضرورت

پاکستان میں انکشافات کا سلسلہ جاری ہے ملک کے تحفظ کے لئے محسنان پاکستان اپنا کردار ادا کر رہے ہیں اسلام آباد میں دھرنا دینے والوں کے مکروہ عزائم کھل کر سامنے آ گئے ہیں سابق پاکستانی آرمی چیف جنرل (ر) اسلم بیگ کے انٹرویو نے ملک بھر میں تہلکہ مچا دیا ہے قومی ٹی وی چینل پر خصوصی انٹرویو بہت سنسنی خیز ہے تفصیلات کے مطابق جنرل (ر) اسلم کا کہنا ہے کہ پاکستان میں امریکہ نے برطانیہ اور ایران کے ساتھ مل کر انتشار پھیلایا ہے ہمارے لوگ ڈاکٹر طاہر القادری کو ایران کے شہر قم میں لے کر گئے اور سنئیر آیت اللہ سے ملاقات کروائی گئی۔طاہر القادری کو ویٹی کن سٹی لے گے پھر وہاں پوپ سے ملاقات کروائی گئی اسوقت جو لوگ عمران اور قادری کے ساتھ ہیں وہ 2002 میں سابق صدر پرویز مشرف کے ساتھ تھے مشرف کی سوچ میں پاکستان میں آزاد خیال حکومت کا قیام تھا بعض سیاست دان ریٹائرڈ فوجی افسران کے ساتھ مل کر ملک میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں۔جنرل (ر) اسلم بیگ نے کہا کہ آرمی چیف جنرل راحیل شریف نے امریکہ ،برطانیہ،ایران ،طاہر القادری اور عمران کی سازش کو ناکام بنا دیا سازش کرنے والے چاہتے تھے کہ فوج آئے اور اقتدار سنبھال لے تاہم آرمی چیف نے کہا کہ خود معاملات حل کریں سازشوں کا عسکری

قیادت کو علم تھاانہوں نے کہا کہ اقتدار بہت بڑی چیز ہے اس کیلئے بیٹا باپ کو قتل کر دیتا ہے اور بھائیوں کی آنکھیں نکال دی جاتی ہیں آرمی چیف نے بہت بڑا فیصلہ کیا ہے اگر وہ فیصلہ کرنے میں جھجک محسوس کرتے تو دیر کر دیتے تو پاکستان کا بہت بڑا نقصان ہو جاتا، سازش کرنے والے چاہتے ہیں کہ ایسے اقدام اٹھائے جائیں جس سے فوج کی مداخلت یقینی ہو جائے ایک سوال پر انہوں نے کہا کہ فوج کی کبھی خواہش نہیں رہی کہ وہ خارجہ پالیسی بنائے انہوں نے کہا کہ عمران اور قادری کے مطالبات آئین و قانون کے منافی ہیں جنرل (ر) اسلم بیگ نے سلیم صافی کے پروگرام جرگہ میں جو انکشافات کئے ہیں وہ بہت زیادہ سنگین ہیں اس سازش کے پیچھے امریکہ، برطانیہ، ایران جیسے اسلام اور پاکستان دشمن ملک ہیں جو ملک میں انتشار پھیلانا چاہتے تھے سب سے اہم نقطہ قادری کی ایران کے اعلی عہدے دار، پوپ سے ملاقات اس امر کی طرف نشان دہی کر رہی ہے کہ پاکستان میں انتشار پھیلانے میں ویٹی کن سٹی اور ایران کا مکروہ کردار ہے اس انکشاف سے کہ قادری کی پوپ سے ملاقات ہمارے اس دعوے پر مہر صداقت ثبت کرتی ہے جو ہم نے گذشتہ دنوں اپنے کالم ؛عالم کفر متحد عالم اسلام منتشر ایک لمحہ فکریہ ؛میں کیا اس کالم کو اکثر اخبارات نے شائع نہ کرکے ساری قوم کو حقائق سے بے خبر رکھنے کی کوشش کی ہے جن اخبارات نے شائع کیا انھیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں دوسرا کردار ایران کا ہے ثابت ہو گیا کہ امریکہ، برطانیہ اور ایران ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں دور رس، اہم مفکرین کا پہلے دن سے ہی

موقف رہا ہے کہ ایران امت مسلمہ کا خیر خواہ ملک نہیں ہے اس نے عالمی سطح پر امت مسلمہ کیلئے کوئی قابل ذکر کردار ادا کرنے کی بجائے امت کی کمر پر چھرا گھونپا ہے مسلم ملکوں کو اپنے زیر نگیں کرنے کے لئے اس نے مختلف ممالک میں اپنی نجی فورسز قائم کیں جو اسلام کی بجائے ایران کے مخصوص عزائم پر کام کرتی ہیں دنیا بھر کی تفصیل میں جائے بغیر پاکستان پر ہی طائرانہ نظر ڈالی جائے تو پتہ چلے گا کہ پاکستان میں ایران نے اپنا دین اور مذہب غالب کرنے کے لئے بہت حیلے بہانے تراشے ہیں جو کامیاب نہیں ہو سکے پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہمیشہ کی ،اس نے پاکستان میں تحریکیں لانچ کیں جو عسکری، غیر عسکری ہیں آج بھی اس کے مقاصد کیلئے کام کر رہی ہیں ایرانی اسلحہ بھی ملک سے متعدد بار برآمد ہو چکا،اسکے اثرات کو زائل کرنے کیلئے پاکستان میں اس مذہب کے مقابلے میں ایک جماعت نے شاندار کردار سرانجام دیا ہے اس محب وطن جماعت کی قربانیوں کی وجہ سے پاکستان میں ایران کے حامی دفاعی پوزیشن اختیار کر چکے ہیں ماضی قریب میں ان کی ایک سیاسی جماعت بھی معرض وجود میں آئی ہے جو مندرجہ بالا مقاصد پر کام کر رہی ہے اور دھرنے میں قادری کے بائیں طرف چند دن نظر آئی اس مذہب کے ساتھ پورے پاکستان کا مقابلہ نہیں رہا بلکہ ایک جماعت نے مقابلہ کیا ہم سمجھتے ہیں کہ بہت کچھ کرنے کے باوجود ایران اپنے مقاصد حاصل کرنے میں ناکام ہو گیا تھا اس لئے امریکہ برطانیہ کی پشت پر بیٹھ کر ایران اب پاکستان میں خون کی ہولی کھلوانا چاہتا

تھا جسے آرمی چیف جنرل راحیل شریف صاحب نے ناکام بنا دیا اس عمل سے ایران کی بلی مکمل طور پر تھیلے سے باہر آ گئی ہے جو لوگ اس ملک کو مسلمانوں کا خیر خواہ تصور کرتے تھے انھیں چاہیے کہ اب تو اپنی آنکھیں کھول لیں اس سازش کو ناکام بنانے پر قوم آرمی چیف سمیت تمام رہنماؤں کی مشکور ہے جنھوں نے اپنا کردار ادا کیا میں ذاتی طور پر اس ملی و قومی خدمت پر ان سب حضرات کا سلام عقیدت پیش کرتا ہوں ۔ قارئین کرام اس سازش سے امریکہ ،برطانیہ ،ایران کیا حاصل کرنا چاہتے تھے ؟ چند باتیں رقم کئے دیتے ہیں ملک کو سیکولر ملک بنانا ،اس ملک کو ایٹمی طاقت سے محروم کرنا ،ملک میں خانہ جنگی کا ماحول پیدا کرنا ،اپنے فرسودہ نظام جمہوریت کو بچانے کیلئے متبادل دین سے بیزار ،روشن خیال قیادت مہیا کرنا ،ایران یہ چاہتا ہوگا کہ مشرق وسطہ کے علاوہ پاکستان پر اپنا سکّہ جما کر ایشیاء میں بھی اپنی چودراہٹ قائم کرے جسے جنرل راحیل شریف ،جنرل ر) مرزا اسلم بیگ ،جاوید ہاشمی جیسے محبان پاکستان نے ناکام بنا دیا ہے اس کے بعد)

جاوید ہاشمی کو تحریک انصاف کے لوگوں کی طرف سے سخت رد عمل کا سامنا کرنا پڑھ رہا ہے سنئیر رہنماوں کی طرف سے ہر جلسے میں نعرے بازی ہاشمی کے خلاف ہو رہی ہے ملتان میں پی ٹی آئی کے کارکنان نے جاوید ہاشمی کو جنازے میں شرکت کے دوران روکا اور داغی ،داغی کے نعرے لگوائے اگر لاہور اور میانوالی کے جلسوں کی بات کی جائے تو اس میں عمران خان نے جو ایجنڈا پیش کیا ہے اس سے ہر پاکستانی اتفاق کرتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ کیا

تحریک انصاف خود اس پر عمل کر رہی ہے ؟یقینا جواب نفی میں ملے گا عمران خان نے کہا کہ قوم سچ بولے مگر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا سول نافرمانی کا اعلان کیا عمران خان اور انکے سنئیر ترین ساتھیوں نے بجلی کے بل ادا کئے ، ٹیکس ادا کئے مگر عوام کو روکا جارہا ہے عمران خان صاحب نے کہا کہ زمان پارک والا گھر میرا نہیں لیکن لاہور کے جلسے میں کہا کہ آپ جانتے ہیں زمان پارک میں میرا گھر ہے ان جلسوں میں آج کل خلفائے راشدین کے مقدس دور کے حوالے بہت دیئے جارہے ہیں دعوے ہورہے ہیں کہ ہم ان جیسا نظام حکومت قائم کریں گے جو سفید جھوٹ کے سوا کچھ نہیں کیوں کہ خلفائے راشدین کا نظام خلافت تھا جو موجودہ جمہوری نظام کی ضد ہے راقم نے متعدد بار گزارش کی ہے کہ سیاستدان حضرات قوم پر مہربانی کریں کہ اپنے غیر اسلامی نظام جمہوریت کو قائم رکھنے کیلئے اسلام کے پاکیزہ ، لاریب نظام خلافت کا سہارہ نہ لیں یہ کتمان حق اور سفید جھوٹ ہے کہ خلافت اور جمہوریت ایک ہی نظام ہیں سچ کی نصیحت کرنے والے جناب عزت مآب عمران خان صاحب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جمہوریت اور خلافت کو مکس کرکے قوم سے جھوٹ مت بولیں صرف اپنے نظام جمہوریت کی ہی وکالت فرمائیں لاہور کے جلسے میں یکساں نظام تعلیم رائج کرنے کی بات کی گئی مگر اختیار اور حکومت کے باوجود اپنا پیش کردہ نظام تعلیم تحریک انصاف کے پی کے میں رائج کیوں نہیں کر سکی ؟ کیا صوبوں کو نصاب سازی کا اختیار حاصل نہیں ؟ اسی طرح طاہر القادری کا کہنا تھا کہانقلاب لائیں گے مگر

انتخابات کو قبول کرکے انقلاب کی خود ہی مت ماردی اپنے لوگوں کو مطمئن کرنے کیلئے انہوں نے کہا کہ انقلاب اور انتخاب ساتھ ساتھ چلیں گے یعنی قادری صاحب الیکشن موجودہ جمہوری سیاست کو قبول کرکے دو کشتیوں کے سوار ہوگے دانشوروں کا کہنا ہے کہ دو کشتیوں کے سوار ہمیشہ ڈوبا کرتے ہیں کیا کہیں قادری اور عمران صاحب کے بارے میں ؟؟؟ قوم مندرجہ بالا قول و فعل کے تضادات کا بغور مشاہدہ کر رہی ہے ان کا دھرنا ختم ہی نہیں رسوا ہو کر رہ گیا ہے یہ لوگ تنگ آ گئے ہیں دھرنوں سے مگر ختم کرنے کا اعلان اپنی عزت کی خاطر نہیں کر رہے اگر یہ خود اعلان نہیں کرنا چاہتے تو اپنے گارنٹروں سے کہہ دیں کہ ہمارے دھرنے کے خاتمے کا اعلان کر دیں اگر باضابطہ دھرے ختم کرنے کا اعلان نہ کیا گیا تو انکی سیاست ختم ہو جائے گی۔

آزادی یا بربادی مارچ

اسوقت پاکستان کی بد امنی اس امر کا شدید تقاضا کر رہی ہے کہ قوم متحد ہو کر چیلنجز کا مقابلہ کرے ملک کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا جائے ایسے حالات میں اپنے ماننے والے عقیدت مندوں،کارکنوں سے تعمیری خدمات لینی چاہیں اسلام اور ملک دشمنوں کے عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے ہر لیڈر ،ہر جماعت کے ہر کارکن،ہر نیوٹل پاکستانی کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے مگر اسوقت ملک میں چند سیاسی لیڈرز اور ایک متنازعہ مذہبی لیڈر ملک میں سونامی اور انقلاب کے نعرے لگا کر اپنے کارکنوں کو سڑکوں پر لا کر اپنے لئے اقتدار کی راہ ہموار کرنا چاہتا ہے جبکہ دعوی ملک سنوارنے کا ہے صوبہ کے پی کے میں انکی قائم کردہ حکومت کی کارکردگی انتہائی مایوس کن ہے لوگ انکی اس حکومت سے مطمئن نہیں اہل بصیرت یہ سوچ رہے ہیں کہ جو جماعت ایک صوبے کی حکومت کامیابی سے نہیں چلا سکی وہ ملک کیسے چلائے گی ؟اسکے لیڈر نے اپنے ذمہ داران کو خصوصی خطوط بھی جاری کر دیئے ہیں جبکہ کینیڈہ کی شہریت رکھنے والا متنازعہ مذہبی رہنماء کا فرمان جاری ہوا ہے کہ حکمرانوں کے اقتدار کے خاتمے تک اسلام آباد میں رہیں گے سونامی اور انقلابی کا کہنا ہے کہ اب ڈیل نہیں ہوگی یعنی ان کے نزدیک اگر حکومت گر جائے اور مڈٹرم الیکشن کا اعلان ہو جائے تو سب کچھ ملتوی ہو سکتا ہے لیکن واقفان حال جانتے ہیں کہ الیکشن کے کیا اثرات قوم کو سہنے

پڑتے ہیں سب سے پہلی آفت جو الیکشن کے بعد عوام پر آتی ہے وہ مہنگائی کا طوفان ہوتا ہے آپ گزشتہ الیکشن سے پہلے پیٹرولیم سمیت تمام اشیاء کر ریٹس چیک کر لیں اور اب کے ریٹس سے موازنہ لر لیں الیکشن کی آفت کا آپکو بخوبی اندازہ ہو جائے گا اسی صورتحال کا عوام کو ہر الیکشن کے بعد سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ ہر آنیوالی نئی حکومت اپنے مفادات کی تکمیل کے لئے مہنگائی کرتی ہے اور اسکا بوجھ صرف عام شہریوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے اب تو قوم نئے الیکشن نہیں بلکہ پر امن اسلامی نظام خلافت کے قیام کی پیاسی نظر آتی ہے کیونکہ موجودہ نظام مکمل طور پر فلاپ ہو گیا ہے جمہوریت کے نام پر مفادات کی جنگ سے اب تقریبا ہر اکستانی واقف ہو چکا ہے ہر کسی کا کسی نہ کسی درجے میں لیڈران جمہوریت اور اس نظام سے اعتماد اٹھ گیا ہے ایسے حالات میں ایک حکومت ختم کرکے دوسری حکومت لانے سے عوام کو کوئی سروکار نہیں عوام تو اب اسی حکومت کی مدت ختم ہونے کے بعد ملک میں نیا نظام دیکھنا چاہتے ہیں آپ کہیں گے کہ مولانا انقلابی نیا نظام لانا چاہتے ہیں انکا ساتھ دیا جائے بھائی کون کہتا ہے کہ خودساختہ شیخ الاسلام نیا نظام لانا چاہتے ہیں؟ یہی تو دھوکا ہے جو ہمیں ہر ایک لیڈر نے دیا اور ہم انکے دھوکے میں آگے خودساختہ شیخ الاسلام صاحب بھی اسی ظالمانہ نظام میں ایک آدھی تبدیلی کے بعد اسی پر اکتفا کرکے اسی کے سامنے سجدہ ریز ہیں جس نے عوام کو ذلت کے سوا کچھ نہیں دیا، خیر بات طویل ہو گئی الیکشن کے بعد دوسرا ظلم ہوتا ہے وہ

نتائج میں ڈرامائی من پسند تبدیلی ہے جو اس نظام کے کرتا دہرتا عالمی اثرورسوخ استعمال کرکے کرواتے ہیں جس سے کامیاب ہونے والوں کو انکے حق سے محروم کردیا جاتا ہے یہی کھیل دنیا میں جاری وساری ہے انہی عالمی ساہوکاروں کے اشاروں پر حکومتیں بنتی اور ٹوٹتی ہیں ایسے لگتا ہے کہ عالمی ساہوکار نواز حکومت سے تنگ آ چکے ہیں یا اس سے اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے اسی لئے جمہوریت کی دیواروں کو مضبوط کرنے کے دعویدار اب اسی کو ڈی ریل کرکے فوجی انقلاب یا انہی قوتوں کی منشا کے مطابق حکومت قائم کروانے کے لئے استعمال ہو رہے ہیں اور پاکستان ہی نہیں دنیا بھر کو انہی لوگوں نے کھلواڑ بنا رکھا ہے اب ان حالات میں احتجاجی قیادت کا حق بنتا ہے کہ وہ اپنے پروگرام سے دستبردار ہو جائیں اگر ایسا نہیں ہوتا تو یہ خدانخواستہ آزادی مارچ بربادی بن سکتا ہے کیونکہ ملک میں دہشت گردی عام ہے اگر انکے پروگرامز میں کسی ملک دشمن قوت نے حملہ کردیا تو جو جانی ومالی نقصان ہوگا کیا یہ لیڈران قوم اس نقصان کی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار ہیں؟ یا اپنی غلط پالیسیوں کا نزلہ حکومت پر گرایں گے حکومت اور ادارے تو اسوقت اپنی حفاظت کرلیں تو غنیمت ہے عوام کی حفاظت تو اب ناممکن ہو گئی ہے اگر سونامی خان اور مولانا انقلابی کی حکومتیں بھی آگئیں تو سیکیورٹی حالات ایسے ہی ہوں گے جیسے آج ہیں ان احتجاجی لیڈران کو چاہیے کہ آپریشن ،آئی ڈی پیز، فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کے لئے اپنا کردار ادا کریں جو سرمایہ ان فضول جلسوں اور جلوسوں میں لگانا

چاہتے ہیں اسے آئی ڈی پیز اور فلسطینیوں کے لئے وقف کریں ملک میں احتجاج کے نام
پر صرف اپنے اقتدار کے لئے بد امنی پھیلانا اور ماؤں کے بچوں کو صرف اپنے اقتدار کی
راہ ہموار کرنے کے لئے استعمال کرنا اور ان نوجوانوں کو اقتدار اپنے کے لئے
مروانا، ملک کا من تباہ کرنا، جس نظام کو قبول کیا ہے اس کے بنیادی اصولوں کے خلاف
ہمہ تن گوش ہو جانا ملی یا دینی، ملکی خدمت ہر گز نہیں ہے۔

14۔اگست یوم تجدید عہد وفا

آزادی بہت بڑی نعمت ہے اسکے حصول کے لئے قوموں کو طویل جدوجہد کرنا پڑتی ہے آزادی کی قدر غلام قوموں سے معلوم کی جائے تو آزادی کی حقیقت کا صحیح ادراک ہوتا ہے جو قومیں آزدی کے لئے جدجہد کرتی ہیں اللہ تعالی انھیں اس نعمت سے سرفراز فرما دیتے ہیں اور جو قوم آزادی کے بعد اس نعمت کی قدر نہیں کرتی تو اللہ تعالی ایسی قوم سے اس نعمت عظمی کو چھین لیتے ہیں آزای کے سفر میں اگر نظریہ بھی کارفرما ہو تو اس ریاست کی بنیادیں مظبوط ہوتی ہیں تین ریاستیں نظریئے کی بنیاد پر معرض وجود میں آئیں ان میں پہلی ریاست مدینہ منورہ کی ہے دوسری پاکستان جبکہ تیسری اسرائیل۔ 14اگست 1947 کو پاکستان نظریہ اسلام کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا تو یہ لاکھوں قربانیوں ،درجنوں تحاریک کا نتیجہ تھا جو مسلم زعماء نے چلائیں اور انگریزی سامراج کی چولیں ہلا کر رکھ دیں تحریک پاکستان میں تمام مکاتب فکر علماء ،سیاستدانوں، عام وخواص سب نے اہم، کلیدی کردار ادا کیا دینی وسیاسی قیادت نے 23مارچ 1940 کو قرار داد مقاصد یا قرارداد لاہور کے پاس ہونے کے بعد باقاعدہ منظم قائد اعظمؒ کی قیادت میں جدوجہد آزادی کا سفر شروع کیا جس نے دنوں ہی میں برصغیر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا برصغیر کے ہر مسلمان کی زبان پر یہی نعرے جم گے تھے کہ پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الا اللہ ،بن کے رہے گا پاکستان

لے کے رہیں گے پاکستان۔۔۔ مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کا مشاہدہ دشمن لمحہ بہ لمحہ کر رہا تھا آخر کا آزادی کے متوالوں ، مستانوں، دیوانوں کو آزادی حاصل ہو گئی اب ہجرت کا عمل شروع ہوا تو مسلمانوں کی عزت وناموس غیر محفوظ ہو گئیں لاتعداد مسلمان خواتین اور لڑکیوں کو اغوا کرکے ہندو بنیئے نے ان کی عصمت دری کی، ہزاروں معصوم بچوں کو انکی ماؤں کے سامنے بے دردی سے قتل کردیا گیا نوجوانوں کو اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے قربانیاں پیش کرنا پڑیں لٹے پٹے قافلے پاکستان پہنچے تو یہاں پر بھی رہائش، بنیادی سہولیات زیست کا فقدان ،کاروبار نہ ہونے کے برابر، مقصد اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک میں اسلامی نظام حیات (خلافت) کا نظارہ دیکھنا اسکی برکات حاصل کرنا تھا جذبہ حب الوطنی اوراسلام کی محبت سے سرشار یہ لوگ اسلام اور پاکستان سے ایسی وفا رقم کرگے جسکی خوشبو آج بھی وطن کی فضاؤں سے آرہی ہے۔

کو پاکستانی قوم !68واں یوم آزادی ایسے حالات میں منا رہی ہے جبکہ نظریہ 2014 اسلام کی بنیاد پر معرض وجود میں آنے والے ملک پاکستان کو شدید خطرات لاحق ہو چکے ہیں ہمارا پیارا وطن اپنی آزدی کے مقاصد حاصل کرنے میں ناکام ہوچکا، ساتھ ہی ساتھ داخلی وخارجی انتشار کا بھی شکار ہے اگر یہ کہہ دیا جائے کہ پاکستان 14 اگست کو زمینی اعتبار سے توآزاد ہوامگر بد قسمتی سے نظریاتی لحاظ سے آزادی حاصل 1947 نہ کر سکا تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ آزادی کے

بعد ہر آنیوالا دن پاکستان اور اسلام کی تنزلی کا دن ثابت ہوا قیام پاکستان کی مخلص قیادت سے اس قوم کو بہت جلد محروم کر دیا گیا اسوقت ہم بحیثیت قوم ذلت کے آخری درجے میں ہیں ہماری جان، مال، عزت وناموس، سرحدات کا تقدس پامال ہو رہا ہے ہم پر صلیبی جنگ مسلط کر دی گئی، نظام اسلام، نظریہ پاکستان کی تکمیل کے لئے جدوجہد کرنے والوں کو عالمی ساہوکاروں اور اسکے تنخواہ خور کارندوں نے دہشت گرد قرار دے کر مسلمانوں کے دل سے انکی اہمیت نکالنے کی گھناؤنی سازشیں شروع کر دی گئی ہیں جس ہندو بنیئے نے ہماری عزت و ناموس کو آزادی سے لیکر آجتک برباد کرنے کا، کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا آج ہم ان سے آلو، پیاز کی تجارت کے بدلے دوستی کرنے پر تیار ہیں جبکہ دوسری طرف آئے روز بھارتی فوجیں ہماری لائن آف کنٹرول پر حملہ کر دیتی ہیں، امریکا جب اور جہاں چاہتا ہے عالمی اصول پاؤں تلے روندتے ہوئے ہماری سرحدات کا تقدس پامال کر دیتا ہے ہم زبانی کلامی احتجاج کے سوا کچھ بھی نہیں کر سکتے جبکہ ہم سے بعد میں معرض وجود میں آنے والے ممالک چین اور اسرائیل طاقتور ملک بن چکے ہیں اسرائیل نے گذشتہ دنوں جو انسانی حقوق کی پامالی اور جنگی جرم کیا اور دنیا کفر نے جسطرح اس ظالم کا ساتھ دیا بے بس مسلم دنیا کے سامنے ہے امریکا کے ڈرون طیاروں نے کتنی بار ہماری سرحد کا تقدس پامال کیا؟ ہم نے اس کے خلاف کیا کیا؟ انہی ڈرون حملوں کا نتیجہ ملک میں جاری ہونے والے بم دھماکے، خودکش حملے قتل و غارت گری ہیں اور اب بات آپریشن تک پہنچ چکی،

ہے۔دس لاکھ افراد بے گھر کھلے آسمان تلے اپنے ہی ملک میں مہاجر ہو گئے ہیں ہماری حکومتیں الیکشن ہونے کے باوجود کسی اور کی خواہش کے مطابق بنتی ہیں ہمارے سیاستدانوں کو قومی مفادات کی بجائے ذاتی مفادات عزیز ہیں،ہر طرف رشوت ستانی کا بازار گرم ہے باطل نظام جمہوریت ہم پر مسلط ہے ہمارے سیاستدان اس کے وفادار ہیں ہو over age غریبوں کے تعلیم یافتہ بچے ہاتھوں ڈگریاں تھامے نوکری کی آرزو لئے رہے ہیں غریب کا معاشی استحصال ہو رہا ہے چند خاندان اور انکے خوش آمدی ملک پر حکومت کے نام پر ایجارہ داری قائم کرکے اپنی باریاں لگائے بیٹھے ہیں چند رہنماؤں کے علاوہ ڈمی (جعلی) قیادت کو قیام پاکستان سے لیکر آج تک ہم پر مسلط کر دیا گیا ہے،ملک میں غیر ملکی ،خطرناک، حقیقی دہشت گرد بلیک واٹر،زی ودیگر اسلام دشمن ادارے بے شمار شکلوں میں موجود ہیں انکو روکنے والا کوئی نہیں بلکہ انکے محافظ ہمارے اپنے ہیں۔ ملک کی موجودہ دردناک ،ہیبت ناک، قابل رحم حالت ہونے کے باجود ہم یوم آزدی منا رہے ہیں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان حالات میں ہم یوم آزدی منانے کے اہل ہیں ؟ میرے نزدیک ہر گز ہر گز نہیں ۔۔۔۔ یہ وقت اپنے آپ کو بحثیت قوم سنبھالنے کا ہے اپنے دشمن کو دشمن سمجھ کر ،اپنے نظریات وافکار کے مطابق ملک چلانا ہوگا ظالم غیر اسلامی ، باطل نظام جمہوریت سے آزادی ،ڈمی قیادت سے نجات ۔۔۔ مخلص، باوفا قیادت کو آگے لانا ہوگا جو ابھی تک گم نام

ہے۔۔۔ ملکی وقار کو مجرح ہونے سے بچانے کے لئے مضبوط داخلہ و خارجہ پالیسی مرتب کرنا ہوگی۔۔۔ ملکی سرحدات کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو ایک ایٹمی طاقت کی حیثیت سے کسی قسم کی لیچک کا مظاہرہ نہیں کرنا۔۔ اپنے ازلی دشمن بھارت سے اسکی حیثیت کے مطابق تعلقات استوار کرنا ہوں گے۔۔۔ غیر ملکی، حقیقی دہشت گردوں ریونڈیوس جیسے)کے نیٹ ورکس کو ملک سے مکمل ختم کرنے کے لئے حساس اداروں) کو اپنا کلیدی کردار ادا کرنا ہوگا، رشوت ستانی سے توبہ، ایمانداری کا دامن ہاتھ سے نہیں جانا چاہئے۔اے میری قوم ! یہ دن تو تجدید یوم عہد وفا کا دن ہے ان شہدا کے ساتھ جنھوں نے اس وطن کے لئے قربانیاں پیش کیں۔

جب ہم بحیثیت قوم مندرجہ بالا کام مکمل کرلیں گے تو تب ہمارا ملک حقیقی معنوں میں آزاد ہوگا تب ہم آزادی منانے کے اہل ہوں گے ، پھر عالم اسلام کی توقعات پر پورا اتر سکیں گے اور عالم اسلام کی قیادت کرنے کے قابل ہو سکیں گے تب ہمارے ایٹم بم کا رعب دبدبہ بحال ہوگا کوئی ہمارا دشمن ملک ہم پر حملہ کرنے کی جرات نہیں کریگا ہماری سرحدات کا تقدس بحال ہوگا ہماری عظمت رفتہ بحال ہوگی ہماری اسلامی تہذیب و تمدن پروان چڑھے گی دنیا ہماری مخلص قیادت کو ایک اہم قوم کا رہنماء سمجھ کر بلند مقام دینے پر مجبور ہو جائے گی۔

اگر خدا نخواستہ ہم نے اپنی روش کو نہ بدلا اور ایسے ہی اندھیرے میں تیر چلاتے رہے خاص ایام پر جشن مناتے رہے سب کچھ غلط ہونے کے باوجود سب اچھا ہے سمجھ کر اپنے آپ کو دھوکا دیتے رہے تو ہماری حالت نہیں بدلے گی بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگی کیونکہ آفاقی قدرتی قانون ہے کہ اللہ تعالی انکی حالت نہیں بدلتے جنھیں اپنی حالت بدلنے کا خیال نہ ہو (لقرآن)۔۔۔۔۔۔۔۔

ہماری دلی دعا ہے کہ ہمارے پیارے وطن پاکستان کی حالت بدلے اور یہ دن دگنی رات چوگنی توقی کرے اور اللہ تعالی ہمیں جلد احساس ذمہ داری عطا فرمادے اللہ تعالی ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خدا کرے میری ارض پاک پر اترے وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو پاکستان زندہ باد پاکستان پائندہ باد

انڈیا کے ساتھ امریکہ بھی دشمن ہے

اس مرتبہ عید الاضحیٰ پر ملک بھر میں اندورنی حملے تو نہ ہوئے مگر بھارت کی طرف سے سیالکوٹ اور شکرگڑھ ورکنگ باؤنڈری پر حملے شروع ہوگئے ان سیکٹرز پر بھارتی فوج نے بلا اشتعال فائرنگ اور گولہ باری کرکے دس پاکستانیوں کو شہید جبکہ بیالیس کو زخمی کردیا گیا اس کاروائی میں املاک ، مویشیوں کو بھی نقصان ہوا سیالکوٹ ورکنگ باؤنڈری پر ایک ہفتے کے دوران گیارہ افراد شہید ہوچکے ہیں چالیس دیہاتوں کو خالی کروالیا گیا ہے جناب رینجر کے مطابق بھارتی فورسز نے اکتیس بار سیز فائر کی خلاف ورزی کی، جس پر بھارتی فوج کو پاکستانی آرمی نے منہ توڑ جواب دیا ہے جبکہ دوسری طرف عالمی دہشت گرد امریکہ پاکستانی سرحدات کا تقدس پامال کرنے میں مصروف ہے امریکی ڈرون طیاروں کے حملوں کے باعث متعدد جانیں ختم ہو چکی ہیں اتوار سے اب تک شمالی وزیرستان ایجنسی کو چار مرتبہ نشانہ بنایا جا چکا ہے ضرب عضب آپریشن کے بعد دوبارہ امریکہ نے حملے شروع کئے آپریشن سے لے کر اب تک ہونے والے حملوں لی تعداد گیارہ ہو گئی ہے حالیہ حملوں میں چھ افراد شہید اور متعدد زخمی ہو چکے ہیں امریکہ نے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ کہا ہے کہ امریکہ کے مفاد کے لئے ڈرون حملے جاری رہیں گے جو اس عالمی دہشت گرد، بدمعاش امریکہ کے عزائم کا کھلا اظہار ہے کہ یہ اپنے مفاد کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے اگر یہ کہا

جائے کہ اسوقت دنیا میں سب سے بڑا خود غرض ملک امریکہ ہے تو بے جا نہ ہوگا
مندرجہ بالا صورتحال کے پیش نظر پاکستانیوں کی عید سوگ میں بدل گئی عید الفطر پر یہی
کام امریکہ کی ناجائز اولاد اسرائیل نے فلسطینیوں کے ساتھ کیا تھا اب یہی کام ہمارے
ساتھ ہو رہا ہے پاکستانیوں کے چہرے اپنے بھائیوں کی شہادت کے بعد غمزدہ نظر آ رہے
ہیں بھارتی حملوں کے خلاف رد عمل تو بہت سخت دیکھنے میں آیا اس سے بھی زیادہ
رد عمل ہونا چاہیے تھا مگر امریکی ڈرون حملوں کے نتیجے میں سرحدات پاکستان کے تقدس
کی پامالی پر لیڈران کرام کی زبانیں مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں کسی نے نہیں
کہا کہ امریکہ اب ڈروں حملہ ہوا تو تیرا جینا حرام کردوں گا آخر کیوں؟ وزیراعظم نے
سیکیورٹی کونسل کا اجلاس طلب کیا تو صرف بھارتی حملوں کے خلاف اس اجلاس میں
امریکی ڈرون حملوں کو ایجنڈے میں شامل نہ کیا گیا البتہ قوم تو یہ چاہتی ہے کہ بھارت
کے ساتھ امریکہ کی دہشت گردی کی بھی خبر ہر سطح پر لی جائے متعدد رہنماوں نے
مزمتی بیانات دیئے صرف انڈیا کے خلاف نہ کہ امریکہ کے خلاف ۔۔۔۔۔ایسے محسوس
ہو رہا ہے کہ جیسے حکومت اور سیاست دانوں کی رضامندی سے امریکی ڈرون حملے
ہو رہے ہیں یا امریکہ پاکستانی آرمی کے ضرب عضب آپریشن پر مطمعن نہیں جس کے
باعث اسے حملے کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اگر ایسا ہے تو انتہائی
خطرناک، افسوس ناک ہے ماضی قریب میں امریکی ڈرون حملوں کو حکومت نے اپنی
نگرانی میں شروع کروایا تو اسکا نتیجہ سخت رد عمل کی کے طور پر ظاہر

ہوااب بھی یہ ہو سکتا ہے حکمران ہوش کے ناخن لیں۔صرف بھارت کی مزمت کرنے والے یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ بھارت تو امریکہ کے اشاروں پر سب کچھ کر رہا ہے دنیاکے امن وامان کی تباہی کا ذمہ دار توصل میں امریکہ ہے اس کی دہشت گردی کے خلاف مزمت اور احتجاج کیوں نہیں کیا جا رہا؟ہمیں یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ امریکہ نمبرایک جبکہ بھارت نمبر دو ہمارا دشمن ہے انکی دشمنی دوستی میں نہیں بدل سکتی ہر حال میں یہ ممالک پاکستان کو گزند پہنچانے میں مصروف ہیں انکی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ پاکستانی قوم کو پریشان،غمزدہ اور ان پر اپنا غلبہ قائم رکھا جائے سیاستدانوں کی طرف سے امریکہ کی بدمعاشی کے خلاف مجرمانہ خاموشی ملکی خدمت نہیں بلکہ ملک دشمنی،ملک وملت سے بے وفائی،غداری ہے۔۔۔اے پاکستانی قوم امریکہ اور بھارت کی بدمعاشی کو روکنے کے لئے آپ کو یک آوازا ہو کر ان اسلام اور پاکستان دشمنوں کے خلاف میدان عمل میں اترنا ہوگا اگر میری قوم خواب غفلت کی نیند سوئی رہی تو یہ ضمیر فروش،مطلب پرست،مفاد پرست سیاست دان امریکہ و بھارت کے ہاتھوں تمھیں بیچ دیں گے اپنے اور اپنی آنیوالی نسلوں کے روشن مستقبل کی خاطر امریکہ سمیت سب ملک وملت دشمن قوتوں کے اثر رسوخ سے آزادی لازم ہے۔

بغاوت کا نتیجہ

اللہ تعالی کے آسمانی نظام حیات سے انسان جب بغاوت کرتا ہے تو قدرتی طور پر اس پر چار طرح کے عذاب یا آفتیں آتی ہیں ان میں آسمان سے پانی یا پتھروں کی بارش، انکے دشمنوں کا ان پر تسلط ،زمین سے زلزلے،اور آپس میں کلمہ گو مسلمانوں کا تصادم شامل ہے (القران) ایک عذاب شکلیں بدلنے والا ہے جو نبی اکرم ﷺ کی دعا کی برکت سے ختم کردیا گیا اگر بغور تجزیہ کیا جائے تو امت مسلمہ سمیت پاکستان ان عذابوں یا آفتوں کا شکار ہے آسمان سے بارشوں نے ناک میں دم کیا ہوا ہے بارشیں رحمت کی بجائے زحمت بن گئی ہیں ہر طرف تباہی کے مناظر دیکھنے میں آرہے ہیں انسان خوراک، رہائش، روزگار، گھربار سے محروم ہو چکے ہیں ،سب سے خطرناک ترین آفت یا عذاب یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے باغیوں پر اغیار بطور حکمران مسلط کردیتا ہے جسکا امت مسلمہ شکار ہے اور ذلت کی آخری حدوں تک یہ سلسلہ پہنچ گیا ہے ، زلزلے بھی آرہے ہیں چند سال پہلے پاکستان کے کشمیری علاقہ جات میں آنے والا زلزلہ اور دنیا بھر میں سینکڑوں زلزلوں سے دنیا کے نظام کا درہم برہم ہونا ہم دیکھ چکے ،آپس میں مسلمان مسلمان کا قتل عام کرنے میں مصروف ہیں کئی ممالک میں تو مسلمان ممالک نے یہود و نصاری کو اپنے کندھے مسلمانوں کے خلاف پیش کر دیئے ہیں

جیسا کہ عراق و شام میں خلیفہ ابو بکر البغدادی کے خلاف سعودی عرب ،ترکی و دیگر مسلم ریاستیں عالم کفر کے فرنٹ لائن اتحادی بن کر اہل اسلام کو خاک و خون میں بالکل اسی طرح تڑپانے میں بے قرار نظر آتے ہیں جیسے پاکستان افغان طالبان کی امارات اسلامیہ افغانستان کو ختم کرنے میں بے چین تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نظام کے داعی افغان مجاہدین کو کامیابی ملی ان اللہ والوں کو دنیا بھر کی طاقتیں شکست نہ دے سکیں افغانستان میں طالبان کی حکومت اس قدر مثالی تھی کہ دنیا کے حکمرانوں نے اسے مثالی قرار دے کر اپنی سلطنتوں میں نافذ کرنے کے الاعلان بیانات دیئے۔ داعش اگر سچی ہے تو انکو بھی یہ اللہ و رسول ﷺ کے دشمن اور نام نہاد مسلم حکمران شکست نہیں دے سکیں گے البتہ اسوقت یہ لوگ نام اسی نظام حق کا لے رہے ہیں جو حق اور سچ ہے۔ میر جعفروں اور میر صادقوں کو ندامت و شرمندگی دنیاو آخرت میں ملے گی۔پاکستان کی اندرونی صورتحال بھی کچھ ایسی ہی ہے ساری دنیا کو علم ہے کہ پاکستان میں مسلم کا ایمان مسلم سے ٹکرا رہا ہے اصل محرک وہی ازلی دشمن یہود ونصاری آرام سے اپنے نشیمنوں میں بیٹھ کر نئے منصوبوں کی تیاری میں مصروف ہیں ، غور طلب بات یہ ہے کہ انسان ساختہ آئین و قوانین کی خلاف ورزی پر انسانوں نے بغاوت قرار دے کر اس کی سزا کم از کم موت رکھی ہے.برصغیر کے مسلمانوں نے انگریز سے آزادی حاصل کرنے کے لئے انگریز حکومت کے خلاف جنگ آزادی شروع کی تو انگریز نے اسے غدر (غداری) کا نام دیا کیوں کہ مسلمان انگریز کی حکومت

کے تحت زندگی نہیں گزارنا چاہتے تھے بلکہ ان کا مقصد جدوجہد اسلام کے نظام کے تحت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زندگیاں گزارنا تھا۔آجکل پاکستان کے سابق صدر پرویز مشرف کو پاکستان کے آئین و قانون سے ماورا ہو کر احکامات جاری کرنے پر غداری کا سامنا ہے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بغاوت کرنے والے کو کوئی بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ میری حکومت قائم رہے میرا قانون چلے لیکن صاحبو! کیا کبھی کسی نے غور کیا کہ اس کائنات کے خالق کی حکومت کہیں قائم ہے؟کیا خالق نے انسانوں کو آئین و قانون بنانے کا اختیار دیا ہے؟ یا یہ اختیار اپنے پاس رکھا ہے سب انسان جانتے ہیں کہ ہر چیز کا خالق، موجد اس کے استعمال کیلئے آئین و قانون ،اصول وضوابط مبنی گائیڈ بک خود تیار کرتا ہے یہ کام موجد کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔۔۔ سوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالی نے بھی کوئی آئین ، قانون،اصول و ضوابط کی گائیڈ بک تیار کی ہے یا نہیں ؟یقینا کی ہے اسے قرآن مجید فرقان حمید کہا جاتا ہے جو لاریب، محفوظ ہے اور رہے گی ،اگلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کی موجودگی میں کسی آئین ، قانون کی ضرورت ہے ؟یقینا نہیں کیوں کہ اللہ ہمارا خلاق ہے اسے ہی ہمارا آئین تشکیل دینے کا حق ہے تو پھر ہم انسانوں نے اپنی سوچ سے آئین و قوانین تشکیل دے رکھے ہیں اسے ہی تو اللہ تعالی کی بغاوت کہا جائے گا اب غور کریں کہ انسانوں کی طرف سے اللہ کی بغاوت کرنے پر ان کا خالق انکو کس قدر سخت سزا دے گا اس کا اندازہ لگانا انتہائی مشکل ہے اللہ تعالی کی پکڑ بہت

سخت ہے جو اللہ کے باغی، نافرمان لوگوں کے لئے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔وقت کا تقاضا ہے کہ قرآن کو آئین قرار دے کر مسلمان اسلام کے نظام حیات کو اپنالیں اسی میں انکی خیر ہے اب بھی وقت ہے قوم کو چاہیے کہ اپنے اعمال و افعال کے تضاد کو ختم کرکے اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور پاکستان جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا اسے پورا کیا جائے نظام حکومت ؛خلافت راشدہؓ کا امین تشکیل دیا جائے پاکستان کے مسلمان اسلامی نظام کے لئے جدوجہد مسنون طریقے سے کریں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو قرآن و سنت کے مطابق گزارنا از حد لازم و ملزوم ہے جب مسلمان اللہ و رسول ﷺ کے دین سے وفا کریں گے تو ایسی آفتیں نہیں آئیں گیں یہ آفتیں اللہ و رسول ﷺ کی ناراضی کا واضح ثبوت ہیں مسلمان اغیار کے طریقوں کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کے طریقوں پر چل کر تو دیکھیں دنیا میں اتنا سکون ،آرام، دلی، دماغی تسکین نصیب ہوگی کہ تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں گیں آخرت میں کامیابی کا پروانہ دائیں ہاتھ میں ملے گا۔

☆ قارئین کرام ! پاکستان میں وی آئی پی پروٹوکول کے ناسور کا جن قابو سے باہر ہوتا جارہا ہے جو شخص بھی چند دن کسی سیاسی جماعت میں کام کرلے تو اپنے سرمائے کے بل بوتے پر پرائیویٹ سیکیورٹی رکھ کر عوام پر اپنی دھاک بٹھانے میں مصروف ہو جاتا ہے ریٹائرڈ سیاست دانوں کے بچے بھی وی آئی پی پروٹولول کے مزے لے رہے ہیں سڑکوں پر ہٹو بچو کا ایک شور بپا ہو جاتا ہے جب یہ وی آئی

پی لوگ گزرتے ہیں تو۔۔۔ یہ لوگ غریب عوام کو کیڑوں مکوڑوں سے زیادہ مقام نہیں دیتے ان کے نزدیک صرف اپنی جان بچانے کیلئے غریبوں کو کچلنا، قتل کر دینا کوئی بڑی بات نہیں گذشتہ دنوں لاہور میں سابق وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کے بیٹے عبدالقادر گیلانی کے گن مینوں نے سڑک پر انکی گاڑی کے آگے آنے کی وجہ سے موٹر سائیکل سوار طاہر پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں وہ جاں بحق ہوگیا ہے اس واقعہ سے ریونڈ ڈیوس واقعہ کی یاد تازہ ہو گئی کہ ایک بے گناہ کو قتل کر دیا گیا یہ واقعہ میرے جیسے غریبوں کے لئے خطرے کا آلارم ہے کہ سڑکوں پر آنا جانا بند کر دیں اگر مجبوری کے تحت کہیں جانا ہو تو وی آئی پی گاڑی کو دیکھ کر جلدی سے سڑک کے کنارے پر ادب سے کھڑا ہو جانا چاہئے تاکہ ان کو راستہ مل جائے اور اپنی جان بھی بچ جائے کتنی ستم ظریفی ہے اس ملک میں کہ ایک غریب کو یہ وی آئی پیسیز سڑک پر چلنے کا حق بھی نہیں دے رہے تو ملک میں سٹیس کو کیسے ختم ہوگا ؟ عدلیہ کو چاہیے کہ اس انسانیت سوز واقعہ کا نوٹس لے اور ایسے لوگوں کی نقل وحرکت کو قانون کے ضابطے میں لائے ، قتل ہونے والے بے گناہ طاہر کے لواحقین کو پورا پورا انصاف ملنا چاہیے تاکہ آئندہ کسی وی آئی پی کو کسی معصوم جان سے کھیلنے کی جرات نہ ہے۔

جس سے فرشتے حیاء کریں وہ ۔۔۔۔۔۔ سیدنا عثمان ذوالنورین ؓ

(شہادت عثمان پر منفرد پر اثر تحریر)

نبی اکرم ﷺ کی نورانی مجلس جاری تھی کہ دروازے پر دستک ہوتی ہے پوچھا جاتا ہے کون؟ باہر سے آواز آتی ہے آپ ﷺ کا جانثار ابوبکرؓ۔۔۔ حکم ہوتا ہے اندر آ جاؤ پھر دستک ہوئی پوچھا گیا کون؟ جواب آیا آپ کا غلام عمرؓ۔۔۔۔ حکم ہوا اندر آ جاؤ پھر تیسری بار دروازے پر دستک ہوتی ہے تو پوچھا جاتا ہے کون؟ جواب آتا ہے عثمانؓ ۔۔۔۔فرمایا کملی والے نے ٹھہر جاؤ آقا کریم ﷺ اپنی ننگی پنڈلی مبارک کو ڈھانپتے ہیں اور اپنی بیٹھی حالت کو تبدیل کرکے حکم فرماتے ہیں آ جایئے اہل مجلس آقائے دو جہاں ﷺ سے عرض کرتے ہیں آقا ﷺ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ آئے تو آپ نے اپنی پنڈلی مبارک نہ ڈھانپی اور بیٹھی حالت کو تبدیل بھی نہ فرمایا حضرت عثمانؓ آئے تو آپ ﷺ نے یہ عمل کیوں کیا؟۔۔۔۔اس میں کیا راز ہے؟ تو مدنی کریم ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ اللہ کے فرشتے بھی عثمان سے حیا کرتے ہیں میں محمد ﷺ کیوں حیاء نہ کروں حضور ﷺ کے اس عظیم صحابی کے کیا کہنے جن کے بارے میں میرے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگر میں محمد ﷺ ، عثمانؓ کے نکاح میں دے دیتا

کیونکہ میں نے عثمانؓ سے زیادہ باحیاء شخص کہیں نہیں دیکھا یہ خصوصیت صرف عثمان غنیؓ کو ہی حاصل ہے کہ نبی ﷺ کی دو بیٹیاں آپؓ کے نکاح میں آئیں کسی بھی نبی کا امتی یہ اعزاز حاصل نہ کر سکا متعدد بار جنتی ہونے کی بشارت بزبان نبوت آپ کو نصیب ہوئی جب اپنی دولت دین پر نچھاور کرنے کی حد کر دی تو آمنہ کے در یتیم مدنی کریم ﷺ نے یہاں تک فرما دیا عثمان آج کے بعد کوئی عمل کرے یا نہ کرے عثمان جنتی ہے۔

حضور ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ سے فرمایا اے عثمان اللہ تجھے خلافت کی قمیض پہنائے گا لوگ اتارنا چاہیں گے مت اتارنا یہاں تک کہ مجھ سے آ ملو اس ارشاد مبارک کے بعد حضرت عثمان غنیؓ اور صحابہ اکرامؓ کا یقین محکم ہو گیا تھا کہ حضرت عثمانؓ ایک دن ضرور مسلمانوں کے خلیفہ بنیں گے شیخین کے عہد خلافت میں حضرت عثمان غنیؓ نے خلفاء اسلام کے حکم کے مطابق خدمات سرانجام دیں جب حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو امام عدل و حریت سیدنا عمر فاروقؓ نے عشرہ مبشرہ میں سے چھ نامور شخصیات کو نامزد کر کے انہی میں سے خلفیہ کے انتخاب کا حکم دیا یہ چھ اصحاب رسول حضرت عثمان غنیؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت طلحہؓ، حضرت زیدؓ، حضرت سعید بن زیدؓ تھے بالاخر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے خفیہ جید صحابہ کرامؓ سے رائے لیکر حضرت عثمان غنیؓ کو خلیفہ نامزد کر دیا (موجودہ دور کا نظام جمہوریت اسلامی نظام خلافت

کی ضد ہے لیکن بعض احباب جمہوریت کو جبراً اسلام کا لباس پہنانے کی لا حاصل کوشش کر رہے ہیں نبی اکرم ﷺ کی مقدس جماعت صحابہ کرامؓ اپنے وقت کے جید، اہل الرائے صحابہ کرامؓ سے رائے لے کر خلیفہ بناتے تھے تو خلیفتہ المسلمین رعایا کے حقوق کے معاملے میں اللہ سے ڈرتا تھا مگر آج الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ عام عوام کو سربراہ مملکت بنانے کا اختیار دے کر جاہل، مجنوں بھنگی، چرسی کی رائے کو عالم دین، صاحب تقویٰ معاشرے کے اہل الرائے کے مقابل کھڑا کر دیا ہے جو کہ کھلی گمراہی ہے بعض لوگ کم علمی کی بنیاد پر اطاعت خلیفہ کی بیعت کو خلیفہ کے انتخاب میں ووٹ کو تشبیہ دیتے ہیں جو کہ بالکل درست نہیں ہے جب اہل الرائے خلیفہ مقرر کر دیں تو عوام اطاعت کی بیعت کرتے ہیں نہ کہ منتخب کرنے کی اسی علمی غلطی کی وجہ سے مغالطہ دیا جاتا ہے جو کہ درست نہیں ہے عوام الناس کو چاہیے کہ جمہوریت جیسے باطل، کفریہ، شرکیہ یہود و ہنود کے نظام کو چھوڑ کر اسلامی نظام خلافت قائم کرنے کے لئے صحابہ کرامؓ کے عمل کو از سر نو زندہ کریں) حضرت عثمان غنیؓ 24 ہجری میں سریر آرائے خلافت ہوئے تو آپکو شروع میں 22 لاکھ مربع میل کے ایسے خطے پر حکومت کرنے پڑی جس میں بیشتر ممالک فتح ہو چکے تھے لیکن یہاں مسلمان مستحکم نہ تھے خطرہ تھا کہ یہ ریاستیں دوبارہ کفر کی آغوش میں چلی جائیں گیں لیکن خلیفہ سوم نے 12 دن کم 12 سال تک 44 لاکھ مربع میل کے وسیع و عریض خطے پر اسلامی سلطنت قائم کی حضرت عثمان غنیؓ کے پہلے 6 سال فتوحات اور کامرانیوں کے ایسے عنوانات سے

عبارت ہیں جن پر اسلام کی پوری تاریخ ہمیشہ فخر کرتی رہے گی خلافت اسلامیہ کے تاجدار ثالث نے فوجوں اور عسکری قوتوں کو جدید بنیادوں پر استوار کیا آپ ہی کے دور میں حضرت سیدنا امیر معاویہؓ نے شام سے اسلام کا پہلا بحری بیڑا تیار کر کے بحر اوقیانوس میں لشکر اتار دیا اس طرح پاپائے روم پر سکتہ طاری کر کے آپؓ کی فوجوں نے فرانس اور یورپ کے کئی کئی ملکوں میں اسلام پہنچا دیا ہندوستان اور افریقی ممالک میں محمدی ﷺ سورج کی کرنیں بھی آپ ہی کے دور میں پہنچی تھیں اسلامی فوجوں نے عثمانی دور ہی میں سندھ مکران، طبرستان اور متعدد ایشیائی ممالک فتح کئے تھے

حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت کے آخری سالوں میں آپؓ کی پے در پے کامیابیوں نے یہود و نصاریٰ کو ناک چنے چبوا دیئے تھے وہ کسی طرح بھی عہد عثمانی کی وسعت اور ہمہ گیری کو برداشت نہ کر سکتے تھے سامنے آ کر جنگ لڑنے کے ساتھ ساتھ یہودیوں نے منافقوں کا ایسا لشکر تیار کیا جو حضرت عثمان ذوالنورینؓ پر اقرا پروری اور خیانت کا الزام لگانے لگا اور دجل و فریب کے بہی خواہوں نے مصر سے ایک سازش کا آغاز کیا ساڑھے سات سو بلوائی ایک خط کا بہانہ بنا کر مدینہ منورہ پہنچے بغاوت کا ایسا وقت طے کیا گیا جب مدینہ منورہ کے تمام لوگ حج پر گئے ہوئے تھے۔

صرف چند افراد یہاں موجود تھے ایسے وقت میں امیر المومنین کو خلافت سے دستبردار کروا کر اپنے مزموم مقاصد حاصل کرنا چاہتے تھے من مانی کاروائی کے ذریعے اسلام کے قصر خلافت پر شب خون مارنا، رسول اللہ ﷺ کے شہر کو آگ اور خون میں مبتلا کر کے اسلام کے مرکز کو پارہ پارہ کرنا اور فتوحات و کامیابیوں کے راستے میں فوری طوری پر سد سکندری بن جانا ان کے ناپاک عزائم میں شامل تھا35 ہجری ذیعقد کے پہلے عشرے میں باغیوں نے حضرت عثمان غنیؓ کے گھر کا محاصرہ کیا تھا حافظ عمادالدین نے البدایہ والنھایہ میں لکھا ہے کہ باغیوں کی شورش میں بھی حضرت عثمان غنیؓ نے بشارت پیغمبر ﷺ کو مد نظر رکھتے ہوئے صبر و استقامت کا دامن نہیں چھوڑا۔

محاصرہ کے دوران آپؓ کا کھانا اور پانی بند کر دیا گیا قریباً40 دن تک بھوکے اور پیاسے سال کی عمر میں حضرت عثمان غنیؓ کو جمعہ 18 ذوالحجہ کو انتہائی بے دردی کے ساتھ 82 تلاوت قرآن مجید کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا تاریخ سیدنا عثمان غنیؓ کو مظلوم مدینہ کے نام سے ہمیشہ یاد کرتی رہے گی۔

شہادت عثمان غنیؓ پر سیدنا علی مرتضیٰؓ نے ارشاد فرمایا اب تم پر تباہی رہے گی سیدنا انس بن مالکؓ کا قول ہے کہ عثمان ذوالنورینؓ کی زندگی میں اللہ تعالی کی تلوار میان میں تھی لیکن شہادت کے بعد ایسی نکلی کہ اب قیامت تک

برہنہ رہے گی۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کہا کرتے تھے کہ اگر سب لوگ قتل عثمان پر متفق ہو جاتے تو ان پر منل قوم لوح پتھر برستیر۔

حضرت حسنؓ نے شہادت عثمان کے بعد خواب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی عدالت لگی ہوئی ہے پروردگار کائنات اپنے عرش پر متمکن ہیں نبی اکرم ﷺ تشریف لاتے ہیں اور عرش کا ایک پایہ پکڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں پھر حضرت عمرؓ آتے ہیں اور حضرت ابو بکرؓ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں پھر اچانک حضرت عثمان غنیؓ اس حالت میں عدالت میں آتے ہیں کہ ان کا کٹا ہوا سر ان کے ہاتھ میں رکھا ہوتا ہے اور وہ اللہ کی بارگاہ میں فریاد کناں ہوتے ہیں کہ اے پروردگار اپنے ان بندوں سے جو تیرے آخری نبی جناب حضرت محمد ﷺ کے نام لیوا ہیں اور جو خود کو مسلمان کہتے ہیں پوچھا جائے کہ مجھے کس گناہ کی پاداش میں قتل کیا گیا شہید کیا گیا آخر میرا کیا گناہ تھا کون سا جرم تھا؟ جس کے بدلے میرا سر کاٹا گیا۔اس کے بعد حضرت حسنؓ فرماتے ہیں : عثمانؓ کی اس فریاد کے بعد میں نے دیکھا کہ عرش الٰہی تھرایا اور آسمان سے خون کے دو پرنالے جاری کر دیئے گے پھر زمین پر خون برسنے لگے

اے مسلمانان کرہ ارض غور کرو آج کا خلفشار و انتشار حضرت عثمان غنیؓ کیخلاف باغی تیار کرنے والوں کی ذریت بد کا کارنامہ تو نہیں کہیں مسلم کے ہاتھوں

مسلم کے قتل عام کے تانے بانے اسی سازش کا حصہ سلسلہ، کڑی تو نہیں یقیناً ایسا ہے اہل فکر و نظر جانتے ہیں کہ امت مسلمہ کو پہلے اسلامی نظام خلافت سے محروم کیا گیا اب طاقت اور دولت کے بل بوتے پر مسلم ریاستوں کو خون مسلم سے رنگین کروانے کا سہرا موجودہ یہود و ہنود کے باطل، کفریہ نظام کے سر ہے مسلمانوں کو اپنے بلاد کے تحفظ کے لئے خلفائے راشدینؓ بالخصوص سیدنا عثمان غنیؓ کے کردار کو زندہ کرنا ہوگا تاکہ امت مسلمہ کا قیمتی سرمایہ جنگ و جدل کی بجائے تعمیری و فکری میدان میں قدم رکھ کر عروج ثریا پاسکے (آمین)

نوبل انعام کا شور اور لاشوں پر سیاست

سوات کی گل مکئی المعروف ملالہ یوسف زئی کو نوبل انعام ملنے پر ہر سو چرچا ہے ذرائع ابلاغ اسے پاکستان کی خوش قسمتی،اعزاز کی بات سمجھ کر اسکی خوب تشہیر کر رہا ہے الیکٹرانک میڈیا میں تو وقفہ وقفہ سے اسکی تشہیر جاری ہے ملالہ یوسف زئی 9 نومبر 2012 سے پہلے گم نام تھی سوات میں طالبان کی طرف سے غیر شرعی حرکات،طالبان کی جاسوسی کرنے پر اس پر حملہ کیا گیا اس کے ساتھ دو مزید لڑکیاں زخمی ہوئیں مگر میڈیا، قوم، حکمران، سیاست دان، ساری قوم نے آج تک ان کا نام نہ لیا تب سے ملالہ ملالہ کی رٹ میں لگی ہوئی ہے دوسری دو لڑکیوں کا کوئی نام پتہ نہیں آخر کیوں ؟ ملالہ کے والد یوسف زئی کے بارے میں یہ بات سامنے اسوقت آئی جب اس پر حملہ ہوا کہ اسکا والد امریکی سی آئی اے کا کارندہ اور جاسوس ہے جو طالبان کی جاسوسی کرتا ہے ملالہ کو بطور آلہ استعمال کر رہا ہے اسکی تفصیل انہی ایام کے قومی اخبارات میں دیکھی جا سکتی ہے شائد ملالہ کے نظریات سے قوم آگاہ نہ ہو پاتی اگر اس نے آئی ایم ملالہ کتاب نہ لکھی ہوتی اسمیں سنت رسول ﷺ داڑھی سے نفرت،اسلامی تہذیب وتمدن سے بیزاری، قائدِاعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کے نظریات، نظریہ پاکستان سے بغاوت کی بدبو اب بھی دیکھی جا سکتی ہے ان نظریات اور خدمات کے پیش نظر ملالہ کو عالمی شہرت یافتہ شخصیت بنانے

کیلئے نوبل انعام سے نوازا گیا ہے اس وجہ کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا کہ پاکستان کی قوم جمہوریت سے عدم اعتماد کرچکی ہے اپنے نظام حکومت کو بچانے اور اپنا نیو ورلڈ آڈر ایٹمی پاکستان دنیا پر قائم کرنے کیلئے عالمی کفریہ طاقتیں پاکستان میں عمران خان، طاہر القادری کے بعد ملالہ کو بطور مستقبل قریب میں قائد کے طور پر تیار کر رہی ہیں وگرنہ ملالہ نے کوئی ایسا بڑا کارنامہ سرانجام نہیں دیا جس پر انھیں انعام دیا جاتا میں سیاست دان بنوں گی ملالہ کے اپنے نہیں بلکہ انھی قوتوں کے کہلوائے ہوئے الفاظ ہیں جنھیں ملالہ نے اپنے خطاب میں بیان کیا ملالہ کو کامیاب سیاست دان بنانے کے لئے ہوسکتا ہے یہی قوتیں کسی جماعت کے نوجوان سیاست دان سے شادی کروا کر ملالہ کی منزل کو قریب کردیں اور اپنے عزائم کی تکمیل کرلیں (اللہ نہ کرے) ، مغربی نظام تعلیم کی وکالت میں جو کام ملالہ نے کیا ہے وہ اسکا نہیں بلکہ انھی قوتوں نے کیا جو انعام دینے والی ہیں اگر نوبل انعام پاکستان میں ملنا چاہیے تو ڈاکٹر عبدالقدیر خان، عبدالستار ایدھی جیسی بے شمار غیر متنازعہ شخصیات ہیں جو اس انعام کی حقدار ہیں انھیں اسلئے یہ انعام نہیں دیا گیا کہ انکے نظریات ، خیالات اسلام اور پاکستان کے ساتھ وفاداری پر مبنی ہے ملک پاکستان کو جنھیں یہ انعام دیا گیا وہاں اغیار کے ایجنڈے کے حامل لوگ ہیں تاکہ پاکستان کو سیکولر ملک بنانے میں یہ لوگ اپنا رول پلے کریں ملالہ کے نوبل انعام پر خوشیوں کے شادیانے بجانے والے ایک دن ملالہ کے مکمل عزائم

کھل کر سامنے آنے کے بعد یقینا خفت، شرمندگی محسوس کریں گے اپنے شادیانے بجانے والے دن پر۔۔۔۔ اور یہ لوگ اسوقت کہیں گے کہ کاش ! یہ دن آیا ہی نہ ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا۔۔۔۔۔۔

☆قوم کے ساتھ مذاق در مذاق ہو رہا ہے اب یہ مذاق لاشوں کی سیاست تک پہنچ گیا ہے جس کا نظارہ قوم نے اپنی آنکھوں سے گذشتہ دن ملتان میں تحریک انصاف کے جلسے میں دیکھا اس سے جاوید ہاشمی کے انکشافات کی تصدیق ہو رہی ہے سچ کی تلقین کرنے والی تحریک انصاف اب خود جھوٹ پر جھوٹ بولنے میں اپنی آفیت سمجھ رہی ہے تحریک انصاف کے ذمہ داران نے ملتان کی سرکاری انتظامیہ کو لائٹنگ، سیکیورٹی، انتظام خود کرنے کے عہد کئے مگر ایک معروف ٹی وی چینل اور اخبارات کی رپورٹس کے مطابق تحریک انصاف کی انتظامیہ نے اس جلسے کے انتظامات ذمہ داری سے ادا نہیں کئے مرد عوام کیلئے ایک گیٹ مختص کرنا تحریک انصاف کی قیادت کا پلان تھا جست ٹی وی اور اخبارات پر دوسرے دن نشر بھی کیا گیا تحریک انصاف کی طرف سے سیکیورٹی ناقص ہونے کی وجہ سے دوران جلسہ بے شمار لوگ اسٹیج پر چڑھ گئے جبکہ حکومت سے اجازت لینے والوں نے سرکاری انتظامیہ کو یقین دلایا تھا کہ اسٹیج پر غیر ضروری لوگ نہیں آئیں گے مگر ایسا بھی نہ ہو سکا۔ جس پر عمران خان نے اظہار برہمی بھی کیا مگر اسوقت کافی دیر ہو چکی تھی تقریروں کے دوران ہی نوجوان اسٹیج کے قریب بے ہوش ہونا شروع ہو گئے تھے

جس کے اعلانات اسپیکر کنٹرول نے کئے مگر قیادت نے غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے بات سنی ان سنی کردی جلسہ ختم ہونے کے بعد عوام کو باہر نکلتے وقت دقت کا سامنا کرنا پڑا اور سانس ،دم گھٹنے کی وجہ سے افراد ہلاک جبکہ 3 درجن کے قریب لوگ شدید زخمی ہوگئے انسانوں کی قیمتی جانیں بچانے کیلئے 1122 نے پانی مظاہرین پر پھینکا جلسے کے فوری بعد لائٹیں بند ہوگئیں کیوں ؟کیا تحریک انصاف کی قیادت نے گیٹ پر لائٹنگ کا انتظام کیا تھا ؟اگر نہیں تو کیوں ؟کیا جلسہ گاہ کے گیٹ پر روشنی کرنا تحریک انصاف کی ذمہ داری نہیں تھی؟ تحریک انصاف کو ان امور پر غور کرنے کی ضرورت تھی مگر بد قسمتی سے ایسا نہ ہو سکا بلکہ سابقہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے الزامات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ سرکاری لائٹیں بند کرنا سازش تھا یا لوڈشیڈنگ شیڈول ۔۔اس پر حکومت کو تحقیق کرکے قوم کے سامنے لانا ہوگا اس خوف ناک سانحہ کے بعد جنازے ادا کئے گئے ان جنازوں میں تحریک انصاف کی مرکزی قیادت شریک نہ ہوئی بلکہ جاوید ہاشمی وہاں نمایاں نظر آئے ان حقائق کا مطالعہ کرنے کے بعد ہر ذی شعور قاری اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ اس سانحہ کا ذمہ دار کون ہے ؟اس پر ہمیں لکھنے کی اب ضرورت نہیں رہی اسوقت اگر غور سے دیکھا جائے تو حقیقت دیکھنے کو ملے گی کہ حکومت انڈیا کے حملوں کے نتیجے میں ایک درجن قیمتی جانیں قربان کروانے کے باوجود انڈیا کو سخت پیغام کی بجائے نرم پیغام دے کر اور تحریک انصاف اپنی غلطیوں کو ماننے کی بجائے منفی پروپیگنڈا کرکے لاشوں

کی سیاست کر رہی ہے یہ سلسلہ کب ختم ہوگا ؟ یہ گھناونہ مجرمانہ فعل تب تک جاری و ساری رہے گا جب تک اسلام، پاکستان، پاکستانی قوم، مسلمانوں کی ہمدرد قیادت مہیا نہیں ہو جاتی یہ مخلص قیادت صرف اور صرف اسلام، قرآن کے نظام خلافت کا مطالبہ کرنے والوں کے سوا کسی جماعت کے پاس نہیں ۔۔۔ آپ کو حیران نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اسلام قرآن کہتا ہے کہ عہدہ، امارت و قیادت ایک ذمہ داری ہے جس کے ایک ایک لمحے کا جواب حاکم وقت کو اللہ کے حضور دینا ہوگا جبکہ جمہوریت کا اصول ہے عہدے جاہ و جلال، رعب اور دب دبے کیلئے ہوتے ہیں اسی لئے تو خلیفہ دوئم سیدنا فاروق اعظمؓ نے فرمایا تھا کہ اگر دریا کے کنارے کتا بھی بھوکا مر گیا تو عمرؓ سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔۔۔ آج تک کسی جمہوری حکمران نے ایسے خوف خدا سے لبریز جملے ادا نہیں کئے وجہ آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ ہم تو انسانی لاشوں کی سیاست کرتے ہیں جانور تو ہمارے کھاتے سے باہر ہیں ۔

اسلام آباد فتنے کی زد میں

طاہر القادری اور عمران خان کے جذباتی انداز نے قوم کو عجیب ہیجان میں ڈال رکھا ہے ڈاکٹر طاہر القادری کے جذباتی خطاب نے پاکستان عوامی تحریک نے اپنے ڈیڑھ درجن کے قریب کارکنان کو موت کی نیند سلا دیا اور تین پولیس اہلکار شہید سینکڑوں زخمی ہو چکے ہیں یوم شہداء منانے والا جذباتی لیڈر اسوقت ریاست میں خارجی، باغی اور دہشت گرد کی حیثیت اختیار کر چکا ہے یہ میرے نہیں بلکہ ڈاکٹر طاہر القادری کے اپنے الفاظ ہیں جن کی زد میں آ کر وہ پھنس گئے ہیں ڈاکٹر صاحب اپنی تحریر میں لکھتے ہیں کہ مسلم ریاست کے نظم اور اتھارٹی کو چیلنج کرنا اسکے خلاف اعلان جنگ کی سخت ممانعت ہے ایسا کرنے والے شرعا باغی اور خارجی ہیں ریاست کی ذمہ داری ہے کہ ان دہشت گردوں اور باغیوں کا قلع قمع کردے (دہشت گردی اور فتنہ خوارج، ص 31) یہ فتوی انہوں نے ملک میں بدامنی کے خلاف دیا تھا لیکن آج خود اپنے الفاظ و تحریر کے خلاف اپنے ماننے والوں کو اکسا کر ملک میں انتشار وفتنہ پیدا کر رہے ہیں عالم دین ہو کر اسلامی نظام خلافت کی بجائے نظام باطل کا دفاع کرکے اسلام کے مذاق کا باعث اور خود طرف تماشہ بن گئے ہیں ارباب فہم وفراست انکو خود نماء پسند، خود غرض، انتہائی جذباتی، کم فہم، ناپختہ سیاستدان، تشہیر پسند، اپنے عقیدت مندوں کو اپنی خواہش پر بے دریغ استعمال

کرنے والا سمجھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پہلے انہوں نے اپنے ماننے والوں کو یوم شہداء کے لئے لاہور بلوایا اور ساتھ ہی یہ بھی شاہی فرمان جاری کر دیا کہ اگر کوئی پولیس والا تمہارے گھر میں داخل ہو تو تم اسکے گھر میں داخل ہو جاؤ، ڈنڈے پکڑ کر آؤ چوڑیاں پہن کر نہ آنا، یعنی ریاست پاکستان کی محافظ مشینری کے خلاف ٹکرانے کا واضح اعلان کر دیا عقیدت کے اندھے کارکنوں نے جذباتی خطاب پر اسی طرح عمل کیا جس طرح طاہر القادری کے جذبات کہتے تھے مگر عقل نہ مانتی تھی ایسی کاروائی کرنا پہلے سے طے شدہ تھا اور لاہور سے انکی جماعت کے ایک ذمہ دار نے ایک شہری سے پہلے ہی اپنے عزائم کا اظہار کر دیا تھا کہ شائد ہم زندہ نہ رہیں آپ اپنے قرض کی رقم لے لیں ایک یونٹ لیول کے ذمہ دار کو ایسے احکامات تھے تو اس سے آپ اندازہ لگالیں کہ انتشار، بدامنی کا پروگرام پہلے سے کسقدر طے شدہ تھا انکے جذبات پر اسوقت بند باندھا جب ان پر 3 قتل، متعدد بغاوت، بدامنی کے مقدمے درج ہوئے تو۔۔۔ پھر عقل ٹھکانے آئی، پریس کانفرنس میں کارکنوں کو یوم شہداء اپنے شہروں میں منانے کا اعلان کر دیا اس سارے مرحلے میں انکے اتحادیوں کی افرادی قوت کہیں بھی نظر نہ آئی صرف انکے اتحادی لیڈران پریس کانفرنسز کے فوٹو سیشن تک محدود رہے جس سے یقین ہوتا ہے کہ یہ سیاسی لیڈران اور ایک نومولود متنازعہ مذہبی جماعت انھیں ایک خاص مقصد کیلئے استعمال کرتے رہے۔۔۔ چند سیاست دان اور انکے اتحادی یوم شہداء ماڈل ٹاؤن میں آئے اور انہیں پھر پمپ کیا کہ آپ کا اور عمران خان

کا متحد ہو کر نکلنا ضروری ہے اسطرح آپ کو مزید الیکٹرونک اور پرلیس میڈیا میں آنے کا موقعہ مل جائے گا، عمران خان اور انکی جماعت اسمبلی میں ہے کچھ نہیں ہوگا آپ کو اور آپ مزید دنیا میں مشہور ہو جائیں گے تو جذباتی ڈاکٹر صاحب نے پھر یوم شہداء میں دعا کے لئے اندھے عقیدت مندوں کو 14 اگست تک ماڈل ٹاؤن میں رہنے اور یوم آزادی پر آزادی مارچ درحقیقت.بربادی مارچ میں شریک ہونے کا حکم صادر فرما دیا اب بیچارے عقیدت مند ماڈل ٹاؤن بیٹھے ہیں انقلاب کے بغیر واپس جانے والوں کو قتل کرنے کا حکم کر دیا ہے اب قادری اور عمران کا انقلاب اور سونامی ایک ہی کشتی میں سوار ہو گئے ہیں ملک کی اب خیر نہیں لگتی قوم کو ملک کی حفاظت کے لئے خصوصی دعا کرنے چاہیے اسلئے کہ اب صورتحال ماچس بندر کے ہاتھ میں آنے والے محاورے کی مصداق بن گئی ہے خدا خیر کرے۔۔۔ قادری شو میں میڈیا نے بالکل غلط کردار ادا کیا ہے میڈیا کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیے غیر ضروری رپوٹنگ کو لائیو کوریج دینا کوئی دانش مندی نہیں جتنی با قادری صاحب نے اشتعال انگیز پرلیس کانفرنسز کیں میڈیا نے لائیو کوریج دے کر جلتی پر تیل ڈالنے کا کام کیا اتنا بڑا معاملہ نہیں تھا جتنی کوریج دی گئی پیمراء کو اسپر بھی سنجیدگی سوچنا چاہیے متعدد بار غیر ضروری کوریج سے ملکی حالات خراب ہوئے ہیں۔

اگست کو ملک اور عمران خان کے مارچ کو شر سے اللہ تعالی قوم کو محفوظ رکھے 14

امین) قادری کے یوم دعا نے قوم کو اتنا خوار، پریشان کیا ہے تو آزادی کے نام پر اپنے
اقتدار کی راہ ہموار کرنے والے مارچ کے قوم پر کیا اثرات مرتب ہوں گے اور قوم کو
کن حالات کا سامنا کرنا پڑے گا یہ یوم آزادی پر ہی پتہ چلے گا لیکن اس موقعہ پر وفاقی
حکومت کو پنجاب حکومت کی طرح پالیسی اپنانے سے گریز کرنا ہوگا غیر ضروری رکاوٹیں
کھڑی کرنے سے مکمل گریز کرنا ہوگا مارچ کے ساتھ تصادم کی صورتحال پیدا نہیں ہونی
چاہیے پرامن ماحول رکھنے کے لئے وفاقی حکومت کو مناسب توازن کی حامل پالیسی اپنانی
ہو گی تاکہ قوم کو مزید کوئی بری خبر نہ ملے احتجاجیوں میں اگر خدانخواستہ کسی کے
ناپاک عزائم ہیں تو انھیں ناکام بنانے کے لئے وفاقی حکومت کو صبر و تحمل ، فہم
وفراست ،تدبر کا مظاہرہ کرنا ہوگا عمران خان کی جذباتی تقریر نے بھی بہت سے سوالات
خدشات کو جنم دیا ہے قادری صاحب کی طرح وہ بھی پراسرار تقریر کرکے اپنے،
نوجوانوں کو اشتعال دلانا چاہتے ہیں اگر کسی نے ان پر حملہ نہیں کرنا تو انکی تقریر ملک
دشمنوں کو دعوت دے رہی ہے کہ حملہ کیا جائے تاکہ ملک میں آگ و خون کو بازار
گرم ہو اپنے نوجوانوں کو اس طرح حکم دینا کوئی دانش مندی نہیں ہے اس اعلان سے
عمران خان بھی پائیدار شخص ثابت نہیں ہوئے مخلص رہنماء تو مرتے وقت بھی اپنے
ساتھیوں کارکنوں کو ملک میں امن قائم رکھنے کے لئے پرامن رہنے کی تلقین کرتے ہیں
مگر یہاں بغاوت، قتل و غارت گری کا حکم دیا جا رہا ہے اس اعلان کے بعد طاہرالقادری
اور عمران خان میں کوئی فرق نہیں رہ

جاتا عمران خان نے اگر فرق قائم رکھنا ہے تو ابھی سے ہوش سے کام لینا ہوگا کہیں ایسا نہ ہو خان صاحب آپ کے جذباتی ،اقتدار کے حصول کے لئے کئے جانے والے خطابات ملکی سلامتی کے لئے خطرہ بن جائیں تب قوم آپ اور آپ کی جماعت کو کبھی معاف نہیں کریگی 14 اگست کو مارچ ضرور کریں مگر ملک کی نازک حالت کا بھی ضرور خیال رکھئے گا قوم 14 اگست کو امن محبت اخوت عزم نو کا پیغام سننا چاہتی ہے اس پر قوم کو تقسیم کرنا ہر گز درست نہیں ۔۔۔۔ان خدشات کا اظہار بھی کیا جارہا ہے کہ انقلاب مارچ اور آزدی مارچ کے پیچھے عالمی ملک دشمن خفیہ ہاتھ ہیں جو ملک کی اینٹ سے اینٹ اسکے اپنوں کے ہاتھوں سے ہی بجوانا چاہتے ہیں اسکے لئے یوم آزدی کا انتخاب کیا گیا ہے ساری قوم خصوصا ڈاکٹر انقلابی اور سونامی خان کو یوم آزادی پر تصادم سے گریز کرنا ہوگا اگر خدا نخواستہ ایسا نہ ہوا تو قوم انکو معاف نہیں کریگی ۔

وہ بڑا باکمال آدمی تھا

ایک سلیم الفطرت ،دھیمے مزاج،پر وقار، بارعب، بااخلاق ، باحیاء،انسانوں کا ہمدرد، صحابہ کرامؓ و اہلبیت عظامؓ کے عشق میں فنا ایک شخص جس نے ساری زندگی صحابہ کرامؓ و اہلبیت عظامؓ کی پہرہ داری میں گزاری اسی وجہ سے انھیں کبھی جرنیل لاہور، کبھی قائد لاہور پھر زندگی کے آخری ایام میں امیر و سرپرست لاہور مقرر رہ کر ناموس صحاب پیغمبرؐ کا عظیم رضاکار رہنے کا شرف حاصل رہا۔ایک بار بی بی سی کے نمائندے نے انٹرویو میں پوچھا کہ جناب !آپ دنیادار آدمی ہیں آپ کو اس مشن میں کس نے لگایا تو شیخ اکملؒ مرحوم نے کہا کہ اس مشن پر مجھے مولانا قاری عبدالقیوم ربانیؒ نے لگایا میرے اہلسنت کے سنی بزرگو ،دوستو، بھائیو! قاری عبدالقیوم ربانیؒ کا لگایا ہوا پودا آج ہم سے جدا ہو چکا ہے ہمارے درمیان ان کی یادیں ، باتیں ،تذکرے ہی رہ گئے ہیں اس صحابہؓ و اہلبیتؓ کے دیوانے ، پروانے، مستانے، فداکار نے صدق و وفا کی ایک تاریخ رقم کی ہے آپؒ نے اپنی ساری زندگی کے شب و روز ناموس صحابہؓ کی تحریک کے لئے وقف کر رکھے تھے ان کا جینا مرنا اسی مشن سے وابستہ رہا اسی مشن پر کا ربند رہتے ہوئے وہ جان اپنے خالق حقیقی کے سپرد گزشتہ روز 12 اکتوبر 2014 کو پیش کر گئے۔ شیخ اکملؒ ایک دھیمے مزاج کے انتہائی عاجز انسان تھے احباب اہلسنت نے

راقم کے ساتھ انکے تذکرے متعدد بار کئے کہ شیخ صاحبؒ مخالفین سے بھی منظم دلائل کے ساتھ دھیمے لہجے میں گفتگو کرتے۔انتظامیہ سے مذاکرات کے انھیں گر خوب آتے تھے متعدد بار دشمنان اصحاب رسولؐ کے خلاف منعقد ہونے والی غیر قانونی تقریبات کو انھوں نے انتظامیہ کے ساتھ مذاکرات کرکے روکا۔ایک بار ایک ایسی ہی غیر قانونی تقریب منعقد ہونے جارہی تھی موقعہ پر انتظامیہ سے مذاکرات کیلئے شیخ صاحبؒ تشریف لائے انتظامیہ سے مذاکرات کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ایسے پروگراموں کی ہم قطعاً اجازت نہیں دے سکتے جو غیر قانونی ہونے کے ساتھ اصحاب پیغمبرؐ کی دشمنی پر مبنی ہوں عوام اہلسنت کم علمی کی بنیاد پر دشمنان صحابہ کی چالوں کو نہیں سمجھتے ہم انکی چالوں سے خوب واقف ہیں ہم ایسی غیر اخلاقی تقریب ہرگز نہیں ہونے دیں گے انتظامیہ خود اس تقریب پر پابندی عائد کرے ورنہ صحابہؓ کے دیوانے ،پروانے طاقت سے روک کر دکھائیں گے اس گفتگو کے بعد انتظامیہ نے اس پروگرام پر پابندی عائد کردی شیخ محمد اکملؒ کو صحابہؓ واہلبیتؓ سے جنون کی حد تک عشق تھا انکی جنونیت کا یہ عالم تھا کہ اپنا ذاتی کاروبار زندگی فروغ مشن پر قربان کردیا حالت یہاں تک آ گئی کہ کرائے کے مکان میں مقیم ہونا پڑا۔تحفظ ناموس صحابہؓ کا مشن ہر دم آپؒ کے دل و دماغ میں تروتازہ اور اوج ثریا پر رہا اس میں کمی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا بلکہ ہر آنے والا دن ان کا یہ جذبہ جنون ترقی کی بلندیاں طے کرتا رہا، بلآخر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔جماعت کے کارکنان سے محبت

الفت ان کے جذبات کا خیال رکھنا کسی کارکن پر تکلیف، پریشانی آتی تو مرحوم تڑپ جاتے اور انکی مدد کیلئے بغیر بلائے پہنچ جاتے ۔جب بندہ کو مولانا یسین برادران کا اس حادثہ پر مبنی میسج موصول ہوا تو بندہ کو شدید رنج و غم ہوا، ساتھ ہی انکا اخلاق و تقوی، بہادری پر مبنی اوصاف یاد آنے لگے واضح رہے کہ شیخ صاحبؒ ٹریفک حادثہ میں زخمی ہوئے تھے جسکی وجہ سے دماغ کو چوٹ لگی جنرل ہسپتال میں زیر علاج تھے جانبر نہ ہوسکے چوبرجی کوارٹرز گراونڈ میں جب انکا جنازہ ادا کرنے کیلئے بندہ گیا تو غلامان صحابہ کثیر تعداد میں جسد خاکی آنے سے پہلے پہنچ چکے تھے انکے چہرے حزن میں ڈوبے ہوئے لب کشائی کر رہے تھے کہ آج ہم پھر ایک شجر سایہ دار سے محروم ہوگئے آج عوام اہلسنت لاہور اپنے آپ کو ایک بار پھر یتیم ،لاوارث ، بے سہارا تصور کر رہے ہیں ، تیری باوفا زندگی پر تمھیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں آپؒ کو خراج تحسیں پیش کرنے کیلئے مولانا عبدالروف فاروقی مرکزی جنرل سیکرٹری جے یو آئی (س)، مولانا محمد اشرف طاہر صدر اہلسنت والجماعت پنجاب، قاری علیم الدین شاکر رہنما عالمی مجلس ختم نبوت ، مولانا حسین احمد اعوان صدر اہلسنت لاہور، مولانا یوسف رہنما مجلس احرار اسلام، مولانا اسلم لغاری، مولانا قاری عطاالرحمان ، مولانا عبداللہ ودیگر مذہبی رہنماؤں نے مرحوم کو خطابات کیےاور متعدد دینی رہنماؤں نے شرکت کی، مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ جو لوگ اپنے نظرئے ، مشن اور کاز پر زندگی گزارتے ہیں وہ کبھی نہیں مرتے بلکہ زندہ رہتے ہیں شیخ اکمل بھی انہی میں سے

ایک ہیں جنھوں نے ناموس صحابہؓ کے مشن کی خاطر اپنی زندگی وقف کئے رکھی جیلوں ہتھکڑیوں ،مشکلات سے کبھی نہ گھبرائے جرات مندانہ زندگی گزاری شیخ اکمل کے نقش، قدم پر چلتے ہوئے زندہ دلان لاہور کے نوجوان تحفظ ناموس صحابہؓ کا مشن جاری رہے گا آپؒ کی نماز جنازہ مولانا محمد اشرف طاہر نے ادا کروائی میانی صاحب قبرستان میں تدفین کی گئی ۔ میرا ایمان و وجدان کہتا ہے کہ اپنے روحانی بیٹے کا استقبال کرنے کے لئے حضرت سیدہ امی عائشہ ،خاتون جنت سیدہ فاطمہؓ ،سیدنا ابو بکر صدیقؓ خلفائے راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کے ساتھ ضرور آئے ہوں گے اللہ کے حضور دعا ہے کہ خدا انکی لحد پہ شبنم افشانی کرے۔۔۔۔اور مرحومؒ کو حضور ﷺ ،صحابہ کرامؓ کی رفاقت نصیب فرمائے (امین)
شیخ صاحبؒ کی ذاتی بالخصوص جماعتی زندگی کے لاتعداد تذکرے ہیں جن کا یہاں ذکر نہیں ہو سکا جس کی راقم عوام اہلسنت سے پیشگی معذرت چاہتا ہے۔

فلسطینی شہدا کی پکار

یہودی اسرائیلیوں کی بم باری، زمینی حملوں کے نتیجے میں 1800 سے زائد فلسطینیوں کو مسلمان ہونے کے جرم میں شہید کر دیا گیا جدید اسلحے سے لیس اسرائیلی فلسطینیوں پر چڑھ دوڑے ہیں امریکہ کی ناجائز اولاد اسرائیل کے ٹینک غزہ کے مسلمانوں پر آگ وشعلے برسا کر خون مسلم کو خاک وخون میں تڑپا رہے ہیں جب خبر ملی کہ مست ہاتھی کی اسرائیلی ٹینک غزہ کے مسلمانوں پر چڑھ دوڑے ہیں تو اندر کی غیرت مسلم نے جوش مارا، دل خون کے آنسو رو دیا اور مسلمانوں کی بے بسی، کمپسری پر اتنا ترس آیا کہ شائد پہلے کبھی نہ آیا ہو امت مسلمہ کی طرف سے کوئی عملی، دفاعی اقدام نہیں کیا گیا مسلمان نہ جانے کیوں یہ بھول گئے فرمان رسول ﷺ کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں اگر جسم کے ایک حصے میں تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ غزہ میں شہید ہونے والے کلمہ گو مسلمانوں کے حق میں اور انھیں یہود کے ظلم سے بچانے کے لئے کتنے عملی اقدام کئے ؟؟؟

یہ وہی ارض فلسطین ہے کہ خلیفہ عبدالحمید کے زمانے میں یہودیوں کا ایک وفد خلیفہ کے پاس ملنے گیا یہ انیسویں صدی کی بات ہے اس زمانہ تک خلافت عثمانیہ مغربی طاقتوں کے مقابلے میں بہت کمزور ہو چکی تھی اسکی مالی حالت بہت خراب

تھی اور وہ مقروض بھی تھی صیہونی وفد نے خلیفہ سے کہا کہ اگر آپ بیت المقدس کا علاقہ اور فلسطین ہمیں دے دیں تاکہ وہاں یہودی آباد ہو سکیں تو ہم آپکی سلطنت کا سارا قرض ادا کر دیں گے اور کئی ٹن سونا بھی آپ کو دیں گے خلیفہ عبدالحمید نے اپنے پاوں کی انگلی سے زمین کی تھوڑی سی مٹی کرید کر کہا کہ اگر یہ ساری دولت دے کر تم بیت المقدس کی اتنی مٹی بھی مانگوگے تو نہیں ملے گی۔۔۔آج مسلمانوں کی بے حسی، بے بسی غلامانہ ذہنیت، عدم وحدت کے باعث اسرائیل جیسے ملک کا وجود وہیں پر ہی ظاہر ہوا، جہاں کی تھوڑی سی مٹی خلیفہ نے دینے سے انکار کیا تھااور وہی دشمن اسلام آج فلسطین اور بیت المقدس پر قبضے کے لئے کئی بار یہاں حملے کرچکا اب کی بار ظلم، بدمعاشی کی حد ہو گئی کہ فلسطین کے مسلمانوں کو خاک وخون میں تڑپا کر امت مسلمہ کی غیرت وحمیت کو منہ چڑھا رہا ہے۔ فلسطینی نہتے شہدا مارے جارہے ہیں مسلم ریاستوں کے حکمرانوں (جو اللہ کے نظام خلافت کا حق غصب کئے ہوئے ہیں) کے پاس اسرائیل کی بدمعاشی روکنے کے لئے تو درکنا مزمت کے لئے وقت نہیں ہے شہدائے فلسطین کی روحوں کی صدا آرہی ہے اہل درد اسے سن رہے ہیں صدا یہی ہے کہ 60 کے قریب مسلم ریاستوں کے سربراہان، افواج، دولت مندو، بااختیار کلمہ گو مسلمانو! اللہ کا فرمان ہے کہ یہودی اور نصاری تمہارے کبھی دوست نہیں ہو سکتے۔ تم ان سے دوستی ختم کرکے اللہ کے فرمان پر عمل کب کروگے؟ یہودیوں کی طرح تم بھی ہمارے قتل میں برابر کے شریک ہو کیونکہ تمہارے پاس سب کچھ ہونے کے باوجود تم ہماری مدد

کرنے سے قاصر رہے اور تمہاری مجرمانہ خاموشی، یہود و نصاریٰ کی غلامی کے باعث ہمیں بے گناہ ہونے کے باوجود قتل کر دیا گیا اے دنیا کے منصفو! بتاو ہمیں کس جرم میں قتل کیا گیا؟ اے مسلم حکمرانو! تم نے ہمارا دفاع کیوں نہ کیا؟ ہم مسلم تو ایک جسم کی مانند تھے تم الگ کیوں ہوئے؟ اے مسلم دنیا کے حکمرانو! تم خلافت کے خلاف بے بنیاد پراپیگنڈہ کرتے ہو جبکہ خلافت اور خلیفہ نے آخری سانس لیتے وقت بھی ہماری سر زمین کا تحفظ کیا۔۔۔ تم کفر کا نظام جمہوریت چھوڑ کر اسلام کے نظام خلافت کو کب اپناؤ گے؟ تاکہ ہماری موجودہ، آنے والی نسلیں ان ظالموں کے ظلم سے محفوظ رہ سکیں۔

معزز قارئین! واقعی ہی ایسے نظام کی اشد ضرورت ہے جو غلبہ، جرات، غیرت، مضبوط معیشت، مضبوط دفاع کا حامل ہو وہ صرف اور صرف مسلمانوں کے لئے اسلام کا نظام خلافت ہی ہے نظام باطل جمہوریت کو اپنانے سے ہم بے حس، بے غیرت، نرد دل، مقروض، محکوم ہی نہیں پتہ نہیں کیا کچھ بن گئے ہیں ارض فلسطین اور قبلہ اول خلافت کی مضبوط حکومت کا بڑی شدت سے انتظار کر رہے ہیں لیکن جب مسلم دنیا اس مقدس نظام کی مخالفت اور اس کے قیام کے لئے کئے جانے والے اقدام کو ڈی ریل کرنے کی خاطر اسے خوف ناک، پتھر کے دور کا نظام، ناکام، جبر کا نظام حکومت قرار دے کر جرم عظیم کر رہی ہو تو خلافت اور عمر بن عبدالعزیز جیسے حکمران تو درکنار خلیفہ عبدالحمید جیسے حکمران ایسے لوگوں کو اللہ تعالی عطا

نہیں کرتے۔۔۔۔ کیونکہ اللہ بھی ایسے لوگوں کی حالت تبدیل نہیں فرماتے جو اپنی
حلات تبدیل کرنے کے خواہش مند نہیں ہوتے۔

پاکستان کو تعلیمی انقلاب کی ضرورت ہے

پاکستان میں تعلیم کی صورتحال بڑی خراب ہوتی جارہی ہے اسکی کئی وجوہات ہیں جن میں چیدہ چیدہ کا تذکرہ از حد لازم ہے کہیں اداروں کی چھت نہیں ،تو کہیں چاردیواری سے محروم، کہیں نظام و نصاب تعلیم پر عالم کفر کا شب خون ، کہیں تعلیمی ادروں میں جنسی تعلیم کی گھناؤنی سازشیں، مخلوط نظام تعلیم کی لعنت پاکستان جیسے اسلام پسند معاشرے کی کمر پر چھورا گھونپ رہی ہیں ، کہیں ادارے بنیادی تعلیمی سہولیات سے محروم ہیں ماہرین تعلیم کا کہنا ہے کہ تعلیم کے لئے درس گاہ، متعلّم، معلم کا ہونا لازم وملزوم ہے اسوقت ملک بھر میں ان تینوں بنیادی عناصر کی شدید کمی محسوس کی جارہی ہے ایک رپورٹ کے مطابق اسوقت صوبہ پنجاب بھر کے انٹر میڈیٹ، گریجوایٹ، پوسٹ گریجویٹ تعلیمی اداروں میں اساتذہ کرام کی کمی کئی سالوں سے مسلسل چلی آرہی ہے تفصیلات کے مطابق صوبہ بھر کے سرکاری کالجز میں اساتذہ کی کمی کو پورا نہ کیا جاسکا سرکاری کالجز میں عرصہ دراز سے ناقص اور غیر تسلی بخش نتائج کی بڑی وجہ کالجز میں اساتذہ کی ناکافی تعداد ہے ،ہر سال انٹر میڈیٹ اور گریجوایشن کے سالانہ امتحانات میں 30 فیصد سے کم نتائج دینے والے کالجز کے خلاف محکمہ کی جانب سے مخصوص وقت کے لئے کاروائی کی جاتی ہے جبکہ کالجز کی کارکردگی کو بہتر بنانے کیلئے کوئی ٹھوس اقدام

نہیں کئے جاتے۔اطلاعات کے مطابق پنجاب کے سرکاری کالجز میں لیکچرارز،اسسٹنٹ پروفیسرز،ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کی 4906 آسامیاں خالی ہیں ،ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ذرائع کے مطابق اسوقت کالجز میں گریڈ 17 میں لیکچرارز مردانہ کی 917،لیکچرارز زنانہ کی 1428، گریڈ 18 میں اسسٹنٹ پروفیسرز مردانہ کی اسسٹنٹ پروفیسرز کی زنانہ کی 821، گریڈ 19 میں ایسوسی ایٹ پروفیسرز، 697 مردانہ کی 355، گریڈ 20 میں پروفیسرز مردانہ کی 34 اور زنانہ کی 37 آسامیاں گذشتہ کئی سالوں سے خالی ہیں اس طرح کیڈر میں گریڈ 21 کی 2آسامیاں بھی گذشتہ سالوں سے خالی ہیں، نیز گریڈ 21 کی مزید 10 نئی آسامیوں کی سمری بھی منظوری 5 کیلئے وزیراعلی پنجاب کو بھجوائی جاچکی ہے۔پنجاب بھرکے مرد و خواتین میں مختلف گریڈز کی منظور شدہ آسامیوں کی کل تعداد 19092 ہے جن جن میں 14187 آسامیوں پر ماہرین تعلیم خدمات سرانجام دے رہے ہیں جبکہ تاحال 4906 آسامیاں خالی ہیں ذرائع کا کہنا ہے کہ خالی ان آسامیوں کا معاملہ فنانس ڈیپارٹمنٹ میں چل رہا ہے معاملات طے ہونے کے بعد خالی آسامیوں پر تعیناتی کی سمری وزیراعلی پنجاب کی منظوری کے بعد پبلک سروس کمیشن کو بھجوائی جائے گی مندرجہ بالا رپورٹ کے بعد نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ پاکستان کے سب سے بڑے صوبے میں سرکاری سکولز کے علاوہ کالجز میں اتنی تعداد میں آسامیاں خالی ہیں تو دوسرے صوبوں کی صورتحال اس سے بھی زیادہ کمپرسی پر مبنی ہوگی جب اساتذہ ہی نہیں ہونگے تو تعلیمی معیار اور

مطلوبہ معیار کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے ؟ جبکہ دوسری طرف راقم سمیت لاکھوں لوگ ڈگریاں ہاتھ میں لئے تعلیمی میدان میں اپنی خدمات پیش کرنے کیلئے پر عزم دکھائی دیتے ہیں مگر آسامیوں کو پر نہیں کیا جارہا آخر کیوں؟ ہمارے نظام تعلیم کا دوسرا بڑا مسلہ اغیار، اسلام دشمنوں سے تعلیمی امداد لینا ہے جسکی وجہ سے نسل نو مستقبل خطرے میں پڑ گیا ہے یہ عالمی طاقتیں فنڈز فراہم کرکے اپنی مرضی کا نصاب تعلیم ترتیب دلوا رہی ہیں اسلامی فکر کو نصاب سے ختم کرنے کا یہ عمل درجہ بدرجہ جاری و ساری ہے اگر یہی سلسلہ چلتا رہا تو ایک دو دہائی کے بعد پاکستان کا نصاب تعلیم اسلامی فکر سے تہی دامن ہو چکا ہوگا اسلامی فکری حلقوں میں اس غلط پالیسی پر بہت تشویش پائی جارہی ہے یہ غلط ہی نہیں بلکہ خطرناک ترین فیصلہ ہے کیونکہ اس سے نسل نو اسلام سے دور ہوتی چلی جائے گی ان کا مستقبل قریب سیکولرازم کے سائے میں ہوگا کفر کی یہی سازش ہے کہ آج کا مسلمان نوجوان اسلام کی طرف راغب نہ ہونے پائے اسے اسلام مخالف یا مادیت پرست بنا دیا جائے اس قضیے کو حل کرنے کی اشد، فوری ضرورت ہے اس سازش کے خاتمے کیلئے سب سے پہلے حکومتوں کو اغیار، اسلام دشمنوں سے تعلیم کیلئے فنڈ لینے سے گریز کرنا ہوگا تعلیم کے فروغ کی خاطر خیرات اور بھیک مانگنے کے عمل کی وجہ سے ہمیں یہ دن دیکھنا پڑھ رہا ہے کہ سیرت النبی ﷺ، خلفائے راشدینؓ، صحابہ کرامؓ، اہلبیت عظامؓ، اولیااللہؒ کے تذکرے اور اسلام کا پیش کردہ نظریہ سائنس کتب سے غائب ہیں طلباء برادری میں ان اقدام کے بعد

بے چینی دیکھنے میں نظر آ رہی ہے دوسرا اقدام یہ ہونا چاہیے کہ صوبوں سے نصاب سازی کا اختیار واپس لے لیا جائے نصاب تعلیم تیار کرنا وفاق کی ذمہ داری ہو، یہ نصاب بیک وقت سارے ملک میں نافذ ہو، نصاب سازی کرتے وقت اپنی زبان اردو کو اہمیت دے کر نصاب قومی زبان میں تشکیل دیا جائے جو اسلامی اقدار و روایات کا امین ہو اس طرح طبقاتی نظام کے خاتمے کی سبیل نکلے گی، دوسرے ممالک کی زبانوں کو سیکھانے کیلئے حکومتی یا پرائیویٹ سطح پر کوچنگ سنٹر کھلے جا سکتے ہیں درس گاہوں کو تمام ضروری ،بنیادی سہولیات بہم پہنچانے کیلئے حکمران طبقے کو اپنے شاہی اخراجات میں کمی کرنا ہوگی وزیروں مشیروں کی فوج میں کمی انکے اخراجات کو کنٹرول کرکے تعلیم پر خرچ کیا جائے .برادر اسلامی ممالک یا ملک میں موجود مخیّر حضرات سے بھی فروغ تعلیم کیلئے معاونت لی جا سکتی ہے راقم کا یقین ہے کہ جس دن ہمارے حکمران تعلیم کو صحیح معنوں میں ترقی دینے پر رضا مند ہوگے تو تعلیمی میدان میں ہمارا ملک دنیا کی ترقی یافتہ قوموں سے آ گئے نکل جائے گا ،اسلام کا امین تعلیمی انقلاب پاکستان کی ضرورت اولیں ہے جسے نظر انداز کرکے قوم کا مستقبل تاریک کیا جا رہا ہے روشن مستقبل کیلئے

خود، اہم، منظم، مربوط، فکری بنیادوں پر فیصلے کرنا ہوں گے تاکہ پاکستان ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہوسکے۔

اسلامی انقلاب کب آئے گا؟

اسوقت ملک پر جاگیرداروں کا قبضہ ہے ہر پارٹی میں جاگیردار، سرمایہ دار، طاقت ور سانپ بن کر بیٹھا ہوا ہے اس طبقہ کی تعداد صرف پانچ فیصد ہے پچانوے فیصد عام عوام الیکشن کے دنوں ان حکمرانوں، سیاستدانوں کا دیدار کرتے ہیں جب الیکشن ہوجاتے ہیں تو یہ اپنے محلات میں محسور ہوجاتے ہیں ان تک عام عوام کی رسائی ناممکن ہوجاتی ہے پاکستان کے عوام ہر مرتبہ ان کے جھوٹے دعووں پر یقین کرکے ان کو منتخب کروادیتے ہیں تاکہ ان کو ریلیف مل سکے مگر ہر دفعہ ان کے ساتھ دھوکا ہوتا ہے ان کی امیدوں کا قتل عام اب بھی جاری و ساری ہے پچانوے فیصد کے ووٹوں سے کامیابی حاصل کرنے والے سیاست دان غریب عوام کو ریلیف دینے میں ناکام ہوگئے ہیں کیونکہ یہ سونے کا چمچہ منہ میں لیکر پیدا ہوتے ہیں انھیں عوام کے مسائل کادراک ہی نہیں ہو پاتا اسمبلیوں میں جاکر یہ ریڈزون بنالیتے ہیں کہ اس علاقے میں ہمیں ووٹ دینے والے غریب، مفلوک الحال لوگ نہیں آسکتے ان کا ادھر آنا منع ہے یہ معاملہ پاکستان کی کسی ایک پارٹی کے ساتھ نہیں بلکہ ساری پارٹیوں کے ساتھ ہے سوال یہ ہے کہ اسمبلیوں میں غریب کی نمائندگی کتنی ہے؟ کیا کبھی کسی غریب کو انکی اکثریت کے مطابق بڑی سیاسی پارٹیوں نے حصہ دیا جواب نفی میں ملے گا

آخر کیوں ؟ اکثریت غریب کی ہے مگر اسمبلی جسے شوریٰ کہا جاتا ہے وہاں غریب طبقہ نہ ہونے کے برابر کیوں ؟ ن لیگ اس وقت برسر اقتدار ہے اس کا جائزہ لیا جائے کہ اس پارٹی نے کتنے غریب لوگ اسمبلی میں بھیجے ہیں ؟ جن حضرات سے میں واقف ہوں انکی کی زندگیاں گزر گئیں اپنے علاقے میں ن لیگ کی وکالت کرتے ہوئے مگر ان غریبوں کو ن لیگ نے ٹکٹ نہیں دیئے ،اہم عہدوں پر وہی سرمایہ دار نظر آ رہے ہیں ہمارے لاہور کی معروف غریب شخصیات مشتاق مغل ،ملک محمود الحسن ،ملک شوکت علی، سردار نسیم ،عثمان تنویر بٹ کے علاوہ ہزاروں ایسے لوگ ہیں جو ہمیشہ ن لیگ کے ورکر رہے جیلوں ہتھکڑیوں سے نہیں گھبرائے مگر انھیں صوبائی یا قومی اسمبلی کے لئے پرپوز نہیں کیا گیا اسی طرح پی پی پی میں بھٹو نے اپنی سیاست کو چار چاند لگوانے کیلئے شروع میں ایک دو غریبوں کو ٹکٹ دیئے بعد میں ختم ۔۔۔ان کا غریب کارکن بھی ان سے مایوس نظر آ رہا ہے پی ایس ایف کے گذشتہ سابق چیف آرگنائزیشن سید راحیل شاہ جماعت کی طرف سے اہمیت نہ ملنے کی وجہ سے کنارہ کش ہوگے ہیں نئی ابھرتی پارٹیاں تحریک انصاف ،عوامی تحریک ہیں ان کے ارد گرد بھی تجزیہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ یہاں بھی غریب کو نعرے لگانے ،جلوس نکالنے کیلئے ٹشو پیپر کی طرح استعمال کیا جا رہا ہے جبکہ اسٹیج پر غریب کارکن نظر نہیں آتیگر کوئی اسٹیج پر چڑھ جائے تو اسے اچھوت سمجھ کر اتار دیا جاتا ہے انکی جگہ وہ سرمایہ دار، جاگیر دار نظر آ رہے ہیں جو اپنے مقاصد کے لئے ہمیشہ تیور بدلتے رہے ہیں تبدیلی کا نعرہ

لگانے والوں کے قائدین ان طاقت ور سرمایہ داروں جاگیرداروں کے مفادات کو کیسے لگا رہے ہیں جب invester پس پشت ڈال سکیں گے ؟ جو ہر روز لاکھوں روپے بطور ان دھرنا برادری کی حکومت آئے گی تو ان جماعتوں کے قائدین کس طرح انکی خواہشات کے پلوں کے سامنے بند باندھ سکیں گے ؟ ہر ذی شعور اس حقیقت سے با خبر ہے کہ سابقہ پارٹیوں کی طرح مذکورہ بالا نومولود پارٹیاں بھی سابقہ روش کو ختم نہیں کر سکیں گئیں کیونکہ جمہوریت کی فطرت ہی جاگیردارنہ، سرمایہ دارنہ ہے یہاں تو اسکی کی گاڑی چلے گی جو سرمایہ دار ،طاقت ور ہے غریب تو بس نعرے لگانے کے لئے ہی ان پارٹیوں میں شامل ہوتا ہے تاکہ میرے بیٹے ، بھائی، بیٹی کو سرکاری نوکری ہی مل جائے اس ظالم نظام کی فطرت تو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا آپ دنیا بھر میں قائم اس نظام کے کرتے دھرت دیکھیں سرمایہ دار ہی نظر آئیں گے اس نظام میں میرٹ، صلاحیت، تقویٰ، اخلاص، انسانی ہمدردی کے اوصاف کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا چلتا ہے تو سرمایہ۔۔۔۔۔ اوصاف تو اسلام کے لاریب نظام خلافت نے متعین کئے ہیں جس میں غریب باصلاحیت ، تقویٰ، اخلاص کا حامل نیک سیرت مسلمان انسانوں کا خلیفہ بنا دیا جاتا ہے یہاں تو کوئی امیدوار نہیں ہوتا کوئی بالغ رائے دہندگی کا دہندہ نہیں ہوتا بلکہ سربراہ مملکت کو تو اہل الرائے ، صالح لوگ مقرر کرتے ہیں جمہوریت میں تو میرے مسلمان بھائیو ! حریص لوگ اقتدار کے امیدوار ہوتے ہیں جنھیں اکثریت منتخب کرتی ہے جبکہ قرآن اپنے نبی ﷺ کو اکثریت کی بات ماننے سے منع

کر رہا ہے کہ اے نبی ﷺ اگر آپ اکثریت کی بات مانیں گے تو یہ آپ کو گمراہ کردیں گے (القرآن) اہل جمہوریت عہدے جاہ و جلال رعب دبدبے کے لئے حاصل کرتے ہیں جبکہ اسلام کے عادلانہ نظام میں حکمران خلیفہ کی ذمہ داری بہت بھاری ہوتی ہے ایک ڈیوٹی ہوتی ہے اسی لئے با صلاحیت لوگ بھی اسے سرانجام دینے سے گھبراتے ہیں جس کو مسلمان ی ذمہ داری سونپ دیں وہ عوام کا خادم ہوتا ہے ، مخلص ہوتا ہے اپنی عوام کے ساتھ ،اللہ تعالیٰ کو بھی جواب دہ ہوتا ہے اپنے ہر عمل کا۔۔۔۔۔۔ فضول خرچی نہیں ہوتی عوام کے پیسے سے۔۔۔۔ کیونکہ عوام کا پیسہ ایک امانت ہوتا ہے انکے پاس۔۔۔۔ جسے وہ امانت سمجھتے ہیں۔ اسوقت مسلمانوں کو وہ نظام چاہیے جو اللہ کا نظام ہے جس میں غریب کو اہمیت بنیادی طور پر دی جاتی ہے جب یہ نظام قائم ہوجائے گا تو عوام سمجھے گی کہ انقلاب اب آگیا۔۔۔۔ اگر ایسا نہ ہوا تو عوام ہر ایک سے پوچھتی رہے گی کہ انقلاب کب آئے گا؟ عوام کے لئے پیغام ہے کہ خدارا ! اس نظام کی طرف پلٹو جو تمہارا حقیقی نظام ہے اس کے بغیر تمہارے مسائل حل نہیں ہوں گے۔

مراد پیغمبر، امام عدل و حریت خلیفہ ثانی سیدنا فاروق اعظمؓ

اسلام کے دامن میں بہت سی مایہ ناز شخصیات ہیں جو اسلام کی عظمت کی دلیل ہیں ان ہستیوں کی زندگیاں مسلمانوں کیلئے ہی نہیں بلکہ ہر انسان کے لئے مشعل راہ ہیں ان کی زندگیوں کے گوشوں میں رشدوہدایت کے چراغ سموئے ہوئے ہیں ان کی سیرت و کردار قیامت آنے والے انسانوں کیلئے باعث رہنمائی ہیں ان میں انبیاء کرام کے بعد صحابہ کرامؓ کی ہستیاں ہیں جو انسانیت کیلئے معیار کی حیثیت رکھتی ہیں خلیفہ دوئم سیدنا فاروق اعظم ان میں سے اہم ترین شخصیت ہیں حضرت عمرفاروقؓ اسلام کی وہ جلیل القدر شخصیت ہیں جن کے لئے اللہ کے رسول ﷺ کے مقدس ہاتھ باگاہ الٰہی میں اٹھے ،اللہ تعالیٰ سے نبی مکرم ﷺ نیسیدنا عمرفاروقؓ کو خود مانگا کہ اللہ اے ! اگر تو چاہتا ہے کہ اسلام کو عزت ملے تو عمر ابن خطاب یا عمرو ابن شہام (ابوجہل) میں سے کسی ایک کو اسلام کی دولت سے سرفراز کر دے تواللہ تعالیٰ نے حضرت فاروق اعظمؓ کو اسلام کی دولت سے مالا مال فرمایا یعنی سب صحابہ کرامؓ نبی اکرم ﷺ کے مرید ہیں جبکہ سیدنا فاروق اعظمؓ مراد ہیں جب حضرت عمرفاروقؓ مسلمان ہوئے تو آپؓ کے رعب وجلال کی وجہ سے کسی کافر میں ہمت نہ ہوئی کہ مسلمانوں کو خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے سے روک سکے آپؓ عشق رسول کا معیار ہیں حضور ﷺ کا ہر حکم اپنے لئے حرف آخر سمجھتے تو ایک مرتبہ کسی منافق نے

حضور ﷺ کا فیصلہ سننے کے بعد حضرت عمر ابن خطابؓ سے فیصلہ کروانے کا ارادہ کیا جب آپؓ سے فیصلہ کروانے وہ لوگ گئے تو فریق اول یہودی نے بتایا کہ آپؓ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے پہلے فیصلہ میرے حق میں کر دیا ہے یہ شخص اب آپؓ کا فیصلہ چاہتا ہے تو اس پر حضرت عمرؓ اندر گئے تلوار لے کر باہر آئے اور اس منافق کا سر تن سے جدا کرتے ہوئے فرمانے لگے جو نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کے بعد اپنا فیصلہ عمرؓ سے کروانے آئے گا تو پھر عمرؓ کا فیصلہ یہ ہو گا حضرت عمرؓ نے متعدد بار حضور ﷺ کو مشورہ دیا اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن بنا کر نازل کر دیا حضرت عمرؓ کے بارے میں حضور کا فرمان ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا مگر میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ،مزید فرمایا عمرؓ کو دیکھ کر شیطان بھاگ جاتا ہے ،حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے عہد خلافت میں عدل و انصاف کی ایسی مثالیں رقم کیں کہ جن کی نظیر آجتک کوئی پیش نہ کر سکا حضرت عمر فاروقؓ نے ایسا نظام عدل قائم کیا کہ دریا،زمین،درندے آپؓ کا حکم ماننے پر مجبور ہو گئے اگر ہم آج بھی جمہوریت کو تین طلاق مغلظہ دے کر اسلامی نظام خلافت قائم کر دیں تو وہی ٹھنڈی ہوائیں چل سکتی ہیں وہی امن و آشتی پر مبنی نظام قائم ہو سکتا ہے مگر آج ہم نظام باطل جمہوریت کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں جسکی وجہ سے دنیا مسائلستان بن چکی ہے۔

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کا دور خلافت سادگی ،خدمت خلق،انصاف کے عملی

نمونہ سے عبارت تھا آپ کا مرکزی دفتر مسجد نبوی تھا اسی مرکز سے دنیا کی بڑی بڑی قوتوں کو زیر و زبر کرنے اور اطراف عالم میں پیغام اسلام پہنچانے کے فیصلے صادر ہوتے ۔فاروق اعظم 22 جمادی الثانی 13 ہجری کو منصب خلافت پر فائز ہوئے تو آپؓ نے اپنے دور خلافت میں اسلام کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے حتیٰ کہ کافر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اگر دنیا میں ایک عمر اور ہوتا تو کفر کا نام و نشان مٹ جاتا حضرت عمرؓ کا عدالتی نظام دور حاضر کی طرح کا نہ تھا بلکہ انتہائی آسان اور سہل ،انصاف آپکی خصوصیات میں سے ہے یہاں کسی قسم کی رشوت، سفارش یا جھوٹی گواہی ،جانبداری اور بے ایمانی کا تصور نہ تھا خلیفہ وقت بھی عدالت کے روبرو پیش ہو کر جواب دینے کا پابند تھا۔

حضرت عمر فاروقؓ جب خلیفہ بنے تو آپؓ نے فرمایا۔مجھے تم سے آزمایا جا رہا ہے اور تمہیں مجھ سے میں پیشر وؤں کے بعد تم پر جانشین بن رہا ہوں جو چیز ہمارے سامنے ہو گئی (یعنی مدینہ میں)اسے ہم شخصی طور پر انجام دیں گے اور جو غائب ہو گی تو اس کے لئے قوی اور قابل افراد کو مامور کریں گے جو اچھا کام کرئے گا اس پر ہمارا احسان بھی زیادہ ہو گا جو برائی کرئے گا اُسے ہم سزا دیں گے اللہ تعالیٰ تمہیں اور ہمیں معاف کرئے۔

امام ابن قیم جوزیؒ نے سیرۃ عمر بن خطابؓ کے صفحہ 71 پر ارکان دولت اور افسران بالا کے بارے میں حضرت عمرؓ کا وہ قول نقل کیا ہے جس کے مطابق حکومتی خزانہ کے بارے میں اُن کے فرائض کا پتہ چلتا ہے کہ ایک مختصر جملے میں خلیفہ دوم کتنے جامع اور منفرد احکام جاری کرتے تھے۔ وہ شخص جو مسلمانوں کے امور کا نگران بنا وہ اُن کا غلام ہے ان کی خیر خواہی اور ان کی امانتوں کا پاس اسی طرح فرض ہے جس طرح غلام پر اپنے آقا کے سلسلے میں حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ میں بادشاہ ہوں یا خلیفہ تو حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا اگر مسلمانوں کی ریاست کے حق سے ایک درہم بھی کم یا زیادہ وصول کریں اور اسے حق کے سوا کسی اور مصرف میں خرچ کریں تو آپ خلیفہ نہیں بادشاہ ہیں یہ سن کر حضرت عمرؓ کے آنسو جاری ہو گئے۔ محمد بن سعدؒ آگے لکھتے ہیں یہ سن کر لوگوں نے آپکو اطمینان دلایا کہ آپؓ کا طرز عمل وہی ہے جو خلیفہ کا ہونا چاہیے اس پر عمرؓ خاموش ہو گئے، محترم قارئین ذرا غور فرمائیں کہ خلیفہ ثانی نے قومی خزانے کی نسبت کس قدر احساس ذمہ داری کا مظاہرہ کیا ہے جو کہ سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں بڑے اہتمام کے ساتھ خلیفہ اور رعایا کے حقوق، اختیارات اور سلطنت و حکومت کے نظم کے متعلق ایک اہم خطبہ دیا جسکے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

صاحبو ! کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کی معصیت الٰہی میں اسکی اطاعت کی جائے کسی حاکم کیلئے جائز نہیں کہ وہ رعایا کے مال میں کمی بیشی کی اجازت دے صرف تین طریقے ہیں جن کے اختیار کرنے سے مال کا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

1 ناجائز طریقے 3 ۔ حق میں صرف کیا جائے 2۔ یہ کہ حق کے ساتھ وصول کیا جائے سے خرچ نہ کیا جائے

میری اور تمہارے مال کی مثال یتیم کے ولی کی ہے کہ اگر میں متمول ہوں گا تو خود ہی اس سے احتراز کروں گا میں کسی کو یہ موقع نہ دوں گا کہ وہ کسی پر ظلم کرے اگر کسی نے ایسا کیا تو میں اس کے چہرے کو اپنے پاؤں سے مسل دوں گا مجھ پر تمہارے حق میں جن کو میں اسلئے بیان کرتا ہوں کہ تم ان کے بارے میں مجھ سے مطالبہ کر سکو (تاریخ یعقوبی) آپ رشوت ستانی کے سخت خلاف تھے اور آپ حکام کو سختی سے رشوت ستانی سے بچنے کی تلقین کرتے ایک موقعہ پر ایک حکام کے نام درج ذیل خط بھیجا انصاف میں تمام لوگوں کو برابر سمجھو قریب و بعید میں امتیاز نہ برتو اور رشوت سے بچو۔

جب قاضی شریح مسند انصاف پر بٹھائے گئے تو حضرت عمرؓ نے ان کے نام حکم نامہ میں تحریر فرمایا کہ نہ کچھ خریدو نہ بیچو، نہ رشوت لو، عسکری کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ وہ پہلے شخص ہیں جن کو امیر المومنین سے موسوم کیا گیا آپکی

اولیات میں خاص طور پر قابل ذکر باتیں یہ ہیں۔

آپ نے بیت المال قائم کیا، ماہ رمضان میں تراویح با جماعت جاری فرمائی، سب سے پہلے تاریخ وسال ہجری جاری کیا، لوگوں کے حالات معلوم کرنے کیلئے راتوں کو آبادی کا گشت کیا، ہجو مذمت کرنے والے لوگوں پر حد جاری فرمائی، شراب پینے والے پر اسی کوڑے لگوائے، متعہ کی حرمت کو عام کیا اور اسے کسی فرد کے لئے بھی جائز نہ کیا، جن لونڈیوں سے اولاد ہو جائے انکی خرید وفروخت ممنوع قرار دے دی، نماز جنازہ میں چار تکبیریں پڑھنے کا حکم دیا، دفاتر قائم کئے اور وزارتیں معین و مقرر فرمائیں، سب سے زیادہ فتوحات حاصل کیں، مصر سے بحر ایلہ کے راستے مدینہ منورہ غلہ پہنچانے کا بندوبست کیا، صدقہ کا مال اسلامی امور پر خرچ کرنے سے روکا، گھوڑوں پر زکوۃ وصول کی گئی، ترکہ اور ورثے کے مقررہ حصوں کی تقسیم کا نفاذ فرمایا، شہروں میں قاضی مقرر فرمائے، کوفہ، بصرہ، جزیرہ، شام اور موصل کے شہر آباد کئے حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں محکمہ پولیس محکمہ ڈاک محکمہ فوج جیسے اہم شعبہ جات کا اجراء کیا علاوہ ازیں آپکے دور خلافت میں اہم شاہراوں کی تعمیر بھی ہوئی، آپ کے دور حکومت میں قیصرو کسریٰ، دمشق، بصرہ، ایلہ، نیشاپور، الجزیرہ، قصیاریہ مصر، اسکندریہ اور نہاوند فتح کئے آپؓ نے سلطنت کے تمام مفتوحہ علاقوں کا دورہ کیا ہر ہر علاقے ہر ہر شہر میں کھلی کچہریاں لگائیں مواقع پر احکامات

جاری کئے حکمرانوں کے دروازے پر دربان مقرر کرنے پر پابندی لگائی آپؓ کا دور اسلامی تاریخ کا درخشندہ دور ہے اس عہد کی کہانیاں تمام مذاہب میں ضرب المثل بن گئی ہیں ایڈورڈ گبن، روسو، ویدرک، برناڈشا، بہرواور عیسائی، یہودی کمیونسٹ سبھی حکمران آپکے طرز زندگی دستور مملکت پر آج تک رطب اللسان ہیں۔

حضرت عمرؓ 24 ہجری یکم محرم کو نماز فجر میں ایک ایرانی ابولولو فیروز نجوسی کے ہاتھوں زخمی ہو کر جام شہادت نوش فرما گئے آپ کو روضہ رسول ﷺ نے نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

غزہ ملین مارچ اور 2 ناکام مارچ

ملک میں دو مارچ حصول اقتدار کے لئے طوفان بد تمیزی پیدا کئے ہوئے ہیں انکے پہلے تین مطالبات ایک جیسے ہیں جن پر عمل ہو ہی نہیں سکتا جبکہ باقی پر جمہوریت پسند حکمران اور تمام جماعتیں راضی نظر آتی ہیں قادری کا انداز بتا رہا ہے کہ مذاکرات ہو جائیں گے مگر عمران خان نے دو دن کے بعد سول نافرمانی کی تحریک شروع کرنے اور ریڈ زون میں داخل ہونے کا اعلان گذشتہ شب کر دیا ہے اس اعلان کے بعد ملک بھر میں عمران خان کے تشخص پر انگلیاں اٹھنا شروع ہو گئی ہیں عام تاثر قائم ہوگیا ہے کہ عمران خان دھرنے کی تعداد کم ہونے پر غصہ میں آ گئے ہیں اور اس کا نزلہ سول نافرمانی کی تحریک شروع کرکے ملک کے خلاف اعلان بغاوت کرکے گرا رہے ہیں جو کہ سیاسی خود کشی کے سوا کچھ نہیں ۔ اپنی تقریر میں عمران خان نے کہا ہے کہ کوئی بھی میرے پاس مذاکرات کے لئے نہ آئے مجھے صرف اپنے مطالبات کی تکمیل چاہیے جو نواز شریف حکومت کے خاتمہ کے بعد ہی پورے ہو سکتے ہیں ، ملک کے دانشوروں اور علماء کرام نے اس پر آراء پیش کی ہیں مولانا فضل الرحمان اور مفتی نعیم آف کراچی نے اسے بغاوت قرار دیتے ہوئے ان احتجاجیوں کے خلاف مقدمہ درج کرکے گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا ہے مفتی مجیب الرحمان نے اپیل کی ہے دونوں قائدین پرامن رہیں ملک کے حالات خراب نہ کریں

مولانا طاہر اشرفی کے خیالات مفتی نعیم سے ملتے ہیں اسی طرح قمر الزماں قائرہ نے، حکومت کو مذاکرات کے ذریع مسلۂ حل کرنے کا کہا ہے اسی طرح اے این پی ،ن لیگ، عوامی ملی پارٹی ،ایم کیو ایم ودیگر جماعتوں کے قائدین نے عمران خان کے موجودہ طرز عمل کو پر تشدد ، غیر اخلاقی، ملک دشمن قرار دیا ہے یہ بھی کہا جارہا ہے کہ عمران خان کا رویہ فرعونی ہوگیا اس بد تمیزی اور دھمکیوں پر مبنی رویے انھیں ترک کرنا ہوں گے ورنہ وہ تنہا رہ جائیں گے اگر عمران خان نے ڈیڈ لائن کے بعد ریڈ زون کراس کیا تو اسکے نتیجے میں جو ملکی وقار، انسانی و مالی نقصان ہوگا اس کا خمیازہ عمران خان ساری عمر لگا کر پورا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے ،انکے انداز بیان میں جھوٹ کی آمیزش صاف نظر آتی ہے جسکا قوم ،میڈیا نے خوب مشاہدہ کیا ہے کہ میں اب کنٹینر پر ہی سوؤں گا کارکنوں کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گا پھر تین گھنٹے کنٹینر پر آرام کرنے کے بعد اپنی رہائش گاہ میں چلے گئے ،انکا کہنا تھا کہ میں ریڈزون کراس نہیں کروں گا اب ریڈ زون کراس کرنے کا اعلان کر چکے، اسی طرح ایک میڈیا گرپ کے بارے میں کہا کہ وہ ہمارے افراد کی تعداد دو ہزار بتا رہا ہے جبکہ راقم نے کہ راقم نے خود دیکھا کہ وہ میڈیا گروپ بیس سے پچیس ہزار کی تعداد بتا رہا تھا، عمران خان کا انداز خطاب بتا رہا ہے کہ اگر وہ اقتدار میں آ گئے تو حال اور ماضی کے تمام حکمرانوں سے بڑے بادشاہ، فرعون ثابت ہوں گے عوامی تحریک اور تحریک انصاف کے سٹیج پر گانوں کی دھن پر لڑکیوں ،لڑکوں کے ساتھ

ساتھ اعلی قیادت کا جھومنا اور رقص کرنا خاص طور پر کے پی کے ،کے .بزرگ وزیر اعلی پرویز خٹک اور عوامی تحریک کے سنئیر رہنماء عمر ریاض عباسی کے .بریک ڈانس ساری قوم نے دیکھے ہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آزادی اور انقلاب مارچ والے کیسی آزادی اور کیسا انقلاب چاہتے ہیں ؟ قوم نے تو انھیں مارچ میں شریک نہ ہو کر مسترد کر دیا اب باقی ماندہ لوگوں کو بیک ڈانس کرنا سیکھا رہے ہیں ایسے لگتا ہے کہ ان پارٹیوں کی قیادت نے اپنی پارٹیوں میں بہترین ڈانس کرنے والے رہنماؤں کو دھرنے کے شرکاء کو .بریک ڈانس سیکھانے کا ٹاسک بھی دے دیا ہے بے حیائی پر مبنی ان کرداروں کی مزمت بھی اب معیوب ہو گئی ہے اس عمل بد کو .برا تک نہیں سمجھا جا رہا جو اسکی مزمت کرتا ہے اس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے دوسری طرف شرکاء بیمار ہونا شروع ہو گئے ہیں لیڈران کو کارکنان نہیں حصول اقتدار کی شدید خواہش ہے اسکے لئے وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں، جب سے فلسطین پر حملہ ہوا تو ان جماعتوں کی طرف سے اتنے بڑے پیمانے پر احتجاج نہیں ہوا بلکہ زبانی کلامی احتجاج ہوا،اور فلسطینیوں کا ایشو دبانے کے لئے ان جماعتوں نے اپنے اپنے لانگ مارچ کا اعلان کر دیا اسی لئے انکے مطالبات میں فلسطین کے مظلوموں کا ذکر تک نہیں،میڈیا نے بھی انکی خوب کوریج کی جو کہ قطعی طور پر درست نہیں ایسے لیڈرز جو قوم کے جوانوں کو بے حیاء بے غیرت، ملکی بغاوت کا درس دیں انکا تو نام تک ٹی وی پر نہیں آنا چاہیے چے جائیکہ لائیو کوریج انکو دی جائے ان

حالات میں جماعت اسلامی کے درویش صفت امیر جناب سراج الحق نے فلسطینیوں کے حق میں غزہ مارچ کیا جس میں یقینا ملین کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی ستم ظریفی یہ کہ اس مارچ کی لائیو کوریج صرف چند منٹ کی گئی جو کہ سراسر ناانصافی ہے ساری مسلم دنیا غزہ کے مسلمانوں کے ساتھ ہے مگر پاکستان کے میڈیا نے حقیقی ملین لوگوں پر مشتمل غزہ ملین مارچ کی مکمل لائیو کوریج نہ کرکے عدم مساوات کا مظاہرہ کیا ہے اسکی کیا وجہ ہے کہ ایک پارٹی مسلمانوں کے حقوق کے لئے باہر نکلی اسے مختصر لائیو کوریج دی گئی جبکہ جو تعداد میں انتہائی کم لاکھوں نہیں بلکہ ایک لاکھ تک بھی نہیں، ملک کے خلاف اعلان بغاوت کر رہے ہیں انکے پروگرامز کی لمحہ بہ لمحہ لائیو کوریج؟؟؟پیمراء کب ایکشن لے گا؟؟؟ غزہ ملین مارچ سے خطاب میں سراج الحق نے کہا کہ لوگ آج بھی مکہ اور مدینہ کی طرف دیکھ رہے ہیں غزہ کے مظلوم مسلمان ہماری طرف دیکھ رہے ہیں پاکستان کے مسلمان بیت المقدس کی آزادی کے لئے اپنی جان و مال قربان کرنے کو تیار ہیں فلسطین پر صیہونیوں کا قبضہ کسی صورت قبول نہیں حکمران اسرائیل کے خلاف اعلان جہاد کریں اگر حکمرانوں نے اپنا فرض ادا نہ کیا تو اٹھارہ کروڑ عوام اس فرض کو ادا کریں گیانہوں نے کہا کہ غزہ کی صورتحال پر آرمی چیف سخت نوٹس لیں اسلامی ممالک کے پاس ستر لاکھ سے زائد فوج ہے لیکن اسرائیلی جارحیت جاری ہے عالم اسلام پر قبرستان کی طرح خاموشی ہے۔ہم جماعت اسلامی کی قیادت کو غزہ کے مسلمانوں کے حق میں کامیاب ملین مارچ برپا کرنے

پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی نہایت ادب سے درخواست ہے کہ ریلیاں
جلوس، دھرنے تو اب بہت ہوگئے لیکن تبدیلی یا ظلم کا خاتمہ نہ ہو سکا اس کا مستقل حل،
کیا ہے ؟اہل بصیرت اس کا حل جمہوریت چھوڑ کر اسلامی نظام خلافت میں بتاتے ہیں
آپ کی منظم ترین جماعت کب مسنون طریقے سے انقلاب خلافت برپا کرنے کے لئے
میدان عمل میں اترے گی ؟جس دن یہ عمل ہوگا وہ دن مبارک ترین دن ہو گا۔

اسلام آباد سے طاہر القادری کی واپسی

گذشتہ رات عوامی تحریک دھرنے کی مصیبت سے آزادی پا گئی اس سے قبل تحریک کے سربراہ طاہر القادری نے بڑی بے چارگی کے ساتھ کہا کہ ہم استعفے کا مطالبہ کرتے رہے مگر ہماری بات کو سنی ان سنی کر دیا گیا ہم پورے ملک میں دھرنے منتقل کرنے کا اعلان کرتے ہیں شرکائے دھرنا ایک دوسرے کے ساتھ گلے مل کر روتے رہے شائد اس لئے کہ ستر دن کا قیمتی وقت ضائع کر دیا گیا حاصل کچھ بھی نہیں ہوا لانگ مارچ اور انقلاب دھرنے کے آغاز ہی سے اہل بصیرت نے ان کا انجام بتا دیا تھا بہت سے نشیب وفراز ہونے کے بعد ایک پارٹی کا دھرنا ختم ہوا ہے جبکہ تحریک انصاف ابھی تک اسی ضد پر اڑی ہوئی ہے کہ استعفی کے بغیر واپس نہیں جائیں گے عوامی تحریک کی طرف سے دھرنا ختم کرنے کا تحریک انصاف کو بہت نقصان ہوا ہے کیونکہ شام کو تحریک انصاف کے لوگ آ کر جلسہ کرتے تھے دن کو عومی تحریک کے لوگوں نے اسے آباد رکھا اب تحریک انصاف کیلئے اسے آباد رکھنا ناممکن نظر آتا ہے اگر کہا جائے کہ طاہر القادری نے عمران خان کو اسلام آباد میں تنہا چھوڑ کر تحریک انصاف کی عوامی طاقت کا بھانڈہ پھوڑ دیا ہے تو بے جا نہ ہوگا اب عمران خان اسلام آباد کی شہر دستور پر اکیلے رہ گئے ہیں مبصرین اور عمران خان کے مخلصین کا کہنا ہے کہ بہت ہوگیا قوم کا نقصان ۔۔۔۔۔نہ وزیراعظم نے استعفی

دیا اور نہ ہی حکومت گری بلکہ تحریک انصاف کے لوگ استعفی لینے گئے تھے استعفے دے بیٹھے ، تحریک انصاف کی بہتری اسی میں ہے کہ محرم الحرام کا بہانہ بنا کر قادری صاحب کی طرح بوریا بستر لپیٹ لیں ایک اہم موقعہ ہے راہ فرار اختیار کرنے کا۔۔۔۔دیکھتے ہیں کہ عمران خان اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں یا نہیں ، قادری کے دھرنا ختم کرنے کے عمل کو حکومتی حلقوں کی کامیابی قرار دیا جارہاہے اس دھرنے کے خاتمے سے پنجاب حکومت نے بھی سکھ کا سانس لیا ہوگااب ملک بھر میں جلسوں کے اہتمام کا اعلان کیا گیا ہے جس کا مطلب کیا لیا جائے ؟ اگر بغور دیکھا جائے تو پتہ چلے گا کہ طاہر القادری انقلاب لانے نکلے تھے انتخاب کا شکار ہو کر واپس جا رہے ہیں یعنی اسی نظام کو قبول کیا جسے احتجاج سے قبل غلط کہا تھا تحریک انصاف نے بھی ملتان میں عامر ڈوگر کی حمایت کرکے اسی کردار کو دھرایا یعنی ان دونوں لیڈران کرام نے اسی کرپٹ ، باطل، شرکیہ نظام کو قبول کرلیا جس سے نجات حاصل کرنا چاہتے تھے اب جلسے تو اپنی رہتی سہتی عزت ووقار بچانے اپنا ووٹ بینک محفوظ رکھنے کیلئے کئے جارہے ہیں کتنا بہتر ہوتا اگر قادری صاحب احتجاج مختصر کرتے تو عمران خان بھی ایسے باہر نہ نکلتے اور آج اس پوزیشن پر نہ ہوتے حقیقت یہی ہے کہ مذکورہ دونوں جماعتیں اب آئندہ الیکشن کی تیاری کیلئے جلسے کر رہی، ہیں اپنے لوگوں کو مصروف رکھنا ان کا مقصد ہے تاکہ ناکامی کی ہمارے کارکنوں کو خبر نہ ہونے پائے ،الیکن اگر الیکشن لیٹ ہوگئے تو ان کے یہ جلسے بھی بیکا ، بے وقار ہی

رہیں گے۔

اس دھرنے کے شرکا کی استقامت کو اگر داد نہ دی جائے تو کھلی زیادتی ہوگی کہ ستر دن منظم انداز میں ٹینٹ لگا کر اسلام آباد کی سرزمین پر بیٹھنا بہت مشکل کام ہے جسے انہوں نے سر کیا ان کی صبر واستقامت کو سلام پیش کرنے کو جی چاہتا ہے ہاں البتہ انقلاب اور آزادی کے نام پر اسلام آباد میں جو حدوداللہ پامال ہوئیں، گناہ کبیر ناچ، گانے، ڈانس ودیگر ناقابل تحریر گناہ ہوئے اس کے گناہ میں کرنے والوں کے ساتھ لیڈران کرام، حکومت وقت بھی اس میں برابر کی حصہ دار ہے اس دھرنے سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ قوم زندہ ہے باہر نکلنے کی صلاحیت رکھتی ہے اسے بیدار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اب لیڈران کرام کا کام ہے کہ وہ درست انداز میں انھیں گائیڈ کریں ہم نے پہلے ہی گذارش کی تھی کہ اگر قادری صاحب اور عمران خان نظام بدلنے کے خواہشمند ہیں تو اس نظام کو چھوڑ کر اپنا اذاتی، خالص دین اسلام کا حامل ایجنڈا قوم کے سامنے رکھیں قوم بیدار ہے مگر ایسا نہیں ہوسکا جس کے باعث کامیابی نہیں ملی۔ ان دھرنوں کا ایک سب سے بڑا نقصان ہوا وہ یہ کہ ماضی قریب میں اسلامی نظام کے قیام کیلئے متوقعہ شروع ہونے والی جدجہد کی کامیابی کو معدوم کردیا ہے اب جو بھی اٹھے گا لوگ یہی کہیں گے کہ اس سے پہلے بھی دو لیڈرز اٹھے تھے انکو کامیابی نہیں ملی تو ان کو کیسے ملے گی آئندہ آنے والے وقت میں اسلامی نظام کے قیام

کیلئے جدوجہد کرنے والے افراد کو ابھی سے بڑی احتیاط سے کام لینا ہوگا اور قوم کو یہ بتانا ہوگا کہ یہ دھرنے اسلام کیلئے نہیں بلکہ ذاتی ، غیر ملکی مفادات کے تحفظ کیلئے دیئے گئے ان میں جو سقم تھے ان کو بھی مد نظر رکھنا ہوگا۔اب وفاقی اور پنجاب حکومت کیلئے ایک اور موقعہ ہے کہ اس احتجاج ، گھیراؤ کی سیاست سے ان کی جان چھوٹنے کے بعد اپنے منصوبوں کی تکمیل میں مصروف ہوجائیں ، بے روزگار پڑھے لکھے نوجوانوں کے ملازمتیں رشوت ستانی کے بغیر میرٹ پر دی جائیں مہنگائی کے خاتمے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اقدام کئے جائیں ، بجلی ، سوئی گیس کے بلوں کے ریٹس میں کمی جبکہ لوڈشیڈنگ کے عذاب سے نجات کیلئے فی الفور متحرک ہونا ہوگا اگر ایسا نہ ہوا تو پی پی پی کی طرح ن لیگ بھی آنے والے الیکشن میں کارکردگی نہ دکھانے پر محدود ہوسکتی ہے اپوزیشن جماعتوں کا کام احتجاج کرنا جبکہ حکومت میں ہونے والی پارٹی کا کام ترقیاتی کام کرکے کارکردگی کی بنیاد پر آئندہ اقتدار کیلئے اپنی راہ ہموار کرنا ہے جسمیں ن لیگ ناکام نظر آئی کیونکہ پل بنانے سے سارے مسائل حل نہیں ہوتے بے روزگاروں کو روزگار دینے ، مہنگائی کا خاتمہ کرکے عوام کو ریلیف دے کر کامیابی ملتی ہے جب غریب کے گھر چولہا نہ جلے اور سیاست دانوں کے کتے بکرے کا گوشت ، مربے کھائیں تو غریب پھر انقلاب کی بات ہی کریں گے خواہ وہ انقلاب اسلامی ہو یا غیر اسلامی۔۔۔۔۔ طاہر القادری کی خدمت میں گذارش ہے کہ آپ مذہبی سکالر ہونے کے ناطے سب سے پہلے اپنی صفوں سے دشمنانان صحابہ کو ناپاک

پلید قرار دے کر رخصت کریں پھر موجودہ سیاسی نظام جمہوریت کی بجائے اسلامی نظام، خلافت کے انقلاب کی بات کریں تو میرا یقین ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی سے نوازیں گے الیکشن سسٹم اور جمہوری نظام کی دھل دھل میں جو پھنسا وہ باہر نہیں نکل سکا آپ اپنا فیصلہ واپس لے کر اللہ کے نظام کو قائم کرنے کیلئے میدان میں اتریں ساری قوم آپ کے ساتھ کھڑی ہوگی اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح اسلام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے (امین

وطن دشمن معاشی پالیسی

دھرنے جیسے جیسے طویل ہو رہے ہیں لیڈران کرام کی طرف سے ادھر ادھر کی باتیں ہونا شروع ہو گئی ہیں سول نافرمانی کی تحریک کا اعلان اس پر قائم رہنا، ٹیکس ادا نہ کرنے کی عوام کو ہدایت، بجلی کے بل ادا نہ کرنے کا حکم نامہ، بیرون ممالک مقیم پاکستانیوں سے کہنا کہ وہ اپنی رقم ملک بھیجنے کے لئے بنکوں کی بجائے ہنڈی کا استعمال کریں، سرکاری بنکوں سے پیسے نکلوانے کا شاہی فرمان۔۔۔۔یہ سب اقدام نیا پاکستان بنانے کے لئے کئے جا رہے ہیں جب عوام ان سب احکامات پر عمل کر لے گی تو نیا پاکستان بن جائے گا اور عمران خان پھر شادی کروالیں گے عوام کو ایسے لگا جیسے عمران خان اپنی شادی کے لئے فنڈ ریزنگ کر رہے ہوں اور پاکستان کی ساری قومی آمدنی حکومت کی بجائے خود لینے کے موڈ میں ہوں۔۔۔اگر خان صاحب کے اس ملک دشمن ایجنڈے پر بات کریں تو انکے عزائم مزید کھل کر سامنے آ جاتے ہیں جیسا کہ ان کا فرمان ہے کہ سول نافرمانی کی تحریک جاری رہے گی ماہرین کا کہنا ہے کہ سول نافرمانی کسی حکومت نہیں بلکہ ملک یا ریاست کے خلاف ہوتی ہے، خان صاحب اپنے ماننے والوں یا عوام کو ٹیکس ادا نہ کرنے کے احکام جاری کرکے ملک کی معیشت کا جنازہ نکالنا چاہتے ہیں ٹیکس ادا نہ کرنے سے آمدن ختم ہو جائے گی اور ملک دیوالیہ ہو جائے گا، بجلی کے بل ادا نہ

کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اگر عوام نے بل ادا نہ کئے تو انکے میٹر کٹ جائیں گے جیسا کہ وفاقی وزیر بجلی کا بیان ہے کہ جو بل ادا نہیں کریں گے انھیں بجلی نہیں ملے گی تو خان صاحب کیسے ان مظلوموں کے میٹر لگوائیں گئے ؟خان صاحب نے تو شادی کے بعد مصروف ہو جانا ہے بیگم کے ساتھ متاثرین احکامات عمران کا کیا بنے گا؟ بیرون ممالک سے بنک کی بجائے ہنڈی کے استعمال سے ملکی آمدنی متاثر ہو گی ویسے بھی ہنڈی اس وقت نا پسندید عمل ہو گیا ہے اس پر غیر ممالک میں شبہات قائم ہو چکے ہیں ۔۔۔ اگر بغور انہی احکامات عمرانی کی جائز لیا جائے تو پتہ چلے گا کہ خان صاحب خود اور انکے کارکنان ان احکامات پر عمل نہیں کر رہے کیونکہ سول نافرمانی کی تحریک کے بعد انکی جماعت کے سنئیر ممبر نے ٹیکس ادا کیا ، موبائل فون وہاں دھرنا برادری استعمال کر رہی ہے جو ٹیکس کے بغیر نا ممکن ہے، کھانے پینے کی اشیاء اور ٹرانسپورٹ استعمال ہو رہی ہیں ان میں بھی ٹیکس شامل ہے حتی کہ خان صاحب جس صابن سے نہاتے ہیں اس میں بھی ٹیکس شامل ہے یعنی خان صاحب اور انکے ساتھی خود ٹیکس کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں تو عوام کیسے نکل سکتے ہیں ؟ تحریک انصاف کے کتنے لیڈروں نے ابھی تک بل ادا نہ کرنے پر عمل کرتے ہوئے بل ادا نہیں کئے ؟اس کی تفصیل ابھی تک نہیں آئی جو کہ سراسر غریب کارکنوں ، عوام کے ساتھ نا انصافی ہے لیکن خود بات انصاف لینے اور دینے کی کر رہے ہیں بنکوں کا بائیکاٹ اس پر بھی قوم عمران خان سے سوال کر رہی ہے کہ آپ اور آپ کی جماعت کے سرکردہ لیڈروں نے

کتنی تعداد میں بنکوں سے رقم نکلوائی اور بیرون ملک ہنڈی کے ذریعے رقم بھیجی ہے؟ کسی نے بھی نہیں کیونکہ آپ کے ساتھ کھڑے لوگوں کا کاروبار بنکوں کے بغیر چل ہی نہیں سکتا ان لوگوں کا بنکوں کے بغیر گزارہ ہی نہیں جو کام آپ خاد نہیں کر رہے دوسروں کو اسکا کیوں کہتے ہو؟۔۔۔ مندرجہ بالا حقائق کے بعد عوام کا کہنا ہے کہ پاکستان بن گیا ہے اب نئے بے حیاء پاکستان کی ضرورت نہیں ہے اگر آپ نے پاکستان کو اخلاقی ومالی اعتبار سے دیوالیہ کرکے شادی یعنی خوشی کرنا چاہتے ہیں تو آپ سے بڑا وطن دشمن کوئی نہیں ہے اور عوام ایسی وطن دشمنی نہیں کریں گے ۔۔ خان صاحب ! قوم نے آپ کے ان ارشادات کے بعد آپ کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ آپ کا اصل چہرہ عوام کے سامنے آگیا ہے اسلئے آپ سے التماس ہے کہ اگر آپ اپنی سیاست بچانا چاہتے ہیں تو اپنی ضد چھوڑ کر اپنے کہے ہوئے غلط احکامات پر قوم سے معافی مانگ کر گھر واپس آجائیں ورنہ قوم نے آپ کو جو سمجھا ہے وہ ہم نے تحریر کردیا اب گیند آپ کی کورٹ میں ہے۔۔۔ قارئین کرام آپ کو بتلاتے چلیں اب تک قومی خزانے کو 490 ارب کا خسارہ ان دھرنوں کی وجہ سے ہوگیا ہے مزید نقصان کا شدید خطرہ ہے ملک کی معاشی حالت خراب ہو رہی ہے ڈالر کی قیمت زیادہ اور روپے کی قدر میں کمی آگئی لیکن احتجاج کرنے والوں کو ملک و قوم کی حالت زار پر رحم اس لئے نہیں آرہا کہ جو ایجنڈا وہ لے کر آئے ہیں وہ اپنا ہے ہی نہیں۔۔۔ اگر اسکے بعد بھی عمران خان نے سول نافرمانی کی تحریک چلانی ہے تو ان سے گذارش ہے کہ اپنے رفیق سفر

قادری صاحب کو لے کر موٹر سائیکل پر سوار ہو کر کسی رش والے ٹریفک سگنل پر سگنل بند ہونے کے بعد سول نافرمانی پر عمل کریں تاکہ قوم جان سکے کہ آپ کتنے بہادر ہیں۔

نئی صورتحال کچھ یوں ہے کہ ن لیگ نے استحکام پاکستان ریلیوں کا آغاز کر دیا ہے گذشتہ دنوں فیصل آباد اور لاہور میں بڑی ریلیاں جلسوں کی شکل اختیار کر گئیں جن میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی، تحریک انصاف، عوامی تحریک اور انکی حلیف جماعتیں بھی ریلیوں دھرنوں کا اہتمام کر رہی ہیں۔

محرم الحرام، چند تجاویز اور گزارشات

محرم الحرام کی آمد آمد ہے ملک بھر میں امن کے حوالے سے امن کمیٹیوں کو منظم کیا جاتا ہے تاکہ کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش نہ آئے سارے ملک کی مشینری کی محرم میں نیندیں حرام ہوجاتی ہیں سوچنے کی بات ہے کہ امن کا سوال آخر محرم الحرام میں ہی کیوں اٹھتا ہے ؟ جس کو قائم رکھنے کیلئے حکومتی حلقوں کی طرف سے سر دھڑ کی بازی لگا دی جاتی ہے ملک میں دوسرے ایام بھی آتے ہیں ربیع الاول، ایام خلفائے راشدینؓ، اولیاء اللہؒ کے ایام ان دنوں امن کو خطرہ لاحق کیوں نہیں ہوتا؟ان دنوں امن کمیٹیوں کو از سر نو منظم کرنے کی ضرورت پیش کیوں نہیں آتی ؟ اس بد امنی کی وجوہات زمانہ قدیم سے چلی آ رہی ہیں.بزرگوں کا کہنا ہے کہ محرم میں قیام پاکستان سے پہلے بھی ہنگامے ہوتے تھے وجہ بتائی جاتی ہے کہ شہدائے کربلاؓ کے ایام شدومد سے منانے والوں نے ہمیشہ خلفائے راشدینؓ اور دیگر اصحاب رسولؐ ،امہات المومنینؓ کی توہین وتنقیص ہر دور میں کی جس کے باعث ہنگامے ہوئے کیونکہ مسلمانوں کے نزدیک خلفائے راشدینؓ ااور صحابہ کرامؓ کی توہین و تنقیص کرنے والے ظالم ،فاسق، فاجر، غیر مسلم اقلیت ہیں شہدائے کربلاؓ کے ایام شد ومد منانے والوں کو چاہیے کہ ان ایام کو رسمی طور پر ضرور منائیں لیکن جن ہستیوں کو اہل ایمان اپنے ایمان کا حصہ دل کی

اتھا گہرائیوں سے مانتے ہیں انکی توہین و تنقیص کرکے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح نہ ،کیا جائے اگر ایسا ہوگا تو حالات خراب ہوں گے حکومت جتنے مرضی انتظامات کرلے

☆اس بارے میں حکومت کو مولانا عبدالستار خان نیازیؒ کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے قانون سازی کرنا ہوگی تاکہ اس مسلے کا مستقل بنیادوں پر حل نکالا جاسکے اس کمیٹی کا راقم نے حوالہ اس لئے دیا کہ شیعہ مذہب، دین کے لوگوں نے بھی اسے تسلیم کیا تھا اس پر عمل کرنے سے کافی حد تک کشیدگی کو کم کیا جاسکتا ہے۔

☆مزید ایام محرم میں اسپیکر ایکٹ پر سختی سے عمل کروایا جاتا ہے لیکن قانون سازی کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا ،اسپیکر ایکٹ اتنا بڑا مسلہ نہیں اگر اہل تشیع صحابہؓ و اہل بیتؓ کا ،احترام ملوحوض خاطر رکھیں تو اسپیکر بند کروانے کی ضرورت نہیں

☆قابل اعتراض تقاریر یا نوحید وکانوں، بازاروں، موٹر سائیکل رکشوں گاڑیوں میں اونچی آواز سے ان دنوں عام استعمال ہوتے ہیں ان پر بھی پابندی ہونی چاہیے، اگر کوئی سنن چاہتا ہے تو اپنی حد تک آواز رکھ کر سن سکتا ہے اس پر

پابندی نہیں ہونی چاہیے۔

☆حکومت کو چاہیے کہ محرم ہی نہیں بلکہ تمام مسالک و مذاہب کے تمام جلسے و جلوس انکی عبادت گاہوں یا چاردیواری تک محدود کر دے تو تب بھی بڑی حد تک سیکیورٹی،امن وامان قائم رکھنے میں معاونت ہو سکتی ہے لیکن کچھ اہل تشیع مذہب کے چند ایک بڑے آدمی اس اہم ترین، مثبت ترین مطالبے پر سیخ پا ہوتے دیکھائی دیتے ہیں اسے زندگی موت،اپنی خو ساختہ انا کا مسلہ بنا لیتے ہیں صرف اپنی ایجارہ داری اور چودہراہٹ قائم رکھنے کیلئے کیونکہ یہ تو وہ بھی جانتے ہیں کہ ان جلوسوں کی شرعی حیثیت بدعت کی ہے اگر کسی کے نزدیک یہ عبادت ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسی عبادات ہے جو) ایک اقلیت کی طرف سے اکثریت مسلم آبادی کے

گھروں، مسجدوں، دوکانوں، مارکیٹوں کے سامنے ان کا نظام زندگی مفلوج کرکے ادا کی جا رہی ہے ؟کیا دنیا کوئی مذہب مخلوق کو اس طرح تنگ کرنے کو عبادت سے موسوم کرنے کی کی اجازت دیتا ہے ؟یقینا جواب نفی میں آئے گا ایسا کرنا اخلاقی اعتبار سے بھی درست نہیں) عوام کے سامنے اسے یہ لوگ صرف اپنا پریشر، خوف وہراس، رعب ودبدبہ عوام پر بڑھانے کیلئے بطور آلہ استعمال کر رہے ہیں اگر یہ سخت گیر چند عناصر عتدال کا دامن تھامے رکھیں اور اپنے لوگوں کو اشتعال دلانے کی بجائے احسن طریقے سے سمجھائیں تو کوئی بڑی بات نہیں کہ مفاہمت کی فضا قائم ہو جائے اور ملک کو دشمن عناصر کے شر

سے بھی محفوظ رکھا جاسکتا ہے، ان کی خدمت میں دردمندانہ اپیل ہے کہ قیمتی انسانی جانوں کے بچاو، وطن عزیز کے تحفظ اور اس ملک کے وسیع تر مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے ہماری اس تجویز پر سنجیدگی سے عمل کرلیں تو بہت سے ناخوش گوار واقعات سے بچا جا سکتا ہے یہ پاکستان ہم نے بڑی قربانیوں سے کیا تھا اب یہ دشمن کے عزائم خاک میں ملانے اور ان کی گھناونی سازشوں سے تحفظ کیلئے ہم سے مزید خواہشات کی قربانی مانگ رہا ہے۔

☆حکومت ایسے افراد جو فرقہ واریت یا توہین کا ارتکاب کرنے میں معروف ہیں ان پر شہروں میں داخلے کی پابندی کے اشتہارات خبروں تک محدود نہ رہے بلکہ ایسے لوگوں کو ناپسندیدہ شخصیات قرار دے کرانکو پابند سلاسل کرے۔

☆ملک بھر سے توہین آمیز لٹریچر کے خاتمے کیلئے عملی اقدام کئے جائیں وہ شخصیات جنھوں نے ماضی بعید یا قریب میں صحابہ کرامؓ ،امہات المومنینؓ ، و اہل بیت عظامؑ کی توہین و تنقیص اپنی کتابوں، تقریروں تحریروں میں کی ان کا نام استعمال کرنے یا انکی تصاویر کسی بھی تنظیم کو اپنے دفاتر میں لگانے کی حکومت ہر گز جازت نہ دے با خبر ذرائع کے مطابق ایک دو تنظیمیں پوری ڈھٹائی کے ساتھ ایسا کر رہی ہیں حکومت مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے حکومت ان کو خلاف فی الفور ایکشن لینا چاہیے۔

،☆غیر قانونی تقاریب کے خاتمے کیلئے سخت احکامات جاری کئے جائیں

☆تمام دینی قوتوں کو امن کمیٹیوں میں متناسب نمائندگی دی جائے،امن کمیٹیاں بناتے وقت مقامی با اثر اور تمام مسالک کے مذہبی لوگوں کو شامل کیا جائے اکثر خانہ پری کی جاتی ہے تمام مذہبی لوگوں کو شامل نہیں کیا جاتا جس کے باعث مسلہ درپیش آنے کے ، بعد معاملات سلجھانہ ممکن نہیں رہتے

☆ان تمام جلوسوں کے شرکائے کو غیر مسلحہ ہونا چاہیے گذشتہ سال راولپنڈی جلوس والوں کو مسلحہ کرکے حکومت نے سانحہ روالپنڈی کی صورت میں جو نتیجہ نکلادیکھ لیاکافی ہے۔

☆پاکستان میں موجود مسلمان مسالک (دیوبندی،بریلوی،اہلحدیث) کو بھی چاہیے کہ عظمت ومقام اہل بیتؓ،مقام شہدائے کربلاؓ، فلسفہ شہادت ضرور بیان کریں مگر فرقہ وارنہ ،اشتعال انگیز تقاریر سے مکمل گریز کریں اگر کوئی ایسا کرے تو بلا تفریق کاروائی کی جائے۔

☆صحابہ کرامؓ و اہل بیت عظامؓ کے گستاخ کو کافر،سزائے موت کا حقدار قرار

دیتے ہوئے قانونی شکل دینے سے سارے مسلے حل ہو سکتے ہیں ،امن کا ماحول قائم رکھنا زیادہ تر ذمہ داری شیعہ مذہب پر عائد ہوتی ہے اسلئے کہ ہمیشہ اعتراض کی ان پر کیا جاتا ہے کہ یہ گستاخی کرتے ہیں تو محرم ہی نہیں عام ایام میں بھی انھیں چاہیے کہ ملک کو کشیدگی سے بچانے کیلئے قابل اعتراض،توہین آمیز زبان استعمال نہ کی جائے اگر خدا نخواستہ ایسا ہوا تو اہل ایمان مسلمان مسالک صحابہ کرامؓ کے دفاع کیلئے نکلیں گے الہٰذا انھیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے یہ تب ممکن ہوسکے گا جب قانون سازی ہوگی تو۔۔۔ہم نے گذشتہ سال بھی ارباب اقتدار سے التماس کیا تھا کہ خدارا ! گستاخان صحابہ کو کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے سخت قانون سازی کے بغیر یہ حالات یوں کے توں ہی رہیں گے حکومت کو عارضی انتظامات کی بجائے مستقل بنیادوں پر قانون سازی کرکے اس مسلے کا حل نکالنا ہوگا اس مسلے کے باعث ملک پاکستان کی سینکڑوں علمی،ادبی، فکری، باوقار، بااثر اہل ایمان شخصیات شہید ہوچکی ہیں پتا نہیں حکومت کو صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کے تحفظ کیلئے قانون سازی کرنے کیلئے کتنے مسلمانان پاکستان کا خون درکار ہے؟؟؟؟

تحریک پاکستان میں علماء کا کردار

جب تحریک پاکستان کا آغاز ہوا تو علمائے کرام نے اس میں بھرپور کردار ادا کیا اگر علماء کرام اس تحریک کا حصہ نہ بنتے تو اس تحریک کو پذیرائی نہ ملتی تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام نے پاکستان کے قیام کو اہم مذہبی فریضہ قرار دیا علمائے کرام ملک کے طول و عرض میں پھیل گئے اور تحریک پاکستان کو کامیاب بنانے کے لئے جلسے، جلوس کا اہتمام کئے لوگوں میں آزادی کی اہمیت اجاگر کی ،اس مقدس تحریک کا مقصد ایک ایسی مملکت کا حصول تھا جس میں اللہ و رسول ﷺ کا نظام خلافت قائم کیا جائے اور لوگ اس مقدس نظام کی برکات سے مستفیض ہو سکیں یہ مملکت دنیا کے بکھرے مسلمانوں کو خلافت قائم کرکے انکی قیادت و سیادت کا فریضہ سرانجام دے سکے اسی مشن کے پیش نظر علماء برصغیر نے قائدا عظم کی قیادت میں تاریخی کردار ادا کرنے کا فیصلہ کیا پیر جماعت علی شاہ، مولانا ابوالحسنات ودیگر علماء بریلوی نے بریلوی مکتبہ فکر کی قیادت کی جبکہ مولانا اشرف علی تھانوی کے رفقاء و شاگردوں میں سے مولانا شفیع دیوبندیؒ، مولانا ادریس کاندھلویؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے دیوبند مکتبہ فکر کی قیادت کا فریضہ سرانجام دیا اس طرح اہلحدیث مکتبہ فکر کے مولانا داود غزنوی اور انکے احباب نے بھی اس تحریک

میں اہم کردار ادا کیا تحریک پاکستان کے متعلق علمائے دیوبند پر ایک خاص طبقہ مخصوص الزام عائد کرتا ہے کہ یہ تحریک پاکستان کے خلاف تھے درحقیقت ایسا ہر گز نہیں ہے اس مکتبہ فکر سمیت تمام مندرجہ بالا دور رس علماء کرام کا موقف تھا کہ سارا ہندوستان ہمارا ہے سات صدیاں ہم نے یہاں حکومت کی ،انگریز سے آزادی حاصل کرنے کیلئے تحریک آزادی چلائی لاکھوں علماء، مسلمانوں نے قربانیاں دیں سارے ہندوستان پر اسلام کی مرکزی حکومت قائم کی جائے اگر ایک مخصوص خطہ حاصل کرلیا گیا تو باقی ماندہ خطے کے مسلمان ہندوؤں کے غلام بن کر زندگی گزاریں گے ہندو تاریخ میں کبھی حکمران نہیں رہے اس موقف کو ایک مکتبہ فکر کے ساتھ نتھی کرنا درست نہیں اور ویسے بھی اس موقف کے حامل علماء و قائدین نے جو پیشن گوئیاں کیں تھیں آج وہ درست ثابت ہو رہی ہیں جبکہ تحریک پاکستان کے قائدین کا موقف تھا کہ خطہ حاصل کرکے مسلمانوں کے حقوق کی جنگ لڑی جائے گی تحریک پاکستان کے دوران ایک واقعہ جس سے علماء حق کی تائید ہوتی ہے رقم کئے دیتے ہیں کہ قائد اعظم کئی بار مولانا اشرف علی تھانویؒ کو تحریک پاکستان کا حصہ بنانے کے لئے انکے پاس گئے مگر انہوں نے ملنے کا وقت نہ دیا ایک رات مولانا اشرف علی تھانویؒ کو خواب میں حضور ﷺ کا دیدار ہوا اور حضور ﷺ نے آپؒ کو ہدایت فرمائی کہ تحریک پاکستان کی حمایت دو اور انکا بھرپور ساتھ دو اس خواب کے بعد مولانا اشرف علی تھانویؒ قائد اعظمؒ کے پاس خود تشریف لے گے مولانا اشرف علی تھانویؒ مولانا شفیع

دیوبندیؒ، مولانا ادریس کاندہلویؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ اور انکے رفقا ء شاگردوں نے تحریک پاکستان میں وہ کلیدی کردار ادا کیا جو سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے خاص طور پر سرحدی علاقے کے طوفانی دورے کئے اور پختون برادری کو تحریک پاکستان کی حمایت پر راضی کیا امیر ملت جماعت علی شاہؒ اور انکے رفقاء نے پنجاب میں لوگوں کو بیدار کرنے میں خاص کردار ادا کیا ان دو بڑے مسالک کے علماء نے تحریک پاکستان کی منزل کو قریب تر کردیا بالآخر پاکستان معرض وجود میں 14 اگست 1947 کو آگیا جب قیام پاکستان کے بعد قومی پرچم لہرانے کا موقعہ آیا کراچی میں پرچم لہرانے کا اعزاز مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور ڈھاکہ میں پرچم لہرانے کا اعزاز مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کو حاصل ہوا۔ان دونوں علماء کا تعلق خوش قسمتی سے علماء دیوبند سے تھا جو اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ علماء دیوبند نے تحریک پاکستان میں کلیدی کردار ادا کیا دوسری یہ حقیقت کھول کر سامنے آتی ہے کہ تحریک پاکستان میں علمائے کرام کا بنیادی کردار تھا جسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکتی ، قیام پاکستان کے بعد جب قائداعظم سے استفسار کیا گیا کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام قائم کیا جائے جس کے لئے پاکستان بنا اس پر ابتدائی کام بھی کیا گیا مگر اسلامی نظام کا راستہ روکنے کے لئے قائداعظم کو ہم سے جدا کردیا گیا آج بھی پاکستان کی سرزمین ، شہدائے تحریک پاکستان کی روحیں باطل نظام جمہوریت کو چھوڑ کر اسلامی نظام قائم کرنے کا مطالبہ کر رہی ہیں نہ

جانے آج علماء کرام پاکستان میں اسلامی نظام خلافت قائم کرنے کی جدوجہد سے کیوں قاصر نظر آتے ہیں ؟آج کے باوقار،ذی شعور علماء سے قوم مطالبہ کر رہی ہے کہ مسنون طریقے پر عمل کرتے ہوئے باطل نظام جمہوریت کو چھوڑ کر اسلامی نظام خلافت قائم کرکے قیام پاکستان کا مقصد پورا کیا جائے۔

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں اسرائیلی ثقافت کا ذمہ دار کون؟

اسوقت ملک بے شمار سازشوں کا شکار ہے نت نئے فتنے سازشیں ظاہر ہو رہی ہیں نازک ترین موڑ پر پاکستان کی طلباء برادری ملک کو مسائل سے نکالنے کیلئے قوم کے شانہ بشانہ کھڑی ہے سیاسی ، سماجی، فلاحی تنظیموں کے علاوہ اسلامی تحریک طلباء پاکستان سمیت تمام طلباء جماعتوں کے کارکنان بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں اسرائیلی ثقافت کی نمائش لگانے پر شدید احتجاج کرتے دکھائی دیتے ہیں یہ بات ساری دنیاپر عیاں ہے کہ اسرائیل عالم اسلام کا دشمن ملک ہے رسول اللہ ﷺ سے اس مذہب کے لوگوں نے غداری کی حضور ﷺ کو شہید کرنے کی سازش وحرکت بھی کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سے حضور ﷺ کو محفوظ رکھا، جس کے باعث یہود کو مدینہ منورہ بدر کیا گیا اور حضور ﷺ نے یہود ونصاری کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا حکم بھی صادر فرمایا، قرآن کا واضح فرمان ہے کہ یہود و نصاریٰ تمہارے کبھی بھی دوست نہیں ہو سکتے، انکی اسلام دشمنی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں یہود کو عالم اسلام نے کبھی، کسی دور میں بھی ایک لمحہ کیلئے قبول نہیں کیا امریکہ کی پشت پر سوار ہو کر مسلمانوں کی سرزمین فلسطین پر غاصبانہ قبضہ اور لاکھوں فلسطینی مسلمانوں کے خون سے اسرائیل کے ہاتھ رنگین ہیں اس کی اس دہشت گردی کے باعث مسلمانوں میں اس کے خلاف شدید غم وغصہ بھی پایا جاتا ہے اور

مسلمانوں نے اسے کبھی بھی تسلیم نہیں کیا خصوصا پاکستان اسرائیل کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کیلئے سرگرم عمل رہتا ہے مگر گذشتہ دنوں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں نمائش کے موقعہ پر اسرائیلی ثقافت کی طالبات کی طرف سے نمائش ،اسرائیلی لیڈروں ،پرچم کی تصاویر نے مسلمانان پاکستان کو سخت رنجیدہ کردیا ہے اہلیان پاکستان اس حرکت کو اسلام اور پاکستان کے خلاف گہری سازش سمجھتے ہیں اسلامی تحریک طلباء ،اسلامی جمعیت طلباء ،انجمن طلباء اسلام ،جمعیت طلباء اسلام ،س،ف، مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ، مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن و دیگر مرکزی ذمہ داران احتجاج کے ذریعے حکومت تک مسلمانان پاکستان بالخصوص طلباء برادری کے جذبات پہنچانے کی جرات مندانہ جسارت کی ہے انٹر نیشنل اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد ،فیصل مسجد جیسے مقدس مقام پر اسرائیلی ثقافت کی نمائش فلسطینی مسلمانوں کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہے اس گھناونی سازش میں یونیورسٹی انتظامیہ میں اسرائیل حمایتی عناصر کو بے نقاب کرکے عبرت ناک سزا دینا لازم وملزوم ہوگیاہے اور سٹال لگانے والی طالبات کو بعد از گرفتاری تحقیق کرکے اس شرمناک سازش کو بے نقاب کیا جائے یہ انتہائی غیر معمولی واقعہ ہے تعلیمی اداروں میں طلباء وطالبات کے روپ میں اسرائیلی دہشت گردوں یا اسرائیل کے حمایتیوں کی موجودگی نے بہت سے سوالات کو پیدا کردیئے ہیں اسے طلباء کسی قیمت پر نظرانداز نہیں کرسکتے حکومت یہ اقدام ہنگامی بنیادوں پر کرے اہلیان پاکستان کو ایسی گھٹیا سازشیں

ہر گز برداشت و قبول نہیں۔

سوچنے کی بات ہے کہ یہ کیسے ہوگیا کہ طالبات نے چپکے سے اسرائیلی ثقافت پر مبنی ملبوسات تیار کرکے سٹال لگالیا اور یونیورسٹی انتظامیہ کو پتہ بھی نہ چلا؟اس سازش میں انتظامیہ کے کردار کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا اسلامی یونیورسٹی کے اسلامی تشخص کو داغ دار کرنے کیلئے چند سالوں سے کچھ قوتیں یونیورسٹی کے اندر اور باہر سے اثر انداز ہو رہی ہیں سابقہ حکومت نے ماضی قریب میں بھی مجرمانہ خاموشی اختیار کی اور اسلام دشمن حرکات پر ایکشن نہیں لیا جبکہ اب اس عالمی ادارے میں اسرئیل جیسے اسلام دشمن ملک کی ثقافت کا تعارف انہی نادیدہ بااثر قوتوں کا شاخسانہ ہے۔بروقت کاروائی عمل میں لا کر وفاقی حکومت بین الاقوامی یونیورسٹی کے اسلامی تشخص کو برقرار رکھنے کیلئے موثر اقدام کرے۔اس سلسلے میں یونیورسٹی کی سطح پر تحقیقاتی کمیٹی ناکافی ہے وفاقی حکومت اپنی نگرانی میں اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دے کر اس کی تحقیق کرے تاکہ آئندہ ایسی شرم ناک حرکت کرنے کی کسی میں جرات نہ ہو۔اسلامی تحریک طلباء نے وزیر اعظم پاکستان اور صدر پاکستان کے نام خط بھی ارسال کیا ہے جسمیں مندرجہ بالا مذکورہ مطالبات کئے گئے ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان اس تحریر کے بعد عملی اقدام کرکے اہلیان، پاکستان کے جذبات کی ترجمانی ضرور کریں گے۔

ریڈ زون میدان جنگ

اسلام آباد کے ریڈ زون میں دھرنا برادری نے عدالتی کمیشن کو قبول کرنے، انقلابیوں کی کے بنیادی مطالبے ایف آئی آر اندراج کے باوجود ڈرامائی انداز میں پہلے طاہر القادری پھر عمران خان نے انتہائی جذباتی، غیر ذمہ دارانہ، خطرناک فیصلہ کرتے ہوئے وزیراعظم ہاوس کے سامنے دھرنا دینے کا فیصلہ کیا کوچ کرنے سے پہلے لیڈران کرام نے اپنے ماننے والوں کو پر امن رہنے کی اپیل کی طاہر القادری نے یہاں تک اپنے لوگوں سے کہا کہ پر امن رہ کر میرا بھرم رکھنا۔۔۔ لیکن جیسے ہی یہ ہجوم چلا تو حساس عمارات پر یلغار کرنے لگا اس کے بعد پولیس، رینجر کی طرف سے آنسو گیس، ربڑ کی گولیوں کا استعمال کیا گیا تاکہ پر تشدد مظاہرین کو منتشر کیا جاسکے تازہ ترین رپورٹ کے مطابق 568 افراد زخمی اور 3 لوگ جاں بحق ہو چکے ہیں۔بڑے دکھ کے ساتھ ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اس بار بھی دہرنا برادری نے بد عہدی کردی اور حساس عمارات پر ٹوٹ پڑے جو کہ ملک کے ساتھ کھلی زیادتی ہے وقت تحریر ریڈزون میدان جنگ کا منظر پیش کر رہا ہے اس صورتحال پر دل خون کے آنسو رو رہو ہے کہ صرف اقتدار کے لئے سیاستدان غریب مخلص کارکنوں کا قتل عام کروا کر اپنی سیاست و اقتدار بچانا، اقتدار میں آنے کا راستہ ہموار کر رہے ہیں اسوقت یہ قائدین کہاں چلے گئے جو کہتے تھے کہ ہم سب سے آگے ہوں گے

ہمارے پیچھے ہمارے ٹائیگرز ہوں گے اچھے وقت میں کارکنوں کے ساتھ رہنا تو ہر کوئی جانتا ہے مگر برے وقت میں کارکنوں کو موت کے منہ میں دھکیل کر خود سب سے پیچھے بلٹ پروف گاڑیوں میں جا بیٹھنا کارکنوں سے ہر گز ہر گز کوئی وفاداری نہیں ہے موجودہ صورتحال کے ذمہ دار احتجاجی ،دہرنا برادری کے ساتھ حکمران بھی ہیں اگر آپ نے راقم کا گذشتہ دنوں شائع ہونے والا کالم ؛خطرناک موڑ ؛ مطالعہ کیا ہو تو دربارہ ذہن میں لائیں کہ راقم نے کہا تھا کہ حکومت نے معاہدے کی خلاف ورزی کا باوجود احتجاجیوں کو ریڈزون میں داخل ہونے کی اجازت دے کر بہت بڑی غلطی کر رہی ہے یہ جذباتی ہجوم اس حساس علاقے کو میدان جنگ بنا سکتا ہے کیونکہ مسلسل بد عہدی کے بعد ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اگر ایسا ہوتا ہے تو دھرنا برادری کے ساتھ حکومت بھی اسکی ذمہ دار ہوگی ۔۔۔اب ہمارا خدشہ حقیقت کا روپ دھار رہا ہے مملکت خداداد کے حساس ترین علاقے کو ایک نام نہاد مذہبی خود ساختہ شیخ الاسلام اور ایک جذباتی ،ضدی لیڈر نے گھیر رکھا ہے اور علاقہ میدان جنگ کا منظر پیش کر رہا ہے احتجاج کرنے والوں کو اپنے عہد پر پورا اترنا چاہیے تھا اگر وہ طے شدہ معاہدے کی خلاف ورزی نہ کرتے تو آج ایسی صوتحال سے قوم کو دوچار نہ ہونا پڑتا،البتہ حکومت نے استعفے نہ دے کر جرات کا مظاہرہ کیا لیکن ساتھ ہی ساتھ ان ایکشن ہونے میں بہت دیر کر دی مندرجہ بالا صورتحال کے بعد پاکستان کو اندرونی شورش سے بچانے کے لئے قوم کے تمام طبقات کو ہوش مندی سے کام لینا ہوگا خصوصا تحریک

انصاف کے صدر جناب جاوید ہاشمی کو ملک کو جنگی صورت سے نکالنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا ایک غلطی کے بعد بار بار غلطی کرنا ملک کے لئے خطرناک ترین بھی ثابت ہو سکتا ہے تحریک انصاف کی طرف سے ملک بھر میں کاکنوں کو احتجاج کے لئے نکلنے کا حکم مزید انار کی پھیلا سکتا ہے اس کے ساتھ ساتھ طاہر القادری کے انتہائی قریبی، ہم مسلک معروف، اعتدال پسند لوگوں کو ملک میں انار کی پھیلانے سے باز رکھنے کے لئے میدان میں آنا ہوگا اس وقت وزیر اعظم صاحب کو تمام قیادت سے خود رابطہ کرکے حالات معمول پر لانے کے لئے کوشش کرنا ہوگی حکومت ملک کے دفاع کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لائے ایک سیاسی جماعت کی طرف سے پر تشدد مظاہرین لی طرف سے اہم عمارات پر دھاوا بولنے کے خلاف ایکشن لینے کے خلاف یوم سوگ کا اعلان قابل مذمت ہے ایسے لوگ جو اہل جمہوریت، دین جمہوریت کے نزدیک شر، انتشار پر اتر آئے ہیں انکو اس حرکت کو روکنے ایکشن لئے کے خلاف یوم سوگ منانا اسی جماعت کو زیب دیتا ہے اور کسی کو نہیں۔۔۔

میں حیران ہوں کہ لال مسجد کی باپردہ، باحیاء، دین دار لڑکیاں صرف ڈنڈے پکڑیں انسداد زنا کے خلاف اور اسلامی نظام کا مطالبہ لے کر اٹھیں تو انھیں اسلام آباد میں زہریلے آتشیں اسلحہ سے جلا دیا جائے اور اب کی بار ملک بھر میں ایک لیڈر کے کہنے پر تھانے جلا دیئے جائیں پولیس اہلکاروں کو اغوا کر

لیا جائے ،پولیس والوں کو قتل بھی کر دیا جائے مسلح لوگ جسے الیکٹرونک میڈیا دیکھاتا رہا،ڈنڈے پکڑے ہوئے ،غزہ کے مجاہدین کی طرح پر عزم ہو کر راست پر ٹوٹ پڑیں اور پاکستان کی رٹ کو چیلنج کریں اعلی عدلیہ کا حکم نہ مانیں انکے ساتھ مہمانوں والا سلوک سترہ دن تک ہوتا رہے کیوں؟؟؟؟

قارئین کرام ! غور کریں کہ پرامن دھرنا پر تشدد کیوں ہوا؟ سترہ دن ان پر اس طرح لاٹھی چارج کیوں نہ کیا گیا؟ عمران خان کا آخر میں خواتین کو یہ کہنا کہ ہم آ گئے ہوں گے جب ہم کہیں وہاں آ جانا یا گھروں کو چلی جائیں،کیااس بات کی طرف اشارہ نہیں کرتا کہ انتشار پھیلانے کا پروگرام چلنے سے پہلے ہی طے شدہ تھا؟ مذاکرات میں پیش رفت ہونے کے باوجود وزیراعظم ہاوس کی طرف کوچ کرنا کس عزم کی طرف اشارہ کرتا ہے؟ یا کامیاب مذاکرات ہوتے ہوئے کچھ قوتیں برداشت نہ کر پائیں اور خان صاحب اور طاہرالقادری کو استعمال کر گئیں ۔۔۔۔ جو کچھ بھی ہوا بہت برا ہوا ،اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ایٹمی ملک کی عزت عالمی سطح پر بری طرح مجروح ہوئی ،دشمن کو خوش کیا،اپنی اصلیت ظاہر کی بیرون ممالک میں کہ ہم ایسے ہیں،ملک کی جگ ہنسائی کا باعث بنے ہمارے جذباتی لیڈر۔۔۔جس قوم کو ایسے لیڈر مل جائیں دشمن کو تو اس پر حملہ کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی اسی لئے ہمارے دشمن ہمیں للکارتے ہیں حملہ نہیں کرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ پاکستان کے لیڈر ہمارے عزائم کو پورا کر رہے ہیں ہمیں

تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے ان جنگی حالات میں احتجاج کرنے والوں کو ہی اپنی اداوں پر غور کر لینا چاہیے کیونکہ عوام نے آپ کو بہت سن لیا سترہ دن ،آج 30 اگست کو جو آپ نے کیا یقینا یہ قوم آپ کی غلط پالیسیوں کے باعث ہونے والی اس کیفیت پر آپ کو معاف نہیں کرے گی پاکستان کو اخلاقی، سیاسی، تہذیبی، امن کے لحاظ سے دیوالیہ کر دینے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے سپریم کورٹ کو اس پر سموٹو ایکشن لینا چاہیے اور عوام کے سامنے مزید حقائق آنے چاہیں کہ اس وطن دشمن ایجنڈے کا بانی اصل محرک کون ہے ؟تاکہ آئندہ ایسا کرنے کی کسی میں جرات نہ ہو۔ تحریر کے آخر میں حکومت نے طاہر القادری اور عمران خان کے خلاف دہشت گردی کے مقدمات درج کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور عمران خان کے رویے سے تنگ آ کر جاوید ہاشمی نے تحریک انصاف علیدگی اختیار کر لی ہے مزید عمران کی وکٹیں کرنے کا خطرہ بڑھ گیا ہے دیکھئے آگے کیا ہوتا ہے قوم ملکی سلامتی کے لئے دعا کرے ملک اس وقت بہت نازک مرحلے سے گذر رہا ہے۔

غازی علم الدین شہید سے غازی ممتاز قادری تک

غازی علم الدین شہیدؒ کے یوم شہادت کا بندہ کو پہلے ہی علم تھا مگر جب بندہ نے 31 اکتوبر کے اخبارات کا مطالعہ کیا تو اخبارات پر سارے عالم اسلام کے دلوں کی دھڑکن عاشق رسول ﷺ، غازی علم الدین شہیدؒ کی شہادت، شخصیت و کردار پر مبنی اخبارات کے رنگین صفحات چھپے ہوتھے جو غازی علم الدین شہیدؒ کے یوم شہادت پر مسلمانوں کو ناموس رسالت ﷺ پر سب کچھ قربان کردینے کا درس دے رہے تھے ان مضامین کو پڑھنے کے بعد داعیہ پیدا ہوا کہ غازی علم الدین شہیدؒ کے مزار اقدس پر حاضری دی جائے تو احباب کے ہمراہ وفد کی صورت میں اس عظیم المرتبت انسان، عاشق رسول کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے ہم انکے مزار پر جا پہنچے غازی شہیدؒ کے مزار اقدس کے پر کیف روحانی مناظر نے ہمیں اپنے سحر میں جھکڑ لیا ایسے محسوس ہوا کہ غازی شہیدؒ کی روح زبان حال میں شکوہ کر رہی ہو کہ پاکستان میں ایک عاشق رسول ملک غازی ممتاز قادری کو عاشق رسول ﷺ ہونے کی پاداش میں پابند سلاسل کیا ہوا ہے، اے پاکستان کے مسلمان حکمرانو! اس عاشق رسول کو رہا کرکے نبی مکرم ﷺ سے سچی محبت کا ثبوت دو، دعائے مغفرت کے بعد گھر پہنچا تو رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کی سزا سر تن سے جدا کے عنون مقدس پر تحریر لکھنے کا ایمانی جذبہ اٹھا تاکہ ارباب اقتدار کو ایک بار پھر یاد کروا کر اتمام حجت

پوری کردی جائے کہ اسلام میں گستاخ رسول کی سزا سر تن سے جدا کے سوا اور کچھ ہے ہی نہیں اس لئے غازی ملک ممتاز قادری کو فی الفور رہا کردیا جائے اپنی تحریر میں قرآن وحدیث ، عمل صحابہؓ ،اجتہاد صحابہؓ کو شامل کیا گیا ہے اور تحریر جو آپ حضرات کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے -

یورپ و مغرب نے انبیاء اکرامؑ کی توہین کرنا اپنا حق رائے دہی سمجھ کر دنیا کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کرنے کا خطرناک منصوبہ شروع کر رکھا ہے انبیاء اکرامؑ کی توہین آمیز فلمیں ،قرآن کی توہین ،توہینِ صحابہؓ سر عام ہو رہی ہے مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء اکرامؑ پر ایمان لانا،ان سے محبت کرنا لازم وملزوم ہے جو بھی کسی نبی کی توہین کرتا ہے تو اس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ۔انبیاء کرام انسانوں میں سے وہ مقدس ہستیاں ہیں جنہیں نور نبوت سے آراستہ کرکے اس دنیا میں بھیجا اور انبیاء علم کے خزانے برائے راست اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتے ہیں آج تہذیبوں کے تصادم کے اس پر فتن دور میں نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت کو ماننے والے اربوں عاشقان رسول ﷺ کے جذبات متعدد بار مجروح کئے جا چکے ہیں ماضی قریب میں محمد الرسول اللہ ﷺ کے ٹرائل کے عالمی دن'' کے نام سے تیار کی گئی اس فلم نے عاشقان رسول ﷺ کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کی لہر کو دوبارہ زبردست طریقے سے ہلا کر رکھ دیا ،دنیا بھر سے امریکی رویے اور گستاخ رسول ﷺ کیخلاف

عاشقان رسول ﷺ کا سمندر امڈ آیا امریکی سفارت خانوں کے جلاؤ گھیراؤ کیا گیا ان حالات میں چند نام نہاد فاشٹ ، سیکولر لوگوں نے اسے انتہا پسندی کے نام سے موسوم کیا اور بعض لوگ اعتراض اس حد تک کر گئے کہ گستاخوں کی حمایت کرنے والوں کی صف میں شامل ہو گئے دنیا بھر سے عاشقان رسول ﷺ کا جم غفیر عالم کفر کو پیغام دے ، رہا ہے کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا سر تن سے جدا

گویا عاشقان رسول ﷺ نے مقدمہ دائر کر دیا رب العالمین کی عدالت میں کہ اے اللہ تو ہی فیصلہ فرما کہ نبی مکرم ﷺ کا کیا مقام ہے؟ نبیوں اور حضرت محمد ﷺ کی توہین کا ارتکاب کرنیوالا کس زمرے میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں آداب النبی ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے اونچا نہ ہونے دو ان کے سامنے اونچا نہ بولو جیسے تم ایک دوسرے کے ساتھ بلند آواز سے بولتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چل سکے (سورت الحجرات آیت ۲۰) جو لوگ کہتے ہیں کہ رائے قائم کرنا ہر ایک کا حق ہے روکا نہیں جا سکتا وہ مندرجہ بالا آیت مبارکہ پر غور کریں۔ پھر خالق کائنات فرماتے ہیں بے شک وہ لوگ جو اللہ اور رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب لوگ ذلیل لوگوں میں سے ہیں (المجادلہ ۲۰)۔ مندرجہ بالا آیت میں گستاخان رسول ﷺ اور ان کا ساتھ دینے والوں کو روئے زمین اور ذلیل ترین کہا گیا۔

مزید رب العالمین فرماتے ہیں بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ بھی دنیا و آخرت میں اپنی رحمت سے ان کو دور کر دے گا اور اللہ نے ایسے لوگوں کیلئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے (الاحزاب ۵۷) یعنی دنیا میں ذلت کی موت اور آخرت میں جہنم کا عذاب سورۃ توبہ کی آیت نمبر 69 میں ارشاد ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ) یہ وہ لوگ ہیں جن کے دنیا و آخرت میں اعمال ضائع ہو گئے ہیں یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے یہ میرے اتنے مطیع و فرمانبردار ہیں کہ انبیاؑ اسوقت تک نہیں بولتے جب تک اللہ کا حکم نہیں ہوتا ہے یعنی یہ مقدس ہستیاں جب لب کشائی کرتی ہیں تو اللہ کی اجازت سے لب کشائی فرماتی ہیں معلوم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کی احادیث مبارکہ (گفتگو) حکم ربی سے ہوتی ہے تو آیئے فرمان رسول ﷺ پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ اپنے رسول ﷺ کے گستاخ کے بارے میں کیا حکم صادر فرماتے ہیں یہ گستاخ رسول ﷺ ابو عفک یہودی کا قتل جسکی عمر 120 سال تھی اسکی گستاخی پر عاشق رسول ﷺ حضرت سالم بن (عمیرؓ نے اس کو قتل کر دیا (الصارم المسلول صفحہ ۱۳۸

۔ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ انس بن زنیم الدیلمی کو قبیلہ خزاعہ کے ایک بچے نے قتل 2 (کیا آپ ﷺ نے خون کو رائیگاں قرار دیا (الصادم المسلول ۱۳۹

3۔ایک گستاخ عورت آپ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی آپ ﷺ نے فرمایا میری دشمن کی خبر کون لے گا تو خالد بن ولیدؓ نے اس کو قتل کر دیا (الصارم المسلول ۱۶۳)

4۔ایک مشرک گستاخ آپ ﷺ کی گستاخی اور گالیاں دیا کرتا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کون ہے جو اسکی خبر لے گا حضرت زبیرؓ کھڑے ہوئے اور جا کر اسکو قتل کر دیا اسکا سامان آپ ﷺ نے ان کو تحفے میں دے دیا (الصارم المسلول صفحہ ۱۷۷)

5۔امام بخاری نے تفصیلاً گستاخ رسول ابورافع کے انجام کا واقعہ بیان کیا ہے کہ یہ خود بھی گستاخی کرتا تھا اور دوسروں کو بھی گستاخی پر ابھارتا تھا یہ ملعون ایک بہت بڑے قلعے میں رہتا تھا آپ ﷺ نے اسکو قتل کرنے کے لئے سیدنا عبداللہ بن عتیکؓ کی امارت میں ایک وفد تشکیل دیا آپؓ اسکو قتل کرنے کے لئے مکمل پلان تیار کر کے قلعے میں داخل ہوئے اور اسے قتل کر دیا واپسی پر ان کی پنڈلی زخمی ہو گئی آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک پنڈلی پر لگا دیا وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔

6۔ملعون گستاخ رسول ﷺ کعب بن اشرف کے قتل کے بارے میں آقائے دو جہاں ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ سے فرمایا کہ کون اس کو ٹھکانے لگائے گا یہ اللہ اور رسول ﷺ کو بہت ستا رہا ہے اس پر حضرت سیدنا محمد بن سلمہ انصاریؓ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر قتل کر دیا آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ بہت خوش ہوئے۔

۔گستاخ رسول ام ولد باندی کو ایک نابینا صحابی نے واصل جہنم کر دیا آپ ﷺ

نے خون رائیگاں قرار دیے دیا۔

عہد خلفائے راشدین میں جھوٹے نبیوں کے خلاف مسلح جدوجہد کرکے صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ کی عزت وناموس کو تحفظ کیا جو امت مسلمہ کیلئے گستاخوں کو قتل کرنے کی دلیل ہے۔

مجھے خدشہ ہو رہا ہے کہ گستاخی کرنیوالے تو عیسائیت کو مانتے ہیں یا یہودی ہیں وہ کہیں گے کہ آپ اپنی آسمانی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کے فرامین بیان کر رہے ہو یہ تو ہمارے یہود و نصاریٰ)کے لیے حجت نہیں ہیں ہمارے انبیاء موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے فرامین دکھاؤ) جسکی ہم اطاعت کریں۔

صحابہ کرامؓ کے عہد کے بعد ریجی فالڈ گستاخ کو سلطان صلاح الدینؒ نے ،ابراہیم فراری شاعر کو قاضی ابن عمرؒ نے، فلورا عیسائی عورت ، میری عیسائی عورت، اسحاق پادری، سانکو پادری، جرمیاس پادری، جانتبوس پادری، سیسی نند پادری، آئیزک پادری، پولوس پادری، تھیوڈومیر پادری کو حاکم اندلس عبدالرحمانؒ نے، پادری پرٹیکٹس،، یوحنا کو قاضی اندلسؒ قتل کروایا، یولوجئیس پادری کو فرزند اندلس نے قتل کروایا۔ میجر ہردیال سنگھ کو غازی بابو معراج دین شہیدؒ نے، شردھانند سوامی کو غازی قاضی عبدالرشیدؒ، ملعون عبدالحق کو غازی محمد

مانکؒ، تھورام کو غازی عبدالقیومؒ، پالامل زرگر کو غازی حافظ محمد صدیقؒ، ویر بھان کو نامعلوم غازی مسلمان، اپم سنگھ کو غازی غلام محمد شہیدؒ، ڈاکٹر رام گوپال کو غازی مرید حسین، ہری چند ڈوگر کو غازی میاں محمد شہیدؒ، بھوشن عرف بھوشو کو غازی بابا عبدالمنان، کلکتہ میں ایک گستاخ کو غازی امیر احمد شہیدؒ، چوہدری کھیم چند کو غازی منظور حسین شہیدؒ غازی عبدالعزیز شہیدؒ، گستاخ سکھ کو غازی محمد اعظمؒ، نینوں مہاراج کو غازی عبدالخالق قریشیؒ، لیکھرام آریہ سماجی کو نامعلوم غازی نے، پادری سیمسوئیل کے غازی زاہد حسینؒ، یوسف کذاب کو کوٹ لکھپت کے کسی قیدی نے، ہیزرک بروڈایڈیٹر کے غازی عامر چیمہ شہیدؒ اور سلمان تاثیر کو غازی ممتاز قادری نے جہنم واصل کیا

۔ حضرت داودؑ فرماتے ہیں کہ (اے محمد ﷺ) میں ساری پشتوں کو تیرا نام یاد 1 دلاؤں گا پس سارے لوگ ابدالآباد تیری ستائش کریں گے (زبور شریف باب ۴۵ ملتقطاً) حضرت داودؑ فرماتے ہیں کہ آیئے حضرت موسیٰؑ کے دروازے پر چلتے ہیں فرماتے ہیں خداوند تیرا تیرے ہی درمیان سے یعنی ترے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی ﷺ برپا کرے گا تم اس کی سننا خداوند نے مجھ سے کہا وہ جو کچھ کہتے ہیں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی ان سے کہے گا اور جو میری باتوں کو جو وہ میرا نام لیکر کہیے نہ سنے تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا (تورات کتاب (استثناء باب ۹ آیت ۱۵تا۱۹

بیان ہے توارت صحیفہ یسعیاہ باب ۲۹،۱۲ میں کہ پھر وہ کتاب (قرآن) کسی ان پڑھ کو دیں گے کہیں گے اس کو پڑھ اور وہ کہے گا میں پڑھنا نہیں جانتا۔

حضرت مسیح انجیل یوحنا باب 16 آیت 13 تا 7 میں فرماتے ہیں کہ میں سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا مجھے تم سے بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ آئے گا تو تم کو سچائی کی راہ دکھائے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا اور میرا جلال ظاہر کریگا۔

انجیل برنا باس کے باب نمبر 96 میں ہے کہ ایک یہودی مذہبی پیشوا نے ایک موقع پر عیسیٰؑ سے سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟ آپؑ نے جواب دیا کہ میں عیسیٰؑ بن مریم ہوں اس یہودی نے کہا کہ توارت میں مرقوم ہے اللہ تعالیٰ ایک نجات دہندہ عالم کو مبعوث کریگا وہ آکر ان ہی باتوں کا اعلان کرے گا جس کا حکم اللہ تعالیٰ دے گا اور دنیا میں وہ اللہ کی رحمت لے کر آئے گا کہا آپ وہ نجات دہندہ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا کہ یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے مگر میں نبی موعود نہیں ہوں اس نبی کی تخلیق مجھ سے پہلے ہوئی لیکن اسکا

ظہور میرے بعد ہو گا اور جب ابلیس کے بہکانے کی وجہ سے بد بخت لوگ میری تعلیمات کو مسخ کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ دنیا پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا اور اس پیغمبر کو مبعوث فرمائے گا جس کے لئے تمام کائنات کو اس نے تخلیق کیا ہے وہ پیغمبر اقتدار و قوت کیساتھ جنوب کی سمت سے ظاہر ہو گا بت پرستوں اور ان کے بتوں کو تباہ کر دے گا اور شیطان سے وہ اقتدار چھین لے گا جو اس نے انسانوں پر قائم کر لیا ہے وہ ان کی نجات کے لئے جو اس پر ایمان لائیں گے اللہ کی رحمت لے کر آئے گا مبارک ہیں وہ لوگ جو اس پر ایمان لائیں گے اور جب اس یہودی عالم نے اس پیغمبر اعظم اور نبی موعود کا نادریافت کہا تو آپؑ نے فرمایا اس نجات دہندہ کا نام (بڑا) صفات ہے----- اس کا نام محمد ﷺ ہے۔----------

باب 97 میں رقم ہے کہ لوگوں نے یہ فریاد کی اے خدا اپنے رسول کو ہماری طرف بھیج اے محمد ﷺ دنیا کی نجات کے لئے جلدی تشریف لے آیئے۔

لیجئیے یہود و نصاریٰ کی کتب حضرت محمد عربی ﷺ کو سچا آخری، نبی موعود ہونے کا اعلان کر رہی ہیں یعنی حقیقت اور روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ گستاخ رسول ﷺ واجب القتل اسلام سچا دین حضرت محمد ﷺ کا قرآن احادیث مبارکہ لاریب ہیں ان کا انکار کرنیوالے عیسیٰؑ کے بھی منکر ہیں اور حضرت محمد ﷺ کے دین

سے راہ فرار اختیار کرکے دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا سامان خرید رہے ہیں عالم کفر دجل فریب سے کام لینا چھوڑ تا اور گستاخوں کو مسلمانوں کے حوالے کرتا لیکن ایسا نہیں ہوا،اس کے بعد عالم اسلام کو حق حاصل ہے کہ وہ نبی مکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کے گستاخوں اور ان کے حمایتیوں کو جہاں پائے قتل کر دے یہ انتہا پسندی بنیاد پرستی ہے الحمد للہ ہر مسلمان انتہا پسند اور بنیاد پرست ہے کیونکہ ہر مسلمان کی بنیاد خانہ کعبہ قرآن اور انتہا عشق مصطفیٰ ہے عالم کفر جتنا مرضی جھوٹ فریب سے کام لے لے مسلمان اللہ و رسول ﷺ کے دامن رحمت کو کبھی نہیں چھوڑ سکتے اور عالم کفر کی یہی گھٹیا حرکتیں میدان جہاد کی راہ ہموار کرکے انہیں دنیا میں عبرت ناک شکست دینے کا باعث بن رہی ہیں۔ کرہ ارض پر اسلام غالب ہونے کے لئے آیا ہے یہود و ہنود اس دین حق کے غلبے کو روکنے کے لئے اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں ان اوچھے ہتھکنڈوں اور مکر وہ سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلامی نظام خلافت قائم کرکے عالمی اسلامی حکومت قائم کرنا ہو گی ۔اور اسلامی نظام خلافت ہی گستاخانِ رسول کو لمحہ بھر میں کیفرِ کردار تک پہنچا سکتا ہیاور اسی نظام میں مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل ہے ۔

رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کی سزا سر تن سے جدا اسلام کا بنیادی دستور و قانون ہے جسے کوئی نہیں بدل سکتا جو قوتیں ایسا کرنے کی سوچیں گیں انہیں غازی علم

الدین شہیدؒ کے روحانی بیٹے شکست فاش دے کر رہیں گے نبی اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کیلئے اپنی جانوں کے نذرانے ہر دور میں اہل ایمان نے پیش کئے غازی علم الدین شہیدؒ انہی سرفروشوں کے سلسلے کی ایک کڑی کا نام ہے غازی علم الدینؒ شہید نے گستاخ راج پال کو قتل کرکے آنے والے مسلمانوں کے نام جرات و غیرت کا پیغام دیا ہے کہ اے مسلمانو اگر وقت کے حکمران گستاخ کو سزا دینے سے قاصر نظر آئیں تو رسول اللہ ﷺ کے فداکار بن کر اس گستاخ کو واصل جہنم کر دینا یہی عشق مصطفیٰ ﷺ کی معراج ہے غازی علم الدین شہیدؒ کے یوم شہادت سے لیکر آج تک سب مسلمان عاشق رسول غازی علم الدین شہیدؒ کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کر رہے ہیں غازی علم الدینؒ شہید کا جرات مندانہ کردار آج تک مسلمانوں میں زندہ ہے غازی ممتاز قادری نے اس عظیم کردار کو دہرا کر ثابت کر دیا ہے کہ مسلمان اپنے نبی ﷺ کی توہین و تنقیص برداشت نہیں کر سکتے اپنے نبی آقا و مولا ﷺ کی و عزت و ناموس کیلئے اپنی جان قربان کرنا اہم دینی فریضہ سمجھتے ہیں ابھی تک ممتاز قادری کا رہا نہ ہونا بہت بڑی بد قسمتی کی بات ہے کہ ایک عاشق رسول ﷺ غازی علم الدین شہیدؒ کو انگریز سرکار نے پھانسی پر چڑھایا جبکہ دوسری طرف اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک پاکستان میں دور حاضر کے غازی، عاشق رسول ﷺ ممتاز قادری کو مسلمانوں کے اکثریتی ملک میں مسلمان حکمران ہونے کے باوجود سزائے موت دے کر پابند سلاسل کئے ہوئے ہے جس پر جتنا افسوس۔ جتنی مزمت، احتجاج کیا جائے کم ہے پاکستانی

عشق رسول ﷺ کے دعویدار حکمرانوں سے قوم پر زور مطالبہ کر رہی ہے کہ غازی علم الدینؒ شہید کے یوم شہادت پر پاکستانی مسلمانوں کی گورنمنٹ غازی ممتاز قادری کی باعزت رہائی کا اعلان کرے۔

ہسپتالوں کی حالت اور عوام کو ریلیف کی خوشخبری

ضلعی گورنمنٹ کی طرف سے روٹی کا ریٹ 6 روپے اور نان کا 8 مقرر ہوا ہے جسکی خبر اخبارات بھی میں شائع ہو چکی لیکن لاہور شہر میں کھانے کے ہوٹلوں میں ابھی تک من مانی کے ریٹس ہیں روٹی 8 جبکہ نان 10 روپے میں فروخت ہو رہا ہے گلی محلوں میں نان فروخت کرنے والی دوکانوں میں نان کی قیمت 10 روپے وصول کی جارہی ہے دوکانداروں کی من مانی اسقدر ہے کہ جو 8 روپے میں نان کی بات کرتا ہے تو اسے کیا جاتا ہے جہاں سے ملتا ہے لے لو؟ ابھی آج کی بات ہے ہمارے گھر میں جو نان آئے وہ بھی فی نان 10 روپے کا تھا ایسے لگتا ہے کہ ضلعی حکومت ریٹ کنٹرول کرنے میں کانام ہو گئی ہے کنٹرول پرائس والوں کو چاہیے کہ عوام کو ریلیف دینے کیلئے ایمانداری سے تندوروں پر چھاپے مارے جائیں تاکہ پورے وزن کے ساتھ نان عوام کو سرکاری ریٹس پر مل سکے لاہور لے لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں زچہ بچہ کیسز کیلئے سینکڑوں لوگ روزانہ ہسپتال آتے ہیں اس ہسپتال میں 24 گھنٹے تین شفٹس میں ڈاکٹرز۔نرسز اور دیگر اسٹاف خدمات سرانجام دے رہا ہے یہاں آنے والے مریضوں کی اکثریت جو یہاں آتی ہے ان پڑھ، کم پڑھے لکھے ، غریب، متوسط طبقہ کی ہے امیر کبیر لوگ اپنے کیسز اپنی مالی کے مطابق پرائیویٹ ہسپتالز سے کرواتے ہیں گذشتہ دنوں لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور مریض کی عیادت کے لئے جانا ہوا تو

کنٹین پر کھانا کھانے کا اتفاق ہوا روٹی 8 روپے میں فروخت ہو رہی تھی چائے 25 روپے فی کپ جبکہ ریٹ لسٹ میں روٹی کی قیمت 6اور چائے کی قیمت 20 روپے کی درج تھی اسی طرح تمام اشیا وہاں اور چارجنگ پر فروخت ہو رہی ہیں کھانے کے بعد بل ادائیگی پر بات کی گئی تو کنٹین والے نے کہا کہ ہم نے ٹھیکہ دیتے ہیں استفسار پر ہم نے کہا کہ بھائی ریٹ لسٹ ے مطابق پیسے وصول کرو تو اس نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا جو ہم کہیں گے وہی ریٹ ہوگا یہ ریٹ لسٹ پرانی ہے ہم نے کہا نئی گورنمنٹ کی منظور شدہ لسٹ لگاو تو خاموش ہوگیا ادویات کیوہاں اکلوتے میڈیکل سٹور کی ایجارہ داری ہے اس کی حالت کنٹین سے بھی زیادہ خراب ہے عوام کو ادویات کی قیمت کا علم ہوتا ہی نہیں نہ ہی کوئی دوسرا میڈیکل سٹور ہے جس کی وجہ سے عوام مہنگی ادویات خریدنے پر مجبور ہیں ہسپتال میں جگہ خالی ہے اسکی نشان دہی کرکے حکومت کو چاہیے کہ لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں دومزید کنٹینز اور میڈیکل سٹورز کے قیام کا عمل جلدی مکمل کرے اگر ایسا ممکن نہیں تو حکومت فوری طور پر ہسپتال کے سامنے پل کا انتظام کرے تاکہ لوگ سڑک کے دوسری طرف میڈیکل سٹورز سے ادویات خرید سکیں تاکہ ہسپتال کے اکلوتے میڈیکل سٹور کے ظلم سے عوام کو خلاصی مل سکے کی ایجارہ داری کا خاتمہ ممکن ہو چند ایک کے علاوہ ہسپتالوں کے عملے کی اخلاقی حالت بہت خراب ہے (ڈاکٹرز اور نرسسز اس میں شامل نہیں ہیں) یہی صورتحال دیگر ملک کے ہسپتالوں کی ہے مذکورہ ہسپتال کا تذکرہ بطور مثال کیا ہے لیکن چند ایک ہسپتال اخلاقی

اعتبار سے بہت ہی زیادہ معیاری ہیں جن میں سروسسز ہسپتال لاہور، میو ہسپتال، شیخ زید ودیگر قابل ذکر ہیں مریضوں کے لواحقین سے ان کا رویہ انتہائی بد تمیزی پر مبنی ہوتا ہے گیٹ کراس کرنا انتہائی مشکل ہوتا ہے یہ واقعہ درج کرنے کا مقصد یہ ہے حکومت کی طرف سے اگر کچھ ریلیف ہے تو ہمارے معاشرے میں موجود دوکانداروں نے اس پر کلہاڑا چلا دیا ہے جو کہا انتہائی افسوس ناک ،خود ضرضی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے پرائس کنٹرول کرنا حکومت کام ہے ہسپتال عملے کی اخلاقی تربیت کرنا انتہائی ضروری ہے ایک طرف تو مریض کے رشتہ دار مریض کی وجہ سے پریشان ہوتے ہیں جبکہ دوسری طرفہ ہسپتال عملہ کی غیر اخلاقی سلوک انہیں مزید پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے حکومت کا فرض ہے کہ ہسپتال کے عملے کی تربیت یقینی بنائے اور ہسپتالوں کے پاس میڈیکل سٹوروں کی قیمتوں کا چیک اینڈ بیلنس منظم ،مربوط بنائے تاکہ عوام کے مزید ریلیف مل سکے
۔ہسپتالوں میں علاج کے دوران مریضوں کوفری ادویات کی فراہمی بھی حکومت پنجاب کا عظیم کارنامہ ہے جس پر عوام کی طرف سے تعریفی کلمات سننے کو ملے ہیں۔
☆☆حکومت نے دھرنوں کے خوف یا عوام کی حالت زار کو دیکھتے ہوئے پیٹرولیم کی قیمتوں میں کمی کا اعلان کر دیا ہے تفصیلات کمطابق حکومت نے پیٹرول 9 روپے 43 پیسے، ڈیزل 6 روپے 18 پیسے, مٹی کا تیل 8 روپے 16 پیسے، ہائی

اوکٹین 14 روپے 68 پیسے سستا کرنے کا اعلان کر دیا ہے جو کہ موجودہ حکومت کے دور کا سب سے بڑا ریلیف قرار دیا جا رہا ہے جسے عام عوام، سیاسی، سماجی، مذہبی رہنماوں نے سراہا ہے اس کا فائدہ براہ راست عوام کو پہنچے گا مگر کیسے ؟؟؟ وہ ایسے کہ اگر تمام ضروریات زندگی کی اشیاء کی قیمتوں میں 10 سے 20 کمی ہوگی تو تب اسی کی طرف وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف نے حکم دیا ہے کہ اس کا فائدہ عام عوام تک پہنچنا چاہیے دیکھتے ہیں کہ اشیائے ضروریات زندگی کی قیمتوں میں کمی، ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں کمی، بجلی کے بلوں میں کمی مطلوبہ شرح کے مطابق ہوتی ہے کہ نہیں اگر ایسا ہو جاتا ہے اور حکومت چیک اینڈ بیلنس پر سختی سے عملی اقدام کرتی ہے تو واقعہ ہی یہ اقدام عوام کی فلاح و بہبود کے لئے تاریخی ہوگا مہنگائی کا جن بے قابو ہو چکا ہے جس نے عوام کو حواس باختہ کر دیا ہے سفید پوش لوگوں کے بھرم کا پردہ چاک ہو چکا ہے تین وقت کے کھانے کا انتظام کرنا عام عوام کیلئے جوئے شیر لانے کے مترادف ہے ان حالات میں پیٹرولیم کی قیمتوں میں کمی کا وفاقی سطح پر اعلان غریبوں کیلئے عید سعید کا پیغام ہے ان اقدام پر تمام طبقات وفاقی حکومت کی تعریف کر رہے ہیں بعض حلقوں نے پیٹرولیم کی قیمتوں میں پچیس فیصد تک کمی کا مطالبہ کیا ہے اگر حکومت ان قیمتوں پر ہی استحکام رکھنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تو کسی حد تک عوام کو سکھ کا سانس ملنے کا توقع کی جا سکتی ہے۔مزید کہ بجلی کے بلوں کو کنٹرول کرنے اور بلنگ، اور ریڈنگ کے خلاف بھی حکومت کو اقدام کرنے کی ضرورت ہے

اسکی بازگشت وفاقی کابینہ میں بھی سنی گئی مگر عملی اقدام نہیں ہوسکے حکومت اور بلنگ
اور اور ریڈنگ اور بجلی کی قیمتوں کو کم کرکے اس پر استحکام برقرار رکھے تو یہ اقدام بھی
قابل تحسین ہوگا اس سے مہنگائی کا طوفان مزید کم ہو سکتا ہے۔

قافلہ اہل بیتؓ منزل بہ منزل شہادت تک

حجاز سے ایک مختصر قافلہ مقدس عزم لئے نکلتا ہی ہے کہ خوبصورت حسین و جمیل امیر قافلہ کے سامنے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ رکاوٹ بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں منت سماجت کرتے ہیں کہ ہزاروں خطوط لکھنے والوں کی دعوت پر بے وفاؤں کے شہر کوفہ کی طرف قصد نہ کریں ان لوگوں نے آپ کے والد محترم سے بھی بے وفائی کی حتیٰ کہ انہیں شہید کر دیا گیا لیکن امیر قافلہ رخت سفر کا عزم صمیم کر چکے ہیں لیجئے امیر قافلہ کے چچیرے بھائی عبداللہ بن جعفرؓ نے مدینہ منورہ سے پیغام بھیجا کہ آپ سفر کا ارادہ ترک کر دیں اسوقت آپؓ ہی ہدایت کا نشان اور ارباب ایمان کی امیدوں کا مرکز ہیں لیکن رسول ﷺ کی گود میں کھیلنے والے جنتی نوجوانوں کے سردار کا لقب پانے والے نواسہ رسول جگر گوشہ بتولؓ سیدنا امام حسینؓ کو کوئی روکنے میں کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ آپ اہل کوفہ سے وعدہ کر چکے تھے بالآخر قافلہ جانب منزل رواں دواں ہو گیا اہل حجاز امیر کارواں کو سلام عقیدت پیش کرنے سے نہ رہ سکے اور آپ کو حسرت بھری نگاہوں سے الوداع کہہ رہے تھے ان کے دل، دماغ، آنکھیں رو رہے تھے کہ نواسہ رسول جہاں جا رہے ہیں وہاں ان کی زندگی کو خطرہ ہے روئے زمین پر خاندان رسول کی پاکیزہ مقدس نشانی امام حسینؓ مستقبل قریب سے بے خبر چلے جا رہے تھے کہ صفاح کے مقام پر مشہور

اہل بیتؓ شاعر فرزدق سے ملاقات ہوئی استفسار پر اُس نے امام عالی مقام سیدنا حسین بن علیؓ کو بتایا کہ اُن کے دل آپ کے ساتھ مگر تلواریں بنو امیہ کے ساتھ ہیں معلومات کے اس تبادلے کے بعد بھی سفر جاری رکھا زرود کے مقام پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ آپؓ کے سفیر حضرت مسلم بن عقیلؓ کو گورنر کوفہ یزید کے گورنر عبداللہ بن زیاد نے اعلانیہ قتل کر دیا کسی کے کان میں جوں تک نہ رینگی اہل قافلہ میں سے بعض نے کہا کہ اب بھی وقت ہے کہ واپس لوٹ چلیں اہل بیتؓ کے معاملہ میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتے ہیں لیکن طرف داران مسلم بن عقیلؓ نے بدلہ لیے بغیر جانے سے انکار کر دیا اس پر امام عالی مقامؓ نے ساتھیوں کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا اور ٹھنڈی سانس لے کر کہا ان کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں سفر جاری رکھا راستے میں بدوؤں بھیڑ آپ کے ساتھ مل گئی کہ کوفہ جا کر اہلبیتؓ کے ساتھ مل کر خوب آرام کریں گے مسلم بن عقیلؓ کی شہادت کی خبر سن کر بدو رفو چکر ہو گئے قادسیہ سے جوں ہی آگے بڑھے عبیداللہ بن زیاد والئی عراق کے عامل حصین بن نمیر تمیمی کی طرف سے حُر بن یزید ایک ہزار فوج کے ساتھ نمودار ہوا انہیں عبیداللہ بن زیاد کے روبرو قافلہ حسینی کو پیش کرنے کا حکم تھا امام حسینؓ نے حر کے سپاہیوں کے سامنے خطبہ دیا، اے لوگو اللہ کے سامنے اور تمہارے سامنے میرا عذر یہ ہے کہ میں اپنی طرف سے یہاں نہیں آیا ہوں میرے پاس تمہارے خطوط پہنچے ہیں قاصد بار بار دعوت دینے آئے کہ ہمارا کوئی امام نہیں آپ آیئے تاکہ آپ کے ہاتھ اللہ

ہمیں جمع کر دے اگر اب بھی تمہاری حالت یہی ہے تو میں آ گیا ہوں اگر مجھ سے عہد وپیماں کے لیے تیار ہو تو میں تمہارے شہر چلنے کے لئے آمادہ ہوں اگر ایسا نہیں ہے بلکہ تم میری آمد سے نا خوش ہو تو میں واپس چلا جاتا ہوں جہاں سے آیا ہوں، سب پر خاموشی چھائی رہی اسی اثنا میں ظہر اور عصر کی امامت امام حسینؓ نے کروائی سب نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی حر بن یزید نے حضرت حسینؓ سے التماس کیا کہ مجھے آپ کے پاس رہنے کا حکم ہے یہاں تک کہ کوفہ پہنچا دوں اگر آپ کو منظور نہیں تو راستہ بدل لیں اگر آپ پسند کریں تو خود بھی یزید یا عبیداللہ کو لکھیے شاید کوئی مخلصی کی صورت پیدا ہو جائے اور آپ کے معاملہ میں میں امتحان سے بچ جاؤں۔

حضرت امام حسینؓ کا کوفہ کی طرف سفر کرنے کا مقصد یزید کی حکومت کا خاتمہ یا یزید کی حکومت کو اسلامی نظام کے تحت لانا تھا کیونکہ وہ یزید کی حکومت کو خلافت نہیں سمجھتے تھے وجہ یہ تھی کہ یزید اپنے والد محترم حضرت سیدنا امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد اقتدار پر براجمان ہونے کے بعد خلافت کی اصل روح سے روگردانی کر چکا تھا شرعی قباحتیں پیدا ہو گئی تھیں اہل کوفہ بھی یزید کی حکومت پر رضامند نہ تھے اس لئے حضرت امام حسینؓ نے ابتدا سے ہی خلافت اسلامیہ میں نظام باطل کی آمیزش (بندوں کے بنائے خدائی حدود کے مقابل قوانین کے اجراء) کے خلاف اعلان بغاوت کیا یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ

سیدنا امیر معاویہؓ کی خلافت اور حضرت امیر معاویہؓ کا یزید کو مشاورت سے خلیفہ مقرر کرنا شرعی اعتبار سے درست تھا اسی لیے امام حسینؓ خاموش رہے لیکن سیدنا امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد جب یزید نے نظام خلافت سے بغاوت کی تو امام حسینؓ اہل بیت کے ہمراہ میدان عمل میں اتر پڑے امام حسینؓ کا ایک خطاب پیش کیا جا رہا ہے جس سے یزید کی پوزیشن واضح ہو جاتی ہے، اے لوگو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی ایسے حاکم کو دیکھے جو ظلم کرتا ہے خدا کی قائم کی ہوئی حدیں توڑتا ہے احد شکنی کرتا ہے اور دیکھنے والا دیکھنے پر بھی نا تو اپنے فعل سے اس کی مخالفت کرتا ہے نہ قول سے تو خدا ایسے لوگوں کو اچھا ٹھکانہ نہیں بخشے گا دیکھو یہ شیطان کے پیرو بن گئے ہیں رحمان سے سرکش ہو گئے ہیں فساد ظاہر ہے حدود الٰہی معطل ہیں مال غنیمت پر ناجائز قبضہ ہے خدا کے حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرایا جا رہا ہے میں ان کی شرکشی کو حق و عدل سے بدل دینے کا سب سے زیادہ مستحق ہوں تمہارے بے شمار خطوط و قاصد میرے پاس پیام بیعت لے کر آئے ہیں تم عہد کر چکے ہو نہ مجھ سے بے وفائی کرو گے نہ مجھے دشمنوں کے حوالہ کرو گے اگر تم اپنی اس بیعت پر قائم رہو تو یہ تمہارے لئے راہ ہدایت ہے کیونکہ میں حسینؓ بن علیؓ فاطمہؓ کا بیٹا ہوں، رسول اللہ ﷺ کا نواسہ ہوں میری جان تمہاری جان کے ساتھ، میرے بچے تمہارے بال بچوں کے ساتھ ہیں مجھے اپنا نمونہ بناؤ اور مجھ سے گردن نہ موڑو لیکن اگر ایسا کرو گے بلکہ اپنا عہد توڑ دو اور اپنی گردن میری بیعت سے نکال دو تو

یہ تم سے بعید نہیں تم میرے باپ بھائی اور عمزاد مسلمؓ کے ساتھ ایسا کر چکے ہو وہ فریب خردہ ہے جو تم پر بھروسہ کرے لیکن یاد رکھو تم نے اپنا ہی نقصان کیا اور اب بھی اپنا ہی نقصان کروگے تم نے اپنا ہی حصہ کھو دیا اپنی قسمت بگاڑ دی جو بد عہدی کرے گا جو اپنے خلاف بد عہدی کرے گا۔

حر بن یزید آپؓ کے حق میں تھا اور آپؓ کی حفاظت کر رہا تھا چار قاصد کوفہ سے آپؓ کے پاس آئے اور شہر کی صورت حال سے آگاہ کیا کہ صورت حال ہمارے حق میں نہیں ہے کاروان اہل بیتؓ کے قاصد قیس بن میسر کو بطور قاصد کوفہ بھیجا تو عبید اللہ ابن زیاد نے ان کو قتل کر ڈالا اس کی اطلاع بھی آپؓ کو دی گئی جس پر آپؓ نے حق پر قائم رہنے کی اللہ کے حضور دعا فرمائی اس خبر کے بعد ابن زیاد کے نام خط آیا جس نے صورت حال کشیدہ کر دی خط میں آپ پر سختی کا حکم تھا خط کے اگلے دن عمر بن سعد کوفہ والوں کی چار ہزار فوج لے کر آ پہنچا عمر نے آتے ہی حضرت حسینؓ کو پیغام بھیجا کہ آپ کیوں تشریف لائے؟ آپ نے وہی جواب دیا جو حر کو دیا اس پر عمر خوش ہو گئے لیکن دوسری طرف ابن زیاد نے اہل بیتؓ پر سختی اور بچ کر نہ جانے کا حکم نامہ بھیج دیا یہ پیغام شمر لے کر آیا حکم نامہ میں یہ تھا کہ اگر عمر بن سعد حکم کی تعمیل نہ کرے تو اسے معزول کرکے قیادت سنبھال لینا حضرت امام حسینؓ نے کوفی فوج کو تین تجاویز پیش کیں 1 ۔مجھے یزید کے پاس لے چلو اپنا معاملہ ان سے مل کر حل کر لوں گا

۔مجھے کسی اسلامی سرحد پر جانے دیا جائے 3۔مجھے مکہ واپس جانے دیا جائے۔لیکن 2 کوفی فوج یزید کی بیعت یا جنگ پر بضد رہی۔امام حسینؓ نے بیعت کی بجائے جنگ کو ترجیح دی۔

حق و صداقت، آزادی و حریت کے ان پیکروں کو مشیت دیکھ کر رشک کر رہی تھی ملائکہ بھی بنی آدم کے مقصد اولیں کا نظارہ دیکھ کر ورطہ حیرت میں ڈوبے ہوئے تھے کیونکہ ایسا پر عزم، خاندانِ نبوت کے مقدس نفوس کے کارواں نے اس طرح جمیعت کی شکل میں دین الٰہی (بقائے خلافت)کے لئے کسی بھی نبی کے اہل بیت نے خود کو اس طرح پیش نہیں کیا تھا اب وقت عظیم سعادت حاصل کرنے کا قریب آ رہا تھا وہ سعادت جس کی خواہش امام حسینؓ کے نانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کی تھی قدرت وہ سعادت اب حضرت حسینؓ اور اہل بیت کو دینے جا رہی ہے معرکہ حق و باطل وادی کربلا میں وقوع پذیر ہونے میں بہت قلیل وقت رہ گیا تھا نظام باطل کے علمبردار یزید کی فوج محافظین نظام خلافت کا گھیراؤ کر چکی تھی جب دشمن قریب آ گیا تو آپ نے دشمن کو اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطاب کیا کہ ،لوگو میری بات سنو جلدی نہ کرو اگر میرا عذر معقول ہو اور تم اسے قبول کر سکو اور میرے ساتھ انصاف کرو تو یہ تمہارے لئے خوش نصیبی کا باعث ہو گا تم میری مخالفت سے باز آ جاؤ لیکن اگر سننے کے بعد بھی میرا عذر قبول نہ کرو اور انصاف سے انکار کر دو تو پھر مجھے کسی بات سے بھی انکار

نہیں ہے تم اور تمہارے ساتھی ایکا کر لو مجھ پر ٹوٹ پڑو مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو میرا اعتماد ہر حال میں پروردگار عالم پر ہے اور وہ نیکو کاروں کا حامی ہے۔

پھر آپ نے ایک لمبی پر مغز تقریر فرمائی، لوگو میرا حسب نسب یاد کرو سوچو میں کون ہوں، پھر اپنے گریبان میں منہ ڈالو اور اپنے ضمیر کا محاسبہ کرو خوب غور کرو کیا تمہارے لئے میرا قتل کرنا اور میری حرمت کا رشتہ توڑنا روا ہے؟ کیا میں تمہارے نبی کی بیٹی کا لڑکا اور اسکے عم زاد کا بیٹا نہیں ہوں؟ کیا سید الشہداء حمزہؓ میرے باپ کے چچا نہیں تھے ؟کیا ذوالجناحین جعفر الطیارؓ میرے چچا نہیں ہیں؟ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کا یہ مشہور قول نہیں سنا کہ آپ ﷺ میرے اور میرے بھائی کے حق میں فرماتے ہیں سیدا لشباب اہل الجنتہ (جنت میں نوعمروں کے سردار) اگر میرا یہ بیان سچا ہے اور ضرور سچا ہے کیونکہ واللہ میں نے ہوش سنبھالنے سے بعد سے لے کر آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا تو بتلاؤ کیا تمہیں برہنہ تلواروں سے میرا استقبال کرنا چاہیے؟ اگر تم میری بات کا یقین نہیں کرتے تو ہم میں ایسے لوگ موجود میں جن سے تصدیق کر سکتے ہو جابر بن عبداللہؓ سے پوچھو۔ابوسعید خدریؓ سے پوچھو سہل بن سعد ساعدیؓ سے پوچھو زید ارقمؓ سے پوچھو انس بن مالکؓ سے پوچھو وہ تمہیں بتائیں گے انہوں نے میرے اور میرے بھائی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے یا نہیں؟ کیا یہ

بات بھی تمہیں میرا خون بہانے سے نہیں روک سکتی؟ اس وقت روئے زمین پر بجز میرے کسی نبی کی لڑکی کا بیٹا موجود نہیں میں تمہارے نبی ﷺ کا بلاواسطہ نواسہ ہوں مجھے کس لئے ہلاک کرنا چاہتے ہو؟ کیا میں نے کسی کی جان لی ہے کسی کا خون بہایا ہے کسی کا مال چھینا ہے کہو کیا بات ہے؟ آخر میرا قصور کیا ہے؟

آپؓ نے بار بار پوچھا کسی کوفی نے جواب نہیں دیا جنگی صورتحال دیکھ کر زہیر بن القین اور حر بن یزید کوفی لشکر کو خیر باد کہہ کر جانثاران اہل بیتؓ میں شامل ہوگے ان دونوں حضرات نے اہلبیتؓ کے ساتھ مرنے جینے کا عزم کر لیا کیونکہ ان پر یہ حقیقت منکشف ہو چکی تھی کہ حسینؓ حق پر ہیں۔ قارئین کرام خلفائے راشدینؓ کی فکر کے علم بردار حسینی قافلہ اور طاغوتی نظام کے علمبردار یزیدی لشکر میں فرداً فرداً لڑائی کا آغاز ہو گیا عبداللہ بن عمیر الکلبی پہلے جانثار ہیں جو حسینی لشکر کی نمائندگی کرتے ہوئے میدان جنگ میں اُترے عبداللہ کے مقابلے میں دو یزیدی فوجی آئے ان کا کام تمام کر دیا یزیدی فوج نے حملہ کیا تو لشکر حسینی نے کسی نقصان کے بغیر روک لیا اور وہ بھاگ گئے اب عام جنگ شروع ہو رہی تھی میدان کربلا میں مسلم بن عوسجہ پہلے شہید ہیں جنگ میں حر بن یزید نے شیر کی طرح حملے کئے لڑائی پوری ہولناکی سے جاری تھی اب دوپہر ہو گئی تھی میدان کربلا کی ریت کے ذرے حرارت سے گرم ہو چکے تھی گرمی اتنی تھی کہ طائر بھی اپنے گھونسلوں سے باہر نکلنے سے اجتناب کر

رہے تھے شدید گرمی اور پانی کی کمی کے باوجود خاندان نبوت کے چشم وچراغ علم جہاد بلند کئے ہوئے تھے کوئی فوج اس وقت تک غلبہ حاصل نہ کر سکی عمر بن سعد نے خیموں کو جلانے کا حکم دیا اور خیمے جلا دیئے گئے گمسان کی جنگ میں کئی طرف داران حسین شہید ہو چکے تھے عبداللہ بن عمیر الکلبیؓ اورانکی بیوی ام وہبؓ بھی شہید ہو چکی تھیں ابو تمامہ عمرو بن عبداللہ صادری نے خود کو امام حسینؓ کی حفاظت کے لئے پیش کر دیا تھوڑی دیر کے بعد حسینی قافلے کے سپہ سالار حبیب بن مظاہر اور حر بھی شہید کر دیئے گئے حضرت کے ساتھیوں نے صلوۃ الخوف ادا کی آپؓ کے لشکر کے سپہ سالار بھی مقابلے کے بعد جام شہادت نوش کر چکے تھے دو غفاری بھائیوں اور جابری لڑکوں کی شہادت کے بعد حضرت حنظلہ بن اسعدؓ نے باآواز بلند دشمن سے خطاب کیا کہ ،اے قوم ! حسینؓ کو قتل نہ کروایسا نہ ہو کہ خدا تم پر عذاب نازل کرے لیکن اقتدار کے نشے میں دھت ابن زیاد کی فوج کسی کی کوئی بات نہیں سن رہی تھی انہوں نے حنظلہ بن اسعد کو بھی شہید کر دیا غرض یکے بعد دیگرے تمام اصحاب شہید ہو گئے ان کے بعد اب اہل بیتؓ اور بنی ہاشمؓ کی باری تھی سب سے پہلے آپ کے صاحبزادے علی اکبرؓ سامنے آئے ان کو بھی دشمنوں نے شہید کر دیا ان کے بعد اہل بیتؓ اور بنی ہاشمؓ کے دوسرے جان فروش شہید ہوتے رہے قاسمؓ بن حسنؓ بن علیؓ بھی امر ہو گئے اہل بیتؓ کے شہیدوں کو دیکھ کر اہل بیتؓ کی خواتین نے بلند آواز سے رونا چیخنا شروع کر دیا حضرت حسینؓ نے ان سے کہا کہ ماتم نہ کریں شرعی

حدود میں رہیں رسول اللہ ﷺ کا اسوہ حسنہ اپنے سامنے رکھیں جب دشمنوں نے حضرت حسینؓ کو گھیر لیا آپ شجاعت ثابت قدمی اور بہادری سے لڑتے رہے لڑائی کے دوران اچانک تیر آیا اور آپ کے خلق میں پیوست ہو گیا آپ نے تیر کھینچ لیا پھر اپنے ہاتھ منہ کی طرف اُٹھائے تو دونوں چلو خون سے بھر گئے آپؓ نے خون آسمان کی طرف اچھالا اور خدا کا شکر ادا کیا الٰہی میرا شکوہ تجھ ہی سے ہے دیکھ تیرے رسول ﷺ کے نواسےؓ سے کیا برتاؤ کیا جا رہا ہے؟ دشمن چاہتا تو آپ کو بہت پہلے شہید کر ڈالتا مگر یہ گناہ کوئی اپنے سر لینا نہیں چاہتا تھا آخر شمر ذی الجوشن نے کہا تمہارا برا ہو کیا انتظار کر رہے ہو؟ کیوں کام نہیں کرتے؟ اب ہر طرف سے نرغہ ہوا آپ نے پکار کر کہا کیا میرے قتل پر ایک دوسرے کو ابھارتے ہو؟ واللہ میرے بعد کسی بندے کے قتل پر بھی خدا اتنا ناخوش نہیں ہو گا جتنا میرے قتل پر ناخوش ہو گا۔

مگر اب وقت آ چکا تھا اپنے خالق حقیقی اور اپنے نانا محمد رسول ﷺ سے ملنے کا۔ دیکھتے ہی زرعہ بن شریک تمیمی لعنتی نے آپؓ کے ہاتھ کو زخمی کیا پھر شانے پر تلوار ماری، سنان بن انس نخعی لعنتی نے بڑھ کر نیزہ مارا اور آپ زمین پر گر گئے اور جام شہادت نوش کر گئے آپ کے جسم پر نیزے کے تینتیس زخم اور تلوار کے چونتیس گھاؤ تھے سنان بن انس نے ہی آپؓ کا سر تن سے جدا کر کے خولی بن یزید کے حوالے کیا حضرت امام حسینؓ نے کربلا کی سرزمین پر قربانی

دے خاک کربلا پر احسان عظیم کیا اسی کے متعلق شاعر نے خوب کہا ہے کہ

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول
تڑپتی ہے تجھ پر لاشِ جگر گوشہ بتولؓ

اور یزید کو کیا ملا؟

قتل حسینؓ اصل میں مرگِ یزید ہیں
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اسمائے گرامی شہدائے کربلا

آسمان وفا کے وہ 72 ستارے یعنی جانثاران امام حسینؓ جو آفتاب اہل بیت حضرت امام حسینؓ اور 18 بنی ہاشم کے ہمراہ زمین کربلا میں شہادت کے رتبے کو پا کر امر ہو گئے ان میں ۱۔ حضرت امام حسینؓ ، ۲۔ حضرت عباسؓ بن علیؓ ، ۳۔ حضرت علی اکبرؓ بن حسینؓ ، ۴۔ حضرت علی اصغرؓ بن حسینؓ ، ۵۔ حضرت عبداللہؓ بن علیؓ ، ۶۔ حضرت جعفرؓ بن علیؓ ، ۷۔ حضرت عثمانؓ بن علیؓ ، ۸۔ حضرت ابو بکرؓ بن علیؓ ، ۹۔ حضرت ابو بکرؓ بن حسنؓ بن علیؓ ، ۱۰۔ حضرت قاسمؓ بن حسنؓ بن علیؓ ، ۱۱۔ حضرت عبداللہؓ بن حسنؓ ، ۱۲۔ حضرت عونؓ بن عبداللہؓ بن جعفرؓ ، ۱۳۔ حضرت محمدؓ بن عبداللہؓ بن جعفرؓ ، ۱۴۔ حضرت عبداللہؓ بن مسلمؓ بن عقیلؓ ، ۱۵۔ حضرت محمدؓ بن مسلمؓ ، ۱۶۔ حضرت محمدؓ بن سعیدؓ بن عقیلؓ ، ۱۷۔ حضرت عبدالرحمانؓ بن عقیلؓ ، ۱۸۔ حضرت جعفرؓ بن عقیلؓ ، ۱۹۔ حضرت انسؓ بن حارث

۲۰۔حضرت حبیب بن مظاہرؓ، ۲۱،حضرت مسلم بن عوسجہ الاسدیؓ، ۲۲۔حضرت قیسؓ بن مشاہرؓ، ۲۳۔حضرت ابو ثمامہ عمرو بن عبداللہؓ، ۲۴۔حضرت بوریر ہمدانیؓ، ۲۵۔حضرت حنالہ بن عمرؓ، ۲۶۔حضرت عابس الشاکریؓ، ۲۷۔حضرت عبدالرحمان راہبیؓ، ۲۸۔حضرت سیف بن مالک العبدیؓ، ۲۹۔حضرت عمر بن عبداللہ ہمدانیؓ، ۳۰۔حضرت حضرت شوذب بن عبداللہ الہمدانیؓ، ۳۱۔حضرت جنادہ بن حارث السلمانیؓ، ۳۲۔حضرت مجمع بن عبداللہ العامذیؓ، ۳۳۔حضرت نافع بن ہلال الجملیؓ، ۳۴۔حضرت حجاج بن مسروق المدحجیؓ، ۳۵۔حضرت عمر بن قرظتہ الانصاریؓ، ۳۶۔حضرت عبدالرحمان الارحبیؓ، ۳۷۔حضرت جنادہ بن کعب الخزرجیؓ، ۳۸۔حضرت عمر بن جنادالانصاریؓ، ۳۹۔حضرت نعیم بن العجلان الانصاریؓ، ۴۰۔حضرت سعد بن حنظلہ التمیمیؓ، ۴۱۔حضرت زہیر ابن قینؓ، ۴۲۔حضرت سلمان بن مضارب الانماریؓ، ۴۳۔حضرت سوید بن عمارالانماریؓ، ۴۴۔حضرت عبداللہ بن بشرا لخشعمیؓ، ۴۵۔حضرت۔یزید بن زیاد الہدلیؓ، ۴۶۔حضرت حارث بن عمرو القیس الکندیؓ، ۴۷۔حضرت زاہر بن عمر الکندیؓ، ۴۸۔حضرت بشر بن عمر الکندیؓ، ۴۹۔حضرت عبداللہ بن عروہ الغفاریؓ، ۵۰۔حضرت جون بن حوی غلام الغفاری، ۵۱۔حضرت عبداللہ بن عمیر الکلبیؓ، ۵۲۔حضرت عبداللہ بن۔یزید العبدیؓ، ۵۳۔حضرت سالم بن عامر العبدیؓ، ۵۴۔حضرت قاسم بن حبیبؓ، ۵۵۔حضرت زہیر بن سلیم الازدیؓ، ۵۶۔حضرت نعمان بن عمر الراسبیؓ، ۵۷۔حضرت۔یزید بن شبیتؓ، ۵۸۔حضرت امر بن مسلم العبدیؓ، ۵۹۔حضرت سیف بن مالکؓ، ۶۰۔حضرت جابر بن حجاز جیؓ، ۶۱۔حضرت مسعود بن حجاج التمیمیؓ، ۶۲۔حضرت

عبدالرحمان بن عروہ الغفاریؓ، ۶۳۔ حضرت باقر بن حیؓ، ۶۴۔ حضرت عمار بن حسان الطائیؓ، ۶۵۔ حضرت ضرغامہ بن مالک التغلبیؓ، ۶۶۔ حضرت کنانہ بن عتیق التغلبیؓ، ۶۷۔ حضرت حجاج بن بدر التمیمی السعدی، ۶۸۔ حضرت حر بن یزید الریاحیؓ، ۶۹۔ حضرت حابلہ بن علی الشیبانیؓ، ۷۰۔ حضرت قتاب بن عمرؓ، ۷۱۔ حضرت عبداللہ یقطرؓ، ۷۲۔ حضرت غلام ترکیؓ۔

میدان کربلا سے زندہ بچ جانے والے مرد

۱۔ حضرت امام زین العابدینؒ، ۲۔ امام محمد باقرؒ، حسن مثنی، ۳۔ مرقع ابن قمامہ اسدی ۴۔ اور عقبہ ابن سمعان غلام بی بی ربابؓ کے علاوہ باقی سب جام شہادت نوش فرما گئے۔ جب کہ کوفی فوج کے 88 قتل ہوئے

واقعہ کربلا پر اہل اسلام کا موقف

واقعہ کربلا پر اہل اسلام کا متفقہ موقف ہے کہ یزید لعین کی طرف سے واقعہ کربلا کی مزمت، اہل بیتؓ کی پاک باز خواتین سے نرم رویہ، شہداء کربلاؓ کی شہادتوں پر مگر مچھ کے آنسو بہانے کے باوجود شہداء کربلا کے قتل میں برابر کا مجرم ہے کیونکہ واقعہ کربلا کے بعد یزید نے امام حسینؓ اور 71 شہداء کربلا کے قاتلوں کو کوئی سزا نہ دی چے جائیکہ نواسہ رسول اور خاندان رسول کا قتل عام ہو اور حکمران مجرمانہ خاموشی اختیار کئے رہے تو اس کا مطلب یہی

ہے کہ قاتلین کے ساتھ حکمران وقت یزید بھی شریک ہے جسے اہل اسلام قاتلین شہدائے کربلاؓ کی صف میں کھڑا کرتے ہیں۔

شہدائے کربلاؓ کا پیغام

شہدائے کربلا کے بے سازوسامان، اللہ کے توکل، تقویٰ سے سرشار، ذی وقار، پرعزم، عفت مآب اس مقدس قافلے کی شہادتوں کا قیامت تک آنے والے انسانوں کے نام پیغام ہے کہ اے محمد عربی ﷺ کا کلمہ پڑھنے والو! اگر کوئی حکمران اللہ اور رسول ﷺ، قرآن وسنت، خلفائے راشدینؓ کے طرز سے ہٹ کر کوئی اور نظام حکومت وضع کرے تو اس شرک عظیم کو قبول نہ کرنا۔ یہی شرک سب برائیوں کی جڑ ہے خلافت اسلام کا نظام حکومت ہے جو اللہ کی حکومت کی عملاً، اصلاً تصویر ہے لہٰذا تم اس نظام کی بقاء کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر دینا جب تم ایسا کروگے تو مادیت پرست سوشلسٹ تمہیں ناکام کہیں گے لیکن اللہ رب العزت، محمد عربی ﷺ کی نظر میں تم دنیا وآخرت کے کامیاب ترین انسان ٹھہروگے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلامی نظام خلافت کی بقاء و قیام کے لئے بھیجا ہے یہی تمہاری زندگی کا بنیادی مقصد ہے آجتک دنیا امام حسینؓ اور شہدائے کربلاؓ کو اسی لئے سلام عقیدت پیش کرتی ہے کہ انہوں نے اللہ کے خلیفہ ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے ادارہ خلافت کے تحفظ کے لئے عظیم قربانی پیش کی پاکستان میں اسوقت خلافت نہیں بلکہ بندوں کا بنایا ہوا نظام قائم ہے دیکھتے ہیں

پاکستانی قوم کب حسینی کردار ادا کرنے کے لئے میدان عمل میں اُترتی ہے۔

زندہ دلان لاہور دشمن کے نشانے پر

ایک بار پھر زندہ دلان لاہور دشمن کے نشانے پر آ گئے لاہور واہگہ باڈر پر حملے نے ساٹھ سے ستر کے قریب لوگوں کو لقمہ اجل بنادیا گیاز خمیوں کی تعداد 150 کے قریب بتائی جارہی ہے جس میں اضافے کا بہت زیادہ امکان ہے۔ جائے وقوعہ پر ہر طرف مرد وخواتین، لڑکیوں، بچوں کی دردناک چیخ وپکار نے سارے ملک کو غمزدہ کردیا ہے کئی خاندان مکمل ہی اس سانحہ کا شکار ہوگئے کچھ ایسے خاندان بھی ہیں جو سارے خوشی خوشی پرچم کشائی کی تقریب دیکھنے گئے مگران میں اب صرف ایک فرد ہی آہ وبکا، روتا، چیختا، غم سے نڈھال دیکھا گیا جو کہہ رہا تھا کہ میں اپنے خاندان کا اکیلا فرد ہی رہ گیا ہوں مجھے بھی مر جانا چاہیے تھا اپنے پیاروں کے بغیر میں زندہ رہ کر کیا کروں گا ؟ واہگہ باڈر پر نہتے شہید ہوجانے والے پاکستانیوں کے لاشے سفاک قاتلوں سے سوال کرہے ہیں کہ اے ظالمو! بتاو ہمیں کس جرم میں شہید کیا گیا ؟ بتایا جائے ہمارا کیا قصور ہے ؟ ہمارے گھر کس جرم کی پاداش میں اجاڑ دیئے گئے ؟ واہگہ بارڈر پر ایسے وقت میں ایسے مقام پر یہ حادثہ پیش آیا جب وہاں لوگوں کی تعداد کافی زیادہ تھی۔ یہ دہشت گردی کا واقعہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ پاکستان کے امن کو اب بھی خطرہ ہے پاکستان کو ناکام ریاست بنانے والے سازشی عناصر اسوقت بھی ملک میں بد امنی پھیلانے

کی صلاحیت رکھتے ہیں اس واقعہ سے بھارت ،اسرائیل،امریکہ،برطانیہ اور دھرنوں کے ذریعے ملک میں قتل وغارت کا بازار گرم کرنے کی ہلاشیری دینے والے نام نہاد اسلامی ملک کو کسی قیمت پر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔پاکستان کے جو طبقات آپریشن کے حمایتی نہیں تھے ان کے خدشات اب حقیقت کا روپ دھارتے دیکھائی دے رہے ہیں کہ اگر آپریشن ناکام ہوگیا تو پھر کیا ہوگا؟ اب دوبارہ یہ سوال بڑی شدت کے ساتھ اٹھے گا کہ اتنے بڑے آپریشن کے بعد بھی ملک کے طول وعرض میں ہونے والے واقعات اس امر کی غمازی کررہے ہیں کہ آپریشن کے اثرات مثبت نہیں منفی دکھائی دے رہے ہیں ملک دشمن وہ طاقتیں جو ملک کے گلی محلوں میں خون کی ہولی دیکھنا چاہتی تھیں وہ اپنے عزائم میں کامیاب ہوتی دکھائی دے رہی ہیں اس واقعہ سے سیکیورٹی اداروں کی غیر ذمہ داری کااظہار بھی ہوتا ہے پہلے ہی وفاقی حکومت کی طرف سے حملے کا عندیہ دے دیا گیا تھامیڈیا رپورٹ کیمطابق حملہ آور چیک پوسٹ پار کرکے حملہ کرنے میں کامیاب ہوا سوال یہ ہے کہ حملہ آور چیک پوسٹ پار کیسے کر گیا؟چیکنگ کرنے والے اہلکار کہاں تھے ؟ ایسے محسوس ہورہا ہے کہ چیک پوسٹوں پر چیکنگ کا کوئی خاطر خواہ انتظام ہی نہیں تبی تو حملہ آور چیک پوسٹ پار کرنے میں کامیاب ہوا۔ ذمہ داری ایک ایسی تنظیم نے قبول کی ہے جو نام نہاد اسلامی ملک میں اپنا اثر رسوخ کافی زیادہ رکھتی ہے حکومت کو اس پر بھی غور کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ کہیں پاکستان کی تباہی میں اسی ملک کا ہاتھ تو نہیں اور واقعہ کی ذمہ داری کسی

ایک تنظیم پر ڈالی جا رہی ہو اس پر بھی تحقیق ہونی چاہیے آیا کہ یہ خود کش حملہ تھا یا بم دھماکہ جائے وقوعہ سے ایک خود کش جیکٹ اور خط ملا ہے جو یہ ظاہر کر رہا ہے کہ شائدیہ خود کش حملہ نہ ہوافرا تفری پیدا کرنے کے بعد دشمن اپنا مقصد خود کش دھماکے سے حاصل کرنا چاہتا ہو مگر دھماکے کے بعد خود کش بم بار دوڑ وہاں سے فرار ہوگیا تحقیقات اس زاویے پر بھی ہونے چاہیں ملتان سے ایک خود کش بم بار کی گرفتاری ایک حوصلہ کن ایکشن ہے زندہ دلان لاہور نے اگلے دن پریڈ کے موقعہ پر کثیر تعداد میں شرکت کرکے جس جوش وجذبے، ولولے کا اظہار کیا یہ ان ملک دشمن قوتوں کے نام پیغام ہے کہ پاکستانی ایک بہادر قوم ہے یہ ایسے حملوں سے نہیں ڈرتی واہگہ بارڈر پر پاکستان زندہ باد کے پر جوش نعروں کی گونج نے سارے پاکستان کو جرات وبہادری کا پیغام دیا ہے۔۔۔۔۔رکیف یہ حملہ جس نے بھی کیا ہے پاکستان کی سالمیت پر حملہ کیا ہے تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام نے فتوجات دے چکے ہیں کہ پاکستان کہ سرزمین پر خود کش حملے حرام ہیں ، قارئین کرام یہ حملہ جس نے بھی کیا قابل مزمت ہی نہیں قابل گرفت بھی ہے سوال یہ ہے کہ یہ حملے کیسے ختم ہو سکتے ہیں؟ غیروں کی مسلط کردہ جنگ سے ہم کس طرح نکل سکتے ہیں ؟ اس کا طریقہ کار ہمیں سنجیدگی سے طے کرنا ہوگا ، جلدبازی سے فیصلے کرکے ہم نے دیکھ لیا نتیجہ منفی ہی نکلا ہے

محرم الحرام کا مہینہ ہے اس میں مجالس، جلوس، جلسے بہت زیادہ ہوتے ہیں ان کو دشمن سے محفوظ رکھنے کیلئے تمام طبقات کو چاہیے کہ حکومت کے ساتھ مل بیٹھ کر کوئی ضابطہ اخلاق ایسا مرتب کرکے اس پر سختی سے عمل کیا جائے ایک مطالبہ یا تجویز تقریبا تمام طبقات کے دور رس، بااثر افراد کی طرف سے سننے کو مل رہی ہے کہ تمام مذہبی تقریبات (جلسے، جلوس) مذہبی عبات گاہوں یا چار دیواری تک محدود کردیئے جائیں تو اس کے بہت زیادہ مثبت اثرات مرتب ہوں گے حکومت کو پیش آمدہ سیکیورٹی معاملات کا اس سے حل مل جائے گا امن کا دشمن اس طرح اپنے عزائم کی تکمیل نہ کرپائے گا۔ ملک میں کوئی سنی قتل ہو یا شیعہ مجموعی اعتبار سے نقصان ملک کا ہی ہوتا ہے اگر مذہبی قوتیں اس حقیقت کو مد نظر رکھیں تو امن کو راستہ مل سکتا ہے۔آخر میں واہگہ بارڈر پر خود کش حملے کے نتیجے میں جاں بحق اور زخمی ہوجانے والوں، انکے لواحقین، اشتہ داروں اور ساری قوم کے غم میں راقم بھی برابر کا شریک ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شہداء کو جنت الفردوس میں بلند مقامات، لواحقین اور ساری قوم کو صبر حسینؓ و صبر شہدائے کربلاؓ نصیب فرمائے، اسلام اور پاکستان دشمنوں سے اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے (امین)

علامہ اقبالؒ امت مسلمہ کے انقلابی شاعر

علامہ اقبالؒ عالم اسلام کی عظیم ترین ہستی کا نام ہے ایسی ہستی صدیوں بعد پیدا ہوا کرتی ہے اگر یہ کہہ دیا جائے اس مفکر، مدبر، انقلابی، نظریاتی شاعر کی الحامی، درد دل سے لبریز، عارفانہ، مجددانہ، فقیہانہ شاعری سے برصغیر بالخصوص پاکستان نے کوئی رہنمائی، درس عبرت، راہ راست نہیں سیکھی تو بے جا نہ ہوگا اگر دوسرے شعراء کے اشعار پر طائرانہ نگاہ دوڑائی جائے تو پتہ چلے گا کہ ماسوائے چند ایک کے کثیر الجہتی شاعر نہیں تھے جو تھے وہ علامہ اقبال کے سامنے بچوں کی حیثیت رکھتے ہیں اکثر کی شاعری عورت و مرد، لڑکے ولڑکی کے عشق کے گرد محو گردش نظر آتی ہے مگر قدرت نے علامہ اقبالؒ کے دل ودماغ میں امت مسلمہ سے بے پناہ، حد درجہ عشق و محبت ، جنون کی حد تک مسلمانوں کی اصلاح کا جذبہ صادق موجذن کر رکھا تھا اگر ہماری قوم علامہ اقبالؒ کی شاعری کو اپنا آئیڈیل سمجھ کر اسے اپنے لئے مشعل راہ بنالیتی تو آج ملک اس خطرناک، افسوس ناک، المناک موڑ پر کھڑا نہ ہوتا، اقبالیات کے ماہرین کی تحریرات متعدد بار پڑھنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے ان کا کہنا ہے کہ اقبال کی شاعری امت کیلئے پیام صبح، نوید انقلاب کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ علامہؒ کی شاعری قرآن وحدیث، اسلام، خلفائے راشدینؓ کے نظام خلافت، اعمال صحابہؓ، اہل بیتؓ، اولیاء اللہؒ کی تعلیمات کی

توضیع و تشریع اور ترجمان ہے آپؒ کی شاعری میں عشق رسول ﷺ ، عشق قرآن، مومن، خودی، فقر، شاہین، عشق، علم و عمل کو نئی اصطلاحات سے متعارف کروا کر اسلام کی وکالت اور مغربی تہذیب کا بڑی شد ومد سے رد کیا ہے ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے اپنی شاعری میں تمام طبقات کو خطاب کیا آپؒ نے شاعری کے ذریعے مسلمانوں کی لازوال ترقی، خوشحالی کے موضوع پر خلوص دل سے رہنمائی کی ہے جس کی جھلک آج بھی دیکھی جاسکتی ہے ارباب علم ودانش مسلمانوں کو علامہ اقبال کی شاعری اور انکی شخصیت کو بطور آئیڈیل بنانے کو ہر وقت درس دیتے نظر آتے ہیں

☆علامہ اقبالؒ کو حضور ﷺ سے بہت زیادہ عشق تھا حضور ﷺ کا تذکرہ سنتے ہی آنکھیں پرنم ہوجاتیں عشق رسول ﷺ کے ترانے شاعرانہ انداز میں اس طرح بیان کرتے ہیں

قوت عشق میں ہر پست کو بالا کردے دہر میں اسلم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

کی محمد ﷺ سے وفا تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا ہم تیرے ہیں

☆رجوع الی القرآن ہر مسلمان میں بدرجہ اتم دیکھنا چاہتے تھے آپؒ نے قرآن کی جانب راغب ہونے کا کچھ اس طرح درس دیا ہے

قرآن میں غوطہ زن ہو اے مرد مسلماں اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

☆انہوں نے بچوں کیلئے پہاڑ اور گلہری، جگنو، بچے کی دعا جیسی متعدد نظمیں

پیش کرکے انہیں غرور و تکبر کی، خود نمائی کی بجائے عاجزی، انکساری، نیکی، خدمت خلق، بڑوں کے احترام کا درس دیا

☆علامہ اقبالؒ قوم کے نوجوانوں کو مستقبل کا سرمایہ سمجھتے تھے اپنی شاعری میں نوجونوں کو مستقل طور پر اپنا موضوع بنایا اسی لئے ان کی خوب رہنمائی کی جس کی جھلک پیش کی جاتی ہے

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے جو ڈالتے ہیں ستاروں پر کمند

پرواز ہے دونوں کی اسی فضا میں ایک کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں

جاوید نامہ میں اپنے بیٹے ہی کو نہیں بلکہ امت کے نوجوانوں سے یوں گویا ہیں

دیار عشق میں اپنا مقام پیدا کر نیا زمانہ نئے صبح وشام پیدا کر

خدا اگر دل فطرت شناس دے تجھ کو سکوت لالہ سے کلام پیدا کر

اٹھا نہ شیشہ گران فرنگ کے احسان سفال ہند سے مینا وجام پیدا کر

میں شاخ تاک ہوں میری غزل ہے میرا ثمر میرے ثمر سے مے لالہ فام پیدا کر

میرا طریق امیری نہیں فقیری ہے خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

مزید فرماتے ہیں کہ

جوانوں کو سوز جگر بخش دے میرا عشق، میری نظر بخش دے

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز

ہے

☆ہر فرد کو ملت کا قیمتی ہیرا خیال کرتے ان سے اپنے کلام میں کہتے ہیں کہ

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے نیل کے ساحل سے لیکر تاب خاک کاشغر

☆قابل تقلید شاعری میں طالبعلموں کو پورے درد سے اسطرح خطاب کرتے ہیں

جو پایہ علم سے پایا بشر نے فرشتوں نے بھی وہ پایہ نہ پایا

اور یہ اہل کلیسا کا نظام تعلیم ایک سازش ہے فقط دین و مروت کے خلاف

☆اسلامی نظام خلافت کی اہمیت علماء کرام میں یوں بیان کرتے ہیں

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

☆آپؒ کا نظریہ تھا کہ خلافت اسلام کا نظام سیاست اور جمہوریت یہود و نصاریٰ کا نظام سیاست ہے مسلمانوں کو قاتل قرار دیتے تھے سیاستدانوں کو طرز حکمرانی پہ کلام کر رہے ہیں کہ

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

الیکشن، ممبری، کونسل، صدارت بنائے خوب آزادی نے پھندے

اسلامی نظام کا تعارف ان الفاظ میں کرواتے ہیں کہ

تا خلافت کی بنا، دنیا میں ہو پھر استوار لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

عقل ہے تیری سپر، عشق ہے شمشیر تیری مرے درویش !خلافت ہے جہانگیر تیری

اہلیان پاکستان ہی نہیں شاعر مشرقؒ کی شاعری عالم اسلام کی بہت بڑی ضرورت ہے مسلمان علامہؒ کی روحانی ، فکری، انقلابی شاعری کو مشعل راہ بنائیں علامہ اقبالؒ کی شاعری پر غور و فکر کرنے سے پاکستان اپنی نظریاتی اساسی منزل پاسکتا ہے جو آج تک حاصل نہیں کی جا سکی کیونکہ آپؒ نے مسلمانوں کی دکھتی ہوئی رگ کو خوب سمجھا اور انکے مرض کی صحیح تشخیص کرکے تصور پاکستان کی صورت میں نسخہ بھی دے دیا علامہؒ نے قیام پاکستان میں عملی طور پر حصہ لیا اور اپنی شاعری کو پورے خلوص کی تنہائیوں ، درد ، محبت کے ساتھ انگریز کے نظام کو زمیں بوس کرنے کیلئے ان تھک کاوشیں کیں تحریک پاکستان میں انقلابی روح بیدار کرنے کیلئے شاعری کو بطور آلہ استعمال کیا جسمیں علامہ اقبالؒ کو سو فیصد کامیابی ملی آپؒ کی شاعری ہر دور کیلئے راہ حق کی نشان منزل ہے اب جبکہ مسلمانان پاکستان بحرانوں کا شکار ہیں ہر طرف سے دشمنوں نے پوری طاقت، منصوبے، جدید ہتھیاروں سے لیس ہو کر ہمیں گھیر لیا ہے اس حصار کو توڑنے کیلئے قوم کے ہر فرد کو علامہ اقبالؒ کی شاعری سے رہنمائی حاصل کرنا ہوگی۔

تخریب نہیں تعمیر۔۔۔۔۔۔مگر کیسے؟

اس مرتبہ محرم میں حکومت نے پہلے سے کہیں زیادہ سیکیورٹی انتظامات کئے کہ کہیں شیعہ کے جلوسوں کو کوئی ملک دشمن طاقت نقصان نہ پہنچا دے ہیلی کاپٹرز کے ذریعے جلوسوں کی مانیٹرنگ بھی ہوتی رہی اس بار شیعہ مذہب پر ماضی کی طرح حملے نہ ہوئے چند ایک واقعات ہوئے مگر نہ ہونے کے برابر۔دس محرم گزر گیا وزیراعظم نواز شریف،پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف ودیگر ملک کے وزرائے اعلیٰ نے سکھ کا سانس لیا اور وفاقی صوبائی حکومتوں نے انتظامیہ کو محرم پر خصوصی اقدام کرنے پر مبارک باد بھی دے ڈالی مگر سوال یہ اٹھ رہا ہے کہ کیا محرم میں امن رہا یا نہیں؟ کیا حکومت کی طرف سے یہ سیکیورٹی انتظامات شیعہ مذہب کے تحفظ کیلئے ہی تھے یا مسلمانوں کیلئے بھی۔۔۔۔؟؟؟ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ یہ انتظامات صرف شیعہ کیلئے ہی تھے کیونکہ ملک بھر میں اس مرتبہ بھی سابقہ سال کی طرح توہین صحابہ کرامؓ توہین اہلبیت عظامؑ کے واقعات رونما ہوئے اور بات لڑائی جھگڑوں، قتل وغارت گری تک پہنچ گئی مگر حکومت نے گذشتہ سال سانحہ راولپنڈی سے سبق نہ سیکھا اور ملک میں اس بار بھی سانحات رونماء ہوئے شیعہ کی طرف سے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی سرعام کی گئی سرگودھا کے علاقہ فروقہ چک 73 جنوبی میں غیر قانونی جلوس نکالنے پر اسوقت حالات خراب ہوگئے جب شیعہ کی

طرف مساجد پر آتشیں اسلحہ سے لیس شیعہ لوگوں نے حملے کر دیئے جس کے نتیجے میں 2 افراد شہید جبکہ درجنوں زخمی ہوگئے (جبکہ حکومت کی طرف سے اسلحہ کی نمائش پر پابندی تھی) سوال یہ ہے کہ یہ اسلحہ کس طرح؟ کیوں؟ کہاں سے آگیا؟ کیا ان اسلحہ اٹھانے والے دہشت گردوں کیلئے بھی ملک میں کوئی قانون ہے؟ ان کی پشت پناہی کون کر رہا ہے؟ انہوں نے قانون کو ہاتھ میں کیوں لیا؟ ملالہ کو سر پر اٹھانے والے میڈیا نے ابھی تک حقیقت آشکارا کیوں نہیں کی؟ کیا حکومت نے شہید اور زخمی ہو جانے والوں کی خبر لی ان کے لئے امداد کا اعلان کیا؟ کیا کہیں مسلمانان پاکستان پر ان جلوسوں کے ذریعے رعب ڈالنے انہیں گھروں میں مبحوس کرنے کی گریٹ گیم تو نہیں ہو رہی؟ کہیں یہ سانحہ راولپنڈی کا تسلسل تو نہیں؟ کیا پاکستان کو مصر، عراق اور شام بنانے کے پلان پر عمل تو نہیں ہو رہا؟ آخری اطلاعات تک نامزد ملزمان گرفتار نہیں ہوسکے جن کی پشت پناہی سیاسی منتخب ایک یا دو نمائندے کر رہے ہیں اسی طرح کے قانون کی خلاف ورزیاں احمد نگر چٹھہ، علی پور چٹھہ، شیخوپورہ، ضلع راجن پور کے قصبے فاضل پور، چنیوٹ، کندیاں شریف ودیگر اضلاع اور دیگر صوبوں میں بھی ہوئیں ذرائع کے ہوم پر 10:45 بجے پروگرام شام غریباں سے خطاب کرتے ہوئے PTV مطابق معروف شیعہ ذاکر نے خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ، اور ماسوائے حضرت علیؓ تمام صحابہ کرامؓ کی گستاخی کی، کیا حکومت نے سرکاری ٹی وی پر اس واقعہ کا نوٹس لیا یا ارباب اقتدار کو علم ہی نہیں ہوا؟ ان واقعات کی مذمت اور ملزمان کے

خلاف کاروئی کا مطالبہ مختلف دینی حلقوں کی طرف سے کیا جارہا ہے ان حلقوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت صحابہ کرامؓ کی توہین کا سلسلہ بند کروانے کیلئے فوری قانون سازی کرے ،گستاخ کیلئے سزائے موت اور غیر مسلم اقلیت کا قانون پاس کیا جائے، تمام مسالک و مذاہب کے مذہبی جلسوں ،جلوسوں کو عبادت گاہوں یا چاردیواری تک محدود کیاجائے ان حلقوں کا کہنا ہے کہ حکومت مجرمانہ خاموشی اختیار کرکے گستاخان صحابہ کو پروٹوکول دینے سے باز رہے ایسا کرنا سراسر مسلمانان پاکستان کے حقوق پر ڈاکہ زنی ہے جسے کسی قیمت پر قبول اور برداشت نہیں کیا جاسکتا کیونکہ 3 فیصد اقلیت کو 97 فیصد اکثریت پر جبرا مسلط کرنا جمہوریت سے بھی بغاوت ہے اور ملک اس وقت جمہوریت کے رحم وکرم پر ہیدینی حلقوں کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ پاکستان میں اکثریت سنی مسلمانوں کی ہے لہٰذا پاکستان کو سنی سٹیٹ قرار دیا جائے، حالیہ گستاخی کے واقعات کے مجرموں کو فیالفور سزا دی جائے ،دوسری طرف جب حکومت عملی اقدام نہ کرے اور یک طرفہ ٹریفک چلائے گی تو نتیجہ کیا نکلے گا ؟آیئے اس پر روشنی ڈالتے ہیں گجرات میں تھانیدار اے ایس آئی فراز حیدر نے صحابہ کرامؓ کی گستاخی کرنے پر جھنگ کے باسی مبینہ ملزم طفیل حیدر کو اسی کی کلہاڑی (جس سے وہ توہین سے منع کرنے والے لوگوں پر حملے کر رہا تھا) سے اس پر وار کرکے اسے قتل کردیا اسی طرح مقدس اوراق (قرآن) جلانے کے الزام میں مبینہ ملزموں میاں بیوی کو اہل علاقہ نے مشتعل ہو کر زندہ جلادیا ۔ (روزنامہ جنگ

لاہو6 نومبر، روزنامہ اسلام لاہور 7 نومبر) مجھے ذاتی طور پر یہ سن کر انتہائی دکھ ہوا ایسا ناسازگار واقعہ عیسائی اقلیت پر پیش آیا اسلام اقلیتوں کے حقوق کا حقیقی ترجمان ہے راقم ذاتی طور پر قانون کو ہاتھ میں لینے کے حق میں قطعاً نہیں ہے اور اس واقعہ کو ماورائے عدالت قتل سمجھتا ہے مگر مندرجہ بالا واقعات کیوں پیش آئے ؟اس کا ذمہ دار کون ہے؟ میرے نزدیک یہ واقعات سابقہ حکومتوں اور موجودہ حکومت کی نااہلی کا زندہ وجاوید، شرم ناک ثبوت ہے جنھوں نے اکثریت اہلیان پاکستان کے پرزور مطالبے کے باوجود قانون سازی نہیں کی، اگر یک دم تحفظ پاکستان کا قانون پاس ہو سکتا ہے تو توہین صحابہ کرنے والوں کے لئے قانون پاس کیوں نہیں ہو سکتا؟آخر ایسا کرنے سے کون سی قیامت آ جائے گی؟ کون ہے جو یہ نہیں چاہتا جو اس ملک میں صحابہؓ اور اہل بیتؓ کی توہین کرنے والے گستاخوں کے لئے قانون نہ بنے ؟کون اس میں رکاوٹ ہے؟ حکومت اور سیاستدان ان چہروں کو قوم کے سامنے لائیں جو ملک میں سیاست کی آڑ میں گستاخوں فرقہ پرستوں کا دفاع کر رہے ہیں۔،

جناب وزیراعظم صاحب ! نہایت ادب سے بغیر کسی تعصب کے آپ کی خدمت میں گذارش ہے کہ جب حکومت مجرمانہ غفلت برتے گی تو پھر ہر کوئی قانون کو ہاتھ میں لے گا باخبر لوگوں کا کہنا ہے کہ آجتک کسی گستاخ رسول کو سزا نہیں دی گئی قانون ہونے کے باوجود عمل نہیں ہوا تو پھر آپ ہی بتائیں کہ مسلمان عوام کیا

کریں ، جبکہ آئے روز ان کے ایمان پر حملے ہوں، انکے جذبات مجروح ہوں، انھیں دیوار کے ساتھ لگایا جارہا ہو تو پھر اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہوگا یعنی کہ آپ حکمران خود عوام کو قانون ہاتھ میں لینے پر مجبور کررہے ہیں تو خیر کہاں سے آئے ؟

جناب وزیراعظم صاحب !اور پنجاب کے خادم اعلیٰ صاحب ! جب آپ یہ عملی اقدام کرلیں گے تو پھر کوئی مسیحی جوڑے کو ایسے بے دردی سے زندہ نہیں جلائے گا اور پھر نہ ہی آپ کو ایسے مقتولین کے بچوں کو حکومتی خزانے سے 50 لاکھ روپے، 10 ایکڑ زمین کی امداد کا اعلان (روزنامہ جنگ لاہور 7 نومبر) کرنے کے کی ضرورت ہوگی اور پھر کوئی تھانیدار اپنے ایمان پر حملے ،جذبات مجروح ہونے کے بعد کسی مبینہ ملزم کو اس طرح تھانے میں قتل نہیں کرے گا کیونکہ عوام کو پتا ہوگا کہ ان مبینہ گستاخوں سے نمٹنے کیلئے پاکستان کی حکومت، قانون ،انتظامیہ متحرک ہیں تو پھر عوام سیدھے قانون کے دروازے کو کھٹکھٹائیں گے قانون خود انکی سزا متعین کرے گا۔ اسوقت تک ایسے واقعات کے ذمہ دار حکمران ہی تصور کئے جائیں گے جب تک عملی اقدام نہیں ہو جاتے۔آخر میں پھر خدارا قوم کو تخریب کی بجائے تعمیر کے راستے پر لانے کیلئے، قوم کے جذبات مجروح ہونے کا سلسلہ تمام مذاہب ومسالک کی طرف سے بند ہونا چاہیے اور حکمران یک طرفہ ٹریفک کا چلانا بند کرکے موثر قانون سازی کے بعد اس پر عمل کروا کر امن کو قائم

تعصب، مذاہب،

کے درمیان جنگ وجدل، فرقہ واریت کا خاتمہ کر سکتے ہیں مگر اس کے لئے خلوص نیت
اور خدمت اسلام و خدمت پاکستان کا جذبہ شرط اول ہے۔

گیس اور بجلی کی لوڈشیڈنگ عوام کا معاشی قتل

گرمیوں میں بجلی کی لوڈشیڈنگ عوام کی زندگی کو اجیرن بنا دیتی ہے جبکہ سردیوں میں گیس کی لوڈشیڈنگ عوام کا جینا حرام کر دیتی ہے اب سردیوں کی آمد آمد ہے ابتداء ہی سے گیس کی لوڈشیڈنگ ہونا شروع ہو گئی ہے جس سے گھروں میں کھانا پکانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہوگیا ہے اور ساتھ ہی کارخانے، فیکٹریاں شدید متاثر ہونا شروع ہو گئی ہیں لاہور جیسے شہر میں گھروں میں کھانا تیار کرنا محال ہوگیا ہے لوگ در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں تین وقت کا کھانا تیار کرنے کیلئے گیس نہ ہونے کی وجہ سے سوجتن کرنے پڑتے ہیں راقم نے اپنے رہائشی علاقہ میں بچشم خود مشاہدہ کیا ہے کہ صبح ناشتہ تیار کرنے کے اوقات میں گیس غائب ہوتی ہے بچے سکول اور دفتری دفتریوں، کاروباری اپنے کاروبار سے لیٹ ہوجاتے ہیں عوام کا کہنا ہے کہ گرمیوں میں ہمیں شدید گرمی میں بجلی کی لوڈشیڈنگ کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور سردیوں میں گیس غائب کردی جاتی ہے یہ عوام کے بنیادی حق پر کھلا ڈاکہ ہے دوسری طرف گورنمنٹ گیس اور بجلی کی قیمتوں ہیں ہوشربا اضافہ کرنے میں مسلسل مگن ہے بجلی اور گیس کی لوڈشیڈنگ سے جہاں گھریلو مسائل پیدا ہوئے ہیں وہیں پر کارخانوں، فیکٹریوں، ملوں ،گھریلو صنعتوں کی تباہی بھی ہو گئی ہے سرمایہ دار سے لیکر عام مزدور تک ہر ایک بجلی اور گیس کی لوڈشیڈنگ

کے باعث اپنے نظام زندگی کو خطرے میں دیکھ رہا ہے ملک کی معاشی حالت انتہائی قابل رحم ہو گئی ہے جس کا اصل محرک بجلی اور گیس کی لوڈشیڈنگ ہے ایک سرمایہ دار تو اپنا سرمایہ بیرون ملک تجارت میں لگا کر اپنی معاشی حالت کو سنبھال لے گا امیر تو ہوٹلوں سے مہنگا کھانا لے سکتے ہیں مگر غریب تو عام ہوٹلوں سے کھانا خریدنے کی سکت نہیں رکھتے مگر ایک غریب آدمی جس کا جینا مرنا اسی سرزمین سے وابستہ ہے وہ اپنی معاشی حالت کو اس ابتر معاشی حالت میں کیسے بہتر کرے گا؟ اگر یہی حالت بدستور قائم رہی تو غریب طبقہ خودکشیاں کرنے پر مجبور ہو جائے گا اب تو ہم چند ایک واقعات دیکھ رہے ہیں اگر یہی معاشی پالیسی رہی تو خودکشیوں میں برق رفتاری سے اضافے کا امکان ہے ن لیگ نے اقتدار سنبھالتے ہوئے قوم سے بجلی اور لوڈشیڈنگ کے خاتمے کا قوم سے وعدہ کیا تھا جو ابھی تک ایفاء نہیں ہو سکا لوڈشیڈنگ کا جن ن لیگ کی حکومت بوتل میں بند کرنے میں مکمل طور پر ناکام نظر آ رہی ہے جو کہ قوم کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ ایک تجارت پیشہ سیاست دان کے دور حکومت میں تجارت کا پہیہ جام ہو کر رہ گیا ہے ن لیگ کے برسر اقتدار آتے وقت اکثر حلقوں کی طرف سے معاشی پہیہ چلنے کی امید کی جا رہی تھی جو خام خیالی ثابت ہو رہا ہے ایسا کیوں ہے؟ باخبر محب وطن احباب کا کہنا ہے کہ عالمی کفریہ طاقتیں پاکستان کے زندہ دل، بیدار مغز عوام کو مصنوعی بجلی اور گیس کی لوڈشیڈنگ، مہنگائی سے معاشی طور پر مفلوج کر کے انھیں روزی روٹی کی فکری میں صبح و شام پھنسا کر اس عظیم قوم

کو اصل امت کے ایشو اسلامی نظام کے قیام سے روکنا، مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی کاوشوں کو ختم کرنا، قوم کے دل و دماغ سے اسلامی کی حقانیت کھرچ دینا چاہتی ہے تاکہ یہ قوم اپنے اصل مقصد سے پیچھے ہٹ جائے اس عالمی گھناونی سازش میں ہماری حکومت حصہ دار نظر آ رہی ہے کیوں کہ عوام کو ریلیف اس قدر نہیں دیا جا رہا جو دیا جا رہا ہے وہ لالی پاپ سے زیادہ نہیں، گذشتہ دنوں پیٹرولیم کی قیمتوں میں کمی کے باوجود اشیائے خوردونوش کی قیمتوں میں کمی نہ کرنا ہمارے موقف کی واضح دلیل ہے ان حالات میں ہم سمجھتے ہیں کہ ن لیگ کی حکومت کو چاہیے کہ اسلام دشمنوں کے ایجنڈے پر عمل کرنے کی بجائے پاکستان کی داخلہ، خارجہ، تجارتی، پالیساں قوم کے مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے خود اپنے ذہن سے اغیار کی ڈکٹیشن کے بغیر مرتب کرے تاکہ یہ پر
عزم، باہمت، باوفا قوم صرف قومی مفادات کو مد نظر رکھ کر شب و روز محنت کرکے دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کی صف میں شامل ہوسکے اگر ملک معاشی اعتبار سے ن لیگ کی حکومت میں مضبوط نہ ہوا تو یہ ن لیگ کی کارکردگی پر بھی ایک سوالیہ نشان ہوگا جسے ختم کرنا ن لیگ پر لازم و ملزوم کے ساتھ اس پر فرض عین بھی ہوگا۔ حکومت ملک سے بے روزگاری، مصنوعی گیس اور بجلی کی لوڈشیڈنگ کا خاتمہ کرے اور تمام طبقات کو زندگی کی ضروری سہولیات سستے داموں مہیا کرکے قوم کو حقیقی ریلیف دے گی جس کا قوم انتظار کر رہی ہے اگر اسی طرح حالات رہے تو قوم ایک دو سالوں بعد ن لیگ کا احتساب ضرور کرے گی۔

بس نظام کی تبدیلی چاہیے

اس وقت ملک میں دو بڑی جماعتیں تحریک انصاف اور عوامی تحریک ملک میں نظام تبدیل کرنے کی بات بڑی شد ومد سے کر رہی ہیں ملک بھر میں دھرنوں، جلسوں، جلوسوں کی ریل پیل ہے دھرنوں، جلسوں میں عوام کی اکثریت نے شرکت کرکے نظام کو تبدیل کرنے کے حق میں رائے دے رہے ہیں عوام کی جلسوں میں شکت عوام کی نظام بدلنے کی بے تابی کا کھلا اظہار ہے مگر بد قسمتی سے یہ دونوں جماعتیں بھی نظام بدلنے نہیں بلکہ اسی فرسودہ یہود وہنود کے نظام کو قائم رکھنے کی بات کر رہی ہیں جسے عوام ختم کرنا چاہتے ہیں عوام کا مسلہ یہ ہے کہ آج تک یہ بات عوام کو کسی نے بتائی ہی نہیں کہ نظام کیسے تبدیل ہوگا؟ موجودہ نظام کے متبادل کونسا نظام ہوگا؟ اس کے لانے کا طریقہ کار کیا ہوگا؟ مذکورہ دونوں جماعتیں اسی لئے ناکام ہوئیں کہ وہ نظام بدلنے نہیں بلکہ اقتدار حاصل کرنے کیلئے نکلی تھیں جسے شرمناک ناکامی ملی ہے شائد پاکستان کی تاریخ میں اتنی عوامی اکثریت حاصل ہونے کے باوجود اس قدر شرمناک ناکامی کسی کو نہ ملی ہو کہ اتنی عوامی طاقت ساتھ ہونے کے باوجود کامیابی نہیں ملی وجہ یہی تھی کہ یہ پارٹیاں اسلام کی بجائے اسلام آباد کیلئے بے چین تھیں ان کا مستقبل کیا ہوگا یہی قیاس کیا جا رہا ہے کہ موجودہ فرسودہ نظام کے الیکشن اگر دو سال لیٹ ہوجاتے ہیں تو ان دونوں

جماعتوں کا شمار سیاسی یتیموں میں ہونے کا خطرہ بڑھ جائے گا اب سوال یہ ہے کہ اس کا متبادل نظام کیا ہے؟ وہ کیسے نافذ ہوگا؟ کیا اس کیلئے ملک میں کوئی جماعت کام کر رہی ہے کہ نہیں ۔۔۔۔ان سوالات کے جوابات ہاں میں ہیں کہ موجودہ نظام کا متبادل نظام اسلام کا عادلانہ نظام خلافت ہے ۔۔۔۔۔ بیشتر جماعتیں ملک میں افراتفری ،انتشار کے بغیر کام کر رہی ہیں ۔۔۔۔۔ یہ نظام کیسے نافذ ہوگا؟ آیئے اس سلسلے میں رہنمائی لینے کیلئے ایک سیمینار جو میجر جنرل (ر) ظہیر الاسلام عباسیؒ کی تحریک عظمت اسلام پاکستان ضلع اوکاڑہ کے زیر اہتمام انعقاد پذیر ہوا کی روداد آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں شائد اس سے ہمیں کچھ رہنمائی مل جائے تحریک عظمت اسلام کے زیر اہتمام تبدیلیٔ نظام سیمینار زیر صدارت چوہدری رحمت علی امیر تحریک انعقاد پذیر ہوا، راجہ محمد ارشاد سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل سپریم کورٹ آف پاکستان،ڈاکٹر نجم الدین جنرل سیکرٹری تحریک عظمت اسلام پاکستان ،نوجوان صحافی فہد منیر ،دیگر نے خطاب کیا راقم غلام عباس صدیقی چیئرمین اسلامی تحریک طلباء ،راجہ عاشق شعبان، مولانا عابد قریشی ،الحاج عبدالغفور لودہی، ودیگر رہنماوں سیمینار میں خصوصی شرکت کی۔اور سینکڑوں افراد نے سیمینار میں شرکت کی مقررین نے اپنے خطابات میں کہا کہ جمہوریت شرکیہ، باطل، طاغوتی، پلید نظام حکومت ہے جس نے بندوں کو بندوں کا غلام بنا رکھا ہے اس یہود و ہنود کے نظام کو ڈیل کرکے اللہ تعالیٰ کے نظام خلافت کو قائم کرنا اہل ایمان پر فرض ہے کفر آج ایک طرف

یورپ ومغرب، یواین او،کے نام پر متحد ہوگیا ہے وہاں پر مسلمانوں کی کوئی عزت ووقار نہیں ، موجودہ مسلم ریاستوں کے حکمران کفر کے نظام قائم کرکے اللہ ورسول ﷺ سے بغاوت کرچکے ہیں مسلمان قیام خلافت کیلئے اٹھ کھڑے ہوں مسلمانوں کو عزت صرف اور صرف خلافت کا نظام ہی دے سکتا ہے ذلت ورسوائی سے نکلنے کا واحد راستہ اللہ کے نظام کو قائم کرنا ہے تحریک عظمت اسلام کا مشن واضح ہے ہم اپنے مشن سے قطعاً دستبردار نہیں ہوں گے یہ نظام قائم ہو کر رہے گا دنیا کی کوئی طاقت اس نظام حق کو قائم ہونے سے نہیں روک سکتی ، یہود وہنود کے میڈیا نے جھوٹ پر مبنی رپورٹنگ کرکے دنیا کو گمراہ کیا مسلم ریاستوں کا میڈیا عالم کفر کی سازش کو ناکام بنانے کیلئے عالم کفر کی وکالت چھوڑ کر اللہ کے نظام کو قائم کرنے کیلئے اپنا کردار داد کرے سیمینار میں اس مقدس اللہ ورسول ﷺ کے نظام کو قائم کرنے کا طریقہ بھی پیش کیا گیا کہ عوام اس باطل نظام کو ترک کر دیں اللہ کے نظام کیلئے عملی طور پر پر امن طریقے سے تبلیغی مساعی کریں اگر اس ملک میں انسان کا ختہ آئین کی بجائے قرآن کو آئین پاکستان قرار دے دیا جائے تو نظام تبدیل ہوجائے گا اور نیا بابرکت نظام اپنی رحمتیں برکتیں اس کرہ ارض پر ایسے لٹائے گا کہ یہ زمین جنت بن جائے گی یہ بھی کہا گیا کہ اللہ کے نظام میں مسلمانوں کو سربراہ خلیفہ ایک ہوتا ہے موجودہ کم وبیش پینسٹھ مسلم ریاستوں کے حکمرانوں نے خلیفہ کا حق غصب کر رکھا ہے علاوہ ازیں سنئیر قانون دان راجہ محمد ارشاد نے راقم سے خصوصی گفتگو اور سیمینار سے دوران

خطاب حالیہ اہم ترین ایشو پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ داعش کی قائم کردہ خلافت کی ابھی تک تحریک عظمت اسلام کو معلومات حاصل نہیں ہو سکیں بعد از معلومات اگر داعش کی قائم کردہ حکومت خلافت اعلیٰ منہاج النبوۃ کی علمبردار ثابت ہوئی تو ہم دولت اسلامیہ کی قائم کردہ حکومت کی تائید کریں گے انہوں نے کہا کہ مسلم ریاستوں پر ایمانی، دینی فرض عائد ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ کی غلامی ترک کرکے داعش کی حکومت کی معلومات ایمانداری سے حاصل کریں اگر دولت اسلامیہ کے نام پر قائم ہونے والی حکومت اسلام، خلافت اسلامیہ کی آئینہ دار ہے تو اعلان کردہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرنا ان پر فرض عین ہے۔خلافت کے بغیر مسلمانوں کی حالت بہتر نہیں ہوگیا ور نہ ہی مسلمان ایک امت بن سکتے ہیں۔آخر میں ہم سمجھتے ہیں کہ تحریک عظمت اسلام کا یہ موقف حقیقت کا آئینہ دار ہے مگر چونکہ اس تنظیم کو داعش کے متعلق معلومات نہیں ہیں اس لئے حقیقت کی منتظر ہے مگر پاکستان کی وہ تنظیمیں جو بہت وسیع نیٹ ورک کی حامل اور بیرون ممالک تعلقات رکھتی ہیں انھیں چاہیے کہ مصدقہ ذرائع معلومات سے معلومات حاصل کرکے مسلمانان پاکستان کی رہنمائی کریں اس سلسلے میں تنظیم اسلامی اور ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کی تنظیم تحریک نفاذ اسلام پاکستان، اس کے ساتھ غلبہ دین کی دعویدار تمام تماعتوں پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے ایسے ہی تمام عالم اسلام کے جید علماء کرام، خصوصا خلافت کی داعی جماعتیں، اسلام پسند طاقتوں کو امریکہ نواز حکمرانوں کو بالائے طاق رکھتے

ہوئے اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کریں اور سکوت کو توڑیں عوام داعش کے بارے میں داعیان خلافت علماء کی طرف دیکھ رہی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ داعش کی حکومت خلافت اسلامیہ کے معیار پر نہ ہو اور عام مسلمان اسے خلافت سمجھ کر قبول کرلیں اور اسلام دشمن طاقتیں ان سے اپنے عزائم کی تکمیل کرواتی رہیں اور یہ بھی ممکن اور حقیقت ہو سکتی ہے کہ دولت اسلامیہ کی اعلان کردہ حکومت خلافت اعلیٰ منہاج النبوۃ کی آئینہ دار ہو۔ خلیفہ کی موجودگی میں امت انکی بیعت کرنے سے محروم رہے اور اسلام کے عادلانہ نظام حکومت کو ختم کرنے کیلئے صلیبی اتحاد اپنا کام کر جائے اور مسلمان ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ جائیں یہ دونوں صورتیں انتہائی خطرناک ہیں ہنگامی بنیادوں پر کام کرکے مسلمانوں کی عالمی سطح پر رہنمائی کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

تھر کے انسانوں کی جانیں بچاؤ

دکھی انسانیت کی خدمت سب سے بڑی عبادت ہے قرآن میں اللہ کی عبادت، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور خدمت خلق کرکے رضائے الٰہی حاصل کرنے کا درس دیا گیا ہے یہی تین امور کو مفسرین نے خلاصہ قرآن قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حقوق معاف کر سکتے ہیں مگر حقوق العباد بندے معاف کریں گے تو معاف ہوں گیسوال یہ ہے کہ تھر کے باسیوں کے حقوق ہم پر نہیں ہیں جنھیں ہم نے من حیث القوم ادا کرنا ہے ؟ ۔تھر میں موت رقص کر رہی ہے حکمران اپنی عیاشیوں میں مگن ہیں ان کے کتے دیسی گھی، مربعے کھا رہے ہیں جبکہ تھر کے میں بچے، مرد وخواتین بھوک پیاس سے لقمۂ مر رہے ہیں تھر کے میں قیمتی جانیں لقمۂ اجل بن رہی ہیں مگر ارباب اقتدار طبقہ انکے مسائل حل کرنے کی بجائے اپنی سیاست میں مصروف ہیں اور ایسے واقعات پر بھی سیاست سے باز نہیں آرہے سب اچھا کی رپورٹیں زبانی کلامی اخبارات کی حدتک دی جارہی ہیں افسوس ناک مقام ہے ہمارے حکمران خود کو اسلامی ریاست کا حکمران تصور کرتے ہیں جبکہ ہر عمل اسلام کے خلاف کیا جارہا ہے خلیفہ دوئم سیدنا عمر فاروقؓ نے ایک بار فرمایا تھا کہ اگر دریائے فرات کے کنارے کتا بھی بھوکا مر گیا تو عمرؓ سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا اسی طرح ایک بار قحط پڑ گیا تو حضرت عمرؓ نے گندم کی روٹی کھانا بند کردی کچھ دنوں کے بعد کسی نے سیدنا

عمرؓ سے کہا کہ گندم شہروں تک پہنچ گئی ہے دیہاتوں تک کچھ دن تک پہنچ جائے گی آپؓ گندم کی روٹی کھانا شروع کردیں تو اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ جبتک میری ساری رعایا تک گندم نہیں پہنچے گی عمرؓ گندم کی روٹی نہیں کھائے گا تاریخ دان لکھتا ہے کہ اسی فکر میں خلیفہ دوئمؓ کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا ایک مسلم ریاست کے حکمران کی یہ شان ہوتی ہے کہ خود بھوکا رہ کر رعایا کا خیال رکھتا ہے جب سے اسلام کا نظام عدل وقسط خلافت ہم سے رخصت ہوا ہم ذلیل وخوار ہو گئیہمارے حکمران خود ضرض مفاد پرست اس قدر ہوگئے کہ ذاتی مفادات سے آگے بات نہیں کرتے۔ ذاتی مفادات کے پیش نظر ڈاکٹر عافیہ صدیقی جیسی عظیم المرتبت اپنی بیٹی دشمنوں کو فروخت کردی موجودہ حکمرانوں نے بھی اس مظلوم ،دختر مشرق کیلئے کچھ نہیں کیا شائد یہ ارباب اقتدار اس باہمت، پاکباز، جرات مند بیٹی بہن کی موت کا انتظار کر رہے ہیں، کسی کو ظالم امریکہ کے سامنے اس کی رہائی کی بات کرینے کی جرات نہ ہوئی کیونکہ اس سے ان کے مفادات کو نقصان پہنچتا تھا ہمارے آج کے حکمران نام تو خلفائے راشدینؓ کا لیتے نہیں تھکتے ہیں مثالیں بھی انکی دیتے ہیں مگر اسلام مقدس نظام ،ان مقدس ہستیوں کے عظیم اعمال سے راہ فرار اختیار کئے ہوئے ہیں ہر کوئی جانتا ہے کہ اس علاقے میں اموات ہوتی ہیں صرف اس وجہ سے کہ مناسب انتظامات نہیں ہوتے ہر مرتبہ سب اچھا ہے آئندہ اقدام کا کہہ کر عوام کو مطمعئن کردیا جاتا ہے مگر عملی اقدام کرنے کا نام نہیں لیا جاتا احکامات تو ہر سال ایسے جارہی

کئے جاتے ہیں کہ شائد آنے والے سال میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا لیکن ہوتا کچھ بھی نہیں، ہر سال ارباب اقتدار اور سیاستدانوں کے ہنگامی دورے صرف فوٹو سیشن ثابت ہوئے ایک سو سے زائد انسانوں کی موت کے ذمہ دار ہمارے حکمران ہیں جو باتیں کرنے کے سوا کچھ نہیں کرتے اگر حکمران کچھ نہیں کرتے تو امیر لوگوں پر فرض ہے کہ انکٹ مدد کریں تھر کے میں رہائش پذیر مفلوک الحال انسانوں، پاکستانیوں کی مدد ساری قوم پر فرض ہے اگر انھوں نے قیامت کے روز اپنے حقوق کی بابت ساری قوم سے ان کا گریبان پکڑ کر سوال کر دیا تو حکمران، سیاستدان، اہل ثروت کیا جواب دیں گے ایسے وقت میں جب حکمران اور سیاستدان ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے میں مصروف ہیں ملک کے درد مند صاحب حیثیت، اہل ثروت پر بھاری ذمہ داری آن پڑی ہے کہ ہے کہ تھر کے باسیوں کو ہمیشہ کیلئے تحفظ دینے کیلئے مستقل بنیادوں پر اقدام کریں۔

جماعت اسلامی کا اجتماع اور ایک خط

جماعت اسلامی کا تین روزہ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچ چکااس اجتماع میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی،امیر جماعت سراج الحق کی قیادت میں ہونے والے اس اجتماع میں جاگیر دارنہ نظام ، کرپشن،الیکشن کے نام پر سلیکشن کے خاتمے کے اعلانات بھی کئے گئے غریب کو اس کا حق دلانے کا اعادہ بھی ہوااس اجتماع میں درجنوں غیر ملکی اسلامی تحریکوں کے قائدین نے شرکت وخطاب بھی کیا اگر یہ کہا جائے تحریک انصاف، عوامی تحریک کے ناچ گانے،ڈانس والے جلسوں ،دھرنوں سے یہ اجتماع کافی حدتک بہتر ،تعمیری، فکری، نظریاتی تھا تو بے جا نہ ہوگا جماعت کے اجتماع میں بہت زیادہ ڈسپلن دیکھنے میں نظر آیا ملک بھر سے جماعت کے کارکنان مثالی نظم ونسق کے ساتھ جوق در جوق اس اجتماع میں شریک ہوئے جماعت اسلامی کے سٹوڈنٹ ونگ اسلامی جمعیت طلباء کے کارکنان ملک بھر سے یوتھ کنونشن کے نام پر اس اجتماع کا حصہ بنے پہلے روزامیر جماعت اسلامی سراج الحق نے کہا کہ الیکشن کے نام پر سلیکشن قبول نہیں آئندہ انتخابات سے قبل انتخابات کے نظام کی مکمل اوور ہالنگ کی جائے اور متناسب نمائندگی کی بنیاد پر انتخابات ہوں ملک کے جاگیر دارنہ نظام ، کرپشن اور لوٹ مار ختم ،غریب کو اس کا حق دیں گے نمائندگی کی بنیاد پر انتخابات ہوں ملک سے جاگیر دارنہ نظام، کرپشن،لوٹ مار

ختم کرکے غریب کو اس کا حق دیں گے انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی کسی وڈیرے کی خاطر نہیں بنی یہ واحد جماعت ہے جو جمہوری بھی ہے نظریاتی بھی، جماعت اسلامی واحد جماعت ہے جس پر آج تک کرپشن کا کوئی الزام نہیں ، میں خود دو مرتبہ خیبر پختونخواہ کا وزیر رہا ہوں ایک پائی کی کرپشن نہیں کی 1941 میں جو پودا مولانا مودودیؒ نے لگایا تھا وہ آج تناور درخت بن چکا ہے اور ایک فولادی چٹان بن گیا ہے دوسرے روز جماعت کے سابق امیر منور حسن نے اپنے خطاب میں کہا کہ قتال فی سبیل اللہ اسلامی معاشرے کا جز ہے اسے ترک نہیں کیا جاسکتا لوگوں کو اللہ کی راہ میں قتل کرنے کو دہشت گردی تعبیر کیا جارہا ہے اب لوگ جہاد کا نام لینے سے بھی ڈرتے ہیں اگر قتال فی سبیل اللہ ختم کردی گئی تو محض جمہوری نظام اور انتخابی سیاست سے انقلاب نہیں آسکتا بڑے پیمانے پر سوموناتوں کو گرا کر ہی تبدیلی لائی جاسکتی ہے تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کا اتحاد معاشرے سے برائی کے خاتمے اور نیکی پھیلانے کیلئے ہے انہوں نے کہا کہ امریکہ نے افغانستان کی چٹانوں سے سر ٹکرایا لیکن افغان کے دل سے اسلامی شریعت کا لگاؤ کم نہیں کر سکا ڈرون حملے پوری قوم پر حملے ہیں فوجی آپریشن تاریخ میں کبھی کامیاب نہیں ہوئے یہ ہمیشہ گھاٹے کا سودا رہا شمالی وزیرستان کے آپریشن سے امریکا خوش نہیں خدشہ ہے کہ امریکہ کہہ دے کہ سارے کے پی کے میں دہشت گرد رہتے ہیں ، ہم آرمی چیف سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ بتایا جائے کہ آپریشن میں کتنی کامیابیاں ملیں؟ تیسرے روز امریکی جیل میں بے

گناہ قید دختر مشرق ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کا مطالبہ اور ملک میں اسلامی نظام قائم کرنے کا اعلان بھی کیا گیا جناب سراج الحق اور جناب منور حسن کے ان بیانات سے صاف ظاہر ہو رہا کہ جماعت اسلامی کی قیادت اسلامی نظام کے بارے میں دو دھڑوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی ہے ایک دھڑا ملک کے موجودہ نظام جمہوریت کے ذریعے تبدیلی چاہتا ہے اور دوسرا اس نظام انتخاب کے ذریعے تبدیلی کا قائل نہیں وہ جمہوریت سے نالاں نظر آتا ہے بلکہ وہ جمہوریت سے الگ رہ کر اسلامی انقلاب لانے پر یقین رکھتا ہے جہاد اور مجاہدین کا حمایتی ہے جس پر پاکستان میں بوری بند لاشوں کی سیاست متعارف کروانے، کراچی کو یرغمال بنانے والی مشہور نام نہاد سیاسی جماعت اور سیکولر لکھاریوں نے دوسرے موقف کو آڑے ہاتھوں لیا ہے جماعت پر پابندی کا مطالبہ بھی کر دیا

بر کیف جماعت کے مرکزی سابق امیر کی طرف سے ایسا بیان آنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ملک میں انتخابات کے ذریعے تبدیلی کسی صورت نہ آنے کے قائل لوگ جماعت اسلامی میں موجود ہیں جو اس اجتماع عام کے بعد کھل کر سامنے آ گئے ہیں یقینا منور حسن کا بیان جمہوریت سے اظہار برات کا آئینہ دار ہے تو پھر ہماری گذارش ہے کہ جماعت کو اپنے سابقہ اصولی موقف کی طرف رجوع کر لینا چاہیے تاکہ مسنون طریقے سے نفاذ اسلام کی کوشش کی جا سکے آخر ہم مذہبی لوگ کب تک جمہوریت کے نام پر عوام کو دھوکا دیتے رہیں گیا اور آنکھیں بند کر کے بے مقصد جمہوریت کی دیوار کے ساتھ ٹکریں مارتے رہیں گے ؟ جماعت اسلامی کی تعلیم

یافتہ ، باشعور قیادت کو اس بات کا ادراک ہونا چاہیے کہ ملک میں موجود لوگ دیگر تمام دینی جماعتوں کی طرح آپ کے بیانات بھی بہت سنجیدگی سے لیتے ہیں میری ٹیبل پر میجر جنرل (ر) ظہیر الاسلام عباسیؒ کی جماعت تحریک عظمت اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر نجم الدین کے ایک خط کی فوٹو کاپی پڑی ہے جو جماعت کے امیر جناب سراج الحق کے نام ہے جسے بغیر تغیر و تبدل کے پیش کیا جاتا ہے تاکہ جماعت کے احباب دین کا درد رکھنے والوں کے احساسات سے آگاہ ہوں اور اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کریں تاکہ عوام اور جماعت کے اندر نظریاتی اختلاف پیدا نہ ہو۔

(محترم المقام جناب سراج الحق (امیر جماعت اسلامی پاکستان

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

خیریت بخیریت آپ کے بیانات اخبارات اور میڈیا میں اکثر دیکھنے اور سننے میں ملتے رہتے ہیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے

ا۔ پاکستان میں مارشل لاء اور جمہوریت کا نظام تو رہا ہے مگر لا الہ الااللہ کا نظام / نظام اسلام ایک لمحہ کیلئے بھی نہیں آیا۔

۲۔ گذشتہ دنوں جناب آصف علی زرداری صاحب کی منصورہ آمد پر آپ نے ایک پریس کانفرنس کی جس میں یہ بیانات جاری فرمائے

جمہوریت اللہ تعالیٰ کا ہمارے لئے انعام ہے۔ اور ہم جمہوریت پر یقین یعنی

ایمان رکھتے ہیں،اور پاکستان میں جمہوریت کو مضبوط کرتے رہیں گے

درج بالا بیانات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جمہوری نظام حقیقت میں اسلام نہیں ہے، بلکہ نظام اسلام کیلئے سب سے بڑی رکاوٹ ہے جو کہ نظام باطل ہے یہی حقیقت میں نظام شرک ہے جیسے اللہ رب العزت نے اپنے رسول ﷺ کو قرآن کی سورۃ الصف ۹،اور سورۃ المائدہ ۳، سورۃ العنکبوت ۵۲) میں فرمایا درج بالا حوالہ جات میں اللہ تعالیٰ نے دین اسلام /دین حق کو اپنا انعام قرار فرما رہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ حکم فرما رہے ہیں کہ دین حق کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنا کریں اگرچہ مشرکین کو یہ جتنا بھی ناگوار گزرے۔

لہٰذا آپ سے نہایت ادب سے گذارش ہے کہ اپنے بیانات پر نظرثانی فرمائیں جو کہ معذرت کے ساتھ انتہائی خطرناک ہیں اور اللہ تعالیٰ معاف فرمائے کہیں شرک اور کفر کے زمرے میں نہ آجائیں اللہ رب العزت سے معافی بھی مانگیں اور احکم الحاکمین کی طرف رجوع بھی فرمائیں اللہ رب العزت کے دین اسلام کی طرف لوٹ آئیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین اسلام کو قائم /نافذ کرنے کی توفیق عنائیت فرمائیں اور نظام باطلہ کو چھوڑنے اور ختم کرنے کی توفیق عنائیت فرمائے۔آمین

آپ کا بھائی اور دعا گو

ڈاکٹر نجم الدین سیکرٹری جنرل تحریک عظمت اسلام (تاریخ ۲۹ محرم الحرام ۲۳، ۱۴۳۶
(نومبر ۲۰۱۴

قارئین کرام ! اسلامی نظام قائم ضرور ہوگا اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جمہوریت کے ذریعے تو ہو ہی نہیں سکتا تو مسلمان جماعتوں کو وقت کا ضیاع کئے بغیر باطل نظام جمہوریت سے الگ رہ کر نظام بدلنے کی کوشش کرنا ہوگی اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے امین۔

گلشن اہل حق کا گوہر نایاب، مولانا عبدالقیوم ربانیؒ

حضرت مولانا قاری عبدالقیوم ربانیؒ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے دور حاضر کے اکثر جید علماء کرام ان کی زندگی کے روشن پہلوؤں اور عظیم کارناموں سے واقف ہیں آپ کو داعی خلافت وکیل ناموس صحابہ مجاہد اسلام خطیب اہل سنت مقرر شعلہ بیان کے القابات سے یاد کیا جاتا تھا بریلوی مسلک کے نامور عالم دین مولانا خان محمد قادری سابق پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ داتا نگر بادامی باغ لاہور نے ایک مرتبہ آپ کی دینی سیاسی سماجی فلاحی خدمات اور تصوف و درویشی کا اعتراف کرتے ہوئے آپؒ کو قطب بادامی باغ قرار دیا آپ کی زندگی چھپے ہوئے ولی کامل کے اسرار و رموز کا سراپا تھی اکثر لوگ حضرت ربانیؒ کو صرف مولوی ہی سمجھتے تھے لیکن جو ان کے قریب ہوئے ان کی زندگی کو مشاہداتی نظر سے دیکھا تو ان کی شخصیت کے قائل ہو گئے خواہ ان کا تعلق کسی بھی مسلک سے ہوتا ان کی زندگی کے چند پہلوؤں پر چند سطور لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں تا کہ دور حاضر کے علماء کرام حضرت ربانیؒ کی زندگی کے اہم گوشوں سے رہنمائی حاصل کریں ان کی زندگی کا اکثر حصہ دروس قرآن ،غلبہ دین، تحفظ ناموس رسالت و ناموس صحابہؓ کے لئے گزرا۔ متعدد بار دین متین کی خاطر جیلوں کو آباد کیا لیکن کلمہ حق کہنے سے باز نہ آئے میرے شیخ و مربی حضرت مولانا عبدالقیوم

ربانیؒ ہیں انکی زندگی پر طائرانہ نظر ڈالی جائے تو آپؒ ایک بے مثال، مقرر شعلہ بیاں، خطیب نقطہ داں تھے جو سامعین کو اپنے سحر خطاب میں جکڑ لیتے جب حضرت خطاب فرمارہے ہوتے تو یوں محسوس ہوتا جیسے الفاظ ہاتھ باندھ کر کھڑے حضرت سے کہ رہے ہوں کہ ہمیں بھی شرف گویائی دے کر عظمت دیں، آپؒ کی تقریریں توحید و سنت، عظمت و مدحت صحابہؓ شان اولیاء اللہ پر مبنی ہوتی تھیں جن کا کثیر ذخیرہ ملک کے طول عرض میں احباب کے پاس موجود ہے۔

تعلیمی میدان میں آپؒ نے جامعہ انوریہ تعلیم القرآن قذافی کالونی بادامی باغ لاہور کی بنیاد رکھی اس سے قبل محلّہ کرم نگر بادامی باغ میں چھوٹی سی مسجد صدیقیہ حنفیّہ میں امانت وخطابت سے اشاعت دین کا کام کیا جامعہ انوریہ تعلیم القرآن سے سینکڑوں کی تعداد میں شاگرد تیار کئے اسوقت جامعہ انوریہ کے تعلیم یافتہ بعض علماء قراء حفاظ اشاعت دین کے سلسلے میں تعلیمی ادارے قائم کئے ہوئے ہیں اکثر دینی مدارس میں بطور مدارس دین کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرت قاری عبدالقیوم ربانیؒ زندگی کے اکثر لمحات میں علماء کرام کو ذمہ داریوں کا احساس دلانے میں نظر آئے اس سلسلے میں علماء کنونشنز کا اہتمام فرماتے حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب کو علماء کی تربیت کے لئے اکثر مدعو

کرتے شب و روز علماء سے رابطے کرکے کنونشن انعقاد پذیر ہوتے مگر خاص بات یہ تھی کہ کنونشن کے دعوت نامے میں حضرت قاری صاحب اپنا نام تک نہ لکھوانے الداعی کی جگہ خاکسار (راقم) کا نام لکھواتے انکی زندگی میں انکے زیر سایہ آخری علماء کنونشن چند سال قبل مسجد صحابہ کرامؓ راوی روڈ لاہور میں منعقد کروایا جسمیں مولانا زاہد الراشدی مولانا عبدالروف فاروقی و دیگر جید علماء کرام کو جملہ علماء کرام کی مجلس میں خطاب کے لئے مدعو کیا گیا۔

افغانستان پر امریکی حملے کے نتیجے میں اسلامی حکومت کے خاتمے نے حضرت ربانیؒ کو بہت رنجیدہ کیا اس کے بعد آپؒ نے فکری انداز میں غلبہ اسلام کے لئے کام کیا اسلامی تحریک طلبہ کی بنیاد رکھی، متحدہ علماء رابطہ کونسل تحریک احیائے انسانیت مسلم مزدور اتحاد، مسلم لائرز ونگ مسلم ایجوکیشن کونسل جیسے اہم ادارے قائم کرکے منظم کام شروع کیا ملک کے طول و عرض میں دورے کیے۔

اسلامی تحریک طلبہ کے پلیٹ فارم سے خلافت کانفرنس عزم نو سیمینار، تحفظ نظریہ پاکستان سیمینار بہار مصطفیٰ ﷺ کانفرنس، دفاع پاکستان سیمینار، سیکولر پاکستان نامنظور سیمینار ہر سال منعقد کروانے میں تحریک کے احباب کی حوصلہ افزائی اور سرپرستی فرمائی۔

حضرت مولانا عبدالقیوم ربانیؒ کی زندگی کا ایک پہلو خدمت انسانیت ہے جس میں وہ پیش پیش نظر آئے غریب، لاچار، بے سہارا افراد کی قانونی امداد ان کے مسائل حل کروانے میں مولانا کو بہت دلچسپی تھی اگر کوئی آپؒ کا مخالف بھی کسی غرض سے آپؒ کے پاس آ گیا تو انہوں نے فوراً اس کا مسئلہ حل کروا دیا آپؒ کے پاس عیسائی ہندو بھی اپنے مسائل کے حل کے لئے آیا کرتے تھے اُپؒ نے ان کو بھی کبھی مایوس نہ کیا خدمت خلق میں اس قدر شغف تھا کہ اگر کوئی رات کے 2 یا 3 بجے آپ کے پاس آیا تو آپؒ اس کے ساتھ چل دیئے انکار نہیں کیا ایک مرتبہ عوامی مسائل حل کرنے کے سلسلے میں مشورہ ہوا کہ حضرت آپ ٹائم ٹیبل بنالیں فرمایا بعد میری ضرورت پڑی تو وہ کہا جائیں گے۔ غریب بچیوں کی شادی کے لئے جہیز کا بندوبست آپ نے کیا اور کئی غریبوں کے گھروں میں آپؒ راشن پہنچاتے رہے۔

حضرت مولانا قاری عبدالقیوم ربانیؒ کا تعلق اہلسنت والجماعت حنفی دیو بند مکتبہ فکر سے تھا لیکن آپ متعصب نہیں تھے اکثر راقم کے ہمراہ میلاد مصطفیٰ ﷺ کی محفلوں میں بطور مرکزی خطیب جایا کرتے تھے سیرت النبی ﷺ کا تقریر کا آپؒ کو خاص ملکہ تھا ایصال ثواب کی تقاریب میں شرکت کرتے قیمتی لباس پہننے کے سخت خلاف تھے ہر وقت سادگی میں رہتے۔بڑی سے۔بڑی اہم مجالس میں سادہ کپڑوں

اور سادہ جوتے پہن کر شریک ہوتے ۔اکابر علماء کرام کا تہہ دل احترام کرتے علماء کرام کی مجالس میں اکثر خاموش رہ کر علماء کرام کے ارشادات سنتے اولیاء اللہ سے آپؒ کو خصوصی تعلق رہا شیوخ سے ملنے میں سعادت محسوس کرتے۔

فرمایا کرتے تھے کہ جب میں لاہور آیا تو ولی کامل مفسر قرآن مولانا احمد علی لاہوریؒ کی قبر پر جا کر دعا کی کہ اے اللہ اس ولی کو گواہ بنا کر وعدہ کرتا ہوں کہ تیرے دین کو کبھی بیچوں گا نہیں اپنے عزم پر ساری زندگی کاربند رہے اور 12 دسمبر بروز اتوار کو شیرانوالہ گیٹ جامعہ مسجد احمد علی لاہوریؒ میں علماء کنونشن تھا جو کہ تحفظ 2010 ناموس رسالت ﷺ کے مقدس عنوان سے انعقاد پذیر تھا اس میں با وضو نماز عشاء کے انتظار میں مولانا اجمل قادری کے خطاب کے دوران سبحان اللہ اللہ اکبر نعرہ لگاتے ہوئے اس دار فانی سے کوچ کر گئے آپؒ کا جنازہ حضرت مولانا میاں عبدالرحمٰنؒ نے لاہور میں پڑھایا اور آپؒ کو کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ کے قبرستان میں دفنایا گیا۔

اسلامی تحریک طلبہ مولانا عبدالقیوم ربانی کی دینی سماجی صلاحی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے 29 دسمبر کو جامع مسجد قاری عبدالقیوم نبی پورہ قذافی کالونی بادامی باغ لاہور میں داعی خلافت سیمینار کا انعقاد کرئے گی کانفرنس سے مولانا ڈاکٹر عبدالواحد قریشی،ڈاکٹر نجم الدین، مولانا

عبیداللہ، غلام عباس صدیقی، شاھد نذیر، مولانا عبدالروف ربانی و دیگر مذہبی دینی سیاسی طلبہ تنظیموں کے قائدین خطاب فرمائیں گے۔

اللہ کی حاکمیت کیسے قائم ہو گی؟

قرآن وحدیث، عمل صحابہ کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے بارے میں دو طرح کے تصورات ہیں پہلا اللہ تعالی کی تکوینی حاکمیت جبکہ دوسرا اللہ تعالیٰ کی تشریعی حاکمیت ہے جن کی تفصیل یہ ہے اللہ تعالیٰ کی تکوینی حاکمیت ۔اللہ تعالی ساری کائنات کا خالق و ملک ہے اسی کے قبضے میں سب کچھ ہے انسان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس ذات کے کنٹرول میں ہے انسان اسکے فیصلوں کو چیلنج نہیں کر سکتا کائنات کا کوئی بھی ذرہ اس کی مرضی کے بغیر حرکت تک نہیں کر سکتا اس ذات بابرکات کی حکومت و تصرف کہاں تک ہے ؟اسکا اندازہ لگانا کسی کے بس میں نہیں ہے جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں اس سے زیادہ، لا تعداد مخلوقات پر اسکی حکومت ہے فصلوں کا اگنا، ماں کے پیٹ میں بچے کا عدم سے وجود میں آنا پھر اس دنیا فانی میں آنا اسکی ضروریات کا انتظام کرنا، انسان کے دل کی کیفیت، درختوں کا پھل دینا، بارشوں کا ہونا، موسموں کا آنا جانا، درختوں پر پھلوں، پھولوں کا کھلنا، غلہ کا کتنی مقدار میں پیدا ہونا ؟، دریاوں کا چلنا، طوفانوں کا آنا، آندھیوں کا چلنا، زلزلوں کا تباہی پھیلانا، بھوکوں کی خوراک کا انتظام کرنا، اندھیری رات میں کالے کیڑے کے چلنے اور اسکے دھڑکتے ہوئے دل کی خواہشات جاننے کی قدرت رکھنا اللہ کی شان عظیم ہے اور اس کائنات سمیت تمام جہانوں کے ذرے ذرے پر اللہ

تعالی کی حکومت قائم ہے اس حکومت کے قیام میں وہ ذات باری تعالی کسی مخلوق کی محتاج نہیں ہے اللہ کی اس حاکمیت کو تکوینی حاکمیت کہتے ہیں جس کی گرفت سے کوئی بھی مخلوق راہ فرار اختیار نہیں کر سکتی کیونکہ اللہ تعالی کی اس حکومت سے بغاوت کرنے کی کسی مخلوق میں طاقت اور ہمت نہیں ہے

اللہ کی تشریعی حاکمیت ۔جب اللہ تعالی نے انسان کو پیدا کیا تو دوسری مخلوقات کی بجائے اسے صوابدیدی اختیار بھی دیئے جو کسی کو نہیں دیئے گئے انسان کو غلط اور درست کا تصور اچھی طرح سمجھا کر اسے آخرت کی کامیابی کے لئے دنیا میں اپنی خواہشات کو اپنے خالق و مالک اللہ رب والعزت کے احکامات کے سامنے قربان کرکے اس کے احکامات اسکی حکومت قائم کرکے پورے کرنیکا حکم دیا اس حکومت کا تصور ہمیشہ معاشروں میں عیب اس لئے سمجھاتا رہا کیونکہ انسان کی اکثریت ہمیشہ سے اپنے نفس، خواہشات کی غلام رہی ہے اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے اپنے خالق کے مقابلے میں اپنے ذہنی پیدا کردہ قوانین پر مبنی حکومتوں کو بنانے کے چکر میں اپنے خالق ومالک سے بغاوت ارتکاب کرتا رہا ہے لیکن ہر دور میں اللہ کے بندے ہمیشہ سے اللہ کی زمین پر اللہ کی حکومت قائم کرنے کی انسانوں کو دعوت دیتے رہے ہیں تاکہ انسان اللہ کی حکومت اس زمین ہر قائم کرکے اللہ کی خالص عبادت کا حق ادا کرتا رہے اللہ کی یہ حکومت حضور ﷺ اور خلفائے راشدینؓ اور اسکے بعد سے لیکر 1924 تک کسی نہ کسی صورت میں قائم رہی

اور زمانہ قریب میں اس نظام کو قائم کرکے دنیا بھر کے ان مسلمانوں میں اللہ کی حکومت خلافت) قائم نہ ہونے کے غلط پروپیگنڈے کرنے والوں کا یہ مغالطہ دور کردیا جن) کا خیال تھا کہ آج کے جدید دور میں نظام الٰہی (خلافت) قائم نہیں ہو سکتا۔۔۔ وہ نظام جو عہد خلافت راشدہؓ کا ترجمان ہو وہ اللہ کی انسانوں کی طرف سے قائم کردہ حکومت صرف اور صرف خلافت ہے جس کو ہر حال میں قائم رکھنے کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے جو تمام عبادات کی ماں ہے دراصل اسی حکومت کو قائم کرنے کے لئے اللہ تعالی نے انسان کو اس دنیا میں بھیجا اس حکومت کو اہل علم اتشریعی حکومت (خلافت) کہتے ہیں اگر انسان اللہ کی یہ حکومت قائم نہیں کرتا یا اسے قائم کرنے کی جدوجہد نہیں کرتا بلکہ انسانوں کے بنائے ہوئے کسی بھی نظام حکومت (خواہ وہ جمہوریت ہو یا نیشنلزم اشتراکیت ،ملوکیت ، بادشاہت) کو اختیار کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اسنے اپنی تخلیق، کے مقصد سے انحراف کردیا جو بغاوت الٰہیہ ہے جسے قرآن نے طاغوت کہا ہے، فرقہ پرستی کے دور میں مسلمانوں کو وحدت کا درس دیتے ہوئے صرف اللہ کی حاکمیت قائم کرنے کے لئے طلباء کو اسلامی تحریک طلباء کے پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کے لئے پرامن ، پرخلوص جدوجہد کر رہی ہے ممبر شپ حاصل کرنے کے لئے

,it.tulba@gmail.com, 0301-4597920,0308-

پر رابطہ کریں تحریک کا تعارف، موقف4707813,03004691403

islami tahreek e talba جاننے،تازہ ترین تحریکی سرگرمیوں کے لئے فیس بک پر کریں۔ قارئین کرام !امت مسلمہ کو like کے بیج کو

صحیح معنوں میں امت بنانے کے لئے اللہ کے نظام کی اشد ضرورت ہے جس سے فرقہ واریت، تقسیم مسلم، ذلت مسلم، تنزلی مسلم کا خاتمہ یقینی ہر قیمت پر ہوگا پاکستان کے موجودہ کشمکش کے دور میں جب تمام سیای جماعتیں اپنے ذاتی خود ساختہ نظام حکومت قائم کرنے میں مصروف ہیں اللہ کی حاکمیت (حکومت) صدا موسم بہار ثابت ہو سکتا ہے۔

ایک صاحب قلم نے کہا ہے کہ خلافت کا احیاء کیسے ممکن ہے؟ گذارش ہے کہ سب سے پہلے ہر قسم کے باطل نظام سے بغاوت، علیحدگی اختیار کرنا پھر خلافت قائم کرنے کے سلسلے میں قرآن کو آئین کا عملی طور پر درجہ دینا لازم وملزوم ہے قرآن وسنت، عمل خلفائے راشدینؓ وصحابہ کرامؓ کے مطابق روئے زمین کے ایک خلیفہ کا تقرر ممکن ہو سکے گا کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ آج کے جدید ترقی یافتہ دور میں ایک خلیفہ کے تحت اکٹھا ہونا ممکن نہیں ان سے گذارش ہے کہ آج ہی کے دور میں انسان اپنے مذہب پر سختی سے کاربند ہیں عیسائیت اپنے پوپ کے گرد ان کی امارت میں ایک ہے، یہودیت ایک ہے ان کا سربراہ ایک ہے ان کے غیر اسلامی نظام جمہوریت پر ساری دنیا اکٹھی ہو سکتی ہے تو مسلمان اپنے لاریب، سچے انسانیت دوست نظام خلافت پر بھی اکٹھے ہو سکتے ہیں اس کے لئے صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان نصرانیت و یہودیت کے نظام جمہوریت سے توالگ ہو جائے تو اسلام کا عادلانا نظام قائم ہو سکتا ہے آج کے مسلمان نظام کفر کے اس قدر

اسیر ہو چکے ہیں کہ اسے چھوڑنے کے لئے تیار نظر نہیں آتے اسی نظام نے تو مسلمانوں کو زمین پر ذلیل ورسوا کر رکھا ہے پھر بھی اسی سے دوستی قائم ہے ایسی صورتحال میں اللہ کا نظام قائم کیسے ہو سکتا ہے جب تک مسلمان فمن یکفر باطاغوت نہیں کریں گے تو۔۔۔۔؟خلافت کے احیاء کا طریقہ تو بہت سہل ہے مگر آج کے مسلمانوں کو اس سے باخبر ہی نہیں کیا گیااس نظریے کو عوام الناس میں پھیلانا اسکی حقانیت مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کرنا از حد لازم ہے اس کے لئے محترم المقام، وارثان منبر و محراب علمائے کرام کو اس سلسلے میں اپنا تبلیغی، تعمیری کردار ادا کرنا ہوگا اسی ایک یک نکاتی ایجنڈے پر نیک نیتی سے عمل کرلیا جائے تو اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام قائم ہو سکتا ہے تب کسی کو بندوق اٹھا کر میدان میں آنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی جب اہل جمہوریت اپنے نظام کو قائم رکھنے کے لئے تشدد، بندوق، طاقت کا راستہ اختیار کریں گے تو جواب میں کچھ نہ کچھ تو ہوگا اس لئے اہل جمہوریت کو بھی چاہیے کہ دنیا پر میڈیا کے ذریعے جھوٹے پروپیگنڈے کے بعد اہل اسلام کا قتل عام بند کرے تاکہ مسلمان اپنی ریاستوں میں اللہ کا نظام رائج کر سکیں مصیبت یہ ہے کہ جب بھی مسلمان اپنی ریاستوں میں اللہ کا نظام قائم کرتے ہیں تو اسے انتہا پسندی، بنیاد پرستی، دہشت گردی قرار دے کر ان پر یلغار صرف اس لئے کردی جاتی ہے کہ یہ اللہ ورسول ﷺ کا نظام کہیں زمین پر استحکام نہ پکڑ جائے اس عمل میں مسلمانوں کے نام نہاد حکمران بھی اتحادی ہوتے ہیں جو امت کے لئے لمحہ فکریہ

ہے لیکن قرآنی رحمانی نظام آقائے دوجہاں ﷺ کی بشارتوں کی روشنی میں اللہ کا نظام قائم ہو کر رہے گا عالم کفر جتنی مرضی سازشیں کرلے۔۔۔۔۔اس کے ساتھ مسلمانوں کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک کسی (مسلمان) کی حالت نہیں بدلتے جب تک کوئی اسے خود اپنی حالت بدلنے کا خیال نہ ہو اب مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنی حالت بدلنے کے لئے اللہ کا نظام قائم کرنے کے لئے میدان عمل میں اتر پڑیں اللہ کی مدد ان کے ساتھ ہوگی (انشاءاللہ) ۔

پاکستانی طلباء کے مطالبات

پاکستان کی باشعور طلبہ برادری موجودہ تعلیم پر ہونے والے ڈرون حملوں کے باعث بہت زیادہ پریشان دکھائی دیتی ہے سیکولرازم کے مسلسل حملوں کے باعث نظام تعلیم پر جو منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں اس کا طلبہ برادری کو بہت شدت سے ادراک ہے اس کے خلاف صف آراء ہو کر جدوجہد کرنے کا عظیم جذبہ آج بھی ان میں پایا جاتا ہے پاکستان کی طلبہ تنظیمیں نظام تعلیم پر سیکولرازم کے منحوس کے سائیوں کو اپنے مستقبل کے لئے انتہائی خطرناک ،زہر آلود ، قاتل تعلیم سمجھتی ہیں ہر دور میں طلبہ تنظیموں کے مشترکہ پلیٹ فارم متحدہ طلباء محاذ پاکستان نے ملک کے نظام تعلیم کا قبلہ درست کرنے کی خاطر احتجاج کیا اور کثیر الجہتی مقاصد بھی حاصل کئے ماضی قریب میں آغاخان بورڈ کے خلاف متحدہ طلباء محاذ پاکستان میں شامل تمام طلبہ تنظیموں نے تاریخ ساز احتجاجی تحریک لانچ کرکے اپنے اہداف ومقاصد میں کامیابی حاصل کی، آج بھی پاکستان کی طلباء تنظیمیں مذہبی، مسلکی، سیاسی اختلافات کے باوجود مشترکہ دینی ،قومی وملی مفادات کے تحفظ کے لئے یک جان وقالب ہیں وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے نظام تعلیم کو مزید سیکولرائز کرنے کے اقدام کے خلاف متحدہ طلبہ محاذ پاکستان کے پلیٹ فارم کی طرف سے حکومت کو چارٹر آف ڈیمانڈ پیش کیا گیا ہے تفصیلات کے مطابق گذشتہ

روز پاکستان کی طلبہ تنظیموں کے مشترکہ پلیٹ فارم متحدہ طلباء محاذ پاکستان کے مرکزی رہنماؤں محمد زبیر حفیظ صدر متحدہ طلباء محاذ وناظم اعلیٰ اسلامی جمعیت طلباء پاکستان، عرفان یوسف سیکرٹری جنرل متحدہ طلبہ محاذ و صدر مصطفوی سٹوڈنٹس، غازی الدین بابر صدر جمعیت طلبہ اسلام پاکستان (س)، محمد حارث مسؤل المحمدیہ سٹوڈنٹس پاکستان، (راقم) غلام عباس صدیقی چیئرمین اسلامی تحریک طلباء پاکستان، محمد عبدالرحمان رہنما جے ٹی آئی (ف) ،ثاقب مجید المحمدیہ سٹوڈنٹس ودیگر طلباء قائدین نے مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان گذشتہ ایک دہائی سے شدید بدامنی کا شکار ہے ،خطرے میں بیرونی مداخلت کا براہ راست اثر پاکستان پر ہورہا ہے بے گناہ پاکستانیوں کا قتل عام ہو رہا ہے دہشت گردی کی وجہ سے ملک میں سرمایہ کاری نہ ہونے پر ملکی معیشت کو شدید بحران کا سامنا ہے مہنگائی کی وجہ سے عوام کو رہن سہن میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑھ رہا ہے ،جہاں مہنگائی میں اضافہ پٹرولیم اور بجلی کی قیمت میں اضافہ اور روپے کی قدر میں کمی ہوئی وہاں اس کا براہ راست اثر پاکستان کی تعمیروترقی میں تعلیم کی زبوں حالی کی صورت میں نظر آ رہا ہے یوں ملک کی تعمیروترقی میں اہم کردار ادا کرنے والا شعبہ تعلیم دہشت گردی کے خلاف جنگ اور بدامنی کی وجہ سے ارباب اختیار کی نظروں سے اوجھل ہوگیا ہے جسکی وجہ سے بنیادی اور اعلیٰ تعلیم میں بہتری کے اقدام میں خلا نظر آ رہا ہے تعلیم اور اور موثر اقدام نہ ہونے کی وجہ سے قوم عدم یکسوئی کا شکار اور

مختلف طبقات میں تقسیم ہوچکی ہے کسی بھی ملک کی ترقی کیلئے قومی وحدت کا ہونا انتہائی لازم ہے اور تعلیم قومی وحدت میں اہم کردار ادا کرتی ہے تعلیم کے ذریعے قوم کی ذہنی اور جسمانی نشوونما ہوتی ہے لیکن بد قسمتی سے پاکستان کا شعبہ تعلیم کوئی متفقہ پالیسی نہ ہونے کی وجہ سے مسائل میں گرچکا ہے نصاب تعلیم کے ادبی اور معاشرتی مضامین سے نظریہ پاکستان کے تصور کو بتدریج حذف کیا جارہاہے جبکہ سائنسی اور پیشہ وارنہ مضامین میں کسی قسم کی جدت پیدا نہیں کی جارہی بنیادی اور اعلیٰ تعلیم میں خاطر خواہ حکومتی اقدام نہ ہونے کو جواز بنا کر غیر ملکی اور غیر سرکاری تنظیمات کے لئے شعبہ تعلیم میں مداخلت کے راستے کھول دیئے گئے ہیں جس سے ملک کے نظریاتی تشخص کو شدید نقصانات درپیش ہیں۔یوں تعلیمی اداروں کا کلچر معاشرتی اور اخلاقی روایات سے دور ہوتا چلا جارہاہے ملکی ماہرین تعلیم پر انحصار کی بجائے غیر ملکی مشیران تعلیم کے ذریعے تعلیمی اقدامات کو حکومتی تائید حاصل ہے، تعلیم کی نجکاری اور بورڈ آف گورنر کے قیام اور ذریعہ تعلیم پر متنازعہ اقدامات منظر عام پر آرہے ہیں ،آٹھارویں ترمیم کے بعد شعبہ تعلیم کو صوبوں کے ذمہ کردیا لیکن گذشتہ تین سالوں میں کوئی بھی شعبہ خاطر خواہ کام منظر عام پر نہیں لاسکا۔پاکستان میں بنیادی تعلیم سے لیکر اعلیٰ تعلیم کا مستقبل حکومتی عدم توجہی کی بناء پر ہمیشہ کی طرح آج بھی سوالیہ نشان ہے جہاں ایک جانب تعلیمی پالیسی کے متعلق یہ تمام امور توجہ طلب ہیں وہاں دوسری طرف موجودہ تعلیمی

بجٹ فی الوقت کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ناکافی ہے جس کی وجہ سے فیسوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے اور طلبہ کی بنیادی ضروریات مشکلات میں بدلتی جارہی ہیں سرکاری اور پرائیویٹ یونیورسٹی کی فیس ایک جیسی ہوتی جارہی ہے ڈگری یافتہ طالب علم کے پاس ہنر ہونے کے باوجود روزگار نہیں ہے۔ لیبارٹریز، تحقیقی سہولیات، ہاسٹلز اور ٹرانسپورٹ کی عدم دستیابی کا مسئلہ تمام تعلیمی اداروں کو درپیش ہے تعلیمی اداروں میں سیاسی بھرتیوں نے اداروں کو اساتذہ کی سیاست کا گڑھ بنا دیا ہے اور مؤثر امتحانی نظام نہ ہونے کی وجہ سے میرٹ کی حوصلہ شکنی ہو رہی ہے ایک طرف خواتین کی تعلیم کے لئے بھی قابل عمل اقدامات نہیں کئے جارہے تو دوسری طرف یونیورسٹیز میں طالبات کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے جس کی وجہ سے طلبہ کی نشستیں محدود ہو رہی ہیں ایسے حالات میں ملک بھر کی طلبہ تنظیموں نے مل بیٹھ کر ایک چارٹر آف ڈیمانڈ تیار کیا ہے میڈیا کے توسط سے مقتدر حلقوں تک پہنچایا جارہا ہے۔

مختلف اور طبقاتی نظام ہائے تعلیم کا خاتمہ کرکے پاکستانی نوجوانوں کو ایک قوم بنانے کے لئے یکساں نظام تعلیم رائج کیا جائے۔

تعلیمی میدان میں این جی اوز اور بیرونی مداخلت کا خاتمہ کرکے پاکستان کی نظریاتی اساس اور معاشرتی اقدار پر جدید تعلیمی پالیسی وضع کی جائے۔

تعلیمی شرح میں اضافے ، تعلیمی معیار میں بہتری اور ملکی اتحاد و یکجہتی کے لئے پرائمری سطح پر مقامی زبانوں اور بعد ازاں اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے ۔ نیز انگریزی کی بہتر تدریس کے لئے بھی اقدامات کئے جائیں ۔

ملکی بجٹ کا کم از کم سات فیصد تعلیم کے لئے مختص کیا جائے۔

طلبہ یونین کے فوری الیکشن کروائے جائیں تاکہ اجتماعی سوچ آگے بڑھ سکے اور ملک کے باشعور طبقے کو ملکی تعمیر و ترقی میں شریک کیا جاسکے۔

ہائیر ایجوکیشن کمیشن کا وفاقی نظام بنایا جائے تاکہ اعلیٰ تعلیم کے اداروں کے نظام کو بہتر چلایا جاسکے۔

اعلیٰ تعلیم کا حصول ممکن بنانے کے لئے یونیورسٹی سطح تک تعلیم مفت کی جائے ۔

ہر ضلع کی سطح پر یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے۔

خواتین کی بہتر تعلیم کے لئے ڈویژن کی سطح پر خواتین کے لئے علیحدہ میڈیکل

کالجز اور جامعات کا قیام عمل میں لانے کے لئے 10 سالہ ہدف طے کیا جائے۔
پریس کانفرنس میں اس بات کا اعلان کیا گیا کہ اپنے چارٹر آف ڈیمانڈ کو مزید احسن طریقے سے ارباب اقتدار تک پہنچانے کے لئے سیمینارز، مباحثے کروائے جائیں گے جسمیں ملک کے تعلیمی ماہرین کو مدعو کیا جائے گا تاکہ ارباب اقتدار کو پیغام پہنچانے کے ساتھ ساتھ تعلیمی ماہرین کی آراء سے استفادہ بھی کیا جاسکے ان کا کہنا تھا کہ حکومت نے اگر ملک بھر کی طلبہ قیادت کے چارٹر آف ڈیمانڈ کو عملی جامہ پہنانے کی طرف توجہ نہ تو متحدہ طلبہ محاذ پاکستان کے پلیٹ فارم سے پاکستان بھر کی طلبہ تنظیمیں ماضی قریب کی طرح منظم احتجاجی تحریک برپا کریں گیں جو مقاصد کے حصول تک جاری وساری رہے گی۔ مندرجہ بالا پریس کانفرنس اس امر کا بین ثبوت ہے کہ ملک کے باشعور طلبہ حکمرانوں کی غلط تعلیمی پالیسیوں پر نظر عقاب رکھے ہوئے ہیں اگر حکمرانوں نے طلبہ کے جائز مطالبات کی طرف توجہ نہ دی تو ملک میں نوجوانوں کی طرف ایسی تعلیم بچاؤ تحریک برپا ہو جائے گی جو انشاءاللہ ضرور کامیاب ہوگی کیونکہ پاکستان کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جس تحریک کو طلبہ نے شروع کیا اسے ہمیشہ اللہ کی مدد وتوفیق سے کامیابی ملی ہے۔

زندہ دلان کا فیصلہ

اہلیان لاہور نے عمران خان کی ہڑتال کو مسترد کیا یا نہیں اس پر بہت بحث ہو رہی ہے بعض ذرائع کا کہنا ہے کہ 95 فیصد تاجران نے مارکیٹیں کھولنا چاہتے تھے متعدد مارکیٹیں کھولیں بھی مگر لاہور کی ایک حکومتی یا سرکاری شخصیت نے چونگی امرسدھو کے واقعہ کے بعد دوکانیں بند کروانے میں کردار ادا کیا تاکہ کہیں تاجروں کا نقصان نہ ہو، فیصل آباد میں جلاؤ گھیراؤ کے باعث بھی کاروباری لوگوں نے لاہور میں اپنی دوکانیں بند رکھنے میں اپنی اور اپنے کاروبار کی خیریت، آفیت سمجھی، لاہور بند کرانے کا دعویٰ کہاں تک سچ ہے؟ سوچنے کی بات ہے کہ اگر زندہ دلان لاہور واقعی تحریک انصاف کے حامی ہوتے تو دوکانیں نہ کھولتے لاہور میں جہاں کچھ مارکیٹیں بند تھیں وہیں چند کھولی بھی تھیں اس پر فتن ماحول میں مارکیٹیں کھلنا عمران خان کو واضح پیغام ہے کہ ہمارا معاشی قتل نہ کیا جائے میں حیران ہوں کہ اتنے سنگین حالات کے باوجود بھی مارکیٹیں کھلی تھیں جو پی ٹی آئی کے دعوے کی نفی کر رہی تھیں اگر پی ٹی آئی دہشت نہ پھیلاتی تو سارا لاہور کھلا رہتا دوسری طرف تمام پرائیویٹ سکولز، کالجز، یونیورسٹیز معمول کے مطابق کھلی رہیں، پرائیویٹ اداروں کا کھلا رہنا اس بات کی ثبوت ہے کہ لوگ پی ٹی آئی کے ساتھ نہیں ہیں سڑکوں پر اپنے حمایتیوں کے دھرنے کروا کر ٹریفک

بلاک کر دینا، ایمبولینسز کو راستہ نہ دینا، پانچ انسانی جانوں کی موت کامیابی کے لئے کافی نہیں ہیں بالفاظ دیگر اگر کہا جائے کہ زندہ دلان لاہور نے تحریک انصاف کے ملک دشمن ایجنڈے کو ناکام بنا دیا ہے تو بے جا نہ ہوگا اس سے یہ مطلب نہ لیا جائے کہ لوگ کسی اور کے ساتھ ہیں اس بحث میں جائے بغیر عرض ہے کہ لوگ پر سکون، پر امن زندگی چاہتے ہیں طاقت کے بل بوتے پر مار کیٹیں بند کروانا سراسر ظلم ہے دوکانیں کھولنے والے تاجروں پر تحریک انصاف کے کارکنوں کی طرف سے حملے، پٹائی فسطائیت نہیں تو اور کیا ہے؟۔ پہلے ہی لوگ مہنگائی بد امنی کے باعث روزمرہ کی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہیں دوسری طرف ہڑتالوں نے ملکی معیشت کا خانہ خراب کر دیا ہے دراصل عمران خان اسی ظالمانہ نظام کو قائم رکھنے کی باتیں کر رہے ہیں جس سے نظام نہیں صرف چہرے بدلیں گے جس نے عوام کے منہ سے لقمہ تک چھین لیا ہے اقتدار میں آنے کی ہوس نے عمران خان کو اندھا کر دیا بے پردہ، نیم برہنہ لڑکیوں کو سڑکوں پر لا کر بے حیائی بے غیرتی پھیلانے سے انقلاب نہیں آتے بلکہ بے حیائی، بے غیرتی کو فروغ ملتا ہے اس احتجاج میں کس قدر بے غیرتی بے حیائی کا عنصر تھا آیئے اس کا مختصر جائزہ لیتے ہیں ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تحریک انصاف کے جلسوں کی جان متوالیاں ایک بار پھر منچلوں اور بد تہذیب افراد کا شکار بن گئیں نامعلوم لڑکوں کے ٹولے کی جانب سے خواتین کو انتہا سے زیادہ حراساں کیا گیا نامعلام افراد کی جانب سے خواتین کو دھکے دیئے گئے اور تشدد کا

نشانہ بنایا گیا۔ چیئرنگ کراس پر اس وقت خواتین سے انتہائی گھٹیا انداز سے بد تمیزی کی گئی بد نظمی کا مظاہرہ کرنے پر کارکن گتھم گتھا ہوگئے ۔چیئرنگ کراس پر جمع خواتین کو دیکھ کر مجمع بے قابو ہوگیا صورت حال کی نزاکت دیکھتے ہوئے اسپیکر سے باقاعدہ اعلانات کئے گئے کہ خواتین کا احترام کریں مگر اس پر بھی بس نہ ہوا اور نامعلوم افراد کا ٹولہ خواتین سے بد تمیزی کرنے میں لگا رہا۔ متاثرہ خواتین کا کہنا تھا کہ لڑکوں کے ایک ٹولے نے سیکیورٹی حصار توڑا۔ایسے بے ہودہ پروگراموں میں شامل ہونے والی خواتین سے ہماری دردمندانہ درخواست ہے کہ اسلام کے سنہری اصولوں پر عمل کرتے ہوئے گھروں میں رہیں یا صرف خواتین کے اجتماعات میں اپنا سیاسی کردار ادا کریں تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہے جب سے ہماری خواتین نے اسلام کے اصول مرد وزن سے الگ الگ باپردہ رہنے سے منہ موڑا تو آپ کی قدر کم ہوتی گئی خواتین کے ساتھ عمران خان سے التماس ہے کہ خواتین کا مردوں کے ساتھ مخلوط پروگرام کرکے اسلامی غیرت وحمیت کا جنازہ نہ نکالا جائے یہ خواتین مسلمانوں کی عزتیں ہیں مگر آج عزتیں اپنوں ہی کے ہاتھوں سے پامال ہو رہی ہیں وجہ اسلامی اصولوں سے راہ فرار ہے عمران خان صاحب ! خدا کے لئے کچھ تو خیال کریں پاکستانی خواتین کی عزتوں کا۔۔۔۔آخر کب تک اقتدار کی ہوس کے باعث ہم مسلمان خواتین کو اس طرح ذلیل کرواتے ہیں گے ؟خان تو بہت غیرت مند ہوتے ہیں عمران خان صاحب عورتوں کے معاملے میں آپ کی غیرت کہاں چلی گئی ؟کیا آپ عورتوں کے اجتماعات لگ سے

نہیں کر سکتے ؟آخر کیوں ؟اس میں حرج بھی کیا ہے ؟ کہیں ایسا تو نہیں آپ اور آپ کی جماعت عورتوں کو جلسوں میں منچلوں کی تعداد بڑھانے کے لئے ٹشو پیپر کی طرح استعمال کر رہے ہوں ؟ کروڑوں لوگ آپ سے صرف اس لئے نالاں ہیں کہ آپ کے جلسوں میں خواتین کے ساتھ انتہائی گھٹیا قسم کی حرکتیں ہوتی ہیں ، جس سے پاکستان کا اسلامی تشخص مجروح ہو رہا ہے لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ کیسا نیا پاکستان بنانا چاہتے ہیں ؟ بے غیرتی، بے حیائی، عریانی، فحاشی، مرد وزن کے اختلاط پر مبنی نیا پاکستان قوم کو ہر گز ہر گز ہر گز نہیں چاہیے۔ لاہور میں میڈیا کے رپوٹرز اور ایک قومی ٹی وی کی نمائندہ خاتون کے ساتھ جلسے میں تشدد اور ناروا سلوک کیا گیا جس پر ایک عالمی شہرت یافتہ پاکستانی صحافی نے اپنے رد عمل میں کہا کہ حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ جس کے ساتھ نیکی کرو اس کے شر سے بھی ڈرو ، میڈیا نے عمران خان کے پروگرامز کو حد سے زیادہ لائیو کوریج دی جس کا شراب صحافیوں پر تشدد اور توہین کی صورت میں برآمد ہو رہا ہے ان کا کہنا تھا کہ اس واقعہ کے بعد میڈیا کو اب تو شرم کر لینی چاہیے کہ عمران خان کے حیاء سے عاری پروگراموں کو پریس کوریج نہ دیں، ساری غیرت مند باحیاء قوم کے ساتھ اہلیان لاہور نے بھی تبدیلی اور سونامی کے نام پر نئے کے سیکولر ایجنڈے کو مکمل طور پر مسترد کر دیا ہے پاکستان میں اسلامی ازم کے علاوہ کسی دوسرے ازم کی ضرورت نہیں نوجوان کسی غیر اسلامی ، غیر اخلاقی تحریک کا حصہ نہ بنیں، ہر مسلمان اور نوجوانوں کی منزل در حقیقت ملک میں اسلامی نظام

خلافت کا احیاء ہے، ملک میں سیکولر نظریات پھیلانے والوں کا محاسبہ حکومتی سطح پر نہ ہونا لمحہ فکریہ ہے ایسے نظریات کا فروغ نظریہ پاکستان کا قتل ہے حکومت کی مجرمانہ خاموشی اب ختم ہوجانی چاہیے، حکومت نے فیصل آباد کے واقعہ سے سبق سیکھ کر تحریک انصاف کو فری ہینڈ دیا اگر حکومت فیصل آباد میں بھی ایسے ہی کرتی تو تحریک انصاف فیصل آباد میں بھی ناکام ہوجاتی۔ پندرہ دسمبر کے روز حکومتی نمائندوں کی طرف سے تحریک انصاف کو دہشت گرد جماعت اور عمران خان کے کارکنوں کو غلط حرکات اور انسانوں کی جانیں ضائع ہو جانے کے باعث بھیڑیئے کہا گیا اگر تحریک انصاف دہشت گرد ہے اور عمران خان کے کارکن بھیڑیئے ہیں تو اس پر پابندی اور ان کو لگام ڈالنا حکومت کا کام ہے حکومت کیا کر رہی ہے ؟اس پر پابندی کیوں نہیں لگاتی؟

قارئین کرام ! زندہ دلان لاہور نے تو اپنا فیصلہ دے دیا کہ

تشدد، سرسریت، جلاؤ، گھیراؤ، مارو، مار دو کی سیاست ہمیں قبول نہیں، لیکن اس کے ساتھ حکومت پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ اس شدت کو کم کرنے کے لئے جوڈیشل کمیشن بنا دے اور اپنے بیانات پر بھی نظر ثانی کریں تحریک انصاف کے غلط کاموں کی نشاندہی اصلاح کی غرض سے کرنے کی اشد ضرورت ہے تنقید برائے تنقید سے حالات مزید خراب ہوں گے جس کا نقصان ملک وملت کو پہنچ سکتا ہے اگر میاں نواز شریف کو چند وزراء کی قربانی امن قائم کرنے کے لئے دینی پڑے تو اس سے

بھی گریز نہیں کرنا چاہیے اور پولیٹیکل سسٹم کو اسلامی بنیادوں پر تشکیل دینے کی ضرورت ہے آج اسلامی بنیادوں پر سسٹم موجود نہیں تو ہر سیاستدان کے مفادات ذاتی ہیں خود غرضی نے ہمارے سیاست دانوں کو مکمل طور پر اندھا کر دیا ہے اس غیر اخلاقی غیر اسلامی رویے کے خاتمہ کب ہوگا ؟اگر یہی سلسلہ رہا تو قوم اجتماعی خود کشی کا شکار، ہو جائے گی کیونکہ اب سر عام ایسی حرکتیں قومی قائدین کی قیادت میں ہو رہی ہیں جس کا پیغام اسلام دشمنوں کو بھی مل رہا ہے کہ پاکستان کے مسلمان اس قدر اخلاقی ، معاشرتی طور پر گر گئے ہیں کہ بے حیائی، بے غیرتی، فحاشی عریانی، ہر غیر اخلاقی حرکت میں یورپ ومغرب کو مات دینا چاہتے ہیں یہی کچھ پاکستان کے دشمن چاہتے تھے قومی قیادت کیوں مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے؟

شہید طلبہ ،اساتذہ اور قوم کا مطالبہ

ہر طرف غمگین چہرے،پر نم آنکھیں،لڑکھڑاتی زبانوں سے گفتگو،سوگ میں ڈوبا ملک پشاور کے گلی محلوں سے اٹھتے جنازے سفاک قاتلوں کی سفاکی کا اظہار کر رہے ہیں یہ شہادت کا مرتبہ پانے والے معصوم بے گناہ بچے ،اساتذہ،سکول انتظامیہ کے لوگوں کی روحیں اپنے قاتلوں سے اپنا جرم پوچھ رہی ہیں کہ اے درندہ صفت قاتلو! بتاؤ تو سہی آخر ہمارا جرم کیا تھا جس کی پاداش میں ہمیں قتل کیا گیا؟ قوم کا بچہ بچہ ان سے سوال کر رہا ہے کہ تم کیوں ایسا کر رہے ہو؟ تم چاہتے کیا ہو؟ ہم تو سکول علم حاصل کرنے آئے تھے حصول علم کے دوران کسی نہتے بچوں کو جو اپنا دفاع بھی نہیں کر سکتے اس بے دردی سے گولیوں سے چھلنی کر دینا کہاں کا انصاف ہے ؟

قارئین کرام الفاظ ختم ہوگئے سانحہ پشاور کی روداد بیان کرنے کے لئے ۔۔۔۔اس واقعہ کی ذمہ داری ایک ایسی کالعدم تنظیم نے قبول کی ہے جو ملک میں خلافت قائم کرنے کی دعویدار ہے اگر واقعی ہی یہ گھناؤنا عمل انھوں نے کیا ہے تو راقم حق بجانب ہے کہ ان سے استفسار کرے کہ جس نظام کو قائم کرنے کا آپ دعویٰ کر رہے ہو اس نظام کے بانی پیغمبر اعظم ،رہبر اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے جنگ کے اصول و ضوابط بھی بتلاتے ہیں کہ بچوں ،عورتوں ،معذوروں، ہتھیار نہ

اٹھانے والوں، مقابلے کی سکت نہ رکھنے والوں کو قتل کرنے اور سرسبز کھیتوں، باغوں کو تباہ کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے پشاور کے آرمی سکول میں زیر تعلیم سٹوڈنٹس جو کہ نہ تو ظالمو! تم سے جنگ کرنے میدان میں آئے، نہ مقابلہ کرنے کی سکت رکھتے تھے اسی طرح جن لیڈی ٹیچرز اور پرنسپل کو شہید کیا گیا وہ بھی تم سے جنگ کرنے نہیں آئی، تھیں یہ سب سعادت مند روحیں فروغ تعلیم میں کردار ادا کر رہی تھیں ان کا قتل اسلامی تعلیمات سے کھلی بغاوت ہی تو ہے ایسے فعل کی کسی قیمت پر بھی حمایت نہیں کی جا سکتی۔ مسلمانان عالم تم سے سوال کر رہے ہیں کہ تم کیسا نظام خلافت لانا چاہتے ہو؟ اسلام تو سلامتی کا دین ہے اور اس کا پیش کردہ نظام خلافت بھی امن وسلامتی کا داعی ہے تمہارے اس عمل سے اسلام کا مقدس نظام خلافت ساری دنیا میں بدنام ہوا ارباب علم ودانش، مجاہدین اسلام تو اسے خلافت نہیں جہالت سمجھتے ہیں تمہارا یہ عمل، نفاذ اسلام کی جدوجہد میں رکاوٹ کا باعث بن گیا ہے، مسلمان تو یہ یقین کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ تمہارا ایجنڈا اسلام نہیں بلکہ اسلام اور پاکستان کی تباہی ہے۔ جید علماء کرام نے اس ظلم عظیم، غیر اسلامی، ناقابل معافی جرم قرار دیتے ہیں۔ اگر تم نے جنگ کرنی ہے تو اسلامی اصول کیوں ترک کر رہے ہو آؤ؟ مسلمانوں پر ظلم کرنے والے کافروں کے خلاف میدان سجاؤ، اگر پاکستان سے لڑنے کا شوق ہے تو مسلح افواج سے لڑو نہتے، معصوم، بے گناہ بچوں عورتوں، مردوں کو لاعلمی میں قتل کرنا بزدلی ہے۔

اس واقعہ کے باعث ایک اہم پیش رفت جو دیکھنے کو ملی وہ یہ کہ ساری قوم متحد ہو گئی ہے عمران خان نے اپنا طویل احتجاج ختم کر دیا ان شہداء کے مقدس خون کی برکت کا یہ کھلا اظہار ہے کہ قوم ایک ہو گی تمام مذہبی سیاسی، سماجی، تاجر، فلاحی، سول سوسائٹی، طلباء تنظیموں نے عزم نو کیا ہے کہ ہم بے گناہ، معصوم لوگوں کو قتل و غارت کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن گئے ہیں خصوصا سکول وکالج، یونیورسٹی کے طلبہ کے ساتھ مدارس کے طلبہ بھی سراپائے احتجاج ہیں ان میں اسلامی جمعیت طلبہ، اسلامی تحریک طلبہ، ایم ایس او، جمعیت طلبہ اسلام، متحدہ طلبہ محاذ، این ایس ایف، پی ایس ایف، ایم ایس ایف، ایم ایس ایم، اے ٹی آئی، جے ٹی اے سراپائے احتجاج ہیں عوام کا ایک سمندر رنج و غم میں مبتلا ملک کو سفاکیت، ظلم وجبر، قتل وغارت گری، بدامنی سے پاک کرنے کے لئے بے تاب نظر آ رہا ہے اس ولولے کو کارآمد بنانے کے لئے مستقل بنیادوں پر کام کی ضرورت ہے کہیں ایسا نہ ہو یہ سنہری وقت بھی ضائع کر دیا جائے۔ دینی قوتوں پر فرض ہے کہ فرقہ پرستی کو فروغ دینے کی بجائے اتفاق و اتحاد کی فضا قائم کی جائے اور جہاد کا غلط استعمال کرنے والوں کو تعین کرکے قوم کو ان سے مکمل لا تعلق رہنے کی تلقین کرکے قومی راہ ہموار کی جائے۔

قارئین کرام! ساری قوم سمجھتی ہے کہ اب بہت ہو گیا ہر سانحہ پر چند دن شور

غل کرکے بعد خاموشی اختیار کر لی جاتی ہے اب کی بار ایسا نہیں ہوتا چاہیے قوم مطالبہ کر رہی ہے کہ اس انسانیت سوز، سفاکیت پر مبنی واقعہ کے ماسٹر مائنڈ کا چہرہ بے نقاب ہونا از حد لازم ہے ایک گروپ تو وہ ہے جو میڈیا پر نمایاں ہے ان کے ناموں سے قوم واقف ہے ہر سانحہ کے بعد تقریبا انہی کے نام آتے ہیں کیا یہ لوگ اتنے طاقت ور ہیں جو اتنی بڑی پاکستانی گورنمنٹ کے ہاتھ نہیں آتے، حقیقت حال سے با خبر لوگوں کا کہنا ہے کہ ان واقعات کے اصل ماسٹر مائنڈز امریکہ ،اسرائیل اور بھارت ہیں بھارت کی سرپرستی امریکہ اور اسرائیل کر رہا ہے بھارت کے ذریعے امریکہ اور اسارئیل پاکستان کو کنٹرول کرنا چاہتے ہیں بد امنی کے تمام واقعات کے تانے بانے بھارت سے ہی ملتے ہیں مگر ہماری گورنمنٹ نہ جانے کیوں ان کے نام لینے سے گھبراتی ہے؟شائد اس لئے کہ امریکہ سے حکمرانوں کی امداد بند ہوجائے گی جس سے ان کی ساری عیاشی کا سامان پورا ہوتا ہے ساری دنیا جانتی ہے کہ امریکہ کا بچہ جمہورا بھارت طالبان کی سپورٹ کر رہا ہے جب ایسی صورتحال ہوگی تو امن کیسے قائم ہوگا؟ ایک طرف حکومت پاکستان کی گاڑی امریکی امداد کے نام پر سودی قرضے کے بغیر نہیں چلتی ہے جس کا سود عوام کے خون پسینے کی کمائی سے ادا کیا جاتا ہے دوسری طرف طالبان کو بھی انہی قوتوں کا حمایت یافتہ بھارت سپورٹ کر رہا ہے اصل دشمن تو امریکہ، اسرائیل اور بھارت ہوئے جو طالبان کے نام پر اپنے تنخواہ دار خون خوار کارندوں سے کاروئیاں کروا رہے ہیں ہماری حکومت کو پائیدار امن کی خاطر

اتحادثلاثہ سے انحصار ترک کرنا ہوگا تا کہ امریکہ واسرائیل کی گریٹ گیم کا خاتمہ ہوسکے
امریکہ یہ سب کچھ اس لئے کر رہا ہے کہ پاکستان کو ناکام ملک قرار دے کر اس کے ایٹمی
پروگرام کو اپنے کنٹرول میں کرسکے اس گھناونی سازش کو کامیاب کرنے کے لئے ملک
کے اہم ترین سرکاری اداروں،اہم شخصیات پر حملے کروا رہا ہے حالیہ پشاور آرمی پبلک
سکول پر حملہ بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے قوم کے دشمنوں کو ختم کرنے کے مطالبے کی
مکمل حمایت کرتا ہوں مگر یہ تب تک ممکن نہیں ہوسکے گا جبتک ہماری حکومت سچ
حقیقت کاادارک کے باوجود اس سچ اور حقیقت کو تسلیم نہیں کرے گی کہ حملہ کرنے،
والے تو کرائے کے قاتل ہیں یہ مسلہ جوں کا توں ہی رہے گا.بزرگوں کا کہنا ہے کہ
.برے نوں نہ مارو.برے دی ماں نوں مارو" یعنی جو.برے پیدا کر رہے ہیں ان کو"
مارنے کی ضرورت ہے۔

دینی، ملی دشمنوں کا مقابلہ از حد لازم

سانحہ پشاور میں جہاں ساری قوم افسردہ ہے وہیں اس المناک سانحہ کے حائق بھی سامنے آرہے ہیں جن میں اہم خبر یہ ہے کہ آرمی سکول کے حملہ آروں کے خفتے نہیں ہوئے تھے (روزنامہ خبریں صفحہ 1،20 دسمبر 2014) جس کا مطلب ہے کہ وہ مسلمان نہیں تھے جس سے قوم کے دور رس رہنماؤں کے تاثرات حقیقت کا روپ دہار تے دکھائی دے رہے ہیں اس سانحہ کی آڑ میں کچھ بااثر، سیکولر (لادین) قوتیں کھل کر دینی جماعتوں، مدارس، علماء کرام کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کرنے کے لئے میدان میں کود پڑی ہیں، ملک بھر کے مختلف شہروں کی سڑکوں پر پچاس یا سو افراد کو اکٹھا کرکے اپنے منی جلسوں، جلوسوں، احتجاجی ریلیوں میں مدارس، مساجد، علمائے کرام کے خلاف نازیبا زبان استعمال کر رہی ہیں جس کا مقصد اس کو سوا کچھ نہیں کہ اسلام، اہل اسلام، دینی فکر کے حامل لوگوں کے گرد دائرہ تنگ کیا جائے ایک ملک سے مفرور سیاسی جماعت کے لیڈر نے تو اسلام آباد کی سب سے بڑی تاریخی لال مسجد کو مسجد ضرار قرار دے کر اسے جلانے یا گرانے کا فتویٰ بھی جاری کردیا اس گھٹیا ترین بیان کی جتنی مزمت کی جائے کم ہے اس پر فتن بیان سے اہلیان پاکستان کے جذبات بری طرح مجروح ہوئے ہیں یہ بیان اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔اب اللہ کے گھر مسجدیں بھی ہمارے شعبدہ باز لیڈروں سے محفوظ نہیں رہیں جس

کے منہ میں جو آتا ہے کہہ دیتا ہے ،وفاقی وصوبائی حکومتیں اس ٹیلفیونک خطاب کے شوقین لیڈر کی باز پرس کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہیں اور مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں کوئی نہیں اس سے پوچھتا کہ تمھیں کس نے ایسا گھٹیا بیان دینے کا اختیار دیا ہے معصوم ،بے گناہ آرمی سکول کے جنتی پھولوں کو اہل دین کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کرکے بدنام کرنا بھی اتنا ہی بڑا جرم ہے جتنا بڑا یہ سانحہ ہے۔دینی طبقات اس بارے میں بے چین نظر آرہے ہیں۔ مولانا سمیع الحق کا کہنا ہے کہ مدارس کے خلاف مہم سے ملک میں مزید تباہی آئے گی ایسا کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے یہ مطالبات اور بیانات ملک کے لئے انتہائی نقصان دہ ہیں مدارس دینیہ کے سب سے بڑے بورڈ وفاق المدارس کی طرف سے گذشتہ روزاسلام آباد میں احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں ہزاروں کی تعداد میں طلباء ،اساتذہ ،بورڈکے ذمہ داران نے شرکت وقیادت کی مظاہرین سے خطاب میں علمائے کرام نے شہدائے سانحہ پشاور کو خراج تحسین پیش، کیا، حملہ کرنے والوں کی مزمت اور سانحہ پشاور کی آڑ میں دینی تنظیموں ،مدارس اور علمائے کرام کی کرادر کشی کی شدید الفاظ میں مزمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ اس گھناؤنی حرکت کو حکومت بند کروائے ۔ قارئین کرام ! یہ کھلی حقیقت ہے کہ آج پاکستان میں جو اسلامی تشخص نظر آرہا ہے وہ دینی طبقہ اور مدارس کا صدقہ ہے میں اور میرے جیسے لاکھوں دنیاوی تعلیم کے حامل لوگ آج دین کی فکر میں مگن ہیں تو یہ علمائے کرام کے قدموں میں بیٹھنے کا صلہ ہے دینی

مدارس اسلام کے قلعے ہیں یہاں سے اسلام کے نمائندے پیدا ہوتے ہیں جو اسلامی تشخص کو رواج دیتے ہیں مدارس اور علماء کرام کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ ہے ملک کی معروف جامعہ کے مفتی مولانا مفتی محمد نعیم نے بھی کراچی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ سزائے موت کے قانون کی بحالی کا خیر مقدم کرتے ہیں مگر یہ بحالی صرف مذہبی طبقہ تک محدود نہیں ہونی چاہیے اس سے غلط تاثر پیدا ہوگا ان کا کہنا تھا کہ مدارس کے خلاف غلط بے بنیاد پروپیگنڈہ کیا جارہا کہ یہاں انتہا پسندی، دہشت گردی کا سبق دیا جاتا ہے مگر یہ حقیقت کے سراسر منافی ہے ڈاکٹر عثمان اورارشد جنھیں پھانسی دی گئی وہ مدارس کے سٹوڈنٹس نہیں تھے۔ مولانا مفتی عدنان کاکاخیل نے میڈیا سے گفتگو میں کہا کہ پھانسی کے قانون کے اجراء کا فیصلہ قابل تحسین ہے مگر اس فیصلے کا فوکس ایک جماعت یا طبقہ نہیں ہونا چاہیے تمام سزائے موت کے قیدیوں کو بلافریق پھانسیاں دی جائیں۔مذہبی قائدین کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ توہین رسالت کے مجرموں کو جو اس وقت جیلوں میں بند ہیں انھیں بھی پھانسیوں پر چڑھایا جائے آج تک کسی بھی گستاخ رسول کو پھانسی نہیں دی گئی جو کہ اہل ایمان کے جذبات مجروح کرنے کے مترادف ہے۔

قارئین کرام مندرجہ بالا صورتحال انتہائی افسوس ناک ہے یہ سیکولر طاقتیں دراصل اسلام اور اسلامی اشعار کو کسی قیمت پر برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں

ہیں اسی لئے یہ لوگ کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے ، کوئی بھی واقعہ ہوتا ہے تو چٹ پٹ یہ لوگ دینی لوگوں کے خلاف محاذ کھول دیتے ہیں یہ بھی حقیقت ہے کہ پشاور سانحہ کی مزمت تمام دینی طبقات نے کی ، میری نظر سے ملا عمر مجاہد کا بیان بھی گزرا انہوں نے بھی اسے غیر اسلامی فعل قرار دیا پاکستان کی تمام دینی جماعتوں ، طلبہ تحریکوں کی طرف سے احتجاج ، تعزیتی ریفرنسز کا سلسلہ جاری وساری ہے پھر بھی دین دینی اقدار سے آری طبقات ہاتھ دھو کر دینی طبقہ کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور چاہتے ، ہیں کہ سارا ملبہ دینی طبقہ پر ڈال دیا جائے اور (نعوذ باللہ) دین اور دینی طبقہ کا صفایا ہو جائے پھر کوئی اسلام کا نام لینے والا نہ رہے ہم جو چاہیں گے پھر کریں گے۔ یہ سوچ کھلی دہشت گردی ، انتہا پسندی ، دین دشمنی ہے جسے اہلیان پاکستان کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتے ، میں یہاں اپیل کرتا ہوں ساری قوم سے کہ جہاں ملک بھر میں شہدائے پشاور کو خراج تحسین پیش کیا جارہا ہے اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی بات ہو رہی ہے اس کے ساتھ سفید جھوٹ کے گھوڑے پر سوار ہو کر ملک میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے والوں کے محاسبے کا مطالبہ بھی کیا جائے۔ لہٰذا وزیر اعظم میاں نواز شریف ، صدر پاکستان ممنون حسین کو اس زیادتی کے خلاف فی الفور نوٹس لینا چاہیے ، کہیں ایسا نہ ہو یہ تناؤ بڑھتا بڑھتا حد سے گزر جائے ۔

پاکستان کو موجودہ صورتحال سے نکالنے کے لئے مذہبی، سیاسی، سماجی، فلاحی، اسلام اور وطن کی محب سول سوسائٹی، سرکاری اداروں کو مل کر متحد ہو کر کام کرنا ہوگا اگر اسی طرح ایک دوسرے کی تعصب کی بنیاد پر ٹانگیں کھینچنے کا سلسلہ نہ رکا تو اسلام اور پاکستان کے دشمن اپنے ناپاک عزائم میں (خدانخواستہ) کامیاب ہو جائیں گے دینی اور ملی دشمنوں کا مقابلہ از حد لازم ہے۔

عظمت مصطفیٰ ﷺ غیر مسلموں کی نظر میں

نوٹ ۔ یہ تحریر غیر مسلموں کی طرف سے حضور ﷺ کی شان اقدس میں کہے گئے خیالات پر مبنی ہے جو راقم (غلام عباس صدیقی) کی تصنیف " خوشبوئے رسول ﷺ (ہر سو" سے لی گئی ہے۔

ذات محمدی ﷺ ایک ایسی گھٹا تھی جو خشک آسمانوں پر پھیل گئی وہ روشنی کا ایک مینارہ تھی ۔چودہ صدیاں ختم ہوگئیں مگر یہ روشنی اپنی جگہ قائم ہے اور امتدادزمانہ کے باوجود اس چراغ کی لو سے زمانہ آج تک رہنمائی حاصل کر رہا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔ وصل کی آواز کبھی کارلائل کے دل میں پیدا ہوئی کبھی بارسوتھ اور گبن کے پہلو میں کروٹ لیتی ہے کبھی رومی کو بے قرار کرتی ہے اگر ہم تاریخ کے جھروکے میں جھانکیں تو معلوم ہوگا کہ ہادیٔ سبل ، راہبر کامل، نبی آخرالزماں ،آمنہ کے دریتیم ، مولائے کل سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ احمد مجتبیٰ کو اسلام کے بدترین دشمنوں نے پرتپاک انداز میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر مارگوس۔ڈاکٹر مارگوس آکسفورڈ یونیورسٹی میں عربی کے استاد ہے انہوں نے میں حضور ﷺ کے بارے میں ایک کتاب لکھی ۔سیرت النبی ﷺ پر لکھی 1950 گئی یہ سب سے زہریلی کتاب ہے وہ بھی اقرار کرتا ہے کہ محمد ﷺ کے سوانح نگاروں

کا ایک طویل سلسلہ ہے جس کا ختم ہونا ناممکن ہے اس میں جگہ پانا قابل فخر ہے۔

جان ڈیون۔ جان ڈیون یوں لکھتا ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ تمام مصنفین اور فاتحین میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کے واقعات عمری محمد ﷺ کے واقعات عمری سے زیادہ مفصل اور سچے ہوں۔

والٹر اور باسورتھ۔ کوئی شخص اپنے گھر کا ہیرو نہیں ہو سکتا کیونکہ گھر میں بڑا آدمی بھی معمولی ہوتا ہے مگر باسورتھ کہتا ہے کہ یہ بات کم از کم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں صحیح نہیں ہے۔

ڈاکٹر سپرنگ کے بقول پانچ لاکھ مسلمانوں کا تذکرہ آج تک مسلمانوں کے پاس محفوظ ہے کہ انہوں نے ان راویوں کے ذریعے سیرت رسول ﷺ کے اجزاء حاصل کئے۔

ابو جہل جیسا بدترین دشمن آپ ﷺ کی کاملیت کے بارے میں کہتا ہے کہ محمد ﷺ میں تمھیں جھوٹا نہیں سمجھتا۔

برنارڈ شا آپ ﷺ کی ہمہ گیر تعلیم کو مد نظر رکھتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر روئی سسکتی انسانیت سکون چاہتی ہے تو اسے آج بھی وہ اصول رائج کرنے پڑیں گے جو پیغمبر اسلام نے ۱۴ سو سال پہلے پیش کئے تھے۔

ولیم میور۔ آپ ﷺ اپنے دور ہی کے عظیم ترین انسان نہیں تھے بلکہ آنے والے تمام انسانوں کی عظیم ترین ہستی تھے آپ ﷺ ایک عظیم ترین مدبر حکومت اور سیاستدان کی طرح مختلف الخیال اور مختلف العقیدہ اور آپس میں منتشر لوگوں کو یکجا اور متحد کرنے کا کام بڑی مہارت سے سرانجام دیا۔

عروہ بن سعود۔ واللہ میں نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی، قیصر روم اور کسریٰ کے دربار دیکھے مگر جتنی تعظیم محمد ﷺ کے ساتھی آپ ﷺ کی کرتے ہیں وہ کسی بادشاہ کے دربار میں نصیب نہ ہوئی۔

غیر مسلم مفکر آر۔ ایچ جارج رقم طراز ہے کہ

HE (P.B.U.H) WAS THE ONLY MAN IN THE HISTORY WHO WAS SUPREEME SUCCESSFUL ON BOTH THE RELIGIOUS AND SECULAR GROUND.

سیموئل نفسن، ولیم اے ڈی وٹ۔

کتاب کے برطانوی مصنف سیموئل نفسن، ولیم اے ڈی وٹ نے THE HUNDRED اپنی کتاب میں سو ایسی شخصیات کی سیرت پیش کی ہے جنہوں نے انسانیت کو سنوارنے میں اہم کردار ادا کیا تو اس نے آقائے دو جہاں ﷺ کا تذکرہ مبارک سب سے پہلے کیا ہے۔

پروفیسر اسنوک ہرج رونجی لکھتے ہیں کہ دنیا میں آجتک جس قدر انسان پیدا ہوئے رسول پاک ﷺ ان میں سب سے بڑے ہی نہیں بلکہ سب سے زیادہ سچے بھی ہیں ۔نسل انسانی پر جتنا احسان آپ ﷺ کا ہے کسی دوسرے کا نہیں۔

ایالوجی فار محمد ﷺ کے مصنف گارڈ فری بیگن لکھتے ہیں کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ تمام مصنفین اور فاتحوں میں ایک بھی ایسا نہیں جس کے وقاع عمری محمد ﷺ کے وقاع عمری سے زیادہ مفصل اور سچے ہوں۔

سٹینلے لین پول

حضرت محمد ﷺ اپنے آبائی شہر مکہ میں جب فاتحانہ ڈاخل ہوئے اور اہل مکہ جو آپ ﷺ کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے تھے ان سب کو آپ ﷺ نے معاف کردیا ۔یہ ایسی فتح تھی اور پاکیزہ فاتحانہ ڈاخلہ تھا جس کی مثال ساری تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔

مسٹر تھامس کارلائل۔حضرت محمد ﷺ صداقت ،وفا شعاری کے پتلے تھے اور اپنے افکار اقوال اور اعمال میں صادق تھے۔

مسٹر ہربرٹ وائل۔ محمد ﷺ نے ہر وہم کو ضائل اور تمام اصنام کی عبادتوں کو باطل کر دیا۔ آپ ﷺ بہت سچے اور بے مثال امین تھے آپ ﷺ نے تمام لوگوں کو گمراہیوں سے نکال کر صراط مستقیم پر لا کر ڈال دیا۔

مسٹر سکاٹ۔ میں شک و شبہات کا اظہار کرنے والوں کی پرزہ سرائی سنتا ہوں تو ششدر رہ جاتا ہوں اگر محمد ﷺ رسول برحق نہ تھے تو اب تک پھر کوئی رسول دنیا میں آیا ہی نہیں۔

جارج سیل۔ میں اپنی تحقیق میں کوئی ایسا ثبوت نہیں پاتا جس میں حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر شبہے کا اظہار کیا جاسکے۔ میجر اے لینارڈ رقم طراز ہے کہ اگر کبھی کوئی شخص اپنے مقصد کے حصول کے لئے موت کی طرح اٹل رہا ہے تو ریگستان عرب کا یہ عظیم فرزند ہی تھا اور اگر کبھی کسی آدمی نے عالمگیر بیداری پیدا کرنے کے لئے اپنا دل اور روح کھول کر رکھ دی تو وہ بھی پیغمبر اسلام ہی تھے۔

پروفیسر فارگیولتھ۔ محمد ﷺ کے سوانح نگاروں کا یکا طویل سلسلہ ہے جس ختم ہونا ناممکن ہے لیکن اس میں جگہ پانا قابل فخر ہے۔

ڈاکٹر شیلے۔ محمد ﷺ گذشتہ اور موجودہ لوگوں میں سب سے اکمل، افضل تھے اور آئندہ کا مثال پیدا ہونا اور قطعاً غیر ممکن ہے۔

لالہ نانک چند نازؔ۔ دنیا کی عظیم ترین انسانی ہستیوں میں رسول کریم ﷺ کا درجہ کسی سے کم نہیں۔

جی سنگھ دارا نے سیرت رسول عربی ﷺ میں نبی آخر الزماں کو جس طرح خراج تحسین پیش کیا ہے وہ نا قابل فراموش ہے۔

ڈاکٹر دی رائٹ۔ محمد ﷺ اپنی ذات اور قوم کے لئے نہیں بلکہ دنیائے ارضی کے لئے ابر رحمت تھے تاریخ میں کسی ایسی شخصیت کی مثال موجود نہیں جس نے احکام خداوندی کو اس عمدہ طریقہ سے انجام دیا ہو۔

ریورینڈ بوسوتھ اسمتھ۔ ہادیٔ عرب کو ایک ساتھ تین چیزوں کے قائم کرنے کا مبارک موقعہ ملا۔ وطنیت۔ اصلاح اعمال۔ مذہب، تاریخ دنیا میں اس قسم کی مثال کوئی نہیں ملتی۔

الفرڈ ڈی لمر ٹائن اپنی کتاب ہسٹری لاٹر میں لکھتے ہیں کہ عالم الٰہیات، فصاحت و بلاغت میں یکتائے روزگار، بانیٔ مذہب، آئین ساز، سپہ سالار، فاتح اصول، عبادت الٰہی میں لاثانی، دینی حکومت (خلافت) کے بانی، یہ ہیں محمد رسول اللہ ﷺ جن کے سامنے پوری انسانیت ہیچ ہے۔

رابرٹ ایل گلک۔ یہ امر نا قابل تردید ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے ایک ایسا مستحکم نظام جاری کیا تھا جس نے اسلامی کلچر کی نشوونما کو بے مثال حرکت کا حامل اور للکارنے والی قوت والا حقیقی انقلاب بنایا۔

گبن۔ محمد ﷺ دنیا میں غالبا واحد قانون ساز ہیں جنہوں نے خیرات کی صحیح مقدار کا تعین کیا۔

لالہ شام لاکپور۔ حضرت محمد ﷺ کی طرح دعویٰ نبوت تو کئی آدمیوں نے کیا مگر اس میں کامیابی صرف حضرت محمد ﷺ کو حاصل ہوئی آج ان کے ہم عصر دعویدار ان رسالت کا کوئی نام لیوا بھی نہیں۔ مگر ان ﷺ کے نام پر کٹ مرنے والے لوگوں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ اور جب تک دنیا قائم ہے ان کے نام لیوا بھی رہیں گے۔

اسٹینلے لین پول۔ آپ ﷺ نہایت پر جوش آدمی تھے لیکن آپ ﷺ کا یہ جوش نہایت شریفانہ تھا اور ایک ایک مقصد کے لئے تھا۔ آپ ﷺ کی ذات ان چند افراد میں سے ہے جنہوں نے ایک عظیم الشان پیغام کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا ہے آپ ﷺ خدائے واحد کے پیغمبر تھے۔

کاونٹ ٹالسٹائی ۔ حضرت محمد ﷺ کا طرز عمل اخلاق انسانیت کا حیرت انگیز کارنامہ ہے ہم یقین کرنے پر مجبور ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی تبلیغ و ہدایت خاص سچائی پر مبنی تھی۔

سر ولیم میور۔ یہ رسول خدا کا زور اعتقاد اور اعتماد نفس تھا کہ وہ مکے میں ناکامیوں کے باوجود ایک مخالف شہر میں گئے اور تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔

مسٹر میبان ۔ محمد ﷺ بہت بڑے حکیم انسان تھے انھوں نے واحدانیت پر زور دیتے ہوئے انسانوں کو بت پرستی سے عملی اور عقلی قاعدہ کے ذریعے نجات دلائی کہ دنیا اور دنیا کا ذرہ ذرہ ہلاک ہونے سے محفوظ ہوگیا۔

پرنسپل ایڈروڈ ساوتھ۔ محمد ﷺ نبی تھے بت پرستی کو بالکل غلط اور لغو جانتے تھے انھوں نے اپنی قوم کو وحشیانہ مذہب اور پست اخلاق سے نجات دلائی ممکن نہیں کہ ہم ان ﷺ کے قلبی اخلاق اور دینی حمیت کا انکار کریں۔

سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمد ﷺ میں لکھتا ہے کہ ہم تا بلاتامل اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ محمد ﷺ نے ہمیشہ کے لئے اکثر توہمات باطلہ کو کالعدم کردیا۔ ان کی سیرت کی عمدگی سے خود بخود لوگ بت پرستی چھوڑ کر خدا

پرست ہو گئے۔

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا۔ تمام پیغمبروں اور مذہبی شخصیتوں میں محمد ﷺ سب سے زیادہ کامیاب ہیں۔

کرنل سالکس۔ کوئی شخص آپ ﷺ کی خوص نیت، سادگی اور رحم و کرم کا قرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

والٹیئر۔ اس سے بڑا انسان ۔۔۔۔۔ انسانیت نواز۔۔۔۔۔ دنیا کبھی پیدا نہیں کرسکے گی۔

پروفیسر لیک۔ محمد ﷺ کی تاریخی زندگی کی تعریف ان معجزانہ الفاظ سے بہتر ہو سکتی ہے کہ آپ ﷺ ہر ضعیف اور محتاج کے لئے سب سے بڑی رحمت تھے۔

یتیموں، مسافروں، ضعیفوں، بے کسوں اور مجبوروں کے لئے واقعی حقیقی رحمت اور نعمت تھے۔

مارکس ڈاڈ۔ آپ ﷺ کی سخاوت کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ کا اخلاق وہی تھا جو ایک شریف عرب کا ہو سکتا ہے آپ ﷺ امیر و غریب کی یکساں عزت کرتے تھے اور اپنے گرد و پیش لوگوں کی خدمت کا بہت خیال رکھتے تھے۔

پروفیسر فری مین رسول اللہ ﷺ کے استقلال کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ حقیقی اور سچے ارادوں کے بغیر یقینا کوئی اور چیز محمد ﷺ کو ایسے لگاتار استقلال کے ساتھ جس کا آپ ﷺ سے ظہور ہوا آگے نہیں بڑھ سکتی۔ایسا استقلال جس میں پہلی وحی کے نزول کے وقت سے لے کر آخر دم تک نہ کبھی آپ ﷺ مذبذب ہوئے اور نہ کبھی ڈگمگائے۔

مسز اینی بسنٹ۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی زندگی زمانہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ سکتی ہے اور تاریخ روزگار شاہد ہے کہ وہ لوگ جو حضور ﷺ پر حملہ کرنے کے خوگر ہیں، جہل مرکب میں مبتلا ہیں حضور ﷺ کی زندگی سادگی، شجاعت اور شرافت کی تصویر تھی۔

ڈاکٹر امبالال ایل۔ایم۔ایس۔آپ ﷺ (رسول اکرم) وودان تھے اعلیٰ درجہ کے سنیاسی تھے،آپ ﷺ زبردست جج تھے ان کا جیون سادہ تھا۔

سردار جوند سنگھ۔دنیا میں آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ زندگی بے مثال تھی۔

سر فلیکڈ۔محمد ﷺ کی عقل ان عظیم ترین عقلوں سے تھی جن کا وجود دنیا میں

عنقا کا حکم رکھتا ہے وہ معاملہ کی تہہ تک پہلی ہی نظر میں پہنچ جایا کرتے تھے اپنے خاص معاملات میں نہایت ہی ایثار اور انصاف سے کام لیتے۔ دوست و دشمن، امیر و غریب قوی و ضعیف ہر ایک کے ساتھ عدل و مساوات کا سلوک کرتے۔،

بانی انقلاب فرانس۔ حضرت محمد ﷺ ایک صحیح دماغ رکھنے والے انسان اور بلند رتبے والے سیاسی مدبر تھے انہوں نے جو سیاسی نظام قائم کیا وہ نہایت شاندار تھا۔

آروی سی بوڈلے۔ وہ زمانہ جس میں حضرت محمد ﷺ نے اسلام کی تبلیغ کی، یوں لگتا ہے جیسے ہر شخص دیوانہ ہو اور دیوانوں کی اس دنیا میں صرف ایک ہی حکیم فرزانہ ہو۔

شروھے پرکاش دیوجی۔ ہم محمد ﷺ صاحب کی ان بے بہا خدمات کو جو وہ نسل انسانی کی بہبود کے لئے بجا لائے، بھلا کر احسان فراموش نہیں کر سکتے۔

ویری۔ آپ ﷺ نے یتامی کی بد حالت کو درست کرنے کی طرف توجہ کی اور ان کی بہتری کا جو فکر رکھا وہ قابل تعریف ہے یتیموں کو ستانے والوں کی نسبت آپ ﷺ کا سخت ملامت سے کام لینا ظاہر کرتا ہے کہ آپ ﷺ اس برائی کی اصلاح کی سخت تڑپ رکھتے تھے۔

ایڈ منڈیرک۔ حضرت محمد ﷺ کا لایا ہوا قانون صاحب تاج بادشاہوں کے لئے اتنا ضروری ہے جتنا غریب سے غریب بے سہارا انسانوں کے لئے اس کی ضرورت و اہمیت ہے۔ان قوانین کے بہت سنجیدہ انداز، مفکرانہ ذہن، عالمانہ رنگ اور عملی سہولتوں کی خوبیوں کے ساتھ ساری دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

میجر آرتھر کلائن لیونارڈ۔ اگر کسی شخص نے کبھی خدا کو پایا ہے اور اس نے ایک اچھے نیک اور عظیم مقصد کے لئے خدا کی اطاعت میں اپنی زندگی کو نثار کیا ہے تو یقین جانیے، کہ وہ شخص صرف حضرت محمد ﷺ ہی ہو سکتے ہیں۔

آر بیل۔ حضرت محمد ﷺ نے پوری زندگی کبھی یہ دعویٰ نہ کیا کہ وہ معجزہ کر دکھانے کی طاقت رکھتے ہیں آپ ﷺ ہمیشہ یہ فرماتے تھے کہ تمام علامتیں اور نشانات اللہ کے ہیں اور خدا کے کلام کا ان پر نزول بڑا معجزہ ہے۔

مائیکل ہارٹ۔ دنیا میں جتنے بھی لوگوں نے انقلابی کارنامے انجام دیئے وہ کارنامے ان کے بغیر بھی رونما ہو سکتے تھے مگر جو حضرت محمد ﷺ نہ ہوتے تو اتنا عظیم کارنامہ کبھی انجام نہیں پا سکتا تھا۔

جان ولیم ڈریپر۔ مفکر جان ولیم ڈریپر بیان کرتے ہیں کہ 569 جسٹینین کی وفات ہوئی اس کے چار سال بعد عرب کے شہر مکہ میں ایک ایسا انسان محمد ﷺ پیدا ہوا جس نے سب لوگوں سے بڑھ کر نسل انسانی پر عظیم ترین اثر ڈالا۔

جوزف نون۔ حضرت محمد ﷺ کا مذہب روس کا مطلق العنانیت اور ریاست ہائے متحدہ کی جمہوریت دونوں کے لئے یکساں موزوں ہے۔ یہ مذہب عالمگیر سلطنت کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔

ڈاکٹر جے کارام برہما۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے اخلاق عالیہ کی تلقین ہی نہیں کی بلکہ ان اصولوں پر عمل بھی فرمایا ان کی زندگی ایثار و قربانی کی زندگی تھی۔

ولیم ڈاو۔ آپ ﷺ کا وہ کمال تھا جو آپ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد منافقوں کے حق میں ظاہر کیا، جو اخلاق انسانی کا حیرت انگیز نمونہ ہے۔

مرکس ڈاڈ۔ حضرت محمد ﷺ کا اخلاق ہی تھا جو ایک شریف عرب کا ہو سکتا ہے آپ ﷺ امیر و غریب کی یکساں عزت کرتے تھے اور اپنے گرد و پیش کے لوگوں کی خدمت کا بڑا خیال رکھتے تھے۔

.بران آرکس۔ہم نہیں جانتے کہ محمد ﷺ اپنی زندگی میں کبھی کسی رذیل حرکت کے مرتکب ہوئے البتہ نہایت اعلیٰ صفات کے مالک تھے۔

کونٹ ٹالسٹائی۔حضرت محمد ﷺ متواقع اور خلیق اور روشن فکر اور صاحب بصیرت تھے لوگوں سے عمدہ معاملہ رکھتے تھے آپ ﷺ مدت العمر پاکیزہ خصائل رہے۔

نرہمبا راؤ۔دنیاکے کل پیغمبر وں میں حضرت محمد ﷺ کو اپنے مشن میں لاجواب کامیابی ہوئی جو کسی دوسرے پیغمبر کو نہیں ہوئی اور پیغمبر خدا اخلاق کا مظہر واوصاف حمیدہ کا نمونہ تھے۔

آرو ینگ۔ نبی آخر الزماں محمد ﷺ بلند ترین اخلاق کے حامل ، مفکر، بے مثل اور بہت ہی صاحب الرائے تھے۔آپ ﷺ کی گفتگو معجزانہ ہوا کرتی تھی ۔آپ ﷺ بہت .بڑے بزرگ اور مقدس ترین نبی تھے۔

ٹی۔ایل وسوانی۔ محمد ﷺ کی زندگی رحم وعنایات واچھائی سے پر ہے۔

ڈاکٹر جی ویل ۔آپ ﷺ کی خوش اخلاقی ، فیاضی، رحم دلی محدود نہ تھی۔

ریورینڈ آر میکوئیل۔ اگر آپ ﷺ کی تعلیم پر انصاف و ایمان داری سے تنقیدی نظر ڈالی جائے تو یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ وہ رسل اور مامور من اللہ تھے۔

مسٹر اسکاٹ۔ اللہ اکبر ! اگر محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول برحق نہ تھے تو اب تک کوئی رسول دنیا میں کیوں نہیں آیا؟

جارج سیل۔ میں نے اپنی تحقیقات میں کوئی ایسا ثبوت نہیں پایا جس سے حضرت محمد ﷺ صاحب کے دعویٰ رسالت میں شبہ ہوسکے یا آپ ﷺ کی ذات مقدس پر (نعوذ باللہ) مکروفریب کا الزام لگایا جاسکے۔

مسز اینی بسنٹ۔ جو شخص محمد ﷺ مکہ میں پیدا ہوا جس کا نے تذکرہ کیا جس کو ایسے لوگوں سے پالا پڑا ہو جس کے ناگفتہ بہ حالات کا نقشہ کھینچا ہے اور جس نے ان مہذب ترین اور متقی بنا دیا ہو، ہو نہیں سکتا کہ وہ خدا کا رسول نہ ہو۔

ماونٹ ٹالسٹائی۔ حضرت محمد ﷺ کا طرز عمل ،اخلاق انسانی کا حیرت انگیز کارنامہ ہے ہم یقین کرنے پر مجبور ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی تبلیغ و ہدایت خاص

سچائی پر مبنی تھی۔

گاندھی جی۔ جبکہ مغرب قصر جہالت میں پڑا تھا تو مشرق کے آسمان سے ایک درخشاں ستارہ طلوع ہوا اوت تمام مضطرب دنیا کو راحت اور روشنی بخشی۔

جے ایچ لیکی۔ محمد ﷺ ایک نبی تھے جو دنائے جہاں کو دعوت حق دینے کے لئے مبعوث ہوئے اور نبی بھی ایسے کہ ہستی ہستی باری تعالیٰ کی پر نور واحدانیت کی ایک بشارت تھے۔

سوامی برج زائن سنیاسی۔ پیغمبر اسلام نے ایک جنگ بھی جارحانہ نہیں کی بلکہ ایک موقعہ پر مدافعانہ لڑائی لڑنے پر آپ ﷺ کو مجبور کیا گیا۔

ایس ایچ لیڈر۔ جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گی تو محض رقت قلب کی وجہ سے جو آپ ﷺ کو خاص طور پر عطاء کے گئی تھی کئی عورتوں کو محض ان کی حالت پر رحم کرنے کے لئے اپنے ازواج میں داخل کرنا پڑا۔

بارسور تھ اسمتھ۔ محمڈن اینڈ محمڈن ازم نامی اپنے لیکچرز میں کہتا ہے کہ دوسرے مقاصد کے علاوہ محمد ﷺ کی اکثریت شادیوں کے مقاصد بے سہارا افراد پر ترس کھانا تھا تقریباً سب ہی بیوائیں تھیں۔

نپولین بوما پارٹ ۔ نپولین بونا پارٹ محسن انسانیت آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہے کہ محمد ﷺ کی ذات ایک مرکز ثقل تھی جس کی طرف سب کھنچے چلے آتے تھے آپ ﷺ کی تعلیمات نے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالیا اور ایک گروہ پیدا ہوگیا جس نے چند ہی سالوں میں دنیا کو جھوٹے خداؤں سے چھڑا لیا۔انھوں نے بت سرنگوں کر دیئے ۔ موسیٰ و عیسیٰؑ کے پیروکاروں نے پندرہ سو سال میں کفر کی نشانیاں اتنی منہدم نہ کیں جتنی ان متعبین اسلام نے صرف پندرہ سال میں کر دیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ محمد ﷺ کی ہستی بہت ہی بڑی ہے۔

ڈاکٹر مسز اینی بیسنٹ ۔

ڈاکٹر مسز اینی بیسنٹ نے 1912 میں ایک تصوف کانفرنس میں حضور ﷺ کی حیات طیبہ پر اپنے تاثرات کا اظہار یوں کیا کہ جہاں تک اسلام کے بانی کا تعلق ہے آپ ﷺ کی زندگی تاریخ میں علم الاصنام کا عنصر نہیں پایا جاتا جس نے دوسرے بڑے مذہبی پیشواؤں کی زندگیوں پر پردہ ڈال رکھا ہے آپ ﷺ کی زندگی ایک ایسے زمانے میں بسر ہوئی جسے تاریخی زمانہ کہتے ہیں ۔۔۔۔ آپ کی زندگی اپنے خدوخال کے اعتبار سے کس قدر سادہ کس قدر بہادرانہ تھی تاریخ آدمیوں کی عظیم الشان زندگیوں میں سے ایک ۔آپ ﷺ تاریخ کے ایسے کٹھن دور میں پیدا ہوئے تھے

جو سخت اور مشکل حالات سے گھرا ہوا تھا۔آپ ﷺ ایک ایسی قوم میں پیدا ہوئے جو سرتاپاؤں اوہام پرستی میں ڈوبی ہوئی تھی ہمیں آپ ﷺ کی زندگی اس قدر شریفانہ اور اس قدر سچی نظر آتی ہے کہ ہم فورا معلوم کر لیتے ہیں کہ کیوں آپ ﷺ کو اپنے گردوپیش کے لوگوں تک اپنے خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب کیا گیا تھامکہ کے تمام مرد عورتیں اور بچے آپ ﷺ کو الاصادق اور الامین کے نام سے پکارتے تھے یعنی صادق، امانتدار، مجھے اس سے زیادہ پائے کا اور زیادہ شریفانہ اور کوئی نہ لقب نہیں ملتا جس، سے وہ شخص (محمد ﷺ) کو پکارا جائے۔

پنڈت گوپال کرشن

پنڈت گوپال ایڈیٹر بھارت سماجار بمبئی مہاپرش کے عنوان سے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ یوں بیان کرتے ہیں۔

رشی محمد ﷺ صاحب کی زندگی پر جب ہم وچار کرتے ہیں تو یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ ایشور نے ان کو سنسار سدھارنے کے لئے بھیجا تھا ان کے اندر وہ سکتی موجود تھی جو ایک گریٹ ریفامر اور ایک مہاپرش (ہستی اعظم) میں ہونی چاہیے وہ عرب کے فاتح اعظم تھے مگر مفتوح اقوام کے لئے پیغام رحم وکرم تھے آپ ﷺ کی تعلیم میں ایک چمکتا ہوا ستارہ یہ بھی ہے کہ وہ امیر و غریب کو ایک ہی

سطح پر زندگی بسر کرنے کا ڈھب سکھلاتے تھے آپ ﷺ کا قول تھا کہ غریب کے پہلو میں بھی دل ہے جو اچھے سلوک سے خوش اور برے سلوک سے ناخوش ہوتا ہے۔

لین پول

مشہور یورپین لین پول رقم طراز ہیں کہ محمد ﷺ نہایت بااخلاق اور رحم دل بزرگ تھے ان ﷺ کی بے ویا خدا پرستی، عظیم فیاضی مستحق تعریف ہے غلاموں کی دعوت قبول کر لیتے غریبوں سے زیادہ محبت کرتے اور اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے سرانجام دیتے تھے۔ بے شک آپ ﷺ مقدس پیغمبر تھے۔

مسٹر ٹامس کارلائل

انگلستان کا مشہور اہل قلم مسٹر ٹامس کارلائل لکھتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا لقب نہایت صاف و شفاف اور ان کے خیالات ہوا وہوس سے بے لوث تھے وہ نہایت سر گرم ریفارمر اور باخدا بزرگ تھے آج محمد ﷺ کی صداقت کامیاب نظر آتی ہے۔

مسٹر گبن

ہر انصاف پسند شخص یہ یقین کرنے پر مجبور ہے کہ محمد ﷺ کی تبلیغ ع ہدایت خالص سچائی اور خیر خواہی پر مبنی تھی۔

کاونٹ ٹالسٹائی

حضرت محمد ﷺ دنیا میں عظیم مصلح بن کر آئے تھے اور آپ ﷺ میں ایسی برگزیدہ قوت پائی جاتی تھی جو کہ قوت بشر سے بہت زیادہ ارفع و اعلیٰ تھی۔

جارج برنارڈ شا

ازمنہ وسطی میں عیسائی راہبوں نے اپنی جہالت اور تعصب کی وجہ سے مذہب اسلام کی بڑی بھیانک تصویر پیش کی ہے بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی انہوں نے حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے مذہب کے خلاف باضابطہ تحریک چلائی۔ میں نے ان باتوں کا بغور مطالعہ اور مشاہدہ کیا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ محمد ﷺ ایک عظیم ہستی تھے اور صحیح معنوں میں انسانیت کے نجات دہندہ تھے۔

رانا بھگوان داس

بلاشک وشبہ حضرت محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں اگر پوچھا جائے کہ افریقہ کو مسیحی مذہب نے زیادہ فائدہ دیا یا اسلام نے؟ تو جواب میں اسلام ہی کہنا پڑے گا اگر محمد ﷺ کو قریش ہجرت سے پہلے خدانخواستہ شہید کر ڈالتے تو مشرق ومغرب دونوں ناقص وناکارہ رہ جاتے۔ اگر آپ ﷺ نہ آتے تو دنیا کا ظلم بڑھتے بڑھتے اس کو تباہ کر دیتا۔ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو یورپ کے تاریک زمانے دوچند بلکہ سہ چند تاریک تر ہو جاتے۔ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو انسان ریگستانوں میں پڑے

بھٹکتے پھرتے۔ جب میں آپ ﷺ کے جملہ صفات اور تمام کارناموں پہ بحیثیت مجموعی نظر ڈالتا ہوں کہ آپ ﷺ کیا تھے؟ اور کیا ہوگے اور آپ ﷺ کے تابع دار غلاموں نے جن میں آپ ﷺ نے زندگی کی روح پھونک دی تھی کیا کیا کارنامے دکھائے تو آپ ﷺ مجھے سب سے بڑے، بزرگ تر، سب سے برتر اور اپنی نظر آپ دکھائی دیتے ہیں۔

پروفیسر طامس

انگلستان کیمبرج یونیورسٹی کا معلم طامس لکھتا ہے کہ محمد ﷺ زندگی کا جگمگاتا ہوا نور تھا جسے قدرت نے دنیا کی روشنی کے لئے فروزاں کیا تھا چنانچہ موجودات کا عظیم راز اس ماہتاب کی آنکھوں کے سامنے چمک اٹھا۔

کارلائل

کارلائل کی تحقیقی نگارش ملاحظہ ہو۔ جب آفتاب ہدایت محمد ﷺ کو بنایا گیا تو آسمان وزمین کا کوئی کوکب ایسا نہ تھا جو اس سے روشنی حاصل نہ کرتا ہو۔

آرتھر

محمد صاحب گہرے سے گہرے معنوں میں ہر زمانہ کے لئے ہر حیثیت سے سچے تھے اور سچے سے زیادہ صادقت رکھنے والی روحوں میں سے تھے وہ صرف عظیم اور برتر آدمی

ہی نہ تھے بلکہ بنی نوع انسان کے رہنما میں سے ایک تھے۔

ایڈورڈ گبن

اپنی دنیاوی طاقت کے عروج پر بھی محمد ﷺ نے شاہانہ تزک واحتشام کو روانہ رکھا۔خدا کا عظیم پیغمبر بھیڑوں کا دودھ دوہتا، کمبل اور جوتوں کی خود مرمت کرتا تھا، محمد ﷺ صاحب بلا تصنع وتکلف ایک سادہ زندگی گزارنے اور معمولی غزا کھانے کے عادی تھے ہفتوں ان کے ہاں چولہا گرم نہ ہوتا تھا۔

پروفیسر سیڈیو

فرانسیسی مورخ پروفیسر سیڈیو اپنی کتاب میں آنحضرت ﷺ کے اخلاق وعبادات کے متعلق لکھتا ہے کہ آپ ﷺ خندرو، ملنسار اور اکثر خاموش رہتے تھے آپ ﷺ بکثرت ذکر الٰہی کرنے والے اور بیہودہ گوئی سے اجتناب کرنے والے تھے۔آپ ﷺ نہایت منصف مزاج اور مسکینوں کے لئے رحمت تھے۔

مارمائیوک پکھتال

قرآن کریم کے انگریزی مترجم اور مفسر مارمائیوک پکھتال حضور ﷺ کی عظمت کے گن کچھ اس طرح گاتا ہے کہ عرب پر حکمران ہوجانے کے بعد بھی اپنے پیروکاروں سے برادرانہ انداز میں ملتے رہے ،آپ ﷺ کو نقیبوں اور پہرہ داروں کی ضرورت

نہ تھیاپ اے لوگوں میں سادگی اور آزادی کے ساتھ رہتے گھومتے پھرتے۔

ڈاکٹر گستاف وائل

جرمن کے مورخ ڈاکٹر گستاف وائل کہتے ہیں کہ محمد ﷺ اپنی قوم میں روشن مثال تھے آپ ﷺ کا کردار پاک اور بے داغ تھا۔ لباس اور غذا میں انوکھی سادگی تھی مزاج میں اس قدر ظرافت اور بے تکلفی تھی کہ اپنے ساتھیوں سے کوئی خاص تعظیم، وتکریم قبول نہیں فرماتے تھے اور اپنے غلام سے کوئی خدمت نہ لیتے تھے آپ ﷺ بازاروں سودا خریدتے اور گھر میں کپڑوں پر پیوند بھی لگاتے تھے۔

واشنگٹن

آپ ﷺ نے انتہائی قوت اور اقتدار کے دور میں بھی ایسی وضع قطع اپنائی جو پریشانی اور بے طاقتی کے زمانے میں تھی آپ و کی ذات شاہانہ قلندر اور سیدانہ حشمت سے کوسوں دور تھی۔ وہ ایک عظیم انسان اور بے مثال رہبر تھے۔

جان وپول

جس کی بشارت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو دی تھی اور وہ فارقلیط جس کی اطلاع عیسیٰؑ نے یوحنا میں دی اس سے مراد (حضرت) محمد ﷺ صاحب ہیں۔

جی ایم راویل

دلیلوں سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد ﷺ نے دنیا کو جہالت اور بت پرستی کی ذلت سے نجات دلائی اس کا ہر کام نیک نیتی پر مبنی تھا۔

سڈلیو فرانسیسی اور ڈاکٹر ہیلی

ہمارے علم و ہنر، فضل و کمال کا سرچشمہ عرب تھا اور ہمیں جو کچھ ملا محمد ﷺ کے غلاموں سے ملا۔

مسٹر چیچرس

حضرت) محمد ﷺ نے دنیا کو آغوش ضلالت سے نکال کر آغوش کامرانی میں جگہ) دی۔

ہربرٹ وائل

حضرت) محمد ﷺ نے گمراہیوں کو سچا راستہ بتایا اور لوگوں کے اخلاق و اعمال کی) اصلاح کی۔

ڈبلیو آئرونگ

آخری پیغمبر ﷺ (حضرت) محمد ﷺ سادہ مزاج اور بے مثل خلق کے مالک تھے۔

ڈاکٹر لیبان فرانسیسی

محمد ﷺ منکسر المزاج، دوراندیش اور بے مثل مصلح تھے۔

شری پت مہاشتہ سنوہر سہائے ہندو

اگر تعصب سے ہاتھ ہٹا لیا جائے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ محمد ﷺ کے حالات کا علم ہو جانے کے بعد کوئی شخص اس کی سچائی کا اقرار نہ کرے میں آپ ﷺ کو دنیا کا سب سے بڑا ریفارمر سمجھتا ہوں۔

لونارڈ

اس روئے زمین پر اگر کسی ہستی نے خدا پہچانا ہے تو بلا شبہ وہ ہستی محمد ﷺ عربی کی ہے۔

دائرۃ المعارف برطانیہ

حضرت) محمد ﷺ نے دنیا میں وہ فلاح و کامیابی حاصل کی جو آج تک کسی مصلح و مربی) اور رہبر کو نصیب نہ ہوئی۔

بوزرٹ اسمتھ

اس میں ذرا شک نہیں کہ (حضرت) محمد ﷺ علی الاطلاق مصلح اعظم ہیں۔

گاومری ہیگنس

گاومری ہیگنس ایالوجی فار محمد ﷺ میں کہتا ہے کہ عیسائی پادری اس کو یاد رکھیں تو اچھا ہو کہ جس طرح (حضرت) محمد ﷺ ایک عظیم ذات تھی اسی طرح ان کے پیروکار بھی اعلیٰ وارفع افراد تھے۔ (حضرت) محمد ﷺ کے پیغام نے ان میں ایسا نشہ پیدا کر دیا تھا جس کو عیسیٰؑ سولی پر لٹکائے گے تو اس کے پیرو بھاگ گئے ان کا نشہ دینی جاتا رہا اور اپنے مقتدا کو موت کے نیچے میں گرفتار چھوڑ کر چل دیئے (اس کے) برعکس (حضرت) محمد ﷺ کے پیروں نے آپ ﷺ کی زندگی پر موت کو ترجیح دی۔ (ترجمہ اردو مطبوعہ (ص ۳۷۸، ۶۲ء، اہریلی

کیرن آرمسٹرانگ

میں نے اپنی کتاب کا نام "محمد ﷺ ہمارے دور کا نبی" اس لئے رکھا تاکہ لوگوں کو بتلا سکوں کہ آپ ﷺ کی تعلیم کو قدیم قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ آپ ﷺ کی تعلیمات آج کے دور کے تقاضوں کے عین مطابق ہیں اور جدید ترین ہیں۔ رشدی کی کتاب پیغمبر اسلام پر بہتان ہے اس لئے میں نے اس کے جواب میں یہ کتاب لکھی۔

(رودن ولیمز (سربراہ چرچ آف انگلینڈ

پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ سے زیادہ دنیا کے امن وانصاف کے لئے کسی کوشش نہیں کی اور خواتین سے اچھے برتاو کا پہلی بار آپ ہی نے درس دیا اور اس حوالے سے انسانیت کے قوانین دیئے۔

پروفیسر ایچ جی ویلز

پیغمبر اسلام کی صداقت کا یہی بڑا ثبوت ہے کہ جو آپ ﷺ کو سب سے زیادہ جانتے تھے آپ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لائے۔ حضرت محمد ﷺ ہر گز جھوٹے نبی نہ تھے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسلام میں ایسی سوسائٹی کی بنیاد رکھی گئی ظلم اور سفاکی کا خاتمہ کیا گیا۔

مزید کہتا ہے کہ پیغمبر اسلام بڑی ہی دل آویز شخصیت کے مالک تھے آپ ﷺ کے تبسم میں ایک ایسی حلاوت اور لطافت تھی جو دل موہ لیتی تھی آپ ﷺ تمام عربوں سے زیادہ، خوش شکل اور خوبصورت تھے۔ آپ ﷺ معاملات میں ہمیشہ سچے اور انصاف پسند تھے۔ (واشنگٹن اردنگ)

مسٹر امبڑور منگھم

آپ ﷺ فطرۃ امی اور سچے تھے آپ ﷺ کو حق کے علاوہ کچھ پسند نہ تھا وہ نہ تو حریص تھے نہ منکر، نہ متعصب اور نہ ہوائے نفسی کے ہیرو، بلکہ نہایت بردبار

نرم دل اور بہت ہی بڑے کریکٹر کے مالک تھے ۔ عرب جو بد نظمی اور پراگندگی کے ،
عادی تھے ان سب کو ایک دائرہ میں لاکر ایک سلسلہ میں منضبط کردیا یہ محمد ﷺ کا ہی
معجزہ تھا۔

پروفیسر ماؤنٹ

حضرت) محمد ﷺ کے اخلاق نہایت کریمانہ اور شریفانہ تھے معاشرت بہت ہی اچھی)
تھی۔ گفتگو شیریں اور انتہائی نرم تھی۔ آپ ﷺ صحیح الرائے اور بہت ہی سچے تھے محمد
ﷺ کی دینی فطرت وجبلت ہر محقق اور پاکیزہ مقاصد والے کے لئے جاذب توجہ ہے
اس لئے کہ اس کے اندر خلوص وسچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اس لئے ضروری
ہے کہ آپ ﷺ کا انسانیت کے محسنین میں شمار کیا جائے۔

مسٹر جان

محمد ﷺ انسانیت کے سب سے بڑے خیر خواہ ومحسن تھے محمد ﷺ کی بعثت پر شک کرنا
گویا اس قدرت الٰہی میں شک کرنا ہے جو کہ تمام کائنات عالم پر شک کرنا ہے۔

(مسٹر لائل ٹامس (امریکی

کولمبس نے جب نئی زمین دریافت کی اس سے ایک ہزار سال قبل مکہ میں ایک پیدا ہوا
جس کو اللہ تعالیٰ نے تاریخ عالم میں انقلاب برپا کرنے کے لئے چن لیا تھا

محمد ﷺ اول شخص ہیں جنہوں نے جزیرۂ عرب کے تمام قبائل کو ایک کر دیا آپ ﷺ ایسے مناسب وقت میں تشریف لائے جبکہ عرب کو اجنبیوں کے ہاتھوں سے خلاصی کی سخت ضرورت تھی آپ ﷺ اپنی محنتوں و کوششوں میں بشارتوں و خوشخبریوں کی وجہ سے کامیاب ہوئے۔

مسٹر ایسٹن

اے شہر مکہ کے رہنے والے ! اور بزرگوں کی نسل سے ! اے آباؤ اجداد کے مجدد وشرف کو زندہ کرنے والے ! اے سارے جہاں کو غلامی کی ذلت سے نجات دلانے والے ! دنیا آپ ﷺ پر فخر کر رہی ہے اور خدا کا شکر ادا کر رہی ہے۔ اے ابراہیم خلیل اللہؑ کی نسل سے ! اے وہ کہ جس نے عالم کیلئے اسلام کی نعمت بخشی ! تمام لوگوں کے قلوب کو متحد کیا اور خلوص کو اپنا شعار بنایا۔ اے وہ کہ جس نے اپنے دین میں اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے کی تعلیم دی ہم آپ ﷺ کا بہت ہی شکریہ ادا کرتے ہیں اور بہت ہی مرہون منت ہیں۔

میوجان

انسان جس قدر زیادہ محمد ﷺ کی سیرت پاک سے مطلع ہوگا وہ آپ ﷺ کے ساتھ گذشتہ اور موجودہ انسانوں کی عقیدت مندی کے اسباب کو بھی پورے طور پر محسوس کرے گا۔ لوگوں کے ساتھ وجۂ الفت و محبت جان جائے گا اور آپ ﷺ کی عظمت اور قدرو

منزلت سے بھی واقف ہو جائے گا۔

اردینگ

نبی آخر الزماں محمد ﷺ بلندترین اخلاق کے حامل مفکر بے مثال اور بہت ہی صائب الرائے تھے آپ ﷺ کی گفتگو مرجزانہ ہوا کرتی تھی آپ ﷺ بہت بڑے بزرگ اور مقدس ترین نبی تھے۔

موسیو سیدیو

محمد رسول اللہ ﷺ یوں تو محض امی تھے مگر عقل ورائے میں یگانہ روزگار تھے ہمیشہ خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے اور اکثر خاموش رہتے طبیعت کے حلیم، خلق کے نیک اکثر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کیا کرت ،لغویات کبھی زبان سے نہ نکالتے ،مساکین کو، دوست رکھتے کبھی فقیر کو فقر کے سبب سے حقیر نہ جانتے۔ نہ کسی بادشاہ کی بادشاہی کے سبب سے خوف کرتے تھے۔

پرعفیسر مصرا

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ محمد ﷺ کو جتنی بھی جنگیں لڑنا پڑیں وہ دفاعی تھیں آپ ﷺ کے سامنے تین چیزیں تھیں دین سے دست برداری، موت اور مدافعت ۔آپ ﷺ نے ایک عرب بہادر، غیور اور حق کی طرح اول الذکر دو چیزوں کو ٹھکر دیا اور تیسری

کو قبول کر لیا۔

پروفیسر گیان چند

اسلام اور بانیٔ اسلام کی نسبت جو میرے خیالات ہیں ان خیالات کا حامل اگر مسلمان کہلاتا ہے تو میں مسلمان ہوں اور مجھ کو اس پر فخر ہے رسول اللہ ﷺ نے جو بت شکنی پر زور دیا وہ بہت ضروری تھا کیونکہ بت پرستی ترقی کی راہ میں ایک سخت رکاوٹ تھی لیکن ان کا مقصد پتھر اور لکڑی کے بتوں کو توڑنے سے زیادہ معنوی پرستی کا خاتمہ کرنا تھا جو انسان کو معطل بنا دیتی ہے۔ بت پرستی کی بہت سی قسمیں ہیں مثلاً قبیلہ کا بت، لیڈی کا بت، وطنیت کا بت وغیرہ آپ ﷺ نے ان سب بتوں کو توڑ دیا۔

(مسٹر بی ایس کشالپہ (بی۔اے، ڈی۔اے لندن

حضرت) محمد ﷺ کی سچائی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ کی زبان) میں اثر تھا کہ آپ ﷺ کے صرف ایک زبانی حکم سے عرب میں شراب نوشی تو کیا اور کتنے ہی افعال بد ایک قلیل مدت میں بالکل ہی نیست ونابود ہوگئے مجھے یہ کہنے میں کچھ باک نہیں کہ بے شک محمد ﷺ ایک سچے پیغمبر تھے سچے پیغمبر ﷺ کے متعلق اس سے پہلے میرے دل میں جو بد گمانیاں تھیں میں روح محمد ﷺ سے ان کی معافی چاہتا ہوں اور بلا مبالغہ اور اعلی الاعلان کہتا ہوں کہ آج دنیا میں ایک شخص

کی بھی یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ حضرت محمد ﷺ کے کریکٹر پر ایک سیاہ دھبہ لگا سکے۔
(راجہ رادھا پرشاد سنہا (بی۔اے ، ایل ایل بی
ہادیٔ عالم کا ہر قول و فعل استقامت اور اپنی راستی کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے اور آپ وکا کوئی قدم بھی اخلاق حسنہ کے جدہ مستقیم سے منحرف نہیں تھا۔ ہادیٔ برحق اور پیکر شرم حیاء کے جس واقعہ اور جس بات پر بھی نظر ڈالئے تو وہ حکمتوں کا مجموعہ نظر آتی ہے ابتدائے آفرینش سے آجتک کسی نے بھی آپ ﷺ کی طرح اخلاق و مروت تہذیب و شائستگی ، متانت و سنجیدگی، شرم وحیا، تحمل و برداشت ، صبر و شکیب، ایفائے، عہد، پابندیٔ وعدہ ، ہمدردی کا ایسا زبردست اور موثر ثبوت بہم نہیں پہنچایا۔ مذہبی تاثرات سے قطع نظر جب ہم غور کرتے ہیں تو وہ ہستی محامد و محاسن کا مجموعہ نظر آتی ہے۔

نیل آرم سٹرانگ

نیل آرم سٹرانگ چاند پر پہلا قدم رکھنے والا انسان ہے کسی مسلمان ملک میں جانے کا اس کے لئے پہلا موقع تھا وہاں پہلی رات صبح سویرے وہ بستر پر اچانک اٹھ کر بیٹھ گیا پھر وہ کھڑا ہوگیا کچھ دیر کھڑا رہنے کے بعد پریشانی کے عالم میں وہ کمرے سے نکل آیا ۔کمرے سے باہر اس کی بے چینی اور بڑھ گئی اس

بے چینی کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ لان میں آ گیا جس جگہ وہ ٹھہرا ہوا تھا یہ ایک ہوٹل تھا۔ڈیوٹی پر موجود ہوٹل کے سٹاف نے اپنے اس قدر معزز مہمان کو پریشان دیکھا تو اس کے ارد گرد پروانہ وار جمع ہو گئے۔جناب ! آپ کیوں پریشان ہیں؟ ہم خدمت کے لئے حاضر ہیں ان میں سے ایک نے کہا۔ میں کہاں ہوں؟ اس نیا پنے آپ پر الٹا سوال کر دیا ۔آپ اس وقت مصر کے دار لحکومت قاہرہ میں ہیں۔جواب آیا۔ میں قاہرہ میں ہوں تو یہ آوازیں کہاں سے آ رہی ہیں ؟ اس نے فورا سوال کیا جو اس کو پریشان کر رہا تھا۔ جناب یہ قاہرہ کی مسجدوں سے اذانوں کی آوازیں ہیں۔ سٹاف نے یک زبان ہو کر کہا یہ جواب پا کر وہ اتھا خاموشی کی کیفیت میں ڈوب گیا جب محسوس کیا کہ اس کی خاموشی پر سٹاف پریشان ہے تو وہ خاموشی کی کیفیت سے باہر نکلا۔ میں چاند پر گیا تھا تو وہاں بھی میں نے ایسی آوازیں سنی تھیں، یہاں انہیں دوبارہ سن کر میں بد حواس ہو گیا، مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میں چاند پر ہوں یا زمین پر !۔

ویر پرکاش اپادھیا اور آٹھ ہندو پنڈتوں کا اظہار صداقت

کالکی اوتار کتاب کے مصنف الہ آباد یونیورسٹی میں اہم شعبے کا قلم سنبھالنے والے ہوئے معروف سنسکرت کے اسکالر اور بہت بڑے محقق پنڈت ویر پرکاش اپادھیا جو کہ ہندو برہمن ہیں اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ہندومت اور ہندوؤں کی جن اہم بڑی مذہبی کتابوں میں جس رہبر اور رہنماء کا ذکر کلکی اوتار کے نام سے

کیا گیا ہے وہ درحقیقت عربستان کے باشندے جناب محمد کریم ﷺ کی ذات مبارکہ پر ہی صداق آتا ہے اس لئے ساری دنیا کے ہندوؤں کو چاہیے کہ وہ مزید کسی انتظار کی تکلیف نہ کریں بلکہ اس ہستی کلکی اوتار یعنی پیغمبر اسلام ﷺ پر ایمان لے آئیں اسی کتاب کے مصنف جناب ویرپرکاش اور ان آٹھ پنڈتوں نے واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ ہندومت کے سمجھنے اور ماننے والے ابھی تک کلکی اوتار کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں ان کا یہ انتظار جو قیامت تک ختم ہونے والا نہیں ہے کیونکہ یہ جس اعلیٰ ہستی کا انتظار کر رہے ہیں اس مقدس ہستی کا ظہور اس دنیا میں ہو چکا ہے (یعنی وہ تشریف لا چکے ہیں) اور وہ اپنا کام مکمل کرکے اور اپنی مفوضہ ذمہ داری ادا کرکے چودہ سو سال پہلے اس دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں۔

لامارٹن

لامارٹن ایک نامور مغربی مصنف جانے جاتے ہیں اس کے خیالات میں سے چند سطور زینت قرطاس ہیں اس کا کہنا ہے کہ اگر مقصد کی عظمت ووسائل کی قلّت اور حیرت انگیز نتائج ،ان باتوں کو انسانی عقل و تفکر کا معیار بلند مانا جائے تو کون ہے جو تاریخ کی کسی قدیم یا جدید شخصیت کو محمد ﷺ کے مقابل لانے کی ہمت کرسکے۔لوگوں کی شہرت ہوئی کہ انہوں نے فوجیں بنا ڈالیں ، قوانین وضع کرائے اور سلطنتیں قائم کر ڈالیں لیکن غور طلب یہ ہے کہ انہوں نے حاصل کیا کیا ؟

صرف مادی قوتوں کی جمع پونجی وہ تو ان کی آنکھوں کے سامنے ہی لٹ لٹ گئی بس صرف ایک آدمی ایسا ہے جس نے یہی نہیں کہ فوجوں کو مرتب کیا، قوانین وضع کئے اور مملکتیں اور سلطنتیں قائم کیں بلکہ اس کی نظر کیمیا اثر نے لاکھوں ایسے نفوس پیدا کردیئے جو اس وقت معلوم دنیا کی تہائی آبادی پر مشتمل تھے اور اس سے بھی بڑھ کر انہوں نے قربان گاہوں کو، خداوں کو، دین ومذہب کو، عقائد و نظریات کو بلکہ روحوں کو بدل ڈالا۔ پھر صرف ایک کتاب کی بنیاد پر جس کا لکھا ہوا ہر لفظ قانون تھا ۔ایک ایسی روحانی امت تشکیل کردی جس میں ہر زمانے ،وطن ، قومیت کا حامل فرد موجود تھا وہ ہمارے سامنے مسلم قومیت کی ایک ناقابل فراموش خصوصیت یہ چھوڑ گئے کہ صرف ایک دن ان دیکھے خدا سے محبت اور ہر باطل معبود سے نفرت۔

مجاعص

مجاعص ایک غیر مسلم مصنف ہیں ان کا کہنا ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا انسان وہ ہے جس نے دس برس کے بہت قلیل زمانہ میں ایک نئے مذہب ،ایک نئے فلسفے ،ایک نئی شریعت اور ایک نئے معاشرے کی بنیاد رکھی جنگ کا قانون بنایا اور ایک نئی قوم پیدا کی اور ایک نئے انداز میں بہت سی سلطنتیں قائم کردیں وہ شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں میری مراد نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ ہیں ۔ عرب اور اسلام کے پیغمبر ﷺ نے اپنی عظیم الشان تحریک کی ہر ضرورت کو کود ہی

پورا کر دیا اپنی قوم ،اپنے پیروکاروں کو ایسی سلطنتیں دیں جس کو اس نے قائم کیا ترقی اور دوام کے اسباب بھی خود مہیا کر یئے۔

نوالی

ایک خدا پر اعتقاد کا اعلان کیا کسی معجزے سے کم نہ تھا کہ محمد ﷺ کا وجود کامل جسم اور روح اس حقیقت اور سچائی کے ساتھ منور تھا کہ عرب قوم کو یہی ظلمتوں سے نکال کر روشنی میں لایا عرب کو اسی کے ذریعے پہلے پہل زندگی ملی، بھیڑ بکریوں کو چرانے والے لوگ جو ازل سے صحراؤں میں بھٹکتے ،بے روگ نوک گھومتے پھرتے تھے کہ ایک ہیرو دنیا پیغمبر ان کی طرف بھیجا گیا ایک پیغام کے ساتھ جس پر وہ ایمان لا سکتے تھے پھر سب نے دیکھا کہ جو کسی کے نزدیک قابل انکار نہ تھے ،دنیا بھر کے لئے قابل ذکر بن گئے۔

ڈے ون پورٹ

بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں ان کے خیالات کچھ اس طرح ہیں کہ یہ بات ان کی زندگی کے ہر واقعہ سے ثابت ہے کہ ان کی زندگی اغراض ومفاد پرستی سے کلیتہ خالی تھی مزید یہ کہ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ اپنی نگاہوں کے سامنے دین کے قیام واستحکام اور لامحدود اختیارات حاصل ہو جانے کے بعد بھی انہوں نے اپنی ذات اور انا کی تسکین کا کوئی سامان بہم نہیں پہنچایا۔بلکہ آخر

وقت تک اسی طرز وانداز کو برقرار رکھا جو اول دن سے ان کے رہن سہن سے نمایاں تھا۔ محمد ﷺ کا بلاشک وشبہ اپنے مشن کی سچائی پر یقین تھا وہ اس پر مطمئن تھے کہ اللہ فرستادہ ہونے کی حیثیت سے انہوں نے ملک کی تعمیر واصلاح کی ہے اپنے مشن (قیام خلافت) کی تعلیم و تبلیغ کرنے میں لالچ یا دھمکی کا اثر قبول نہیں کیا اور نہ ہی زخموں اور تکالیف کی شدتیں ان کی راہ میں رکاوٹ بن سکیں۔ وہ سچائی کی تبلیغ مسلسل کرتے رہے آخر کار وہ ہی کامیاب ہوئے۔

سیرت النبی ﷺ قدم بہ قدم

اللہ رب العزت نے اپنی قدرت کے بلند ترین ، عظیم المرتبت شاہکار امام الانبیاء، سید الانبیاء کو اس کائنات ارضی پر بھیجنے کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے انبیاء کرامؑ کی روحوں کو اکٹھا کر استفسار فرمایا کہ میں تمہارا رب ہوں کہ نہیں تو اپنے خالق کی محبت سے سرشار جس روح نے سب سے پہلے ہاں کہا وہ روح میرے اور آپ کے کریم آقا ﷺ کی روح مقدس تھی اس کے بعد سب انبیاء کی روحوں نے تصدیق کی پھر دوسرا اجتماع اللہ رب العزت نے آمنہ کے دریتیم ﷺ کی تمام انبیاء پر سرداری قائم کرنے کے لئے کیا جس میں تمام انبیاء ورسلؑ کی روحوں سے میثاق لیا گیا جسے سب نے قبول کیا اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسلؑ درحقیقت محبوب رب کائنات رسول کریم ﷺ کے تعارف اور انکی رحمت و شفقت کا تذکرہ کرنے کے لئے بھیجے آدمؑ کو دیکھا جائے تو وہ حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ مبارک سے اماں حوا سے ملاقات کرتے ہیں جب ہر نبی ورسولؑ کی نبوت و رسالت پر غور کیا جاتا ہے تو ہر صاحب فہم وفراست اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے تمام انبیاء ورسلؑ کو نبوت و رسالت ، حسن و جمال، بلند و بالا مرتبے ، عظمتیں عطا کی گئیں اگر میرے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ نے اس دنیا میں تشریف نہ لانا ہوتا تو کسی نبی ورسولؑ کا وجود نہ ہوتا یہ زمین وآسمان ،ارض و

السمٰوت کی رنگینیاں نہ ہوتیں یہ خوبصورت دنیا کی چہل پہل، ہواؤں، سمندروں پرندوں جانوروں، درندوں، پھول، پھل، لاتعداد نعمتوں کا لامتناہی سلسلہ، جنت و، دوزخ، کئی ہزاروں جہانوں پر مشتمل یہ کائنات نہ ہوتی میرے نبی رحمت ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے یہ سب کچھ قائم ہوا یعنی یہ کائنات کا وجود میرے آقا ﷺ کی رحمت کی اک ادنی سی جھلک ہے جب اللہ تعالیٰ نے مناسب سمجھا کہ محبوب ﷺ کی دنیا میں آمد کا وقت آ گیا ہے تو زمین پر موجود نبی و رسول حضرت عیسیٰؑ کی موت کا انتظار کئے بغیر انہیں آسمانوں پر اٹھا لیا جب یتیموں کے ملجاو ماوا آقا ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تو دنیا محبت و رحمت سے ناآشنا، حوس پرستی، خود غرضی، حیوانیت کی ایک بدترین شکل اختیار کر کے انبیاء و رسلؑ کی تعلیمات سے انحراف کر چکی تھی صنف نازک (عورت) کے مقدس مقام کو بالائے طاق رکھ کر اس کی آبروریزی میں مست تھی ناانصافی کا یہ عالم تھا کہ ماں جیسی عظیم ہستی کا تقدس بھی اپنی ہی اولاد کے ہاتھوں پامال ہو رہا تھا پھول جیسی بچیوں کو زندہ درگور کیا جا رہا تھا انسان تو انسان جانور بھی ہادی برحق ﷺ کے منتظر نظر آئے بالآخر 8 ربیع الاول (بمطابق مولانا احمد رضا خان بریلوی، فتاویٰ رضویہ 26/412 رسالہ نطق الہلال)، 9 ربیع الاول 1 عام الفیل یوم دوشنبہ کے وقت پیدائش مبارک ہوئی عیسوی تقویم کے مطابق 20/22 اپریل 571 کی تاریخ تھی الرحیق المختوم) نبی رحمت ﷺ کی آمد پر اس رات اللہ رب العزت نے جتنے بھی) نفوس پیدا کئے وہ سب کے سب لڑکے تھے اوران میں سے کسی کا نام

بھی احمد ﷺ اور محمد ﷺ نہیں رکھا گیا دیکھئے ایمان والو! نبی رحمت کی آمد پر رب کائنات نے لاتعداد لوگوں کے گھروں میں رحمت کر دی اس عظیم المرتبت انسان عظیم ﷺ کی رحمت کے چرچے حلیمہ سعدیہؓ سے بھی سنے جا سکتے ہیں اور آپ کے دادا دادی، چچاؤں، اہل مکہ بھی اس کے گواہ ہیں کہ سب کافر اور دین ابراہیمی کے پیروکار، میرے آقا کریم ﷺ کی رحمت سے مستفیض ہوتے نظر آتے ہیں بچپن کا زمانہ ہے بارش نہیں ہو رہی سب لوگ عبدالمطلب کے پاس آتے ہیں کہ اے معزز خاندان کے سربراہ مکہ کے سردار، نیک پاک باز، شفیق بادشاہ بارش نہیں ہو رہی قحط پڑ گیا ہے بارش کے لئے دعا کریں حضرت عبدالمطلب اہل مکہ کے ہمراہ ایک کھلے میدان میں چلے جاتے ہیں عبدالمطلب کے ساتھ حسن و جمال کا پیکر ایک بچہ بھی ہے حضرت عبدالمطلب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں رب تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ اے اللہ اس پیارے بچے کے واسطہ دیتا ہوں جو تجھے بہت محبوب ہے جو تیرا برگزیدہ بندہ ہے بارش عطا فرما تیری خلقت بڑی پریشان ہے مورخ لکھتا ہے کہ ابھی دعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ بارش شروع ہو گئی قارئین کرام! یہ بچہ کون تھا یہ عظیم ہستی نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ تھے جن کی رحمت سے مکہ والوں کو باران رحمت نصیب ہوئی ایک نہیں کئی بار رحمت محبوب کائنات ﷺ کی رحمت سے مکہ والے مستفیض ہوئے (سبحان اللہ) ۔ میرے مدنی کریم ﷺ نے ابھی اعلان نبوت نہیں کیا ہے کہ بے سہارا، مظلوموں کی مدد کے لئے رضاکارانہ، سپاہیانہ تنظیم میں شمولیت اختیار کر رہتے ہیں حج کے دنوں میں ایک مکہ کے بگڑے ہوئے سردار نے

اپنے باپ کے ساتھ آئی ہوئی خوبصورت لڑکی کو یرغمال بنا لیا اس غم کے مارے باپ کو کسی نے بتایا یہاں مکے میں (حضرت) محمد ﷺ نامی ایک نوجوان ہے جو آپ کی عزت آپ کی بیٹی کو اس ظالم سے لیکر واپس دلا سکتا ہے وہ بوڑھا باپ آقا کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ میری بیٹی فلاں ظالم سردار کے قبضے میں ہے میرے آقا ﷺ اپنے رضاکاروں کو ساتھ لیکر چل پڑتے ہیں اس بد کردار رئیس کے محل کا گھیراؤ کرکے اس کو باہر بلا کر فرماتے ہیں اس ضعیف، بوڑھے کی عزت، بیٹی تو لیکر آیا ہے اس نے کہا ہاں۔۔۔۔ میرے آقا ﷺ نے فرمایا واپس کرو اس بگڑے سردار نے کہا کہاے محمد ﷺ آپ آئے ہو اب صبح واپس کر دوں گا میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں ابھی واپس کرو ورنہ طاقت سے واپس لیکر رہیں گے اس رعب، جلال دار جملے سن کر بگڑے سردار پر کپکپی طاری ہو گئی اور اس مظلوم لڑکی کو اس سے لیکر بوڑھے باپ کے حوالے کر دیا جب مکہ میں بعثت کے پندرویں سال جنگ فجار میں حصہ لیا۔اس میں آپ ﷺ شریک ہوئے پچیس سال سے قبل تک آپ ﷺ بکریاں چراتے رہے، پچیس سال کی عمر ہوئی تو ایک معزز مالدار، تاجر خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ بنت خویلد کے سامان تجارت کی تجارت شروع کی پچیس ویں سال حضرت خدیجہؓ سے بنت خویلد سے شادی ہو گئی 35 سال کی عمر مبارک تھی جب حجرا سود کا تنازعہ چلا تو نبی اکرم ﷺ کی رحمت نے انہیں کشت و خون سے باز رکھا قمری اعتبار سے چالیس سال (بمطابق 10 اگست 610 عیسوی) کی عمر مبارک میں پہلی بار جبرائیل وحی لے کر تشریف لائے اخلاقی پستی کے شکار معاشرے میں

کو سادھارنے کے لئے کریم آ قاﷺ کو رب کائنات نے حکم دیا کہ اب اس معاشرے کے سدھار کے لئے اعلان نبوت فرمایئے اعلان نبوت ہوتا ہے، تین سال خفیہ دعوت کے بعد حکم ہوا کہ الاعلان دعوت حق، دعوت رحمت قیام خلافت کا کا پروگرام بگڑے ہوئے معاشرے میں پیش کیجئے سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں کو اسکی دعوت دی صرف حضرت علیؓ نے دعوت قبول کی اس دعوت میں تقریبا 45 آدمی دائرہ اسلام میں دا خل ہوئے پھر کوہ صفا پر پروگرام کا اعلان ہوتا ہے کہ اللہ کے نظام فطرت لا الہ الا اللہ کو قبول کر لو یہی نظام رحمت ہے نظام جہالت جو یہ تم نے اللہ کے احکامات کے مقابلے میں تشکیل دے رکھا ہے ے تائب ہو کر اللہ کی غلامی میں آ جاؤ جب نبی رحمت ﷺ نے اس دور کے نظام جہالت /خود ساختہ /دین/ مذہب/نظام جمہوریت کو چیلنج کیا تو سب سیخ پا ہو گئے مگر ان باغیوں کے ظلم کے ستائے ہوئے انصاف کے منتظر نبی اکرم ﷺ کی رحمت کے سائے کے متلاشیان نے دامن رسالت ﷺ کو پکڑ لیا پھر چشم فلک نے وہ نظارہ بھی دیکھا کہ دنیا کے تمام وسائل رکھنے والے اسوقت کے جابروں ظالموں جاگیرداروں نے ہر طرح سے غلامان مصطفیٰ کو ڈرایا دھمکایا، مال و دولت کا لالچ دیا، مگر یہ نظام رحمت، نظام رب العزت کو قبول کرنے والوں کے ضمیروں کا سودا نہ کر سکے ہر ظلم ان پر ہوا داعی برحق ﷺ کو بیٹیوں کی طلاقیں دیکر رنجیدہ کیا گیا لیکن مشن پھر بھی نہ چھوڑا صبر کا دامن تھامے رکھا اس رحمت کو مٹانے کے لئے قتل کرنے کا پروگرام بنایا گیا (نعوذ باللہ) مگر رب نے فرمایا تم جتنی مرضی تدبیریں کر لو اپنے

محبوب ﷺ کو میں نے بچانا ہے تم جو مرضی کر لو میرے محبوب کا تم کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے یہ کافر اللہ و رسول ﷺ کے دشمن مشن پیغمبر کو مٹانا چاہتے ہیں خدا پھیلانا چاہتا اس رحمت کو جس کا فیض قیامت تک حشر ،جنت میں اہل حق نے حاصل کرنا ہے دیکھو مکہ کے پہلوان میرے حضور ﷺ کے چچا امیر حمزہؓ، دامن رحمت پیغمبر میں آنے کا اعلان کرتے ہیں پھر حضرت عمرؓ بھی قتل رسول ﷺ (نعوذ باللہ) کے لئے آتا ہے دعا اور نظر نبوت کا شکار ہو جاتا ہے تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے مکہ کی سنگلاخ زمین میں محبت والفت کی آبپاری نام نہاد ٹھیکیداروں کو برداشت نہیں لیجئے بعثت کے ساتویں سال سب فیصلہ کر لیتے ہیں معاشرتی ، سیاسی ، سماجی، بائیکاٹ کا۔ تین سال تک شعب ابی طالب میں اصحاب محمد ﷺ اپنے آقا ﷺ کے ساتھ ہیں ان کے ہمراہ طرفداران پیغمبر بھی ہیں نبی رحمت کی ذات اور مشن سے اتنی محبت ہے کہ گھاس، پتے ، کھجور کی گٹھلیاں ، چمڑا بھگو کر بھوک پیاس کی شدت کم کر لیتے ہیں مگر دامن مصطفیٰ ﷺ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور نہ ہی نظام باطل کو قبول کرنے کو تیار ہیں 10 نبوی کو طرف دار پیغمبر حضرت ابوطالب کا انتقال ہو جاتا ہے اسی سال آپ ﷺ کی محبوب پیاری بیوی حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کا انتقال ہوا تو دل پیغمبر ﷺ رنجیدہ ہوا تو اسے عام الحزن (غم کا سال) قرار دیا بائیکاٹ ظالم ننگ آ کر ختم کر دیتے ہیں 10 نبوی ماہ شوال حضرت سودہؓ سے آپ ﷺ کی شادی ہوتی ہے رسول رحمت ﷺ بیرون مکہ طائف میں پیغام اللہ دینے جاتے ہیں لیکن وہاں جو سلوک ہوا وہ تاریخ اسلام کا

المناک باب ہے آقا کریم ﷺ کو اسقدر مارا پیٹا تشدد کیا گیا کہ فرشتے بھی رشک سے تڑپ گئے اور مدد کو آئے پیغام ربانی آیا کہ اگر آپ چاہیں تو ان کو دونوں پہاڑوں میں مثل کر رکھ دوں تو آقائے رحمت ﷺ نے فرمایا اے باری تعالی انہیں معاف کر دے یہ مجھے نہیں جانتے کہ میں تیرا پیغمبر اور رسول ہوں اگر یہ میری دعوت قبول نہیں کریں گے تو مجھے امید ہے کہ ان کی نسل میری دعوت ضرور قبول کریگی میرے کریم آقا ﷺ کے پروگرام کی دعوت مکہ سے باہر یثرب میں بھی پھیلنے لگی اسباب یوں پیدا ہوئے کہ حج (جولائی 260 میں یثرب (مدینہ منورہ) کے 6 آدمیوں جن کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا جانثاران پیغمبرؐ کی صف میں آ گئے اس سال 11 نبوت کو آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا 11 یا 13 ویں سال نبوت غم سے نڈھال محبوب ﷺ کو اللہ تعالی نے معراج کروائی جس کی سب سے پہلے تصدیق جناب حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے کی اگلے سال 7 مزید مدینہ کے لوگوں نے حج کو موقعہ پر اسلام قبول کیا اس طرح تعداد تیرہ ہو گئی یعنی نبی اکرم ﷺ کا رحمت پر مبنی پروگرام مدینے میں بھی جاری و ساری ہو گیا 13 ویں نبوت کو دوسری بیعت ہوئی جب مکہ والوں کو دعوت پیغمبر کی کار گزاری کا علم ہوا تو انہوں نے اس شمع رسالت ﷺ کو بجھانے کا پروگرام بنایا 14 نبوی کو دارالندوہ میں ابو جہل بن ہشام کی سربراہی میں اجلاس ہوا جس میں خاتم الانبیا ﷺ کیخلاف تادیبی آخری ، منظم کاروائی کرنے کا منصوبہ بنایا گیا مگر رب کائنات نے ان کے ظلم سے نجات دلانے اور نبی اکرم ﷺ ،اسلام اور صحابہ کرامؓ کو حکومت و عزت دینے اور بعد

میں ان ظالموں کو انہی مقدس نفوسوں کے ہاتھوں جہنم واصل یا راہ ہدایت پر لانے کا منظم ترین منصوبہ بنالیا اللہ تعالیٰ نے تمام اہل ایمان کو ہجرت کا اس سے قبل ہی حکم دے دیا تھا 27 صفر 14 نبوی کو نبی ﷺ ، صدیقؓ ،اور علیؓ مکہ میں ہیں لوگوں کی امانتیں اللہ حضرت علی المرتضی کے سپرد کرتے ہیں جب کہ اپنی امانت حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سپرد کرتے ہیں ہجرت ہوتی ہے دشمن کی ہر چال ناکام ہو گئی اللہ کے محبوب ﷺ 12 ربیع الاول 14 نبوی کو دارالہجرت مدینہ منورہ میں تشریف لا چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے وہاں پر اپنا نظام رحمت نظام خلافت بھی قائم کر دیا خاتم الانبیاء امیر سربراہ مملکت ہیں 1 ہجری یعنی پہلے سال مسجد نبوی کی تعمیر، مسلمانوں میں بھائی چارہ، یہود سے معاہدہ کیا گیا نبی اکرم ﷺ کے نظام رحمت کا چرچا اب زد عام جاری ہے اب انسانوں جانوروں ، بے جانداروں کو علم ہے کہ اب ہمارے ساتھ کوئی بے انصافی نہیں کر سکتا اب ہمیں انصاف دینے والا ہادی برحق ﷺ پیغمبر رب العزت نے نظام رحمت ، نظام خلافت دیکر بھیج دیا ہے تو ایک جانور اونٹ حضور ﷺ سے شکایت کرتا ہے کہ آقا ﷺ میرا مالک مجھ پر بوجھ زیادہ ڈالتا ہے چارہ کم دیتا ہے انصاف فرمایئے مالک کو طلب کرکے آقا کریم ﷺ فرماتے ہیں اس اونٹ کی دوبارہ شکایت نہیں آنی چاہیے اس پر بوجھ مناسب اور اسے چارہ بہتر مناسب دو۔ دیکھئے ایک نوجوان آجاتا ہے آقا ﷺ میرے باپ نے مجھ سب سے کچھ چھین لیا انصاف دلایئے باپ کو طلب کیا جاتا ہے آقا کریم ﷺ باپ سے پوچھتے ہیں ایسا کیوں کیا؟ باپ

عرض کرتا ہے یارسول اللہ ﷺ اس اپنے بیٹے کو میں نے تعلیم دلوائی اس کی ہر جائز ضرورت، اس کی شادی کروائی شادی کے بعد یہ بدل گیا یہ پھل، میوے لاتا مجھے دکھا دکھا کہ بیوی کے ہمراہ کھاتا میں نے برداشت کیا آج میں نے سلام کیا اس نے جواب نہ دیا تو میں انتہائی اقدام کرنے پر مجبور ہو گیا میرے آقا نے جب یہ الفاظ سنے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارکہ غصے سے سرخ ہو گیا حضور ﷺ نے اس نوجوان کا گریبان پکڑ کر فرمایا جو تو اور تیرا سب کچھ تیرے باپ کا ہے۔ ادھر دیکھئے ایک ہرن حضور ﷺ سے عرض کرتی ہے آقا شکاری نے پکڑ لیا ہے بچوں کو دودھ پلانا ہے اس شکاری سے اجازت لے کر دیں دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی حضور کریم ﷺ نے شکاری سے کہا میں محمد ﷺ اس کی ضمانت دیتا ہوں کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جائے گی اسے چھوڑ دو شکاری نے کہا یہ جانور کیسے واپس آئے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا آئے گا میں ضمانت دیتا ہوں شکاری ہرن کو چھوڑ دیتا ہے تھوڑی دیر کے بعد ہرن واپس آ کر نبی اکرم ﷺ کی قدم بوسی کرتی ہے شکاری حیران ہو گیا حضور ﷺ نے فرمایا حیران نہ ہو میں انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں سمیت ہر مخلوق کا نبی و رسول ہوں تو وہ یہودی شکاری شرمندہ ہو کر عرض کرنے لگا اے آقا ﷺ جنگل کے جانور تو آپ ﷺ کو نبی و رسول مانتے ہیں مگر ہم بد بخت نہیں۔ جلدی کریں مجھے کلمہ پڑھا کر اپنے دین میں شامل کر لیں یہ دیکھو! ایک کافر میرے حضور ﷺ سے کہتا ہے اے (حضرت) محمد ﷺ اگر یہ "گوہ" (جانور کا نام ہے) آپ ﷺ کی رسالت ﷺ کی گواہی دے تو میں کلمہ پڑھ لوں گا

حضور ﷺ نے گوہ سے کہا بتاؤ میں کون ہوں تو اس جانور نے آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی گواہی دی۔ آیئے جنگل کے درختوں کا عالم حضرت علیؓ سے سن لیتے ہیں کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں ایک دن حضور اکرم ﷺ اور میں جنگل میں جا رہے ہیں جنگل کے درختوں نے جب حضور ﷺ کو دیکھا تو جھک کر آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھنا شروع کر دیا یہ تو جانداروں کی حالت ہے بے جان پتھروں سے نبی ﷺ کی رحمت کے بارے میں پوچھتے ہیں اے پتھرو بتاؤ محمد ﷺ کون ہیں؟ یہ ابو جہل آ گیا مٹھی میں پتھر لئے ابو جہل کہتا ہے کہ اے حضرت محمد ﷺ اگر یہ بتاؤ دو کہ میری مٹھی میں کیا ہے؟ تو میں کلمہ پڑھ لوں گا حضور ﷺ نے پتھروں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا بتاؤ میں کون ہوں تو پتھروں نے نبی و رحمت کی گواہی دی کہ آپ ﷺ اللہ کے نبی و رسول ہیں اور آپ کا مشن پروگرام سچا اور لاریب ہے اس کھجور کی ٹہنی سے پوچھو نبی ﷺ کی رحمت کا کیا عالم ہے جو وصال پیغمبر ﷺ کے بعد اس قدر روئی کہ مسجد نبوی میں صحابہ کرامؓ نے اس کی بلند رونے کی آواز سنی اس وقت تک روتی رہی جب تک پیغمبر دوجہاں کے ساتھ والی جگہ میں دفن نہیں ہوئی اس گدھے سے پوچھو جو نبی ﷺ رحمت کو نہ پا کہ اس غم میں مر گیا۔

اے میرے نبی ﷺ کا کلمہ پڑھنے والو! میرے نبی ﷺ کی رحمت کا احاطہ آج تک کوئی نہیں کر سکا میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت کی وسعتیں لا محدود ہیں یہاں تو چند جھلکیاں ہی پیش خدمت ہیں غم زدہ لوگوں کے غموں کا مداوا، حق کا بول بالا

کرنے اور اللہ و رسول ﷺ کے دشمنوں پر غلبہ دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آقا کریم ﷺ کو جہاد جیسی نعمت سے نوازا کہ جو انسانوں پر ظلم کرنے ،احکامات خداوندی کے نفاذ میں رکاوٹ مخالف ہے اسے جہاد کی طاقت سے سیدھا کرو یا موت کی نیند سلا دیا جائے یا وہ میرے نظام رحمت کو قبول کرئے تو نبی آخرالزمان ﷺ نے تقریبا 100 غزوات وسرایالڑ اورلڑواکراللہ کے باغیوں سے زمین کو پاک کیا غزوات ،سرایا اور اہم واقعات کی مختصر تفصیل پیش کی جارہی ہے 1 ہجری رمضان میں سریہ سیف البحر، شوال 1 ہجری میں سریہ رابع ،ذی قعدہ 1 ہجری سریہ خرار، صفر 2 ہجری غزوہ ابوایا ودان ، ربیع الاول 2 ہجری غزوہ بواط، غزوہ سفوان ربیع الاول 2 ہجری، غزوہ ذی العشیرہ جمادی الاولیٰ وجمادی الآخر 2 ہجری، سریہ نخلہ رجب 2 ہجری ،غزوہ بدر الکبریٰ 2 ہجری رمضان ، 2 ہجری کو رمضان کے روزے اور صدقہ فطر فرض ہوا، غزوہ بنی سلیم بمقام کدر ، غزوہ بنو قینقاع، غزوہ سویق، غزوہ ذی امر، 3 ہجری کو گستاخ رسول کعب بن اشرف کو قتل کیا گیا، غزوہ بحران ربیع الآخر 3 ہجری، سریہ زیدؓ بن حارثہ 3 ہجری جمادی الآخر ، غزوہ احد 7 شوال 3 ہجری،، غزوہ احمراء الاسد، عبداللہ بن انیسؓ کی مہم محرم 4 ہجری، غزوہ بنی نضیر، غزوہ نجد، غزوہ بدر دوئم، غزوہ دومتہ الجندل، غزوہ احزب (جنگ خندق) 5 ہجری، غزوہ بنو قریظہ، اسلام دشمن سلام بن ابی الحقیق کا قتل بھی 5 ہجری میں کیا گیا، سریہ محمد بن سلمہؓ ، غزوہ بنو لحیان، غزوہ بنی المصطلق یا غزوہ مریسیع 5 یا 6 ہجری، سریہ غمر ربیع الآخر 6 ہجری اس سال مزید سریے لڑے گئے جن

میں سریہ ذوالقصہ ، سریہ جموم، سریہ عصیں، سریہ طرف یا طرق ، سریہ وادی القریٰ، سریہ دیار بن کلب شعبان 6 ہجری، سریہ دیار بنی سعد شعبان 6 ہجری، سریہ وادی القری رمضان 6 ہجری، سریہ عرنین شوال 6 ہجری، صلح حدیبیہ ذی القعدہ 6 ہجری ہیں اس وقت کے بادشاہوں نجاشی شاہ حبش، مقوقس شاہ مصر، شاہ فارس خسرو پرویز ، قیصر شاہ روم، منذر بن ساوی حاکم بحرین، ہودہ بن سلی صاحب شاہ یمامہ، حارث بن ابی شمر غسانی حاکم دمشق، جیفر ہجری ۸ہ عمان اور اس کے بھائی عبد کے نام دعوت اسلام پر مبنی خطوط لکھ کر بھی دعوت اسلام (امن و سلامتی) پیش کی اس کے بعد سریہ خبط رجب 8 ہجری، واقعہ افک غزوہ بنی المصطلق کے بعد پیش آیا،، سریہ یمن و جبار شوال 7 ہجری، مریہ غابہ 7 ہجری، سریہ ابو العوجا ذی الحجہ 7 ہجری، سریہ غالب بن عبداللہ صفر 8 ہجری، سریہ ذات اطلع ربیع الاول 8 ہجری، سریہ ذات عرق ربیع الاول 8 ہجری، جنگ موتہ 8 ہجری جمادی الاولیٰ، سریہ ذات السلاسل ، سریہ خضر شعبان 8 ہجری کو ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو 8 ہجری 10 رمضان اس شہر (مکہ) میں فاتح اور غالب بنا کر بھیجا نبی اکرم ﷺ نے عام معافی کا اعلان کرکے دنیا کو پیغام رحمت دیا غزوہ حنین شوال 8 ہجری، غزوہ طائف ، سریہ عیینہ بن حصن فزاری 9 ہجری، سریہ قطبہ بن عامر 9 ہجری، سریہ علیؓ بن ابی طالب ربیع الاول 9 ہجری، غزوہ تبوک 9، اسی سال آپ ﷺ کی صاحبزادی ام کلثومؓ اور شاہ حبشہ کی وفات ہوئی ، رئیس المنافقین

عبداللہ ابن ابی کا انتقال بھی اسی سال ہوا،اسی سال حکم پیغمبر ﷺ سیدنا صدیق اکبرؓ کی زیر امارت حج ادا ہوا،لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے حجتہ الوداع ذی الحجہ کو حضور ﷺ نے خود بنفس نفیس اپنی امارت میں حج ادا کروایا اپنے تاریخی خطبہ 10 حجتہ الوداع میں آپ ﷺ نے حقوق اللہ ، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، صدقات، سچ بولنے کا حکم دیا زنا سے بچنے، سود، حرام کاری، ناجائز منافع، اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے نسلی بنیادوں پر قتل و غارت، عورتوں پر ظلم کرنے سے منع فرمایا اور عورتوں پر شفقت کرنے کا خاص حکم فرمایا یہ خطبہ قیامت تک انسانیت کا منشور ہے اس اجتماع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا آپ ﷺ نے ان سے حکم فرمایا جو حاضر نہیں ان تک یہ پیغام پہنچا دو صفر 11 ہجری کو حضرت اسامہ بن زیدؓ کی قیادت میں آنحضرت ﷺ نے رومن امپائر کا غرور خاک میں ملانے کے لئے لشکر اسامہ روانہ فرمایا جسے رحلت پیغمبر ﷺ کے باعث واپس بلوالیا گیا بعد میں خلیفتہ الرسول، خلیفہ بلا فصل سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے بغیر تاخیر کے اس لشکر کو روانہ کر دیا، پھر 29 صفر 11 ہجری کو درد سر شروع ہوا اور بخار بھی ہو گیا 11 دن اس حالت میں نماز پڑھائی انصار سے درگذر کرنے کا حکم دیا اور انہیں اپنا قلب و جگر قرار دیا پھر ابو بکر صدیقؓ کی رفاقت اور مال، جانثاری کی وجہ سے انہیں اپنا خلیل قرار دیا پھر جب مرض شدت اختیار کر گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا ابو بکرؓ سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے حضرت عائشہؓ نے کسی اور کو امامت کرانے کا حکم صادر

کرنے کی درخواست کی تو فرمایا اللہ (ابوبکرؓ کے سوا کسی کو پسند ہی نہیں فرما رہے) ابوبکر ہی نماز پڑھائیں گے ابوبکر صدیقؓ نے نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں سترہ نمازیں پڑھائیں آخری دن دوشنبہ 12 ربیع الاول 11 ہجری (متفق علیہ) کو آپ ﷺ نے دن چڑھے چاشت کے وقت حضرت فاطمہؓ کو بلوایا اور اپنے اس دنیا سے کوچ کرنے اور اپنے اہل و عیال میں سب سے پہلے ملنے کے بارے میں فرمایا حسنین کریمینؓ کو چوما اور ان کے بارے میں خیر کی وصیت کی۔ ازواج مطہراتؓ کو وعظ و نصیحت کی صحابہ کرامؓ سے نماز، نماز اور زیر دست (غلام، لونڈیوں) کے بارے میں شفقت کرنے کی وصیت فرمائی تو نزاع کا وقت شروع ہو گیا حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ کی اپنے اوپر ٹیک لگوا دی ان کا بیان ہے کہ اللہ کی ایک نعمت مجھ پر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں میری باری کے دن میرے سینے سے ٹیک لگاتے ہوئے رفیق اعلیٰ سے جا ملے آخری وقت حضرت عائشہؓ کی چبائی ہوئی مسواک سے دانت مبارک صاف کئے حضور ﷺ نے آخری جملے تھے کہ اے اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ میں پہنچا دے اس کے بعد حضور ﷺ نے دنیا کو خیر باد کہہ دیا سفر رفیق اعلیٰ کا یقین کسی صحابیؓ کو نہیں آ رہا تھا حضرت فاطمہؓ نے فرط غم سے فرمایا ہائے ابا جان! جنہوں نے پروردگار کی پکار لبیک کہا ہائے ابا جان! جن کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے ہائے ابا جان! ہم جبرائیل کو آپ ﷺ کی موت کی خبر دیتے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا کہ جس طرح موسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے گئے تھے میرے آقا ﷺ بھی اللہ سے ملاقات کرنے گئے ہیں

ابھی بیدار ہو جائیں گے صحابہؓ کرام کے غمہائے بیکراں کے اس مقام نازک پر مزاج شناس نبوت، یار غار ومزار سیدنا صدیق اکبرؓ نے لوگوں سے نبی رحمت کے سفر رفیق اعلیٰ کے بارے میں یوں فرمایا کہ تم میں سے جو شخص محمد ﷺ کی پوجا کرتا تھا تو وہ جان لے کہ محمد ﷺ کی موت واقع ہو چکی ہے (روضہ میں رسول اللہ ﷺ آج بھی دنیا سے اعلیٰ زندگی کے ساتھ زندہ ہیں جسے عقیدہ حیات النبی ﷺ کہتے ہیں یہ اہلسنت کا متفقہ عقیدہ ہے) اور تم میں سے جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا تو یقیناً اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے کبھی نہیں مرے گا اس خطاب کے بعد صحابہ کرامؓ کو یقین ہو گیا کہ واقعی حضور ﷺ رحلت فرما چکے ہیں۔ آپ ﷺ کے کپڑے اتارے بغیر حضرت عباسؓ ان کے صاحبزادے فضلؓ، قثمؓ، حضرت سیدنا علیؓ، رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام شقرانؓ، حضرت اسامہ بن زیدؓ، اوس بن خولیؓ نے غسل دیا آپ ﷺ کے کفن میں 3 سفید یمنی چادریں استعمال کی گئیں جہاں آپ ﷺ کی رحلت ہوئی وہیں دفن کیا گیا اس کے بعد صحابہ کرامؓ نے مختصر ترین افراد (تقریباً دس دس) کی جماعتیں بنا کر حجرہ مبارک میں ہی نمازہ جنازہ ادا کی، کوئی امام نہیں تھا، سب سے پہلے آپ ﷺ کے خانوادہ بنو ہاشم نے نمازہ جنازہ ادا کی پھر مہاجرین، انصار نے منگل کا دن نماز جنازہ پڑھنے میں گذر گیا۔

زواج مطہرات رسول ﷺ

۱۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد ۲۔ حضرت سودہؓ بنت زمعہ ۳۔ حضرت عائشہ

بنت ابی بکر صدیقؓ ۴۔ حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطابؓ ۵۔ حضرت زینب بنت خزیمہؓ ۶
۔ام سلمہ ہند بنت امیہؓ ۷۔ زینب بنت جحش بن ریابؓ ۸۔ جویریہ بنت حارثؓ ۹۔ ام حبیبہ
ؓ بنت ابو سفیانؓ ۱۰۔ حضرت صفیہ بنت حیی اخطبؓ ۱۱۔ حضرت میمونہ بنت حارث

لونڈیاں ۱۔ ماریہ قبطیہؓ ۲۔ ریحانہؓ بنت زید

پیغمبر ﷺ کی صاحبزادیاں

۱۔ حضرت زینبؓ زوجہ حضرت ابوالعاصؓ ۲۔ حضرت رقیہؓ زوجہ حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورینؓ ۳۔ حضرت ام کلثومؓ زوجہ حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورینؓ ۴۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ زوجہ شیر خدا سیدنا علی المرتضٰی

ؓ

صاحبزادگان پیغمبر ﷺ

۱۔ حضرت سیدنا طاہرؓ، ۲۔ حضرت سیدنا طیبؓ (اکثر کے نزدیک دونوں نام ایک ہی
ؓ صاحبزادے کے ہیں) ۳۔ حضرت ابراہیم

متفقہ طور پر نبی رحمت ﷺ کے نظام خلافت کا سلسلہ قائم و دائم رکھنے کے لئے صحابہ کرامؓ نے 3 دن اور دن راتیں لگا کر خلیفتہ الرسول ، خلیفہ بلا فصل سیدنا

ابو بکر صدیقؓ کو امیر المومنین خلیفہ المسلمین مقرر کیا گیا ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمان غنیؓ، علیؓ کے عہد حکومت کو عہد خلافت راشدہؓ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے عہد خلافت راشدہؓ، عہد نبوت کی تشریح ہے اس کے بعد یہ نظام رحمت سیدنا حسن، سیدنا امیر معاویہؓ (یزید کا عہد اس میں شامل نہیں ہے) سے لیکر 1924 تک قائم رہا میرے مدنی کریم ﷺ کا نظام رحمت اس دنیا پر رحمت برکتیں لٹاتا رہا انسانیت کو انسانیت کی اقدار سے حقیقی طور پر روشناس کرواتا ہے کہ بعد اسلام دشمن قوتوں یہود و نصاریٰ نے امت مسلمہ کی مرکزیت و خلافت کو توڑ کر ان کو ممالک، مسالک، فرقہ در فرقہ میں تقسیم کر کے رحمت اللعالمین ﷺ کے نظام رحمت (خلافت) سے کوسوں دور کر دیا آج ہمارے حکمران اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک پاکستان میں اللہ و رسول ﷺ کا نظام قائم کرنے کی بجائے غیروں کے چراغوں سے روشنی حاصل کرنے کے عادی ہو چکے ہیں جسکی وجہ سے حالت امت ذلت آمیز حد تک آن پہنچی ہے قرآن و نبی اکرم ﷺ کا فیصلہ ہے کہ یہود و نصاریٰ تم سے اسوقت تک خوش نہیں ہوں گے جب تک تم ان کے دین، نظام میں شامل نہ ہو جاؤ گئے آج مسلمان یہود و ہنود کے نظام جہالت جمہوریت کو چھوڑ کر اللہ و رسول ﷺ کے نظام کو اس لئے قائم کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں کہ ان کے صرف دنیاوی مفادات اس سے وابستہ ہیں جب کہ اللہ و رسول ﷺ کا نظام قائم کرنے سے دنیا و آخرت کی کامیابی نصیب ہوتی ہمیں سیرت النبی ﷺ پیغام دے رہی ہے کہ اے حکمرانو! اور سب مسلمانو! اللہ کا نظام زمین پر قائم کر دو اسی نے دنیا کو امن

عطاء کرنا ہے قومی اور عوامی سطح پر دن منانے ، جلسے ، جلوس ، جھنڈیاں لگا کر مشن رسالت کو بھول جانا ، بدعت کو اختیار کرنا جس کی سند شریعت میں کہیں نہیں ہے کسی صورت درست نہیں ہے۔

فوجی عدالتیں اور مجرموں کو سزائیں

ربیع الاول کے مہینہ میں سیرت آقائے دوجہاں ﷺ کے سوا کچھ لکھنے کا ادارہ تو نہ تھا اس حوالے سے دو تفصیلی کالم ارسال کر چکا ہوں مگر ملکی حالات کے پیش نظر چند سطور لکھی ہیں جو قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں 2014 کا سال گزر گیا مگر قوم کو نہ بھولنے والے صدمے دے گیا سال گذر گیا مگر ہر طرف مسائل و آلام ہیں کہیں ہمارا ازلی دشمن بھارت ہماری سرحدوں پر حملے کر کے ہمارے فوجی اور عام پاکستانی شہریوں کو شہید کر دیتا ہے کہیں پاکستان کے اندر اس کی دہشت گردی کی بازگشت سنی جا رہی ہے 2014 میں چالیس بار یہ سرحدوں کی خلاف ورزی کر چکا، جسمیں اس ازلی دشمن نے چالیس ہزار مارٹر گولے ، تیس ہزار گولیاں برسائیں جس کے نتیجے میں چودہ فوجیوں سمیت عام پاکستانی شہری شہید ہو چکے ہیں لیکن پاکستان کے حکمران اپنی روایتی نرمدلی، آلو پیاز ، ٹماٹر کی تجارت اور امریکی رعب اور دبدبے سے باہر نہیں نکل رہے ہر مرتبہ کی طرح اس بار بھی بھارتی نمائندوں کو بلوا کر احتجاج کیا جا رہا ہے کوئی ان حکمرانوں کو سمجھائے کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے ، بھارت کا قبلہ درست کرنے کے لئے جہاد کی طاقت استعمال کرنا ہو گی۔

ملک میں آرمی سکول پشاور حملے کے بعد انتہائی اقدام کرنے کے لئے غیر معمولی اقدام کئے جارہے ہیں جن میں سر فہرست فوجی عدالتوں کا قیام ہے حکمران طبقہ اور اس کے اتحادی اس پر رضا مند نظر آرہے ہیں جبکہ بعض سیاستدانوں کی طرف سے تحفظات کا اظہار کیا جارہا ہے ان میں سے بعض نے تو ان عدالتوں کو کٹروی گولی قرار دیا ہے عدلیہ کے موجودہ اور سابقہ سنئیر ترین، بااثر کثیر قانون دانوں اور سابق چیف جسٹس افتخار چوہدری ان عدالتوں کے حق میں قطعاً نہیں ہیں ان کا کہنا ہے کہ فوجی عدالتیں آئین کی کھلی خلاف ورزی ہیں اگر فوجی عدالتیں لگانی ہیں تو عدلیہ کو بند کرکے ملک بھر میں فوجی عدالتوں کا قیام ہی کر دیا جائے گذشتہ روز ایک ٹی وی چینل کے مذاکرے میں سنئیر لیٹکر پرسن کے پروگرام میں ایک سابق فوجی عدالت کے جج نے بھی اس بات کا کھلا اعتراف کیا کہ ماضی کی فوجی عدالتوں نے غلط فیصلے کئے۔ جبکہ وزیراعظم پاکستان نواز شریف کا کہنا ہے کہ غیر معمولی حالات میں غیر معمولی اقدام انتہائی ضروری ہیں فوجی عدالتوں سے دہشت گردی کا خاتمہ ہوگا اور پشاور سکول کے شہدائے کے خون کا بدلہ لے سکیں گے جبکہ دوسری طرف اس موقف کے مخالفین کا کہنا ہے کہ فوجی عدالتوں سے دہشت گردی کا خاتمہ ممکن نہیں آئین کی حدود میں کام کرنے والی عدالتوں پر ہی انحصار کیا جائے تو یہ پاکستان کے لئے بہتر ہوگا۔ بر کیف ماضی میں فوجی عدالتوں کا کردار مبصرین کی نظر میں شاندار اور قابل تعریف نہیں البتہ حالیہ فوجی عدالتوں کے کیا نتائج نکلیں گے اس کے

لئے قوم کو مزید انتظار کرنا ہوگا۔ فوجی عدالتوں کے حوالے سے ایک سیاسی جماعت کی طرف سے بڑی شدومد سے یہ کہا جارہا ہے کہ ان عدالتوں کا دائرہ کار صرف دہشت گردوں تک ہی محدود رکھا جائے یعنی جو کالعدم گروہ کام کر رہے ہیں صرف ان کے لئے ہی یہ عدالتیں کام کریں دیگر کو اس میں شامل نہ کیا جائے تو اس پر ہماری گذارش ہے کہ وہ گروہ جو جمہوریت کی کشتی میں سوار ہو کر اپنے ہولڈ یافتہ شہروں میں سیاہ و سفید کے مالک بنے بیٹھے ہیں اپنی ایجاداری قائم رکھنے کے لئے بوری بند لاشوں، بھتہ خوری، جگا ٹیکس، مسلح گروپوں کے سرپرست بن کر اقدام قتل جیسے بے شمار جرائم کے مرتکب ہو رہے ہیں کیا وہ دہشت گرد نہیں ہیں؟ ہاں یہ بھی دہشت گرد ہیں بلکہ بدترین دہشت گرد ہیں ایسے مجرموں کے کیسز کی سماعت بھی انہی فوجی عدالتوں میں ہونی چاہیے کیونکہ کالعدم گروہوں کی طرح یہ بھی عدلیہ کے ججز کے لئے سیکیورٹی رسک بنے بیٹھے ہیں یہ جمہوریت کی کشتی پر سوار ہو کر جرائم کرنے والے بدترین مجرمین بھی ججز پر منفی طریقوں سے اثر انداز ہوتے ہیں بلکہ ان کی بدمعاشی تو اس قدر ہے کہ شہر قائد میں چیف جسٹس آف پاکستان کو داخل نہ ہونے دینا چاہیں تو اعلیٰ عدلیہ کے جج صاحب داخل نہیں ہو سکتے تو ایسے خوف ناک مجرمین جن کے بارے میں عام شہری لب کشائی کرنے سے گھبراتے ہیں کا شکنجہ فوجی عدالتوں میں تیار کیا جانا چاہیے تاکہ ایسے لیڈروں کے روپ میں دہشت گردوں کے چہرے بے نقاب ہو سکیں۔

ہماری گذشتہ تحریر کے بعد اکثر مذہبی حلقوں نے لال مسجد سمیت ملک بھر کی مسجدوں مدارس، علماء کرام کے تقدس کے لئے پر اثر بیانات دیئے ہیں جن کے اثرات ظاہر، ہو رہے ہیں پاکستان جیسے اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک میں ایسے گھٹیا رویوں کا تدارک از حد لازم ہے وہ تمام قائدین جنھوں نے مساجد، مدارس، علمائے کرام کی کردار کشی کرنے والوں کا نوٹس لیا خراج تحسین کے مستحق ہیں قوم ماضی میں بھی ان سے ایسے ہی رد عمل کی خواہش مند ہے۔

ایک اہم ترین مسلہ جو راقم کی نظر میں ہے جس کا اظہار ایک تحریر میں پہلے بھی کیا گیا مگر اس پر اعلیٰ مذہبی قیادت نے نوٹس نہیں لیا کی طرف توجہ مبذول کروانا لازم سمجھتا ہوں کہ اس وقت اسلام کا اہم ترین قانون سزائے موت کا اجراء ہو چکا ہے تمام مذہبی، سیاسی، سماجی، معاشرتی، فلاحی، سول سوسائٹی کی طرف سے اس کا خیر مقدکیا گیا ایسا ہی ہونا چاہیے اسلام کا قانون ہے کہ قتل کا بدلہ قتل ہے قصاص میں زندگی ہے، وفاقی حکومت نے مغرب ویورپ کے دباؤ، مطالبے کا باوجود اس قانون پر عمل کرنے کا عزم صمیم کر رکھا ہے جو کہ مبارکباد کا مستحق عمل ہے اگر پہلے پھانسیوں پر سے پابندی اٹھ جاتی تو حالات ایسے نہ ہوتے۔ان پھانسیوں کے عمل کے اجراء کے وقت یہ بھی کہا گیا کہ قانون ایک طبقہ یا گروہ کے لئے نہیں ہونا چاہیے سب کے لئے بیک وقت لاگو کیا جائے سب کے لئے کے الفاظ میں ایک ایسا طبقہ بھی شامل ہے جنھیں دہشت گردوں

کی طرح نمایاں کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ وہ گستاخان رسول جن کو عدالتوں نے مجرم قرار دے کر تختۂ دار پر لٹکانے کا حکم دے رکھا ہے ان کو بھی بلا تمیز، بغیر کسی بیرونی دباؤ کے پھانسیوں پر لٹکایا جائے ان کو پھانسی دینے کے مناظر بھی بالکل اسی طرح قوم کو دکھائے جائیں جیسے دیگر مجرموں کو دکھایا جارہا ہے تاکہ گستاخوں کو پیغام ملے کہ اگر ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی تو ہمارا حشر بھی ایسا ہی ہوگا پھر دیکھتے ہیں کون بد بخت اللہ کے آخری رسول ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرتا ہے؟ لیکن ابھی تک اس طرح کا باضابطہ مطالبہ نہیں کیا گیا جو کہ الحمد فکر یہ ہے کیونکہ قوم اس پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہے کہ اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کا گستاخ دنیا کا سب سے بڑا دہشت گرد ہے اسے جیلوں میں مہمان بنا کر نہ رکھا جائے اسلام کے قانون سزائے موت کا اطلاق ان پر سب سے پہلے کیا جائے، راقم ساری قوم سے درد مندانہ اپیل کرتا ہے کہ اے نبی آخرالزماں کے عاشقو! "گستاخان رسول کو بھی پھانسی دو" کے پرزور مطالبہ کی صدا ملک کے کونے کونے، گلی، گلی سے آنی چاہیے۔ اے پاکستانی مسلمانو، سیاستدانو، حکمرانو، مذہبی لیڈران کرام! اگر قیامت کے دن آقائے دوجہاں ﷺ نے تم سے سوال کرلیا کہ پاکستان میں سزائے موت کے قانون پر عمل ہورہا تھا تم نے میرے گستاخوں کو سزا دلوانے کے لئے کیا، کتنا حصہ ڈالا تو کیا جواب دو گے؟ ایسے وقت سے پہلے ہمیں بحیثیت قوم عمل کی طرف بڑھ جانا چاہیے۔

تعلیمی اداروں کی سیکیورٹی حکومت تعاون کرے

ملک میں مالی اعتبار سے تعلیمی ادارے تین طرح کے ہیں پہلا درجہ ان تعلیمی اداروں کا ہے جو بھاری فیسیں ، فنڈز وصول کرتے ہیں ان کی ماہانہ فیس ہزاروں میں ہے ان میں بعض ادارے تو ایسے ہیں جو اربوں روپے والدین سے سالانہ فنڈ کے نام لیتے ہیں کتب ، فیسوں ودیگر ذرائع آمدن اس سے الگ ہیں دوسرا درجہ ان تعلیمی اداروں کا ہے جو درمیانی آمدن کے حامل افراد کے لے موضوں ہے انکی فیسیں درجہ اول کے تعلیمی اداروں سے کم ضرور ہیں مگر ان کی آمدن بھی انتہائی مناسب ہے کیونکہ ان میں سے ہر ادارہ بھی سالانہ فنڈ کروڑوں میں روپے میں جمع کرتا ہے جبکہ تیسرا درجہ ان تعلیمی اداروں کا ہے جو غریب علاقوں میں غریبوں کے بچوں کو تعلیم سے آراستہ کرنے میں مصروف عمل ہیں ان میں سے ہر ایک کی سالانہ آمدن انتہائی کم ایسے اداروں سے منسلک افراد اپنی گھریلو زندگی بڑی ہی مشکل سے گزار رہے ہیں یہ ادارے غریبوں میں تعلیم عام کرنے میں ناقابل فراموش کردار ادا کر رہے ہیں لیکن ایسے اداروں کے منتظمین ، اساتذہ اور دیگر عملہ کے گھریلو حالات مالی اعتبار سے تسلی بخش نہیں ہیں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر تیسرے درجے کے تعلیمی ادارے بند ہو جائیں تو غریب آدمی کے بچے معیاری تعلیم سے محروم ہو جائیں گے کیونکہ سرکاری اداروں میں اتنی گنجائش نہیں کہ تھرڈ کلاس کے تمام

لوگوں کے بچوں کو تعلیم دے سکیں پاکستان میں غربت زیادہ ہے جس کے باعث کثیر تعداد لوگوں کے بچے انہی تیسرے درجے کے تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں

۔

سانحہ پشاور کے بعد تعلیمی اداروں کو ابھی تک نہیں کھولنے دیا گیا مزید تعطیلات کی خبر بھی بازگشت کر رہی ہے حکومت کا موقف ہے کہ تعلیمی ادارے اپنے اداروں کی سیکیورٹی کا بندوبست کریں حکومت نے سرکاری اداروں کو خود سیکیورٹی آلات سیکیورٹی فراہم کرنے ہیں جبکہ پرائیویٹ سیکٹر کے تعلیمی ادارے خود سیکیورٹی انتظامات، کرنے کے پابند ہیں محکمہ تعلیم نے تعلیمی اداروں کو سیکیورٹی کے پیش نظر سی سی ٹی کیمرے نصب کرنے، سیمنٹ کے بیریئرز، اسلحہ کے ساتھ سیکیورٹی گارڈز، ڈیڈیکٹرز کا بندوبست کرنے کا حکم جاری کیا ہے جس کا ابتدائی کم از کم خرچہ ایک لاکھ روپے بنتا ہے جبکہ اگر سیکیورٹی پر ایک فرد ہائر کیا جائے تو اس کا ماہانہ خرچہ بیس سے تیس ہزار روپے ہے۔پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو لیٹرز موصول ہو رہے ہیں کہ جب تک سیکیورٹی انتظامات مکمل نہیں ہوتے ادارے نہ کھولے جائیں بصورت دیگر اداروں کی رجسٹریشن کی کینسلیشن، اداروں کا سیل کرکے کاروائی عمل میں لائی جائے گی، سیکیورٹی کے انتظامات کرنا پہلے دو مذکورہ درجوں کے حامل تعلیمی اداروں کے لئے کوئی مسلہ نہیں، ان کی آمدن اس قدر کثیر ہے ماہانہ بنیادوں پر ایک

لاکھ سے دو لاکھ روپے تک فنڈز سیکیورٹی کی لئے مختص کرنا ان کے لئے کوئی مسلہ نہیں، مسلہ تو تیسرے درجے کے اداروں کے لئے ہے جو ماہانہ دس سے بیس ہزار روپے تک سیکیورٹی کے لئے فنڈ مختص کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ،کیاان اداروں کو تدریسی عمل جاری رکھنے کی اجازت دی جائے گی یا انھیں سیل کردیا جائے گا؟ اگر تدریسی عمل جاری رکھنے کی اجازت ہوگی تو ان اداروں کی سیکیورٹی کا بندوبست کون کرے گا؟ کیا غریبوں کے بچے اسی طرح دہشت گردی کی عفریت کے سائے میں تعلیم حاصل کریں گے ؟

مندرجہ بالا صورتحال کے پیش نظر راقم ارباب اقتدار کی خدمت میں دردمندانہ اپیل کرنا چاہتا ہے کہ مفلوک الحال ، غریب علاقوں کے تعلیمی اداروں کی سیکیورٹی کا بندوبست حکومت خود کرے انھیں کیمرے، لائسنس اور اسلحہ آسان طریقے سے سکول ان مالکان کو ہنگامی بنیادوں پر فراہم کیا جائے ، بیریئرز خود فراہم کرے ، کم از کم ہر تعلیمی ادارے کو ایک تربیت یافتہ رضاکار مہیا کیا جائے جس کی تنخواہ حکومت ادا کرے۔اگر ایسا ممکن نہیں تو حکومت سکولز کو ابتدائی سیکیورٹی خراجات کے لئے قرض حسنہ دے ،اگر یہ بھی ممکن نہیں تو کم از کم حکومت آسان شرائط پر ایسے سکولز کے لئے بلا سود قرضے جاری کرے۔

وزیر اعظم میاں نواز شریف صاحب، وزارئے اعلیٰ صاحبان ! یقین کریں کہ تیسرے درجے کے سکول مالکان سیکیورٹی انتظامات کرنے کے قابل ہر گز نہیں ، میں ذاتی

طور پر درجنوں ایسے تعلیمی اداروں کے مالکان کو جانتا ہوں جو فروغ علم میں رات دن مصروف عمل ہیں ان کے مالی حالات بہت ابتر ہیں ان کے تعلیمی ادروں کے کرایہ جات، بلز، گھروں کے اخراجات بڑی مشکل سے پورے ہوتے ہیں تو وہ اداروں کی سیکیورٹی کا نظام کیسے کریں گے ؟ تعلیمی ادرے سیکیورٹی کے مسلہ پر حکومت سے تعاون کرنے کے لئے تیاہیں مگر خدارا غریب، متوسط سطح کے تعلیمی اداروں سے سیکیورٹی معاملات پر مالی یا نتظامی تعاون کیا جائے تاکہ کوئی ملک دشمن قوم کے بچوں کو نقصان پہنچانے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

دنیاانبیاء کرامؑ کے گستاخ کی سزا موت مقرر کرے

دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے یورپ ومغرب کو اپنا غیر منصفانہ رویہ ترک کرنا ہوگا ،عالم کفر کے دہرے معیار کے باعث انسانیت کو نا قابل تلافی نقصان پہنچا ہے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے وقت عالم اسلام نے یورپ ومغرب کو پیغام دیا تھا کہ انبیاء کرامؑ کے گستاخ کی سزا موت ہونی چاہیے اس قانون کا اطلاق ساری دنیا کے انسانوں پر بیک وقت لاگو کیا جائے مگر بد قسمتی سے یورپ ومغرب نے امت مسلمہ کے پر زور مطالبے کے باوجود اس کے لئے اقدانہ کئے ۔اب چند دن قبل 2006 میں گستاخانہ خاکے چھاپنے والے فرانسیسی میگزین "چارلی ایبڈو" کے دفتر پر حملہ ہوا ہے جس پر فرانس میں احتجاج جاری ہے کہا جارہا ہے کہ یہ حملہ دہشت گردی ہے.بڑی بڑی ریلیاں نکالی جارہی ہیں فرانس کے مختلف حصوں میں کثیر تعداد میں آباد حکومتی امداد پر گزر اوقات کرنے والے بے روزگار مسلمان نیشنل فرنٹ ودیگر اسلام دشمن فرانسیسی جماعتوں کے نرغے میں آ گئے ہیں آج ریلیاں نکالنے والے اس وقت گستاخانہ خاکے شائع کرنے والوں کی حمایت میں کھڑے تھے ان کا موقف تھا کہ ایسے توہین آمیز خاکے شائع کرنا اہل صحافت کا صحافتی حق ہے جو کہ دنیا کے کسی بھی قانون ،اصول پر پورا نہیں اترتا ۔

یورپ و مغرب ایک منظم سازش کے تحت اسلام اور اہلیان اسلام پر صلیبی جنگ مسلط کئے ہوئے ہے گستاخانہ خاکے بھی اسی کا ہی ایک تسلسل ہے یورپ و مغرب جانتا ہے کہ مسلمان اپنے کریم آقا ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے اسی ایمانی جذبے کے پیش نظر یورپ و مغرب کے متعدد اخبارات ورسائل نے رسول اکرم ﷺ کی شان میں گستاخانہ خاکے شائع کئے یا ان سے شائع کروائے گئے اور ان خاکوں کی اشاعت کرنے والوں کو تحفظ فراہم کیا ایک عرصہ سے مسلمانوں کے ایمانی جذبے کو مجروح ہو رہا ہے تاکہ مسلمانوں کی طرف سے کوئی جوابی حملہ ہو تو اسے ایشو بنا کر مسلمانوں کے خلاف گھیرا تنگ کیا جائے اسی منافقانہ پالیسی پر عمل کرتے ہوئے فرانسیسی میگزین سمیت متعدد اخبارات نے جب توہین آمیز خاکے شائع کئے تو یورپ و مغرب کے اسلام دشمن افراد جماعتوں نے ان کی وکالت کی، اس شر پر مبنی عمل کو اہل صحافت کا حق قرار دیا جب ان مجرموں کے خلاف ان کے ممالک کی حکومتوں نے مجرمانہ خاموشی اختیار کی اور انھیں قانونی تحفظ دیا تو اہل ایمان مسلمانوں کیا ایمانی جذبات بری طرح مجروح ہوئے ہر مسلم کے ایمان کا تقاضا تھا کہ ان گستاخان رسول کی خبر لی جائے مگر ہر طرف پر اسرار خاموشی اور ان گستاخوں کی حمایت۔۔۔۔جب کسی نے حملہ کر دیا تو اب طوفان بد تمیزی برپا کر دی گئی لاکھوں فرانسیسی عوام اور چالیس کے قریب ممالک کے حکمران ان گستاخوں کے حق میں سڑکوں پر آ گئے لیکن اہل اسلام یورپ و مغرب سے سوال کرنے کا حق رکھتا ہے کہ جب مسلمانوں کے ایمان، فداک امی و ابی حضرت

محمد ﷺ کی شان رسالت میں گستاخی ان اخبارات کی طرف سے ہو رہی تھی تب تم لوگ اکٹھے ہو کر ان خلاف سڑکوں پر کیوں نہیں آئے؟ اس لئے کہ اس واقعہ کی آڑ میں تم مسلمانوں پر اپنی صلیبی یلغار کرنا چاہتے تھے؟ اب فرانس میں کیا ہو رہا ہے؟ فرانس میں مسلمان غیر محفوظ ہو گئے ہیں مساجد کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے ہر طرف مسلمانوں کے خلاف انتہا پسندانہ کاروائیوں کا خدشہ مزید ظاہر کیا جا رہا ہے ایسا کیوں ہے؟ مسلمانوں کے ساتھ ہر موڑ پر زیادتی کیوں ہو رہی ہے؟ کیا توہین آمیز خاکے شائع کرکے مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنا مسلمانوں کے ساتھ زیادتی نہیں؟ کیا اس واقعہ کے مجرموں کو ہیرو بنانا مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کے مترادف نہیں؟ کیا دنیا کا کوئی مذہب کسی دوسرے مذہب کے ماننے والوں کے جذبات اس طرح مجروح کرنے کی اجازت دیتا ہے؟ کیا ان گھٹیا حرکات سے کسی عالمی جنگ کی راہ ہموار تو نہیں کی جا رہی جس کا حدف سو فیصد اسلام اور اہلیان اسلام ہیں؟ کیا مسلمانوں نے اس جنگ کو لڑنے کی تیاری کی ہے؟ کیا اس جنگ کی قیادت یورپ و مغرب کی طرف سے نصاریٰ کریں گے یا یہود یا دونوں مل کر؟ اس جنگ میں جو صاف نظر آ رہی ہے مسلمانوں کی طرف سے کون کمان کرے گا؟ پیش آمدہ جنگی حالات کے پیش نظر ضروری ہے کہ روئے زمین کے انسانوں کو یہ پہلے ہی حقیقت واشگاف الفاظ میں کھول کر بتا دی جائے کہ زیادتی کون کر رہا ہے اسلام، یہود و نصاریٰ۔۔۔۔۔؟ مظلوم کون ہے؟ اور ظالم کون؟ یہ سوالات اگر کوئی ان نام نہاد یورپ و مغرب دنیاوی خداؤں اور دنیا بھر

کے غیر جانبدار منصفوں تک پہنچانا مسلمان میڈیا کی ذمہ داری ہے۔

عالم کفر کی روایتی ہٹ دہرمی کے بعد اگر کسی گروہ نے فرانسیسی میگزین "چارلی ایبڈو" پر حملہ کیا ہے تو اس کے اصل ذمہ دار وہ لوگ ہیں۔ جنھوں نے توہین آمیز خاکوں کو شائع کرنے والوں کی حمایت کی اور انھیں قانون کی گرفت میں لانے کی بجائے انھیں ہیرو بنانے کی کوشش کی، حالیہ میگزین پر حملہ اس امر کی غمازی کر رہا ہے کہ اگر یورپ ومغرب واقعی جنگی حالات پیدا نہیں کرنا چاہتا تو اس کو اپنا دہرا معیار ترک کرکے انبیاء کرامؑ کے گستاخوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے عالمی سطح پر قانون سازی "گستاخ نبیؐ کی سزا صرف اور صرف موت "مقرر کرنے کے لئے امت مسلمہ کی آواز کے ساتھ لبیک کہنا ہوگا اگر اس پر عمل نہ ہوا تو" چارلی ایبڈو" میگزین پر حملوں جیسی کاروائیاں کوئی نہیں روک سکے گا کیوں کہ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ گستاخ رسول کی سزا سر تن سے جدا۔ مسلمان اپنا مال ،اپنی جان ،اولاد سب کچھ نبی انبیاء کرامؑ کی شان ،عزت وناموس پر قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ یورپ ومغرب کو امن عالم قائم رکھنے کیلئے اپنا دہرا رویہ ختم کرکے منصفانہ رویہ برقرار رکھنا ہوگا ورنہ مسلمان حرمت انبیاءؑ پر فدا ہونے سے باز نہیں آئیں گے۔

گستاخانہ خاکے پھر شائع ہوگئے کیوں ؟

ہٹ دہرمی، انتہاپسندی، دہشت گردی، بنیاد پرستی، جہالت، بے غیرتی کی حد ہو گئی صحافت کی آڑ میں صحافت کے حسین و جمیل چہرے کو داغدار کرنے کا عمل ابھی بھی دنیا میں جاری وساری ہے اس کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں مگر ایک شکل ایسی ہے جو نہایت گھٹیا، بدترین دہشت گردی ہے گذشتہ دہائی سے مغرب ویورپ کے متعدداخبارات وجرائد کرتے آرہے ہیں وہ نبیٔ آخرالزماں حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس میں (نعوذ باللہ) گستاخانہ خاکوں اشاعت ہے گذشتہ دنوں فرانسیسی میگزین چارلی ہیبڈو نے پھر توہین آمیز خاکے شائع کرکے ایک بار پھر امت مسلمہ کی غیرت کو للکارا ہے اس میگزین پر گذشتہ ہفتے حملہ ہوا تھا جس کے نتیجے میں اس ادارہ کے آٹھ افراد قتل ہو گئے تھے اس حملے کے تانے بانے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت کے رد عمل سے جوڑھے جارہے ہیں حملے کے بعد فرانس میں خوف کی کیفیت تھی خصوصا فرانسیسی مسلمانووں پر جن کی زندگیاں، عزتیں، جائیدادیں اور عبادت گاہیں اس حملے کے بعد غیر محفوظ نظر آرہی ہیں حملے کے بعد یورپ کے چالیس ممالک کے حکمرانوں نے مشترکہ احتجاج کرکے اس حملے کی مذمت کی تھی اس کے فورا بعد اس میگزین نے ایک بار پھر گستاخانہ خاکے شائع کرنے کا اعلان کردیا اور پہلے کی نسبت اس اشاعت میں کاپیوں کی تعداد ساٹھ ہزار کی بجائے تیس لاکھ چھاپنے کا فیصلہ کیا گیا

گذشتہ بدھ سے اس شاتم رسول میگزین کی کاپیاں کثیر تعداد میں مارکیٹ میں موجود ہیں مجھے ایسے لگ رہا ہے کہ چالیس ممالک کے سربراہان کی طرف سے حملے کی مذمت میں مشترکہ ریلی نکالنے اور گستاخی کے بعد مجرمانہ خاموشی اس امر کا اظہار ہے کہ ان چالیس ممالک کے حکمرانوں نے ریلی نکال کر اس شاتم رسول میگزین کو درپردہ ایسی گھناؤنی حرکت کرنے کی جرات دی ہے جس کے باعث اس میگزین انتظامیہ نے دوبارہ ایسا قبیح فعل کا ارتکاب کیا مسلسل بار بار خاکوں کی اشاعت کا مقصد مسلمانوں کے ایمانی جذبات کو مجروح کرنے کے سوا کوئی مقصد نہیں مغورب ویورپ یہ چاہتا ہے کہ مسلمان توہین رسالت کے مسلے کو بھی روٹین کے مسائل سے قیاس کرلیں لیکن یہ ان کی بھول ہے مسلمان کسی قیمت پر اپنے آقا و مولا حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی ناموس سے ایک لمحہ بھر بھی غافل نہیں ہو سکتا، توہین آمیز مواد کی دوبارہ اشاعت کے بعد امت مسلمہ کے جذبات ایک بار پھر بری طرح مجروح ہوئے ہیں دنیا بھر کے مسلمان سراپائے احتجاج ہیں ان کا مطالبہ ہے کہ نبیٔ آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والوں کو سرعام سزائے موت دی جائے صحافت کی آڑ میں صحافت کے وقار کا جنازہ نکالنے کا سلسلہ گستاخوں کو سزائے موت دے کر ہی بند کیا جا سکتا ہے اس بار توہین آمیز مواد کی اشاعت پر امت مسلمہ کو صرف احتجاج برائے احتجاج تک محدود نہیں رہنا چاہیے یورپ کے چالیس ممالک کے سربراہ جس طرح ایک میگزین کے دفاع کے لئے اکٹھے ہو گئے اس سے کہیں آگے بڑھ کر منظم انداز میں دنیا بھر

کے مسلم ممالک کے سربراہان کو اتحاد واتفاق سے گستاخوں کے خلاف میدان عمل میں اترنا ہوگا مسلم ریاستوں کے حکمرانوں کو پہلی فرصت میں اس شاتم رسول میگزین کے گستاخ ذمہ داران کو کیفر کردار تک پہنچانے اور ان کے حمایتی چالیس یورپ کے حکمرانوں کے سامنے تحفظ ناموس رسالت ﷺ مقدمہ پیش کرنے کے لئے عملی اقدام کرکے اس مسلے کی سنگینی کا مدعا عالم کفر کے سامنے رکھنا ہوگا اگر یورپ مسلم ریاستوں کے حکمرانوں کی بات کی طرف توجہ نہیں دیتا تو مسلم دنیا کو چاہیے وہ گستاخوں کے حمایتی ممالک کا ہر سطح پر بائیکاٹ کریں اور گستاخوں کے خلاف اعلان جہاد کریں ان ممالک کے سفیروں کو ناپسندیدہ شخصیات قرار دے کر مسلم ریاستیں اپنے ممالک سے ملک بدر کریں، عام عوام پر فرض ہے کہ اس ہٹ دہرمی کے بعد مسلمان ان گستاخ ریاستوں سے کوچ کر جائیں مزید ان ممالک کے ویزے نہ لگوائیں اور معاشرتی سطح پر ان کا بائیکاٹ کرکے ان کو معاشی طور پر مفلوج کردیں اگر مسلم دنیا یورپ ومغرب کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کردیں تو دیکھتے ہیں یورپ کی معیشت کا پہیہ کیسے چلتا ہے ؟عرب ممالک پر اب بھاری فرض عائد ہوگیا ہے کہ تیل کی تجارت سے انھیں بے دخل کریں ہم مسلمان زبانی کلامی مذمت کے عادی ہو گئے ہیں عملی اقدام کرنا ضروری خیال نہیں کرتے پھر غیر ریاستی عناصر کا رونا روتے ہیں مسلم دنیاکے نمائندہ پلیٹ فارم اوآئی سی اور عرب لیگ جیسے ادارے بھی توہین رسالت جیسے معاملے پر تادیبی کاروائی کرنے سے قاصر رہے ہیں اس کی اصل وجہ یورپ و مغرب کی اندھی تقلید اس سے حد

سے زیادہ امید وابستہ کئے رکھنا ہے جس کے باعث کوئی مسلم ریاست بھی پائیدار اقدام سے راہ فرار اختیار کرتی دکھائی دیتی ہے اب کی بار ایسا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ حالیہ حملہ اس بات کی غمازی کر رہا ہے کہ اگر یہ ناپاک حرکتیں جاری رہیں اور جن ریاستوں میں یہ حرکت ہو رہی ہے ان کی حکومتیں اس عمل کو روکنے کی بجائے اس کی حمایتی بن بیٹھی ہیں تو رد عمل ضرور آئے گا یہ رد عمل کہیں سے بھی ہو سکتا ہے اگر یورپ و مغرب نے اپنا دہرا معیار ترک نہ تو یہ تناؤ شدت بھی اختیار کر سکتا ہے ایک معروف مسلح عالمی مسلم تنظیم کی طرف سے اپنے رد عمل میں کہا گیا ہے کہ فرانس اسلام کے سے متعلق جارحیت پر نئے حملوں کے لئے تیار ہو جائے جس کا واضح مطلب ہے کہ اگر یورپ رسول اللہ ﷺ کی گستاخی ایسے ہی کرتا رہے گا اور مسلم ریاستوں کی طرف سے کوئی منظم مسنون رد عمل سامنے نہ آئے گا تو غیر ریاستی عناصر پر مشتمل طاقتیں ضرور اپنا کام کریں، گی جو عالمی سطح پر مسلح جدوجہد پر یقین رکھتی ہیں۔ مسلمانوں کو ایسے وقت میں سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرتے ہوئے گستاخان رسول کے لئے سر تن سے جدا کی سزا سوا کسی اور بات پر کمپرومائز نہیں کرنا چاہیے ،جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے گستاخان رسول کے خلاف جہاد کا اعلان کرنا مسلم ریاستوں کے حکمرانوں کی بھاری ذمہ داری ہے اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئیفوری اقدام کی ضرورت ہے۔ مغرب ویورپ کے نام واضح پیغام ہے کہ اگر تم نے پیغمبر اسلام ﷺ کی توہین کا ناپاک سلسلہ بند نہ کیا تو پھر پیش آمدہ متوقعہ عالمی جنگ اسلام اور

یہود و ہنود کے درمیان ان گستاخانہ خاکوں کی وجہ سے ہی ہوگی جس کا ذمہ دار دہرے معیار کا حامل یورپ و مغرب ہی ہوگا۔

لبیک محمد ﷺ صلے علیٰ۔۔۔۔گستاخ رسول کی ساز سر تن سے جدا

یورپ و مغرب نے انبیاء اکرامؑ کی توہین کرنا اپنا حق رائے دہی سمجھ کر دنیا کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کرنے کا خطرناک منصوبہ شروع کر رکھا ہے انبیاء اکرامؑ کی توہین آمیز فلمیں ،خاکے ،قرآن کی توہین ،توہینِ صحابہؓ سر عام ہو رہی ہے مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرامؑ پر ایمان لانا،ان سب اللہ کے بعد سے زیادہ ان سے محبت کرنا لازم وملزوم ہے جو بھی کسی نبیؑ کی توہین کرتا ہے تو اس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ۔انبیاء کرامؑ انسانوں میں سے وہ مقدس ہستیاں ہیں جنہیں نور نبوت سے آراستہ کرکے اس دنیا میں بھیجا گیااور انبیاء کرامؑ علم کے خزانے ،برائے راست اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتے ہیں آج تہذیبوں کے تصادم کے اس پر فتن دور میں نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت کو ماننے والے اربوں عاشقان رسول کے جذبات کو یورپ ومغرب متعدد بار مجروح کر چکا،ماضی قریب میں محمد الرسول اللہ ﷺ کے ٹرائل کے عالمی دن ''کے نام سے تیار کی گئی اس فلم نے عاشقان رسول کے دلوں کوایک بار پھر حزیں کر دیا ،دنیا بھر سے امریکی رویے اور گستاخ رسول کیخلاف عاشقان رسول کا سمندر امڈ آیا امریکی سفارت خانوں کے جلاؤ گھیراؤ کیا گیا اب یہی حرکت چارلی ہیبڈو نے ایک بار پھر کی ،ان حالات میں چند نام نہاد فاشٹ ، سیکولر لوگوں نے

اسے انتہا پسندی کے نام سے موسوم کیا اور بعض لوگ اعتراض اس حد تک کر گئے کہ گستاخوں کی حمایت کرنے والوں کی صف میں شامل ہو گئے دنیا بھر سے عاشقان رسول کا جم غفیر عالم کفر کو پیغام دے رہا ہے کہ گستاخ رسول کی سزا سر تن سے جدا، گویا عاشقان رسول نے مقدمہ دائر کر دیا رب العالمین کی عدالت میں کہ اے اللہ تو ہی فیصلہ فرما کہ نبی مکرم ﷺ کا کیا مقام ہے؟ نبیوں اور حضرت محمد ﷺ کی توہین کا ارتکاب کرنیوالا کس زمرے میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں آداب النبی ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے اونچا نہ ہونے دو ان کے سامنے اونچا نہ بولو جیسے تم ایک دوسرے کے ساتھ بلند آواز سے بولتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چل سکے سورت الحجرات آیت ۲۰) جو لوگ کہتے ہیں کہ رائے قائم کرنا ہر ایک کا حق ہے روکا) نہیں جا سکتا وہ مندرجہ بالا آیت مبارکہ پر غور کریں۔ پھر خالق کائنات فرماتے ہیں بے شک وہ لوگ جو اللہ اور رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب لوگ ذلیل لوگوں میں سے ہیں (المجادلہ ۲۰)۔ مندرجہ بالا آیت میں گستاخان رسول ﷺ اور ان کا ساتھ دینے والوں کو روئے زمین اور ذلیل ترین کہا گیا۔

مزید رب العالمین فرماتے ہیں بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ بھی دنیا و آخرت میں اپنی رحمت سے ان کو دور کر دے گا اور

اللہ نے ایسے لوگوں کیلئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے (الاحزاب ۵۷) یعنی دنیا میں ذلت کی موت اور آخرت میں جہنم کا عذاب سورۃ توبہ کی آیت نمبر 69 میں ارشاد ہوتا ہے کہ (رسول اللہ ﷺ کے گستاخ) یہ وہ لوگ ہیں جن کے دنیا و آخرت میں اعمال ضائع ہو گئے ہیں یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے یہ میرے اتنے مطیع و فرمانبردار ہیں کہ انبیاؑ اسوقت تک نہیں بولتے جب تک اللہ کا حکم نہیں ہوتا ہے یعنی یہ مقدس ہستیاں جب لب کشائی کرتی ہیں تو اللہ کی اجازت سے لب کشائی فرماتی ہیں معلوم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کی احادیث مبارکہ (گفتگو) حکم ربی سے ہوتی ہے تو آیئے فرمان رسول ﷺ پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں

1۔ نبی مکرم ﷺ اپنے رسول ﷺ کے گستاخ کے بارے میں کیا حکم صادر فرماتے ہیں یہ گستاخ رسول ﷺ ابو عفک یہودی کا قتل جسکی عمر 120 سال تھی اسکی گستاخی پر (عاشق رسول حضرت سالم بن عمیرؓ نے اس کو قتل کر دیا (الصارم المسلول صفحہ ۱۳۸

2۔ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ انس بن زنیم الدیلمی کو قبیلہ خزاعہ کے ایک بچے نے قتل (کیا آپ ﷺ نے خون کو رائیگاں قرار دیا (الصادم المسلول ۱۳۹

3۔ ایک گستاخ عورت آپ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی آپ ﷺ نے فرمایا میری (دشمن کی خبر کون لے گا تو خالد بن ولیدؓ نے اس کو قتل کر دیا (الصارم المسلول ۱۶۳

4۔ایک مشرک گستاخ آپ ﷺ کی گستاخی اور گالیاں دیا کرتا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کون ہے جو اسکی خبر لے گا حضرت زبیرؓ کھڑے ہوئے اور جا کر اسکو قتل کر دیا اسکا سامان آپ ﷺ نے ان کو تحفے میں دے دیا (الصارم المسلول صفحہ ۱۷۷)

5۔امام بخاری نے تفصیلا گستاخ رسول ابورافع کے انجام کا واقعہ بیان کیا ہے کہ یہ خود بھی گستاخی کرتا تھا اور دوسروں کو بھی گستاخی پر ابھارتا تھا یہ ملعون ایک بہت بڑے قلعے میں رہتا تھا آپ ﷺ نے اسکو قتل کرنے کے لئے سیدنا عبداللہ بن عتیکؓ کی امارت میں ایک وفد تشکیل دیا آپؓ اسکو قتل کرنے کے لئے مکمل پلان تیار کرکے قلعے میں داخل ہوئے اور اسے قتل کر دیا واپسی پر ان کی پنڈلی زخمی ہو گئی آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک پنڈلی پر لگا دیا وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔

6۔ملعون گستاخ رسول کعب بن اشرف کے قتل کے بارے میں آقائے دو جہاں ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ کون اس کو ٹھکانے لگائے گا یہ اللہ اور رسول ﷺ کو بہت ستا رہا ہے اس پر حضرت سیدنا محمد بن سلمہ انصاریؓ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر قتل کر دیا آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ بہت خوش ہوئے۔

۔گستاخ رسول ام ولد باندی کو ایک نابینا صحابی نے واصل جہنم کر دیا آپ ﷺ نے خون رائیگاں قرار دیے دیا۔

عہد خلفائے راشدینؓ میں جھوٹے نبیوں کے خلاف مسلح جدوجہد کرکے صحابہ کرام

نے نبی اکرم ﷺ کی عزت وناموس کو تحفظ کیا جو امت مسلمہ کیلئے گستاخوں کو قتل کرنے کی دلیل ہے۔

صحابہ کرامؓ کے عہد کے بعد ریجی فالڈ گستاخ کو سلطان صلاح الدین نے ،ابراہیم فرازی شاعر کو قاضی ابن عمرو نے،فلورا عیسائی عورت ، میری عیسائی عورت،اسحاق پادری،سانکو پادری،جرمیاس پادری،جانتبوس پادری، سیسی نند پادری،آئیزک پادری،پولوس پادری، تھیوڈومیر پادری کو حاکم اندلس عبدالرحمان نے،پادری پرٹیکٹس،،یوحنا کو قاضی اندلس قتل کروایا،یولوجئیس پادری کو فرزند اندلس نے قتل کروایا۔میجر ہردیال سنگھ کو غازی بابو معراج دین شہیدؒ نے،شروھانند سوامی کو غازی قاضی عبدالرشیدؒ،ملعون عبدالحق کو غازی محمد مانکؒ،تھورام کو غازی عبدالقیومؒ،پالامل زرگر کو غازی حافظ محمد صدیقؒ،ویر بھان کو نامعلوم غازی مسلمان ،اپم سنگھ کو غازی غلام محمد شہیدؒ،ڈاکٹر رام گوپال کو غازی مرید حسین،ہری چند ڈوگر کو غازی میاں محمد شہیدؒ، بھوشن عرف بھوشو کو غازی بابا عبدالمنان ،کلکتہ میں ایک گستاخ کو غازی امیر احمد شہیدؒ،چوہدری کھیم چند کو غازی منظور حسین شہیدؒ غازی عبدالعزیز شہیدؒ،گستاخ سکھ کو غازی محمد اعظمؒ،نینوں مہاراج کو غازی عبدالخالق قریشیؒ،لیکھرام آریہ سماجی کو نامعلوم غازی نے،پادری سیمسوئیل کے غازی زاہد حسینؒ،یوسف کذاب کو کوٹ لکھ پت کے کسی قیدی نے،ہیزرک.بروڈایڈیٹر کے غازی عامر چیمہ

شہیدؒ اور سلمان تاثیر کو غازی ممتاز قادری نے قتل کیا۔

مجھے خدشہ ہو رہا ہے کہ گستاخی کرنیوالے تو عیسائیت کو مانتے ہیں یا یہودی ہیں وہ کہیں گے کہ آپ اپنی آسمانی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کے فرامین بیان کر رہے ہو یہ تو ہمارے یہود و نصاریٰ) کے لیے حجت نہیں ہیں ہمارے انبیاء موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے فرامین دکھاؤ) جسکی ہم اطاعت کریں۔

۔ حضرت داودؑ فرماتے ہیں کہ (اے محمد ﷺ) میں ساری پشتوں کو تیرا نام یاد 1 دلاؤں گا پس سارے لوگ ابدالآباد تیری ستائش کریں گے (زبور شریف باب ۴۵ ملتقطاً) حضرت داؤدؑ فرماتے ہیں کہ آیئے حضرت موسیٰؑ کے دروازے پر چلتے ہیں فرماتے ہیں خداوند تیرا تیرے ہی درمیان سے یعنی ترے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی ﷺ برپا کرے گا تم اس کی سننا خداوند نے مجھ سے کہا وہ جو کچھ کہتے ہیں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی ان سے کہے گا اور جو میری باتوں کو جو وہ میرا نام لیکر کہے نہ سنے تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا (تورات کتاب (استثناء باب ۹ آیت ۱۵تا۱۹

بیان ہے توارت صحیفہ بسیعاہ باب ۲۹،۱۲ میں کہ پھر وہ کتاب (قرآن) کسی ان پڑھ

کو دیں گے کہیں گے اس کو پڑھ اور وہ کہے گا میں پڑھنا نہیں جانتا۔

حضرت مسیح انجیل یوحنا باب 16 آیت 13 تا 7 میں فرماتے ہیں کہ میں سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا مجھے تم سے بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ آئے گا تو تم کو سچائی کی راہ دکھائے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا اور میرا جلال ظاہر کریگا۔

انجیل برناباس کے باب نمبر 96 میں ہے کہ ایک یہودی مذہبی پیشوا نے ایک موقع پر عیسیٰؑ سے سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟ آپؑ نے جواب دیا کہ میں عیسیٰؑ بن مریم ہوں اس یہودی نے کہا کہ توارت میں مرقوم ہے اللہ تعالیٰ ایک نجات دہندہ عالم کو مبعوث کریگا وہ آکر ان ہی باتوں کا اعلان کرے گا جس کا حکم اللہ تعالیٰ دے گا اور دنیا میں وہ اللہ کی رحمت لے کر آئے گا کہا آپ وہ نجات دہندہ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا کہ یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے مگر میں نبی موعود نہیں ہوں اس نبی کی تخلیق مجھ سے پہلے ہوئی لیکن اسکا ظہور میرے بعد ہوگا اور جب ابلیس کے بہکانے کی وجہ سے بد بخت لوگ میری تعلیمات کو مسخ کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ دنیا پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا

اور اس پیغمبر کو مبعوث فرمائے گا جس کے لئے تمام کائنات کو اس نے تخلیق کیا ہے وہ پیغمبر اقتدار و قوت کیساتھ جنوب کی سمت سے ظاہر ہو گا بت پرستوں اور ان کے بتوں کو تباہ کر دے گا اور شیطان سے وہ اقتدار چھین لے گا جو اس نے انسانوں پر قائم کر لیا ہے وہ ان کی نجات کے لئے جو اس پر ایمان لائیں گے اللہ کی رحمت لے کر آئے گا مبارک ہیں وہ لوگ جو اس پر ایمان لائیں گے اور جب اس یہودی عالم نے اس پیغمبر اعظم اور نبی موعود کا نا دریافت کہا تو آپؑ نے فرمایا اس نجات دہندہ کا نام (بڑا) صفات ہے----------اس کا نام محمد ﷺ ہے۔

باب 97 میں رقم ہے کہ لوگوں نے یہ فریاد کی اے خدا اپنے رسول کو ہماری طرف بھیج اے محمد ﷺ دنیا کی نجات کے لئے جلدی تشریف لے آیئے۔

لیجئیے یہود و نصاریٰ کی کتب حضرت محمد عربی ﷺ کو سچا آخری، نبی موعود ہونے کا اعلان کر رہی ہیں یعنی حقیقت اور روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ اسلام سچا دین حضرت محمد ﷺ کا قرآن احادیث مبارکہ لاریب ہیں ان کا انکار کرنیوالے حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے بھی منکر ہیں اور حضرت محمد ﷺ کے دین سے راہ فرار اختیار کر کے دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا سامان خرید رہے ہیں

اورآسمانی حکم کی روشنی میں گستاخ رسول ﷺ واجب القتل ہے عالم کفر دجل فریب سے کام لینا چھوڑتا اور گستاخوں کو مسلمانوں کے حوالے کرتا لیکن ایسا نہیں ہوا،اس کے بعد عالم اسلام کو حق حاصل ہے کہ وہ نبی مکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کے گستاخوں اور ان کے حمایتیوں کو جہاں پائے قتل کر دے اگر یہ انتہا پسندی بنیاد پرستی ہے الحمد للہ ہر مسلمان انتہا پسند اور بنیاد پرست ہے کیونکہ ہر مسلمان کی بنیاد خانہ کعبہ قرآن اور انتہا عشق مصطفیٰ ہے عالم کفر جتنا مرضی جھوٹ فریب سے کام لے لے مسلمان اللہ و رسول ﷺ کے دامن رحمت کو کبھی نہیں چھوڑ سکتے اور عالم کفر کی یہی گھٹیا حرکتیں میدان جہاد کی راہ ہموار کرکے انہیں دنیا میں عبرت ناک شکست دینے کا باعث بن رہی ہیں۔ کرہ ارض پر اسلام غالب ہونے کے لئے آیا ہے یہود و ہنود اس دین حق کے غلبے کو روکنے کے لئے اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں ان اوچھے ہتھکنڈوں اور مکر وہ سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلامی نظام خلافت قائم کرکے عالمی اسلامی حکومت قائم کرنا ہو گی ۔اور اسلامی نظامِ خلافت ہی گستاخانِ رسول کو لمحہ بھر میں کیفرِ کردار تک پہنچا سکتا ہے یاد رہے کہ گستاخان رسول کو صرف عہد خلافت میں ہی سزا دی گئی اس کے بعد غیر اسلامی نظام نے ڈھیرے ڈالے تو انسان ساختہ باطل طاغوتی نظام نے گستاخان رسول کو سزا دینے کی بجائے انھیں مجرم کی بجائے ہیرو بنا کر پیش کیا یہ سلسلہ آج تک چل رہا ہے مسلمان ممالک کے سربراہان مسلمانوں کو حقیقی معنوں میں امت بنانے کے لئے عرب لیگ اور آ و آئی سی ختم

کرکے ادارہ خلافت قائم کرکے امیر المومنین کا تقرر کرکے دور حاضر کے چیلنجز کا مقابلہ کر سکتے ہیں اس عمل سے امت مسلمہ میں وحدت قائم ہوگی امت کا نظام دفاع تعلیم، معیشت، سماجیات، تہذیب وتمدن مستحکم ہوگا اسی نظام میں مسلمانوں کے تمام، مسائل کا حل ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کی سزا سر تن سے جدا اسلام کا بنیادی دستور وقانون ہے جسے کوئی نہیں بدل سکتا جو قوتیں ایسا کرنے کی سوچیں گی انہیں غازی علم الدین شہیدؒ کے روحانی بیٹے شکست فاش دے کر رہیں گے نبی اکرم ﷺ کی عزت وناموس کیلئے اپنی جانوں کے نذرانے ہر دور میں اہل ایمان نے پیش کئے غازی علم الدین شہیدؒ انہی سرفروشوں کے سلسلے کی ایک کڑی کا نام ہے غازی علم الدینؒ شہید نے گستاخ راج پال کو قتل کرکے آنے والے مسلمانوں کے نام جرات وغیرت کا پیغام دیا ہے کہ اے مسلمانو اگر وقت کے حکمران گستاخ کو سزا دینے سے قاصر نظر آئیں تو رسول اللہ ﷺ کے فدا کار بن کر اس گستاخ کو واصل جہنم کردینا یہی عشق مصطفیٰ ﷺ کی معراج ہے غازی علم الدین شہیدؒ کے یوم شہادت سے لیکر آج تک سب مسلمان عاشق رسول غازی علم الدین شہیدؒ کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کررہے ہیں غازی علم الدینؒ شہید کا جرات مندانہ کردار آج تک مسلمانوں میں زندہ ہے غازی ممتاز قادری نے اس عظیم کردار کو دہرا کر ثابت کردیا ہے کہ مسلمان اپنے نبی ﷺ کی توہین وتنقیص برداشت نہیں کر سکتے

اپنے نبی آقا و مولا ﷺ کی وعزت وناموس کیلئے اپنی جان قربان کرنا اہم دینی فریضہ سمجھتے ہیں ابھی تک ممتاز قادری کا رہا نہ ہونا بہت بڑی بد قسمتی کی بات ہے کہ ایک عاشق رسول غازی علم الدین شہیدؒ کو انگریز سرکار نے پھانسی پر چڑھایا جبکہ دوسری طرف اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک پاکستان میں دور حاضر کے غازی عاشق رسول ملک ممتاز حسین قادری کو مسلمانوں کے اکثریتی ملک میں مسلمان حکمران، ہونے کے باوجود سزائے موت دے کر پابند سلاسل کئے ہوئے ہے جس پر جتنا افسوس۔ جتنی مزمت، احتجاج کیا جائے کم ہے پاکستانی عشق رسول ﷺ کے دعویدار حکمرانوں سے قوم پر زور مطالبہ کر رہی ہے کہ پاکستانی مسلمانوں کی گورنمنٹ غازی ممتاز قادری کی باعزت رہائی کا اعلان کرے۔

قارئین کرام ! اب حال ہی میں فرانس کے ایک ہفتہ وار میگزین چارلی ہیبڈو نے کے بعد پھر 14 جنوری 2015 کے شمارے میں ایک بار پھر توہین آمیز خاکے 2006 شائع کر دیئے ہیں اس میگزین نے مسلمانوں کے جذبات کو انتہا درجے تک مجروح کرنے کے لئے روٹین پرنٹ ساٹھ ہزار کاپیوں کی بجائے تیس لاکھ کاپیاں چھپوا کر تقسیم کرنے کا اعلان کیا ہے جو اس وقت مارکیٹ میں موجود ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ اس توہین آمیز حرکت میں یورپ کے ان چالیس ممالک کا بھی حصہ ہے جنھوں نے گستاخانہ خاکوں کی اشاعت پر تو کوئی ایکشن نہ لیا جب اس پر حملہ ہوا تو اس کی حمایت میں ریلیاں نکال کر سا شاتم رسول میگزین کے ذمہ داروں کے حق

میں سڑکوں پر آ گئے جب درجنوں اخبارات ، رسائل وجرائد توہین آمیز مواد چھاپ رہے تھے تو انہی قوتوں نے ان کے خلاف کوئی کاروائی کرنے کی بجائے اس شر، فتنے پر مبنی عمل کو ان کا صحافتی حق قرار دیا جس سے انتقامی کیفیت کا پیدا ہونا لازم وملزوم تھا اگر گستاخی کا ارتکاب کرنے والے شاتم رسول یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اس ناپاک جسارت کے بعد بچ جائیں گے تو یہ ان کی بھول ہوگیکیونکہ مسلم ممالک میں یورپی تہذیب کے دلداہ ملک ترکی نے جس جرات مندانہ کا سرکاری سطح پر اظہار کیا ہے وہ قابل دید ہے کہ ایک سیکولر ملک میں عشق رسول ﷺ کی تڑپ اس قدر ہے تو عرب، ایشیاء، مشرق وسطہ میں کس قدر ہوگی ؟ شاہد یورپ ومغرب اس کا اندزاہ لگانے سے قاصر ہے

پاکستان کی قومی اسمبلی نے گستاخانہ خاکوں کے خلاف متفقہ قرار داد منظور کر لی ہے ایوان غلام ہیں غلام ہیں رسول کے غلام ہیں، غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے کے ایمان افروز نعروں سے گونج اٹھا، پاکستان کی تمام مذہبی قوتوں نے گذشتہ ملک گیر احتجاج کیا ہے ان کا کہنا تھا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے مسلمان اس دہشت گردی کا بدلہ ہر قیمت پر لیں گے آزاد کشمیر میں بھی خاکوں کی اشاعت کے خلاف احتجاج جاری ہے، ویٹی کن سٹی میں مقیم عیسائیوں کے پوپ نے بھی نازیبہ خاکوں کی اشاعت کی مذمت کی ہے سابق امریکی رکن کانگریس ران پال کا کہنا ہے کہ فرانسیسی میگزین پر حملہ حکومتی ایجنسیوں کی کاروائی ہیافغان طالبان نے کہا ہے کہ خاکے شائع کرنے والے

انسانیت کے دشمن ہیں خاکوں کی دوبارہ اشاعت کی پرزور مذمت کرتے ہیں اسی طرح کینڈا کے سرکاری ادارے نے متنازعہ مواد شائع نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے سی بی سی کا کہنا ہے کہ اسلام نے حضرت محمد ﷺ کی شبیہ پر پابندی عائد کی ہے ہم بھی اس کا احترام کریں گے فرانسیسی میگزین نے اشتعال انگیزی سے کام لیا ہم یہاں ایک بار پھر اعادہ کرنے پر مجبور ہیں کہ مسلم ریاستوں کے حکمران توہین رسالت ﷺ کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر عملی اقدام کریں اگر مسلم دنیا کے حکمران گستاخوں کو سرعام سزائے موت دینے میں کامیاب نہ ہوسکے اور معمول کے مطابق گستاخوں کے حامی ممالک سے دوستانہ تعلقات استوار رکھے تو پھر اللہ ورسول ﷺ اور غیرت مند، عشق رسول ﷺ سے سرفراز مسلمان عوام انہیں کسی صورت معاف نہیں کریں گے۔اب بھی وقت ہے کہ یورپ ومغرب تہذیبوں کے تصادم کو روکنے کے لئے اس گھٹیا حرکت کو روکے اور گستاخوں کو اسلام کے اصولوں کے مطابق سزا دے اگر ایسا نہ ہوا تو پھر مسلمان نبیٔ مکرم ﷺ کی ناموس کے تحفظ کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں جس کا نتیجہ عالمی تہذیبی جنگ کی صورت میں رونما ہوسکتا ہے۔

دشمن کی نئی چال

دشمن کبھی بھی اپنے حریف کی فلاح و بہبود کے بارے میں نہیں سوچ سکتا دشمن اپنی دشمنی سے باز نہیں آتا اگر کوئی اپنے دشمن کو دوست سمجھنا شروع کر دے تو اس سے بڑا احمق کوئی نہیں ہوتا کیونکہ دشمن اپنی دشمنی کا رنگ دکھانے سے باز نہیں آتا لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ پاکستانی حکمران ہر دور میں اپنے ازلی دشمن کے بارے میں دوست کا نظریہ رکھے ہوئے ہیں اس سے بھاری سودی قرضے بھی لئے جاتے ہیں جس کے بوجھ تلے قوم دب گئی ہے ہر موڑ پر اس نے پاکستان سے دوستی کے روپ میں دشمنی کی ، پاکستان کی ترقی اسے ہر گز پسند نہیں ہے وہ ہمیں مسائل کی دھل دھل میں پھنسا دیکھنا چاہتا ہے اس لئے تو ہمارے لئے نت نئے مسائل پیدا کر کے ہمیں do more کا آڈر دے دیتا ہے ہمارے حکمران جی حضور کے سوا کچھ نہیں کہتے ، پاکستان کے اچھے سے اچھے کام پر وہ راضی نہیں ، اس دشمن پاکستان کو دنیا امریکہ کے نام سے جانتی ہے اس کی منافقانہ پالیسیاں ہماری ملکی سلامتی ، وقار کے لئے خطرہ بن چکی ہیں ماضی کے تلخ حقائق میں جائے بغیر اگر حالیہ امریکی صدر اوباما کے دورۂ بھارت کی بات کی جائے تو اس کی دشمنی صاف ظاہر ہو جاتی ہے کہ اپنے پٹی بھائی بھارت کو ایشین ٹائیگر بنانے کے لئے امریکہ بہادر بھارت پر کیا

کیانوازشیں کر رہا ہے؟ اس کی جھلک حالیہ دورہ بھارت سے محسوس کی جا سکتی ہے بھارت جو پاکستان کی سلامتی کے لئے ایک خطرہ ہے امریکہ اس کی سپورٹ کرکے پاکستان کی ترقی کی راہیں مسدود کرنا چاہتا ہے بھارت کو ایسے حالات میں سلامتی کونسل کا مستقل ممبر بنانے کی حمایت، واشنگٹن کا اس کے ساتھ ایٹمی توانائی پر معاہدہ، اور جوہری مواد کی نگرانی سے دستبرداری، ڈرون کی مشترکہ تیاری سمیت دفاع پر معاہدہ خطے میں طاقت کے عدم توازن کو قائم کرنے سازش نہیں تو اور کیا ہے؟ ساری دنیا جانتی ہے کہ بھارت پاکستان کے اندر مسلح گروہوں کو استعمال کرکے عسکری کاروائیاں کروا رہا ہے جس سے ملک میں دہشت گردی کی شدید ترین لہریں پیدا ہوئیں ہیں ملک کو اس کے باعث ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے حکومت پاکستان نے اس کا نوٹس بھی لیا ہے مگر صدائے بصحرا کے سوا کچھ زیادہ کارگر ثابت نہیں ہوئی۔ ان حالات واقعات میں امریکہ کا بھارت کو ایٹمی، سیاسی سپورٹ کرنے کا کیا مقصد ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ امریکہ انڈیا کے ذریعے پاکستان کو کنٹرول کرنا چاہتا ہے اسی لئے تو یہ بھارت کا رعب پاکستان پر ڈال کر اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے طاقت کے نشے میں چور بھارت پاکستان میں اپنی کاروئیاں جاری رکھے تاکہ پاکستان میں بدامنی پیدا ہو اس کو جواز بنا کر پاکستان کو ناکام ریاست قرار دیا جائے اور اس کے ایٹمی اثاثوں پر قبضہ کیا جاسکے (میرا ایمان ہے کہ ایسا برا دن کبھی نہیں آئے گا کیونکہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اس ملک پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے

لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے حکمرانوں نے کس حد تک اس پر تشویش کا اظہار کیا ہے؟ (
مبصرین کا کہنا ہے کہ امریکہ اور بھارت کے اس ایٹمی معاہدے کے بعد پاکستان کو ضرور
تشویش ہونی چاہیے کیونکہ بھارت اب مکمل طور پر مقامی ذخائر کو اپنے ایٹمی ہتھیاروں
کے پروگرام کی طرف موڑ سکتا ہے اور ہتھیار سازی کی رفتار کو بڑھا سکتا ہے ۔یعنی
سرحدوں کی دوسری جانب ممکنہ طور پر ایٹمی ہتھیاروں میں اضافہ ہو سکتا ہے جو خطے
میں مزید بھارتی بدمعاشی کا باعث بن سکتا ہے اس عدم توازن کی فضا کا خاتمہ اول ین
فرائض میں سے ہے پاکستان کی طرف سے اگر تاخیر ہو گئی تو معاملہ مزید سنگین ہو جائے گا
کچھ مبصرین کا کہنا ہے کہ حالیہ امریکہ کا بھارت سے ایٹمی معاہدہ بھارت کو بدمعاشی کا،
لائسنس دینے کے مترادف ہے اس سے امریکہ کا اصل چہرہ بے نقاب ہوگیا ہے ۔پاکستانی
حکمرانوں کو اب بھی اپنا قبلہ درست کرلینا چاہیے ۔اس معاہدے کے بعد یقینا پاکستان کو
بھی الگ نئی سوچ کو اپنانا ہوگا پاکستان کے حکمران کس پالیسی پر عمل پیرا ہیں صرف
اخبارات میں بیان دینے ،زبانی کلامی احتجاج سے مسلہ حل ہو جائے گا ہر گز نہیں بلکہ
اس کے لئے قومی سطح پر داخلہ وخارجہ پالیسی کو تبدیل کرنا ہوگا امریکہ کی منافقانہ
پالیسیوں کو مد نظر رکھ کر آگے بڑھنا ہوگا ہم بحیثیت قوم ابھی تک اپنے اصل دشمن کا
تعین ہی نہیں کر سکے کتنے افسوس کی بات ہے کہ امریکہ جیسا پاکستان دشمن ملک ہمارے
حکمرانوں کا بہترین دوست اور مضبوط ترین اتحادی ہے جس نے ہر دور میں ہماری ملکی

سلامتی کے ساتھ کھیلنے سے دریغ تک نہیں کیا وہ اپنے جنگی معاملات اور جرائم ہمارے کھاتے میں ڈالنا چاہتا ہے جس میں کافی حد تک وہ کامیاب ہو گیا ہے، اگر امریکہ ہمارا مخلص دوست ہوتا تو مسلۂ کشمیر قیام پاکستان کے فوری بعد ہی حل ہو چکا ہوتا، دو جنگوں میں ہمارا مخالف نہ ہوتا، ڈرون حملوں سے پاکستان کی سلامتی کا جنازہ نہ نکالتا، عسکریت پسندوں کی پشت پناہی کا الزام اس پر نہ لگتا۔ ہمارے ارباب اقتدار نے غور کرنے کے باوجود سبق حاصل نہیں کیا کہ بھارت کی کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف امریکہ یا اقوام متحدہ نے کوئی اقدام نہیں کئے جبکہ کشمیریوں کی جان ومال کی حفاظت کرنے والے کشمیری حریت پسندوں کی جدجہد کو روکنے پر بھارت جب امریکہ کے سامنے واویلا کرتا ہے تو اس پر امریکہ بہادر فوری حرکت میں آجاتا ہے مولانا مسعود اظہر، مولانا فضل الرحمان خلیل، حافظ سعید عالمی دہشت گرد قرار دے کر لشکر طیبہ، جیش محمد، جماعتہ الدعوۃ پر فوری پابندی لگا دیتا ہے اس کے برعکس جمہوری اصولوں کی روشنی میں کشمیریوں کی رائے کے مطابق مسلہ کشمیر حل کروانے میں مجرمانہ خاموشی اختیار کر لیتا ہے آخر کیوں؟ الحاصل امریکہ کی دوغلی چال خطے کی امن وسلامتی کے لئے شدید خطرے کی گھنٹی بن گئی ہے جس کا مقصد پاکستان کو زچ کرنا ہے حالیہ امریکی صدر کا دورہ بھارت اسی چال کا حصہ ہے قومی سطح پر پاکستان کو اپنی پالیسیوں پر از سر نو غور کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

سانحہ شکار پور پاکستان کے خلاف سازش

شکار پور میں جمعہ کے دن شیعہ مذہب کی ایک عبادت گاہ امام بارگاہ کربلا معلی میں اس وقت خود کش حملہ ہوا جب لوگ عبادت میں مصروف تھے جس کے نتیجے میں پچاس افراد کا قتل عام اور ساٹھ کے قریب زخمی ہوگئے اس افسوس ناک سانحہ نے قوم کو ایک بار پھر رنجیدہ کردیا ہے سانحہ راولپنڈی مدرسہ تعلیم القرآن کے بعد کسی بھی مذہبی عبادت گاہ میں یہ بڑا حملہ ہے اس سانحہ کے ملک پر بہت منفی اثرات مرتب ہوں گے اس واقعہ کا مقصد پاکستان میں شیعہ سنی لڑائی کو منظم طریقے سے شروع کروانا ہے جس کا پاکستان متحمل نہیں ہوسکتا یہ سفاکانہ، فسطائیت پر مبنی واقعہ اہل تشیع کا قتل عام کھلی ،بربریت ہے اور پاکستان کو خطرے میں دھکیلنے کی گھناونی سازش ہے ایک عرصہ سے پاکستان میں مختلف طبقات کو آپس میں لڑانے کی سازشیں ہو رہی ہیں کبھی سیکولر سیاستدان مذہبی قائدین کے خلاف انتہا پسندی کا مظاہرہ کرتے آئے ہیں تو کبھی شیعہ سنی لڑائی ملک میں کروانے کے لئے شیعہ کمیونٹی پر حملے ہونا شروع ہو جاتے ہیں تو کبھی سپاہ صحابہؓ کے لیڈران کو شہید کرکے ملک میں انارکی پھیلانے کا ناپاک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے تو کبھی ملک میں مسلک اہلسنت والجماعت کی دو بڑی جماعتوں بریلوی اور دیوبندی لڑائی لے لئے ان کے جید علمائے کرام کو شہید کرکے ملک میں خانہ جنگی کی کیفیت

پیدا کی جاتی ہے قوم بھی بہت صابر ہے کہ ملک کے وسیع تر مفاد کی خاطر اپنا ذاتی انفرادی نقصان برداشت کر رہی ہے اب سانحہ شکار پور رونما ہو چکا جو میرے نزدیک شیعہ مذہب کا قتل عام ہے جس کی کسی قیمت پر کوئی بھی مذہبی، دینی، مسلکی قوت حمایت نہیں کر سکتی یہ سراسر ظلم، حیوانیت ہے کہ ایک مذہب کے لوگ اپنی عبادت میں مصروف ہیں تو ان بے گناہوں کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا یقینا یہ فعل قابل مذمت ہی نہیں بلکہ قابل گرفت بھی ہے حکومت کی طرف سے کسی بھی سانحہ پر چند دن افسوس، احتجاج کرکے اس پر مٹی ڈالنے کی پالیسی کا نتیجہ ہے کہ ملک میں دہشت گردی کا ناسور بڑھتا ہی جا رہا ہے اگر حکومت سنجیدگی سے سانحہ تعلیم القرآن پر ایکشن لیتی تو یقینا یہ سانحہ کرنے کی دشمن کو جرات نہ ہوتی حکومت اس وقت بھی زبانی جمع خرچ سے آگے پیش رفت نہ کر سکی۔ ہم تو کئی بار حکومت کی خدمت میں گزارش کر چکے ہیں کہ اصل دشمنوں کا تعین کیا جائے ہمارے اصل دشمن تو امریکہ، اسرائیل اور بھارت ہیں جو ایسے واقعات میں ملوث ہیں ہر سانحہ، واقعہ کے تانے بانے وہیں جا کر ملتے ہیں لیکن حکومت اصل دشمنوں کا نام لینے سے نہ جانے کیوں گھبراتی ہے؟ اب بھی ماضی کی طرح چند دن احتجاج مذمت کے بعد سانحہ شکار پور کو بھی بھلا دیا گا تو سانحہ سے بڑھ کر سانحہ ہوگا اس سانحہ کی آڑ میں صرف مخالف جماعت کے کارکنوں کو پکڑ لینا کوئی کام نہیں یہ روایتی کاروائیاں ہیں جس کا ملک وملت کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ الٹا نقصان ہوا۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ہماری حکومت مسائل

کے حل میں سنجیدہ ہر گز نہیں بلکہ ہر دور کے حکمرانوں نے ہر پیدا ہونے والے مسلے میں اتنی غفلت برتی کہ ہر مسلے کو غیر ملکی ایجنسیوں نے اپنے کنٹرول میں لے کر اسے اپنے مخصوص مقاصد کے لئے استعمال کیا اب بھی بہت سے مسائل کا تدارک ہو سکتا ہے اس کے لئے ہوش مندی نیک نیتی کی ضرورت ہے بغیر کسی بیرونی دباؤ کے حکومت کو اب بھی عملی اقدام کی طرف آ کر معاملات کو سلجھا لینا چاہیے حکومت نے جو موجودہ اقدام کئے ہیں وہ ناکافی ہی نہیں بلکہ سرے سے ہی غلط ہیں یا ان میں ابہام بہت زیادہ پایا جاتا ہے اس سے منفی تاثر پیدا ہو رہا ہے مثال کے طور پر جب سپاہ صحابہؓ اور اہل تشیع مذہب کی آپس میں مخالف تحریکیں چلیں تو سپاہ صحابہؓ کا ہی نہیں بلکہ پوری قوم کا مطالبہ تھا کہ جو بھی صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کی شان اقدس میں توہین کرے اس کو غیر مسلم اقلیت اور سزائے موت کا حق دار قرار دیا جائے ملکی سطح پر ایسا قانون فوری بنایا جائے لیکن حکومت نے اس کی طرف بالکل توجہ نہ دی میاں نواز شریف کے دور حکومت میں مولانا عبدالستار خان نیازیؒ کی سربراہی میں قائم کمیٹی نے اس کا حل تلاش کر لیا ایک ضابطۂ اخلاق بنایا گیا جس پر سب متفق تھے مگر اس پر عمل نہ کیا گیا جس کی وجہ سے تناؤ بڑھتا ہی چلا گیا اتنا بڑا کہ اب معاملہ سپاہ صحابہؓ اور اہل تشیع قائدین کے ہاتھوں میں بھی نہیں رہا بلکہ یہ معاملہ اب غیر ملکی ایجنسیوں کے ہاتھوں میں دکھائی دیتا ہے حالیہ حملہ بھی انہی وطن دشمن ،مذہب دشمن قوتوں کا شاخسانہ ہے جو ملک میں کسی قیمت پر

امن نہیں چاہتیں اسی طرح حکومت نے اب لاؤڈ سپیکر ایکٹ پر سختی سے عمل کروانا شروع کردیا ہے جس کے نتیجے میں ہزاروں علما کرام کو توہین آمیز طریقے سے گرفتار کیا جارہا ہے جو کہ سراسر غلط ہے ہماری اس سلسلے میں گذارش ہے کہ لاؤڈ سپیکر پر پابندی نہ لگائی جائے بلکہ ایسی فرقہ وارنہ تقاریر کرنے والوں کے خلاف قانون حرکت میں آنا چاہیے لاؤڈ سپیکر پر پابندی دین اسلام کی تبلیغ کا گلہ گھوٹنے کے مترادف ہے ،ایسے ہی حکومت نے فرقہ وارنہ لٹریچر پر پابند عائد کی ہے مگر فرقہ وارنہ لٹریچر کی تعریف ہی نہیں کی پکڑ دھکڑ شروع ہو گئی نتیجہ کیا نکلا کہ ختم نبوت جیسے مقدس مشن کے لٹریچر کو تقسیم کرنے والوں کو بھی گرفتار کرکے جیلوں میں بھیج دیا گیا جس سے مذہبی حلقوں میں گہری تشویش پائی جارہی ہے حکومت کو چاہیے کہ فرقہ وارنہ لٹریچر کا دائرہ کار مقرر کرکے اس کے خلاف کاروائی عمل میں لائے ۔حکومت کے ایسے اقدام سے وقتی طور پر تو اثرات ہو ں گے تادیر نہیں ۔پتہ نہیں حکومت کو ایسے غلط مشورے کون دیتا ہے؟ جن میں پائیداری کا سرے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور نہ جانے حکمران ایسے غلط مشوروں کو کیوں قبول کرلیتے ہیں ؟

مندرجہ بالا مثالیں اس امر کی طرف اشارہ ہیں کہ تمام معاملات سلجھانے میں حکومت ہمیشہ کاہلی ست روی کا شکار یا غلط طریقہ کار پر عمل پیرا رہی جس کے نتائج مثبت کی بجائے منفی مرتب ہوئے ۔حکومت کے پاس ابھی بھی وقت ہے

مذہبی، فرقہ وارنہ، سیاسی، معاشرتی تعصب، تناؤ، اختلافات کو ختم کرنے کے لئے درست
سمت اختیار کرتے ہوئے میدان عمل میں اترے تاکہ دشمن کے عزائم کو خاک میں ملایا
جاسکے۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے اور اس کے لئے ہمیں مخلصانہ جدوجہد
(کرنے کی توفیق عطا فرمائے (امین

یوم یکجہتی کشمیر سے آزادیٔ کشمیر تک

برصغیر پر مغلوں کی حکومت 1586 سے 1752 تک رہی اس کے بعد 1752 سے 1846 تک یہاں پر سکھوں کی حکمرانی رہی 1819 سے 1846 تک انگریز کی حکمرانوں کا دور ہے اس دور میں کشمیر کو سکھوں ڈوگروں سے انگریزوں نے 75 لاکھ شاہی نانک سکھوں کے عوض خریدا، سو سال تک ڈوگروں نے اہل کشمیر پر ہوا کے علاوہ سب چیزوں پر ٹیکس عائد کردیا13 جولائی 1931 کو 22 کشمیری نوجوانوں کو بے دردی سے شہید کردیا گیا جس کے باعث برصغیر کے مسلمان بہت زیادہ غمگین ہوئے لاہور سے اس واقعہ کا شدید رد عمل ظاہر ہوا اہلیان لاہور کی طرف سے کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا قیام کیا گیا جس کے سربراہ ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ مقرر کئے گئے تھے آل انڈیا مسلم لیگ نے اس کمیٹی کی حمایت کا علان کیا ۔ قائد اعظم نے 1936 اور 1944 کو کشمیر کے دورے کئے ۔ 1945 کو نہرو نے کشمیر کا دورہ کیا تو اس دوران کشمیریوں نے نہرو پر جوتوں کی بارش کردی جو اس امر کا اظہار تھا کہ کشمیری مسلمان ہندوؤں کے ظلم سے تنگ تھے اور انھیں بطور حکمران پسند نہیں کرتے تھے معاہدہ تاشقند، شملہ، اعلان لاہور جیسے معاہدوں پر اقوام متحدہ کی قراردادوں پر بھی بھارت نے عمل نہ کیا بلکہ دریائے جہلم ، دریائے چناب، دریائے نیلم پر ڈیم بنائے گئے تاکہ کشمیر اندھیروں میں ڈوب جائے بھارت

کی دراندازیوں، ظلم وستم سے تنگ آ کر 1940 میں تحریک جہاد کشمیر کا آغاز کیا گیا اسی سال عالمی اسلامی کانفرنس کا نعقاد بھی کیا گیا، بھارت کی 8 لاکھ فوج کشمیر میں داخل ہو کر مسلمانوں کی عزات وناموس سے کھیل رہی ہے بھارتی دہشت گردی، جارحیت کا یہ عالم ہے کہ کسی مسلمان کی کشمیر میں جائیداد، اموال، کاروبار، ادارے، عزت وناموس تک محفوظ نہیں۔ بھارتی فوج جب چاہتی ہے کشمیری نہتے مسلمانوں پر بربریت کے پہاڑ توڑنا شروع کردیتی ہے بھارت کی سفاکیت کا یہ واضح ثبوت ہے کہ گذشتہ 30 سالوں کے دوران 1 لاکھ کشمیری مسلمان کشمیر کاز کے لئے جام شہادت نوش کر چکے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں بے گناہ کشمیری مسلمان ہمیشہ کیلئے معذور ہو چکے ہیں۔برطانوی لندن ٹائمز کے مطابق 10 اکتوبر 1947 تک مہاراجہ ہری سنگھ نے 2 لاکھ 37 ہزار مسلمانوں کو جموں وکشمیر میں شہید کیا گیا اس ظلم وبربریت میں جہاں بھارت کی سفاکیت کا عنصر موجود ہے وہاں ہی اقوام متحدہ کے منافقانہ رویے کا بھی بے حد عمل دخل ہے کہ آج تک بھارت اقوام متحد کی کسی قرار داد کو کسی کھاتے میں لانے کے لئے تیار نہیں ہوا کیونکہ کہ اقوام متحد کے کرتے دہرتے بھارت کی پشت پر کھڑے ہیں اور یہی لوگ مسلہ کشمیر حل کروانے کی دلی طور پر مخلص ہی نہیں ہیں اسی لئے تو بھارت اقوام متحدہ کی قراردادوں کو ردی کی ٹوکری میں پھینکتا جارہا ہے اور اقوام متحدہ کے کرتے دہرتے ہمیشہ مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جس کے باعث مسلمانوں میں کشمیری مسلمانوں کی عزت وناموس بچانے کا داعیہ پیدا ہوا تحریک مجاہدین، حرکت

الانصار، حرکت المجاہدین، حرکت الجہادی الاسلامی، جیش محمد، لشکر طیبہ کے نام پر نوجوان میدان جہاد میں کود پڑے۔جذبہ جہاد سے سرشار ان نوجوانوں نے بھارتی فوج کو دیوار کے ساتھ لگا کر رکھ دیا اپنی جان بچانے کے لئے بھارت نے واویلا کیا تو عالمی دباؤ کے بعد ان جہادی قوتوں پر پابندی لگا دی گئی مگر نام نہاد منصفوں نے کشمیری مسلمانوں کیی آزادی کی بات نہیں کہ اس پر کشمیری مسلمان اور عالم اسلام ان دہرے معیار کے حامل متعصب رہنماؤں سے سوال کرنے کا حق رکھتا ہے کہ جب بھارت کشمیری مسلمانوں پر ظلم کرتا ہے تو تب اقوام متحدہ پاکستان کے پرزور مطالبے کے باوجود بھارت کی جارحیت کا نوٹس کیوں نہیں لیتا؟؟؟؟ اس دہرے معیار کے باعث بصیرت مسلم رہنماؤں کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ غیر مسلموں کا نمائندہ پلیٹ فارم ہے جہاں مسلم کشی اور تحفظ غیر مسلم کے فیصلے ہوتے ہیں۔۔۔اسلامی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ اگر سکاٹ لینڈ میں ریفرنڈم ہو سکتا ہے تو اقوام متحدہ کشمیر میں ریفرنڈم کیوں نہیں کرواتا؟؟؟

فروری کو ہر سال دنیا بھر کے مسلمان کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کے لئے یوم کشمیر 5 مناتے ہیں اس سلسلے میں دنیا بھر کے مسلمان کشمیریوں کے حق میں لاتعداد جلوس، ریلیاں نکالتے ہیں، جلسے، کانفرنسز، سیمینارز کا اہتمام کرتے ہیں نصف صدی سے زائد عرصہ گزر گیا پاکستان کو آزاد ہوئے اور کشمیریوں کے حق میں صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے مگر (نام نہاد عالمی رہنماؤں (اقوام متحدہ

کا ضمیر ابھی تک نہیں جاگا۔۔۔ کسی نے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے لئے عمل اقدام کرنے کی طرف توجہ نہ دی۔مذمتی قرادردوں کے پاس کرنے، جلسے، جلوس کانفرسز، سیمینارز کرنے سے مسلہ کشمیر حل نہیں ہوگا کیونکہ عالمی ضمیر مسلم حقوق کے، لحاظ سے خواب غفلت میں سویا ہوا ہے کشمیر سمیت تمام عالم اسلام کے دیرینہ مسائل کے حل کے لئے مسلمانوں کے عالمی سطح پر اسلامی اقوام متحدہ (خلافت) کو بحال کرنا ہوگا جس کا قرآن کی روشنی میں ایک سربراہ ہو اس طرح امت مسلمہ کی کرنسی، مادی وروحانی وسائل، ڈرائع ابلاغ، سیاسی، معاشی، دفاعی، تعلیمی، اقتصادی، سائنسی، تہذیبی قوت ایک مرکز کے گرد جمع ہو جائے گی تب عالم اسلام جو بات کرے گا تو اس کی وقعت ہوگی کشمیر سمیت تمام کرہ ارض کے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ یقینی ہوسکے گا اسلامی اقوام متحدہ کے قیام کے بعد دیکھتے ہیں کون کرہ ارض کے کسی مسلمان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھتا ہے اس پوزیشن پر آنے کیلئے مسلم حکمرانوں کو اپنے ذاتی مفادات قربان کرکے اخلاص نیت کے ساتھ عملی میدان میں قدم رکھنا ہوگا اگر ایسا نہ ہو سکا تو مسلمان ہر سال کسی طرح یوم احتجاج مناتے رہیں گے مگر ان کے مسائل جوں کے توں ہی رہیں گے ان کا وقار آئے روز وحدت کے بغیر مجروح سے مجروح تر ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں اللہ تعالی مسلمان حکمرانوں کو دینی وحدت کا جلد از جلد شعور عطاء فرمائے تاکہ امت مسلمہ کو عظمت رفتہ کی شان وشوکت نصیب ہوسکے۔

اس دہشت گردی کیخلاف ایکشن کب ہوگا؟

جب بھی کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو اس کے اصل محرکات فوری سامنے نہیں آتے بلکہ تحقیق و تفتیش کے بعد ہی حقیقت تک رسائی ممکن ہوتی ہے لیکن بعض اوقات واقعات ،سانحات رونما ہونے کے فوری بعد تجزیہ نگار اپنی تحریروں میں ایسے حقائق افشاں کر جاتے ہیں جو حقیقت کے آئینہ دار ہوتے ہیں پاکستان میں ایسے بہت سے واقعات رونما ہوئے جو تحقیق کے بعد نیا رخ اختیار کر گئے ان میں تیس ماہ قبل پیش آنے والا سانحہ بلدیہ ٹاؤن بھی ہے بلدیہ ٹاؤن میں واقعہ علی انٹرپرائز فیکٹری میں 258 سے زائد مزدوروں کو زندہ جلائے جانے کا غمناک ،المناک،دل کو ہلا دینے والا سانحہ جب پیش آیا تو لوگوں نے اسے شارٹ سرکٹ کے باعث رونما ہونے والا واقعہ سمجھا مگر اس وقت بھی کچھ قلمکار کہہ رہے تھے کہ کہیں یہ بھتہ مافیا کی کاروائی نہ ہو اس موقف کی طرف توجہ نہ دی گئی ،گذشتہ دنوں سندھ ہائی کورٹ میں پیش کی گئی رپورٹ ایسے حالات میں منظر عام پر آئی جب اس واقعہ میں ملوث سیاسی جماعت کے قائد بڑی شدومد سے قومی ایکشن پلان پر عمل کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں اور ملک کو دہشت گردی سے پاک صاف کرنے کے لئے تادیبی کاروائی کرنے کا کہہ رہے ہیں،سانحہ بلدیہ ٹاؤن کے حوالے سے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس سانحہ میں کراچی کے سیاہ وسفید کی مالک معروف سیاسی جماعت ایم کیو ایم ملوث ہے اس پر

اسی قسم کے بے شمار الزامات بھی ہیں اور کراچی میں بوری بند لاشوں کو متعارف کروانے کو بھی اسی جماعت کے ساتھ جوڑا جاتا ہے، بے گناہ مزدوروں کو قتل کرنے کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ بیس کروڑ بھتہ نہ دینے کے باعث مالکان کو پہلے جماعت کے مرکزی آفس میں لیجایا گیا بات نہ بننے پر تیزاب پھینک کر آگ لگائی گئی جس کے نتیجے میں قیمتی انسانوں کو زندہ جلادیا گیا ملزم رضوان قریشی نے اعتراف کیا ہے کہ اپنے 258 ساتھیوں کی مدد سے فیکٹری کو آگ لگائی تھی رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ فیکٹری مالکان کو پندرہ کروڑ کے عوض معاملہ دبانے کی بھی آفر جماعت کے اعلیٰ عہدے دار نے کی ۔رینجرز نے مزید استدعا کی ہے کہ واقعے میں سیاسی جماعت کے ملوث ہونے کی وجہ سے رپورٹ کے مندرجات کو خفیہ رکھا جائے،ایک کارکن کے قتل پر ایم کیو ایم اس قدر ایکشن لیتی ہے کہ سارا کراچی یرغمال بنا لیتی ہے اور وزیراعظم کراچی ان کو منانے چلے جاتے ہیں لیکن 258 افراد کے قتل کی رپورٹ منظر عام پر آنے کے بعد وزیراعظم کا رد عمل سامنے نہ آنا افسوس کن ہے میاں نواز شریف صاحب کیا زندہ جلا دیئے جانے والے انسان کیا انسان ، مسلمان، پاکستانی نہیں تھے ؟ہاں یقینا تھے مگر آپ کی طرف سے پر سرار خاموشی کو تو مبصرین آپ کی جانب سے اپنی اس ہمرقاب جماعت کی حمایت سمجھ رہے ہیں جس دن حقائق منظر عام پر آئے اسی روز ہی سعودی مفتی اعظم الشیخ عبدالعزیز کا فتوی سامنے آیا ہے کہ انسان کو زندہ جلانا خوارج کا وحشیانہ فعل ہے یہ فتوی شام اور مصر کی داعش کے خلاف

صرف ایک انسان کو زندہ جلانے جانے کے خلاف دیا گیا ہے جس میں صرف ایک انسان کو زندہ جلانے پر انھیں اسلام دشمن اور خوارج کہا گیا سعودی مفتی صاحب کراچی میں اڑھائی سو سے زائد انسانوں کو زندہ جلانے والوں پر بھی اپنی رائے کا اظہار فرمائیں کہ کیا سانحہ بلدیہ ٹاؤن کے مجرمین اور ان کے حمایتی بھی خوارج ،ظالم، قابل گرفت ہیں یا نہیں ؟ یا جمہوریت کا کوٹ پہننے کے باعث ان پر یہ فتویٰ فٹ نہیں آتا، قومی ایکشن پلان پر عمل تیزی سے جاری ہے ابتدائی رپورٹ بھی وزیراعظم کو پیش کردی گئی ہے حالیہ حقائق منظر عام پر آنے کے بعد ملزمان اور ان کے سرغنہ جماعت کے خلاف، کاروائی حکومت کے لئے ایک ٹیسٹ کیس ہے کہ ایسے ظالموں کے خلاف کاروائی عمل میں لاتی ہے کہ نہیں، آرمی چیف ، وفاقی، صوبائی حکومتوں، تمام جمہوری سیاسی جماعتوں کو چاہیے کہ اس جماعت سے منسوب کاروائیوں، واقعات کا مکمل از سر نو جائزہ لے اور مزید حقائق قوم کے سامنے لائے گرفتار ملزمان اور ان کے سرپرستوں کے خلاف کاروائی کو قومی ایکشن پلان تحت عمل میں لایا جائے تاکہ شہر قائد کو بھتہ خوروں سے آزادی مل سکے اور پاکستان کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھنے والی ایشیاء کی سب سے بڑی معاشی مارکیٹ کراچی بھی آزادی سے ملکی معیشت کو سپورٹ فراہم سکے،اس واقعہ میں ملوث سیاسی جماعت کے بارے میں لوگوں کا کہنا ہے کہ اس کا ماضی ایسے واقعات سے داغدار ہے اس لئے اس جماعت پر پابندی لگائی جائے اگر واقعی یہ جماعت ایسے واقعات میں ملوث ہے تو بعد از تحقیق کسی عجلت میں جائے

بغیر حکومت اس کی سیاسی سرگرمیوں پر پابندی عائد کردے تو ملک کی یہ بہت بڑی خدمت ہوگی جس طرح مذہب کی آڑ میں دہشت گردی کسی قیمت پر برداشت نہیں بالکل اسی طرح جمہوریت کے گھوڑے پر سوار ہو کر بھتہ نہ دینے والے بے گناہ محب وطن پاکستانیوں کو موت کے گھاٹ اتارنا، انھیں زندہ جلا دینا بدترین دہشت گردی بھی کسی قیمت پر برداشت نہیں ہے، دیکھتے ہیں جمہوری جماعتیں اپنی صفوں سے ایسے وطن، ملک وملت دشمن عناصر الگ کرتی ہیں یا نہیں اگر نہیں کرتیں تو عوام یہ یقین کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ جمہوریت کا صل چہرہ ہی یہ ہے، دولت اکھٹی کرنے کے لئے ہمارے ملک میں جمہوریت کے چمپیئن لوگوں نے کیا کچھ نہیں کیا؟ اس پر اگر قلم اٹھا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے، جب میں نے یہ خبر پڑھی کہ سانحہ بلدیہ ٹاؤن میں ایک سیاسی جماعت ملوث ہے تو تب سے ذہن میں یہ بات گردش کر رہی ہے کہ جمہوریت کی کشتی میں سوار جماعتوں میں سے ایک جماعت کی طرف سے ایسا مزموم، انسانیت سوز واقعہ اہل جمہوریت کے ماتھے پر بدنما داغ ہے جسے صاف کرنا اہل جموریت پر فرض عین ہے، اگر حکومت نے اس جماعت کو جمہوریت کے لبادے میں ہونے کے باعث نظریہ ضرورت کے تحت بخش دیا تو یہ سانحہ بلدیہ ٹاؤن سے بڑھ کر سانحہ ہوگا ایسی حرکت پر کبھی مفادپرست سیاست دانوں کو معاف نہیں کرے گی، قوم اس سانحہ کے مجرمین کو پھانسی کے پھندوں پر دیکھنا چاہتی ہے ریاستی دہشت گردی میں ملوث افراد جتنے بھی بااثر ہوں ان کا تعلق کسی بھی جماعت یا گروہ سے ہو ان کے خلاف بلا تفریق کاروائی

کی جائے اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے کہ جتنا بھی معروف معزز کیوں نہ ہو اس سے جرم سرزد ہو جائے تو اسے ہر حال میں سزا دی جائے ، قوم جمہوریت کی آڑ میں دہشت گردی کی کاروائیوں میں ملوث طاقت ور لابی کے خلاف بھی ایکشن کی منتظر ہے دیکھتے ہیں حکمران کب مصلحت کی چادر اتار کر ان کے خلاف کاروائی شروع کرتی ہے؟؟؟

شیطان ویلنٹائن ڈے کے روپ میں

اسلام نے مسلمانوں کو ایک مکمل نظام حیات دیا ہے اسے چھوڑ کر زندگی گزارنے والے کسی قیمت پر اللہ تعالی کی رضا حاصل نہیں کر سکتے لیکن عالم کفر نے مسلمانوں کو بے راہ روی کا شکار کرنے کے لئے بے شمار ہتھکنڈے اپنا رکھے ہیں تاکہ مسلمان اسلام کے نظام حیات سے دور رہیں وہ ہر لمحہ مسلمانوں کو اسلام کی تہذیب وتمدن، اسلامی معاشرے کے فکری، عملی اقدار سے دور کرنے کے لئے مصروف عمل رہتا ہے ان ہتھکنڈوں میں ایک ویلنٹائن ڈے ہے جسے محبت عام کرنے کا نام دے کر انھوں نے مسلمانوں میں بے غیرتی، بے حیائی، عریانی، فحاشی پھیلانے کا لامتناہی سلسلہ جاری کر رکھا ہے مسلم دنیا کے اندر ہر آنیوالے نئے سال میں اس بد تہذیب، اخلاقیات سے عاری تہوار کا ناسور زہر قاتل کی طرح پھیلاتا جارہا ہے اس کے حمایتی سیکولر، دین سے نابلد لوگوں کا کہنا ہے کہ ہم تو دوسروں سے محبت کا درس دیتے ہیں معاشرے میں خوشی کا سماں پیدا کرتے ہیں ایسے لوگوں کی خدمت میں انتہائی ادب سے گذارش ہے کہ خدارا اپنی مرضی کے مطابق دین کو نہ موڑو سابقہ قومیں اسی لئے تباہ ہوئیں کہ انھوں نے آسمانی، رحمانی احکامات، قوانین، فیصلوں کو ماننے کی بجائے اپنی من مرضی کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں تو نشان عبرت بن گئیں آج ہم بھی دنیا

میں ذلت ورسوائی کا نشان بنے ہوئے ہیں تو اسی وجہ سے۔۔۔۔ اسلام نے انسانوں سے محبت کا درس ضرور دیا ہے مگر اس کے کچھ اصول وضوابط ہیں اسلام نے محرم اور نا محرم کا تصور دے کر، نا محرم سے آزادانہ تعلقات استوار کرنے، اسلام کے راستے سے ہٹ کر چھپ کر یا سرعام انسانی حوس کو پورا کرنے، عریانی، فحاشی پھیلانے والوں کو عذاب شدید کا مستحق قرار دیا ہے اسلام تو کہتا ہے کہ ہر وقت انسانوں کی قدر کرو، ان کی خدمت کرکے اللہ ورسول کی رضا حاصل کرو مگر اس کا مطلب غلط لے لیا گیا ہے نا محرم لڑکیاں، لڑکے، مرد اور عورتیں کس طرح اس دن کو استعمال کرکے معاشرے کو بے حیا اور جہنم کا گھڑا بنا رہے ہیں اسلام اس کی ہر گز اجازت نہیں دیتا اسلام کہتا ہے کہ ہر وقت اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں، بڑوں کا احترام کرو، چھوٹوں پر شفقت کرو ہم اس پر کتنا عمل کر رہے ہیں ؟ یہی اسلام کے پیش کردہ حسین اعمال معاشرے میں محبت پیدا کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں ان پر ہم مسلمان تو عمل نہیں کرتے۔ کتنے نوجوان ہیں جو اپنے بوڑھے ماں باپ، بڑوں کا حترام، چھوٹوں پر شفقت کرتے ہیں؟ صرف چند ایک باقی تو ماں باپ سے اس قدر بد تمیزی سے پیش آتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔۔۔۔ اپنے دوستوں کو اپنے ماں باپ پر اتنی ترجیح دے دیتے ہیں کہ اگر ماں باپ کبھی کسی نوجوان کی بھلائی کے لئے اسے دوست کے ساتھ کہیں جانے سے منع کریں تو نوجوان آپے سے باہر ہوجاتے ہیں اور انتہا درجے کی بد تمیزی پر اتر آتے ہیں گھر میں طوفان بد تمیزی پیدا کردیتے ہیں نبی ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ

قیامت کے قریب نوجوان اپنے ماں باپ سے زیادہ اپنے دوستوں کو اہمیت دیں گے کیا ہمارے معاشرے میں ایسا نہیں ہو رہا؟۔ہمارے معاشرے میں ایک نئی غیر اسلامی اخلاق سے عاری اصطلاح گرل فرینڈ کی رونما ہو گئی جس کا اسلام میں کہیں وجود نہیں، بلکہ اسلام کے محرم اور نا محرم پر مبنی اصول کی کھلی خلاف ورزی ہے جو سراسر اسلام سے بغاوت پر مبنی ہے مسلمان لڑکے اور لڑکیاں اس اصطلاح کی آڑ میں کیا کچھ کر رہے ہیں ؟ اسے بیان کرنا کسی غیرت مند انسان کے بس میں نہیں ۔۔۔ مسلم نوجوان نسل کو سوچنا چاہیے کہ ہمارے اس عمل کے دو بڑے نقصان برائے راست ہمیں ہو رہے ہیں ایک یہ کہ ہماری جوانی اللہ ورسول ﷺ کی احکامات کے خلاف گزر رہی ہے جس سے ہماری دنیاوی زندگی میں دلی سکون ختم اور آخرت کی ناکامی کی طرف ہم جا رہے ہیں ،دوسرا ہمارا زندگی کا بہترین دور فضول ترین کاموں میں ضائع ہو رہا ہے جوانی کے نشے میں ہمارے نوجوان طاقت ،دولت اور وقت جیسی اہم ترین،نادر چیزوں سے تہی دامن ہو رہے ہیں یہ اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمتیں ہیں جو ایک بار چلی جاتی ہیں تو واپس نہیں آتیں ،اللہ تعالیٰ نے قبر اور قیامت کے روز اپنی ان اور باقی سب لاتعداد نعمتوں کے بارے میں ہم سے استفسار کرنا ہے کہ یہ سب نعمتیں میں نے تمھیں اپنی اطاعت ،عبادت یعنی نظام و قانون الہیٰ جسموں پر نافذ کرنے کی شرط پر دیں تھیں کیا اس شرط کو تم نے پورا کیا تو اس وقت اے مسلمان نوجوانو ! تمھارے پاس کیا جواب ہوگا؟

اے نوجوانو! کسی کو پھول دینے سے محبت پیدا نہیں ہوتی بلکہ محبت کا خوشنما پھول اللہ ورسول ﷺ کی اطاعت کرنے سے معاشرے میں کھلتا ہے جس کی خوشبو ہمیشہ تروتازہ، زندہ وجاوید رہتی ہے اگر یقین نہیں تو کسی اہل علم سے اللہ ورسول ﷺ کی رضا کے لئے اسلام کا علم سیکھ اس پر عمل کر اگر تیرے جسم سے ہدایت کے گل نایاب نہ کھلیں تو پھر کہنا۔۔۔۔۔۔۔

ویلنٹائن ڈے کی تشہیر میں ہمارے حکمرانوں نے بھی کلیدی کردار ادا کیا ہے اس تہوار کی سرکاری سطح پر غیر اعلانیہ سرپرستی کرکے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو ہمارے حکمران بھی دعوت دے رہے ہیں اگر ایسا نہیں تو اپنی حکومت کو اسلامی حکومت کہہ کر سفید جھوٹ بولنے والے حکمران بتائیں کہ وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیوں نہیں کر رہے ؟اگر کر رہے ہیں تو اس کی تفصیل قوم کے سامنے لائی جائے کہ اس دن کے آنے سے پہلے قوم میں اس غلط غیر اسلامی دن کو روکنے، منع کرنے کی کتنی تشہیر کی ہے؟ ویلنٹائن ڈے کے نام پر اسلام کی شہ رگ پر تلوار چلانے والوں میں سے کتنے لوگوں کے خلاف ایف آئی آر زکاٹی ہیں؟ کتنے لوگوں کو گرفتار کیا ہے؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تاریخ کے روشن باب سے ایک ناقابل فراموش واقعہ جو ایک اسلام کی نمائندہ حکومت کا آئینہ دار ہے اسے پیش کر دیتے ہیں کہ ایک رات خلیفۂ ثانی سیدنا

عمر ابن خطابؓ گلیوں میں گشت کر رہے ہیں گشت کرتے کرتے ایک گھر کے دروازے پر پہنچتے ہیں تو اندر سے چند لڑکیوں کی عشقیہ اشعار پر مبنی آوازیں سنتے ہیں جو اشعار میں ایک لڑکے کا نام بھی لے رہیں تھیں حضرت عمرؓ نے صبح معلومات حاصل کیں کہ اس نام کا کوئی لڑکا یہاں رہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہاں ہے سیدنا عمر ابن خطابؓ اس لڑکے کو بلواتے ہیں جب حضرت عمرؓ اس لڑکے کو دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں کہ وہ نوجوان بہت خوبصورت تھا سیدنا عمرؓ نے اس کے بال استرے سے منڈوانے کا حکم دیا جب بال منڈوائے گئے تو وہ اور خوبصورت لگنے لگا تو حضرت عمرؓ نے اس نوجوان کو مصر بھیج دیا لوگوں نے مصر بھیجنے کی وجہ دریافت کی تو آپؓ نے رات کا واقعہ دہرا کر کہا کہ اس نوجوان کا حسن بے حیائی پھیلانے کا باعث بن رہا تھا اس لئے اسے مصر بھیج دیا کہ مصر حسینوں کا ملک ہے وہاں اس کے حسن سے بے حیائی نہیں پھیلے گی۔

اے حکمرانو! یہ ہے ایک اسلام کی نمائندہ حکومت کے حکمران کا نہی عن المنکر پر عمل جو ایک مسلم ریاست کے لئے روشن چراغ کی حیثیت رکھتا ہے، اے میرے پاکستان کے حکمرانو! کیا تمھارے پاس اسلام کا کوئی ایسا روشن چراغ ہے؟؟ ہر گز ہر گز نہیں تو پھر کیسی اسلامی حکومت ؟؟؟ ۔۔۔۔۔۔۔آج ہر عریانی، فحاشی، بے حیائی، بے دینی، تہذیب اغیار کے پروگرام کے آپ سرپرست و سربراہ ہو تو پھر مجھے یہ کہنے میں کوئی باق نہیں کہ اپنے آباء سے تمھیں کوئی نسبت ہو نہیں

سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب تک ہمارے حکمران آپ اپنا قبلہ درست نہیں کر لیتے میں یہی کہتا رہوں گا خواہ نتیجہ کچھ بھی ہو، ویلنٹائن ڈے کے حوالے سے اتنا ہی کہوں گا کہ شیطان ویلنٹائن ڈے کے روپ میں رواد ہو چکا ہے اللہ ورسول ﷺ کے ماننے والے خلقت کو شیطان سے دور رہ کر عملی طور پر نفرت کرنے کی صدا لگا رہے ہیں دیکھتے ہیں کون کون شیطان رذیل کا راستہ چھوڑ کر رحمان کے راستے پر چل کر عاشق رسول ہونے کا ثبوت دیتا ہے؟؟؟؟؟

پاکستان سٹوڈنٹس کونسل کا قیام۔۔۔۔ روشنی کی ایک کرن

پاکستان کی سات بڑی دینی طلبہ جماعتوں جمعیت طلبہ اسلام (س)، جمعیت طلبہ اسلام (ف)، اسلامی تحریک طلبہ پاکستان، مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن، تحریک طلبہ اسلام پاکستان، جمعیت طلبہ پاکستان، جمعیت طلبہ عربیہ پاکستان کی طرف سے موجودہ ملکی حالات کے تناظر میں پاکستان سٹوڈنٹس کونسل قائم کرنے کا اعلان کیا ہے پاکستان سٹوڈنٹس کونسل میں صرف دینی طلبہ جماعتوں کو شامل کیا گیا ہے ابتدائی سطح پر سات طلبہ تنظیمیں اس کونسل کا حصہ بنی ہیں کونسل کے قیام کا مقصد خالصتا دینی ہے پاکستان سٹوڈنٹس کونسل کے منتخب صدر غازی الدین بابر کا کہنا ہے کہ یہ محاذ دینی جماعتوں کو دیوار کے ساتھ لگانے، علماء کرام کی ناجائز گرفتاریوں، دینی جماعتوں اور دینی اداروں کا گھیرا تنگ کرنے، پاکستان کو سیکولرائز کرنے کی سازشوں کا مقابلہ کرنے، پاکستان کے نظام تعلیم کی سمت درست کرنے، قومی زبان میں اسلامی اقدار و روایات کا امین نظام تعلیم رائج کروانے، ملک میں اسلامی نظام کے قیام کے لئے پر امن تعمیری جدوجہد کے لئے بنایا گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انشاء اللہ عنقریب تمام دینی طلبہ جماعتیں پاکستان سٹوڈنٹس کونسل کے پلیٹ فارم پر اکٹھی ہو کر پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی مملکت بنانے میں اپنا کردار ادا کریں گی اس سلسلے میں

تمام دینی فکر کی حامل ملک بھر میں موجود تنظیموں کو اس میں شامل ہونے کی باقاعدہ دعوت دی جارہی ہے اکثر کو دعوت دے دی گئی ہے۔ پاکستان سٹوڈنٹس کونسل کے قیام کا اعلان گذشتہ دنوں لاہور پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس کے ذریعے کیا گیا تفصیلات کے مطابق لاہور پریس کلب میں پاکستان سٹوڈنٹس کانسل (پی ایس سی) کے مرکزی قائدین کی مشترکہ پریس کانفرنس، دینی جماعتوں، دینی اداروں، ملک کے نظام تعلیم کا قبلہ درست کرنے کے لئے پرامن تعمیری انداز میں مشترکہ جدوجہد کرنے کا اعلان گیا گیا، مرکزی صدر پی ایس سی اور صدر جمعیت طلباء اسلام (س) غازی الدین بابر، سنیئر نائب صدر پی ایس سی اور (راقم) چیئرمین اسلامی تحریک طلباء پاکستان غلام عباس صدیقی، جنرل سیکرٹری پی ایس سی اور رہنما مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن قمر چوہدری، نائب صدر پی ایس سی ورہنما تحریک طلباء اسلام پاکستان چوہدری قاسم افتخار، جمعیت طلباء اسلام (ف) کے رہنما رانا عثمان سرور، جمعیت طلباء عربیہ کے رہنما محمد الطاف، جمعیت طلباء پاکستان کے رہنما محمد رضوان ایڈوکیٹ، پریس سیکرٹری پی ایس سی حافظ عبدالرحمٰن، فنانس سیکرٹری پی ایس سی حافظ سلیم اور حافظ نورالحق نے پریس کانفرنس میں مشترکہ جدوجہد کا اعلان کرتے ہوئے کیا ہے۔ انہوں نے مشترکہ کہا ہے کہ اس وقت قوم کو سیکولر اور مذہبی طبقے میں تقسیم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ہم اس سازش کو ناکام کرنے کے لیے مشترکہ جدوجہد کا اعلان کرتے ہیں۔ ملک پاکستان کو مضبوط اور مستحکم بنانے میں مذہبی طبقے

نے ہمیشہ نا قابل فراموش کردار ادا کیا ہے لیکن پھر بھی اس طبقے کو دیوار سے لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مدارس کے حوالے سے منفی پروپیگنڈہ بند کیا جائے۔ مدارس کے حوالے سے پاکستان سٹوڈنٹس کونسل دینی جماعتوں اور وفاق ہائے مدارس کے موقف کی بھرپور حمایت کرتی ہے اور ان کو مکمل تعاون کا یقین دلاتی ہے دینی جماعتوں کے تحفظات فوری دور کئے جائیں۔ سانحہ بلدیہ ٹاؤن کی جے آئی ٹی رپورٹ کے بعد حکومت کو سمجھ جانا چاہیے ملکی حالات کو خراب کرنے اور علماء کے ٹارگٹ کلنگ میں کون ملوث ہے دینی جماعتوں اور مدارس کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کے تعلیمی نظام کو سیکولر، دین دشمن، ملک دشمن این جی اوز کے حوالے کیا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے آئے روز نصاب تعلیم میں تبدیلی کی جا رہی ہے۔ اور یہاں تک کہ ملک پاکستان جو اسلام کے نام پر بنا تھا اس میں سیکس کی تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ پاکستان کو سیکولر بنانے کی ابتدا ہے۔ نوجوانوں میں فکری، ثقافتی، تہذیبی فحاشی کی یلغار کی جا رہی ہے۔ پاکستان سٹوڈنٹس کونسل نوجوانوں کو نظریہ پاکستان، اسلامی اقدار اور مشرقی روایات روشناس کروانے کے لیے میدان عمل میں آئی ہے۔ پاکستان سٹوڈنٹس کونسل پہلے مرحلے میں نوجوانوں کو ان چیزوں سے روشناس کروانے کے لیے اسلام آباد، لاہور، کراچی، پشاور، ملتان، کوئٹہ میں سیمینارز کا اہتمام کرے گی۔ اس کے قائدین باہمی مشاورت سے اگلے لائحہ عمل کا اعلان کریں گے اور تمام جماعتوں نے چار نکاتی

ایجنڈے پر اتفاق کیا ہے۔ نظریہ پاکستان ، جذبہ حب الوطنی ، متوازن طرز حیات اور اسلامی اقدار و مشرقی روایات سے مزین ایک قومی طرز فکر پر مشتمل کردار ساز نصاب تعلیم کی تشکیل کروانا۔ دینی جماعتوں اور مدارس کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کا خاتمہ۔ نوجوان نسل میں تہذیبی ، ثقافتی ، فکری ، ارتدادی یلغار، فحاشی و عریانی ، ملحدانہ عقائد و افکار کے بڑھتے ہوئے اثرات کی روک تھام کے لیے جدو جہد کرنا، سیلف فنانس سکیم ، تعلیمی اداروں کی نجکاری ، مسٹر و ملا کی تفریق ، طبقاتی نظام تعلیم ، غیر ملکی این جی اوز کی نصاب تعلیم پر یلغار کا سد باب کرنا شامل ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ دینی جماعتوں کے تحفظات کو فوری دور کیا جائے ان کے مطالبات پر سنجیدگی سے عمل کیا جائے کیونکہ ملک کو بچانے کے لئے مخلصانہ کوششوں کی ضرورت ہے جس کی انتہا درجے کی کمی دیکھنے میں آرہی ہے ان حالات میں اسلام پسند طلبہ کا متحد ہونا روشنی کی ایک کرن ہے کیونکہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی نوجوان کسی کام، مشن کو لے کر چلتے ہیں تو اسے ضرور کامیابی ملتی ہے اگر پاکستان کے اسلام پسند طلبہ ملک کو حقیقی اسلامی ریاست بنانے میں اپنا کرادر ادا کرتے ہیں تو ماضی کی طرح اس تحریک کو بھی کامیابی نصیب ہوگی اس سلسلے میں قوم سے التماس ہے کہ جب اسلام پسند طلبہ کا پرامن، تعمیری سوچ کے کاز کے ساتھ قافلہ چلے تو ان کا ضرور ساتھ دینا کیونکہ یہ ایک جذبہ ہے جسے تعمیر وطن کی لگن کے ساتھ شروع کیا جارہا ہے ۔۔۔۔ اسلام زندہ باد۔۔۔۔۔۔۔ پاکستان پائندہ باد

اعتراف حقیقت

وزیر داخلہ چوہدری نثار نے امریکا میں دہشت گردی پر پاکستان کا دو ٹوک موقف واضح کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردی کے زخم کھائے ہیں نائن الیون سے کوئی تعلق نہیں تھا اسی دن سے پاکستان کے حالات خراب ہیں پاکستان میدان جنگ بنا دیا گیا پچاس ہزار سے زائد جانیں قربان کیں شدید مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں دہشت گرد اسکول اور عبادت گاہیں بند کرنے پر تل گئے قربانیاں دینے کے باوجود پاکستانی خوف زدہ نہیں لیکن ہماری قربانیوں کا ادراک نہیں کیا جارہا عالمی برادری سے تعاون کی اپیل کرتے ہیں عالمی برادری پاکستان کی قربانیوں کی قدر کرے ،پاکستان ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف ہے اپنے ملک میں ہی نہیں پورے خطے میں امن وسلامتی چاہتے ہیں۔مندرجہ بالا بیان پاکستان کے وزیر داخلہ نے انسٹیوٹ آف پیس واشنگٹن امریکہ میں اپنے خطاب میں گذشتہ دنوں دیا ،اس بیان پر تبصرہ کرنے کی اشد ضرورت ہے آیا کہ یہ بیان ایک ایٹمی پاکستان کے وزیر داخلہ کا ہے یا ایتھوپیا کے وزیر داخلہ کا ،جس میں بے بسی، کم ہمتی، درخواست ہی درخواست نظر آ ہی ہے نہ کوئی لائحہ عمل ہے اور نہ ہی کوئی عزم صمعیم ۔۔۔۔۔یہ بے بسی پر مبنی بیان ایک ایسے فورم پر دیا گیا جو عالمی ساہوکاروں کا فورم ہے جس میں یہود دوہنود کے نمائندے ہی طاقت ور سیٹوں پر براجمان ہیں ایسے پلیٹ

فارم سے اسلامی دنیا کے واحد ایٹمی صلاحیت کے حامل ملک پاکستان کے وزیر داخلہ کا بیان جرات مندانہ ہونا چاہیے تھا وزیر داخلہ کو یہ حقیقت بیان کرنی چاہیے تھی کہ امریکہ واسطہ یا بلا واسطہ پاکستان میں دہشت گردی کی کاروائیوں میں ملوث ہے امریکہ اپنے حواری بھارت کو لگام دے کر رکھے جس کی آشیر باد سے پاکستان مشکلات کا شکار ہے اگر امریکہ نے بھارت اور دہشت گرد گروہوں کی پشت پناہی ختم نہ کی تو پاکستان امریکہ سے اپنی راہیں جدا کر سکتا ہے۔۔بر کیف پھر بھی وزیر داخلہ کے بیان سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ پاکستان کی موجودہ حالت کے ذمہ دار امریکہ اور اس کے حواری ہیں لیکن اس کا دوٹوک الفاظ میں اظہار نہیں کیا گیا آخر کیوں؟ نائن الیون کے بعد پاکستانی تاریخ کے بدترین حکمران،ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے بزدلی پر مبنی پالیسی اپناتے ہوئے قومی مفادات کا بھی خیال نہ رکھا اس کے بعد آنے والے حکمران بھی اسی پالیسی پر گامزن رہے جس کے نتیجے میں افغان جنگ کو ایک منظم سازش کے تحت پاکستان میں امریکہ ہی نے دھکیلا۔پاکستان نے جب حد سے بڑھ کر خدمات پیش کیں تو اس کا صلہ سودی قرضوں، قتل وغارت گری،بم دھماکوں،خود کش حملوں،پاکستان کو ناکام ریاست بنانیوالے گروہوں کی پیداوار،امریکی ڈرون حملوں کی صورت میں ملا۔اور اتنی زیادہ خدمات کے باوجود پاکستان کو شک کی نگاہ سے دیکھنے کی روایت ختم نہ ہوئی۔۔۔جس کا اظہار واشگاف الفاظ میں اعتراف پاکستان کے وزیر داخلہ چوہدری نثار نے امریکہ میں اپنے خطاب کے دوران کیا ہے،انہوں نے اپنے خطاب میں

یہود و نصاریٰ سے ایک بھیک مانگی ہے کہ خدارا ! ہماری قربانیوں کی قدر کی جائے۔۔۔اس پر جتنا افسوس کیا جائے کم ہے۔ کوئی صاحب فہم وفراست ہمارے حکمرانوں کو سمجھائے کہ قدر مانگ کر تھوڑی حاصل کی جاتی ہے قدر تو دل میں خود بخود ہی پیدا ہوتی ہے جب کسی کا سربراہ، آقا، سرپرست اپنے ملازم، غلام، ماتحت کی خدمات کی طرف نگاہ دوڑاتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ یہ خدمات قابل قدر بھی ہیں یا نہیں۔اگر قابل قدر ہوں تو اس کے دل میں ان خدمات کی قدر پیدا ہو جاتی ہے اگر ان خدمات کا معیار اس قدر بلند نہ ہو تو قدر کے پیدا ہونا ممکن نہیں ہوتا۔انتہائی اہم تیسری صورت یہ ہوتی ہے کہ اگر سربراہ، آقا، سرپرست کی ذہنیت منافقت سے بھری ہوئی ہو تو اس کا ماتحت جتنی مرضی اعلیٰ خدمات سرانجام دے دے اس کے دل میں خدمات کی قدر کرنے کا داعیہ پیدا ہو جائے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔اب پاکستان کی امریکہ کے لئے سرانجام دی گئی خدمات کا معیار کیا ہے ؟ اس کا علم پاکستان کے حکمرانوں کو ہے یا امریکہ بہادر کو، میرے نزدیک پاکستان کے ساتھ امریکہ کی کیفیت تیسری صورت والی ہے امریکہ یہ کیفیت تبدیل نہیں ہو سکتی اس لئے کہ مسلمانوں کی آسمانی، لاریب کتاب قرآن مجید مسلمانوں کو اس سلسلے میں مکمل رہنمائی کرتی ہے جس کا یہاں اعادہ ضروری سمجھا جا رہا ہے اللہ کا کلام قرآن کہتا ہے کہ یہود و نصاریٰ تمہارے کبھی دوست نہیں ہو سکتے اور نہ ہی (کبھی تمھاری کسی بھی خدمت پر) تم سے راضی ہوں گے تم سے یہ عیسائی اور یہودی اس وقت تک خوش نہ ہوں گے جب تک

تم عیسائی یا یہودی نہ بن جاؤ گے۔ (القرآن) اس قرآنی فیصلے کے بعد یہود و نصاریٰ سے اپنی خدمات کی بھیک مانگنا، خیر کی توقع رکھنا عبث ہی عبث ہے۔ وزیر داخلہ کا حالیہ بیان ایک لحاظ سے حقیقت کا اعتراف بھی ہے کہ عالمی دنیا (یہود و نصاریٰ) پاکستان کی جدوجہد کو کسی خاطر میں نہیں لا رہی۔ پاکستان سمیت مسلم دنیا کے ارباب اقتدار سے گذارش ہے کہ جب تمھاری حتمی آئین و قانون کی کتاب قرآن حتمی فیصلہ دے رہی ہے کہ یہود و نصاریٰ کو دوست ہی نہ بناؤ یہ تمھارے دوست ہو ہی نہیں سکتے، تو انھیں دوست بنا کر ہم نے اللہ و رسول ﷺ کی مخالفت کی، اوپر سے ان منافقین کے اتحادی بھی بن گئے جن سے صلہ ایک مسلمان کو مل ہی نہیں سکتا تو خدمات کی قدر کرنے کا مطالبہ کیا معنی رکھتا ہے؟ ۔۔۔۔ جب تک ہم مسلمان اللہ و رسول ﷺ کے فیصلوں کو مد نظر رکھ کر اپنے اجتماعی فیصلے نہیں کریں گے تب تک ہم نام نہاد عالمی طاقتوں (درحقیقت عالمی دہشتگردوں) کے سامنے ایسے ہی بے بس رہیں گے اللہ سے دعا ہے کہ اے رحیم و کریم اللہ! تو ہم مسلمانوں کو ایسا حکمران عطاء فرماء جو امت پر فیصلے قرآن و سنت کے مطابق لاگو کرسکے۔ اے اللہ ایسا حکمران عطاء فرماء جو تیرے فیصلے کو نافذ کرتے وقت کسی ملامت گر کی ملامت، کسی دنیاوی فرعون کی فرعونیت سے خائف، مرعوب نہ ہو۔ اے اللہ! تو ہمیں صرف اپنے سے ڈرنے والا حکمران عطاء فرما جو تیری مخلوق سے اس طرح محبت کرے جیسے تو چاہتا ہے (امین ثم امین

تعلیمی ادارے این جی اوز کے رحم و کرم پر کیوں؟

پاکستان کا نظام تعلیم مکمل طور پر اغیار کے قبضے میں ہے پہلے تعلیمی پالیسیاں وارد ہوتی تھیں جنھیں ہمارے ارباب اقتدار پاکستان کے نظام تعلیم پر نافذ کرتے تھے اب براۓ راست اس کا کنٹرول یورپ ومغرب نے سنبھال لیا ہے وہ جس طرح چاہتے ہیں ہمارے نظام تعلیم کا قبلہ موڑ دیتے ہیں کوئی انھیں پوچھنے والا نہیں ، تعلیمی اصلاحات کے نام پر تعلیمی اداروں میں ان کی پروردہ غیر سرکاری این جی اوز کی ایجارہ داری ہے جو کسی کو خاطر میں نہیں لاتیں جو چاہتی ہیں تعلیمی اداروں میں کرتی ہیں ہمارے حکمران تعلیمی اداروں کو ماضی میں بھی انہی این جی اوز کے حوالے کرنے کے بارے میں سوچتے رہے اس پر عمل بھی ہوا۔اب بھی حکومت پنجاب نے چھ سو ہائر سیکنڈری سکولز میں سے تین سو ہائر سیکنڈری سکولز کو این جی اوز کے حوالے کرنے کا عزم کرلیا ہے جسے عملی جامہ پہنانے کے لئے مشاورت کا عمل جاری ہے ایک خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق پنجاب حکومت کے اس حوالے سے این جی اوز کے ساتھ معاملات چل رہے ہیں اور جیسے ہی اس حوالے سے تمام شرائط طے پا جائیں گی تو لاہور سمیت پنجاب دیگر شہروں کے ہائر سیکنڈری سکولز این جی اوز کے حوالے کر دیئے جائیں گے یہ تجویز زیر غور ہے کہ اساتذہ انہی سکولز میں بطور سرکاری ملازم فرائض سرانجام دیتے رہیں گے مگر اساتذہ کی کارکردگی سے

مطمعئن نہ ہونے پر این جی اوز کسی بھی استاد کو واپس محکمہ کی ڈسپوزل پر دے سکے گی۔

ماضی میں حکومت نے اسلامی نظریات کا حامل مواد نصاب سے خارج ، نصاب تعلیم کو اردو سے انگلش میڈیم، جنسی تعلیم کے اجراء جیسے اقدام بھی غیر ملکی ڈکٹیشن پر کیے جس پر قوم کے ہر فرد کو تحفظات ہیں موجودہ نیم سیکولر نظام تعلیم سے قوم مطمعئن نہیں ہے راقم نے خود مختلف سکول وکالجز کے طلبہ سے رائے لی تو پتہ چلا کہ طلبہ کی اٹھانوے فیصد تعداد اردو میں تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہے انگلش میڈیم کی وجہ سے پریشان ہے کہ ایک انگلش کی کتاب کا امتحان دینا مشکل ہوتا تھا چے جائیکہ اب ساری کتابیں انگلش میں ہیں تو کامیابی کیسے ملے گی؟جب نصاب تعلیم اردو میڈیم تھا تب کی شرح کامیابی اور اب کی شرح میں زمین وآسمان کا فرق ہے پہلے کامیاب ہونے والے طلبہ کی تعداد اب کی نسبت بہت زیادہ تھی یہ مثال اس لئے دی کہ حکمرانوں کو پتہ چلے حکومت کے اس فیصلے کے تعلیم پر منفی اثرات مرتب ہوئے کثیر رقم خرچ کرنے کے باوجود بھی مطلوبہ شرح تعلیم حاصل نہیں کی جا سکی ، قوم کے بچے انگلش میڈیم نصاب تعلیم کو پسند ہی نہیں کرتے ان کا کہنا ہے کہ یہ طریقہ تعلیم فطری مزاج کے خلاف ہے نصاب تعلیم سارے ملک میں یکساں قومی زبان میں اسلامی اقدار وروایات کا امین ہونا چاہیے ۔اس کی طرف توجہ نہیں دی گئی جس کے باعث قومی زبان کا وقار آئے زوال

پذیر ہوتا جا رہا ہے۔

اب حکومت نے دوبارہ سرکاری تعلیمی اداروں کو غیر ملکی این جی اوز کے حوالے کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے جس کے نتائج بھی منفی ہی مرتب ہوں گے سب سے پہلے حکومت قوم کو یہ بتائے کہ اس سے قبل جو سکولز غیر سرکاری این جی اوز کو دیئے اس کا رزلٹ کا نکلا ؟کیا مطلوبہ ہدف حاصل کر لیا گیا یا نہیں؟ جواب یقینا نفی میں آئے گا یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسے سکولز میں تعلیم کا معیار بلند ہونے کی بجائے گرا ہے بچوں کو معیاری، جدید تعلیم کے نام پر انگلش کے الفاظ کا رٹہ لگوایا جا رہا ہے بچوں کو سمجھ ہی نہیں کہ وہ کیا پڑھ رہے ہیں ان غیر سرکاری این جی اوز کی مداخلت کے باعث سٹاف متعدد مسائل کا شکار ہوا ہے اساتذہ کا کہنا ہے کہ غیر سرکاری این جی اوز کو تعلیمی ادارے دینے سے تعلیمی سسٹم میں خلل پڑا ہے بے جا مداخلت کا مقصد اساتذہ کو ہراساں کرنے کے سوا کچھ بھی نہیں ۔لوگوں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ نصاب تعلیم سیکولر ہونے کے باعث اساتذہ بچوں کی اسلامی تربیت کر سکتے تھے اس خدشے کے پیش نظر غیر ملکی این جی اوز کو تعلیمی ادارے دیئے گئے تاکہ اساتذہ اپنی مدد آپ کے تحت بھی تعلیمی اداروں میں بچوں کی اسلامی تربیت نہ کر سکیں انہیں اس فرض سے روکا جائے تاکہ نسل نو کو لادین کیا جا سکے ۔۔سر کیف این جی اوز کو تعلیمی ادارے دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ جیسے چاہیں پاکستان کے نظام تعلیم کی بیخ

کنی کرتے پھریں انھیں پوچھنے والا کوئی نہ رہے۔اس وقت بھی پرائمری امتحانات ہو رہے ہیں مگر ان میں اسلامیات، عربی، معاشرتی علوم کے امتحانات نہیں ہو رہے ان بنیادی مضامین کے پرچے نہ لینے کا یہی مطلب ہے کہ ان مضامین کو غیر ضروری، حرف غلط سمجھ کر غیر اعلانیہ طور پر ختم کر دیا گیا ہے، ہمارے ملک کا یہ المیہ ہے کہ ساری دنیا کے بنیادی اصول سے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے۔ ہمارے حکمرانوں نے اپنا نظام تعلیم غیر ملکیوں کو دے دیا ہے جس سے قوم کے اپنے نظریات، افکار، تہذیب و تمدن، اقدار و روایات، معاشرت بری طرح مجروح ہوئے ہیں اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو ہمیں اپنی پہچان قائم رکھنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جائے گا کیونکہ قانون فطرت ہے کہ اہل زبان کو ان کی زبان میں تعلیم دی جائے لیجیئے دوران تحریر اقوام متحدہ کی طرف سے جاری کیا گیا ایک بیان سامنے آیا ہے کہ شرح تعلیم بڑھانا ہے تو مادری زبان میں تعلیم دیں زبان کے مسائل کی وجہ سے بچے اچھی کارکردگی دکھانے میں ناکام رہتے ہیں اور، دوسروں سے پیچھے رہ جاتے ہیں کسی بچے کی مادری زبان خواہ کوئی بھی ہو حصول تعلیم کے لئے اسے رائج زبان آنا ضروری ہے مادری زبان میں تعلیم نہ دینے سے حصول علم میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے، زبان کے مسائل کی کی وجہ سے اقلیت سے تعلق رکھنے والے معاشرے میں گھل مل نہیں سکتے۔اس رپورٹ کی اشاعت ہمارے موقف پر مہر ثبت ہے کہ پاکستان کا نظام تعلیم قومی زبان، اسلامی اقدار و روایات کا امین ہونا چاہیے ۔اپنا نظام تعلیم بچانے، دنیا میں ترقی

حاصل کرنے کے لئے حکومت پاکستان کو قومی زبان میں اسلامی اقدار وروایات کا امین نصاب و نظام تعلیم رائج ، غیر ملکی این جی اوز کے حوالے تعلیمی ادارے کرنے کی بجائے اپنے ذاتی وسائل بروئے کار لا کر شرح خواندگی میں اضافے کے لئے اقدام کرنا ہوں گے حالیہ اقدام (تعلیمی ادارے غیر سرکاری این جی اوز کو دینا) علم دوستی نہیں بلکہ علم دشمنی پر مبنی ہیں جن کا ادراک حکومت کو لازمی ہونا چاہیے۔اس کے بغیر ہم ایک متوازن ،ترقی یافتہ، علم دوست پاکستان کی تشکیل نہیں کر سکتے کیونکہ جن قوموں نے ترقی کی انھوں نے اپنی قومی زبان کو ترجیح دی غیروں کی زبان کو اپنے اوپر مسلط نہیں ہونے دیا تب ترقی ملی پاکستان کو بھی اسی وقت ترقی نصیب ہوگی جب اپنا نظام تعلیم خود اپنے اسلامی نظریہ تعلیم کے مطابق نہیں ڈھال لیتا۔

شرم وحیاء

کافی دنوں سے لاؤڈ سپیکر ایکٹ پر اپنے موقف کے اظہار کی خواہش پیدا ہو رہی تھی لیکن وقت نہ ہونے کے باعث تحریر لکھنا مشکل ہو رہا تھا آج 27 فروری بروز جمعۃ المبار ک جب نماز جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد گیا تو مولانا مفتی سعید الرحمان دامت برکاتہم عالیہ شرم وحیاء کے عنوان پر گفتگو فرمارہے تھے وہ فرمارہے تھے کہ شرم حیاء کی اسلام میں بہت اہمیت ہے شرم وحیاء کے بارے میں قرآن وسنت میں بہت تاکید کی گئی ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جب تیرے اندر سے حیاء ختم ہوجائے تو تمہارے دل میں جو آئے وہ کرو، ایمان کے لئے شرم وحیاء کا ہونا لازم وملزوم ہے ایمان وہاں سے رخصت ہوجاتا ہے جہاں بے حیائی، بے شرمی ہو، جب شرم وحیاء ختم ہوتی ہے تو اس کے نقصانات میں عمر اور رزق کا کم ہونا، دعاؤں کا قبول نہ ہونا بیان کیا گیا ہے آج رزق کی کمی، بیماریوں کے ڈھیر اس وجہ سے ہیں کہ ہمارے اندر سے شرم وحیاء کا گوہر نایاب ختم ہوچکا ہے اگر رزق ہے تو اس میں برکت نہیں اس کی وجہ بھی شرم وحیاء کا ختم ہوجانا ہی ہے جب اسلامی معاشرے سے شرم وحیاء رخصت ہوجاتی ہے تو وہ معاشرہ اسلامی نہیں رہتا، عزت وناموس کا تصور ختم ہو جاتا ہے ایک مرتبہ حضرت مسعود ابن ابی وقاصؓ جنگی مہم کیلئے فلسطین گئے تو وہاں کے غیر مسلموں نے اسلامی لشکر کو شکست دینے کیلئے تدابیر سوچنا شروع

کیں تو ان کے مذہبی رہنماء نے ان کو مشورہ دیا کہ تم اپنی حسین وجمیل عورتیں ان کے ارد گرد پھیلادو اور اپنی حرام کی کمائی زمین پر وقفے وقفے سے پھینک دو لوگوں نے ایسا کرنے کی وجہ پوچھی تو ان کے مذہبی رہنما نے کہا کہ جب یہ مسلمان تمہاری بے پردہ عورتوں کی طرف دیکھیں گئے اور حرام مال زمین سے اٹھا کر کھائیں گئے تو اس وجہ سے ان کے اندر سے ایمان ختم ہوجائے گا بعد ازجنگ تم غالب آجاؤ گئے جب صبح حضرت مسعود ابن ابی وقاصؓ اپنے خیمے سے نکلے تو بے پردہ عورتوں کی چہل پہل دیکھتے ہیں تو صحابہ کرامؓ کے لشکر سے خطاب فرماتے ہیں کہ اے محمد ﷺ کے صحابہؓ میں تمھیں اپنی نگاہوں کی حفاظت کا اس طرح حکم دیتا ہوں کہ تم اپنی نگاہیں اپنے قدموں پر رکھ کر چلوتاریخ شاہد ہے کہ صحابہ کرامؓ تین دن وہاں قیام پذیر رہے پندرہ نمازیں ادا کرنے کیلئے اپنے خیموں سے نکلے مگر کسی ایک نے بھی ان بے پردہ عورتوں اور زمین پر پڑھے ان کے مال کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا اس شرم وحیاء کے عمل اور امیر کی اطاعت کے باعث اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطاء فرمائی۔ مسلمانوں کے اندر سے شرم وحیاء کو ختم کرنے کیلئے ہر دور میں کفار نے سازشیں کیں لیکن اسلام مسلمانوں کو نگاہیں نیچی رکھ کر باحیاء رہنے کا حکم دیتا ہے ایک بار رسول اللہ ﷺ اپنی زوجہ محترمہ حضرت عائشہؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ نابینا صحابی حضرت ام مکتومؓ ادھر آجاتے ہیں تو حضور ﷺ ام المومنینؓ کو حکم فرماتے ہیں کہ ام مکتومؓ آرہا ہے اندر چلی جاؤاس

پر

ام المومنینؓ عرض کرتی ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ ام مکتومؓ تو نابینا ہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تم تو نابینا نہیں تم تو اس سے پردہ کرو (اس حدیث کی روح سے آج کے دور کی جدید ایجاد ٹی وی کا دیکھنا بھی حرام ہے چہ جائیکہ عورتوں مردوں کی حیاء باختہ، شرم وحیاء سے عاری مخلوط محفلوں کی اسلام کیسے اجازت دے سکتا ہے؟) جب کوئی اہل ایمان کسی نامحرم کو دیکھ کر اپنی نگاہیں نیچی کرلیتا ہے تو اس سے اہل ایمان کو ایمان کی ہلاوت، مزہ نصیب ہوتا ہے ایسا کرنے سے ایک اہل ایمان کا ایمان مضبوط ہوتا ہے عہد خلافت راشدہؓ کے تابناک دور فاروقی میں شرم وحیاء کا یہ عالم تھا کہ جب ایک عورت یمن سے زیورات سے مزین ہو کر مال ودولت کے ہمراہ مدینہ پہنچتی ہے اس کا حضرت سیدنا عمر ابن خطابؓ کو علم ہوتا ہے تو اس عورت سے استفسار فرماتے ہیں کہ سینکڑوں میل کا سفر تم نے اکیلا کیوں کیا؟ اس نے معقول وجہ بیان کی۔ اس کے بعد امام عدل وحریت سیدنا عمر فاروقؓ اس عورت سے پوچھتے ہیں کہ تم نے اتنا لمبا سفر طے کیا تو اہل معاشرے کو کیسا پایا؟ اس عورت نے جواب دیا کہ سینکڑوں میل کا فاصلہ طے کیا کسی نے میری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا میں نے یہ محسوس کیا کہ سارے علاقے کے باسی میرے حقیقی بہن بھائی ہیں۔ (آج بھی مسلمانو! ایسی ہی شرم وحیاء کی ضرورت ہے تاکہ یہ دنیا جنت نظیر وادی بن جائے) جب معاشرے میں ایسی شرم وحیاء کا عالم ہو تو وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں، برکتیں نازل ہوتی ہیں اسلام ہر مسلمان کو حکم دیتا ہے کہ اس دنیا میں گناہ بے لذت سے

کنارہ کش رہ ،اپنی خواہشات کے سمندر کو اللہ ورسول ﷺ کی رضا کے لئے قربان کردے تو جنت میں تمھاری ہر خواہش پوری ہوگی جو تیرے دل میں آئے گا اللہ کے حکم سے وہ تجھے ملے گا مانگنے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی صرف دل میں خیال پیدا ہونا شرط ہے جس دور میں بھی اہل ایمان نے شرم وحیاء کو قائم رکھنے کے لئے اپنی خواہشات کی قربانی دی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں دنیا وآخرت میں کامیابی کا پروانہ عطاء کیا۔ اس خطبے کے بعد راقم مجبور ہوا کہ فوری طور پر چند گزارشات حکومت کی خدمت میں بذریعہ تحریر پیش کرے کہ ایسے اخلاقیات پر مبنی بیانات تو معاشرے کے ہر فرد کو سننے چاہیں وہ تب ہی ممکن ہوسکے گا جب سپیکر پر بیان ہو رہا تو۔۔۔۔ ایک مختصر طبقہ تو ان مردوں کا ہے جو مسجد میں نماز پڑھنے آتا ہے وہ بیان سن لیتا ہے جبکہ دوسرا طبقہ ان مرد حضرات کا ہے جو مسجد میں نہیں آتا وہ اس سے محروم اس لئے رہا کہ سپیکر ہی بند تھے۔ تیسرا طبقہ ہماری خواتین کا ہے جو گھروں میں ہوتی ہیں مسجدوں میں نہیں آسکتیں وہ تو بالکل اس سے محروم رہا کیوں کہ لاؤڈ سپیکر ایکٹ کے تحت سپیکر چلانا جرم قرار دیا گیا ہے اس پر ملک بھر میں بڑی سختی سے عمل ہو رہا ہے۔

راقم کی اس سلسلے میں رائے دو حصوں پر مشتمل ہے پہلا حصہ یہ کہ حکومت لاؤڈ سپیکر ایکٹ کا استعمال صرف ان پر کرے جو فرقہ وارنہ تقاریر کرکے عوام کو مس گائیڈ کرتے ہیں ان کے خلاف اسی طرح سختی کی جائے جس طرح اب جاری وساری

ہے لیکن حکومت لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی عائد نہ کرے اس سے بہت سے مسلمان اسلامی تعلیم وتربیت سے محروم ہو جائیں گے ان کی زندگیاں دین سے دور ہوتی جائیں گیں، دین کی اشاعت کو وسیع، تعمیری، فکری، اخلاقی اصل دینی بنیادوں پر استوار کرنے میں سپیکر کا ایک اہم کردار ہے اگر حکومت نے اس پر عمل نہ کیا تو دین دار طبقہ اور حکومت میں تناؤ پڑھے گا جس کا فائدہ کوئی تیسری قوت اٹھائے گی۔

اگر حکومت لاوڈ سپیکر ایکٹ پر ہر حال میں عمل کروانا ہی چاہتی ہے تو دوسری طرف حکومت پر فرض عائد ہوتا ہے کہ گلی، محلوں، بازاروں، گاڑیوں، ناچ گانے کی محفلوں میں ہونے والی لاؤڈ سپیکر ایکٹ کی خلاف ورزی کو بھی اسی طرح روکے جس طرح مسجدوں کے خلاف برسرپیکار ہے۔ کیونکہ ان گانے بجانے کی آوازوں کو مسلمانوں کی اکثریت نہیں سننا ہی نہیں چاہتی ان آوازوں سے اہل ایمان کے جذبات مجروح ایمان کی تباہی، شرم وحیاء مفقود، بے حیائی کا بازار گرم ہو رہا ہے۔ حکومت کی یک طرفہ، ٹریفک سے ابہام پیدا ہو رہے ہیں جسے ختم کرنا ارباب اقتدار کی ذمہ داری ہے۔ پاکستانی معاشرے میں بے حیائی، فحاشی، عریانی اس لئے پھیل رہی ہے کہ حکمران نیکی کے کاموں میں تعان کرنے کی بجائے رکاوٹ جبکہ ثقافت، جشن بہاراں کے نام پر برائی، بے حیائی، فحاشی کے کاموں میں دل وجان سے بھرپور تعاون کر رہے ہیں جس سے معاشرے میں شرم وحیاء کا جنازہ نکل

رہا ہے جب کہ اسلام اپنے نمائندہ ہر دور کے حکمران خلیفتہ المسلمین کو شرم وحیاء پر
مبنی معاشرے کے قیام کے لئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے بنیادی فرض کو ادا
کرنے کا حکم دیتا ہے۔

خدمت انسانیت اور تھر کے انسان

دکھی انسانیت کی خدمت سب سے بڑی عبادت ہے قرآن میں اللہ کی عبادت، رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور خدمت خلق کرکے رضائے الٰہی حاصل کرنے کا درس دیا گیا ہے یہی تین امور کو مفسرین نے خلاصہ قرآن قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حقوق معاف کر سکتے ہیں مگر حقوق العباد بندے معاف کریں گے تو معاف ہوں گے سوال یہ ہے کہ تھر کے باسیوں کے حقوق ہم پر نہیں ہیں جنھیں ہم نے من حیث القوم ادا کرنا ہے ؟ ۔تھر میں موت رقص کر رہی ہے حکمران اپنی عیاشیوں میں مگن ہیں ان کے کتے دیسی گھی، مربعے کھا رہے ہیں جبکہ تھر کے میں بچے، مرد وخواتین بھوک پیاس سے لقمۂ اجل بن رہے ہیں مگر ارباب اقتدار طبقہ انکے مسائل حل کرنے کی بجائے اپنی سیاست میں مصروف ہیں اور ایسے واقعات پر بھی سیاست سے باز نہیں آ رہے سب اچھا کی رپورٹس زبانی کلامی اخبارات کی حد تک دی جارہی ہیں افسوس ناک مقام ہے ہمارے حکمران خود کو اسلامی ریاست کا حکمران تصور کرتے ہیں جبکہ ہر عمل اسلام کے خلاف کیا جارہا ہے خلیفہ دوئم سیدنا عمر فاروقؓ نے ایک بار فرمایا تھا کہ اگر دریائے فرات کے کنارے کتا بھی بھوکا مر گیا تو عمرؓ سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا اسی طرح ایک بار قحط پڑ گیا تو حضرت عمرؓ نے گندم کی روٹی کھانا بند کردی کچھ دنوں کے بعد کسی نے سیدنا عمرؓ سے کہا کہ گندم شہروں تک

پہنچ گئی ہے دیہاتوں تک کچھ دن تک پہنچ جائے گی آپؓ گندم کی روٹی کھانا شروع کردیں تو اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ جبتک میری ساری رعایا تک گندم نہیں پہنچے گی عمرؓ گندم کی روٹی نہیں کھائے گا تاریخ دان لکھتا ہے کہ اسی فکر میں خلیفہ دوئمؓ کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا ایک مسلم ریاست کے حکمران کی یہ شان ہوتی ہے کہ خود بھوکا رہ کر رعایا کا خیال رکھتا ہے جب سے اسلام کا نظام عدل وقسط خلافت ہم سے رخصت ہوا ہم ذلیل وخوار ہوگئے ہمارے حکمران خود غرض مفاد پرست اس قدر ہوگئے کہ ذاتی مفادات سے آگے بات نہیں کرتے۔ ذاتی مفادات کے پیش نظر ڈاکٹر عافیہ صدیقی جیسی عظیم المرتبت اپنی بیٹی دشمنوں کو فروخت کردی موجودہ حکمرانوں نے بھی اس مظلوم ،دختر مشرق کیلئے کچھ نہیں کیا شائد یہ ارباب اقتدار اس باہمت، پاکباز، جرات مند بیٹی بہن کی موت کا انتظار کر رہے ہیں، کسی سیاستدان کو ظالم امریکہ کے سامنے اس کی رہائی کی بات کرنے کی جرات نہ ہوئی کیونکہ اس سے ان کے مفادات کو نقصان پہنچتا تھا ہمارے آج کے حکمران نام تو خلفائے راشدینؓ کا لیتے نہیں تھکتے ہیں مثالیں بھی انکی دیتے ہیں مگر اسلام مقدس نظام ،ان مقدس ہستیوں کے عظیم اعمال سے راہ فرار اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اے خلفائے راشدینؓ کے نام لیوا پاکستانی حکمرانو! اپنے اندر ان عظیم ہستیوں کی صفات پیدا کرو ان کے طریقوں کو اپنے اندر زندہ کروگے تو کامیابی ملے گی اللہ کے قرآن اور رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ ہے جو ان کے نقش قدم پر چلے گا انھیں کامیابی ملے گی جو ایمان کا دعویدار ان

کے نقش قدم سے انحراف کرکے غیروں کے طریقے اپنائے گا وہ کسی قیمت پر کبھی بھی کامیابی نہیں پا سکتا۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ اس علاقے میں ہر سال اموات ہوتی ہیں صرف اس وجہ سے کہ مناسب انتظامات نہیں ہوتے ہر مرتبہ سب اچھا ہے آئندہ اقدام کا کہہ کر عوام کو مطمعئن کردیا جاتا ہے مگر عملی اقدام کرنے کا نام نہیں لیا جاتا احکامات تو ہر سال ایسے جارہی کئے جاتے ہیں کہ شائد آنے والے سال میں سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا لیکن ہوتا کچھ بھی نہیں، ہر سال ارباب اقتدار اور سیاستدانوں کے ہنگامی دورے صرف فوٹو سیشن ثابت ہوئے کئی سو انسانوں کی اموات کے ذمہ دار ہمارے حکمران ہیں جو باتیں کرنے کے سوا کچھ نہیں کرتے حالیہ تازہ ترین رپورٹ سامنے آئی ہے جس میں مزید قیمتی انسانی جانوں کی موت کا انکشاف کیا گیا ہے حکمران اپنے فرض منصبی کو پورا کیوں نہیں کر رہے؟ اگر حکمران اس فرض کو ادا کرنے سے قاصر ہیں تو میری رائے تو یہ ہے کہ اقتدار سے الگ ہو جائیں کیوں کہ حکومت کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے خوراک، صحت، امن اور تعلیم کا بالکل مفت بندوبست کرنا ہے جس میں ہمارے ارباب اقتدار ہمیشہ ناکام نظر آئے کیوں کی انھیں ذاتی مفادات کی تکمیل سے فرصت نہیں جب کسی کو اس کا حق نہیں ملے گا تو معاشرے میں بے چینی، بدامنی کا خاتمہ ممکن نہیں رہتا۔ اگر حکمران کچھ نہیں کرتے تو امیر لوگوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ان مفلوک الحال لوگوں کی مدد کریں تھر کے میں رہائش پذیر مفلوک الحال انسانوں، پاکستانیوں کی مدد ساری قوم پر فرض ہے ایک اہم بات جو اس

ضمن میں انتہائی ضروری وہ یہ ہے کہ ایسے آفت زدہ علاقوں میں اکثر انسانیت کے نام پر اسلام اور پاکستان دشمن طاقتیں فلاحی کاموں کے نام پر لوگوں میں اپنا اثر رسوخ قائم کرلیتی ہیں جس سے لوگوں کا ایمان اور حب الوطنی خطرے میں پڑ جاتی ہے دینی فلاحی تنظیموں کو پاکستانیوں کے عقیدے،ایمان،حب الوطنی بچانے کیلئے میدان میں اترنا ہوگا۔

اگر ان مفلوک الحال انسانوں نے قیامت کے روز اپنے حقوق کی بابت ساری قوم سے ان کا گریبان پکڑ کر سوال کردیا تو حکمران، سیاستدان،اہل ثروت کیا جواب دیں گے ایسے وقت میں جب حکمران اور سیاستدان ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے میں مصروف ہیں ملک کے ہر درد مند صاحب حیثیت،اہل ثروت پر بھاری ذمہ داری آن پڑی ہے کہ ہے کہ تھر کے باسیوں کو ہمیشہ کیلئے تحفظ دینے کیلئے مستقل بنیادوں پر اقدام کریں۔

ہارس ٹریڈنگ نہیں کھوتا ٹریڈنگ

سینٹ الیکشن ہوگئے اس الیکشن میں 52 اراکین منتخب ہوئے ۔ن لیگ نے پنجاب ،اسلام آباد میں کلین سویپ کیا جبکہ پی پی ، متحدہ اتحاد سندھ میں جیت گیا خیبر پختونخواہ سے پی ٹی آئی نے میدان مارا، بلوچستان سے ن لیگ کو متوقعہ نتیجہ نہ مل سکا مختلف جماعتوں نے یہاں سے کامیابی حاصل کی۔ سینٹ الیکشن سے قبل ملک کے معروف سیاستدان چوہدری شجاعت حسین نے کہا تھا کہ حالیہ سینٹ الیکشن میں ہارس ٹریڈنگ نہیں کھوتا ٹریڈنگ ہو رہی ہے یعنی ممبران اسمبلی کو کروڑوں روپے کے عوض خریدا جا رہا ہے یہ بیان چوہدری صاحب کی طرف سے اقرار ہے کہ ان کے دور میں بھی اراکین اسمبلی کو خریدا گیا مگر خفیہ طریقے سے ۔۔۔حالیہ سینٹ الیکشن میں یہ بات بھی اہل نظر کے دیکھنے میں آئی کہ آخری وقت تک ممبران اسمبلی کو خریدنے کے لئے نوٹوں سے بھری گاڑیاں پارلیمنٹ کے چکر لگاتی رہیں تین سال قبل ہونے والے الیکشن میں ایک نشست ستر کروڑ روپے میں فروخت ہوئی اس سال بھی یہی معاملہ رہا ریٹ میں زیادہ کمی پیشی دیکھنے میں نظر نہیں آئی البتہ ممبران اسمبلی کی خرید وفروخت کس حد تک ہوئی اس کا انکشاف بھی ہونا چاہیے پی پی کے رہنما،اپوزیشن لیڈر خورشید شاہ کا کہنا ہے کہ ہارس ٹریڈنگ اس بار بھی ہوئی آزاد امیدوار رکن اسمبلی عامر ڈوگر نے الیکشن کا بائیکاٹ صرف اس لئے کیا کہ

سینٹ الیکشن میں خرید وفروخت ہوئی ان کا کہنا ہے کہ ضمیر فروش سینٹ میں آ کر عوام کی بہتری کے لئے کیا کام کریں گے ؟ووٹ کاسٹ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اراکین کی بولیاں لگائی جا چکی ہیں اسی طرح پی ٹی آئی کے باغی رکن جاوید نسیم نے بھی ووٹ کاسٹ نہیں کیا۔ مولانا فضل الرحمان کا کہنا ہے کہ دوسروں کو چور کہنے والے خود چور نکلے ۔پنجاب میں پی پی کے افضل چن کو دس ووٹ پڑ ھنے پر ن لیگ میں کھلبلی مچ گئی ہے تحقیقات کی جارہی ہیں کہ کون سلپ ہوا سعد رفیق کا کہنا ہے کہ فاٹا کے چھ ارکان بولیاں لگا رہے تھے سب کو ووٹ کا حق دیا ہارس ٹریڈنگ یا کھوتا ٹریڈنگ کی حقیقت چھپانے کیلئے اسلام آباد کے صحافیوں کو پریس گیلری میں ہی نہیں جانے دیا گیا اسمبلی ہال میں لگے سب کیمرے بند کر دیئے گئے البتہ پشاور میں صحافیوں کے احتجاج پر انھیں اسمبلی میں جانے کی اجازت مل گئی۔ الیکشن کمیشن کے بارے میں لوگوں کا کہنا ہے کہ سابقہ الیکشن کی طرح سینٹ الیکشن شفاف کروانے میں الیکشن کمیشن اس بار بھی بری طرح ناکام ہوگیا جبکہ الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ اگر الیکشن میں دھندلی ثابت ہو گئی تو سخت ایکشن لیا جائے گا۔ووٹ کو مقدس امانت کہنے والے کچھ ارکین نے ووٹ نہیں ڈالے جن لیڈروں نے ووٹ نہ ڈالے ان میں احسن اقبال ،امین فہیم، فہمیدہ مرزا، نوید قمر شامل ہیں۔

حالیہ سینٹ الیکشن میں اراکین کی خرید وفروخت کوئی نئی بات نہیں ہر الیکشن

میں ایسا ہوتا رہا مگر چھپ چھپا کر لیکن اس بار بولیوں، خرید و فروخت کا شور قوم کے بچے بچے نے سن لیا سینٹ پاکستان کے جمہوری نظام کا ایک اہم ایوان زیریں ہے جس کو ایم این ایز، ایم پی ایز منتخب کرتے ہیں ایم این ایز اور ایم پی ایز کو عوام ووٹ کاسٹ کرکے اسمبلیوں میں بھیجتے ہیں تاکہ یہ منتخب ہو کر ہمارے قومی فلاح و بہبود کے لئے کام کریں گے ایسی پالیسیاں مرتب کریں گے جس سے اسلام اور پاکستان کا دنیا میں امیج روشن ہوگا مگر افسوس صد افسوس کہ پارلیمنٹ جسے ایوان شوریٰ بھی کہا جاتا ہے کے اراکین عوامی، توقعات کے برعکس ذاتی مفادات کو مقدم رکھتے ہوئے کرپشن کی گنگا میں اپنے ہاتھ دھو رہے ہیں اگر یہ کہ دیا جائے کہ کرپشن کے اس حمام میں سب ننگے ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ جو اراکین سینٹ میں اپنے ضمیر کا فیصلہ دیتے وقت توتوں کی بوریوں کے عوض اپنا ضمیر بیچ دیتے ہیں ان سے کیا توقع کی جا سکتی ہے ؟ دکھوں کی ماری پاکستانی قوم کو ایسے رہبر ملے ہیں جو رہبر کی شکل میں رہزن ہیں جن کے نزدیک ضمیر کی قیمت چند کروڑ روپے ہے۔۔۔ غور کا مقام ہے کہ اگر قوم کی تقدیر کا فیصلہ کرنے والے طبقہ کا یہ حال ہے تو پھر پاکستان کس طرح ترقی کرے گا؟ پاکستان کو کرپشن کے ناسور سے کون نجات دلائے گا؟ بر کیف سینٹ الیکشن میں دھندلی ارباب اقتدار ہی نہیں بلکہ اسمبلیوں میں موجود تمام اراکین، جماعتوں کے چہرے پر بد نما داغ ہے جسے قوم کا بچہ بچہ دیکھ رہا ہے اس داغ کو یہ اہل جمہوریت صاف کرتے ہیں یا نہیں یہ کام ان کا ہے مگر قوم کو

حقیقت کا علم ہوگیا ہے کہ پاکستان میں ایک ایسا نظام چل رہا ہے جس میں جاگیر داروں، مالداروں، نوابوں، کرپٹ، عہدے کے حریص لوگوں کا قبضہ ہے جو ذاتی مفادات کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں اس نظام میں غریب کا کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی کو ئی ریلیف۔

مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر پہلے ہی عوام نے عملی طور پر اس نظام جمہوریت سے اظہار لاتعلّقی کر دیا ہے جس کا بین ثبوت عام انتخابات میں عام عوام کا ووٹ کاسٹنگ ریٹ ہے اگر یہی کرپشن، خرید وفروخت کا سلسلہ جاری رہا جو ختم ہوتا نظر نہیں آ رہا تو قوم کو اپنے مستقبل کے تحفظ کیلئے نظام بدلو تحریک چلانا پڑے گی۔ سیاستدانوں کا رویہ عوام سے اسی بات کا مطالبہ کرہا ہے اب عوام کو چاہیے کہ کرپشن، حقوق انسانی، دینی اقدار کو پامال کرنے والے نظام اور اس کے لیڈروں کا بوریا بستر گول کرنے کیلئے عزم صمیم کرکے میدان میں اتریں تاکہ قوم کو کرپٹ لیڈر، کرپٹ نظام سے نجات نصیب ہوسکے۔

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کب رہا ہو گی؟

دختر مشرق ڈاکٹر عافیہ صدیقی اس وقت امریکی جیل میں قید ہے ان کی رہائی کیلئے ملک بھر میں کثیر تعداد میں احتجاجی جلسے، جلوس، سیمینارز، ریلیاں منعقد کی گئیں تاکہ اس بے گناہ مظلوم قوم کی بیٹی کی رہائی کیلئے پاکستانی حکمران یا مسلم ریاستوں کے ارباب اقتدار اپنا کردار ادا کریں اگر یہ کہہ دیا جائے کہ عافیہ کیس ایک ایسا کیس ہے جس کا فیصلہ تعصب کی بنیاد پر کیا گیا تو بے جا نہ ہوگا اس فیصلے کے خلاف دنیا بھر سے صدائے احتجاج سننے اور دیکھنے کو ملی مگر نام نہاد انسانیحقوق اور خواتین حقوق کے علمبرداروں کے کان میں جوں تک نہ رینگی، یہ حقیقت ہے کہ ڈاکٹر عافیہ کو مسلمان ہونے کی سزا دی گئی ۔عافیہ کیس کے حوالے سے امریکی عدالت کا فیصلہ انصاف کا قتل ہے جو امت مسلمہ مرحومہ کے منہ پر عالم کفر کی طرف سے ایک زور دار طمانچہ ہے اس کیس کو خراب کرنے کیلئے بہت سے مفروضے پھیلائے گئے جن کی کوئی حقیقت نہیں ایسے لوگوں کی خدمت میں چند حقائق پیش خدمت ہیں جو غلط مفروضوں کے باعث عافیہ کے بارے میں درست رائے نہیں رکھتے کہ عافیہ پاکستانی شہری ہے عافیہ حافظہ، عالمہ ہونے کے ساتھ ساتھ امریکہ کی اعلیٰ ترین یونیورسٹی BRANDISE سے تعلیم کے شعبے میں پی ایچ ڈی کی امتیازی ڈگری حاصل کرنے والی پاکستانی خاتون ہے تاکہ قرآن کی رہنمائی

میں جہالت کے اندھیروں کو روشنی میں بدل دے، عافیہ بہن نے کبھی بھی گرین کارڈ کیلئے درخواست نہیں دی، 2003 کو کراچی سے ان کو اغوا کیا گیا بعد میں افغانستان اور پھر امریکہ منتقل کرکے امریکہ نے اپنے ہی بنائے ہوئے قوانین کی دھجیاں بکھیریں، خود امریکی عدالت نے تسلیم کیا کہ ڈاکٹر عافیہ کا کسی دہشت گرد گروپ سے تعلق نہیں۔ان حقائق کے باوجود امریکہ اوراس کے حواری ڈاکٹر عافیہ کے بارے میں مثبت موقف نہیں رکھتے جس کا مطلب واضح ہے کہ ان کو عافیہ سے نہیں بلکہ عافیہ کے مسلمان ہونے اس کی پاکستان اور اسلام سے محبت ،لگاؤ سے نفرت ہے جسے وہ کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتے۔عافیہ صدیقی کی رہائی کیلئے ان کی بہن ڈاکٹر فوزیہ صدیقی ملک کے گلی گلی ، محلے محلے، کوچے کوچے پھر رہی ہے قوم ہر بار عافیہ فیملی کی اپیل پر سڑکوں پر نکلی۔ ، فوزیہ، صدیقی حکمرانوں سے کئی بار مل چکی عافیہ کی رہائی کیلئے جھوٹے وعدے بھی کئے گئے کہ گھر میں جاکر عافیہ کے استقبال کی تیاری کرو عافیہ آ رہی ہے عافیہ کے گھر والے کئی بار عافیہ کے استقبال کی تیاری کرکے منتظر کھڑے رہے مگر عافیہ نہ آئی ،وجہ یہ تھی کہ عافیہ فیملی اپنے طرح ان سیاست دانوں، حکمرانوں کو بھی سچا سمجھتی رہی مگر ہر بار عافیہ فیملی کے اعتماد کو ان سیاسی بازی گروں نے ٹھیس پہنچائی عافیہ فیملی کو شائد اس بات کا پتا نہیں کہ سب سے زیادہ کامیاب ترین سیاستدان اہل جمہوریت کی نظر میں وہ ہے جو اتنے اعتماد سے جھوٹ بولے کہ سننے والا اسے سچ سمجھ لے جبکہ اللہ ورسول ﷺ نے جھوٹے پر

لعنت کی ہے۔ اس مظلوم بے گناہ پاکستانی بیٹی کی رہائی کیلئے ہمارے مسلسل جھوٹ بولنے والے سیاستدانوں نے کوئی عملی اقدام نہ کئے گئے امریکہ ظالم سے سامنے ہمارے سیاستدانوں نے عافیہ کے متعلق اپنا درست موقف رکھا ہی نہیں حکومت نے حکومتی سطح پر عافیہ کیس کو مکمل طور پر ہینڈل کرنے کی بجائے مس ہینڈل کیا گیا بس اگر کچھ ہوا ہے تو وہ زبانی جمع خرچ ہی ہوا۔ڈاکٹر فوزیہ صدیقی کا کہنا ہے کہ ہمیشہ سیاستدانوں نے عافیہ کے نام پر اپنی سیاست چمکائی، ووٹ لئے مگر اقتدار اور اسمبلیوں میں جانے کے بعد سیاستدان اپنا یہ وعدہ بھول گئے کہ انہوں نے قوم سے وعدہ کیا تھا کہ ہم کامیاب ہونے کے بعد عافیہ کی رہائی کیلئے اقدام کریں گے ان کا کہنا ہے کہ اگر پاکستان کے حکمران چاہیں تو ایک دن میں عافیہ صدیقی پاکستان آ سکتی ہے اور اسے اپنے بچوں، فیملی کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق مل سکتا ہے مگر پاکستان کے حکمران دلی طور پر عافیہ کی رہائی کے سلسلے میں مخلص دکھائی نہیں دیتے۔آج کل ڈاکٹر فوزیہ صدیقی ملک کے بااثر لوگوں کے ہمراہ قومی جرگوں کا اہتمام کر رہی ہیں ملک کے بااثر، غیرت مند، جرات مند لوگ آج بھی سیاستدانوں، حکمرانوں سے ڈاکٹر عافیہ کی رہائی کا مطالبہ کر رہے ہیں کراچی میں مزار قائد پر منعقد ہونے والے جرگے میں راقم کو بھی دعوت دی گئی مگر راقم اس میں شریک نہیں ہو سکا۔جس پر عافیہ فیملی سے دلی طور رمعذرت خواہ ہے احتجاج، جرگوں کو سلسلہ جاری رہنا چاہیے ،ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی قوم کے دل کی آواز ہے۔ میرے

نزدیک عافیہ ایشو پر ناموس رسالت ﷺ کے بعد سب سے زیادہ احتجاج ہوا عافیہ موومنٹ کی اپیل اور کالز پر اسلامی تحریک طلبہ، پاسبان، اسلامی جمیعت طلبہ، جماعت اسلامی، ورلڈ پاسبان ختم نبوت، جے یو آئی، سنی تحریک، جماعتہ الدعوہ، اہلسنت والجماعت، جمیعت اہل حدیث، وکلاء، برادری، سول سوسائٹی سمیت سینکڑوں جماعتوں نے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کیلئے سینکڑوں احتجاجی مظاہر، پروگرامز منعقد کئے لیکن حکمران اور سیاستدان خواب غفلت کا شکار رہے اس ایشو پر کوئی توجہ نہ دی سابق حالات وواقعات کے بعد راقم اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ ہمارے حکمران اور سیاستدان ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو اپنی بیٹی، بہن، قوم کی عزت نہیں سمجھ رہے جس کے باعث ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی نہیں ہوئی جس دن پاکستان کے حکمرانوں اور سیاست دانوں نے دختر مشرق، ناموس پاکستان ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا اپنی بیٹی، اپنی عزت سمجھ لیا اس دن ڈاکٹر فوزیہ صدیقی کے الفاظ حقیقت کا روپ دھار جائیں گے پھر عافیہ صدیقی صرف ایک دن ہی نہیں بلکہ چند گھنٹوں میں پاکستان میں ہوگی۔ کوئی حکمرانوں تک میرا یہ پیغام پہنچائے کہ اے حکمرانو! اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ڈاکٹر عافیہ صدیقی تمہاری بہن ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے کسی مسلمان قیدی کو کسی کافر گروہ سے آزاد کروایا قیامت کے دن میں محمد ﷺ اس کا ضامن ہوں گا۔ اے حکمرانو! اور پاکستان کے سیاستدانو! عافیہ کو مسلمان ہونے کے ناطے اپنی بہن دل کی اتھاہ گہرائیوں سے تسلیم کرلو اور اس کی رہائی کیلئے عافیہ

کو اپنی بیٹی سمجھ کر کوشش کرو پھر دیکھنا جب تک عافیہ رہا ہو کر پاکستان نہیں آ جائے گی تمہیں نیند نہیں آئے گی۔ حکمرانو! اب بھی وقت ہے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کیلئے موثر جدوجہد کرلو ورنہ قیامت کے روز رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سیدنا صدیق اکبرؓ کھڑے ہوں گے اگر اس وقت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی بیٹی عافیہ صدیقی کا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کردیا تو پھر اے پاکستانی اور مسلم دنیا کے حکمرانو! تم کیا جوب دوگے ؟پھر تمہارا کیا بنے گا؟؟؟ یہ الفاظ میں نے جان بوجھ کر اس لئے لکھے کہ اتمام حجت ہو جائے کہ کہیں تم وہاں یہ عذر پیش نہ کر سکو کہ اے ہمارے آقا محمد عربی ﷺ کے یار غار ومزار سیدنا صدیق اکبرؓ ہمیں تو پتا ہی نہیں چل سکا کہ عافیہ صدیقی آپ کی بیٹی تھی۔۔۔

نائن زیرو کا آپریشن اور چند حقائق و گذارشات

ایم کیو ایم کے دفتر نائن زیرو سے نامور اشتہاری ملزم اور نیٹو کا اسلحہ برآمد ہوا ہے گذشتہ روز رینجر نے صبح پانچ بجے نائن زیرو پر چھاپہ مارا۔ اس کاروائی کی تفصیل سے میڈیا کو آگاہ کرتے ہوئے ترجمان رینجر کرنل طاہر نے میڈیا کو بتایا کہ یہ آپریشن دو گھنٹے جاری رہا جس میں ولی خان بابر کے قتل میں سزائے موت پانے والے فیصل عرف موٹا کو بھی گرفتار کیا گیا ہے عدالتوں سے سزا پانے والے کئی ٹارگٹ کلرز کو حراست میں لیا گیا ہے جن میں عرفان شبیر عرف ملا، عامر، نادر، عبید عرف کے ٹو شامل ہیں دیگر افراد کی شناخت کی جا رہی ہے انہوں نے کہا کہ یہاں سے ایسا اسلحہ برآمد ہوا ہے جس کی پاکستان درآمد کرنے کی بھی اجازت نہیں میرے خیال میں نیٹو کنٹینرز سے چوری ہونے والا اسلحہ بھی ملا ہے ہم اس بات کی چھان بین کر رہے ہیں کہ یہ اسلحہ کہاں سے آیا؟ چھاپے کے دوران میں مختلف اقسام کا چھوٹا بڑا اسلحہ، بلٹ پروف جیکٹس، اور سینکڑوں کی تعداد میں گولیاں ملی ہیں آپریشن کے دوران کسی ایم این اے اور ایم پی اے کو گرفتار نہیں کیا گیا، یہ بھی بات سامنے آئی کہ گرفتار ہونے والوں میں پانچ سے چھ افراد جرائم پیشہ ہیں جن کی موجودگی پر چھاپہ مارا گیا دس سے بارہ لوگوں کو شک کی بنیاد پر حراست میں لیا گیا ہے۔ یہ خبر صبح سے ہی ہر ایک کی زبان پر زد عام رہی، اس

کاروائی کے خلاف ایم کیو ایم کے کارکنان ملک کے مختلف حصوں سے سڑکوں پر نکل آئے سربراہ ایم کیو ایم الطاف حسین کا کہنا تھا کہ رینجر والے اسلحہ کمبل میں چھپا کر لائے اشتہاری نائن زیرو کو مصیبت میں نہ ڈالتے اور کہیں چلے جاتے یہ بیان اس بات کی، دلیل ہے کہ نائن زیرو سے یہ خطرناک اشتہاری گرفتار ہوئے جسے قائد الطاف بھائی نے بھی تسلیم کیا۔ ایم کیو ایم کی ہمرقاب پی پی نے اس واقعہ کی مذمت کی کہ ایک سیاسی جماعت کے دفتر پر رینجر کو چھاپہ نہیں مارنا چاہیے تھا ایسے بیان کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے ایسا بیان پاکستان کی ایک بڑی جماعت کی طرف سے آنا ساری قوم کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ یہ بیان مجرموں کو تحفظ دینے کی سازش ہے جبکہ وزیر داخلہ کا کہنا ہے کہ مجرمان کی اطلاع پر چھاپہ مارا گیا جو قانون کے مطابق ہے سیاسی وابستگیاں امن قائم کرنے میں آڑے نہیں آنے دیں گے۔

قارئین کرام !اس واقعہ پر تبصرہ کرنے کی اشد ضرورت ہے کہ اسی سیاسی جماعت پر گذشتہ ماہ سانحہ بلدیہ ٹاؤن کا کیس ثابت ہو چکا اس کے بعد یہ دوسرا بڑا وقوعہ ہے جس نے کراچی میں اس جماعت کا ساکھ خراب کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا، بلا تفریق کاروائی ایک مستحسن اقدام ہے جس کی زبردست الفاظ میں حمایت ہر پاکستانی کر رہا ہے ایسا ہی ہونا چاہیے۔ان مجرموں کو انجام تک پہنچانے سے کام نہیں بنے گا بلکہ ان کے سرپرستوں کے خلاف بھی کاروائی عمل میں لائی

جائے پاکستان کی یہ بد قسمتی رہی ہے کہ ہمارے ملک میں ہمیشہ کرائے کا قاتلوں کو سزا دی گئی اصل محرک ہمیشہ محفوظ پناہ گاہوں میں چلے گئے۔ایم کیو ایم کا اس واقعہ کے بعد احتجاج سمجھ سے بالاتر ہے کہ ان کے مرکز سے خطرناک ترین مجرم گرفتار ہوئے پھر بھی رینجر جوانوں کے خلاف احتجاجی مظاہرے اسے ہر صاحب فہم وفراست ملک سے غداری ہی تصور کریگا جب کسی اور کے خلاف کاروائی ہوتی ہے تو ایم کیو ایم بغلیں بجاتی ہوئی میدان میں کود پڑتی ہے اور اب ان کے خلاف کاروائی ہوئے تو پاکستان کے اہم ادارے رینجر کے خلاف احتجاج کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟کیا آپریشن کا مطالبہ ایم کیو ایم نے ہی نہیں کیا تھا؟سب سے پہلے آپریشن کے حق میں بڑی بڑی ریلیاں کس نے کراچی میں نکالی تھیں؟اس سوال کا جواب ایم کی ایم کی قیادت کو قوم کے سامنے دینا ہوگا اب مزید طوفان بد تمیزی نہیں چلے گی حکومت کی نیت درست دکھائی دے رہی ہے کراچی کو قبضہ گروپوں،ٹارگٹ کلرز سے نجات دلانے کیلئے سرکاری اداروں کی ایسی کاروائیاں شہر قائد کا امن بحال کرنے میں کلیدی کردار ادا کریں گی۔حکومت پر فرض عین ہو گیا ہے کہ شہر قائد کا امن بحال کرنے لئے ایم کیو ایم سمیت تمام جرائم پیشہ افراد کے خلاف کاروائی کرنے کیلئے ایسے گروہوں پر پابندی عائد کی جائے پھر کاروائی عمل میں لائی جائے۔ایسا کرنے سے جرائم پیشہ عناصر کی پشت پناہی کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔نیٹو اسلحہ کی برآمدگی کے بارے میں ایم کیو ایم کے قائد کا موقف سراسر غلط دکھائی دیتا ہے کیوں کہ اگر ایسی

بوگس کاروائی ہی کرنی تھی تو اس سے پہلے کیوں نہیں کی گئی ؟ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین صاحب کی خدمت میں گذارش ہے کہ آپ پاکستان آ کر اس کا جواب عنائیت فرمائیں قوم آپ کے جواب کی بنفس نفیس پاکستان آ کر جواب دینے کی شدت سے منتظر ہے ہم آپ کے سامنے بیٹھ کر آپ کا چہرہ مبارک دیکھتے ہوئے تمام دلکش انداز اپنی آنکھوں میں سمیٹتے ہوئے یہ دیکھانا چاہتے ہیں کہ رینجر والے کس طرح کمبل میں اتنی بڑی تعداد میں اسلحہ چھپا کر لائے ؟۔پاکستان آنے سے پہلے قائد تحریک سے سوال ہے کہ اس حقیقت کے واشگاف ہوجانے کے بعد کیا نائن زیرو بھی مرکز ضرار نہیں بن گیا یا نہیں؟ جہاں سے آئے روز جرائم پیشہ افراد کی قطاریں برآمد ہو رہی ہیں اس کے متعلق آپ کیا خیال ہے ؟؟؟

نمک مکا کی سیاست۔۔۔ سینٹ الیکشن مکمل

میاں نواز شریف اور ان کی جماعت پہلے سے کہیں زیادہ ادلے کا بدلہ فوری دینے کے پابند ہوگے ہیں ن لیگ نے اپنی حکومت بچانے کیلئے اپنے اتحادیوں کا دامن نہ چھوڑا ۔جس کے باعث حکومت گرتے گرتے بچ گئی ن لیگ کی حکومت پر سب سے برا وقت دھرنوں کی صورت میں آیا جب پی ٹی آئی اور عوامی تحریک نے اسلام آباد میں اپنے چند ہزار لوگوں کے ساتھ ریڈ زون میں ڈیرے ڈال لئے ،اس وقت لوگوں کا کہنا تھا کہ ن لیگ کی حکومت صبح گئی یا شام کو۔۔۔ لیکن یار لوگ اس سے با خبر تھے کہ ن لیگ کی حکومت نہیں گرے گی کیونکہ فرینڈلی اپوزیشن ان کے ساتھ ہے اور اس بحران سے نکالنے کیلئے پی پی کے شریک چیئرمین آصف علی زرداری نے پتا نہیں کون کون سے سیاسی پتے کھیلے خدا ہی جانے جس کے باعث ساری سیاسی قیادت ایک پیج پر جمع ہو گئی ،لیکن یہ حقیقت ہے کہ ن لیگ کی حکومت بچانے کیلئے پی پی کے شریک چیئرمین اور باقی اہم عہدے دار شب وروز مصروف عمل رہے ،اسی طرح مولانا فضل الرحمان کا ساتھ بھی قابل رشک رہا مولانا کی دھمکی بھی کام آ گئی کہ ہم بھی اسلام آباد کی طرف عریانی، فحاشی، بد تہذیب کے خاتمے کیلئے مارچ اور دھرنا دے سکتے ہیں ،یعنی پی پی اور جے یو آئی (ف) نے ن لیگ کا پورا پورا ساتھ دیا جس کے باعث نواز حکومت بچ

گئی اس احسان کا بدلہ چکانے کیلئے میاں نواز شریف نے مفاہمت، برداشت، قربت، مل کر چلنے کی اصلاحات کا سہارا لیتے ہوئے چیئرمین سینٹ کی سیٹ پی پی کے رضا ربانی، ڈپٹی چیئرمین کی سیٹ جے یو آئی کے مولانا عبدالغفور حیدری کو دے دی ہے میرے نقطہ نظر سے قارئین دانشوروں کا اختلاف بھی ہو سکتا ہے مگر مجھ ناقص کے نزدیک اکثریت میں ہونے کے باوجود ن لیگ کا سینٹ چیئرمین اور وائس چیئرمین کی قربانی اور سیٹیں تحفے کے طور پر پلیٹ میں رکھ کر پی پی، جے یو آئی کو دے دینا یہی ظاہر کر رہا ہے۔ حالیہ چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کے الیکشن بھی مک مکا کی سیاست ہے جس سے کوئی تبدیلی نہیں آئے گی کیونکہ اس وقت پاکستان میں مک مکا کی سیاست کا راج ہے ایوان بالا کے منتخب عہدیداران کے انتخاب کے دوران ہارس ٹریڈنگ کے خلاف کی نہیف آوازیں بھی سنائی دیں کہ ہارس ٹریڈنگ کے خلاف اعلان جہاد کرنے والوں کے بکس سے سات کی بجائے سولہ ووٹ کیسے نکل آئے؟ یہ ہارس ٹریڈنگ نہیں تو اور کیا ہے؟ اس بار شائد یہ آواز اس لئے زیادہ سنائی نہیں دی کہ تمام سیاست دانوں نے سینٹ ممبران کے انتخاب پر ہونے والی سبکی کے باعث چپ سادھ لی۔ امید کی جارہی ہے کہ سینٹ چیئرمین کی بلامقابلہ تقرری اور ڈپٹی چیئرمین کی فرینڈلی جیت سے ایوان بالا کے کامیاب یہ امیدوار ایسے کرپشن کی گنگا میں اس طرح ہاتھ نہیں دھوئیں گے جس طرح عام سینٹ ممبران ۔۔۔۔ کیونکہ عام سینٹ ممبر کے بارے میں زدعام یہ بات سننے کو ملی کہ پندرہ کروڑ کے لگ بھگ خرچہ آیا ان کا مفاہمت کے

باعث کم خرچ ہوا۔ صورت حال یہ ہے کہ جو کسی کیلئے کام کر رہا ہے اسے نوازا جا رہا ہے مخالفین کو زچ کرنا بے جا تنقید و تنقیص کا عمل جاری و ساری ہے تنقید برائے اصلاح کی بجائے تنقید برائے تنقید سے کام لیا جا رہا ہے۔ ایسا الیکشن جو مفادات پر قربان ہو وہ ملک میں کیا تبدیلی لائے گا؟ پی پی کا امیدوار متفقہ طور پر لانا تھا تو عام انتخابات میں متفقہ امیدوار کیوں نہیں لائے گئے؟ اگر اتنی ہی قربتیں ہو گی ہیں تو الیکشن کا کھیل چھوڑ کر سلیکشن کا کھیل کھیلنا شروع کریں بلدیاتی انتخابات میں بھی تمام پارٹیاں مک مکا کی سیاست کرکے یو سی لیول پر بلا مقابلہ متفقہ امیدوار سامنے لائیں تاکہ مفاد پرستوں کا ایک نیا طرز حکومت قوم کے سامنے آ سکے (ویسے بھی با خبر لوگوں کا کہنا ہے کہ پاکستان میں جمہوریت نہیں ۔اب اس قیاس کو حقیقت کا روپ دینے کی اشد ضرورت ہے) جو صرف مفاد پرست ہی پیدا کریگا اگر ایسا ہوتا ہے تو کچھ ہو یا نہ ہو مگر انتخابات کے نام پر بے دریغ پیسے کا ضیاع ضرور رک جائے گا جو امیدوار کامیاب ہونے کے بعد اپنا الیکشن میں خرچ کیا گیا پیسہ عوام کے خون پسینے کی کمائی سے ناجائز طریقے سے نکالتے ہیں اب بھی یو سی دفاتر میں کرپشن کا بازار گرم ہے نہ جانے صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کرپشن کی صورت حال اپنی آنکھوں سے دیکھنے کیلئے یو سی دفاتر کے خفیہ چھاپے کیوں نہیں مارتے ؟ اس وقت بھی نارمل پیدائشی پرچی اور نکاح نامے تین سو سے پانچ سو روپے جبکہ لیٹ اندارج کی ایک ہزار سے پندرہ سو روپے فیس وصل کرنے کے بعد بن رہے ہیں

بعض دفاتر سے شکایت آئی ہے کہ ایم پی اے صاحب نے یہ فیس مقرر کی ہے۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ یہی کہ الیکشن میں جو پیسہ لگایا تھا اب اسے وصول کرنے کا کام جاری وساری ہے صوبائی حکومتوں کے احکامات ان کے اپنے ہی ہواؤں میں اڑا رہے ہیں، قبرستانوں میں مردوں کی تدفین کرنا مشکل ہو گیا ہے ان سیاسی بازی گروں نے مردوں کی تدفین تک مہنگے داموں کر دی ہے من مانی کے ریٹس لئے جا رہے ہیں جہاں کوئی غریب پھنس گیا اسے لوٹ لیا جاتا ہے۔ ہماری اخلاقی پستی کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ سوچے سمجھے بغیر یہ سیاسی بازی گر دولت دونوں ہاتھوں سے اکھٹی کر رہے ہیں سرکاری قواعد وضوابط کا کوئی پاس نہیں۔ اگر بلا مقابلہ امیدوار کامیاب ہوں گے تو دولت جمع کرنے کی حوس تو ضرور ہو گی مگر کم ہو گی کیونکہ ان کا پیسہ الیکشن میں صرف نہیں ہوا ہو گا، میاں نواشریف صاحب کو اس فارمولے پر بھی عمل کر کے دیکھ لینا چاہیے شائد بے لگام کرپشن میں کمی واقع ہو جائے۔ قارئین کرام !جب تک بحیثیت قوم ہم اپنے ملک کا نظام اسلام کے تابع نہیں کریں گے تب تک یہی مذاق ہمارے ساتھ ہوتا رہے گا، ہمیں فطرت کی طرف رجوع کر لینا چاہیے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ لیکن مادیت پرستی کے اس دور میں ہم اللہ تعالی کو عملی طور پر قادر مطلق ماننے کیلئے تیار نہیں شائد تو ہماری حالت کیسے بہتر ہو گی؟

سانحہ یوحنا آباد اور زندہ انسانوں کو جلانا بدترین دہشت گردی

پاکستان اس وقت سانحات کی زد میں ہے آئے روز انسانیت کو لرزہ دینے والے واقعات سننے دیکھنے کو مل رہے ہیں قوم غم زدہ ہے پاکستان دہشت گرد نہیں بلکہ دہشت گردی کا شکار ہے کوئی یہاں محفوظ نہیں ہر ایک کا اللہ ہی حافظ ہے۔نائن الیون کے بعد جبرا امریکہ نے پاکستان میں اپنی جنگ دھکیلی جس کے باعث پاکستان میدان جنگ بن گیا جب کہ دنیا جانتی ہے کہ پاکستان کا نائن الیون سے کوئی تعلق نہیں پھر بھی پاکستان میدان جنگ کیوں؟ یہ سوال آج کل عام لوگ نہیں ہمارے ارباب اقتدار امریکہ کے اہم پروگرامز میں کر چکے ہیں مگر بہت دیر سے۔ کیونکہ ہر طرف سانحات ہی سانحات ہیں کوئی غمگین ہے کوئی آنسو صاف کرنے والا نہیں بچا۔گذشتہ روز یوحنا آباد کے دو چرچوں میں خود کش حملے ہوئے جن میں 17 سے زائد افراد لقمۂ اجل اور 75 زخمی ہو گئے یہ حملے اس وقت ہوئے جب مسیحی برادری اتوار کے روز اپنی عبادت میں مصروف تھی عوام سے بھرے ہوئے چرچوں کو نشانہ بنایا گیا بے گناہوں کے قتل عام کے بعد پاکستان بھر سے کرسچن برادری سڑکوں پر نکل آئی سڑکیں بلاک ہو گئیں اس واقعہ کی ذمہ داری کی ایک کالعدم تنظیم نے قبول کی ہے لاہور پولیس نے دو مشتبہ افراد کو پکڑا تو مشتعل مظاہرین نے پولیس سے ان مشتبہ افراد کو پکڑ کر تشدد کا نشانہ اس قدر بنایا کہ وہ چیختے چلاتے رہے

کہ ہم بے گناہ ہیں ، ہم پر ظلم نہ کرو مگر بہادر پولیس کی موجودگی میں کرسچن مظاہرین نے بے دردی سے ماورائے عدالت پاکستان کا قانون پامال کرتے ہوئے دو انسانوں کو زندہ جلا دیا لاہور کی بہادر پولیس خاموش تماشائی کا کردار ادا کرتی رہی ۔ سوال یہ ہے کہ پولیس نے مظاہرین سے ان مشکوک افراد کو چھوڑایا کیوں نہیں ؟کیا حکومت نے مظاہرین کو اس قدر فری ہینڈ دے رکھا تھا کہ جسے چاہیں موت کی نیند سلا دیں ؟۔ میرے نزدیک جس طرح چرچوں پر حملے اسلام اور پاکستان پر حملے ہیں بالکل اسی طرح ماروائے عدالت پاکستان کے قانون کو لاہور کی سڑکوں پر پامال کرتے ہوئے انسانوں کو صرف شک کی بنیاد پر زندہ جلادینا بھی دہشت گردی ،اسلام اور پاکستان پر حملہ ہے ، خود کش حملے کرنے والے تو پاکستان کے آئین و قانون، نظم کو تسلیم ہی نہیں کرتے وہ تو ایسے گھناؤنے واقعات کرکے اپنے مقاصد کی تکمیل چاہتے ہیں جن کا اسلام، پاکستان، انسانیت سے کوئی تعلق نہیں ان کے خلاف تو ساری قوم ایک پیج پر کھڑی ہے دکھ افسوس تو ان پر ہے جو پاکستان کے قانون، آئین، نظم کو مانتے ہیں اپنے آپ کو محب وطن، پاکستان کو اپنا ملک اس سے وفاداری کا اظہار کرتے ہیں ان کی طرف سے ملکی املاک کا نقصان، جلاؤ گھیراؤ، انسانوں کو زندہ جلا دینے کو کیا کہا جائے میرے نزدیک یہ بھی دہشت گردی ہے جو لوگ اس گھناؤنے فعل میں ملوث تھے ان بھی عبرت ناک سزا ملنی چاہیئے تاکہ کوئی ریونڈیوس بننے کی کوشش نہ کرے جس کا پنجاب حکومت نے دیر سے نوٹس لیا ہے اور مقدمہ درج کرکے

ملزمان کو گرفتار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔لاہور کی سڑکوں پر کرسچن مظاہرین نے حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات سے سرعام اعلان بغاوت کرکے انسانوں کو زندہ جلایا ہے جو کسی بھی کرسچن کیلئے باعث شرم، قابل گرفت ہے۔ ساری پاکستانی قیادت نے سانحہ یوحنا آباد کی مذمت کی کرسچن برادری سے اظہار تعزیت کیا، راقم بھی دلی طور پر کرسچن برادری کے غم میں برابر کا شریک ہے بلکہ اب مذمت سے بڑھ کر عمل کی طرف بھی توجہ دینا ہوگی مگر افسوس تو ملک قائدین پر ہے کہ جنہوں نے صرف چرچ پر حملوں کی مذمت تو کی مگر زندہ انسانوں کو جلا دینے کے عمل کا نوٹس لینا تو دور کی بات ہے مذمت تک نہیں کی آخر کیوں؟کیا حکمران اور سیاستدان، ملکی قیادت قوم کو یہ سبق دینا چاہتے ہیں کہ جذبات میں آکر غم کے موقعہ پر جو مرضی کر گزرو یہ تمہارا بنیادی حق ہے ،اگر ایسا سلسلہ چل نکلا تو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا یہی کہ گلی گلی، محلّہ محلّہ لڑائیاں خانہ جنگی ہوگی اس لئے ساری قوم سے دردمندانہ اپیل ہے کہ خدارا غم کے وقت بھی ملکی وملی مفادات کو مقدم رکھا کریں ،اگر مشکوک افراد واقعہ ہی مجرموں کے ساتھی تھے تو پولیس نے ان کو گرفتار کرلیا تھا ان کو پولیس سے چھین کر زندہ جلادینے کی کسی قیمت پر حمایت نہیں کی جاسکتی پاکستان کی عدالتوں میں ان کو پیش کرکے نشانہ عبرت بنایا جاسکتا تھا اور اگر وہ مجرموں کے ساتھی نہ تھے تو ان کو زندہ جلا دینا مزید قابل جرم اور قابل گرفت ہے بے گناہ انسانوں کو جلا دینا کہاں کی انسانیت ہے؟ انسانوں کو زندہ جلا دینے والے واقعہ کی چند

ایک اداروں کے سوا میڈیا نے کوریج بالکل نہیں کی جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ارباب اقتدار کو چاہیے کہ سیکیورٹی کی صورتحال پر خصوصی توجہ دیں بلا تفریق تمام مذاہب کی عبادگاہوں کا تحفظ یقینی بنایا جائے کرسچن برادری کی طرف سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ دھمکیاں کافی روز سے دی جارہی تھیں مگر مناسب سیکیورٹی فراہم نہیں کی گئی ہم سمجھتے ہیں یہ حملہ خفیہ اداروں، سیکیورٹی اداروں کی ناکامی ہے ہر واقعہ کی پیشگی اطلاع ہوتی ہے تو پھر مناسب انتظام کیوں نہیں کئے جاتے ؟عوام الناس سے بھی التماس ہے کہ سیکیورٹی اداروں پر مکمل انحصار کرنے کی بجائے اپنی مدد آپ کے تحفظ مقامی تھانے کو اطلاع دے کر ذاتی سیکیورٹی کا انتظام بھی ضرور کریں اداروں کے ساتھ خود اپنی حفاظت کا انتظام کرنا ہر شہری کی بھی ذمہ داری ہے۔ایک اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرے اقلیتوں کی جان

ومال، جائیداد، عزتوں، عبادت گاہوں کا تحفظ حکومت کی ذمہ داریوں میں سے اولین ذمہ داری ہے ایک بے گناہ انسان کا قتل ساری انسانیت کا قتل ہے آج پاکستان میں اقلیتیں ہی نہیں بلکہ ہر طبقہ غیر محفوظ ہے۔حکومت کی رٹ زبانی کلامی تو بہت ہے مگر عملی طور پر صفر۔۔۔میڈیا پر شور برپا ہے کہ ہم نے دہشت گردوں کا قلع قمع کردیا اب وہ آخری سانس لے رہے ہیں مگر وہ پاکستان بھر کاروائیاں کرکے اپنے منظم ہونے،اپنی موجودگی کا عملی طور پر اظہار کررہے ہیں قوم کے بچے بچے کے اعصاب پر ان کی ہیبت،خوف سوار ہے پھر بھی شور

ہے کہ ہم جیت گئے کیسے ؟؟ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ضرب عضب آپریشن کے بعد دشمن اپنی حکمت عملی تبدیل کرکے سرد جنگ کا آغاز کرچکا ہے۔ حالیہ حملے اسی سلسلے کی کڑی ہیں ضرب عضب کے بعد یہ جنگ ختم ہوجائے گی ایسا سوچنا قطعی طور پر درست نہیں ہے۔
ہمیں بحیثیت قوم یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان کاروائیوں کا ماسٹر پلان بھارت میں طے ہوتا ہے اور بھارت کی پشت پناہی امریکہ ،اسرائیل کر رہے ہیں تاکہ پاکستان کو کسی طرح ناکام ریاست قرار دیا جاسکے اور ایٹمی پاکستان کو عملی طور پر اپنی کالونی بنایا جائے جسے زندہ دلان پاکستان کسی قیمت پر کامیاب نہیں ہونے دیں،ان کی ناپاک سازشوں کو پاکستان کی دینی قوتیں پاکستان میں اللہ تعالیٰ کا نظام خلافت قائم کرکے ، اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت اور ساری قوم وحدت کی طاقت سے ناکام بنائیں گی (انشاءاللہ)۔پاکستانی حکمرانوں کو چاہیے کہ اب ہی تھوڑی سی غیرت کا عملی مظاہرہ کرکے اپنے اصل دشمنوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرلیں تاکہ بے گناہ انسانوں کا قتل عام کو روکا جا سکے جب تک ہمارے حکمران جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان سے ہر قسم کے تعلقات ختم نہیں کریں گے ہمارے ازلی دشمن ہمیں زچ پہنچانے کیلئے کرائے کے قاتلوں کو استعمال کرکے ایسی گھناؤنی حرکتیں کرتے رہیں گے۔

قرار داد پاکستان کی پکار

23 مارچ کے حوالے سے

برصغیر میں مسلمانوں پر 1857 کی جنگ آزادی کے بعد زمین تنگ کر دی گئی اس جنگ میں ہندوؤں نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیا جب جنگ میں ناکامی ہوئی تو اس جنگ کے سارے منفی اثرات مسلمانوں پر پڑے ہندو انگریزوں کے دوست بن کران کے قریب ہوگئے اس طرح مسلمانوں کے خلاف انگریزوں نے انتقامی کاروائی شروع کردی مسلمانوں کی جائیدادیں،کاروبار،املاک، عزت وناموس غیر محفوظ ہوگئے تمام سرکاری مراعات سے مسلمانوں کو بے دخل کردیا گیا حتیٰ کہ مسلمانوں پر سرکاری ملازمتوں کے دروازے بند کردیئے گئے مسلمانوں کو تعلیم سے دور رکھنے کے لئے انگریزوں نے مسلمانوں کے تعلیمی اداروں کے خلاف کریک ڈاؤن کردیا

مسلمانتعلیم، معیشت جیسے اہم شعبوں میں پیچھے رہنے لگے ان حالات میں مسلمانوں نے دو طرح کے تعلیمی ادارے کھولے ان میں ایک قسم سرسید احمد خان کی قیادت میں سکول وکالجز جبکہ دوسری دارالعلوم دیوبند کی طرز پر دینی مدارس کی تھی ۔برصغیر میں ہندوؤں کی تعصّبانہ ذہنیت نے مسلمانوں کو جنگ آزادی میں بے وفائی کے بعد بھی معاف نہ کیا مسلمانوں کے خلاف مختلف دور میں مختلف متعصبانہ تحریکیں جاری وساری رکھیں جن کاکام مسلمانوں کا استحصال

اور مسلمانوں کو جبری ہندو بنانا تھا جس کے نتیجے میں برصغیر کے مسلمانوں نے باقاعدہ الگ وطن کے قیام کے لئے جدوجہد شروع کردی تاکہ نئی قائم کردہ ریاست میں اسلام کا عادلانہ نظام خلافت کو قائم کرکے مسلمان اپنی زندگیاں اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق گزار سکیں اور عالم اسلام کی قیادت وسیادت یہیں سے ممکن ہوسکے۔اس سلسلے میں اہم پیش رفت اس وقت ہوئی جب مولانا اشرف علی تھانویؒ، سر سید احمد خانؒ، مولانا عبدالحلیم شررؒ، مولانا محمد علی جوہرؒ، مولانا مودودیؒ جیسی قدآور شخصیات نے ایک الگ اسلامی ریاست کے قیام کے حق میں لب کشائی کرتے ہوئے اسے مسلمانوں کی اولین ضرورت قرار دیا ایسی دیگر اہم شخصیات کی عبقری نظروں نے جب اس ضرورت پر زور دیا تو قافلۂ آزادی چل پڑا 29 دسمبر 1930 کو شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے الگ وطن کا تصور پیش کرکیا۔ شروع شروع میں لوگوں نے اسے دیوانے کا خواب قرار دیا مگر ایسی باتیں کرنے والوں کو کیا خبر تھی کہ رب ذوالجلال برصغیر کے مسلمانوں کے مسلسل وعدے (کہ ہم نئی سلطنت کو اسلامی نظام سے آراستہ کریں گے) کے بعد قائدینؒ تحریک پاکستان جیسی ہستیوںؒ کے ہاتھوں مدینہ منورہ کے بعد اسلام کے نام پر قائم ہونے والی مملکت کو وجود میں لانے کا فیصلہ کرچکے ہیں۔ قافلہ اپنی منزل کی جانب بڑھتا ہی چلا جارہا تھا،آخر کار 23 مارچ 1940 کو الگ وطن کے لئے لاہور کے منٹو پارک) مینار پاکستان میں ابوالقسیم مولوی فضل الحق نے قرارداد پاکستان پیش) کی جبکہ چوہدری خلیق الرحمان نے پر جوش

تقریر کرکے اس کی تائید کی۔ان کے بعد مولانا ظفر علی خاں، سردار اورنگ زیب خان سر حاجی عبداللہ ہارون، نواب اسمٰعیل خان، قاضی محمد عیسٰی نے بھی اس قرارداد کی، تائید کی۔اس قرارداد کے بعد تحریک پاکستان اپنے زور شور سے شروع ہو گئی ہر طرف سے یہی صدائیں سننے کو مل رہی تھیں کہ لے کے رہیں گے پاکستان، بن کے رہے گا پاکستان، پاکستان کا مطلب کیا ؟ لاالہ الااللہ۔۔۔۔ہماری منزل آزادی۔۔۔۔۔برصغیر کے مسلمانوں کی مسلسل جدوجہد کے باعث آزادی 14 اگست 1947 کو نصیب ہوئی قیام پاکستان کے بعد ہمارا پیارا وطن اپنے محسن و مربی قائد اعظمؒ سے جلد ہی محروم ہوگیا جس کے باعث پاکستان اپنے قیام کے مقصد (اسلامی نظام کے قیام) سے دور ہوتا چلاگیا یہاں تک کہ ہم قیام پاکستان کے مقصد سے اتنے دور ہوئے کہ جس انگریز سامراج سے ہمارے بزرگوں نے آزادی حاصل کی تھی آج پھر ہم ان کے رحم و کرم پر آ گئے ہماری داخلہ وخارجہ پالیسیاں، معیشت و تجارت، حکومت وتہذیب وتمدن انہی انگریزوں کی عکاس ہیں وہی سامراجی طاقتیں آج دنیا کے خود سے بنائے ہوئے۔قانون، اصول اور ضابطے کو اپنے ہی پاؤں تلے روندتے ہوئے مملکت خداداد پر ڈرون حملوں کی بارش کر چکے جس کا سلسلہ آج بھی جاری وساری ہے پاکستان کے مطالبے کے باوجود ڈرون حملوں کا سلسلہ رکنے کا نام نہیں لیتا انہی ڈرون حملوں کے باعث پاکستانی قوم کو تاریخ کا سب سے بڑا نقصان برداشت کرنا پڑا، ہمارے گلی، محلے، بازار، سرکاری و نیم سرکاری دفاتر بے گناہ پاکستانیوں کے خون سے لت پت ہوگئے پھر بھی امریکہ و اسرائیل کو ہم

پر اعتماد نہیں وجہ یہ ہے کہ دشمن کبھی دوست نہیں ہوتا۔۔۔ اللہ ورسول ﷺ کا اٹل فیصلہ ہے کہ سود حرام ہے کسی قیمت پر اس کے ذریعے لین دین نہیں کرنا لیکن آج تک ہم سود جیسی لعنت سے خلاصی حاصل نہیں کرسکے ،ہماری قومی زبان آج انگریز سامراج کے تہذیبی حملے کے باعث اپنے ہی ملک میں لاوارث، یتیم ہوکر رہ گئی ہے اسے سرکاری دفاتر، سرکاری و نجی تعلیمی اداروں سے بے دخل کردیا گیا ہے، ہمارے بے ضمیر ڈکٹیٹر حکمران چند ڈالروں کے عوض قوم کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو فروخت کرنے اور بعد کے جمہوریت پسند حکمران عافیہ کی رہائی پر مجرمانہ خاموشی کے جرم کا ارتکاب کر چکے، اللہ سے کئے گئے وعدے نظام الٰہیہ کا قائم نہیں کیا جا سکا کیوں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟۔ اے میری قوم ! اگر ہم نے اپنے اسلامی طرز حیات ، نظام حکومت سے تہی دامن ہی رہنا تھا تو الگ پاکستان کی کیا ضرورت تھی؟ اے میری قوم مجھے تو ایسے محسوس ہورہا ہے کہ قیام پاکستان کے وقت جو وعدہ ہم نے اللہ سے کیا اسے وفا نہ کرنے پر ہم بحیثیت قوم اللہ کی ناراضگی کا شکار ہوگئے ہیں قائدین تحریک پاکستان کی روحیں بھی تو ہم سے آج خفا نظر آتی ہیں اگر ہم نے قیام پاکستان کا مقصد پورا نہ کیا تو اللہ ورسول ﷺ، قائدین تحریک پاکستان ہمیں کسی قیمت پر معاف نہیں کریں گے ۔ قیامت کے روز ہمیں
شرمندگی، افسوس ، ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔۔۔ مجھے تو قرارداد پاکستان کی پکار قائدین تحریک پاکستان کی روحوں کی جانب سے ہمہ وقت آرہی ہے۔ کیا ہے کوئی سن کر اس صدا کو حکمرانوں، ارباب اقتدار، پاکستان کے سیاہ

وسفید کے مالک سیاست دانوں تک پہنچانے والا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

مزاج شناس نبوت، یار غار ومزار سیدنا صدیق اکبرؓ

مکہ کا ایک تاجر تجارت کرنے شہر سے باہر جاتا ہے تجارت سے جب واپس آتا ہے تو شہر میں داخل ہونے پر شہریان مکہ اس دور کے رواج کے مطابق انگلیاں اُٹھا اُٹھا کر کسی عجیب غریب نئے واقع کی خبر دے رہے تھے دریافت کرنے پر پتا چلا کہ آپ کے جگری یار حضرت محمد ﷺ نے نبی و رسول ہونے کا اعلان کر دیا ہے یہ تاجر سیدھا نبوت کا دعویٰ کرنے والے اپنے جگری یار حضرت محمد ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر نہایت ادب سے دریافت کرتا ہے کہ اے میرے پیارے دوست محمد ﷺ کیا آپ نے اعلان نبوت کیا ہے؟ تو حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ جی ہاں۔ اس پر یہ تاجر بغیر کسی حیل و حجت حضرت محمد ﷺ کی نبوت و رسالت ﷺ کی گواہی دے کر جانثاران محمد میں شامل ہو جاتا ہے اس تاجر کا نام عبداللہ بن عثمان تھا بعد میں آپؓ ابوبکر صدیقؓ کے نام سے مشہور ہوئے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ولادت عام الفیل کے اڑھائی برس بعد ہوئی آپؓ نبی اکرم ﷺ سے کم و بیش تین برس چھوٹے تھے اس لحاظ سے آپؓ کا سن ولادت 573 عیسوی ہے۔ آپؓ کا ایک لقب صدیق تھا یہ آپؓ لقب شب معراج کی تصدیق کرنے پر ملا دوسرا لقب عتیق تھا ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے آپؓ کو دیکھا تو فرمایا تم

اللہ کی طرف سے دوزخ سے آزاد ہو،اسی وجہ سے آپؓ عتیق کے لقب سے مشہور ہوئے۔حضرت ابوبکر صدیقؓ مکہ کی ایک نہایت معزز، بااثر شخصیت تھے آپؓ نے آزاد مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔قبول اسلام سے قبل آپؓ اہل مکہ کے چیف جسٹس تھے اور دیت کے فیصلے فرماتے ،زمانہ جاہلیت میں بھی کبھی آپؓنے شراب زنا،گناہ ،کبیرہ کا ارتکاب نہ کیا آپؓ کو فطرتاً ایسے گناہوں اور بتوں کی پوجا سے سخت، نفرت و بیزاری تھی جب آپؓ نے اسلام قبول کر لیا تو حضور ﷺ سے دریافت فرمایا آقا ﷺ میرا اب کیا کام ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا جو میرا کام وہ تیرا کام یعنی تبلیغ واشاعت دین۔۔۔۔۔۔اس فرمان کے بعد سیدنا صدیق اکبرؓ نے اسلام کی تبلیغ شروع کر دی چنانچہ آپؓ کی دعوت پر حضرت عثمان غنیؓ ،حضرت زبیر بن العوامؓ،حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ،حضرت سعد بن ابی وقاصؓ،حضرت طلحہ بن عبداللہؓ،حضرت عثمان بن مظعونؓ،حضرت ابو عبیدہؓ حضرت ابو سلمہؓ،حضرت خالد بن سعید بن العاصؓ جیسے جید صحابہ کرامؓ نے اسلام قبول کیا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ساری زندگی اسلام کی سربلندی میں صرف کئے رکھی مال و دولت اسلام اور آقائے دوجہاں ﷺ پر ہمیشہ نچھاور کرتے رہے غزوہ اُحد کے موقعہ پر جب حضرت صدیق اکبرؓ راہ خدا میں گھر کا سارا مال خدمت رسول ﷺ میں لے آئے تو اس قابل رشک و منظر پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے بھی خراج تحسین پیش

کرنے سے نہ رہ سکے حضور ﷺ نے اس قدر سخاوت دیکھ کر ابوبکر صدیقؓ کو جنتی ہونے کی بشارت دی گئی علاوہ ازیں متعدد موقعوں پر حضور ﷺ نے ابوبکر صدیق کو جنتی ہونے کی بشارتیں دیں ایک موقعہ پر تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جو احسانات کئے میں نے سب کے احسانات کا بدلہ ادا کر دیا صدیق اکبرؓ ہی ہیں جن کے احسانات کا بدلہ میں محمد ﷺ نہیں دے سکا جس کا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے عرض کروں گا کہ اس کے احسانات کا بدلہ عطا فرمائیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ قیامت کے دن جب سارے انبیاء کرامؑ میرے پاس حاضر ہو کر گزارش کرینگے کہ اللہ تعالیٰ سے حساب وکتاب کے لئے کہیے تو میں (محمد ﷺ) اللہ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے محمد ﷺ اپنا سر مبارک اٹھایئے اور کہیے کیا کہنا چاہتے ہیں ؟تو اس پر میں اللہ تعالیٰ سے گذارش کروں گا کہ

اے اللہ نسل آدم پریشان ہے حساب وکتاب کا آغاز فرمائیں تو اللہ تعالیٰ جلال میں ارشاد فرمائیں گے کہ کوئی ہے جو میرے سوالات کے جوابات دے سکے تو حضور ﷺ فرماتے ہیں میں ابوبکر صدیقؓ کا ہاتھ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کردوں گا کہ اے اللہ ابوبکر سے سوال کریں یہ آپ کے ہر سوال کا جواب دے گا حضور ﷺ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ ابوبکر کا چہرہ دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کا جلال جمال میں بدل جائے گا اور حساب وکتاب کا آغاز ہو جائے گا سبحان اللہ کیا شان ہے صدیق اکبرؓ کی۔

سن نو ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد پہلی دفعہ مسلمانوں کی جماعت کو حج کے لئے روانہ فرمایا تو سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو امارت حج کے منصب پر مامور فرمایا اور ہدایت کی کہ منٰی کے عظیم الشان اجتماع میں اعلان کردیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ شخص طواف کرے۔

دین اسلام میں سیدنا صدیق اکبرؓ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے انبیاء کرامؑ کے بعد اگر کار خانہ کائنات میں کسی کا مقام و مرتبہ ہے تو وہ صرف اور صرف حضرت ابو بکر صدیقؓ ہی ہیں باقی تمام ہستیوں کا مقام و مرتبہ ابو بکر صدیقؓ کے بعد ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا آقائے دوجہاں ﷺ سے عشق کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت حضور ﷺ کی خدمت میں رہتے آقائے دوجہاں ﷺ کو پریشان دیکھتے تو مضطرب ہوجاتے۔ شام و سحر، ہجرت مدینہ، جنگ وجدل، امن و آشتی میں ابو بکر صدیقؓ سائیہ دامن مصطفیٰ ﷺ میں ہی، رہے غزوہ احد کے کڑے وقت میں جب حضور ﷺ پر کفار نے یک دم حملہ کر دیا تو یہ جانثار مصطفیٰ ﷺ سینہ سپر ہو گئے اور کفار کے حملے روکتے رہے یہاں تک کہ حضور ﷺ دشمن کے حملوں سے محفوظ ہو گئے وفات النبی ﷺ کے بعد خلیفہ بلا فصل خلیفتہ الرسول ﷺ ، جانشین پیغمبر کی حیثیت سے جب آپؓ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپؓ، نے دو سال تین ماہ دس دن تک استحکام دین کے لئے

تاریخ ساز اقدام کئے منکرینِ زکوۃ، جھوٹے مدعیان نبوت (طلحہ، سجاح، اسود عنسی، مسیلمہ کذاب) ،منکرین ختم نبوت ،فتنہ ارتداد کیخلاف عملی لشکر کشی کرکے دین اسلام کی اساس کو محفوظ کیا اور آنیوالے مسلمانوں کو پیغام دیا کہ اے محمد عربی ﷺ کے ماننے والو! اسلام کو اپنی شکل میں قائم و دائم رکھنا اس نظام اسلام میں تغیر و تبدل نہ کرنا ،اسی صورت میں تم غالب رہ سکتے ہو اگر بغور جائزہ لیا جائے تو علم میں آئے گا کہ دور حاضر میں مسلمان آج بھی انہی مسائل سے دو چار ہیں جو غلبہ اسلام سے قبل تھے لیکن مسلمان انھیں حل کرنے میں مکمل طور پر قاصر ،بے بس اور ناکام نظر آرہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ صدیق اکبرؓ جیسا نظام حکومت " نظام خلافت "اسوقت روئے زمین پر قائم نہیں اگر یہ مقدس نظام ہوتا تو منکرین زکوۃ اور منکرین ختم نبوت جیسے غیر مسلم طبقات کا وجود تک نہ ہوتا اور مسلمان یوں ظلم و ستم کا شکار نہ ہوتے کیونکہ خلافت اسلامیہ ایسے گروہوں کے خاتمے اور مسائل امت کے حل کو اپنا اولین حدف سمجھتی ہے۔

لیکن افسوس صد افسوس ہم ابوبکر صدیقؓ سے محبت کے نعرے تو لگاتے ہیں لیکن آج ہم ابوبکر صدیقؓ کے نظام کو قائم کرنے سے راہ فرار اختیار کر چکے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اس نظام کے بغیر مسلمان عظمت رفتہ حاصل نہیں کر سکتے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مختلف اوقات میں متعدد شادیاں کیں جن بیویوں سے

اولاد ہوئی ان کے نام یہ ہیں۔ قتیلہ سے حضرت عبداللہؓ اور اسماء۔ ام رومان سے حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت عبدالرحمانؓ۔ اسماء سے آپؓ کی سب سے چھوٹی بیٹی ام کلثومؓ پیدا ہوئیں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ 22 جمادی الثانی 13 ہجری کو تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی حضرت عمر فاروقؓ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عثمان غنیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے آپؓ کو قبر میں اتارا۔ اور روضہ رسول ﷺ میں نبی مکرم ﷺ کے پہلو میں آپؓ کو دفن کر دیا گیا آپؓ قیامت تک روضۂ رسول ﷺ کی جنت میں بہاریں لوٹتے رہیں گے اور قیامت کے دن حضور ﷺ کے ہمراہ ہی روضۂ رسول سے اٹھیں گے۔ (ختم شد) ☆☆

ہر دور کے ابرہہ کا انجام

یمن کا بادشاہ ابرہہ بڑی قوت ، غرور کے ساتھ خانہ کعبہ پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ابابیلوں کے ذریعے انھیں کھایا ہوا بھس بنا دیا تاریخ بتاتی ہے کہ مختلف ادوار میں ایسی مزموم حرکتیں کی گئیں مسجد نبوی اور خانہ کعبہ پر ایک ہی مذہب کے گروہوں نے متعدد بار قبضہ کرنے کی غرض سے ناپاک حرکات کی گئیں جنھیں کچل دیا گیا مزے کی بات یہ ہے کہ اس بار بھی یمن سے ہی سعودی عرب پر حملہ کرنے کا اعلان کیا گیا یہ اعلان کرنے والے مجھے ابرہہ کی نسل سے لگتے ہیں ان کا انجام بھی ویسا ہی ہوگا انشاء اللہ ،اب پھر یہود و نصاریٰ کے حواری ،ایجنٹ یمن کے حوثی (رافضی) گروہ نے سعودی عرب پر حملے کا اعلان کیا تو اس کی حمایت میں میدان میں کودنے والے ایران کا چہرہ کھل کر سامنے آگیا ہے ایسے لگ رہا ہے یہ اعلان حوثی گروہ نے نہیں بلکہ ایران نے کیا ہے جو سعودی عرب پر اپنے باطل مذہب کی ایجارہ داری چاہتا ہے اور حوثیوں کو بطور رضاکار استعمال کیا ہے جس سے عالم اسلام کے جذبات مجروح ہوئے ہیں دوسری طرف سعودی عرب پر حملے کے اعلان کے بعد سعودی عرب نے یمن پر حملہ کر دیا ہے تاکہ کہیں دشمن امن کی خواہش کو کمزوری نہ سمجھے اور دار الامن دار الحرب نہ بن جائے (اللہ نہ کرے) میرے نزدیک حوثی گروہ کی سرپرستی یمنی حکومت بھی کر رہی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو ان کے

خلاف بہت پہلے کاروائی کی جا چکی ہوتی۔ جنگی حالات کے بعد سعودی عرب نے 1100 کلو میٹر لمبی سرحد پر باڑ لگانی شروع کردی ہے حالیہ سعودی عرب کے مسلے پر عالم اسلام کو اپنا کلیدی کردار ادا کرنا ہوگا ایران کے ایٹمی معاہدے پر عربوں کا تحفظ یقینی طور پر درست ثابت ہو رہا ہے کہ یہ طاقت امت مسلمہ کے خلاف استعمال ہونے جا رہی ہے اس تشویش کا اظہار سعودی عرب نے کیا ہے عالم اسلام کے معروف مذہبی قائدین نے بھی اس ناپاک حرکت کے خلاف ایکشن لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ پاکستان کی اسمبلی میں پاس ہونے والی قرارداد مایوس کن اور انتہائی نامناسب ہے جسے پاکستانی قوم نے مسترد کردیا ہے پاکستانی قوم یہ چاہتی ہے کہ ایٹمی پاکستان سعودی عرب پر حملہ کرنے والوں کے خلاف اعلان جہاد کرتے ہوئے پاک فوج کو یمن کے خلاف مصروف جہاد کرے لیکن پاکستان کی اسمبلی کی مایوس کن قرارداد نے قوم کو سوچنے پر مجبور کردیا ہے کہ اگر سعودی عرب (مکہ ومدینہ) کی حفاظت پاک فوج نے نہیں کرنی تو کس نے کرنی ہے؟ اہلیان پاکستان شدید غم وغصہ میں مبتلا ہیں حکومت فوری فوج سعودی عرب بھیجے ۔ بعض حلقوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ پاکستان اور ترکی کو سفارتی کوششیں تیز کرکے اس مسلے کا حل تلاش کرنا چاہیے جو کہ بالکل غلط ہے اس مسلے کا حل مستقل بنیادوں پر ہونا چاہیے لیکن اس کے ساتھ دنیا بھر میں مسلم میں افراتفری پھیلانے پر ایران کی منافقانہ پالیسیوں کی بھی خبر لینا ہوگی یہ مسلہ صرف سعودی عرب کا ہی نہیں بلکہ اکثر مسلم دنیا کا ہے کہ افراتفری کے

ذریعے مسلم ممالک کے عوام کو عدم استحکام کرنا تاکہ وہاں ہماری (ایران) کی ایجارہ داری قائم ہو۔ایسے گھٹیا، منافقانہ کردار کا نوٹس لینا بھی لازم وملزوم ہے جب بھی کوئی ابرہہ آئے گا اسے کچل دیا جائے گا وہ نشان عبرت بن جائے گا۔مکہ ومدینہ پر حملہ کرنے والے شیطانو! ابرہہ کی نسل! تمہارا انجام بد قریب اپنی حرکتوں سے باز آجاؤ ورنہ قرآن کی روشنی میں کھایا ہوا بھس بنا دیئے جاؤگے۔

تنازعہ یمن اور پاکستانی قوم کے جذبات

یمن کا بادشاہ ابرہہ بڑی قوت ، غرور کے ساتھ خانہ کعبہ پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ابابیلوں کے ذریعے انھیں کھایا ہوا بھس بنا دیا تاریخ بتاتی ہے کہ مختلف ادوار میں ایسی مزموم حرکتیں کی گئیں مسجد نبوی اور خانہ کعبہ پر ایک ہی مذہب کے گروہوں نے متعدد بار قبضہ کرنے کی غرض سے ناپاک حرکات کی گئیں جنھیں کچل دیا گیا مزے کی بات یہ ہے کہ اس بار بھی یمن سے ہی سعودی عرب پر حملہ کرنے کا اعلان کیا گیا یہ اعلان کرنے والے مجھے ابرہہ کی نسل سے لگتے ہیں ان کا انجام بھی ویسا ہی ہوگا انشاء اللہ ،اب پھر یہود و نصاریٰ کے حواری ،ایجنٹ یمن کے حوثی (رافضی) گروہ نے سعودی عرب پر حملے کا اعلان کیا تو اس کی حمایت میں میدان میں کودنے والے ایران کا چہرہ کھل کر سامنے آگیا ہے ایسے لگ رہا ہے یہ اعلان حوثی گروہ نے نہیں بلکہ ایران نے کیا ہے جو سعودی عرب پر اپنے باطل مذہب کی ایجارہ داری چاہتا ہے اور حوثیوں کو بطور رضاکار استعمال کیا ہے جس سے عالم اسلام کے جذبات مجروح ہوئے ہیں دوسری طرف سعودی عرب پر حملے کے اعلان کے بعد سعودی عرب نے یمن پر حملہ کر دیا ہے تاکہ کہیں دشمن امن کی خواہش کو کمزوری نہ سمجھے اور دار الامن دار الحرب نہ بن جائے (اللہ نہ کرے) میرے نزدیک حوثی گروہ کی سرپرستی یمنی حکومت بھی کر رہی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو ان کے

خلاف بہت پہلے کاروائی کی جا چکی ہوتی۔ جنگی حالات کے بعد سعودی عرب نے 1100 کلو میٹر لمبی سرحد پر باڑ لگانی شروع کردی ہے حالیہ سعودی عرب کے مسلے پر عالم اسلام کو اپنا کلیدی کردار ادا کرنا ہوگا ایران کے ایٹمی معاہدے پر عربوں کا تحفظ یقینی طور پر درست ثابت ہو رہا ہے کہ یہ طاقت امت مسلمہ کے خلاف استعمال ہونے جا رہی ہے اس تشویش کا اظہار سعودی عرب نے کیا ہے عالم اسلام کے معروف مذہبی قائدین نے بھی اس ناپاک حرکت کے خلاف ایکشن لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ پاکستان کی اسمبلی میں پاس ہونے والی قرارداد مایوس کن اور انتہائی نامناسب ہے جسے پاکستانی قوم نے مسترد کردیا ہے پاکستانی قوم یہ چاہتی ہے کہ ایٹمی پاکستان سعودی عرب پر حملہ کرنے والوں کے خلاف اعلان جہاد کرتے ہوئے پاک فوج کو یمن کے خلاف مصروف جہاد کرے لیکن پاکستان کی اسمبلی کی مایوس کن قرارداد نے قوم کو سوچنے پر مجبور کردیا ہے کہ اگر سعودی عرب (مکہ ومدینہ) کی حفاظت پاک فوج نے نہیں کرنی تو کس نے کرنی ہے؟ اہلیان پاکستان شدید غم وغصہ میں مبتلا ہیں حکومت فوری فوج سعودی عرب بھیجے ۔ بعض حلقوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ پاکستان اور ترکی کو سفارتی کوششیں تیز کرکے اس مسلے کا حل تلاش کرنا چاہیے جو کہ بالکل غلط ہے اس مسلے کا حل مستقل بنیادوں پر ہونا چاہیے لیکن اس کے ساتھ دنیا بھر میں مسلم میں افراتفری پھیلانے پر ایران کی منافقانہ پالیسیوں کی بھی خبر لینا ہوگی یہ مسلہ صرف سعودی عرب کا ہی نہیں بلکہ اکثر مسلم دنیا کا ہے کہ افراتفری کے

ذریعے مسلم ممالک کے عوام کو عدم استحکام کرنا تاکہ وہاں ہماری (ایران) کی ایجارہ داری قائم ہو۔ایسے گھٹیا، منافقانہ کردار کا نوٹس لینا بھی لازم وملزوم ہے جب بھی کوئی ابرہہ آئے گا اسے کچل دیا جائے گا وہ نشان عبرت بن جائے گا۔مکہ ومدینہ پر حملہ کرنے والے شیطانو! ابرہہ کی نسل! تمہارا انجام بد قریب اپنی حرکتوں سے باز آجاؤ ورنہ قرآن کی روشنی میں کھایا ہوا بھس بنا دیئے جاؤگے۔

راہنمائے طلبہ

عزیز سٹوڈنٹس حضرات السلام علیکم ! آج کل آپ امتحانات سے فارغ ہو چکے یا ہو رہے ہوں گے کچھ طلبہ نتائج کے انتظار تک بے کار ہی گھر میں بیٹھے رہتے ہیں لیکن اہل دانش کا کہنا ہے کہ وقت ایک قیمتی خزانہ ہے جتنی مرضی دولت صرف کر لی جائے گزرے ہوئے وقت، لمحات کو لوٹایا نہیں جا سکتا۔ دنیا میں جتنے بھی عظیم لوگ گزرے ہیں انہوں نے اپنے وقت کے ایک ایک لمحہ کو قیمتی خزانہ جانا اور ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا، بلکہ ہر لمحہ کو قیمتی جانتے ہوئے اپنے مشن، کار کا دعوتی عمل جاری رکھا۔ یاد رکھیں جس مشن اور کار کا دعوتی عمل ختم ہو جاتا ہے وہ مشن اور کار بھی ختم ہو جاتا ہے۔ دین اسلام میں نماز، روزہ و دیگر عبادات کے نظام الاوقات ہمیں وقت کی قدر کرنے کا درس دیتے ہیں امتحانات کے بعد ہونیوالی تعطیلات کو ہر طالب علم قیمتی بنا سکتا ہے اس کیلئے ہر طالب مندرجہ ذیل سرگرمیاں اختیار کرکے اپنا یہ وقت بھی قیمتی بنا سکتا ہے۔

☆ ہنر سیکھنے کیلئے حکومت نے ووکیشنل انسٹیٹیوٹس قائم کر رکھے ہیں جس کے تحت سٹوڈنٹس کو کمپیوٹر کے شارٹ کورسز، موبائل ریپیرنگ و دیگر فنی تعلیم دی جاتی ہے مختصر وقت میں ایک طالب علم ان اداروں میں داخلہ لے کر ہنر حاصل کر سکتا

ہے واضح رہے کہ یہ تعلیم حکومت کی طرف سے بالکل فری دی جاتی ہے۔ کورسز کے آخر پر حکومت کی طرف سے سرٹیفیکیٹ بھی دیا جاتا ہے جو مستقبل میں طالب کے کام آسکتا ہے اور اس کے ساتھ کورس میں شامل ہونیوالے ہر طلبہ کو کچھ رقم بطور وظیفہ بھی دی جاتی ہے۔ حکومت کا ایسے اداروں کی وسعت کیلئے مزید کام کرنا ہوگا تاکہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد طالب علم سرکاری یا نیم سرکاری نوکری کے چکر میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں۔ سٹوڈنٹس حضرات کو یاد رکھنا چاہیے کہ حصول تعلیم کا اصل مقصد دینی، اخلاقی، عملی تربیت ہے نوکری ضمنی چیز ہے۔

☆اگر آپ کے گھریلو حالات مالی مشکلات کا شکار ہیں تو عارضی طور پر کسی کاروباری مرکز میں ملازمت ضرور اختیار کریں اس طرح آپ اپنے گھریلو اخراجات میں والدین کی معاونت کر سکتے ہیں آپ اس طرح اپنے آنیوالے اگلے تعلیمی سیکشن کے اخراجات بھی جمع کر سکیں گے ایسا کرنے سے آپ کے اندر خود انحصاری، خود اعتمادی، خود مختاری کا عنصر پیدا ہوگا۔ آپ کو کاروبار کے بارے میں بہت سا تجربہ بھی حاصل ہوگا جو ماضی قریب میں آپ کو ایک کامیاب کاروباری شخصیت بننے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

☆ان تعطیلات میں ہر سٹوڈنٹ مندرجہ بالا دونوں امور سرانجام دے دینے کے ساتھ

ساتھ ایک کام بھی بڑی آسانی سے سرانجام دے سکتا ہے جس سے اس کے اندر روحانی، نظریاتی، فکری، دینی، اخلاقی، تہذیبی، عملی زندگی کا شعور بیدار ہوگا وہ اہم کام یہ ہے کہ ان تربیتی کورسز میں آپ اپنے فارغ وقت بھی میں شریک ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ کورسز مختلف اوقات میں منعقد کئے جاتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ نوجوان شریک ہو سکیں۔

این اے 246 الیکشن میں کون کیسے کامیاب ہوگا؟

این اے246 کراچی کے الیکشن کا زور وشور ملک بھر میں سنائی دے رہا ہے ،این اے 246 میں کارنر میٹینگز، جلسوں، جلوسوں کی بہار ہے اس حلقے میں تحریک انصاف، جماعت اسلامی اور ایم کیو ایم کے امیدواروں کے درمیان مقابلہ ہے ایم کیو ایم کے دفتر پر چھاپے ،اسلحہ کی برآمدگی، ٹارگٹ کلرز کی گرفتاری، صولت مرزا کے انکشافات کے بعد سیاسی گراف گرنے کے باوجود بھی کامیابی کیلئے پر امید ہے ایم کیو ایم اب بھی اپنی طاقت پر ناز کرتی دیکھائی دیتی ہے کیونکہ گذشتہ روز بھرپور جلسے سے خطاب کے دوران ایم کیو ایم کے رہنماؤں نے کہا کہ ہمارا مقابلہ کسی سے نہیں ہم جیتے ہوئے ہیں الیکشن میں تحریک انصاف اور جماعت اسلامی کے امیدواروں کی ضمانتیں ضبط کروادیں گے۔1992اور2013 کے الیکشن میں ایم کیو ایم نے اس سیٹ سے کامیابی حاصل کی ہے ،ایم کیو ایم کے گراف گرنے کے باوجود اگر ایم کیو ایم جیت جاتی ہے تو یہ تحریک انصاف اور جماعت اسلامی کیلئے مقام باعث شرم ہوگا کہ ایک کریمینل کیسز جماعت کامیاب ہو گئی، دوسری طرف تحریک انصاف بھی کامیابی کیلئے پر امید ہے پی ٹی آئی کے سربراہ عمران خان نے تحریک انصاف کے جلسے سے کراچی میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ 1983 کے بعد کراچی پر بندوق مسلط کی گئی نیا پاکستان نئے کراچی کے بغیر نہیں بن

سکتا (عمران خان کو چاہیے کہ اب اپنا نعرہ تبدیل کرلے کیونکہ پاکستان اسلامی ہے ان کو اسلامی پاکستان بنانے کو نعرہ لگانا چاہیے) جماعت اسلامی کے امیر سراج الحق کا کہنا ہے کہ کراچی میں امن قائم کرنے کیلئے آئے ہیں ۔یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ جماعت اسلامی کا بھی کراچی میں بہت اثرورسوخ ہے وہ بھی مناسب ٹرن آوٹ لے سکتی ہے کیونکہ اس وقت ن لیگ سمیت تمام دینی جماعتیں جماعت اسلامی کی سپورٹ کر رہی ہیں ،الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ این اے 246 کے انتخابات کو اس قدر شفاف بنانا چاہتے ہیں کہ کوئی انگلی نہ اٹھائے جبکہ ساتھ ہی کمیشن نے بائیومیٹرک سسٹم کی معذرت کرلی ہے جس کا مطلب ہے کہ تینوں پارٹیوں میں جس کا زور چلا جھرلو پھیر لے گی بائیومیٹرک سسٹم کا کا اہتمام نہ کرنا الیکشن کو مشکوک بنا سکتا ہے اگر ریجنر الیکشن کنٹرول سنبھالتی ہے تو کچھ طاقت کا استعمال کم ہوسکتا ہے اگر کراچی سے ایم کیو ایم کا زور توڑنا مقصود ہے تو پھر تحریک انساف اور جماعت اسلامی کی قیادت کو مل بیٹھ کر مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنا ہوگا دونوں جماعتوں میں سے کسی ایک جماعت کے امیدوار کو کو دوسرے کے مقابلے کے حق میں دستبردار ہونا ہوگا تاکہ پوری قوت کے ساتھ ایم کیو ایم سے مقابلہ کرکے سیٹ جیتی جاسکے ۔اس طرح ووٹ تقسیم نہیں ہوگا اور کامیابی کے امکانات یقین میں بدل جائیں گے ۔اس سلسلے میں اگر تحریک انصاف اپنا امیدوار جماعت اسلامی کے حق میں دستبردار کرتی ہے تو یقینی کامیابی مل سکتی ہے لیکن ایسا ہوتا دیکھائی نہیں دے رہا۔ (قارئین کرام

اتنے الیکشن ہوگئے صالح قیادت اس ملک کو نصیب نہیں ہو سکی اسکی کیا وجہ ہے ؟ غور کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ اسلام عام بالغ رائے دہندگی کی بجائے صالح لوگوں، اہل الرائے کے ذریعے حکومت قائم کرنے کا حکم دیتا ہے، جبکہ ہمارے ملک میں سمیت دنیا بھر میں بالغ رائے دہندگی کا شور ہے جس کے باعث صالح ،نیک،اہل تقویٰ الیکشن میں کھڑے ہوتے ہیں تو شکست کھا جاتے ہیں اس لئے کہ لوگوں کی اکثریت ہوائے نفسی کا شکار ہے -(ویسی ہی قیادت مل رہی ہے دینی قیادت کو اس پر غور کرنا ہوگا

.بر کیف حالیہ الیکشن این اے 246 سے جیت کس کی ہوتی ہے ؟ یہ فیصلہ تو وقت ہی کرے گا مگر حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں فراڈ الیکشن کے نام پر جعلی ووٹ کاسٹ کرکے جھرلو کے ذریعے طاقت کے بل بوتے پر کامیابی حاصل کرلی جاتی ہے یہ طریقہ واردات ہر طاقت ور اپنے حلقے میں آزماتا ہے ایم کیو ایم بھی اس طریقہ واردات کو استعمال کرنا اپنا بنیادی حق سمجھتی ہے دیکھتے ہیں اس مرتبہ یہ حق کسی کو استعمال کرنے دیا جاتا ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔ کیونکہ ملک میں میرٹ شفاف الیکشن کا بہت شور ہے۔

ایران کی سعودی عرب کو دھمکی ایک گھٹیا ترین حرکت

ایران کی بلی مکمل طور پر تھیلے سے باہر آ گئی ہے تجزیہ نگاروں کے تجزیے سچ ثابت ہوئے کہ غوثی باغیوں نے یہ دھمکی نہیں دی بلکہ ایران نے دی ہے شائد ایران امریکہ کے کندھے پر سوار ہو کر مشرق وسطی میں اپنی چودراہٹ کا سورج عروج پر دیکھنا چاہتا ہو اس کیلئے اس نے سعودی عرب جیسے اہم ترین مسلم ملک کو حملے کی دھمکی دی ہے شائد ایران کا خواب ہو کہ سعودی عرب سمیت سب ممالک میری طفیلی ریاستیں بن جائیں اگر ایسا خیال ہے تو ایران کو اپنی اس خام خیالی سے رجوع کر لینا چاہیے شائد اسی لئے تو ایران کی اہم شخصیت کے بعد ایرانی فوجی سربراہ نے بھی سعودی عرب پر حملے کی دھمکی دے ڈالی ہے ایران کے فوجی سربراہ کا کہنا ہے کہ سعودی عرب یمن کی جنگ بند کر دے ورنہ ایران سعودی عرب پر حملہ کر دے گا سوال یہ ہے کہ جس دن غوثی باغیوں نے سعودی عرب پر حملے کی دھمکی دی اس دن ایران اپنے پٹی بھائیوں کو سمجھانے کیلئے میدان میں کیوں نہیں آیا؟ یہ دھمکی الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مترادف ہے کہ یمن کے باغیوں نے سعودی عرب پر حملے کی دھمکی دی تو ایران کو کوئی تکلیف نہ ہوئی، پاکستان کے ایک تیسرے درجے کے شیعہ لیڈر کا کہنا ہے کہ یمن اور سعودی عرب میں سنی، شیعہ نہیں بلکہ بادشاہت کی جنگ ہے ایسا جھوٹ پر مبنی بیان دیتے وقت لیڈران کرام کو بھی شرم نہیں

آتی ،اگر یہ بادشاہت کی جنگ ہے تو ایران اس میں کیوں کود رہا ہے؟ یمن اور سعودی عرب دو الگ الگ ملک ہیں غوثی شیعہ یمن کے باسی ہیں تو انھیں سعودی عرب کی حکومت سے کیا تکلیف ہے ؟وہ اپنے ملک میں جو مرضی کریں سعودی عرب سے ان کو کیا لینا دینا۔یہ بادشاہت کی جنگ نہیں بلکہ امریکہ ایران کو ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرنا چاہتا ہے ایران پر پابندیوں کا خاتمہ اس طرف اشارہ تھا کہ امریکہ مشرق وسطی میں کوئی ڈرامہ لگانے والا ہے جس سے خون مسلم سے مشرق وسطی کی سرزمین رنگین ہوگی ویسا ہی ہوا۔اب ایران کی طرف سے سعودی عرب کو دھمکی اسی بات کی غمازی کر رہی ہے ہر ذی شعور اسے کھلی دہشت گردی، فسطائیت قرار دے رہا ہے اور ہر صاحب فہم وفراست جان گیا ہے کہ اس ڈرامے کے تانے بانے کہاں جا کر مل رہے ہیں ؟ایرانی فوجی سربراہ کا یہ کہنا ہے کہ سعودی عرب کی فوج ایک ناتجربہ کار فوج ہے عسکری گروپ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی لیکن ایران کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر ایران سعودی عرب کا تقدس پامال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو مسلم دنیا کی پیشہ ور انتہائی مضبوط افواج حرمین شریفین کے دفاع کیلئے کیا نہیں آئیں گی؟ اکیلا ایران ان کا مقابلہ کیسے کرے گا؟ ایران کو سوچنا چاہیے کہ کیا ایران کی فوج پاک فوج کا سامنا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے ؟اگر سعودی عرب پر ایران نے حملے کی غلطی کی تو مسلم دنیا ایران کے خلاف صف آراء ہو گئی تو ایران کیا کرے گا ؟ یہ امن والا خطہ ہے مسلمان حرمین شریفین کا تقدس پامال ہوتا کسی قیمت پر نہیں دیکھ

سکتے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جو لیڈران کرام ایران کی صفائیاں دیتے پھرتے ہیں انھیں ایران کی اس شرانگیز شرارت کے بعد اپنا قبلہ درست کرلینا چاہیے۔ تحفظ حرمین شریفین کی تحریک کا اب مزید منظم کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ مکہ ومدینہ پر حملے کا اصل کردار اب کھل کر سامنے آگیا ہے دنیا بھر کی دینی قوتوں کو تحفظ حرمین شریفین کیلئے رضاکار فورسز تیار کرنا ہوں گی ہر مسلم ملک کو اپنی ہمت سے بڑھ کر سعودی عرب سے تعاون کرنا ہوگا واحد اسلامی ایٹمی قوت پاکستان کو اب چاہیے کہ موجودہ صورتحال کے پیش نظر پاک آرمی سعودی عرب فوری بھیجے۔اور ہر مسلم ریاست ایران کو سخت جواب دے۔اس کیلئے او آئی سی کے مردہ گھوڑے میں اب جان آجانی چاہیے تاکہ مشرق وسطیٰ کا امن تباہ نہ ہو او آئی سی ایران کو تنبیہ کرے کہ ایسی گھٹیا حرکت کیوں کی ؟بیان واپس لے کر سعودی عرب سمیت مسلم دنیا سے معافی مانگے کیونکہ اس کے اس بیان سے مسلم دنیاکے جذبات مجروح ہوئے ہیں یہاں پر ایران سے ہمدردانہ طورپر کہنا چاہتے ہیں کہ ایران سعودی عرب کو دھمکیاں دینے کی بجائے اپنے طفیلی بچے غوثی باغیوں کو کنٹرول کرے جن کی دھمکی کے باعث ایسے حالات پیدا ہوئے یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ امریکہ نے افغانستان میں طالبان کی فتح کے بعد شمالی اتحاد کی صورت میں ایران کو استعمال کیا تو ایران کو پابندیوں ،ذلت کے سوا

کوئی صلہ امریکہ سے نہیں ملا۔ مبصرین سمجھتے ہیں کہ اگر ایران نے ایسی گھٹیا حرکتوں سے باز نہ آیا تو امریکہ ایک بار پھر ایران کو استعمال کر جائے گا مگر ایران کو ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں ملے گا، جبکہ دوسری طرف مسلم دنیا میں ایران کی حیثیت مشکوک ترین ہو جائے گی، اب تو تنظیمیں ایران کے مذہب کے خلاف ہیں پھر مسلم حکومتیں خلاف ہو جائیں گیں تو ایران دنیا میں کہاں سر چھپائے گا؟ الہٰذا ایران ہوش کے ناخن لے تو اس کیلئے بہتر ہوگا۔

پاک چائینہ لازوال دوستی ترقی کا راز

پاکستان اور چین کی دوستی ایک مضبوط رشتے کا نام ہے جسے دونوں ملک خوب نبھا رہے ہیں چائینہ ایک ایٹمی صلاحیت کا مالک انتہائی بااثر ملک ہے اقوام متحدہ میں ویٹو پاور بھی چین کو حاصل ہے پاکستان کو جو مسائل اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم پر درپیش آتے ہیں ان میں چین نے ہمیشہ پاکستان کا مددگار رہا ہے اگر پاکستان کسی فیصلے کو ویٹو کروانا چاہتا ہے تو چین سے مدد لی جاتی ہے گذشتہ دنوں چینی صدر شی چن پنگ نے پاکستان کا دورہ کیا جسے ملکی اقتصادی ترقی کیلئے سنگ میل قرار دیا جارہا ہے مبصرین کا کہنا ہے کہ واقعی یہکامیاب ترین دورہ پاکستان کی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گا کیونکہ اقتصادی راہداری کے 30 منصوبوں کے ساتھ 51 معاہدوں پر دستخط ہوئے ہیں 46 ارب ڈالر کے تاریخ ساز منصوبے پاکستان کی معشت میں کلیدی کردار ادا کریں گے۔ اس طرح اس کا باہمی تجارتی حجم 20ارب ڈالر بن جاتا ہے ان منصوبوں میں 8 آٹھ منصوبوں کا فوری افتتاح کردیا گیا ہے بجلی کی لوڈشیڈنگ کے خاتمے کیلئے بھی بجلی کے حوالے سے بھی معاہدہ ہوا ہے حکومت کو بجلی کے منصوبے کو پائیہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر عمل کرنا چاہیے تاکہ گرمیوں میں لوڈشیڈنگ کا دورانیہ کم سے کم ہوسکے۔ جب چینی صدر اور وزیر اعظم پاکستان نے اپناخطاب کیا تو دیکھنے میں آیا کہ چینی صدر

پاکستان میں آ کر اردو میں تقریر نہیں کی بلکہ چینی زبان میں تقریر کرکے انہوں نے خود کو ایک آزاد خود مختار ملک کا سربراہ ثابت کیا جبکہ دوسری طرف وزیر اعظم پاکستان نے انگریزی میں تقریر کرکے غلامانہ ذہنیت کا ثبوت دیا ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ میاں نواز شریف اپنی قومی زبان اردو میں تقریر کرکے اپنی زبان سے محبت کا ثبوت دیتے اور قوم کو خود انحصاری، خود اعتمادی کا درس دیتے افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا کیوں؟ ہم کب تک غلامانہ ذہنیت کا شکار رہیں گے؟اس دورے میں ایک زیادتی جو دیکھنے میں آئی وہ یہ تھی کہ صرف پنجاب کے وزیر اعلیٰ کو مدعو کیا گیا دیگر چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کا یکسر نظر انداز کر دیا گیا وفاقی حکومت کو اس ناانصافی کی وضاحت کرنی چاہیے ۔اس دورے کے اختتام پر چینی صدر کو پاکستان کا سب سے بڑے اعزاز سے بھی نوازا گیا۔ ان منصوبوں سے فائدہ اٹھا کر ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا حکومت کا کام ہے ،اس سلسلے میں حکومت بھی پر عزم دکھائی دیتی ہے وزیر اعظم میاں نواشریف بھی چینی صدر کے دورہ پاکستان کے بعد سنجیدہ دیکھائی دے رہے ہیں وہ بھی کچھ کرنا چاہتے ہیں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کا کہنا ہے کہ چینی سرمایہ کاری کا فائدہ چاروں صوبوں کو ہوگا تمام منصوبوں کیلئے جان لڑا دیں گے اب دیگر سیاسی پارٹیوں کی ذمہ داری ہے کہ خواہ مخواہ روندی (جھگڑا) نہ ڈالیں حکومت کو چینی صدر کے دورے سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا جائے ہمارے ملک کا المیہ یہ ہے کہ جب حکومت کام کرنا چاہتی ہے تو اسے گرانے

کیلئے تحریکیں شروع کردی جاتی ہیں اور نئی آنیوالی حکومت سابقہ منصوبوں کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتی ہے اس طرح ترقی کا سفر رک جاتا ہے۔ چینی صدر کے قیمتی دورے کے بعد اب حکمرانوں کو بھی اپنی عیاشیاں بند کرکے سادگی سے ان منصوبوں کی تکمیل کیلئے عمل کرنا ہوگا کرپٹ، رشوت خور لوگوں کے حوالے منصوبے نہیں کرنے چاہیں ایماندار، محب وطن لوگوں کی ٹیم تیار کی جائے جو شبانہ روز محنت کرکے ملک کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کرسکے اگر حکومت نے نااہل اور کرپٹ ٹیم کو یہ قیمتی منصوبے دے کر قومی نقصان کیا تو قوم انھیں کبھی معاف نہیں کرے گی لہٰذا حکومت کو بڑی احتیاط سے کام کرنا ہوگا۔

ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارا مخلص دوست چین پاکستان کو ایشین ٹائیگر بنانا چاہتا ہے اس کے لئے وہ جس فراخ دلی سے مسائل میں گھرے پاکستان کے ساتھ تعاون کررہا ہے وہ قابل رشک اور قابل تعریف ہے پاکستانی قوم اگر ایمانداری سے صرف پانچ سال محنت کرے تو چین کے تعاون سے پاکستان کی جنوبی ایشیا میں مرکزی حیثیت قائم ہوسکتی ہے، جبکہ دوسری طرف پاکستان کا مضبوط اتحادی امریکہ بھارت کو ایشین ٹائیگر بنانے کا خواہش مند ہے، پاکستانی قوم کو اپنے وطن کی ترقی اور اسے ایشین ٹائیگر بنانے کیلئے میدان عمل میں اترنا ہوگا، ہمیں یاد ہونا چاہیے کہ ہمارے ساتھ تعاون کرنے والا ہمارا دوست ملک چین ہمارے بعد آزاد ہوا مگر ایمانداری، جہد مسلسل، خود اعتمادی، خود انحصاری

کے عزم نے چین کو دنیا میں ایک سپر طاقت ملک بنا دیا ہم بھی اس مقام کو پا سکتے ہیں
اس کیلئے ہمیں محنت، علم، تحقیق و تجسس، سائنس، ٹیکنالوجی کا علم بلند کرنا ہوگا۔

امام کعبہ کی عوامی رابطہ مہم اور سعودی عرب کی دلی خواہش

آج کل امام کعبہ فضیلت الشیخ ڈاکٹر خالد الغامدی پاکستان کے دورے پر ہیں اور مذہبی حلقوں میں ،جماعتوں کے مراکز ،مدارس کے دورے کر رہے ہیں گذشتہ دنوں امام کعبہ فضیلت الشیخ ڈاکٹر خالد الغامدی نے صبح کی نماز منصورہ کی جامعہ مسجد میں پڑھائی جس میں ہزاروں لوگ شریک ہوئے اس اجتماع میں بندہ بیماری کے باعث نہ جا سکا ،مغرب کی نماز انہوں نے تاریخی بادشاہی مسجد میں ادا کروانا تھی بندہ نے موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے اسلامی تحریک طلبہ کے سرگرم کارکن بھائی عمران صاحب کے ہمراہ وہاں پہنچ گیا اس وقت تلاوت قرآن پاک ہو رہی تھی کثیر تعداد میں جید علمائے کرام جانشین امام السلاطین مولانا عبدالخبیر آزاد کی دعوت پر وہاں موجود تھے جید علماء کرام میں امام کعبہ فضیلت الشیخ ڈاکٹر خالد الغامدی چاند کی طرح نورانی چہرے کے ساتھ چمک رہے تھے سیکیورٹی کے فول پروف انتظامات کئے گے تھے ہم چار سے پانچ مرتبہ چیکنگ کروا کر بادشاہی مسجد تک پہنچے ۔مغرب کی اذان کے بعد امام کعبہ فضیلت الشیخ ڈاکٹر خالد الغامدی کی امامت میں نماز ادا کی گئی۔جب انہوں نے تلاوت قرآن مجید فرمائی تو سحر انگیز آواز نے بندہ کو قابو کرلیا ایک عجیب سا سرور محسوس ہو رہا تھا دل میں خیال انگڑائی لے رہا تھا کہ خانہ کعبہ میں لوگ جب اس خوبصورت آواز کو

سنتے ہوں گے تو انھیں کس قدر لطف محسوس ہوتا ہوگا۔ اس کے بعد اپنے بیان سے پہلے انہوں نے پاکستان سے اظہار محبت کے طور پر پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے پھر سعودی عرب زندہ باد کے نعرے لگوائے، پھر ان کا بیان ہوا جس میں انہوں نے کہا کہ دشمن مسلمانوں میں نفرتیں پیدا کرکے ریزہ ریزہ کرنا چاہتا ہے ہمیں اسلام دشمنوں کی افواہوں پر کان دھرنے کی بجائے باہمی محبت، اخوت و بھائی چارے کو فروغ دینا ہوگا اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو۔ اسلام واحدت کا داعی ہے اسلام اللہ ورسول ﷺ سے محبت کا درس دیتا ہے مسلمان جسد واحد کی مانند ہیں، ہمیں پاکستان اور پاکستانی بھائیوں پر فخر ہے حرمین شریفین کا تحفظ ہم سب مسلمانوں کی ذمہ داری ہے پاکستان حرمین شریفین کا ایک سچا اور پکا حمایتی، ساتھی اور سپاہی ہے انہوں نے ایک اہم انکشاف کیا کہ سعودی عرب نے اپنی مرضی سے یمن کے باغیوں پر حملہ نہیں کیا بلکہ یمن کی حکومت کی درخواست پر حملہ کیا ہے، حرمین شریفین میں جاکر پاکستان اور عوام پاکستان کیلئے خصوصی دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کی حفاظت فرمائے، اے اللہ بادشاہی مسجد اور مولانا عبدالخبیر آزاد کی حفاظت فرما۔

خطاب کے اختتام پر ہزاروں لوگوں کے جم غفیر نے تحفظ حرمین شریفین کیلئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے کا کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر عہد کیا، اور

امام کعبہ فضیلت الشیخ ڈاکٹر خالد الغامدی کی آمد کو مبارک ترین قرار دیتے ہوئے سٹیج سیکرٹری صاحب نے ان کا عربی اور مارد و میں شکریہ ادا کیا، حکومت کو چاہیے کہ مسلمانوں میں وحدت، یکجہتی پیدا کرنے کیلئے ایسی عالمی شخصیات کو وقتاً وفوقتاً مدعو کرتی رہا کرے۔ اس کی اشد ضرورت ہے۔

قارئین حضرات ! امام کعبہ کے خطاب سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ پاکستانی گورنمنٹ اور عوام سے تحفظ حرمین شریفین کا تقاضا کر رہے ہیں امام کعبہ فضیلت الشیخ ڈاکٹر خالد الغامدی کے خطاب کی طرف حکومت پاکستان کو توجہ دینی چاہیے سعودی اور یمن کے حالات مزید خراب ہو رہے ہیں سعودی عرب پر قبضے کے شدید خواہش مند ایران نے اپنے حواریوں حوثی باغیوں کو اسلحہ کی صورت میں امداد بھیج دی ہے گذشتہ دنوں پاکستان کے وزیر اعظم، آرمی چیف ودیگر اعلیٰ سطحی عہدیدار وں پر مشتمل وفد سعودی عرب گیا اہل نظر کے نزدیک سعودی عرب کے نزدیک یہ وفد حمایت کیلئے ناکافی ہے اس دورے کو کامیاب دورہ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ دورے کے بعد سعودی وزیر دفاع کا بیان جاری ہوا ہے ان کا کہنا تھا کہ پاکستان کو جب بھی ضرورت پڑی سعودی عرب نے بیسہ وسائل فراہم کئے مگر جب سعودی عرب کو پاکستان کی ضرورت پڑی تو پاکستان نے بے وفائی کردی، (روزنامہ اذکار مین پیج 25 پریل 2015) سعودی عرب کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں پاس ہونیوالی قرارداد پر بھی تحفظات ہیں پاکستان کی قیادت کو چاہیے کہ سعودی

عرب کی حمایت کھل کر کرے پاک فوج کے دستے فوری طور پر سعودی عرب روانہ کرے اس کے بغیر حوثی باغیوں کا قبلہ درست نہیں ہوگا اگر حکومت پاک فوج کو سعودی عرب فوری بھیج دیتی ہے تو اس سے حکومت کی عزت بھی بحال رہے گی اگر عوامی پریشر کے بعد حکومت نے فوج سعودی عرب روانہ کی تو یقینا حکومت کی سعودی حکام کے نزدیک وہ عزت ومقام نہیں رہے گا پھر سعودی عرب حکومت کی بجائے ان گروپوں کو سپورٹ کرے گا جنہوں نے اب کے برے وقت میں سعودیہ کی مدد کی ہے اس طرح پھر چند سالوں بعد غیر ریاستی عناصر کا شور برپا ہو جائے گا اس لئے حکومت کو فوری طور پر عملی اقدام عوامی جذبات کے مطابق کرنے ہوں گے، امام کعبہ فضیلت الشیخ ڈاکٹر خالد الغامدی کی بھی یہی اپیل تھی جس حکومت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ قارئین کرام ! سچ یہ ہے کہ اگر اسلام کا نظام عدل خلافت قائم ہوتا تو کسی اسلام دشمن کو خانہ کعبہ پر حملے کی دھمکی تو دور کی بات ہے ان دشمنوں کے دل میں یہ ناپاک خیال بھی نہ گزرتا اب اسلام کا نمائندہ نظام اور مسلمانوں کا سربراہ خلیفہ نہیں ہے تو ہر کوئی اسلام دشمن، مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہا ہے مذہبی قائدین اسلامی نظام قائم کرنے والے فرض عین کا مسنون طریقے اس ادا کریں تو یہ مقدس نظام قائم ہو سکتا ہے اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ بحال ہو سکتی ہے۔

مزید یہ کہ اس وقت پاکستان میں تحفظ حرمین شریفین کیلئے مذہبی جماعتیں جلسے

جلوس ،کانفرنسز ، سیمینارز کا اہتمام کر رہی ہیں مگر دیکھنے میں آیا ہے کہ امت کے اس، مشترکہ مسلے پر بھی مذہبی جماعتوں نے اپنے اپنے پلیٹ فارم پر اپنے اپنے الگ نام سے تحفظ حرمین شریفین کیلئے تحریکوں کا اعلان کر رکھا ہے جس کے نتائج مکمل طور پر حاصل نہیں ہوں گے، مذہبی قیادت سے انتہائی ادب سے گذارش ہے کہ خدارا !اس اہم ترین مسلے پر ایک مشترکہ پلیٹ فارم بناؤ جس میں تمام جماعتوں کے قائدین کی نمائندگی ہو اور مشترکہ تحریک چلائی جائے ،تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی سب مکاتب فکر کے جید علمائے کرام کسی مسلے پر اکٹھے ہوئے ہیں تو اس اس مسلے پر انھیں کامیابی ملی ہے لہٰذا اب بھی وقت ہے متحد ہو کر سعودی عرب کے مطالبے اور امام کعبہ فضیلت الشیخ، ڈاکٹر خالد الغامدی کی اپیل کو عملی جامہ پہنانے کیلئے کام کیا جائے تاکہ مشترکہ تحریک کی برکت سے حکومت اپنا قبلہ سو فیصد درست کرکے سعودی عرب کی کھل کر حمایت کرنا شروع کردے اسی میں عالم اسلام کی خیر ہے پاکستان کو اس میں کلیدی کردار ادا کرنا ہوگا۔

یوم مزدوراں ! چہرہ بتا رہا تھا بھوک سے مر گیا

یوم مزدوراں پر خصوصی تحریر

ہر سال دنیا بھر کے لوگ یکم مئی کو شکاگو کو مزدوروں کی یاد میں یوم مئی مناتے ہیں اور مفلوک الحال مزدور کی زندگی کو خوشحال بنانے کیلئے لئے ان کے حقوق کی بات کی جاتی ہے ہر سال جلسے جلوس، سیمینارز، ریلیوں کا اہتمام ہوتا ہے جس میں مزدور کی مزدوری ایک تولہ سونا کے برابر، بیس ہزار ماہوار، پچاس ہزار مقرر کرنے کے مطالبات کئے جاتے ہیں حکومتیں بھی مزدوروں کے حقوق کے دن پر ایک خاص حد مقرر کر دیتی ہے، وقت کا تعین بھی کیا جاتا ہے مگر عمل درآمد آج تک نہیں ہوا یہی وجہ ہے کہ آج تک مزدور کی زندگی میں خوشحالی نہیں آئی۔ بندۂ مزدور آج بھی ظالم سرمایہ دار، جاگیر دار کے پنجہ جبر میں گرفتار نظر آتا ہے، بندۂ مزدور کے شب و روز ویسے ہی گزر رہے جیسے پہلے تھے، یوم مزدوراں بھی غریب مزدور کے دن نہ بدل سکا ، بلکہ اس دن بھی مزدور مزدوری کرتے نظر آتے ہیں ہزاروں مزدوروں کو تو علم ہی نہیں ہوتا کہ آج ہمارے حقوق کی بابت دن منایا جا رہا ہے۔ اس دن کو ایک خاص طبقہ ہی مناتا ہے ایک گلی محلے کے مزدور کو اس دن سے کوئی سروکار نہیں کیونکہ اسے صرف اتنا پتا ہے کہ اگر آج میں نے کام نہ کیا تو میرے گھر کا چولہا ٹھنڈا ہی رہے گا اہل خانہ بھوکے رہیں

گے ایک دن کی چھٹی مہینہ بھر خلا پر نہ کر سکے گی۔ غریب کے گھر میں بھوک افلاس غربت کے ڈیرے آج بھی ویسے ہی ہیں جیسے پہلے تھے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ مزدور کا بچہ، تعلیم سے محروم ہے اس کے وسائل ہی اتنے نہیں کہ تعلیم دلوا سکے ،اگر مزدور کا بچہ تعلیم حاصل کر بھی رہا ہے تو ٹاٹ سسٹم کے سکولوں میں جہاں اساتذہ ہفتے میں دو یا تین بار آتے ہیں ان کا معیار تعلیم یہ ہے کہ وہاں کے بچوں کو تین چار سال تعلیم حاصل کرنے کے باوجود بھی حروف تہجی کی پہچان تک نہیں ہو پاتی۔ ایک مزدور کے بچے اور سرمایہ دار، جاگیر دار کے بچوں کے معیار تعلیم میں کتنا فرق ہے ؟ اس کا اندازہ لگانے کیلئے مہنگے ترین ، غیر ملکی تعلیمی اداروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہوگی تب پتا چلے گا کہ کیا یہ ظالمانہ نظام حکومت مزدور اور سرمایہ دار کو مساوی حقوق دینے کا حوصلہ رکھتا ہے ؟

اسلام کا عادلانا نظام خلافت رسول اللہ ﷺ سے شروع ہوا، خلفائے راشدینؓ سے لیکر تک اس دنیا میں اپنی برکتیں لوٹاتا رہا اس سنہری ترین دور میں کبھی بھی 1924 مزدوروں نے اپنے حقوق کی بات نہیں کی کیوں اس لئے کہ مزدور کو اپنے سارے حقوق اسلام نے ان کی دہلیز پر دیئے امیر اور غریب کے زاویوں کو توڑ کر اسلام نے محمود وایاز کو ایک صف میں کھڑا کر دیا تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ ہر اسلامی حکمران / خلیفہ نے مزدور کے حقوق اسلام کی روشنی میں انھیں دیئے

کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کی ۔ میرا دعوئے عام ہے کہ مزدور کو اسلام نے جتنے حقوق دیئے ہیں دنیا کے کسی مذہب نے نہیں دیئے ۔ اے دنیا کے انسانو ! غور سے دیکھو میرے آقا مدنی کریم ﷺ کا نورانی دربار اپنی پور آب وتاب کے ساتھ سجا ہوا ہے ایک شخص وہاں حاضر ہوتا ہے حضور ﷺ سے مصحافہ کرتا ہے تو حضور نبی کریم غفور ورحیم ﷺ کو اس کے ہاتھ سخت محسوس ہوتے ہیں آپ ﷺ اس مزدور سے استفسار فرماتے ہیں کہ یہ ہاتھ اتنے سخت کیوں ہیں تو وہ شخص (صحابی رسولؐ) عرض کرتا ہے کہ یارسول اللہ ﷺ میں مزدور ہوں پتھر کاٹتا ہوں جس کی وجہ سے میرے ہاتھ سخت ہیں کریم آقا ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں حضور ﷺ اس مزدور کے ہاتھ چوم لیتے ہیں ۔ اے دنیا کے انسانو ! لاؤ اگر تمہارے پاس کوئی ایسی بے مثال ، سنہری تاریخ ہے تو دنیا کے سامنے پیش کرو ۔۔۔ دنیا ایسی مثال کبھی پیش نہیں کرسکے گی کہ ایک مزدور کو ان کے پیشوا لیڈر نے اپنے پاس بیٹھایا ہو اور اس کے ہاتھ چومے ہوں ۔۔۔ ۔۔۔ ایک اور سنہری مثال کرتے ہیں کہ رات وقت نبی کریم ﷺ مکہ کی ایک گلی سے گزر رہے ہیں تو ایک مکان سے ایک شخص کے رونے کی آواز آتی ہے تو حضور ﷺ رک جاتے ہیں دروازے پر دستک دیتے ہیں اندر سے ایک انسان آتا ہے جو زاروقطار رو رہا ہوتا ہے حضور ﷺ بڑی شفقت کے ساتھ اس سے پوچھتے ہیں کہ تو کیوں رو رہا ہے ؟ تو اس نے جواب دیا کہ میں غلام ہوں میں دن بھر کام کرتا ہوں رات کو میرا مالک مجھے یہ گندم دے دیتا ہے کہ اسے پیسو ، میں بھی تو ایک انسان ہوں میرے بھی تو حقوق ہیں مجھے بھی

تو آرام کرنا ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تم سو جاؤ میں یہ گندم پیس دیتا ہوں وہ سو جاتا ہے حضور ﷺ گندم پیس کر اپنے گھر چلے جاتے ہیں، دوسرے دن رات کو حضور ﷺ وہاں سے گزرے تو اس کے ساتھ پھر وہی معاملہ تھا تو حضور ﷺ نے پھر اس کا کام کر دیا، تیسرے دن پھر حضور ﷺ اس گلی سے گزرے تو اس غلام کو پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم سو جاؤ میں تمھارا کام کر دیتا ہوں وہ مزدور، غلام کہتا ہے کہ تمھیں مجھ سے کیا سروکار ہے تم ہر روز آ جاتے ہو، تم کون ہو؟ اس پر حضور ﷺ فرماتے ہیں میں (حضرت) محمد (ﷺ) ہوں اللہ کا آخری رسول ہوں، مجھے کوئی پریشانی میں مبتلا نظر آتا ہے تو میں برداشت نہیں کر پاتا میری خواہش ہوتی ہے کہ میں اس کی پریشانی کا حل نکال دوں حضور ﷺ کی اس گفتگو کے بعد وہ اسلام کو قبول کر لیتا ہے جو بعد میں موذن رسول، سیدنا بلالؓ کے نام سے مشہور ہوتے ہیں جن کے ساتھ جنت کی حوریں رہنا فخر محسوس کرتی ہیں۔۔۔۔۔اسلام کی تعلیم ہے الکاسب حبیب اللہ ۔۔ یعنی محنت سے روزی کمانے والا اللہ کا دوست ہے۔۔۔ حضور ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔۔۔ اسلام کے نظام عدل کے حکمران خلفائے اسلام انہی قرآنی، فرمان رسول ﷺ پر کاربند رہے تو دنیا میں غلام کو اس قدر عظمت نصیب ہوئی کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ خلیفتہ الرسول ہونے کے باوجود خود مزدوری کر کے مزدور عظمت کا جھنڈا دنیا میں بلند کر جاتے ہیں۔ سیدنا عمر فاروقؓ جیسا جلیل القدر انسان بھی حضرت بلال حبشیؓ کو سیدنا بلال حبشی کہہ کر

مساوات

انسانیت کا درس دیتا نظر آتا ہے۔ خلیفۂ ثالث سیدنا عثمانؓ ، خلیفۂ چہارم سیدنا علی المرتضیٰؓ غریبوں ،مزدوروں کے ساتھ کھانا کھانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

اے دنیا کے مزدور ! اگر تمھیں حقوق چاہیں تو اسلام کے دروازے پر آ کر طلب کرو تمھیں بلا تفریق حسب ونسب، رنگ ونسل حقوق عطاء کئے جائیں گے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اسلام کے اسی عادلانا نظام کیلئے میدان عمل میں اتریں جو مساوات کا اس قدر درس دیتا ہے کہ آقا وغلام کے تفاوت کو مٹا دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو انسانیت یوں ہی ہر سال یوم مزدوراں منا کر خام خیالی کا شکار رہے گی کہ ہمیں یکم مئی کو دن منا کر حقوق مل جائیں گے مگر یہ ظالم سرمایہ دار ، جاگیر دار، خون خوار انسان نما بھیڑیئے انکے حقوق سلب کرتے رہیں گے مزدور کے خون پسینے کی کمائی سے ان امیروں کے کتوں کو مربے، دیسی مرغے کا گوشت پیش کیا جاتا رہے گا، لیکن بندۂ مزدور کے دن نہیں بدلیں گے۔

یوم مزدوراں کے حوالے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

لوگ کہہ رہے تھے کچھ کھا کے مر گیا
چہرہ بتا رہا تھا کہ بھوک سے مر گیا

وطن دشمنی کسی قیمت پر قبول نہیں

ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے منی لاڈرنگ کیس، بلدیہ ٹاؤن فیکٹری جلانے اور ان کی جماعت کا نام آنے ، نائن زیرو سے خطرناک دہشت گردوں کی گرفتاری، صولت مرزا کے ایم کیو ایم کے خلاف انکشافات ، ایم کیو ایم سے تعلق رکھنے والے افراد جن کا تعلق بھارتی خفیہ ایجنسی را سے ثابت ہوچکا کی گرفتاری کے بعد ایم کیو ایم کی دنیا بھر میں رسوائی کے بعد بھی کوئی سبق نہیں سیکھا، بلکہ غیر سنجیدگی ، وطن دشمنی کی حد کر دی پاکستان کے اہم اداروں کے خلاف تقریر دے ماری جیسے سارا ملک اور ادارے ان کے غلام ہوں پاک فوج کے خلاف بیان کے بعد ان کی وطن دشمنی نمایاں ہو گئی ، اپنے کارکنوں کو یہاں تک کہہ دیا کہ فوجی ٹریننگ حاصل کریں جبکہ قومی قائدین سیاسی جماعتوں کو اپنے عسکری ونگ ختم کرنے کا کہہ رہے ہیں پاک فوج بھی اسی کوشش میں مصروف ہے ایسے وقت میں الطاف حسین کا اپنے کارکنوں کو فوجی ٹریننگ حاصل کرنے کی ہدایت کرنا کیا ظاہر کر رہا ہے ؟اور بھارتی ایجنسی را سے مدد بھی مانگ لی ۔ پاک فوج نے الطاف حسین کے ان بیانات کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا اعلان کر دیا ہے ۔ وزیر اعظم میاں نواز شریف ، میاں شہباز شریف اور دیگر قومی قائدین نے بھی اس بیان کی مزمت کی ہے وہ ٹی وی اسٹیشن جنھوں

نے الطاف حسین کی وطن دشمنی پر مبنی یہ تقریر نشر کی ان کو بھی پیمرا نے شوکاز نوٹس جاری کر دیئے ہیں وزیر اعلیٰ پنجاب نے الطاف حسین کے اس بیان کو ملک دشمنی قرار دیا ہے اور معافی کا مطالبہ کیا ہے ،دوسری طرف الطاف حسین نے کشیدگی کو بڑھتا ہوا دیکھ کر معافی مانگ لی ،مگر عقل مند لوگوں کا کہنا ہے کہ پہلے سوچو، پھر تولو، پھر بولو۔ کیا مطلب انسان کو بولنے سے خوب سوچ سمجھ کر الفاظ ادا کرنے چاہیں، بعض اوقات انسان جلدی یا جذبات میں ایسے الفاظ ادا کرتا ہے جو اس کیلئے وبال جان بن جاتے ہیں یہی صورتحال اس وقت الطاف حسین کے ساتھ درپیش ہے دیکھتے ہیں کہ معافی کے بعد ان کی خلاصی ہوتی ہے یا نہیں ہمارا الطاف بھائی کو مشورہ ہے کہ آئے روز معافیاں مانگنے کی بجائے اگر آپ اپنے بیانات، تقاریر ہی بند کردیں تو یہ ملک و قام کیلئے بہتر ہوگا اس سے ملک وملت کی دنیا بھر میں بدنامی تو کم از کم نہیں ہوگی آئے روز پتا نہیں آپ، جان بوجھ کر یا زبان پھسلنے سے ایسے جملے کہہ دیتے ہیں جن سے ساری قوم کے جذبات مجروح ہوتے ہیں ۔ ملک وملت کے خلاف بیانات جاری کرنے کی بجائے آپ پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ بلدیہ ٹاون کیس، صولت مرزا کے الزامات، ایس پی ملیر کی پریس کانفرنس ودیگر الزامات کا جواب مثبت سے دینا چاہیے تھا مگر آپ آپے سے باہر ہوگئے اور ملک وملت کے خلاف برہنہ تلوار نیام سے باہر نکال لی ۔

قارئین کرام !اس سے پہلے ایم کیو ایم پر پابندی کا مطالبہ صرف جماعت اسلامی کرتی رہی ہے مگر اب تو ایس پی ملیر نے سرکاری افسر ہونے کے باوجود ایم کیو ایم کے ہولڈ یافتہ شہر کراچی میں بیٹھ کر ایم کیو ایم پر پابندی کا مطالبہ اس وقت کیا جب بھارتی را کے ٹریننگ یافتہ ملزمان کی گرفتاری کے بعد پریس کانفرنس کی تو۔اس پریس کانفرنس کے بعد اس جرات مند افسر کو کھڈے لائن لگا دیا گیا اور اس پریس کانفرنس میں شامل ایک افسر کو محافظ سمیت شہید کر دیا گیا اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟اس بارے میں صاحب بصیرت کیا کہتے ہیں؟جو الفاظ الطاف حسین نے کہے ہیں اگر کوئی عالم دین یا مذہبی لیڈر کہہ دیتا تو ملک میں سول سوسائٹی کے نام پر چند لوگ اکھٹے ہو کر طوفان بد تمیزی پیدا کر دیتے الطاف حسین کے ان بیانات کے بعد نام نہاد سول سوسائٹی پتا نہیں کیوں خواب غفلت، کی نیند سوئی ہوئی ہے؟ شائد الطاف بھائی ان کے پیٹی بھائی ہوں ،ان کا اور الطاف بھائی کا مرکز شر ایک ہے۔ساری قوم کو چاہیے کہ وطن کی سلامتی کیلئے ہر وطن دشمن عنصر کے خلاف میدان عمل میں اتریاور پیغام دے کہ وطن دشمنی کسی قیمت پر قبول نہیں ،خواہ وہ کتنا بڑا لیڈر ہی کیوں نہ ہو؟اب پاکستان سے جنگل کا قانون ختم ہونا چاہیے کہ طاقت ور جو چاہے کرے ،کمزور کو کھا جائے کوئی پوچھنے والا نہ ہو،اب ایسا نہیں ہونا چاہیے ریت بدلنی چاہیے جتنا مرضی طاقتور ہو جرم کرے تو اس کو اس کی سزا ملنی چاہیے ،اللہ، کے رسول ﷺ کا فرمان ہم سب کو معلوم ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اگر میری بیٹی بھی چوری

کرے گی تو اس کا بھی ہاتھ کاٹا جائے گا، اب ہمیں اسلام کی طرف رجوع کرنے کی اشد ضرورت ہے الطاف حسین کا معاملہ عدالت میں لیجانے کا فوج کی طرف سے اعلان ایک پیغام ہے کہ ماورائے عدالت کوئی ادارہ بھی خواہ وہ جتنا مرضی طاقت ور ہی کیوں نہ ہو کسی کو مارے، سزا دینے کا حق نہیں رکھتا۔ مگر آجکل خاص ملزموں جن کو پہلے سے ہی گرفتار کیا گیا ہے انھیں ماورائے قانون و عدالت جعلی پولیس مقابلوں میں قتل کیا جارہا ہے، واضح رہے کہ راقم کو کسی مجرم سے ہمدردی ہر گز ہر گز نہیں مگر منظم عدالتی نظام کے ہوتے ہوئے ایسا کرنا سراسر غلط ہے۔ ملک میں عدالتی نظام موجود ہے سزا دینا عدالت کا کام ہے اس سزا پر عمل کروانا حکومت کا کام ہے لیکن اگر حکومت عدالت کو چھوڑ کر خود ہی سزا دینا شروع کردے تو اس کا یہی مطلب نکلتا ہے کہ حکومت کو عدالتوں پر اعتماد نہیں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کو چاہیے کہ اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے ماورائے قانون و عدالت لوگوں کے قتل کا سلسلہ رکوائے تاکہ پاکستان کا عدالتی نظام مزید مضبوط و مربوط ہو۔ پاکستان کے عدالتوں نے جن مجرموں کو سزائیں دیں پھر ان کو پھانسیاں دی گئیں ان سزاؤں پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں۔ حکومت اور انتظامیہ کے پاس فوجی اور سول عدالتیں موجود ہیں ملزموں کو عدالت کی طرف سے سزا ہونے کے بعد حکومت سزا دے تو کسی کو اعتراض نہیں ہوگا۔ پاک فوج نے بھی الطاف حسین کے خلاف قانونی چارہ کرنے کا علان کرکے پاکستان کے عدالتی نظام کو تقویت بخشی ہے حکومت کو بھی اس سنہری اصول پر

عمل کرنا چاہیے تاکہ ملک کے عدالتی نظام کو مزید تقویت ملے۔

کمپیوٹرائزڈ لائسنس بنانا مشکل ترین کام

گورنمنٹ نے کمپیوٹرائزڈ لائسنس بنانے کا اعلان کر رکھا ہے اس پر تیزی سے کام جاری ہے یہ کام نادرا کے تحت ہو رہا ہے محب وطن پاکستانی اس عمل کو کامیاب بنانے میں بڑے جوش وخروش سے اس عمل میں حصہ لے رہے ہیں ہر کوئی چاہتا ہے کہ جلد سے جلد میرا کام ہو جائے اس لئے ہر کوئی جلدی میں دیکھائی دیتا ہے جن لوگوں نے ابھی تک نادرا کو درخوست نہیں دی انکی معلومات کیلئے لائسنس بنانے کی پروسیسنگ فیس چودہ سو روپے مقرر کی گئی ہے جو کسی بھی اومنی سنٹر میں جمع کروا کر اصل رسید اور اصل لائسنس کاپی ،اصل شناختی کارڈ کے ہمراہ متعلقہ دفتر سے رجوع کیا جا سکتا ہے اسکے علاوہ کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ گذشتہ دنوں نادرا آفس جانے کا موقعہ ملا تو وہاں دیکھ کر حیرانی ہوئی کہ کمپیوٹرائزڈ لائسنس بنانے والوں کیلئے سہولیات کا فقدان اس قدر تھا کہ لوگ پریشان دکھائی دیئے ایسا محسوس ہوا کہ کمپیوٹرائزڈ لائسنس بنانا ایک مشکل ترین کاموں میں سے ایک ہے۔پہلا ٹوکن حاصل کرنے کیلئے سینکڑوں افراد پر مشتمل لمبی لائن بزرگوں بیماروں کو پریشان کر رہی تھی کہ ٹوکن کیسے حاصل کیا جائے ؟جبکہ دوسرا ٹوکن حاصل کرنے کیلئے بھی لمبی لائن دوسری طرف عملہ کی سست رفتاری قابل دید تھی ،ایک اور عنصر دیکھنے میں آیا کہ وہاں پر سفارش اور رشوت کلچر نے لائن کے اصول پر

عمل کرنے والے لوگوں کو پریشان کر رکھا تھا۔نادرا کی دفتر کے اندر ایجنٹ مافیہ سرعام پیسے لیکر کام کرواتا ہوا دیکھنے میں آیا۔

وہاں پر لوگوں کا کہنا تھا کہ حکومت عوام کو سہولیات فراہم کرے۔دفتر کے باہر ٹھنڈے پانی کا انتظام ہونا چاہیے ،لوگوں کے بیٹھنے کیلئے اسپیشل کرسیوں یا بنچوں کا انتظام کیا جائے مریض،بیمار اور بوڑھے افراد کے لئے خصوصی کاونٹر قائم کیا جائے تاکہ بزرگوں اور، مریضوں کو سہولت فراہم کی جائے سکے انھیں تکلیف نہ ہو۔حکومت کو چاہیے کہ اس کے کام کو مزید سہل بنائے اور شہریوں کو سہولیات فوری طور پر پہنچائی جائیں ایجنٹ مافیا اور رشوت کلچر کا خاتمہ کیا جائے۔حکومت کا کمپیوٹرائزڈ لائسنس جاری کرنے کا اقدام ملک میں امن قائم کرنے میں کلیدی کردار دا کریگا جعلی لائسنس ،غیر قانونی اسلحہ کی بھر مار،جرائم پیشہ افراد کی حوصلہ شکنی ہوگی یہ اقدام بہت پہلے کر دینا چاہیے تھا مگر خیر دیر آید درست آئے کے مصداق کام قابل صد تحسین ہے۔اب کوئی شخص غیر قانونی یا جعلی لائسنس کے ساتھ اسلحہ استعمال نہیں کرسکے گا کیونکہ نادرا کا کمپیوٹرائزڈ سسٹم ایک منظم سسٹم ہے انتظامیہ کو بھی کمپیوٹرز فراہم کردیئے گئے ہیں (جو ناکوں پر کھڑے ہو کر چیکنگ کرتے ہر جگہ نظر آتے ہیں) اب انتظامیہ کسی شخص کے اسلحہ لائسنس کے قانونی یا غیر قانونی ہونے کا پتا اسی وقت لگاسکے گی اس طرح جرائم میں بھی کمی آئے گی۔اس

اقدام سے پولیس کی جانب سے رشوت ستانی کے غیر قانونی فعل کا بھی تدارک ہو سکے گا۔اسلحہ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے عمل کو مزید تیز کرنے کی ضرورت ہے۔

کمپیوٹرائزڈ اسلحہ لائسنس دینے کی تاریخ تین سے چار مہینے رکھی گئی نادرا آفس کا کہنا تھا کہ اگر اس عرصہ میں کام مکمل نہ ہوا تو صارف ہمارا دیا ہوا لیٹر لے کر آفس آ جائے تاریخ بڑھا دی جائے گی۔چار مہینے ایک لمبا عرصہ معلوم ہوتا ہے زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کے اندر نادرا کو لائسنس جاری کرنے کا پابند بنایا جائے ،تاخیر سے ابہام پیدا ہو سکتے ہیں۔خامیوں کے ہوتے ہوئے یہ اقدام قابل تحسین عمل ہے جس پر حکومت مبارکباد کی مستحق ہے لاہور میں میٹرو بس کے بعد حکومت کا یہ اقدام تاریخ ساز ثابت ہوگا ناقدین نے میٹرو بس پر انگلیاں اٹھائیں مگر آج ہر سیاسی جماعت کے کارکن اسی سروس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن اس کے برعکس کمپیوٹرائزڈ لائسنس کے اجراء کے فیصلے پر کسی نے اعتراض نہیں کیا جو کہ سب حلیفوں اور حریفوں کو قابل قبول لگ ہے۔

ہادی و مہدی خلیفہ پنجم سیدنا امیر معاویہؓ

یوم وفات سیدنا امیر معاویہؓ پر اچھوتے انداز میں لکھی گئی منفرد تحریر جو اہل ایمان کے تقویت ایمان کا باعث ہے

اے ایمان والو! آیئے ایک ایسی ہستی کا تذکرہ مبارک کرتے ہیں جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو بہت محبوب ہے، اللہ کے رسول ﷺ کے ہاتھ مبارک ان کیلئے دعا مانگتے دیکھائی دیتے ہیں جس کی بہن نبی مہربان ﷺ کی بیوی ہونے کے ناطے انھیں زبان نبوت نے مسلمانوں کا خالو قرار دیا۔ جو نبی اکرم ﷺ کی دعا کا مصداق بن کر جس طرف رخ کرتا ہے میدان کارزار ان کے حق میں سر تسلیم خم کرتے ہوئے دیکھائی دیتے ہیں اس عظیم ہستی نے سب سے پہلے بحری بیڑہ تیار کرکے بحری لڑائیوں کا آغاز کیا اس طرح ان کو فرمان رسول ﷺ کیمطابق جنتی ہونے کا اعزاز حاصل ہوا، عہد فاروقی و عثمانی میں ہونیوالی وسیع و عریض فتوحات میں ان کا کلیدی کردار ادا کیا، حضرت علیؓ سے مل کر خارجیوں سے جنگ کی، انہوں نے ایشیائی ممالک تک فتوحات حاصل کیں محکمہ رجسٹرار، جہاز سازی سب سے پہلے خانہ کعبہ پر غلاف حریر چڑھایا، شکایات سننے کا اہتمام کیا، افواج منظم طریقے سے تشکیل دیں، ہزاروں شہر فتح کئے، ہزاروں جامع مساجد تعمیر کروائیں، ہسپتال، فلاحی

ادارے قائم کئے 64 لاکھ سے زائد مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرا کر آدھی سے زیادہ دنیا پر اسلام نظام خلافت قائم کرکے عالم کفر کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا مغربی مفکرین کا کہنا ہے کہ عالم کفر کے دور رس متعصب رہنماؤں کو اگر مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ نفرت ہے تو وہ یہی شخصیت ہیں جن کے کارنامے اوپر ذکر کئے گئے وہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ اس شخصیت نے عالم کفر کے لئے زمین تنگ کر دی تھی اسلام کے دشمن کھلے عام اسلام دشمنی ان کے دور حکومت میں نہیں کر سکتے تھے جب اس شخصیت کی وفات حسرت آیات ہوئی ۲۲رجب کو ہوئی تو ہم کافروں نے میٹھی اشیاء اس خوشی میں تقسیم کیں کہ یہ شخصیت اس دنیا سے رخصت ہو گی اس عظیم المرتبت شخصیت کو دنیا امیر شام، خالا المسلمین ،کاتب وحی، خلیفہ پنجم سیدنا امیر معاویہؓ کے نام نامی اسم گرامی سے یاد کیاجاتا ہے سیدنا امیر معاویہؓ کی شان مبارک قرآن ،فرامین رسالت ﷺ ،فرامین صحابہؓ و اہلبیتؓ میں منفرد انداز میں وارد ہوئی ہے طوالت سے بچتے ہوئے آپکی خدمت میں چند ارشادات اپنے ایمان و عمل کو تروتازہ کرنے کے لئے پیش کرنے کی جسارت کررہے ہیں مسلمانوں کا خالو، مقام صحابیت کے بعد آپؓ کا سب سے اہم ترین اعجاز کاتب وحی ہونے کا ہے اس منصب کی عظمت خالق ارض السموت نے اپنے کلام میں یوں بیان فرمائی ہے " بایدی سفرۃ کرام براۃ" یعنی یہ چمکتے ہوئے بابرکت ہاتھ قرآن کو تحریر کرتے ہیں سبحان اللہ کیا شان ہے سیدنا امیر معاویہؓ کی کہ قرآن آپ کے ہاتھوں کو چمکتے ہوئے بابرکت قرار دے رہا ہے اللہ کے نبی ﷺ

کے فرامین پر طائرانہ نگاہ ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ معاویہؓ کا تذکرہ بھلائی سے کیا کرو۔ اے اللہ میرے معاویہؓ کا پیٹ علم سے بھر دے ۔ میری امت میں سب سے زیادہ بردبار امیر معاویہ ہے۔ اے اللہ معاویہؓ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔ اللہ قیامت کے دن معاویہ کو اٹھائیں گے تو ان پر نور کی چادر ہو گی۔ حضرت علی شیر خداؓ نے امیر معاویہؓ سے لڑنا ناپسند فرمایا ہے۔

حضرت امیر معاویہؓ عہد نبوت میں زیادہ تر وقت تربیت رسالت ﷺ میں گزارنے کے لئے بارگاہ رسالت ﷺ میں ہی قیام پذیر رہتے جو وحی نازل ہوتی تحریر فرماتے ایک دن امیر معاویہؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ مسجد نبوی میں ایک عیسائی شہزادہ آتا ہے حضور ﷺ سے گزارش کرتا ہے حضور ﷺ میں نے آپ ﷺ کو کچھ تحفے تحائف دینے ہیں مگر وہ یہاں سے کچھ دور ہیں آپ اپنے کسی نوکر، خادم کو حکم دیں کہ وہ میرے ساتھ چلے اور وصول کر کے لے آئے حضور ﷺ نے امیر معاویہؓ کو حکم فرمایا کہ اس عیسائی شہزادے کیساتھ جاؤ اور جو سامان دے لے آؤ وہ عیسائی شہزادہ واپس جانے لگتا ہے امیر معاویہؓ کا جوتا مسجد کے دوسرے کونے میں پڑا ہے اگر امیر معاویہؓ جوتا پکڑتے ہیں تو اس شہزادے کے چلے جانے کا خدشہ ہے اسطرح حکم رسالت ﷺ کی تعمیل میں تاخیر ہونے کا خدشہ ہے امیر معاویہؓ ننگے پاؤں ہی شہزادے کے گھوڑے کیساتھ ساتھ دوڑتے جا رہے ہیں عرب کی سخت

گرمی اور ریت کی تپش کی حرارت نے جب سیدنا امیر معاویہؓ کے پاؤں پر گرمی کے اثرات مرتب کئے تو امیر معاویہؓ نے شہزادے سے کہا کہ مجھے اپنے ساتھ سواری پر بیٹھا لو یا اپنا جوتا مجھے دے دو، تو شہزادے نے کہا کہ تو نوکر اور غلام ہے میں شہزادہ ہوں میں تجھے اپنے ساتھ سواری پر کیسے بیٹھا سکتا ہوں؟ اور نہ ہی میں تمہیں اپنا جوتا دینا پسند کرتا ہوں میلوں کا سفر سیدنا امیر معاویہؓ نے پیدل گھوڑے کیساتھ دوڑ کر طے کیا تحفے لیکر جب سیدنا امیر معاویہؓ دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوتے ہیں تو آپؓ کے پاؤں مبارک سے خون بہہ رہا تھا حضور ﷺ نے خون بہنے کی وجہ دریافت فرمائی تو امیر معاویہؓ نے حضور اکرم ﷺ کو سارا واقعہ سنایا حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے معاویہ تو واپس کیوں نہ آیا؟ حضرت معاویہؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ معاویہ کے ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو جاتے تو معاویہ واپس نہ آتا کیونکہ اس سے آپ ﷺ کے حکم کی نافرمانی ہوتی تھی معاویہؓ کے اس جواب پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے زیادہ بردبار معاویہ ہے۔ قارئین کرام مکہ سے سب سے بڑے سردار ابوسفیان کا یہ بیٹا معاویہؓ نبی کا نوکر اور غلام بن کر کس طرح حکم نبوت کی تکمیل میں سرگرم عمل نظر آتا ہے اس سے آپؓ کے جذبہ عشق رسول ﷺ و اطاعت رسول ﷺ کا پتہ چلتا ہے سیدنا امیر معاویہؓ کا عہد خلافت جدید دور کے مسلمانوں کے لئے نعمت عظمیٰ کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ آپؓ کا عہد خلافت رخصت و عزیمت جیسی نعمت سے سرفراز ہے قدرت نے اس صحابی رسول کے عہد خلافت کو رخصت و عزیمت سے مزین کرکے

مسلمانوں کو ہر ترقی یافتہ دور میں جدید تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے خلافت اسلامیہ قائم کرنے راستہ فراہم کیا ہے چند شر پسند بے ایمان امت کو اس نعمت سے محروم کرنے کے لئے سیدنا امیر معاویہؓ کے عہد خلافت کیخلاف بے بنیاد پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ کے والد ابوسفیانؓ والدہ ھندؓہ اور بیٹا یزید ہے ہمیں عمل رسالت ﷺ یاد رکھنا چاہیے کہ حضور ﷺ نے جب حضرت ابوسفیانؓ اور حضرت ھندؓہ کو صحابیت کے شرف سے سرفراز کرکے اپنے دامن رحمت میں جگہ دے دی تو ہم کون ہوتے ہیں ان کی شان میں توہین و تنقیص کرنے والے۔ باقی رہ گیا مسئلہ یزید کی تقرری کا سیدنا معاویہؓ کا تو اہل رائے حل عقد سے رائے لینا ثقہ روایات کثیر سے ثابت ہے اگر بالفرض سیدنا معاویہؓ نے خلیفہ اول سیدنا ابوبکرؓ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے یزید کو خلیفہ مقرر کر دیا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ وہ مجتہد تھے شرعی اصول ہے کہ مجتہد کا اجتہاد اگر درست ہو تو انھیں دوگنا ثواب ملتا ہے اور اگر اجتہاد غلط ہو تو ایک گناہ ثواب ملتا ہے۔ سیدنا امیر معاویہؓ نے یزید کی تقرری نیک نیتی سے کی۔ البتہ وفات امیر معاویہؓ کے بعد یزید نے اپنی حرکتیں خراب کرلیں اور ایسے غلطیاں سرزد ہوئیں جن کا کوئی مسلمان حامی نہیں۔ تو ان کا سیدنا امیر معاویہؓ کو قصور وار ٹھہرانا سراسر جہالت ہے سیدنا امیر معاویہؓ کے عہد زریں کو جھوٹے، بے بنیاد، دشمنان اسلام کے پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر نظر انداز کر دینا اور سیدنا امیر معاویہؓ سے محبت و عقیدت کا اظہار کرنے سے

گھبرانا اپنے ایمان کی خیر منانے کے مترادف ہے کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جب میرے صحابہؓ کو برا بھلا کہا جانے لگے تم ایسا دیکھو کو ایسا کرنے والے پر لعنت بھیجو۔ برادران اسلام خلیفہ پنجم سیدنا امیر معاویہؓ شان و منقبت، عظمت و کردار عہد خلافت میں بہت سے گوہر نایاب موجود ہیں امت کے ہر فرد کو چاہیے کہ اس عظیم ہستی کو سیرت کا بغور مطالعہ کرکے جدید دور کے کفریہ صلیبی حملوں کو جواب تلاش کرے اور منظم طریقے سے وحدت امت کا پرچم لیکر اُٹھے اور ادارہ خلافت کی بحالی کا خواب شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے تن من دھن لگا دے اسی میں امت مسلمہ کی بھلائی ۔عزت و عظمت و رفعت کا راز مضمر ہے،

اردو قومی زبان کیوں نہیں؟

اردو کو قومی زبان کا درجہ دلوانے کیلئے ایک عرصہ سے عاشقان اردو کا قافلہ رواں دواں ہے پاکستان کی طلبہ تنظیموں کا مشترکہ اتحاد متحدہ طلبہ محاذ ایک عرصہ سے ملک کا نظام تعلیم اسلامی اقدار وروایات پر مبنی قومی زبان میں تشکیل دینے کا مطالبہ ایک عرصہ سے کر رہا ہے، کئی سالوں سے جلسے، جلوس، احتجاجی ریلیاں، سیمینارز کا اہتمام بھی کیا گیا پاکستان کی طلبہ تنظیموں اسلامی جمعیت طلبہ، اسلامی تحریک طلبہ، اے ٹی آئی، جے ٹی آئی، ایم ایس او، ایم ایس ایم ودیگر نے اپنے اپنے پلیٹ فارمز سے بھی تقاریب کا اہتمام کیا جن کا عنوان قومی زبان پر مشتمل نظام تعلیم تھا یہ مطالبہ آج بھی طلبہ تنظیمیں کی زبان پر زد عام ہے طلبہ کی طاقت سے خائف ہو کر حکومت نے کئی بار طلبہ تنظیموں پر پابندی کا ارادہ بھی کیا مگر حکومت کو ناکامی کے سوا کچھ نہ ملا۔ طلبہ کا مطالبہ تو صرف نظام تعلیم تک ہی محدود تھا مگر اب ماضی قریب سے قومی زبان تحریک نے سر اٹھایا اس تحریک کا مطالبہ ہے کہ اردو زبان کو قومی زبان کا درجہ دیا جائے بیک وقت تمام اداروں میں اردو کا نفاذ یقینی بنایا جائے ہمیں اردو کے علاوہ کوئی اغیار کی مسلط کی گئی زبان قابل قبول نہیں ہے، قومی زبان تحریک نے ملک کے مختلف شہروں میں اردو کی حمایت میں زبردست مہم اور تقاریب کا اہتمام کیا

اور ساتھ ہی عدالت کے دروازے پر بھی دستک دے دی قومی زبان کے معتدد اجلاسوں اور پروگراموں میں راقم کو شرکت کا موقعہ بھی ملا جس سے راقم کو بہت علمی فائدہ ہوا۔

قارئین کرام ! یہ مطالبہ ایک جائز اور بنیادی مطالبہ ہے جسے کسی قیمت پر فراموش نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ قوموں کی زبان اس کی ہی اصل پہچان ہوا کرتی ہے مگر آج اردو اپنے دیس میں ہی یتیم ہو کر رہ گئی ہے جبکہ پاکستان کے انسان ساختہ آئین 1973 میں درج ہے کہ 15 سال کے بعد اردو کو سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہوگا مگر بد قسمتی سے ہمارے حکمران جس آئین کی پاسداری کا رونا دن رات روتے ہیں 42 سال سے خود اس پر عمل نہیں کر رہے یہ تو ایک اردو کی مثال ہے اگر آئین کی اسلامی شقوں کی تشریح کی جائے تو سب حکمران آئین پاکستان سے منحرف ثابت ہوں گے اس پر پھر کبھی تحریر کریں گے اب صرف اردو پر ہی اکتفا کر لیتے ہیں۔

گذشتہ دنوں سپریم کورٹ آف پاکستان نے اردو زبان کو سرکاری زبان کا درجہ نہ دینے کا نوٹس لیتے ہوئے کہا کہ عدالت کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وزیر اعظم کو بلائیں۔ جسٹس جواد ایس خواجہ کی سربراہی میں تین رکنی بنچ نے اردو زبان کو سرکاری زبان کا درجہ نہ دینے سے متعلق کیس کی سماعت کی۔ سماعت کے دوران

جسٹس گلزار نے ریمارکس دیئے کہ 1973 کے آئین کے 15 سال بعد اردو کو سرکاری زبان کا درجہ ملنا تھا۔ جسٹس جواد ایس خواجہ نے کہا کیا حکومت نے یہ مدت بڑھا دی تھی؟ عوام کو آئین کی پاسداری کا کہا جاتا ہے لیکن حکومت خود آئین پر عمل نہیں کرتی۔ عدالت کو آئین کی پاسداری کرانے کا طریقہ آتا ہے۔ عدالت نے استفسار کیا کہ بتایا جائے کہ اردو کو سرکاری زبان کا درجہ نہ دینے کے ذمہ دار کون ہیں؟ جس پر ڈپٹی اٹارنی جنرل نے عدالت کو بتایا کہ سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ اور سیکرٹری اطلاعات سمیت کوئی بھی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں جسٹس عظمت سعید نے کہا کہ حکومت کو آئین میں ترمیم کرنے کا بہت شوق ہے حکومت آرٹیکل 251 کی بھی ترمیم کرلے، جسٹس جواد نے کہا کہ قومی زبان اردو کے حوالے سے آئین پر عملدارنہ کرنے کی تمام ذمہ داری چیف ایگزیکٹو پر عائد ہوتی ہے کوئی غلط فہمی میں نہ رہے آئین سے کوئی بالاتر نہیں، چیف ایگزیکٹو کو بھی بلانا پڑا تو عدالت کے کٹہرے میں بلائیں گے۔ مذاق بند کیا جائے اگر ہم حکم جاری کر سکتے ہیں تو عمل کروانا بھی آتا ہے۔ (روزنامہ دن لاہور 13 مئی 2015) اگلے عدالت کا کہنا تھا کہا گر عوام کے پیسوں سے تنخواہ لینے والی سرکار اور ہم آئین پر عمل کرنے کے پابند ہیں۔ ہم صرف کاغذوں تک آزاد ہیں مگر حقیقت میں آج بھی محکوم ہیں۔ سرکار نے آئین کی پاسداری نہیں کرنے تو عوام کو بھی آزاد کردے، آج بھی عدلیہ کے ممبران سمیت انگریزی زبان سمجھنے والے انتہائی کم ہیں فیصد طبقے کی آدھی زندگی انگریزی سمجھنے میں لگ جاتی

ہے 42 سال ہوگئے آئین پر عمل نہیں ہو سکا، صوبے بھی آئین پر عمل یقینی بنائیں، دو ہفتے نہیں دے سکتے ، عدالت نے اردو کو دفتری زبان قرار دینے بارے وفاق اور صوبوں سے جواب طلب کرلیا۔ (قومی اخبارات 14 مئی)

مندرجہ بالا حقائق چیخ چیخ کر پکار رہے ہیں کہ حکمران قوم اور قومی زبان کے بارے میں مخلص نہیں ہیں اور نہ ہی آئین کی پاسداری کر رہے ہیں عدالت عالیہ نے اس بارے اپنے ریمارکس دے کر دانشوران قوم کے موقف کی تائید کر دی ہے۔ اگر بغور جائزہ لیا جائے تو پتا چلے گا کہ ہم انسانوں سے سب سے زیادہ پیار ہمارا خالق ومالک اللہ تعالیٰ کرتا ہے ہم انسانوں، مسلمانوں نے اللہ کے عطاء کردہ آئین ، دستور قرآن مجید کی پاسداری نہیں کی جس کے باعث ہم اس ذلت آمیز حد تک آ گئے کہ پاکستان کی سب سے بڑی عدالت آج کہہ رہی ہے کہ ہم آزاد صرف کاغذوں کی حد تک ہیں درحقیقت آج بھی ہم محکوم ہیں ہم اس دن آزاد ہوں جس دن ہم قرآن مجید کو حقیقی معنوں میں اپنا آئین ودستور مان لیں گے تو۔

یوم تکبیر جرات وبہادری کا دن

1974 کو بھارت نے پاکستان کو خوف زدہ کرنے اور ایشین ٹائیگر بننے کے لئے ایٹمی دھماکے کر دیئے اسطرح بر صغیر میں بھارت ایٹمی دوڑ کا موجد بنا اس صورت حال کے پیش نظر اسوقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی تجویز پر ملکی دفاع کو نا قابل تسخیر بنانے کے لئے پاکستان کو ایٹمی طاقت بنانے کا عزم صمیم کرلیا اور اس پر پوری تندہی سے کام شروع کر دیا گیا بھارت نے 1998 میں ایک بار پھر ایٹمی دھماکے کیے پاکستان بھٹو دور میں ہی ایٹم بم تیار کر چکا تھا ان دھماکوں کے بعد بھارت کا رعب، دبدبہ خطے پر رونما ہونے لگا اور اس نے خصوصا پاکستان کیساتھ دھمکی آمیز لہجہ اختیار کر لیا بھارت کے رویے اور طاقت کے بھوت کو سر سے اتارنے کے لئے 28 مئی 1998 کو پاکستان کے اسوقت کے وزیر اعظم میاں نواز شریف نے ساری دنیا کی خطرناک دھمکیوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے چاغی میں 5 دھماکے کر دیئے اسطرح بھارت کی ایٹمی برتری کا خاتمہ ہو گیا پاکستانی قوم ہر سال 28 مئی کو یوم تکبیر بڑے جوش و خروش سے مناتی ہے لیکن آج ہم اسدن کے موقعہ پر ایٹمی طاقت کے حصول اور آج کے پاکستان پر غور کرتے ہیں یقینا ایٹمی دھماکے بہت بڑا کارنامہ تھا ان دھماکوں کے بعد یورپ و مغرب نے اسے اسلامی ایٹم بم اور دنیا کے لئے واضح

خطرہ قرار دیا ذوالفقار علی بھٹو جنھوں نے کہا تھا کہ ،ہم گھاس کھائیں گے مگر ایٹم بم بنائیں گے ،جب استعماری قوتوں کو اسکا علم ہوگیا کہ پاکستان نے بھٹو دور میں ایٹم بم بنالیا ہے تو ذوالفقار علی بھٹو کو ایٹم بم ، مسلم دنیا کو اکٹھا کرنے ، قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر تختہ دار پر لٹکا دیا ہماری قوم کفر اس سازش کو نہ سمجھ سکی ، میاں نواز شریف نے دنیا کی دھمکیوں کو اپنے پاؤں تلے روندتے ہوئے جرات و بہادری سے دھماکے کئے تو انھیں ایوان اقتدار سے جیل اور پھر ملک بدر کردیا گیا اس ظلم عظیم پر قوم اور انکے چوری کھانے والے مجنوں بھی زیر زمین چلے گئے میری کو اس پر بھی کچھ نہ کر سکی ،ماضی قریب کے ڈکٹیٹر ، قومی مجرم پرویز مشرف نے ملک دشمنوں کے کہنے پر ایٹم بم بنانے کی سزا محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو کس طرح دی انھیں ہیرو سے زیرو بنانے کے لئے قید ، جبرانہ کردہ جرائم پر معافی کے علاوہ کیا کچھ نہ کیا ، مگر باہمت ، فکر مند محب وطن لوگوں نے احتجاج ،اندرونی طور پر جدوجہد کرکے محسن پاکستان کی کی آزادی ، ممکن بنائی اور اصل مقام دلایا گیا وہ ایٹم بم جسے پاکستانی کی بیدار مغز قیادت نے پاکستان سمیت عالم اسلام کے تحفظ کے لئے بنایا تھا آج اسلام اور پاکستان دشمن قوتوں نے ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت اور ہم پر اپنا نیو ورلڈ آڈر جمہوریت کی صورت میں مسلط کرکے ہمیں اس ذلت آمیز مقام تک پہنچا دیا ہے کہ چے جائیکہ ایٹم بم ہماری حفاظت کرتا الٹی ہم اسکی حفاظت کر رہے ہیں دیا کو صفائیاں دے

رہے ہیں ایسا کیوں ہے ؟۔۔۔ بحیثیت قوم ہم نے مندرجہ بالا حوادث پر غور نہیں کیا اگر کسی نے غور کیا تو اسکے تدارک کے لئے کبھی نہیں سوچا۔ہم مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ عالم کفر (یہودیت و عیسائیت) مسلمانوں کی فلاح و بہبود ،ترقی، دفاع کے کسی بھی منصوبے کو برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں جب بھی کوئی ایسا کارنامہ کوئی مسلمان ملک میں کوئی مسلمان کرتا ہے تو اسے دیوار کے ساتھ لگانے اور کارنامہ سرانجام دینے کے لئے عالم کفر متحرک ہوجاتا ہے مندرجہ بالا سطور میں ذوالفقار علی بھٹو، میاں نواز شریف، محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی مثالیں ہمارے لئے واضح دلیلیں ہیں کہ عالم کفر کے عزائم کیا ہیں ؟آج بھی مسلمان نوجوان میں سائنس، ٹیکنالوجیکے میدان میں بہت کچھ کارنامے کرنے کی صلاحیت ہے مگر سرکاری سطح پر سرپرستی نہ ہونے کے باعث ٹیلنٹ ضائع ہو رہا ہے۔

آخر ہم نے اس پر غور کیوں نہیں کیا کہ ان حالات میں ہم یوم تکبیر بنانے کے حق بجانب بھی ہیں یا نہیں ۔۔؟ جن کفریہ طاقتوں سے آزادی حاصل کی آج ہم انہی کے کاسہ لیس بنے ہوئے ہیں انہی کے نیو ورلڈ آڈر کو حرف آخر سمجھتے ہیں انہی کی غلامی نوکری کا مدبھرتے ہیں انکے حکم پر ساری نام نہاد مدبر، بیدار مغز قیادت سجدہ سہنر نظر، آتی ہے قوم کی بجائے ان فرعونوں، دنیاوی خداؤں کے ساتھ عہد وفا اپنا دینی فریضہ سمجھتی ہے جبکہ اللہ ورسول ﷺ نے سختی سے منع کیا ہے

۔اگر ایسا ہی کرنا تھا تو پاکستان اور ایٹم بنانے کی کیا ضرورت تھی ۔۔۔ ہم آزادی سے پہلے غلام ہی تو تھے خطۂ زمین لینے کے بعد غلامی کا طوق کیوں ہے۔۔۔۔ ؟ایٹمی دھماکے کرنے والی موجودہ حکومت اسکا قوم کو جواب دے کہ دھماکوں کے وقت آپ بڑے بہادر، غرت مند تھے آج آپ کو کیا ہو گیا ؟

اے میری قوم آپ سے اس دن کی مناسبت سے دردمندانہ اپیل ہے کہ خدارا اپنے اندر احساس ذمہ داری پیدا کرو پاکستان اور مسلم دشمنوں کے نیو ورلڈ آڈر کی بجائے مملکت خداداد میں اللہ و رسول ﷺ کا آڈر بصورت خلافت قائم کردو اسطرح پاکستان عالم کفر کی کالونی بننے سے بچ جائے گا ہم اپنے فیصلے خود کریں گے اللہ و رسول ﷺ کے علاوہ کسی کے غلام نہیں ہوں گے ہمارا ایٹم بم اللہ کے حکم سے اسکے نظام کی برکت سے حقیقی طاقت کا حامل بن جائے گا یہ ایٹم بم مسلمانوں کو عزت و حفاظت دے گا دنیائے کفر کے لئے موت،اسلام کی ہدایت قبول کرنے یا فدیہ دے کر اللہ و رسول ﷺ کی سپر میسی عملا تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گا اس ایٹم بم کی حفاظت کی صفائیاں کسی کو دینے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی جب یہ دن آ جائے تو پاکستان ہی نہیں عالم اسلام کا بچہ بچہ یوم تکبیر فخر سے سر اٹھا کر منائے گا کیونکہ یہ حقیقی یوم تکبیر ہوگا۔

مرسی کی سزائے موت، سعودی عرب میں دھماکوں اور یوم تکبیر پر تبصرہ

مصری فوجی عدالت نے مصر کے پہلے نو منتخب اسلام پسند صدر محمد مرسی اور ان کے 105 ساتھیوں کو بھی جیل توڑنے کے الزام میں اسلام پسندی کی سزائے موت کی شکل میں سنا دی ہے۔واضح رہے کہ اس سے قبل مصر میں طویل عرصہ بادشاہت رہی ہے اخوان المسلمین مصر نے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا تو انتخابات میں واضح اکثریت حاصل کرکے حکومت بنالی، تقریباً ایک سال کے عرصہ میں صدر مرسی نے مصر میں درجہ بدرجہ اسلامی قوانین کا اجراء شروع کردیا اس کی سزا عالم کفر نے اس طرح دی کہ مصری فوج سے بغاوت کروا کر صدر مرسی کا تختہ الٹ دیا جس کے نتیجے میں جلسے، جلوس، دھرنے شروع ہوگئے لاکھوں کی تعداد میں اخوان سڑکوں پر آ گئے جنھیں ڈکٹیٹر مصری حکومت نے بدترین تشدد، بربریت، طاقت کے استعمال سے بعد منتشر کردیا اخوان قیادت اور سرگرم کارکنان کی گرفتاریوں، سزاؤں کا سلسلہ شروع ہوگیا گذشتہ سال بھی اخوان کے کارکنان کو سزائیں دی گئیں اب اخوان کے سرکردہ رہنما سابق صدر محمد مرسی اور ایک سو سے زائد ساتھیوں کے ہمراہ سزائے موت کا حکم سنادیا گیا ہے ان افراد میں اخوان کے مرشد عام محمد بدیع اور معروف عالم دین یوسف القرضاوی بھی شامل ہیں ،اخباری ذرائع کے مطابق مفتی اعظم مصر اس سزا پر اپنی رائے کا اظہار کریگا حتمی فیصلہ 2 جون کو

ہوگا اس فیصلے پر امریکی محکمہ خارجہ نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے، ترک صدر طیب اردگان نے اسے مغربی منافقت قرار دیتے ہوئے اس فیصلے پر شدید الفاظ میں تنقید کی ہے، انٹر نیشنل ایمنسٹی نے بھی اس فیصلے کو مسترد کر دیا ہے۔ اور اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ پاکستان کی مذہبی و سیاسی قیادت کو بھی اس فیصلے پر شدید تحفظات ہیں اس فیصلے کو ظالمانہ، فسطائیت پر مبنی قرار دیا ہے۔ قارئین کرام ! اس ظالمانہ فیصلے سے ایسے لگ رہا ہے کہ اہل جمہوریت نے اپنے دامن سے اسلام پسندوں، جمہوریت کی چھتری کے نیچے رہ کر نفاذ اسلام کی پرامن جدوجہد کرنے والوں کو مکمل صاف کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تاکہ آنے والے مسلمان لیڈران نظام جمہوریت کے تحت نفاذ اسلام کی پرامن جدوجہد کرنے کا خیال بھی اپنے دل میں نہ لا سکیں۔ اس فیصلے اور اخوان پر مظالم کے خلاف اہل جمہوریت کا اپنا موثر کردار ادا کرنا ہوگا بصورت دیگر اسلام پسند قوتوں کا جمہوریت، بیلٹ پر اعتماد ختم ہو جائے گا۔ عالم کفر یہی سازش ہے کہ اسلام پسند مسلمان ہمارے غلام رہیں یا کسی بہانے انہیں دہشت گرد قرار دے کر ختم کر دیا جائے۔ مصر کی عدالت کا حالیہ فیصلہ دینی قوتوں کیلئے نوشتہ دیوار ہے۔

قارئین کرام ! سعودی عرب پر بدامنی کی فضا کے بادل چھائے جا رہے ہیں گذشتہ جمعہ کو سعودی عرب کی ایک شیعہ مذہب کی عبادت گاہ میں خود کش دھماکہ ہوا ب

پھر ٹھیک ساتویں دن جمعہ ہی کو دمام شہر کی مسجد میں کار کے ذریعے حملہ کیا گیا ہے ابتدائی رپورٹس کے مطابق دو افراد شہید جبکہ کئی زخمی ہوگئے شہادتوں میں اضافے کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔اگر یہ کہہ دیا جائے کہ پاکستان کے بعد سعودی عرب بھی دہشت گردی کی لپیٹ میں آتا جارہا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ایک منظم منصوبے کے تحت اسلام دشمن قوتیں سرگرم عمل ہیں کہ کسی طرح سے سعودی عرب کو غیر منظم،ناکام ریاست بنایا جاسکے۔سعودی عرب نے پاکستان کو برے وقت میں مدد کیلئے پکار مگر ہماری نااہل قیادت قرارداد کے چکر میں پڑ گئی اب بھی وقت ہے پاکستان کے پاس کہ وہ سعودی عرب کو اپنی عسکری،خفیہ ایجنسی کی طاقت سے سعودی عرب کا امن تباہ ہونے سے بچا سکتا ہے شاید کسی اور اسلامی ملک کے پاس اس قدر طاقت نہ ہو۔ان حملوں میں کون ملوث ہیں ؟مبصرین کا یہی کہنا ہے کہ ان حملوں میں حوثی باغی اور ان کا حمایتی ملک (جو سعودی عرب کو پتھر کے دور میں لے جانے کی بات اب بھی کر رہا ہے) اور اس ملک کے دم چھلے ممالک اور گروہ ہی ملوث ہیں تاکہ سعودی عرب جیسے پر امن،مقدس،مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن ملک کو عدم استحکام کا شکار کیا جائے۔ان حالات میں اسلامی ممالک پر اولین فرض عائد ہوتا ہے کہ سعودی عرب مخالف گروہوں اور ممالک کے خلاف مضبوط صف بندی کرکے ان کے خلاف بلا تاخیر تادیبی کاروائی کریں اگر خدانخواستہ مسلم ممالک نے سست روی کا مظاہرہ کیا تو سعودی عرب پر عملاً امریکہ اور اسرائیل کے ایجنٹ،نام نہاد مسلم ملک کے قبضہ ہونے کا خدشہ ہے

جو امت مسلمہ کے منہ پر طمانچہ ہوگا عالم کفر اپنے ایجنٹ ممالک کے ذریعے سعودی عرب کے خلاف غیر اعلانیہ جنگ کا آغاز کر چکا۔ اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو اب مصلحت اور اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر جدوجہد کرنا ہوگی۔

اس سال پاکستان بھر میں یوم تکبیر جوش وخروش سے منایا گیا سینکڑوں تقریبات کا اہتمام کیا گیا سرکاری سطح پر وفاقی، صوبائی حکومتوں کے زیر اہتمام تقاریب منعقد کی گئیں جن میں پاکستان کو مزید مستحکم کرنے کا اعادہ کیا گیا قوم کو دفاع وطن کے جذبے سے سرشار کرنے کیلئے ایسی تقریبات قابل صد تحسین ہیں اس سے نسل نو میں حب الوطنی کا اشتیاق پیدا ہوتا ہے مگر جب 29 مئی کے اخبارات کے مرکزی صفحے پر بندہ نے پر سرخی پڑھی کہ کسی بھی سرکاری تقریب میں محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو مدعو نہیں کیا گیا تو دل خون کے آنسو رونے لگا کہ ایک ایسی شخصیت جس نے ایٹم بم بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا اس قوم کا دفاع ناقابل تسخیر بنانے میں دن رات لگا رہا آج جب ایٹمی پاکستان کو سترہ سال مکمل ہوئے تو تجدید عہد کے اس قومی دن پر حکمرانوں اور سیاسی بازی گروں نے اس عظیم ہستی کو یکسر بھول گئے کیا سیاست دان خود اکیلے ہی ایٹم بم کا کریڈٹ لینا چاہتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو یہ خود غرضی، حماقت، احسان فراموشی، خود نمائی کا خطرناک مرض ہے جس کا علاج از حد لازم ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو نظر انداز کرنا محسن پاکستان ہی نہیں بلکہ ساری قوم کے ساتھ زیادتی ہے

حکمرانوں کو اپنی اس غلطی پر قوم سے اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے معافی مانگتے ہوئے
اپنے غلط رویے کو ترک کرنا ہوگا قوم کو ایسی احاسن فراموشی کسی قیمت پر قبول نہیں۔

اہم ایشوز 3

مصری فوجی عدالت نے مصر کے پہلے نو منتخب اسلام پسند صدر محمد مرسی اور ان کے 105 ساتھیوں کو بھی جیل توڑنے کے الزام میں اسلام پسندی کی سزائے موت کی شکل میں سنا دی ہے۔واضح رہے کہ اس سے قبل مصر میں طویل عرصہ بادشاہت رہی ہے اخوان المسلمین مصر نے انتخابات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا تو انتخابات میں واضح اکثریت حاصل کرکے حکومت بنالی، تقریباً ایک سال کے عرصہ میں صدر مرسی نے مصر میں درجہ بدرجہ اسلامی قوانین کا اجراء شروع کردیا اس کی سزا عالم کفر نے اس طرح دی کہ مصری فوج سے بغاوت کروا کر صدر مرسی کا تختہ الٹ دیا جس کے نتیجے میں جلسے، جلوس، دھرنے شروع ہوگئے لاکھوں کی تعداد میں اخوان سڑکوں پر آ گئے جنھیں ڈکٹیٹر مصری حکومت نے بدترین تشدد، بربریت ،طاقت کے استعمال سے بعد منتشر کردیااخوان قیادت اور سرگرم کارکنان کی گرفتاریوں، سزاؤں کا سلسلہ شروع ہوگیا گذشتہ سال بھی اخوان کے کارکنان کو سزائیں دی گئیں اب اخوان کے سرکردہ رہنما سابق صدر محمد مرسی اور ایک سو سے زائد ساتھیوں کے ہمراہ سزائے کوت کا حکم سنادیا گیا ہے ان افراد میں اخوان کے مرشد عام محمد بدیع اور معروف عالم دین یوسف القرضاوی بھی شامل ہیں ،اخباری ذرائع کے مطابق مفتی اعظم مصر اس سزا پر اپنی رائے کا اظہار کریگا حتمی فیصلہ 2 جون کو

ہوگا اس فیصلے پر امریکی محکمہ خارجہ نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے، ترک صدر طیب اردگان نے اسے مغربی منافقت قرار دیتے ہوئے اس فیصلے پر شدید الفاظ میں تنقید کی ہے، انٹر نیشنل ایمنسٹی نے بھی اس فیصلے کو مسترد کر دیا ہے۔ اور اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ پاکستان کی مذہبی و سیاسی قیادت کو بھی اس فیصلے پر شدید تحفظات ہیں اس فیصلے کو ظالمانہ، فسطائیت پر مبنی قرار دیا ہے۔ قارئین کرام ! اس ظالمانہ فیصلے سے ایسے لگ رہا ہے کہ اہل جمہوریت نے اپنے دامن سے اسلام پسندوں، جمہوریت کی چھتری کے نیچے رہ کر نفاذ اسلام کی پرامن جدوجہد کرنے والوں کو مکمل صاف کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تاکہ آنے والے مسلمان لیڈران نظام جمہوریت کے تحت نفاذ اسلام کی پرامن جدوجہد کرنے کا خیال بھی اپنے دل میں نہ لا سکیں۔ اس فیصلے اور اخوان پر مظالم کے خلاف اہل جمہوریت کا اپنا موثر کردار ادا کرنا ہوگا بصورت دیگر اسلام پسند قوتوں کا جمہوریت، بیلٹ پر اعتماد ختم ہو جائے گا۔ عالم کفر یہی سازش ہے کہ اسلام پسند مسلمان ہمارے غلام رہیں یا کسی بہانے انہیں دہشت گرد قرار دے کر ختم کر دیا جائے۔ مصر کی عدالت کا حالیہ فیصلہ دینی قوتوں کیلئے نوشتہ دیوار ہے۔

قارئین کرام ! سعودی عرب پر بدامنی کی فضا کے بادل چھائے جا رہے ہیں گذشتہ جمعہ کو سعودی عرب کی ایک شیعہ مذہب کی عبادت گاہ میں خود کش دھماکہ ہوا ب

پھر ٹھیک ساتویں دن جمعہ ہی کو دمام شہر کی مسجد میں کار کے ذریعے حملہ کیا گیا ہے ابتدائی رپورٹس کے مطابق دو افراد شہید جبکہ کئی زخمی ہوگئے شہادتوں میں اضافے کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔اگر یہ کہہ دیا جائے کہ پاکستان کے بعد سعودی عرب بھی دہشت گردی کی لپیٹ میں آتا جارہا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ایک منظم منصوبے کے تحت اسلام دشمن قوتیں سرگرم عمل ہیں کہ کسی طرح سے سعودی عرب کو غیر منظم،ناکام ریاست بنایا جاسکے۔سعودی عرب نے پاکستان کو برے وقت میں مدد کیلئے پکار مگر ہماری نااہل قیادت قرارداد کے چکر میں پڑ گئی اب بھی وقت ہے پاکستان کے پاس کہ وہ سعودی عرب کو اپنی عسکری،خفیہ ایجنسی کی طاقت سے سعودی عرب کا امن تباہ ہونے سے بچا سکتا ہے شاید کسی اور اسلامی ملک کے پاس اس قدر طاقت نہ ہو۔ان حملوں میں کون ملوث ہیں ؟مبصرین کا یہی کہنا ہے کہ ان حملوں میں حوثی باغی اور ان کا حمایتی ملک (جو سعودی عرب کو پتھر کے دور میں لے جانے کی بات اب بھی کر رہا ہے) اور اس ملک کے دم چھلے ممالک اور گروہ ہی ملوث ہیں تاکہ سعودی عرب جیسے پر امن،مقدس،مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن ملک کو عدم استحکام کا شکار کیا جائے۔ان حالات میں اسلامی ممالک پر اولین فرض عائد ہوتا ہے کہ سعودی عرب مخالف گروہوں اور ممالک کے خلاف مضبوط صف بندی کرکے ان کے خلاف بلا تاخیر تادیبی کاروائی کریں اگر خدانخواستہ مسلم ممالک نے سست روی کا مظاہرہ کیا تو سعودی عرب پر عملاً امریکہ اور اسرائیل کے ایجنٹ،نام نہاد مسلم ملک کے قبضہ ہونے کا خدشہ ہے

جو امت مسلمہ کے منہ پر طمانچہ ہوگا عالم کفر اپنے ایجنٹ ممالک کے ذریعے سعودی عرب کے خلاف غیر اعلانیہ جنگ کا آغاز کر چکا۔ اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو اب مصلحت اور اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر جدوجہد کرنا ہوگی۔

اس سال پاکستان بھر میں یوم تکبیر جوش وخروش سے منایا گیا سینکڑوں تقریبات کا اہتمام کیا گیا سرکاری سطح پر وفاقی، صوبائی حکومتوں کے زیر اہتمام تقاریب منعقد کی گئیں جن میں پاکستان کو مزید مستحکم کرنے کا اعادہ کیا گیا قوم کو دفاع وطن کے جذبے سے سرشار کرنے کیلئے ایسی تقریبات قابل صد تحسین ہیں اس سے نسل نو میں حب الوطنی کا اشتیاق پیدا ہوتا ہے مگر جب 29 مئی کے اخبارات کے مرکزی صفحے پر بندہ نے پر سرخی پڑھی کہ کسی بھی سرکاری تقریب میں محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو مدعو نہیں کیا گیا تو دل خون کے آنسو رونے لگا کہ ایک ایسی شخصیت جس نے ایٹم بم بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا اس قوم کا دفاع ناقابل تسخیر بنانے میں دن رات لگا رہا آج جب ایٹمی پاکستان کو سترہ سال مکمل ہوئے تو تجدید عہد کے اس قومی دن پر حکمرانوں اور سیاسی بازی گروں نے اس عظیم ہستی کو یکسر بھول گئے کیا سیاست دان خود اکیلے ہی ایٹم بم کا کریڈٹ لینا چاہتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو یہ خود غرضی، حماقت، احسان فراموشی، خود نمائی کا خطرناک مرض ہے جس کا علاج از حد لازم ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو نظر انداز کرنا محسن پاکستان ہی نہیں بلکہ ساری قوم کے ساتھ زیادتی ہے

حکمرانوں کو اپنی اس غلطی پر قوم سے اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے معافی مانگتے ہوئے
اپنے غلط رویے کو ترک کرنا ہوگا قوم کو ایسی احاسن فراموشی کسی قیمت پر قبول نہیں۔

کے پی کے میں بلدیاتی الیکشن اور نیا پاکستان

کے پی کے میں بلدیاتی الیکشن اختتام پذیر ہوگئے ہیں غیر سرکاری نتائج کے مطابق پی ٹی آئی 253 سیٹوں کے ساتھ پہلے،آزاد امیدوار 152 کے ساتھ دوسرے،جے یو آئی (ف) 122کے ساتھ تیسری،اے این پی 91 کے ساتھ چوتھے،ن لیگ 89 کے ساتھ پانچویں،،جماعت اسلامی 72 کے ساتھ چھٹے،پی پی پی 34 کے ساتھ ساتویں،عوامی جمہوری پارٹی 13 کے ساتھ آٹھویں نمبر پر رہی ہیں۔اس الیکشن کو پی ٹی آئی ایک اہم پیش رفت قرار دے رہی ہے ان کے قائدین کا کہنا ہے کہ ہم نے اقتدار محلے سطح تک منتقل کیا ہے اس سے قبل بلدیاتی الیکشن سے جمہوری جماعتوں نے راہ فرار اختیار کی۔دوسری طرف اگر حقائق دیکھیں جائیں تو اسلحہ،طاقت،زور،مار دھاڑ،جعلی ووٹ کاسٹنگ،قتل و غارت گری کے واقعات عام کثرت سے دیکھنے میں آئے جو ماضی کا طریقہ واردات رہا،مبصرین کا کہنا ہے کہ کے پی کے اس الیکشن میں 26 فیصد دھاندلی کے کیس دیکھنے میں آئے،قومی الیکشن میں دھاندلی کا رونا رونے والی پی ٹی آئی اگر اپنے صوبے میں دھاندلی اور قومی الیکشن میں دھاندلی کی ریشو نکالے تو برابر ہی ہوگی اس لئے تو کے پی کے سیاسی،مذہبی قائدین نے بلدیاتی الیکشن کو دھاندلی زدہ قرار دیتے ہوئے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ شفاف الیکشن صوبے میں دوبارہ کروائے جائیں۔اب عمران

خان پر بھی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنی حکومت والے صوبے کے الیکشن کو شفاف ثابت کریں یا دوبارہ الیکشن کروائیں۔ خیبر پختون خواہ کے حالیہ بلدیاتی الیکشن میں درجنوں جانوں کا ضیاع ہوا جو لڑائی جھگڑوں کے دوران اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے ،ڈیرہ اسماعیل خان میں پر تشدد واقعات کے باعث 12 مقدمات درج کئے گئے اسی طرح ٹانک میں آزاد امیدوار کی ریلی پر دستی حملہ کے باعث 7 افراد جاں بحق ہوگئے ہیں ایک قتل کے الزام میں معروف لیڈر اے این پی کے رہنماء میاں افتخار کو گرفتار کرکے ایک روزہ ریمانڈ بھی حاصل کرلیا ہے۔اس واقعہ کی مذمت ملک کی اعلیٰ قیادت نے کی ہے پشاور اور کرک کے 75 پولنگ اسٹیشنز پر دوبارہ پولنگ کروانے کا حکم جاری کردیا گیا ہے، باقی صوبے کی تفصیل ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی ۔ مبصرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ کے پی کے حالیہ الیکشن میں سب سے زیادہ نقصان اے این پی کو ہوا پھر تحریک انصاف کے آپس کے اقتدار کی حوس میں گئے آنے کے جھگڑوں، دوڑ نے اس کے ووٹ کم کئے ،جماعت اسلامی کے ووٹ بنک میں اضافہ ہوااور جے یو آئی (ف) اپنا ووٹ بنک محفوظ رکھنے میں 100 فیصد کامیاب رہی۔کے پی کے الیکشن میں موروثی سیاست کا خاتمہ نہ ہوسکا روایتی سیاستدانوں کے چاچے ،مامے ،بیٹے، بھانجے، بھتیجے دیگر رشتہ دار اور پیارے ہی الیکشن میں شریک ہوسکے 95 فیصد غریبوں کو ان کے تناسب کے مطابق الیکشن میں حصہ دینے کیلئے کسی سیاسی جماعت نے اپنے پلیٹ فارم سے ٹکٹ نہ دیئے غریب کو ایک بار پھر

اقتدار کی راہداری سے دور رکھا گیا گویا غریب کے مقدر میں امیر کبیر، جاگیر داروں وڈیروں کو ووٹ ڈالنا، ٹیکس ادا کرنا، مہنگائی کے تھپیڑے سہنا، خون پسینے کی کمائی ان، سیاستدانوں، حکمرانوں کو دینا ہی رہ گیا ہے۔ نیا پاکستان بنانے، عوامی حقوق کے دعویداروں، اسلامی انقلاب لانے والوں نے کتنے غریبوں کو ٹکٹ دیئے ؟ اس کی تفصیل بھی سیاسی قائدین پریس کانفرنسز کے ذریعے قوم کے سامنے لائیں۔ یقیناً اس کی تفصیل قوم کے سامنے نہیں آئے گی کیونکہ ان کے نزدیک غریب تو شدر، ٹشور پیپر کا مقام رکھتا ہے جس کا کام ووٹ دینا اور پھر کامیاب امیدواروں کی بے وفائیاں برداشت کرنا ہے۔

قارئین کرام ! بلدیاتی الیکشن کے پی کے میں ہوگئے مگر نیا پاکستان وجود میں نہیں آیا بلکہ نیا پاکستان بنانے والوں کی مقبولیت میں قومی الیکشن کی نسبت کمی دیکھنے کو نظر آئی سرکاری وسائل کا بے دریغ استعمال، وہی پرانی روش، جس کی لاٹھی اس کی بھینس، جنگل، کے قانون، سرعام بدمعاشی پر مبنی ڈرائے جمہوریت ساری قوم نے دیکھا۔۔۔ سرعام اسلحہ اٹھائے ہوئے فائرنگ کرتے، سیاسی جماعتوں کے کارکن کس جمہوریت کی تعریف، مقام بیان کرتے نظر آرہے ہیں؟ ان دہشت ناک، خوف ناک مناظر کو دل کے مریضوں، بچوں اور عورتوں نے یقینا دیکھنے سے گریز کیا ہوگا یہ منظر تو ایک حوصلہ مند آدمی کیلئے دیکھنا محال تھے یوں محسوس ہورہا تھا کہ یہ جمہوریت کے جیالے انڈیا کی فوج سے 6 ستمبر 1965 کی

جنگ لڑ رہے ہوں۔ ہاتھا پائی ڈنڈوں سے لڑائی دیکھ یوں محسوس ہوتا تھا کہ زمانہ جاہلیت پھر سے لوٹ آیا ہے۔ یقیناً جمہوریت کے کرتے دھرتے (یورپ ومغرب) بھی یہ مناظر دیکھ کر پاکستان کی جمہوریت کو منہ چڑھا رہے ہوں گے پھر بھی ہے الیکشن کو شفاف تاریخ ساز اور اہم کارنامہ قرار دینا اس پر فخر کرنا قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکنے، کے مترادف ہے، شفاف الیکشن تو وہ ہوتے ہیں جن میں ہارنے والا اپنی ہار تسلیم کرے مگر یہاں تو ہر طرف سے دھاندلی دھاندلی کی آوازوں کا ایک بے ہنگم شور کانوں کو کھائے جا رہا ہے۔ اے میری قوم! ہمارا یہی مسلہ ہمیشہ سے رہا ہے کہ ہم نے اپنی اصلاح کرنے کی کوشش ہی نہیں کی، ہر کوئی اپنے آپ کو بالکل صحیح سمجھتا ہے اور دوسروں کو سراسر غلط۔۔۔۔۔ مخالف کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہتا ہے تاکہ اقتدار کی لگام میرے ہی ہاتھ میں رہے اقتدار کے اس نشے نے انسان کو انسان کا غلام بنانے کا شوقین بنا دیا ہے اس شوق کے باعث انسان اپنے خالق ومالک اللہ رب العزت کے آئین و قانون (قرآن) کو بھی بالائے طاق رکھ کر اس سے انحراف و بغاوت کرکے اپنی من مانی پر اتر آیا ہے جس کے باعث یہ کرہ ارض فساد ہی فساد کا پیش خیمہ بنی ہوئی ہے اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ جو کوئی عہدہ مانگتا ہے ہم اسے عہدہ نہیں دیتے۔ اقتدار کے ہوس زدہ، بندوں کو بندوں کا غلام بنانے والے حالیہ نظام حکومت میں جس کا بھی دامن کھنگال کر دیکھو گئے جمہوریت کے پر رونق بازار میں آپ کو سب ہی اقتدار کے بھوکے، پیاسے، ہوس

زدہ، بے تاب، بے قرار نظر آئیں گے یہ ہوس تب ختم ہوگی جب ہم اپنے نظام حکومت کو اللہ کے آئین اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے تابع کرلیں گے تو وہ دن اس قوم کی خوش، قسمتی ترقی، خوش حالی کے آغاز کا دن ہوگا۔

برمی مسلمانوں پر قیامت اور امت مسلمہ کی ذمہ داری

برما کی کل آبادی 7.5 کروڑ ہے یہاں پر مسلمانوں کی تعداد 7 لاکھ ہے 1962 میں برمی فوج نے اقتدار پر قبضہ کیا اس کے بعد برمی مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ،برما کے صوبہ ارکان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے مگر ان کے موبائل کے استعمال تک پابندی لگا دی گئی ہے ،3 جون کو برما کے دارالحکومت انگون میں 11 مسلمانوں کو برمی فوج اور بدھ مت کے پیروکاروں نے شہید کردیا مسلم اکثریت والے صوبہ ارکان میں مسلمانوں نے احتجاجی تحریک شروع کی تو پہلے دن ہی مظاہرے پر برمی فوج نے بے دریغ فائرنگ کرکے ہزاروں مسلمانوں کو شہید اور زخمی کردیا ۔صوبہ ارکان کی سرحد بنگلہ دیش سے لگتی ہے جب برمی فوج کا ظلم وستم حد سے بڑھ گیا تو برمی مسلمانوں نے پناہ کیلئے بنگلہ دیش کا رخ کیا مگر انھیں بنگلہ دیش کی بھارت نواز حکومت نے قبول کرنے سے انکار کردیا ،اب تک 20 ہزار مسلمان لقمۂ اجل بن چکے ہیں اس ظلم وستم کی داستان غم کا ابھی اختتام نہیں ہوا بلکہ یہ ظلم اب بھی جاری وساری ہے۔بے یارومددگار، مفلوک الحال انسانوں ، مسلمانوں کا قتل عام جاری وساری ہے ۔ انسانیت کا درد رکھنے والے آج اس ظلم پر شرمندہ ہیں کہ ہم ایسے دور میں کیوں پیدا ہوئے ؟انسانی حقوق کی علمبردار تنظیمیں برمی مسلمانوں کے حق میں نظر نہیں آرہیں انھیں کب اپنا کلیدی کردار ادا

کرنا ہے؟ دنیا بالخصوص مسلم دنیا کا میڈیا مجرمانہ ،پراسرار خاموشی اختیار کرکے صحافت جیسے مقدس پیشے کے چہرہ کو داغدار کیا جارہا ہے قلم کی حرمت کا تقدس پامال ہورہا ہے کتمان حق سرعام کیا جارہا ہے ، پچاس سے زائد مسلم ممالک ہونے کے دعویدار ممالک، مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں کوئی بھی اس ظلم کے خلاف آواز اٹھانے ،جہاد کرنے کا اعلان کرنے کو تیار نہیں، حالانکہ برمی مسلمان مسلمان بھائیوں کو مدد کیلئے ہر لمحہ پکار رہے ہیں ،آج کوئی محمد بن قاسم، صلاح الدین ایوبی، ٹیپو سلطان، سید احمد شہیدؒ نہیں اٹھ رہا۔۔۔ آخر وجہ کیا ہے ؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت میڈیا پر قبضہ کفریہ طاقتوں، عالمی ساہوں کاروں کا ہے جس ایشو کو وہ ہائی لائیٹ کرنا چاہیں وہ ہو جاتا ہے خواہ وہ جھوٹ پر مبنی ہی کیوں نہ ہو اسے سچ بنا کر پیش کیا جاتا ہے جسے لوگ سچ مان لیتے ہیں ، مسلمان حکمران خواب خرگوش کی نیند اس لئے سوئے ہوئے ہیں کہ یہ واسطہ یا بلا واسطہ (اقوام متحد) کفریہ طاقتوں کے زر خرید غلام ہیں ان کے قرض لینے کے شوق نے عام مسلمانوں کو بھی سود زدہ کردیا ہے اب مسلمان عوام کچھ کرنا چاہتے ہیں جبکہ مسلم حکمرانوں کی ساری دولت ، مفادات مغرب ویورپ سے وابستہ ہیں بلکہ حکمرانی کی باریوں کے کارڈ بھی وہیں سے نصیب ہوتے ہیں تو اپنے آقاؤں (یورپ ومغرب) کے بغیر تو مسلم دنیا کے ہوس دولت واقتدار کا شکار مسلمان حکمران اپنے آقاؤں کے حکم کے بغیر پیشاب نہیں کرتے تو برمی مسلمانوں کے حق میں صدائے احتجاج ،اعلان جہاد کیسے کر سکتے ہیں؟ ،اگر

یہ مسلم حکمران احتجاج کریں گے تو ان کے آقا ان سے ناراض ہو جائیں گے ان کی متاع حیات لٹ جائے گی خواہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ناراض ہی کیوں نہ ہو جائے؟

میرے مسلمان بھائیو! یہ ہے مسلم حکمرانوں کی مجبوری۔۔۔۔۔۔۔۔ اور آج محمد بن قاسمؒ، صلاح الدین ایوبیؒ، ٹیپو سلطانؒ اس لئے مسلمانوں کی مدد کیلئے نہیں آ رہے کہ ان کو بھیجنے والا خلیفتہ المسلمین ہی اس وقت دنیا میں موجود نہیں جو مسلم دنیا کا واحد حکمران ہوتا ہے جو مسلمانوں کے جان و مال، عزت و ناموس کی حفاظت کرتا ہے جو اس شان سے حکومت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اگر دریائے فرات کے کنارے کتا بھوکا مر گیا تو عمرؓ سے پوچھا جائے گا۔۔۔ جو یہ کہتا ہے کہ جب تک میری رعایا کا ہر فرد گندم کی روٹی نہیں کھائے گا میں (خلیفہ) بھی گندم کی روٹی نہیں کھائے گا، جو یہ کبھی کہتا ہے کہ ان انسانوں) کو تو ان کی ماؤں نے آزاد جنا تھا تم نے کب سے ان کو اپنا غلام بنا لیا ہے؟) جو ایک مسلم کی بیٹی کی پکار پر ایک لشکر جرار 17 سالہ نوجوان محمد قاسم کی قیادت میں بھیج دیتا ہے۔۔۔۔ جو ٹیپو سلطان جیسے شیر پیدا کرتا ہے۔۔۔۔۔ آج میں سید احمدؒ شہید جیسی غیرت کہاں سے اور کیسے لاؤں کہ ایک مسلم بیٹی کی پکار پر سکھوں کے خلاف اپنے شاگردوں کے خلاف جہاد شروع کر دیتے ہیں؟۔۔۔ ایسی غیرت، جرات، بہادری پیدا کرنے کیلئے اسلام کا نظام عدل و قسط نظام خلافت قائم کرنا ہوگا ایک متقی شخص کو مسلمانوں کا امیر المومنین بنانا ہوگا جو مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرنے کیلئے رجال کار کی سرپراتی کر

سکے ۔ موجودہ مسلم دنیا کے حکمران یہ کام آسانی سے کر سکتے ہیں کہ اپنے میں سے سب سے زیادہ متقی کو امیر المومنین بنائیں اور اپنے رویوں میں تبدیلی لائیں اپنے مفادات کو اللہ و رسول ﷺ کی رضا پر قربان کرکے سابقہ زندگی کی غلطیوں کی اللہ سے معافی مانگیں ۔۔۔ مسلمانوں کو ایک امت حقیقی معنوں میں بنائیں۔ یہ عظیم کام کرنے کے باعث یقینا امت مسلمہ اپنے حقوق کی بابت حکمرانوں کو اللہ کی عدالت میں معاف کردے گی۔۔ پھر دیکھتے ہیں کون کافر ہے جو مسلمانوں کی عزت و ناموس پر حملہ کرتا ہے؟ مگر مسلہ یہ ہے کہ یہ کام کرے کون؟ عالم کفر نے سازشوں کے تحت اسلام کے نظام رحمت (جس نے تمام انسانوں کو حقوق عطاء کرنے ہیں) کا نام لینا جرم عظیم بنا دیا ہے ۔اس خوف سے نکلنے کا واحد راستہ جرات و بہادری ہے۔ مسلمان حکمران بھی جرات و بہادری سے یہ کام کر سکتے ہیں میرے نزدیک تو اقوام متحدہ ، سلامتی کونسل مسلمانوں کے دشمن ادارے ہیں جن کو مسلمانوں کی ترقی کسی قیمت پر قبول و برداشت نہیں مسلمان حکمران اگر یہ کام نہیں کرتے تو وقت تقاضا کر رہا ہے کہ مسلمان ممالک کے عوام اس کیلئے اٹھ کھڑے ہوں تاکہ حکمران عوامی دباؤ کے باعث نظام اسلام قائم کردیں یا اقتدار کی مالا گلے سے اتار پھینکیں تاکہ مسلمان عوام اپنے دین کی روشنی میں اس فریضہ کو سرانجام دیں۔ان کو خط لکھ کر برمی مسلمانوں کی حفاظت کی اپیل کرنا فاش غلطی ہے جس کا برمی مسلمانوں کو فائدہ نہیں الٹا نقصان ہوگا ہم مسلمانوں نے کشمیر ، فلسطین و دیگر مظلوم مسلمان خطوں کی اپیلیں وہاں دائر

کرکے دیکھ لیا نتیجہ کیا نکلا۔۔۔۔۔ مارو۔۔۔۔۔ مرواؤ اور سیاست کرو۔ اب بھی وقت ہے مسلمان ہوش کرلیں اسلام کی طرف لوٹ آئیں قرآن کا فرمان ہے مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں اگر جسم کے ایک حصے پر تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔۔۔ ہم مسلمانوں کو برمی مسلمانوں کی تکلیف تب محسوس ہوگی جب ہم اسلام کی طرف لوٹ آئیں گے تو پھر سارے مسلمان اور مسلم میڈیا برمی، کشمیری، فلسطینی، چیچنی مسلمانوں کے حق میں ظالموں کے خلاف اعلان جہاد کرتا ہوا آگے بڑھے گا۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہم مسلمانوں کو اسلام کی جانب رجوع کرنے کی توفیق عطاء فرمائے (امین

موت سے نہ ڈرنے والوں کا بھارت کو انتباہ

بھارت نے اپنی دشمنی کو فراموش نہیں کیا آج بھی اس کے دل میں پاکستان کے بارے میں وہی تعصب، نفرت پر مبنی جذبات ہیں جو قیام پاکستان کے وقت تھے اس پر مہر ثبت گذشتہ روز ہوئی کہ بھارت نے خطے میں امن کو تباہ کرنے کیلئے ساتویں ایٹمی طاقت پاکستان پر حملہ کی دھمکی دے دی اور بھارتی وزیراعظم مودی نے پاکستان کو دولخت کرنے کے جرم کا اعتراف بنگلہ دیش کے دورے کے دوران کیا۔ جس پر ہر صاحب فہم وفراست کو تشویش ہے کہ بھارت ایک ایسے راستے پر چل پڑا ہے جس کا یقینی نتیجہ تباہی، بربادی، نقصان ہی نقصان ہے، پاکستان کے آرمی چیف جنرل راحیل شریف نے بھارت کے اس زبانی حملے کا خوب جواب دیا ہے کہ پاکستان بھارت کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کیلئے تیار ہے اس کے بعد بھارت کو سانپ سونگھ گیا ہے پاکستانی قوم آرمی چیف کے بیان کو قوم کے جذبات کی ترجمانی قرار دے چکی، قوم اس بات کا عزم کر چکی ہے دفاع وطن کی خاطر سب کچھ قربان کردیا جائے گا، قوم کا بچہ بچہ پاکستان کے دفاع کیلئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے کیلئے تیار ہے قوم کے اندر جذبہ جہاد کو بھارتی دھمکی نے آخری حد تک اجاگر کردیا ہے سوال یہ ہے بھارت کو یہ جرات کیوں کر پیدا ہوئی؟ اس کا جواب عام فہم ہے کہ ہمارے پاکستانی سیاستدان اور حکمران ماضی قریب میں فاش غلطی کر

بیٹھے یعنی بھارت کے ساتھ آلو، پیاز، ٹماٹر کی تجارت پر صرف اس لئے تیار ہو گئے کہ شائد بھارت اپنی روش بدل لے اس پر پاکستانی سیاستدانوں، حکمرانوں نے کشمیر پر تاریخی یوٹرن لیا جو ان کی تاریخ ساز غلطی تھی بھارت ہمارے پاکستانی حکمرانوں کے اس رویے کو قوم کی کمزوری سمجھ بیٹھا کہ شائد پاکستان ہم بھارتیوں سے ڈرنا شروع ہو گیا ہے لیکن یہ بھارت کی بھول ہے پاکستان اب 1971 والا ملک نہیں رہا بلکہ ایک ایٹمی طاقت ہے ۔ ہم بھارتی انتہا پسند جماعت بی جے پی کے لیڈر اور وزیراعظم نریندر مودی کو کہنا چاہتے ہیں کہ آپ کا بنگلہ دیش میں پاکستان کو دولخت کرنے اور آپ کی حکومت کے وزیر راجیہ وردھن سنگھ راٹھور کا اشتعال انگیز بیان خطے میں نفرت کے بیج بونے، دہشت گردی پھیلانے کا واضح اقرار ہے جنوبی ایشیاء میں آپ کی دہشت کا راج قائم نہیں ہو سکتا آپ کی چودراہٹ نہیں چل سکتی۔ بہتر ہوگا کہ آپ اپنے ملک میں موجود بجرنگ دل، شیوسینا، ویشواہندو پریشد، راشٹریہ سیوک سنگھ پارٹی اور اپنی جماعت کی دہشت گردی کا نوٹس لیں اسی طرح اپنے ملک میں فٹ پاتھوں پر پڑے مفلوک

الحال، غریب، بے سہارا، لاوارث لوگوں کی بحالی، غربت کے خاتمے کیلئے کام کریں تاکہ بھارت کے غریب لوگوں کی زندگی بہتر ہوسکے ،اپنے آپ کو ایٹمی طاقت سمجھنے والے بھارت کو اب طاقت کے نشے سے باہر آجانا چاہیے اور خوب جان لینا چاہیے کہ پاکستان کی فوج دنیا بھر کی بہترین افواج میں سے ایک ہے اس کا مقابلہ آپ کے بس کی بات نہیں ہے ساری دنیا نے دیکھ لیا کہ پاکستان میں

بھارتی بدنام زمانہ ایجنسی را کی پاکستان میں تخریب کاری پر مبنی کاروائیوں کو پاک فوج نے کس طرح ختم کیا یقینا پاکستان میں اپنی ایجنسی را کی حکمت عملی فیل ہوتا دیکھ کر بھارت آپے سے باہر ہوگیا اور پاکستان پر حملے کی دھمکی تک دے ڈالی، اس کے ساتھ یہ بھی مودی حکومت کے علم میں ہونا چاہیے کہ تم نے ایک ایسی قوم کو للکارا ہے جو شہید ہوجانے والے سپوتوں کی میتوں پر ماتم نہیں کرتی بلکہ فخر کرنا ان کا شیوہ ہے اس کا ہر شہری اپنے وطن کے دفاع کیلئے خون کے آخری قطرے تک لڑنے کا عزم صمیم رکھتا ہے

۔

اس دھمکی کے بعد پاکستانی حکمرانوں اور بھارت کی بے جاحمایت کرنے والے دانشوروں، لیڈروں کی آنکھیں کھول جانی چاہیں، قوم اب چاہتی ہے کہ پاکستانی حکمران اپنی پالیسیوں کو یکسر تبدیل کریں نرم گوشوں کو بالائے طاق رکھ کر بھارت کو اسی کی زبان میں جواب دیا جائے کسی قسم کی رعائیت نہ دی جائے کیونکہ امن کیلئے جو کوششیں پاکستان نے کرنا تھیں کرلیں اس کا صلہ دھمکی کی صورت میں ملا، بھارت کی شر انگیزی کا جواب اب مذمت سے نہیں بھرپور طاقت سے منہ توڑ دیا جائے گا اس عزم کا اظہار پاک فوج کے آرمی چیف جنرل راحیل شریف نے گذشتہ روز بھارت کی دھمکی کے جواب میں رد عمل میں کیا۔ بھارت کی دھمکی دوسرے اس کے دیگر ہمسایہ ممالک کے لئے بھی باعث تشویش، خطرے کی گھنٹی ضرور ہے جو ایٹمی طاقت کے حامل نہیں ہیں ویسے بھی جنگی حالات پیدا کرنا بی جے پی

مودی حکومت کا پسندیدہ مشغلہ ہے کیونکہ اس جماعت کی بنیاد ہی اکھنڈ بھارت ہے مودی، جماعت کی شروع سے یہ خواہش رہی ہے کہ بھارت کے کر قرب وجوار یعنی ہمسایہ ممالک پر طاقت کے بل پر قبضہ کرلیا جائے میانمار کے علاقے میں بھارتی حملہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ بھارت کمزور ممالک پر غاصبانہ قبضہ کرنا چاہتا ہے۔

عالمی برادری کو چاہیے کہ اس کا نوٹس لے مگر ایسا ہوتا دکھائی نہیں دے رہا کیونکہ اس مہم کی پشت پر امریکہ بہادر دکھائی دے رہا ہے جو پاکستان کو ترقی کی جانب بڑھتا ہوا نہیں دیکھ سکتا، امریکہ اور بھارت ایسی شر انگیزیوں کے ذریعے پاکستان کو معاشی، اقتصادی طور پر کمزور کرنا چاہتے ہیں ان کا یہ بھی مقصد ہے کہ پاکستان ایشین ٹائیگر نہ بننے پائے، چینی صدر کے دورۂ پاکستان کے فوائد کو ضائع کرنا ان کے مقاصد میں شامل ہے اگر بھارت پاکستان پر حملے کی غلطی کرے گا تو ایٹمی پاکستان طاقت کے استعمال کا حق محفوظ رکھتا ہے، اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو خوفناک تباہی کا ذمہ دار بھارت ہوگا نہ کہ پاکستان ۔۔۔۔۔ پھر دہلی بھی محفوظ نہیں رہے گا نہ بھارت۔۔۔۔۔۔۔ یہ انتباہ ہے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر زندگی گزارنے والے پاکستانیوں کا اس بھارت کے لئے جو موت سے بہت ڈرتا ہے۔

خود مختاری یا نجکاری

ایک گھر کے سربراہ کو یہ برداشت نہیں کہ اس کی بیوی کسی اور سے گھر کا خرچہ لے اسی طرح ایک والد کو منظور نہیں کہ اس کے ہوتے ہوئے اس کے بچے روزانہ کا خرچ کسی اور سے لیں کیونکہ بیوی بچوں کے اخراجات خاوند یا والد کے ذمہ ہیں ایک غیرت مند انسان کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ میری بیوی اور بچے کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں بلکہ میں خود ہی ان کے اخراجات پورے کروں اور اپنے گھر والوں کی دولت جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطاء کی ہے فضول خرچ نہ کروں تاکہ بعد میں اخراجات پورے کرنے کیلئے کسی اور کے آگے ہاتھ نہ پھیلاؤں بالکل اسی طرح ایک قوم کے حکمرانوں پر اہم ترین فرائض میں سے ایک فرض یہ عائد ہوتا ہے کہ اپنی قوم کو معیاری، یکساں، قومی زبان پر مشتمل تعلیم سے آراستہ کرے، جس طرح ایک گھر کا سربراہ فضول خرچی نہیں کرتا تاکہ مجھے کسی کے ایک آگے ہاتھ نہ پھیلانے پڑیں بالکل اسی طرح ایک حکمران کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ قوم کے پیسے کو امانت سمجھ کر جائز کاموں میں استعمال کرے تاکہ بعد میں اسے ریاست کے اخراجات پورے کرنے کیلئے اسے کسی ملک کے سامنے ہاتھ نہ پھیلانے پڑیں یہ زد عام حقیقت پاکستان کے حکمرانوں کو سمجھ میں اب تک نہیں آئی ہر سال بجٹ پیش کیا جاتا ہے مگر الفاظ کا ہیر پھیر امیروں کو نوازا جاتا ہے غریبوں کا استحصال کرنے کا عزم

کر رکھا ہے تعلیم ،روٹی کپڑا، مکان، صحت پر کوئی خاص رقم مختص نہیں کی جاتی قوم کی حالت ویسے کی ویسے ہی ہے تعلیم جیسے اہم شعبے کا یہ حال ہے کہ ہر سال حکمران بجٹ پیش کرتے وقت تعلیم سے مذاق کرتے ہیں مختص کی گئی رقم تعلیم کیلئے ہمیشہ ناکافی ثابت ہوئی مگر حکمرانوں نے قوم کا پیسہ ذاتی عیاشیوں کیلئے مختص کئے رکھا تعلیم کا کبھی بھی خیال نہ کیا جس کے باعث ہر سال یہ انتہائی بری،ذلت آمیز خبر سننے کو ملتی ہے کہ حکومت تعلیمی ادارے ملک دشمن قوتوں کو فروخت کر رہی ہے پھر وہ قوتیں نصاب تعلیم کو اپنی منشاء کے مطابق ڈھالنے میں مگن ہوجاتی ہیں کیونکہ جب تعلیم کے نام پر اپنے دشمن ممالک سے فنڈ لوگے تو ان کا حق ہے کہ وہ اپنی مرضی کا نصاب وطریقہ تعلیم وضع کریں تعلیم اداروں کو فروخت کرنے کے ظالمانہ عمل درجہ بدرجہ جاری وساری ہے اس کا پہلے نام نجکاری تھا عوامی رد عمل کے خوف سے حکمرانوں نے اس کا نام اب خود مختاری رکھ دیا ہے لاہور میں 200 سکولوں کو خود مختاری کے نام پر نجکاری کی بھینٹ چڑھایا جارہا ہے ہر سکول کیلئے بورڈ آف گورنرز بنایا جائے گا جس میں ارکان اسمبلی اور مقامی سیاستدان شامل ہوں گے سکول نیم سرکاری حیثیت سے چلائیں جائیں گے بورڈ آف گورنرز کو انتظامی امور اور بھرتیوں کے اختیارات حاصل ہوں گے تاکہ سیاست کے میدان کی طرح یہ اقتدار ،عہدے، نوکری کے لالچی،اقربا پرور سیاست دان تعلیمی اداروں میں بھی اپنی سیاسی بازی گری کا مظاہرہ کر سکیں جو ملک کے گلی، محلوں،اقتدار کے ایوانوں میں قوم دیکھ کر سر

شرم سے جھکائے ہوئے ہے غیر جانب دار حلقوں کا کہنا ہے کہ تعلیم کو سیاسی جمہوری مطلب پرست بازی گروں سے بچایا جائے ورنہ شعبہ تعلیم بھی موجودہ سیاست کی طرح زوال پذیر ہوجائے گا۔ واضح رہے کہ صوبہ پنجاب کے 400 تعلیمی ادارے پہلے ہی مختلف این جی اوز اور فلاحی تنظیموں کے سپرد ہیں ،ایک قومی اخبار کی رپورٹ کے مطابق صوبائی دارالحکومت کے 200 سکولز کے انتظامات پہلے ہی ایک فاؤنڈیشن کے سپرد ہیں اسی طرح دیگر اضلاع میں بھی 200 سکولوں کے انتظامات دیگر فلاحی تنظیموں اور این جی اوز کے سپرد ہیں ۔ اس صورتحال کے بعد کسی تبصرے اور تجزیے کی ضرورت نہیں رہ جاتی کہ صوبہ بھر کے 400 تعلیمی ادارے این جی اوز اور فلاحی تنظیموں کے سپرد ہیں جن کا محب اسلام اور پاکستان ہونا ہر گز ضروری نہیں ۔ بس فلاحی اور این جی اوز کا لیبل ہونا ضروری ہے اس اقدام سے تعلیم پر مثبت کی بجائے منفی بلکہ بہت ہی زیادہ منفی اثرات مرتب ہورہے ہیں نصاب تعلیم ونظام تعلیم کا بیڑہ غرق کرکے رکھ دیا گیا ہے نظریہ پاکستان کو الٹی چھری سے ذبح کرنے کا نا قابل معافی جرم سرعام کیا جارہا ہے کوئی پوچھنے ولا ہی نہیں ۔ تعلیم ہی نظریاتی نسل تیار کرتی ہے جو ریاست ومذہب کیلئے ہر قسم کی قربانی کیلئے ہمہ وقت تیار رہتی ہے مگر یہاں چند ٹکوں کے عوض نظام ونصاب تعلیم گروی رکھ دیا گیا ہے یعنی دودھ کی رکھوالی پر بلیوں کو بیٹھا دیا گیا ہے ۔ قارئین کرام ! غور فرمائیں کہ ہر گھر کے فرد میں تو اتنی غیرت ہے کہ میں نے خود اپنی کمائی سے اپنے گھر کے

بنیادی اخراجات پورے کرنے ہیں مگر پاکستان کے حکمرانوں میں ابھی تک اس غیرت نے انگڑائی نہیں لی کہ تعلیم جیسے بنیادی شعبے کیلئے ہم نے وسائل دوسرے ممالک ،این جی اوز یا فلاحی تنظیموں سے لینے کی بجائے اپنے قومی وسائل سے پورے کرنے ہیں تاکہ محب اسلام محب وطن نسل قوم کو میسر آسکے۔ان حکمرانوں نے کبھی نہیں سوچا کہ یہ ہماری قوم کے بچے ہیں ان کو معیاری تعلیم پاکستانی قوم کے وسائل سے ہی دلوانی ہے قوم کے دانشور، قلمکار، محب وطن ہمہ وقت یہی مطالبہ کرتے نظر آتے ہیں کہ قوم کو، ملک وسائل سے قومی زبان پر مشتمل نظریاتی نظام ونصاب تعلیم مہیا کیا جائے حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ پاکستانی ایک بیدار قوم کا نام ہے تمھاری ہر غلط پالیسی پر نظر عقاب رکھے ہوئے ہے اور اصلاح کی غرض سے تنقید کرنے کیلئے ہمہ وقت تیار ہے خود مختاری کے نام پر تعلیم اداروں کی نجکاری قوم کو ہر گز قبول نہیں قوم کا مطالبہ ہے کہ قومی وسائل سے ہی ان کے بچوں کو اسلام اور نظریہ پاکستان کی حامل تعلیم سے آراستہ کیا جائے اس سلسلے میں اساتذہ تنظیمیں، متحدہ طلبہ محاذ،اسلامی تحریک طلبہ ،اسلامی جمعیت طلبہ ،اے ٹی آئی،اے ایم ایس، ودیگر طلبہ تنظیموں نے تعلیم بچاؤ مہم جاری کرنے کا اعلان کردیا ہے۔

کراچی میں موت کا رقص

شہر قائد اس وقت گرمی ، ہوس کے باعث سخت ترین گرم شہر بن گیا ہے جلتی پر کا کام سرانجام دینے کیلئے صوبائی اور وفاقی حکومتیں اپنی روایتی مجرمانہ غفلت کا شکار نظر آتی ہیں کیونکہ گرم موسم ہونے کے ساتھ ساتھ بجلی اور پانی شہر قائد میں نایاب ہو چکا ،لوگ پانی کی بوند بوند کو ترس گئے ہیں ہر طرف میتیں ہی میتیں نظر آ رہی ہیں ہسپتالوں مردہ خانوں میں جگہ کم پڑ گئی لوگ اپنے پیاروں کو اپنی آنکھوں کے سامنے ہوس، گرمی کے باعث سفر آخرت کو جاتا دیکھ کر آہ وبکا کر رہے ہیں کوئی بھی ان کی مدد کو نہیں آ رہا سوائے چند ایک دینی فلاحی اداروں کے۔۔۔۔ ہر طرف سے روایتی بیانات داغے جا رہے ہیں اپنی غلطیوں کو دوسروں پر ڈالنے کا سلسلہ جاری وساری ہے ہزار گھروں میں میتیں اٹھنے کے باوجود کراچی یا سندھ کارڈ استعمال کرنے والے لیڈران کرائم اب کراچی کو بند کرنے ہڑتال کی کال دینے سے قاصر نظر آتے ہیں تاکہ ان کے مسائل حل ہو سکیں۔ایسے لگ رہا ہے کہ یہ مرنے والے انسان نہیں ہیں۔ ہاں ہاں ان کے نزدیک یہ انسان نہیں ہیں کیونکہ یہ غریب ،مفلوک الحال ، تیسرے درجے کے لوگ ہیں ان اہل جمہوریت کی نظر میں اپنے منظور و نظر اور ایلیٹ کلاس کے لوگ ہی انسان ہیں ان کیلئے ہمدردی ہے انہی کیلئے شہر قائد کو بند کرنے کی کال دی جاتی ہے اب مجھے کوئی لیڈر نظر نہیں

آرہا جو اس سانحہ عظیم کو قومی سانحہ قرار دے کر ان کے اصل ملزمان، مجرمین کا تعین کرسکے، بس زبانی کلامی خلاف شدید احتجاج کیا جارہا ہے راقم کے نزدیک ان مظلوم، بے گناہ، غریب انسانوں کی موت کے ذمہ دار وفاقی اور صوبائی ذمہ دار ہیں ماہ صیام میں بدترین لوڈشیڈنگ نے اہلیان پاکستان کا جینا حرام کردیا ہے عوام کے شدید احتجاج کے باوجود بے حس حکمرانوں کے کان میں جوں تک نہیں رینگتی، حکمران ذاتی مفادات میں اس قدر اندھے ہوگئے کہ انسانوں کی جانوں کی کوئی پروا نہیں، روزہ دار سخت گرمی میں بجلی کے باوجود روزہ بڑی مشکل سے پورا کرسکتا ہے چہ جائیکہ کئی کئی گھنٹوں لوڈشیڈنگ کرکے انسانوں کو موت کے منہ میں دھکیلا جارہا ہے، حکمرانوں کا یہ رویہ اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ عوام کو سستی مسلسل بجلی کی فراہمی یقینی بنائی جاتی تاکہ ماہ صیام میں مسلمانوں کو تکلیف نہ ہوتی مگر بدقسمتی سے ایسا نہ ہوسکا، وفاقی حکومت نے اقتدار میں آنے کے بعد لوڈشیڈنگ کے خاتمے کا وعدہ کیا تھا مگر آج لوڈشیڈنگ ختم ہونے کی بجائے لوڈشیڈنگ کا جن بوتل سے ایسے باہر آگیا ہے جسے حکمران اسے کنٹرول کرنے میں مکمل طور پر ناکام نظر آتے ہیں عوام سڑکوں پر احتجاج کرتے مطالبات کرتے نظر آرہے ہیں کہ عوام کا پہلے معاشی قتل کیا گیا اب انھیں موت کے سرٹیفکیٹس دیئے جارہے ہیں قوم کو تمام بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں اگر یہ نہیں ہوسکتا تو وفاقی حکومت اقتدار سے الگ ہوجائے۔ایک طبقہ یہ کہتا نظر آرہا ہے کہ

میٹرو بس، سڑکوں کا جال بچھانے والے حکمران پہلے بجلی پر سرمایہ کاری کرکے بجلی بحران ختم کریں تاکہ عوام کو معاشی استحکام نصیب ہو گھروں کے چولہے گرم ہو سکیں، خوشحالی کا دور آئے مگر یار لوگوں کا کہنا ہے کہ ایک منظم سازش کے تحت عوام پر مصنوعی بجلی، پانی، گیس کی لوڈشیڈنگ کا جن سوار کیا جارہا ہے تاکہ عوام کو روزی روٹی سے ہی فرصت نہ ہو، روزی روٹی کا انتظام ہی بمشکل کر سکیں تاکہ مفاد پرست، کرپٹ لیڈران کرائم کا احتساب کرنے کیلئے عوام سڑکوں پر نہ آسکیں۔

اپنے آپ کو مسلمان اور خلفائے راشدینؓ کا پیروکار کہلانے اور اپنے خود ساختہ نظام کو ان مقدس ہستیوں کا نظام قرار دینے والے یہ حکمران (جنھیں ان کے چہیتے ثانی سیدنا عمر فاروقؓ کہہ رہے ہیں (نعوذ باللہ) اور بات یہاں تک پہنچ گئی کہ کتاب اس عنوان پر لکھ یا لکھوا ماری۔۔۔) جان سکیں کہ خلیفہ دوئم نے اپنے دور حکومت میں کیا کیا اور ہم ان کی کس قدر خلاف ورزی کر رہے ہیں آیئے ایک جھلک اس پر ڈالتے ہیں خلیفہ دوئم سیدنا عمر فاروقؓ نے ایک مرتبہ شکایت پر گورنر مصر عمرو بن العاصؓ کے بیٹے محمد بن عمرو بن العاصؓ کو گرفتار اور گورنر کو طلب کیا۔ شکایت یہ تھی کہ گورنر مصر کے بیٹے نے ایک بے گناہ شخص کو کوڑے مارے ہیں تو حضرت عمرؓ نے باپ بیٹے کو طلب کرلیا جب وہ آگئے تو حضرت عمرؓ نے متاثرہ شخص سے فرمایا کہ گورنر کے بیٹے کی پشت پر اتنے ہی

کوڑے مارو جتنے اس نے تمہاری پشت پر مارے جب وہ شخص گورنر کے بیٹے کی پشت پر کوڑے مار چکا تو خلیفۂ دوئمؓ نے متاثرہ شخص سے کہا کہ اب گورنر مصر کی پشت پر بھی ایک کوڑا مارو تاکہ انھیں پتا چلے کہ ان کا بیٹا کیا کرتا ہے؟ تو متاثرہ شخص نے کہا کہ اے امیر المومنینؓ ! گورنر مصر نے تو مجھے کوئی کوڑا نہیں مارا لہٰذا میں انھیں معاف کرتا ہوں ۔اس کے بعد سیدنا عمرؓ گورنر مصر عمرو بن العاصؓ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ اے عمروؓ ! تمہیں کیا ہو گیا ان کی ماؤں نے تو انھیں آزاد جنا تھا تم نے کب سے انھیں غلام بنا لیا ہے؟اے ارباب اقتدار !کیا تمھارا انداز حکمرانی ایسا ہے۔۔۔۔۔؟ذرا تنہائی میں سوچنا ان حکمرانوں کی لغو محبت میں گرفتار ہو کر ان حکمرانوں کو ثانی سیدنا عمرؓ قرار دینے والے احمقو! ذرا سوچو،جانو کہ یہ حکمران اور ان کی اولادیں گورنر مصر کے بیٹے سے کہیں بڑھ کر جرائم کر رہی ہیں مگر ان پر ہاتھ ڈالنے والا کوئی نہیں اگر کوئی صرف بات کرتا ہے تو انتقام کی آگ ان کے جسموں سے نکل کر مخالف کو بھسم کر دیتی ہے ایک لیڈر کے احتساب پر اس نے کہا کہ اگر یہ سلسلہ بند نہ ہوا تو ہم سارا پاکستان بند کر دیں گے پھر کوئی اسے کھلوا نہیں سکے گا۔۔۔۔اے غافل عوام ! اتنے طاقتور ہیں جمہوریت کی چھتری کے نیچے جرائم کرنے والے یہ بااثر مجرمین۔۔۔ اے حکمرانو ! عوام کے حقوق کی بابت حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ اگر دریائے فرات کے کنارے کتا بھی بھوکا مر گیا تو عمرؓ سے پوچھا جائے گا مگر آج بھوک ،پیاس، ہوس کے باعث انسان مر کر رہے ہیں جو

کرپٹ لیڈراور کرپٹ نظام کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔اب قوم کو کرپٹ لیڈرز اور کرپٹ نظام کی بجائے صالح قیادت اور اسلامی نظام خلافت کی طرف سفر کرنا ہوگا جو عوام کا حقیقی معنوں میں وفادار ہے قوم مرحومین کے لواحقین کے غم میں برابر کی شریک ہے رمضان المبارک میں جو مسلمان گرمی کے باعث شہید ہوگئے یہ اموات شہادت کی اموات ہیں اللہ تعالیٰ مرحومین کو شہادت کے درجے سے سرفراز کرے۔اور اہلیان پاکستان کو اسلام اور پاکستان سے سچی محبت کرنے والا، خلفائے راشدینؓ کا پیروکار حکمران نصیب فرمائے (امین)

قومی خزانہ اور سیاست دان

ایک وقت تھا جب حکومت وامارات ، سیاست کرنے والے اللہ ورسول ﷺ سے ڈرتے تھے قومی خزانے کو اپنے اوپر حرام اور جہنم کا انگارہ تصور کرتے تھے قومی دولت کثیر تعداد میں ہوا کرتی تھی جو ختم لینے کا نام نہ لیتی تھی اس ضمن میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ (عمر ثانیؒ) کا واقعہ یاد آگیا کہ بازار سے گزر رہے تھے ایک ریڑھی پر انگور سجے ہوئے ہیں عمر ثانیؒ کے دل نے مجبور کیا کہ انگور خریدے جائیں جب خلیفہ وقت نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو جیب خالی تھی ارادہ کیا کہ گھر جاکر بیوی سے پیسے لیکر انگور خرید لوں گا جب گھر گئے تو بیوی سے پوچھا آپ کے پاس کچھ پیسے ہیں ۔ بیوی نے کہا کہ کیا ضرورت ہے؟ خلیفہ وقت عمر ثانیؒ نے جواب دیا کہ بازار میں ریڑھی پر انگور فروخت ہورہے ہیں دل کررہا ہے کہ خرید کر کھاؤں ، بیوی نے کہا کہ بیت المال سے پیسے لیکر خرید لیں ، عمر ثانیؒ نے یہ جواب سنا تو غصے میں آکر بیوی سے کہا کہ بیگم بیت المال کی رقم میرے لئے جہنم کا انگارہ ہے کیونکہ یہ عوام کا پیسہ ہے ہمارا نہیں۔ میں تو فقط ایک نگہبان، چوکیدار ہوں اس پیسے میں میرا کوئی حق نہیں ۔۔۔ اسی طرح عمر ثانیؒ ہی کے دور میں آپؒ نے چاہا کہ لوگوں کی جائیدادوں پر بنوامیہ کے لوگوں نے جو قبضہ کر رکھا ہے چھڑایا جائے آپؒ نے بنوامیہ کے سرداروں اور قبضہ کرنے

والے لوگوں کو دربار میں دعوت پر بلوایا تو کھانے میں جان بوجھ کر تاخیر کردی جب مہمانوں کو بھوک نے ستایا تو نوکروں نے بھنے ہوئے چنے ان کو پیش کئے ساتھ پانی بھی ۔۔۔۔ بھوک کے مارے مہمانوں نے چنے اور پانی سے بھوک اور پیاس بجھائی پھر مہمانوں کو اعلیٰ قیمتی کھانے پیش کئے گئے تو مہمانوں نے کہا کہ اب ہمیں کھانے کی طلب نہیں رہی ۔ مہمانوں کے جواب پر خلیفہ نے کہا کہ جب تمہاری بھوک سادہ خوراک سے بجھ جاتی ہے تو قیمتی خوراک کے حصول کیلئے لوگوں کی زمینوں پر قبضہ کیوں کر رکھا ہے؟ بنو امیہ کے لوگوں نے اسی وقت لوگوں کو ان کی زمینیں واپس کردیں ۔ حکمران پہلے اسلام کے عادلانا نظام حکومت خلافت کو اختیار کرتے رہے تو عوام کے پیسے کو امانت سمجھتے رہے ، مگر آج انسان ساختہ نظام کو اپنانے کے باعث انسان ہوس کا بندہ بن کر رہ گئے ہیں، لوٹ مار، ذاتی مفادات ، کرپشن ، ضمیر فروشی ان کا ماٹو بن چکی ، چند ٹکوں کیلئے عوام کے پیسے کو مفت مال، دل بے رحم کی طرح لوٹا جا رہا ہے، تجوریاں بھری جا رہی ہیں، بیرونی ممالک کے بنکس میں اکاونٹس میں عوام کا پیسہ ہے جو قومی دولت پر ڈاکہ ہے ، بیرون ملک جائیدادوں کے انبار لگا دیئے ہیں ۔ بعض سیاست دانوں نے اسقدر لوٹا کہ دس صدیاں کچھ بھی نہ کریں تو پیسہ ختم نہ ہو۔ یہ سب کچھ عوام کے خون ، پسینے کی کمائی ہے، جب ان سیاست دانوں نے سیاست شروع کی تو ان کی مالی حالت کیا تھی سب کے سامنے ہے مگر آج اتنا سرمایہ کہاں سے آگیا ؟ کوئی ان کا احتساب کرنے کو تیار نہیں ۔۔ ضمیر فروشی کی حد

کردی صرف چند ٹکوں کیلئے شہر قائد کراچی کی کرتا دہرتا ایم کیو ایم نے بھارت سے یاری اور پاکستان سے غداری کا فیصلہ کرلیا اب جواب نہیں ان کے پاس، یہ دہشت گردی کی ذلیل ترین صورت ہے جسے دہشت گردی کے ساتھ غداریٔ وطن سے بھی یاد کیا جائے گا کیونکہ امن تباہ کرنے کیلئے جس قدر ایم کیو ایم نے پاکستان کی معیشت کے اعتبار سے ریڑھ کی ہڈی کراچی کو ناقابل معافی نقصان بھارت کے اشاروں پر پہنچایا ہے کسی سے ڈھکا چھپا نہیں رہا بھتہ خوری، بوری بند لاشوں کی سیاست، بے گناہوں کا بھتہ نہ دینے پر قتل عام، زندہ جلا دینا جیسے جرائم اس جماعت کے کھاتے میں پہلے سے موجود ہیں ایک مذہبی سیاسی جماعت جس نے دو تین سال پہلے سیاست شروع کرنے کا اعلان کیا ان کے کارکنان بھی بھتہ خوری میں ملوث پائے گئے یعنی دولت کی ہوس میں سیکولر کے ساتھ کچھ مذہبی بھی جرائم کی دنیا میں کود پڑے۔ یہ ضمیر فروشی کا دھندہ ملک میں کون کون کر رہا ہے اس حقیقت سے پردہ اٹھانا حکومت کا کام ہے؟ ایم کیو ایم کے خلاف بی بی سی لندن کی رپورٹ سے ایم کیو ایم کے چہرے سے مزید پردہ اٹھ گیا ہے حکومت اس الزام اور سابقہ الزامات کے حقائق قوم کے سامنے لائے۔ ایم کیو ایم اب اپنی حقیقت فاش ہونے پر قوم کو جواب دے یا اپنے جرم کا اعتراف کرے۔ ملک دشمنی کسی قیمت پر قبول نہیں، رہنماء کی صورت میں راہزنوں کو کیفر کردار تک پہنچانا ہوگا اب قومی اداروں کے خلاف ہرزہ سرائی کرنے والے لندن میں مقیم لیڈر الطاف بھائی پاکستان آ کر صفائی دیں اگر ایم کیو ایم مجرم

ثابت ہوتی ہے تو اس پر پابندی لگانا فرض ہو جائے گا حکومت بروقت کاروائی کرکے بی بی سی رپورٹ کی حقیقت تک پہنچے اگر ایم کیو ایم مجرم ثابت ہوتی ہے تو کوئی رعائیت نہ کی جائے ،ملک دشمن عناصر سے مالی معاونت نظریہ پاکستان سے کھلی بغاوت ہے اگر حکومت نے مجرم ثابت ہونے کے باوجود ایم کیو ایم کے خلاف کاروائی نہ کی تو یہ بہت بڑا المیہ ہوگا، ملک سے گند صاف کرنے کیلئے جمہوریت کی چھتری میں چھپے دہشت گردوں کے خلاف بھی قانون حرکت میں آنا چاہیے ۔عوام اس حقیقت کو جاننے مجرمین کو کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے بے تاب ہے ۔تازہ ترین صورت حال کے مطابق ایم کیو ایم اب اتنہا ہونا کر رہ گئی ہے اس جماعت کے ٹوٹ جانے،اس کے راہنماؤں کی طرف سے پارٹی چھوڑنے یا اس میں فارورڈ بلاک کی خبریں گردش کر رہی ہیں۔

اسلام کی شاندار تاریخ مسلمانوں کیلئے مشعل راہ ہے کہ ذاتی مفادات کو امت، قوم اور مسلمانوں کے مفادات پر قربان کر دینا ہی سیاست ہے بصورت دیگر خیانت۔اگر یہاں پر یہ مثال نہ دی جائے تو زیادتی ہو گی کہ سیدنا امیر المومنین علی المرتضیٰؓ اور سیدنا امیر المومنین معاویہ بن سفیانؓ کے آپس کے اختلافات کا علم جب روم کے بادشاہ کو ہوا تو روم کے بادشاہ نے سیدنا معاویہ بن ابو سفیانؓ کو پیغام بھیجا کہ ہم حضرت علیؓ پر حملہ کرتے ہیں تم ہمارا ساتھ دو ہم تمہیں حکومت دے دیں گے تو اس پر حضرت سیدنا معاویہؓ نے

تاریخ ساز، قومی مفادات کا عکاس جواب دیا جو ان کی سیاست وبصیرت کا عظیم شاہکار ہے جو آج کے سیاست دانوں ، ضمیر فروشوں کیلئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے کہ " اے رومی کتے ! اگر تو نے سیدنا علی المرتضیٰؓ پر حملہ کرنے کی جرات کی تو سیدنا علیؓ کی طرف سے جو پہلا سپاہی تیرے مقابلے میں آ گئے اس کا نام امیر معاویہؓ ہوگا " اس جواب پر رومی بادشاہ کو خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضیٰؓ پر حملہ کرنے کی جرات نہ ہوئی۔آج چند ٹکوں کے عوض دشمن کے عزائم کو کامیاب بنانے والے ضمیرفروشوں کو سبق سیکھنا چاہیے ضمیر فروشی سے توبہ تائب ہوں اسوقت ملک میں ضمیر فروش رہنماء کی شکل اختیار کر چکے ہیں جو کہ ساری قوم کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔امت مسلمہ کا ہیرو ملک پاکستان اس دن ترقی جانب گامزن ہوگا جس دن ہماری سیاست وریاست اسلام کے تابع ہو جائے گی اور ان عظیم ہستیوں کو عملی طورپر اپنا رہبر ورہنما، پیشوا، مقتداء مان لیں گے تو پھر ہماری قوم کے سیاست دان ملک وملی مفادات کے محافظ، مسلمانوں کی حفاظت کیلئے سرفروش بن جائیں گے ہمارا قومی سرمایہ اتنا ہوگا کہ ساری امت مسلمہ اس سے استفادہ حاصل کرے گی تب بھی ختم نہیں ہوگا کیونکہ تب حکمران قومی دولت کو اپنے لئے جہنم کا انگارہ صدق دل سے خیال کریں گے۔

خلیفۂ چہارم حضرت سیدنا علی المرتضیٰ

فاتح خیبر، شیر خدا، اخی رسول، داماد پیغمبرؐ، خلافت راشدہؓ کے تاجدار خلیفۂ چہارم حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ

میدان جنگ میں مرحب کے سامنے سیدنا علیؓ آتے ہیں مرحب کہتا ہے کہ میں عرب کا بہادر شخص ہوں میرے سامنے جو آتا ہے اسے شکست فاش ہی ہوتی ہے شیر خدا سیدنا علی المرتضیٰؓ فرماتے ہیں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے میں دشمن پر شیر کی طرح حملہ کرتا ہوں اور دشمن میرے حملے سے نہیں بچ سکتا مرحب شیر خدا کو حملے کی دعوت دیتا ہے شیر خداؓ فرماتے ہیں ہم حملے میں پہل نہیں کرتے (مرحب) تم حملہ کرو مرحب حملہ کرتا ہتے سیدنا علیؓ شیر خدا اس کا حملہ روکتے ہیں جسم پر ہلکی سی خراش آتی ہے اس کے بعد حضتے علیؓ جوابی حملہ کرتے ہیں تو مرحب کو دو ٹکڑوں میں بٹ جاتا ہے اور مرنے سے پہلے ایک جملہ کہتا ہے جسے کسی شاعر نے شعر میں رقم کر دیا کہ آج مجھ کو پہلی بار شکست فاش ہے لگتا ہے تو ہی حیدر کرار ہے۔

اسلام کی اس نامور شخصیت، صحابیٔ رسول کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا لکھا

جاتا رہے گا آپؓ کی مدحت قیامت تک جاری وساری رہے گی بندۂ ناچیز اس عظیم ہستی کے بارے میں چند سطور لکھنے کی جسارت کر رہا ہے۔

امیر المومنین خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضیٰؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ،بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ آپؓ کا نام ونسب تھا۔آپؓ کی کنیت ابو الحسنؓ والحسینؓ بن ابن عم رسول ﷺ ہے۔آنجنابؓ کا لقب ابوتراب ہے آپؓ اسی لقب مبارک سے عموماً پکارے جاتے تھے کیونکہ حضور ﷺ نے آپؓ کو یہ لقب بطور خاص عطاء فرمایا تھا اور حضور ﷺ اسی لقب سے سیدنا علیؓ کو پکارا کرتے تھے واقعہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لائے تو حضرت علیؓ مٹی میں لوٹ پوٹ سو رہے تھے تو حضور ﷺ نے پیار سے فرمایا ابوتراب اٹھو،ابوتراب اٹھو۔

صحیح روایت کے مطابق آپؓ بعثت نبوی سے دس برس پہلے اس دنیا میں تشریف لائے ۔جب حضور ﷺ نے سوموار 9 ربیع الاول 40 عام الفیل 8فروری 610 ء کو اعلان نبوت فرمایا تو بچوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے حیدر کرارؓ ہی تھے۔ابویعلی خود حضرت علیؓ سے ہی روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پیر کے دن نبی ہوئے اور میں منگل کے دن مسلمان ہوا۔آپؓ کا شمار عشرہ مبشرہؓ میں ہوتا

ہے اور چوتھے خلیفہ راشدؓ ہوئے جو جید صحابہ کرامؓ کی رائے سے مسند خلافت پر براجمان ہوئے۔امام غزالیؒ فرماتے ہیں جو شخص سیدنا علی حیدر کرارؓ کی خلافت پر مطمعن نہیں ہوا وہ اپنے گھریلو گدھے سے بھی زیادہ بھٹکا ہوا ہے۔آپؓ حضور ﷺ کے ہمراہ ہر مشکل گھڑی میں ساتھ رہے اور سوائے غزوہ تبوک کے ہر غزوے میں موجود رہے۔

حضرت علیؓ کا رنگ گندمی ، موٹی، موٹی آنکھیں، بارعب گھنی داڑھی ، سینہ مبارک پر کثرت سے بال ، حسین و جمیل چہرہ، مسکراتے ہنستے ہوئے،زمین پر نرمی سے چلنے والے تھے۔آپؓ کی والدہ محترمہ کا اسم گرامی فاطمہ بنت ہاشم تھا۔

صحیح بخاری کے مطابق حضور ﷺ نے خیبر کے دن ارشاد فرمایا کہ شخص کو عطاء کروں گا جو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔اللہ اور اس کے رسول ﷺ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔اللہ تعالی اس کے ہاتھوں خیبر فتح کروائے گا جب رات گذر گئی جس کی صبح خیبر فتح ہونا تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ علیؓ کہاں ہے؟صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ وہ لشکر کے پرلے کنارے پر ہیں اور ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے آپ ﷺ نے انہیں بلایا اور آپؓ کی آنکھوں میں لعب مبارک لگایا تو آپؓ کی آنکھیں ایسی تندرست ہوگئیں گویا کوئی تکلیف ان میں تھی ہی نہیں ۔آپؓ نے ان سے فرمایا سیدھے کھڑے ہوجاؤ۔واللہ تمہارے ذریعہ سے اللہ تعالی

اگر ایک شخص کو ہدایت دے دے تو تمہارے لئے یہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے خیبر کی فتح حضرت علیؓ کے ہاتھوں مسلمانوں کو نصیب فرمائی۔ جنگ نہروان کے بعد تین خارجیوں نے اسلام کے تین عظیم سپوتوں ،اہم ترین شخصیات سیدنا علی المرتضیٰؓ سیدنا امیر المومنین معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کو شہید کرنے کا پروگرام بنایا ان، میں سے ایک عبدالرحمان بن عمرو، عوف بن ملجم الحمیدی ثم الکندی (لعین) نے شیر خدا حضرت سیدنا علی حیدر کرارؓ پر حملہ کرنے کا ذمہ لیا۔ چنانچہ بروز اتوار 17 رمضان المبارک 40 ہجری بمطابق 27 جنوری 661 ء کو جب آپؓ صبح کی نماز کیلئے گھر سے نکلے تو اس بد بخت نے آپؓ پر زہر آلود خنجر سے وار کیا اور آپؓ کے قاتل کو گرفتار بھی کیا گیا، آپؓ نے اسی سال 21 رمضان کو جام شہادت نوش فرمایا۔ آپؓ کی نماز جنازہ آپؓ کے بڑے صاحبزادے سیدنا حسنؓ بن علیؓ نے پڑھائی۔ آپؓ کی مدت خلافت 4 سال چھ ماہ اور کچھ دن تک رہی۔ حضرت علیؓ کی شہادت کی خبر جب سیدنا امیر المومنین معاویہؓ کو ملی تو ان کا دل بھر آیا اور اس موقعہ پر سیدنا معاویہ بن ابی سفیانؓ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ کے اس دنیا سے رخصت ہونے کے ساتھ ہی علم فقہ بھی رخصت ہوگیا۔☆☆☆☆☆

مین بازار قذافی کالونی بادامی باغ خطرناک حادثے کی زد میں

جب بھی کوئی حادثہ ہوتا ہے تو ارباب اقتدار گردش میں آجاتے ہیں جائے حادثہ پر پہنچ کر عوام کو یہ باور کرواتے ہیں کہ ہم آپ کے دکھ درد کے ساتھی ہیں بیچارے عوام یہ سمجھتے ہیں کہ شائد یہ جو کہہ رہے ہیں ویسا ہی ہے درحقیقت ایسا نہیں ہوتا یہ ان کے سیاسی بیان ہوتے ہیں جیسے 35 پنکچرز کو عدالت میں ثابت کرنے کی باری آئی تو سب کو سچ کی تلقین اور خود سچ بولنے کے دعویدار عمران خان نے یہ کہہ کر جان چھوڑائی کہ یہ سیاسی بیان تھا یعنی سیاسی جھوٹ ،انصاف کی دعویدار اور دھندلی ،بدیانتی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے والی تحریک انصاف بی جے بٹ کی نادہندہ نکلی ،بٹ کے مطالبے پر بھی انھیں ماندہ رقم 6 کروڑ نہ ملی۔

خیر طوالت سے بچتے ہوئے عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حادثہ سے قبل حادثہ سے بچنے کیلئے اقدام کئے گئے ہوں بعد میں مذمتی، تعزیتی بیانات اور ایسے حادثے پر سیاست شروع ہوجاتی ہے متاثرین کا دوکھ، غم ان کی سیاست کی نظر ہوجاتا ہے۔اس سے قبل کہ بادامی باغ کے علاقہ مین بازار قذافی کالونی میں کوئی خدانخواستہ حادثہ پیش آئے قبل از وقت ہی ارباب اقتدار کی خدمت میں عرض کئے دیتے ہیں کہ اس علاقہ کے میں بازار قذافی کالونی کی سڑک

ہے جسے چند سال قبل تعمیر کیا گیا اس سڑک کی تعمیر سریہ سیمنٹ کے ذریعے لینٹر ڈال کر کی گئی جو بعد میں سطح زمین سے الگ ہو گئی اب سڑک جگہ جگہ سے بیٹھنا شروع ہو گئی ہے بعض جگہوں پر لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت خلا بھرنے کی کوشش کی ہے جو کہ پائیدار عمل نہیں ۔ گذشتہ روز موسلادار بارش کے باعث یہ دیکھنے میں آیا کہ بعض مقامات سے سوراخ ہو گئے ہیں اور بارش کا پانی سڑک کے نیچے خالی جگہ میں جمع ہو رہا ہے جو کہ کسی بھی ناخوش گوار حادثے کا باعث بن سکتا ہے کسی خدانخواستہ کسی کے بھی مکان کو نقصان پہنچ سکتا ہے واضح رہے کہ اس پر رونق بازار میں 200 کے قریب گھر آباد ہیں جبکہ اتنی ہی تعداد میں دوکانیں ہیں یہ حلقہ این اے 118 ملک ریاض ایم این اے اور پی پی 138 غزالی سلیم بٹ ایم پی اے کا ہے چند لوگوں کی زبانی راقم کے یہ بھی سننے میں آیا کہ کچھ عرصہ قبل علاقہ ہذا کے ایم پی اے صاحب کو علاقہ ہذا کے سیاسی رہنماء، ن لیگ کے متحرک کارکن ملک عبدالستار نقشبندی نے دورہ کروایا تھا مگر ابھی تک کوئی پیش رفت دیکھنے میں نہیں آئی ۔علاوہ ازیں اس علاقے کا سیوریج ،آب نکاسی کے پائپ بھی ناکارہ ہو گئے ہیں ،گٹروں کا پانی اکثر نلکوں کے پانی میں شامل ہو کر آجاتا ہے پانی پینا تو درکنار اس پانی سے نہانا، کپڑے اور برتن دھونا خطرے سے خالی نہیں ۔یہی وجہ ہے کہ لوگ اس نت نئی بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں ۔اب چونکہ برسات کا موسم شروع ہونے والا ہے حکومت کی عدم توجہ کسی بھی بڑے ناخوش گوار واقعہ کا باعث بن سکتی ہے لہٰذا اس

مسلے کو فوری پہلی فرصت حل کروانے کیلئے وزیراعظم، وزیراعلیٰ، مقامی ایم این ،ایم پی اے اپنا کردار ادا کریں بعد میں پچھتانے سے پہلے اقدام کرنا لازم وملزوم ہے ،اہلیان بازار کے باسیوں کا کہنا ہے کہ ہماری زندگیاں خطرے میں ہیں سڑک کے نیچے پانی جمع ہورہا ہے جو ہماری عمر بھر کی جمع پونجی، ہمارے خاندانوں ، گھروں کی تباہی کا سبب بن سکتا ہے ،حکومت ہماری جان ومال کا تحفظ یقینی بنانے کیلئے بازار کی سڑک از سر نو فی الفور تعمیر کرے اہلیان علاقہ یہ کہتے ہوئے پائے گئے کہ ہم نے ہمیشہ ن لیگ کو ووٹ دیئے ہمارے علاقے میں ترقیاتی کام بھی ضرور ہوئے جو مقامی ، صوبائی، وفاقی حکومت کی مدد سے کروائے گئے مگر مین بازار کا مسلہ انتہائی سنگین دکھائی دے رہا ہے جسے فوری حل کرنا حکومت پر فرض عین ہے ورنہ بعد میں پشیمانی ،ندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا ۔اگر ہماری یہ تحریر وزیراعظم ، وزیراعلیٰ، علاقہ ہذا کے ایم این اے ی، ایم پی اے کی نظر سے گزرے تو ان سے التماس ہے کہ اہلیان مین بازار قذافی کالونی بادامی باغ لاہور کے باسیوں کا یہ اہم ترین مسلہ حل کروانے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کریں ۔وزیراعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف عوام کو ریلیف دینے ان کی ہمدردی، درینہ مسائل حل کروانے میں بہت متحرک مشہور ہیں علاقہ ہذا کے باشندے وزیراعلیٰ صاحب کی طرف سے عمل کے منتظر ہیں دیکھتے ہیں یہ عمل کتنی جلدی شروع ہوتا ہے؟؟؟

شب قدر کی فضیلت

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت رحم کرنے والا ہے اس ذات بابرکات نے اپنے بندے کی بخشش کے بے شمار مواقع پیدا کر رکھے ہیں شیطان ابلیس جتنی مرضی سازشیں، گھٹیا حرکتیں ،انسانیت دشمنی کرلے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے صدق دل سے رجوع کرنے اور ندامت کی سچی معافی مانگنے پر انہیں معاف فرمادیتا ہے قانون قدرت ہے کہ جب کوئی بوڑھا ساری عمر نافرمانی کرکے بڑھاپے کے عالم میں اپنے رب کے حضور سچی معافی کیلئے جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمادیتے ہیں روایات میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بندے کے سفید بالوں سے حیاء آجاتی ہے جب وہ مجھ سے اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی اور آئندہ نافرمانی نہ کرنے کا عزم کرتا ہے تو میں اسے معاف فرمادیتا ہوں ۔رحمت وبخشش کے ان مواقعہ جات میں رمضان اور شب قدر ایسے عظیم الشان موقعے ہیں جس کی اہل ایمان جتنی قدر کریں کم ہے اور اس کا جتنا فائدہ اٹھائیں ان کیلئے بہت ہی بہتر ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سورۃ القدر میں فرماتے ہیں کہ بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا(۱) اور تمھیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا چیز ہے؟(۲) شب قدر ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے(۳) اس میں فرشتے اور روح الامین (حضرت جبرائیلؑ) اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں (۴) وہ رات سراپا سلامتی ہے فجر کے طلوع ہونے تک (۵)

اس سورۃ کی پہلی آیت کی تفسیر میں مفسر قرآن مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب رقم طراز ہیں کہ اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ پورا قرآن لوح محفوظ سے اس رات اتارا گیا پھر حضرت جبرائیلؑ اسے تھوڑا تھوڑا کرکے تیئس سال تک آنحضرت ﷺ پر نازل کرتے رہے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ پر قرآن کریم کا نزول سب سے پہلے شب قدر میں شروع ہوا۔شب قدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کسی رات میں ہوتی ہے یعنی اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا انتیسویں رات میں سے۔اسی طرح تیسری آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ اس ایک رات میں عبادت کرنے کا ثواب ہزار مہینوں میں عبادت کرنے سے بہتر ہے چوتھی آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس رات میں فرشتوں کے اترنے کے دو مقاصد ہیں ایک یہ کہ اس رات جو لوگ عبادت میں مشغول ہوتے ہیں فرشتے ان کے حق میں دعا کرتے ہیں اور دوسرا مقصد آیت کریمہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سال بھر کی تقدیر کے فیصلے فرشتوں کے حوالے فرماتے ہیں تاکہ وہ اپنے وقت پر ان کی تکمیل کرتے رہیں، ہر کام اتارنے کا یہی مطلب مفسرین نے بیان فرمایا ہے۔

حضرت عبادہؓ نے نبیٔ کریم ﷺ سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ رمضان کے اخیر عشرے کی طاق راتوں میں ہے ۲۹،۲۷،۲۵،۲۳،۲۱ یا رمضان کی آخر رات میں ، جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے اس رات میں عبادت کرے اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں ۔اس رات کی منجملہ اور علامتوں کے یہ ہے کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے ، صاف شفاف نہ زیادہ گرم نہ زیادہ سرد، بلکہ معتدل گویا کہ اس میں (انوار کی کثرت کی وجہ سے) چاند کھلا ہوا ہے اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارتے ، نیز اس کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد کی صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے ایسا بالکل ہموار تکیہ کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند ۔اللہ جل شانہ نے اس رات کے آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا۔نبیٔ کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص لیلۃ القدر (شب قدر) میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کیلئے کھڑا ہوا،اس کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں ۔ شب قدر کی تلاش کیلئے حضور اکرم ﷺ نے ایک طریقہ امت کو تعلیم فرمایا وہ اعتکاف ہے نبیٔ کریم ﷺ بھی آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے تب سے آج تک مسلمان رضائے الٰہی کے حصول،شب قدر کی عظمت کو پانے کیلئے اعتکاف کرتے ہیں ۔امسال بھی دنیا بھر کے کروڑوں مسلمان مرد مسجدوں اور خواتین گھروں میں معتکف ہیں۔مسلمانوں کا یہ عمل اللہ کے حضور اس بات کا اظہار ہے کہ اے اللہ ! ہم

نے سارا رمضان تیرے حکم کی پاسداری کرتے ہوئے روزے رکھے اب سب کچھ چھوڑ کر ہمہ وقت تیرے دربار میں حاضر ہوگئے ہیں تو امت مسلمہ کے ساتھ دنیا وآخرت میں رحم وکرم والا معاملہ فرما ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے تو ہمیں اپنا محبوب بندہ بنالے سب کچھ تیرے قبضے میں ہے۔اے اللہ ! تو ہمارا خالق ومالک ہے ہماری غلطیوں کی بازپرس کرنے کی بجائے ان سے درگزر فرما،اے اللہ تو ہمیں ایسا بنادے جیسا آپ اور آپ کے محبوب ﷺ چاہتے ہیں۔ متعکفین تلاوت قرآن، نوافل، فرائض کے سجدوں میں اللہ سے گڑگڑا کر اپنی اور امت کی حالت پر رحم کی اپیلیں کرتے ہیں گویا باالفاظ دیگر متعکفین امت مسلمہ کے اللہ کے دربار میں نمائندے ہوتے ہیں۔روایت کے مطابق ہر اعتکاف کرنے والے کو دو حج اور دو عمروں کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے آقائے دوجہاں ﷺ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ! اگر مجھے شب قدر مل جائے تو میں کیا دعا کروں ؟تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھنا اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی (ترجمہ : اے اللہ ! تو بے شک معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنا پسند فرماتا ہے ،پس مجھے بھی معاف فرمادے۔

نظریاتی طلبہ کا قافلہ۔۔۔۔اسلامی تحریک طلبہ

آئی ٹی ٹی کے یوم تاسیس پر خصوصی تحریر

پاکستان کی تاریخ میں ایسا وقت بھی آیا جب ماضی قریب میں طلبہ قائدین اپنا ہدف بھول گئے طلبہ لیڈران کی اکثریت جمہوریت کے دعویدار سیاستدانوں کے مکروہ عزائم کی تکمیل کیلئے ان کے پنجۂ جبر میں بری طرح پھنس گئی طلبہ کی اکثریت تعلیمی اداروں میں حصول علم کیلئے آنے سے کترانے لگی کیونکہ سیاسی ،جمہوری بازی گروں نے کچھ طلبہ کے ہاتھوں سے کتابیں لے کران میں اسلحہ تھما دیا۔تعلیمی ادارے وحشت اور خوف کی علامت بن کر رہ گئے والدین اور تعمیری فکر کے حامل طلبہ نے اس وقت کی طلبہ تنظیموں پر عدم اعتماد کردیا کیونکہ تعلیمی اداروں میں آئے روز قتل وغارت گری،لڑائی جھگڑے،فائرنگ معمول بن چکا تھا۔پاکستان کے دل لاہور میں دس فکر مند ،تعمیری سوچ کے حامل طلبہ نے فیصلہ کیا کہ طلبہ کا مستقبل محفوظ بنانے ،استاد اور تعلیمی اداروں کا تقدس بحال کرنے کی جدوجہد کا آغاز کیا جائے بالآخر ۲۵ جولائی ۲۰۰۰ء کو دس نوجوانوں نے جدوجہد کرنے کا فیصلہ کرلیا اس جدوجہد کا نام "اسلامی تحریک طلبہ پاکستان" رکھا گیا۔بانیان اسلامی تحریک طلبہ پاکستان (I.T.T.PAK) یہ فیصلہ بڑھے غور

وخوض کے بعد کیا کہ تحریک کسی بھی تعلیمی ادارے میں ہولڈ کی سیاست نہیں کرے گی کیونکہ ہولڈ کی سیاست سے ہی طلبہ شر کے تاریک جہاں کی جانب سفر کرتے ہیں اس کے ساتھ یہ بھی متفقہ طور پر منظور کیا کہ موجودہ مطلب پرست ، کرپٹ جمہوری، سیاسی بازی گروں کے آلہ کار نہیں بنیں گے اس تحریک کے بانیان نے یہ بھی طے کیا کہ تحریک مسلکی (بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث)فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر نفاذ اسلام اور تعمیر وطن کیلئے ہر کلمہ گو مسلمان کو اس میں شامل ہو کر اپنا کردار ادا کرنے کا پورا پورا موقعہ دے گی۔

بنیادی اہداف طے کئے گئے کہ ☆ طلبہ کی اصلاح قرآن وسنت ، عمل صحابہؓ کی روشنی میں کی جائے گی ☆ ختم نبوت، ناموس صحابہؓ، ناموس اولیاء اللہؒ کا تحفظ کرنے کیلئے مثبت پرامن کاوشیں کی جائیں گی۔ ☆ قومی زبان پر مشتمل یکساں اسلامی اقدار وروایات کے امین نصاب ونظام تعلیم کیلئے کوشش کی جائے گی ،☆ دینی اور دنیاوی تفاوت دور کرنے کیلئے جدوجہد کی جائے گی۔ ☆ بالخصوص پاکستان اور بالعموم دنیا بھر میں اسلامی نظام بطرز نظام خلافت راشدہؓ کیلئے بھرپور پرامن مسنون سعی کریں گے ☆ اسلاماور پاکستان کے تحفظ کیلئے ہر ممکن کوشش کریں گے ☆ طلبہ حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔

اسلامی تحریک طلبہ نے اپنے سفر کا آغاز کیا تو ابتداء میں بہت ہی مشکلات کا

سامنا کرنا پڑا لیکن عزم صمیم کی حامل ٹیم اپنے مشن، کار پر کاربند رہی
سکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبہ میں اپنا پیغام جاری وساری رکھا۔ اسلامی تحریک طلبہ،
پاکستان نے اپنے پندرہ سال کے عرصہ میں تعلیمی، سیاسی، سماجی، فلاحی، خدمت خلق
مظلوموں کی مدد اور ظالم وجابر سامنے کلمۂ حق ہر وقت ہر دور میں کہا۔ آغا خان،
بورڈ، تعلیمی اداروں کی پرائیوٹائزیشن، فیسوں میں اضافے، تعلیمی اداروں میں اسلحہ کلچر
کے خلاف اپنا کردار ادا کیا NTS، کی نمائش، تعلیمی اداروں میں میرٹ کی خلاف ورزی
تعلیمی سیمینارز، احتجاجی مظاہرے، ریلیوں، مذاکروں کا اہتمام، اسٹکرز، ہینڈ بلز کے،
ذریعے اپنا موقف حکام بالا تک پہنچایا۔ اسلام کے سیاسی نظام خلافت کو اجاگر کرنے کیلئے
پر امن مثالی سعی کی جن میں خلافت کانفرنسز، فکر خلافت مہم، تربیتی تقاریب، کتب،
رسالہ جات کا اہتمام شامل ہے۔ تحریک نے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے سلسلے میں
بھی جلسوں، جلوسوں، سیمینارز، لٹریچر کا اہتمام کیا۔ توہین آمیز خالوں کی اشاعت
کشمیر، فلسطین، برما جیسے اہم ترین ایشوز پر اسلامی تحریک طلبہ ایک واضح موقف کے،
ساتھ کردار ادا کرتی رہی ہے۔ سماج میں فلاح کے تصور کو اجاگر کرنے کیلئے اسلامی
تحریک طلبہ پاکستان کے اراکین نے اپنے اپنے مقام پر بلڈ ڈونرز سنٹرز قائم کئے، طلبہ کو
تعلیم کی جانب مبذول کروانے کیلئے بھی تحریک نے اقدام بھی کئے، مظلوموں کی مدد
اسلامی تحریک طلبہ کے پلیٹ فارم سے اس طرح کی گئی کہ کوئی بھی کسی بھی جائز کام کی
غرض سے آیا تو اس کا کام پورے خلوص کے ساتھ بلا معاوضہ تحریک

کے ذمہ داران اور احباب اپنے اپنے دائرہ کار میں رہ کر سرانجام دیئے یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔اسی طرح دختر مشرق ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کیلئے تحریک کے پلیٹ فارم سے درجنوں مظاہرے کئے جا چکے ہیں، محسن پاکستان، عظیم ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو جب سابق ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے انھیں گھر میں نظر بند کیا تو اسلامی تحریک طلبہ محسن پاکستان کی رہائی تک ڈاکٹر عبدالقدیر خان رہائی مہم کے ہفتہ وار احتجاجی پروگرامز میں شریک ہوتی رہی۔ اسلامی تحریک طلبہ مستقبل میں بھی پر امن طریقے سے اپنے ہداف کے حصول کیلئے اپنی کاوشیں جاری وساری رکھے گی۔ مسلمان طلبہ کو چاہیے کہ تحریک میں شامل ہو کر تحریک کا دست وبازو بن کر اسلام اور پاکستان کی ترقی میں اپنا موثر کردار ادا کریں۔ اسلام زندہ باد۔۔۔۔۔ پاکستان پائندہ باد

تباہ کن بارشیں عذاب یا امتحان؟

موسم برسات کی آمد آمد ہے آغاز سے ہی پنجاب اور کے پی کے، سندھ کے متعدد علاقوں کو بارشوں نے شدید متاثر کر دیا ہے پاک فوج نے سیاست دانوں سے بڑھ کر سیلاب زدگان کی بحالی میں اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے جس سے سیاست دان پریشانی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ہر سال موسم برسات آتا ہے تباہی، بربادی کے قصے چھوڑ کر چلا جاتا ہے کوئی غور نہیں کرتا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کیا یہ اللہ کی طرف سے عذاب تو نہیں؟ بارشوں سے قبل اقدامات کیوں نہیں کئے جاتے؟ کیا اقدام کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے یا کہ عوام کی؟ اس نقصان کا ذمہ دار کون ہے؟ سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے چند دن بارشوں پر تبصرے ہوں گے پھر پر اسرار خاموشی آخر کیوں؟ کیا بھارت اس قدر طاقت ور ہوگیا ہے کہ ہماری زرخیز زمینوں کو جب چاہے تباہ کردے؟

قارئین کرام! سب سے پہلا نقطہ غور طلب ہے کہ بارشیں اللہ کے حکم سے ہوتی ہیں اور اسی کے حکم سے بند ہوتی ہیں اگر وہ چاہے تو برسات میں بارش نہ ہو اگر چاہے تو لوگوں کی توقعہ سے کہیں زیادہ بارش کردے، کچے، پکے مکانات غیر محفوظ ہو جائیں شہروں کی معروف سڑکیں ندی نالوں کا منظر پیش کرنا شروع کردیں سب کچھ ہو سکتا ہے کیا ہم اسے عذاب کہہ سکتے ہیں ایک طبقے کا کہنا ہے

کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہو چکے ہیں ہم اللہ کی عبادت (اس کا نظام قائم کرکے) نہیں کر رہے اس لئے بصورت عذاب ہر سال ہم پر تباہ کن بارشیں ہوتی ہیں جس سے ندی نالے بھر جاتے ہیں بند ٹوٹ جاتے ہیں زرخیز زمینیں بنجر، کھڑی فصلیں تباہ، مویشیوں کو نقصان، گھروں کی تباہی دیکھنے کو ملتی ہے اگر حکومت کے بس میں ہو تو پہلے اقدام کیوں نہیں کرلیتی، حکمرانوں کا اپنے عوام کی جان ومال کا خیال نہ رکھنا بھی تو عذاب کی ایک شکل ہی ہے جو قوم کے اجتماعی گناہ (نظام باطل کو) قبول کرنے کا نتیجہ ہے۔ جس کے باعث مسلمان ہے ہر شعبہ زندگی میں اغیار کے اسیر ہوتے جا رہے ہیں قوم کو اجتماعی توبہ کرنی چاہیے اور ساتھ ہی نظریہ پاکستان جو درحقیقت نظریہ اسلام کا ہی دوسرا نام ہے کی تکمیل کیلئے نظام اسلام قائم کرنا ہوگا تاکہ اللہ کی رحمت کا نزول ہوسکے قوم اسلامی نظام کی برکات سے مستفیض ہوسکے۔

سیاست دان ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالتے ہیں کہ حکومت نے کچھ نہیں کیا اگر حکومت مخلص ہوتی تو آج قوم کو پریشانی کا دن نہ دیکھنا پڑھتا حکومت کو اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے فوری مستعفی ہوجانا چاہیے ایک طبقے کا تو یہ بھی کہنا ہے کہ اس تباہی کے ذمہ دار کالا باغ ڈیم کے مخالفین ہیں جو ڈیم بنانے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں اگر ڈیم بن جاتا تو تباہی نہ آتی حکومت فی الفور چھوٹے بڑے ڈیموں کی تعمیر کا آغاز کرے تاکہ ملک کو سیلاب کی تباہ

کاریوں سے بچایا جاسکے اس طرح بجلی بھی سستی ملے گی لوڈشیڈنگ کا خاتمہ بھی ممکن ہو سکے گا خوشحالی آئے گی ۔یہ سب طبقات اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ ان میں سے کون سچا ہے ؟ کس کا موقف درست ہے ؟اگر ہم اپنا موقف بیان کریں تو بہت سے لوگوں کو اختلاف ہو سکتا ہے مگر ہمارے نزدیک اول الذکر طبقہ کا موقف بالکل درست ہے اس لئے کہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ کے کنٹرول میں ہے جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے آج ہمیں بحیثیت قوم اپنا قبلہ درست کرنے کی ضرورت ہے اگر کالا باغ ڈیم نہیں بن رہا تو اس کی مخالفت کرنے والے کیا اللہ کے کنٹرول سے باہر ہیں ؟ یقیناً نہیں ہر گز نہیں۔ دل اتنے سخت اللہ کے حکم سے ہوئے ہیں ،اگر حکمران مفاد پرست ،ظالم ،ظالموں کی مدد کرنے والے، کرپٹ ہو گئے ہیں تو یہ قوم کے اعمال بد کا نتیجہ ہے آج تک کسی نے یہ نہیں سوچا کہ پاکستان جس مقصد کیلئے بنا تھا کیا وہ پورا ہوا؟ کیا قوم نے قیام پاکستان کے وقت یہاں پر اسلامی نظام قائم کرنے کا عہد نہیں کیا تھا جب ملک مل گیا تو ہم نے فراموش نہیں کیا؟ یقیناً آج تک ایسا ہی ہو رہا ہے ،یہی عہد نظریہ پاکستان کی بنیاد تھی جس سے انحراف کیا گیا چند سال قبل زلزلہ آیا جس نے کشمیر میں تباہی مچا دی ہم نے اس سے بھی سبق نہیں سیکھا ،اب ماضی قریب میں خون مسلم آپس میں نبرد آزما ہو جو ابھی بھی جاری ہے ، یہ وہ عذاب ہیں جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن میں کیا ہے جو عملی شکل میں ہمیں نظر آ رہا ہے اگر ہمارے حکمران قرآن پر غور و فکر کریں تو انھیں

صراط مستقیم کی طرف راہنمائی ہو سکتی ہے جس طبقہ کی ہم حمایت کر رہے ہیں اسے قرآن وسنت پر بہت زیادہ عبور ہے اور ان کی عملی زندگیاں بھی قرآن وسنت کی عکاسی کر رہی ہیں دیگر موقف کے حامل لوگوں کا تعلق دین سے نہ ہونے کے برابر ہے وہ اپنی بات قانون قدرت سے ہٹ کر عقل، فہم وفراست کی بنیاد پر کر رہے ہیں جبکہ قرآن وسنت کا واضح قانون، اصول ہے کہ اللہ کا حکم تمہاری سمجھ میں آئے یا نہ آئے اسے ہر حال میں قبول کرو۔ بات جتنی بھی طویل کر لی جائے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ قوم اول الذکر طبقہ کے نظریہ، موقف کو تسلیم کرے ان کی رائے پر کان دھرے تاکہ ملک کو ایک مناسب، معتدل، اسلام کا آئینہ دار نظام نصیب ہو اور قوم کو اللہ کے عذاب سے نجات مل سکے چند روز کے بعد یوم آزادی آ رہا ہے حکمران یوم آزادی پر مقصد قیام پاکستان پورا کرتے ہوئے اسلامی نظام کے قیام کا اعلان کریں اگر ایسا نہیں ہو سکا تو قوم ایسے ہی زبانی خرچ پر مبنی تبصرے سنتی رہے گی عملی طور پر کچھ نہیں ہو سکے گا مفاد پرست، کرپٹ، انسانیت دشمن نظام اور اس کے کرتے دھرتے ایسے ہی اہلیان پاکستان کو سبز باغ دکھا کر ان پر حکومت کرتے رہیں گے رحمت حاصل کرنے کیلئے رحمت اللعالمین ﷺ کے نظام کی اشد ضرورت ہے تاکہ قوم کو عذاب الہیٰ سے نجات مل سکے۔

میرے وطن کے ہیرو

کسی قوم کے ہیرو اس کا فخر ہوتے ہیں ان کا عمل جو انھیں ہیرو کا درجہ دیتا ہے قوم کیلئے راہ عمل، امید کی کرن، روشن مستقبل، فلاح کا راستہ ہوتا ہے پاکستان میں ہیروز کی تعداد کسی صورت بھی کم نہیں ہے ہیروز کا ایک وہ طبقہ ہے جو ماضی قریب میں تھا اور آج ہم میں موجود نہیں جیسے مرزا غالب، قائداعظمؒ، علامہ اقبالؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، مولانا شوکت علی خانؒ، مولانا محمد علی جوہرؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، امیر ملت پیر جماعت علی شاہؒ، پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ، لیاقت علی خانؒ، امام الخطاطین سید سلیمان ندویؒ، سید نفیس الحسینیؒ، شہدائے کارگلؒ، علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، علامہ نورانیؒ، مجید نظامیؒ کے علاوہ اگر شہدائے ختم نبوت اور شہدائے ناموس صحابہ کا تذکرہ نہ کیا جائے تو زیادتی ہوگی ان دونوں طبقات شہداء نے امت مسلمہ کے ایمان کی تحفظ میں اپنی جانیں قربان کردیں مگر غیروں یا اپنوں کی حکومتوں کے سامنے کلمۂ حق ہمیشہ بلند کئے رکھا اس راستے میں جیلیں ہتھکڑیاں ان کا راستہ نہ روک سکیں، انھوں نے اپنے ضمیروں کا سودا نہیں کیا، ایک طبقہ نظام حق (اسلامی نظام) مسنون طریقے سے قائم کرنے والوں کا ہے

بعض اس دنیا کو اسی راستے پر چلتے چلتے خیر باد کہہ گئے جیسے ڈاکٹر اسرار احمدؒ اور بھارت کی ناپسندیدہ شخصیت میجر جنرل (ر) ظہیرالاسلام عباسیؒ (بانی تحریک عظمت اسلام) علاوہ ازیں دیگر لاتعداد ہیروز ہیں اور ایک طبقہ وہ ہے جو آج ہم میں موجود ہے سائنس و ٹیکنالوجی، کامرس، تجارت، معیشت، علم دین، کمپیوٹر، فلکیات، بیالوجی کیمسٹری، جغرافیہ، حساب، تحریر و تقریر، تدریس غرضیکہ ہر شعبہ زندگی میں لاتعداد گوہر، نایاب موجود ہیں اور قومی ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں یہ حکومت وقت کی بصیرت ہے کہ وہ ان سے کس طرح کتنا کام لیتی ہے؟ قومی تشخص اجاگر کرنے میں کس طرح ان ہیروز کو دنیا بھر میں پروٹوکول دیتی ہے؟ پاکستان کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی ہم نے اپنے ہیروز سے کام لیا تو انھوں نے تاریخ ساز کارنامے سرانجام دیئے، پاکستان کو ایٹمی پاکستان بنانے کیلئے جب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی قیادت میں ایٹمی سائنس دانوں سے کام لینے کا فیصلہ کیا گیا تو ان پاکستانی ایٹمی سائنسدانوں نے پاکستان کو ایٹم بم کا تحفہ دے کر دنیا بھر میں پاکستان کو ساتویں ایٹمی طاقت بنا دیا اس طرح پاکستان کا دفاع ناقابل تسخیر بنا دیا گیا، جب کمپیوٹر کے میدان میں ایک کم سن پاکستانی لڑکی ارفع کریم نے ناقابل فراموش کارنامہ سرانجام دیا تو دنیا ورطہ حیرت میں ڈوب گئی۔ جب کھیل کے میدان میں پاکستانی کھلاڑی جوش و جذبے اور قومی خدمت کے ساتھ میدان میں اترے تو ورلڈ کپ لے کر پاکستان آئے اس طرح پاکستان کھیل کے میدان میں ورلڈ

چمپیئن بن گیا ہاکی میں بھی پاکستان کا نام روز روشن کی طرح عیاں ہے۔نرسنگ کے میدان میں ملک ریاض، سیٹھ عابد جیسے لوگوں نے ملک کا نام روشن کیا اس طرح اگر تمام شعبہ جات کے ہیروز کا تذکرہ یہاں کیا جائے تو ایک طویل فہرست بن سکتی ہے، علم دین کے میدان میں مفتی تقی عثمانی صاحب ، مولانا طارق جمیل، مفتی منیب الرحمان، مفتی حمید اللہ جان ، مفتی رفیع عثمانی،ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب اکوڑہ خٹک، صحافت میں مجیب الرحمان شامی،اوریا جان مقبول، عرفان صدیقی، نوید ہاشمی، خورشید ندیم، عامر ہ احسان، علامہ زاہد الراشدی ،ڈاکٹر عامر لیاقت، جاوید چوہدری، عبدالستار ایدھی جیسی بے شمار نابغہ روزگار شخصیات آج بھی موجود ہیں جن کے تجزیوں سے حق وصداقت کی خوشبو ہر کوئی محسوس کرتا ہے جو قلم کا تقدس بحال رکھے ہوئے ہیں ان جیسی ہستیاں ہی قوم کیلئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں ۔لیکن آج ہم ان ہیروز کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں جنھوں نے تعلیمی میدان میں وسائل نہ ہونے والدین کے بڑھاپے ،بیماری کے باوجود عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ہماری مراد میٹرک، کے سالانہ امتحانات 2015 ڈسکہ کے علی حمزہ نے دن رات محنت کرکے گوجرانوالہ بورڈ سے آرٹس میں دوسری پوزیشن حاصل کی ،ان کے گھریلو حالات کچھ ایسے ہیں کہ ان کے والد ٹی بی کے ساتھ ذہنی مریض ہیں خود مزدوری کرتا تھا فارغ اوقات میں تعلیم حاصل کی ، اللہ تعالیٰ نے انھیں بورڈ سے دوسری پوزیشن میں کامیابی حاصل عطاء کی ،اسی طرح ملتان بورڈ سے غلام محی الدین نے پہلی پوزیشن حاصل کی ، حقیقت یہ ہے کہ وہ بھی چنے چاول کی

ریڑھی لگا کر گھر کے اخراجات پورے کرتا رہا اور ساتھ پورے لگن کے ساتھ میٹرک امتحانات کی تیاری میں مصروف رہا۔ تعلیم کے میدان میں ان غریب گھرانوں کے بچوں کو اسلامی تحریک طلبہ پاکستان کا چیئرمین ہونے کی حیثیت سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں کیونکہ انھوں نے وسائل نہ ہونے کے باوجود انتھک محنت سے اعلیٰ نمبروں میں کامیابی حاصل کی۔ان کے علاوہ وہ تمام طلبہ وطالبات بھی مبارک باد کے مستحق ہیں جنھوں نے اپنے والدین کی دولت، محبت کی قدر کی اور ان کے وجدان کے مطابق کامیابی حاصل کی۔یہ سب طلبہ وطالبات پاکستان کے ہیروز ہیں یہ روشن مستقبل ہیں ہمارے وطن کا۔۔۔ یہ ان امیرزادوں کی طرح ملک کے ماتھے پر بد نما داغ نہیں ہیں جن کو ایچی سن کالج میں نالائق ہونے پر داخلہ نہیں ملتا تو ان کے باپ، دادے، تائے، وڈیرے سردار کالج کے پرنسپل کو میرٹ، ایمانداری پر سزا کے طور پر کھڈے لائن لگوانے پر اتر آتے ہیں۔ یہی امیرزادے بڑے ہو کر پاکستان کی کیا خدمت کریں گے ان کے بڑے جو ملک میں کر رہے ہیں ساری قوم دیکھ رہی ہے کرپٹ نظام کو سہارا نہیں بلکہ اس کے چمچے کڑچھے بنے ہوئے ہیں انصاف، میرٹ کا سر عام قتل کیا جارہا ہے، کرپشن کی مالا ان کی گردنوں میں اس قدر بھاری ہو چکی ہے کہ یہ مزید کرپشن کی طرف جھکتے ہی جارہے ہیں انصاف پاکستان میں نظر نہیں آتا۔ کیا ایسے لوگ یا ان کے بچے پاکستان کو روشن مستقبل دے سکتے ہیں یا وہ طلبہ وطالبات جو محنت کرکے تعلیم کے میدان میں اپنے والدین اساتذہ اور ملک وقوم کا نام روشن کر رہے ہیں،

۔یقیناً آپ ان کا ہنہ مشق، محنتی طلبہ ہی کو ہیروکا درجہ دیں گے تاکہ ان کرپٹ لوگوں اور ان کے سونے کا منہ میں چمچہ لے کر بڑھے ہونے والے بچوں کو۔۔۔۔۔ایک قوم کو ایماندار، محنتی، صالح اسلام پسند قیادت ہی ترقی کی شاہراہ پر گامزن کر سکتی ہے ایسی قیادت کا ظہور غریبوں سے ہوگا نہ کہ امیروں سے یہ میری بات نہیں میرے کریم آقا ﷺ کی پیشنگوئی ہے۔۔۔۔۔ پھر ملک میں امن قائم کرنے کیلئے لوگوں کوماورائے عدالت قتل کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی کیونکہ علم و عمل، انصاف کا دور دورہ ہوگا کیونکہ صالح قیادت کے ہوتے ہوئے صالح نظام مملکت فروغ پائے گاہر ایک کو اس کا حق ملے گا غلط کو غلط، سچ کو سچ کہا جائے گا اس سے ضد، عناد کا خاتمہ ہوگا یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب ہم اپنے ہیروز کی قدر کریں گے تو۔۔۔۔۔۔ پاکستانی قوم ! اور خصوصا حکمرانوں سے گذارش ہے کہ ان زندہ ہیروز کی قدر کریں ان سے ملکی ترقی کیلئے مزید کام لیا جائے اگر ہم نے ماضی کی طرح صرف دنیا سے چلے جانے والے ہیروز کی ہی قدر کی تو ہماری حالت بہتر نہیں ہوسکے گی وہ ہی قوم کامیابی وکامرانی حاصل کرتی ہے جو اپنے گزرے اور موجودہ ہیروز سے سبق حاصل کرتی ہے زندہ ہیروز سے اس طرح مستفید ہوتی ہے جیسے مستفید ہونے کا حق ہوتا ہے۔ آخر میں ہماری گذارش ہے کہ وہ غریب طلبہ وطالبات جنھوں نے ملک کا نام روشن کیا انکی مالی امداد کی جائے کم از کم پچاس ہزار روپے ماہانہ وظیفہ اول، دوئم، سوئم آنے والوں کیلئے مقرر کیا جائے اس کے علاوہ دیگر ذہین طلبہ وطالبات کیلئے بھی اور ان

کی معیاری تعلیم کا بندبست بھی اعلیٰ معیار کے حامل اداروں میں کیا جائے ابتداء میں ان کی قدر ایسے ہی کی جا سکتی ہے تاکہ وہ مزید ملک کا نام روشن کریں اور وسائل آڑے نہ آنے پائیں۔

شفاف الیکشن مگر کیسے ؟

بلدیاتی الیکشن کا زمانہ آگیا پھر سے سیاسی ڈھیرے آباد ہو گئے ہیں ہر طرف چہل پہل نظر آرہی ہیں ہر امیدوار اپنے مخالف کو زیر کرنے کیلئے ہر حربہ استعمال کر رہا ہے عوام کو ایک بار پھر سبز باغ دکھانے کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوچکا۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ ایم پی اے،ایم این اے،یو سی سسٹم تک ہر کوئی ذاتی مفادات کے گرد چکر لگاتا نظر آتا ہے ، منظور نظر لوگوں کو ہر دور میں نوازہ گیا اب نئے سیٹ اپ میں بھی کہ کونسلر سے لیکر چیئرمین تک سب عوام کو زبانی وعدوں پر ٹرخا رہے ہیں تاکہ الیکشن تک گہما گہمی لگی رہے ، ہمارا ووٹ بینک محفوظ رہے ، ووٹر خراب نہ ہونے پائیں اسی لئے تو کونسلر سے لیکر چیئرمین وائس چیئرمین تک کے لہجوں میں نرمی آگئی ہے عام آدمی کو دیکھتے ہی یہ اور ان کے سپورٹرز کی گاڑیاں رک رہی ہیں آؤ بھگت جاری ہے خوشامد کی حدیں شرماتی جارہی ہیں ، پاکستان کے عوام بھی ہر بار سبز باغ دیکھنے کے عادی ہو گئے ہیں جس نے سبز باغ کا نام بھی لیا اس کے پیچھے دوڑ پڑے خواہ جو بھی ہو ، اگر امیدواران کے عزائم پر غور کرنے سے پہلے ان کی اہلیت پر غور کیا جائے تو پتا چلے گا کہ اس سسٹم کے تحت بھی وہ معیار پر پورے نہیں اترتے چے جائیکہ اسلامی نظام کی بات کی جائے ۔الا ماشاء کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں جو عوامی خدمت کے جذبے

سے میدان میں اترتا ہو اسی لئے تو ماضی کے الیکشنز کا نتیجہ صفر ہی نہیں بلکہ منفی سے منفی ترین برآمد ہوا۔اب بھی وہی عمل دہرایا جا رہا ہے یو سی کے دفاتر میں ایک پیدائشی پرچی کے دو، دو ہزار روپے وصول کئے گئے تاکہ آنے والے الیکشن کا خرچہ پورا ہو سکے باقی کرپشن کی روداد کا یہاں ذکر کرنے کیلئے بے شمار صفحات کی ضرورت ہوگی۔اس بار بھی ہر امیدوار کی ترجیحات میں کامیاب ہونے کے بعد ذاتی مفادات کی جنگ لڑنا ہے اس نظام کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ یہاں امیدواروں کا ظہور ہو جاتا ہے جبکہ اسلام کہتا ہے کہ جو عہدہ طلب کرے ہم اسے عہدہ نہیں دیتے۔تو پھر اسلام کی روح سے امیدوار بننا سرے سے ہی غلط ہوا، ہر کوئی امیدوار بن کر درخواست دیتا ہے کہ جناب الیکشن کمشنر صاحب میں فلاں الیکشن لڑنے کا امیدوار ہوں یعنی میں فلاں عہدے کا طلب گار ہوں ، یاران نقطہ داں کہتے ہیں کہ اسلام میں کوئی امیدوار نہیں ہوتا نظام کی مشینری چلانے کیلئے تو متقی لوگ جنھیں اہل الرائے یا اہل حل وعقد کہا جاتا ہے اپنے علاقے، قصبے، ٹاؤن ، ضلع، صوبے، مرکز کے نمائندے چنتے ہیں عام عوام تو صرف اطاعت کی بیعت کرتے ہیں۔آج کے دور میں بھی یہی نظام رائج کیا جائے تو بلدیاتی، ضلعی، صوبائی ، قومی اسمبلیوں کے الیکشنز کا دہندہ ختم ہو جائے ،اب یہ حکومت وقت کا کام ہے کہ اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک میں اسلامی طرز انتخاب رائج کرے نہ کہ غیر اسلامی طرز انتخاب ، غیر اسلامی طرز انتخاب تو لڑنے کا درس دیتا ہے جبکہ اسلام لڑنے سے منع کرتا ہے بلکہ یہ

اہم کام اہم لوگ سرانجام دیتے ہیں اگر حکومت وقت.بروقت تمام جماعتوں کو اعتماد میں لیکر اسلامی طرز عمل کا خاکہ تیار کرے جو قرآن وسنت میں موجود ہے اسلامی طرز انتخاب کے حوالے سے امیر تحریک عظمت اسلام چوہدری رحمت علی نے ایک خاکہ تیار کیا ہے جو راقم کو بہت اچھالگا اگر ارباب اقتدار اس کو دیکھ لیں تو قوم کا وقت، پیسہ، وسائل ضائع ہو ہونے سے بچ جائیں گے صالح قیادت بھی اس طریقے سے قوم کو میسر آ سکتی ہے۔ لیکن اعتراض کرنے والے ہماری اس رائے پر بہت سے اعتراضات بھی کر سکتے ہیں پہلا اعتراض جو ہمارے معاشرے کی سب سے بڑی بیماری ہے کہ جو شخصیت اسلامی طرز انتخاب کا خاکہ پیش کر رہی ہے وہ معروف، ملک گیر یا عالمی شہرت کی مالک نہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ حق بات کہنے والے کی بات سننے کا حکم ہے حق بات کہنے والے کو نہ دیکھو کہ کون کہہ رہا ہے بلکہ یہ دیکھو کو یہ بات کیا کہہ رہا ہے؟ کس کی بات کر رہا ہے ؟ مسلمان ہونے کے ناطے ہمارے سامنے قرآن وسنت ہی اتھارٹی ہیں اسلام تمام شعبہ زندگی کا احاطہ کرتا ہے اسلام کی نمائندہ حکومت کا قیام بھی اس میں شامل ہے اب اسلامی حکومت کا قیام اسلامی طرز پر ہی ہونا چاہیے اس طرز انتخاب کو ترجیحی بنیادوں پر جزو لازم قرار دے کر حکومتی مشینری کے افراد معاشرے سے حاصل کرنا ہوں گے تاکہ معاشرہ صحیح معنوں میں ترقی کر سکے۔آج ہمارے ملک میں ہونے والے الیکشن سے تبدیلی، عوام کو ریلیف، مہنگائی کا جن کنٹرول، دہشت گردی، قتل غارت گری کا خاتمہ، فرقہ پرستی، سیاسی و مذہبی تقسیم، معاشی وسماجی

ترقی کیوں نہیں ہو رہی اس کی وجہ یہ ہے کہ جس سسٹم کے تحت ہم انتخابات کروا رہے ہیں وہ اسلامی طرز کے مطابق نہیں ہیں جس کے باعث لیڈر شپ مفاد پرست ، کرپٹ میسر آ رہی ہے ۔ ایک غریب انسان جو انتظامی امور کا ماہر، باصلاحیت ہے مال و دولت نہ ہونے کے باعث اس سرمایہ دارانہ نظام کے ہوتے ہوئے سیاسی بازی گروں کی مرضی کے بغیر محلے کی زکوۃ کمیٹی کا چیئرمین نہیں بن سکتا یو سی کے انتظامی ڈھانچہ میں کامیابی تو دور کی بات ہے ، یہ بات سچ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بے شمار افراد ایسے ہیں جو باصلاحیت ہیں اور ملکی ترقی میں انتظامی امور میں شامل ہو کر اپنا کردار ادا کرنا چاہتے ہیں مگر موجودہ سرمایہ دارانہ ، غریب کش نظام حکومت نے ان کو غریب ہونے کے باعث دیوار کے ساتھ لگا دیا ہے وہ اپنی خواہش کی تکمیل کا خواب دیکھے بغیر ایسے ہی دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں کیونکہ ان کے پاس یو سی سطح کا چیئرمین بننے کیلئے پانچ سے دس لاکھ نہیں ہے تو ایم پی اے ایم این اے کا الیکشن تو دیوانے کا خواب ہے ان کے لئے ۔۔۔۔۔۔۔کیا ان سرمایہ داروں نے کبھی سوچا کہ 98 فیصد جن غریبوں سے ہم ووٹ لیتے ہیں ان کے کتنے نمائندے ہمارے ساتھ ایوان اقتدار میں موجود ہیں؟ یقینا یہ ایسا نہیں سوچیں گے اس لئے کہ وہ ان کی کمین ، غریبوں کو اپنے ساتھ کھڑا کرنا تو اپنی توہین سمجھتے ہیں ان سرمایہ داروں کو تو صرف غریبوں کے ووٹ درکار ہیں بس اور کچھ نہیں پھر یہ ایون اقتدار میں جا کر انہی کا استحصال کریں گے ہر طرح سے ۔۔۔۔ کوئی طریقہ نہیں چھوڑیں گے اسی لئے

تو ایک کونسلر اگلے الیکشن میں چیئرمین یا ناظم ، ناظم ایم پی اے ،ایم پی اے ایم این اے وزیر ، سنیٹیر بننے کے خواب دیکھتے ہیں تاکہ لوٹ مار میں ہمارا حصہ زیادہ ہو سکے ۔

یہ سچ ہے بلکہ کڑوا سچ ہے کہ پاکستانی عوام پرامن ،مثالی اسلام کا علمبردار معاشرہ چاہتے ہیں اسی لئے جب بھی کسی لیڈر نے عوام کو پکارا تو عوام بے اختیار اس لیڈر کو مسیحا سمجھ کر اس کے پیچھے چل دیئے مگر میری مخلص قوم کو ہر بار دھوکہ ملا۔ماضی قریب میں نیا پاکستان اور سیاست نہیں ریاست بچاؤ کا نعرہ لگانے والوں کو عوام نے تاریخ ساز پروٹوکول دیا ملکی تاریخ کا سب سے بڑا دھرنا دیا گیا مگر لیڈرز اپنے دعوے میں سچے نہ تھے اسی لئے ناکام لوٹے۔ راقم نے دھرنے ختم ہونے پر لوگوں کو روتے ہوئے واپس لوٹتے دیکھا ان لوگوں کا کہنا تھا کہ ہم تو تبدیلی ،انقلاب یا شہادت کے عزم سے آئے مگر ایسا نہ ہو سکا۔نیا پاکستان بنانے والوں کی صفوں سے اب سچی آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ یہ بھی نیا پاکستان نہیں بنا سکتے کیوں کہ ان کی صفوں میں بھی وہ خاص لوگ کنٹرول اور کمانڈ پر آ بیٹھ ہیں جنھیں خاص لوگوں نے بھیجا تھا غریب کارکن یہاں بھی لاوارث ہو کر رہ گیا ہے سیاسی جماعتوں کے قائدین دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم عوام کے نمائندے ہیں میرا ان سے سوال ہے کہ آپ کے تنظیمی نیٹ ورک میں کتنے غریب لوگ مرکزی صوبائی، ضلعی سطح پر کمانڈ کر رہے ہیں اس کی تفصیل قوم

کے سامنے لائی جائے۔ پھر قوم کو بھی علم ہوگا کہ ان سرمایہ داروں کے ہاں ہماری کیا حیثیت ہے؟ اے میری قوم دل میں درد تو بہت ہے جس بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں مگر اسی بات پر اختتام کرتا ہوں کہ اسلامی طرز انتخاب ملک و قوم کو نجات دہندہ دے سکتا ہے اگر اس پر عمل کیا جائے تو۔

۔اگست ۔۔۔ تجدید عہد وفا کا دن 14

پاکستان اللہ تعالی کی ایک نعمت عظمی ہے جو برصغیر کے مسلمانوں کی طویل ترین جدوجہد کے بعد حاصل ہوئی۔جب تحریک پاکستان اپنے عروج پر تھی تو برصغیر کے ہر مسلمان کی دلی خواہش ہوتی تھی کہ وہ تحریک پاکستان کا رضاکار بن کر تخلیق وطن میں اپنا کردار ادا کرے اسی لئے سارے برصغیر کے مسلمانوں نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا برصغیر کی تمام مسلم تحاریک نے تحریک قیام پاکستان تک پہنچنے کیلئے لاکھوں قربانیاں دیں پھر بیسویں صدی میں تحریک پاکستان کا آغاز ہوا تو حریت وآزادی کا سبق ماؤں کو گود سے سیکھنے والے مسلمان میدان عمل میں اتر پڑے اس وقت برصغیر کے مسلمانوں نے جدوجہد آزادی کے ساتھ ساتھ اپنے خالق ومالک سے عرض کی تھی کہ اے اللہ ! ہمیں ایک خطہ زمین عطاء فرما جہاں ہم تیرے دین متین اسلام کی حکومت قائم کر سکیں جہاں تیرے عطاء کردہ آئین، دستور، نظام زندگی قرآن کا راج قائم کریں ۔اے اللہ !اگر تو نے ہمیں یہ خطہ عطاء کر دیا تو ہم وعدہ کرتے ہیں تیرے عطاء کئے ہوئے نظام زندگی، دین فطرت ، نظام حیات، نظام خلافت سے انحراف لمحہ بھر کیلئے نہیں کریں گے ،اے اللہ ! ہم انگریزوں ، ہندوؤں کے ظلم وستم سے تنگ آ گئے ہیں ،اے اللہ ! ہماری عزتیں، جائیدادیں، وقار تباہ ہو کر رہ گیا ہے ایک بار تو ہم پر رحم وکرم، محبت و

شفقت فرما ہم کبھی بھی تیری نافرمانی نہیں کریں گے۔ اے اللہ ! غلامی کی لعنت سے نجات عطاء فرما، آزادی کی دولت نصیب فرما، اے اللہ ! اگر ہمیں اسلام کی نمائندہ ریاست مل گئی تو ہم دنیا بھر کے مسلمانوں کی قیادت وسیادت کریں گے ان کے حقوق کی جنگ لڑیں گے ، مسلمانوں کی آہ و بقا، چیخ وپکار ، گریہ زاری کو اللہ رب العزت نے سن لیا، قبول فرمالیا، انھیں ۱۴۔اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی شکل میں مدینہ منورہ کے بعد دوسری اسلامی مملکت عطاء کردی ۔ایسی مملکت جہاں قدرت نے چاروں موسم، ہر قسم کی سبزیاں، میواجات، فصلیں ، پھل ، ہموار زرخیز میدان، بلند ترین فلک بوس پہاڑ، سرسبز وشاداب جنت نظیر وادیاں ، معدنیات کے خزانے، عظیم ایٹمی سائنسدان، ایٹم بم، دنیا کی بہترین فوج تمام تر سہولیات زیست عطاء کیں۔ترقی کا سفر چلتا رہا۔ہماری ترقی سے خائف بزدلی دشمن بھارت نے ہم پر 1965 اور 1971 حملے کردیئے جسے پاک سرزمین کے بہادر سپاہیوں نے دشمن کو چھٹی کا دودھ یاد کروادیا کارگل کے پہاڑوں پر بھارتی فوج کو اپنے سپاہیوں کی لاشیں اٹھانا مشکل ہوگیا مملکت خداداد کیلئے جذبۂ حب الوطنی سے سرشار فوج ایک نعمت عظمیٰ اور انعام کی حیثیت رکھتی ہے جس نے ملک کو ہر بحران سے نکالنے کیلئے کلیدی کردار ادا کیا۔ جیسے جیسے ہم پر قدرت نے انعامات کئے ہم رب ذوالجلال سے کیا ہوا وعدہ بھولتے چلے گے اس طرح پاکستان اپنی اساسی، بنیادی منزل، نظریہ اسلام یعنی نفاذ اسلام سے دور ہوتا چلا گیا ہمارے حکمرانوں نیا پنے خالق ومالک کی بجائے امریکہ ویورپ ، عالم کفر کے

نمائندہ ادارے اقوام متحدہ سے امیدیں حد سے وابستہ کرنا شروع کردیں اپنے ازلی دشمن بھارت سے آلو پیاز کی تجارت شروع کرکے ہم نے اپنے کشمیری بھائیوں کی زخموں پر نمک چھڑکا اور یہ بھول گئے کہ کفر ملت واحدہ ہے یہ اسلام اور مسلمانوں کی کبھی بھی دوست نہیں ہو سکتی۔ پھر اللہ رب العزت نے کئی بار ہمیں سمجھانے کیلئے متعدد بار لوگ پیدا کئے جو سیاست دانوں، حکمرانوں کو اللہ کا نظام قائم کرنے کی دعوت دیتے رہے مگر سیاست دان ، حکمران اس فرض اول کو ادا کرنے سے ہمیشہ قاصر رہے ، نتیجہ یہ نکلا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذلت ومسکنت مسلط کردی گئی ،آسمان سے بارشوں زمین سے زلزلوں، کرپٹ لیڈرز، کرپٹ نظام، رشوت ستانی، اقرباء پروری، دھونس، دھاندلی، مسلمان کا مسلمان سے لڑنا، مذہبی اور سیاسی فرقہ واریت، ضمیر فروشی، چند ڈالرز کے عوض وطن فروشی ، غداری جیسی بیماریوں نے ہمیں گھیر لیا، گائے کا پیشاب پینے والا ہندوؤ بنیاء ہمیں آنکھیں دکھانے لگا، ہم پر اپنا رعب ڈالنے لگا قدرت کو ہم پر پھر ایک بار رحم آیا ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور انکی ٹیم ہمیں عطاء کی جنھوں نے ہندوؤ بنیئے کے غرور کو خاک میں ملانے کیلئے اہلیان پاکستان کو ایٹم بم کا تحفہ دیا اس طرح پاکستان ساتویں ایٹمی طاقت کے طور پر دنیا کے نقشے پر ابھرا، ہم نے پھر احسان فراموشی کی اور اللہ تعالیٰ سے کیا وعدہ پورا نہ کیا تو یہود و نصاریٰ کی عملداری کا عمل تیز ہوگیا عالمی دہشت گرد امریکہ نے اپنے بنائے ہوئے اصولوں کا قتل عام کرتے ہوئے پاکستان پر ڈرون حملے شروع کردیئے جو

پاکستان کی سالمیت پر ایک سوالیہ نشان ہیں، یہ سلسلہ ابھی بھی جاری وساری ہے، سود جیسی لعنت میں ہم گرفتار ہو گئے اغیار کے اس قدر اسیر ہوگئے کہ ہماری قیادت یہود وہنود کی آلہ کار بن کر ان کے گن گانے لگی انھیں اہلیان پاکستان کی بجائے اپنے مفادات سے محبت ہو گئی۔ پاکستان کو ناکام ریاست بنانے کیلئے ہر طرف سے سازشیں ہوئیں مگر دشمنوں کو کامیابی نہیں ملی۔

اے میری قوم ! پتا ہے دشمن کو ناکامی کیوں ہوئی؟ میرا وجدان وایمان کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم مملکت کو دنیا کی عظیم مملکت بنانا چاہتے ہیں ہمیں بار بار قدرت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ اے میرے پیارے محبوب ﷺ کی امت، (پاکستانی) مسلمانو! تم غالب ہونے کیلئے ہو مگر شرط یہ ہے کہ تم میرے قرآن کے نظام (خلافت) کو قبول کرلو میں تمہارا رب تم سے وعدہ کرتا ہوں یہ سب بیماریاں، مصائب وآلام جنھوں نے تم کو پریشان کر رکھا ہے میں انھیں ختم کردوں گا یہ سب میرے ایک حکم سے ختم ہو جائیں گی مگر تمہیں پہلے اپنا مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنا ہوگا، میں تمہارا خالق ومالک اپنا وعدہ ہر حال میں پورا کروں گا۔

اے اہلیان پاکستان ! پاکستان اللہ کی ایک نعمت عظمیٰ ہے، اس نعمت کی قدر کرو آپ اپنے اذہان وقلوب، احوال کو درست کرو۔اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے وہ اپنے بندوں کو کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑتا، انھیں زمین پر ذلیل ورسوا نہیں کرتا

بندوں پر بھی فرض اول عائد ہوتا ہے کہ وہ اس کے خالص بندے ہونے کا عملی ثبوت،
دیں۔

اے اہلیان پاکستان ! کیا اب بھی پاکستان کو اسلامی نظام کی اشد ضرورت نہیں؟یقینا ہے تو پھر آیئے آگے بڑھئے اس عظیم کار کے لئے تمام طبقات متحد ہو کر یک نکاتی ایجنڈے کے حصول کیلئے فیصلہ کن جدوجہد کریں۔اگر ایسا نہ ہوا تو اسلامی نظام کے بغیر ہم جتنے مرضی یوم آزادی منالیں،جتنے مرضی جشن کرلیں ہمیں عظمت رفتہ جیسا عظمت وقار حاصل نہیں ہو سکتا۔اپنے دشمن کو شکست فاش،اس کے عزائم کو خاک میں ملانا ایک خواب ہی رہے گا مسلمان اسلام کی برکات دیکھے بغیر ہی اس دنیا سے کوچ کرتے جائیں گے،ہمارا دشمن ہم پر ماضی،حال کی طرح مستقبل میں بھی ایسے ہی حکمرانی کرتا رہے گا کیوں کہ ہم نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ وفا نہیں کیا۔اے میری قوم آیئے !اللہ سے کئے ہوئے عہد کے تکمیل کی جانب سفر کریں تاکہ پاکستان دنیا کی حقیقی معنوں میں قیادت وسیادت کرسکے۔یاد رکھیں 14۔اگست تب تک یوم تجدید عہد ہے جبتک پاکستان اپنی حقیقی منزل نہیں پالیتا۔پاکستانی قوم کو یوم آزادی پر عہد کرنا ہوگا کہ ہم ملک میں اسلامی نظام، قومی وملی مفادات،ملک وملت کے تحفظ ودفاع کیلئے اپنے ذاتی مفادات،اپنی جان ومال قربان کردیں گے☆☆

ن لیگ کے تین سپوت گر گئے

خواجہ سعد رفیق کے بعد سپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق سپیکر اور اسمبلی کی ممبر شپ سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں جبکہ لودھراں کے حلقہ این اے 154 کے کامیاب ن لیگی امیدوار صدیق بلوچ دھندلی ، جعلی ووٹ کے باعث تاحیات نااہل ہوگئے عدالت نے الیکشن میں انتظامی بے ضابطگیوں پر نوٹس لیتے ہوئے این اے 122 اور این اے 154 میں دوبارہ الیکشن کروانے کا حکم دیا ہے ان امیدواروں کے پاس سپریم کورٹ جانے کا آپشن بھی موجود تھا مگر ن لیگ نے سپریم کورٹ میں جانے کی بجائے عوامی عدالت میں جانے کا فیصلہ کر لیا ہے تاکہ ن لیگ کے گرتے ہوئے گراف کو سہارا دیا جائے ن لیگ کے کارکنان پہلے ہی ایسا چاہ رہے تھے ن لیگ کے کارکنان الیکشن چاہتے تھے عدالت سے رجوع کرنا مناسب نہیں بلکہ غلطی تصور کر رہے تھے ۔ن لیگ لاہور کے جوائنٹ سیکرٹری ملک محمود الحسن سے ایاز صادق کے فیصلے کے بعد اسی دن راقم کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ صدیقی صاحب اب نواز شریف کو چاہیے کہ عدالت میں جانے کی بجائے عوام میں آئیں الیکشن لڑیں ، میں نے کہا کہ جناب ملک صاحب اگر ن لیگ الیکشن ہار گئی تو ن لیگ کا سیاسی قد زمین بوس ہو جائے گا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ صدیقی صاحب یہ نہیں ہو سکتا کہ ن لیگ ہار جائے انشاء اللہ ہمارا یقین ہے کہ ن لیگ ہی میدان جیتے گی میدان لگے تو سہی

۔۔۔۔ عوامی عدالت میں جانے کا فیصلہ مبصرین کے نزدیک ن لیگ کی ساکھ کو تقویت دینے میں اہم کردار ادا کرے گا ہر کوئی جانتا ہے کہ ن لیگ ان تین عدالتی فیصلوں کے بعد سلامتی ،اعتماد بحالی کی راہ تلاش کر رہی ہے اگر ن لیگ ان تینوں نشستوں سے ہار جاتی ہے تو اس کی ساکھ مزید خراب ہو گی اور بلدیاتی انتخابات میں تحریک انصاف کو نمایاں کامیابی ملنے کے امکانات روشن ہو جائیں گے ،جبکہ ن لیگ نے الیکشن کی شاہراہ پر دوڑنے کا فیصلہ بھی اسی لئے کیا کہ ضمنی انتخابات منعقد کروائے جائیں اور تحریک انصاف کو شکست فاش دے کر اس کی حیثیت اسے باور کروائی جائے اب دونوں طرف سے سخت مقابلے کا یقینی طور پر ہوگا دونوں جماعتیں ایک دوسرے کو زیر کرنے کیلئے پلاننگ میں مصروف ہو گئی ہیں اب دیکھتے ہیں کون کس کو شکست دیتا ہے ویسے یہ حقیقت ہے کہ لاہور خصوصاً پنجاب عمومی طور پر ن لیگ کا قلعہ تصور کیا جاتا ہے ن لیگ کسی قیمت پر نہیں چاہے گی کہ تحریک انصاف کے امیدوار لاہور کے دو جبکہ لودھراں کے ایک حلقے سے کامیاب ہوں کیونکہ ایسا ہونے سے تحریک انصاف کا قد بڑھے گا جو بلدیاتی الیکشن میں نقصان دہ ہوگا اگر ن لیگ الیکشن کی طرف رجوع نہ کرتی تو تب بھی بلدیاتی الیکشن میں ن لیگ کو نقصان ہوتا۔ تین فیصلوں نے بعد ن لیگ کی حکومت مشکوک ہونے کا خدشہ تھا جسے صاف کرنے کیلئے ن لیگ نے مشکل اور اصولی فیصلہ کیا ۔حکومتی اتحادی سربراہ جے یو آئی (ف) مولانا فضل الرحمان کا کہنا ہے کہ پی ٹی آئی کو اتنا اچھلنے کودنے کی ضرورت نہیں اگر ن

لیگ ضمنی انتخابات میں بھی کامیاب ہو گئی تو تحریک انصاف کیا کرے گی۔عمران خان نے فیصلے کے بعد اپنے خطاب میں کہا کہ میں ملک کی ایک بڑی سیاسی جماعت کا سربراہ ہوں مجھے انصاف لینے کیلئے اڑھائی سال لگے ساتھ پچیس لاکھ روپے خرچ کرنے پڑے تو ایک عام آدمی کو انصاف کیسے ملتا ہوگا ؟ یہ ہے وہ جملہ جس نے ہمیں مزید پریشان کر دیا کہ قومی لیڈران کے نزدیک بھی ایک عام آدمی کو انصاف ملنا انتہائی مشکل ہوگیا جس کا اظہار سرعام ہورہا ہے۔جبکہ اسلام کے عادلانا نظام خلافت میں انصاف عوام وخواص کو ان کی دہلیز پر فوری ملتا تھا یہ بات سچ ہے کہ انصاف کا حصول پاکستان میں ایک خواب بنتا جارہا ہے غریب آدمی قانونی چکر میں نہیں پڑتا کیونکہ وہ اسے اپنے لئے وبال جان سمجھتا ہے وہ یہ خیال کرتا ہے کہ انصاف حاصل کرنے کیلئے اتنا پیسہ کہاں سے لاؤں اگر پیسے کا بندوبست بھی ہو جائے تو بااثر لوگوں کے اثر سے کیسے بچوں گا ایک لمبا عرصہ بھی ضائع ہوگا۔لوگ مایوس ہو کر قانون کے دروازے پر دستک نہیں دیتے۔اگر کوئی غور کرے تو پتا چلے گا کہ عمران خان کے الفاظ کیا کیا مطلب ہے تو اس نتیجے پر پہنچے گا کہ اگر اتنا امیر بااثر آدمی انصاف کیلئے اس قدر ٹھوکریں کھا کر انصاف حاصل کرتا ہے تو ایک عام آدمی کیسے انصاف حاصل کرے گا جس کے پاس پیسہ،سفارش، تعلق نام کی چیز ہی کوئی نہیں۔تحریک انصاف کے بعد انصاف کا ایک امیدوار این اے 89 کا امیدوار مولانا احمد لدھیانوی بھی سامنے آگیا ہے جنھوں نے عدالت سے رجوع کیا تو فیصلہ ان کے حق میں آگیا وہاں بھی

ضمنی الیکشن ہو گا یا نہیں اس کا فیصلہ بھی ہو جانا چاہیے۔ موجودہ کرپٹ نظام کی اصلیت قوم کے سامنے آنا ایک اچھا عمل ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اس ظالمانہ، کرپٹ، عوام دشمن نظام سے خلاصی حاصل ہی کیوں نہیں کر لی جاتی؟ جو کرپٹ لیڈرز کا تحفظ کر رہا ہے۔اس سلسلے میں دینی قوتوں کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا تاکہ عوام دوست نظام کا قیام ممکن ہو سکے۔۔بر کیف موجودہ نظام نے حصول انصاف کو بااثر، دولت مندوں کے گھر کی لونڈی بنا دیا ہے الیکشن میں فراڈ، جعلی ووٹ کاسٹنگ، جعلی ڈگری ہونا ثابت ہو چکا جو اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ الیکشن میں جعلی ووٹ کاسٹ کرنے کا دھندہ ہمارے ملک میں ہمیشہ سے ہوتا رہا ہے جسے روکنا ناممکن ہے وقتی طور پر شور شرابا ہوگا پھر پراسرار خاموشی۔۔۔۔۔ ضمنی الیکشن میں بھی یہی ہوگا جو سابق الیکشن میں ہوا نہی لوگوں کو ٹکٹیں دی جائیں گی جن پر قدغن لگے نااہل قرار دیئے گئے، جعلی ووٹ کاسٹنگ کے مرتکب ہوئے، جعلی ڈگریاں لے کر قوم کو دھوکا دیتے رہے دنیا بھر میں پاکستان کیلئے بدنامی کا باعث بنتے رہے۔ قوم کے مفلوک الحال عوام سوال کر رہے ہیں کہ قوم کو دھوکا دینے والے کیا اب بھی صادق وامین رہے ہیں یا نہیں؟ اس سوال کا جواب میاں نواز شریف کو دینا ہوگا جن کی جماعت وفاق میں حکمرانی کر رہی ہے اور صوبے بھی ان کے کنٹرول میں ہیں۔اگر یہ صادق وامین نہیں رہے تو دوبارہ ان کو قوم پر مسلط کیوں کیا جارہا ہے؟ کیا ن لیگ کے پاس کوئی صادق وامین نہیں ہے جو ان حلقوں سے الیکشن میں حصہ لے سکے؟ شائد

نہیں۔۔۔کیاپاکستان میں صادق وامین لوگوں پر اسمبلیوں میں جانے پر پابندی عائد ہے؟کیا کرپٹ نظام اور کرپٹ لیڈرز کا راستہ روکنا ہر پاکستانی کا فرض نہیں؟ ہاں بالکل فرض ہے ہمارے نزدیک کرپٹ نظام اور کرپٹ لیڈرز سے چھٹکارا ممکن ہے اس کیلئے اسلامی طرز انتخاب کا طریقہ اختیار کرنا ہوگا (جس کی مختصراً تفصیل راقم نے اپنے گذشتہ کالم شفاف الیکشن مگر کیسے ؟ میں بیان کی تھی) اگراس پر عمل کیا جائے تونیک صالح،انسان دوست قیادت قوم کو میسر آسکتی ہے جس کے دل میں انسانیت کا حقیقی معنوں میں درد ہوگا۔

ڈاکٹر عاصم کی گرفتاری نیا پنڈورا بکس کھل گیا

سابق صدر آصف زرداری کے اہم ترین ساتھی اور دوست چیئرمین ایچ ای سی ڈاکٹر عاصم کو گذشتہ دنوں ایف آئی اے نے کرپشن کے الزام میں حراست میں لیا تو پی پی پی کے اہم لوگ حواس باختہ ہوگئے اپوزیشن لیڈر کی طرف سے بیان آیا کہ اگر آصف زرداری پر ہاتھ ڈالا گیا تو ملک میں امن نہیں رہے گا، یعنی آصف زرداری کرپشن میں ملوث بھی ہوں تو انھیں گرفتار کرنے کے کوئی کوشش نہ کرے ورنہ امن کی گارنٹی نہیں ہوگی۔ پی پی پی کے ان محب وطن جیالوں کو ن سمجھائے کہ اب ملک میں رینجرز اور پاک فوج اور ایجنسیاں اور ملکی سلامتی کے ادارے کرپشن، دہشت گردی کے خاتمے کیلئے بے رحم احتساب کررہے ہیں کرپٹ لوگوں کے اصل چہرے عوام کے سامنے لائے جارہے ہیں اگر آصف زرداری صاحب نے کرپشن نہیں کی تو پی پی پی کو کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔ پی پی پی کے قائدین وکارکنان کیلئے خصوصاً اور سارے مسلمانوں کے لئے عموماً عرض ہے کہ اگر خلیفۂ ثانی سیدنا عمرؓ جیسا عظیم المرتبت حکمران ایک بدو کے اعتراض پر جمعہ کا خطبہ بعد میں دیتے ہیں پہلے اس کی تسلی و تشفی کے لئے اپنے بیٹے کو صفائی دینے کا کہتے ہیں آپؓ کا بیٹا کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے والد محترم کے جسم پر جو قمیض ہے وہ یقیناً ایک چادر سے نہیں بن سکتی تھی مگر ہر ایک کو ایک چادر ملی مگر میرے

والد محترم نے کرپشن نہیں کی بلکہ جب ان کی قمیض پوری نہ ہوئی تو میں اپنے حصے کی چادر اپنے والد کو تحفہ میں دے دی جس سے ان کی قمیض بن گئی جو وہ وقت میں زیب تن کئے ہوئے ہیں تو اس تسلی بخش جواب پر اس عام دیہاتی نے کہا کہ اے امیر المومنینؓ اب آپؓ خطاب فرمائیں ہم سنیں گے ۔ جب دیہاتی نے اعتراض کیا تو تب حضرت عمرؓ کے بیٹے نے تو یہ نہیں کہا تھا کہ امیر المومنین پر اعتراض کرنے والے سن لیں اب امن کی گارنٹی ہم نہیں دے سکتے ۔اعتراض کرنے والے مدینہ چھوڑ دیں ،ایسے الزامات سے ہمارا واقر مجروح ہو رہا ہے لیکن سندھ کے وزیر اعلیٰ نے آصف زرداری صاحب یا ان کے دوست کے دفاع میں ایف آئی اے کے بارے میں جو ارشاد فرمایا ہے وہ بھی قابل غور ہے شاہ صاحب کا فرمان عالی شان ہے کہ ڈاکٹر عاصم کی گرفتاری جیسی کاروائیاں سندھ پر حملہ ہیں ایف آئی اے سندھ چھوڑ دے صوبائی معاملات میں مداخلت ایف آئی اے کا کام نہیں ۔اس کا مطلب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ سندھ کے سیاہ وسفید کی مالک پی پی پی چاہے تو کسی کے خلاف بھی کاروائی کروا دے اگر خواہ جتنا بڑا کنگ آف کرپشن کیوں نہ ہو اگر وہ منظور نظر ہے تو اس پر کوئی ہاتھ نہ ڈالے اگر ایسا ہوا تو حلیف جماعت کا گھیراؤ کیا جائے گا۔ایسے بیانات کا واضح مطلب یہ ہے کہ پی پی پی کی دال میں کچھ کالا ضرور ہے جسے وہ منظر عام پر آنے نہیں دینا چاہ رہی ۔ یہ پاکستانی قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے ملک کے اشرافیہ اب بھی اپنے آپ کو ملکی آئین وقانون سے بالاتر سمجھتے ہیں ۔ ہم وہ بد قسمت قوم ہیں جو

آسمانی آئین، دستور و قانون قرآن کو عملاً چھوڑ بیٹھے ہیں جس کے باعث ہم پر سب کچھ ہونے کے باوجود ذلت و مسکنت، مغلوبیت کا دور دورہ ہے۔ انسان ساختہ آئین و اصول کی تو بات ہی دور ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرے گی تو اس کا بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اگر آصف زرداری کرپشن میں ملوث ہیں تو اسلام کے نام پر حاصل کئے جانے والے ملک میں یہ اصول ہمارے لیڈران کرام کیوں تسلیم نہیں کرتے آخر کیا وجہ ہے؟ کیا پاکستان کے اشرافیہ پر ملکی اصول و قوانین لاگو نہیں ہوتے؟ ہماری لیڈر شپ کب تک کرپشن زدہ چہروں کا دفاع کرکے قانون کی دھجیاں اڑاتی رہے گی؟

قارئین کرام! ابتدائی تحقیقات کے مطابق چیئرمین ایچ ای سی ڈاکٹر عاصم کی تفتیش چار ایجنسیاں کر رہی ہیں انھوں نے تحقیق کے دوران 28 شخصیات کے نام لئے ہیں جن میں ملک کی اہم شخصیات بھی شامل ہیں اس گرفتاری سے نیا پنڈورا بکس کھل گیا ہے اس کیس کی مزید تفتیش کے لئے زوہیر صدیقی کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے آگے دیکھئے کون کون سی ہستیاں ڈاکٹر عاصم کی سرپرستی کرکے کرپشن کی گنگا میں ہاتھ دھو رہی ہیں ان کے نام بھی قوم کے سامنے آنے والے ہیں یہ کوئی عام لوگ نہیں ہوں گے میرا وجدان کہتا ہے کہ یہ سیاسی باری گر ہی زیادہ تعداد میں ہوں گے جو عوام کی خدمت کا دعویٰ کرتے نہیں تھکتے۔ قوم بلا تفریق لاگ، بے رحم احتساب چاہتی ہے تاکہ ملک کو کرپشن سے نجات مل سکے

مگر ملک کے کنٹرول اینڈ کمانڈ پر ایسے لوگ براجمان ہیں جو کرپٹ لوگوں کے ساتھی، ہم نوالہ ہم پیالہ ہیں وہ اپنے با اثر ہونے کا فائدہ قوم، ملک وملت کو دینے کی بجائے اپنی من پسند شخصیات کو دے کر کرپشن کا دفاع کر رہے ہیں ملک کی معروف ترین جماعت کے اہم رہنماؤں کی طرف سے ایسے دھمکی آمیز بیانات آنا یہی ظاہر کرہے کہ لیڈران کرام کو ملک نہیں اپنے حلقہ احباب کی فکر ہے وہ اپنے دوستوں، لیڈروں کے دفاع کی خاطر ملک کا امن داؤ پر لگا سکتے ہیں کیا اس کو حب الوطنی، ملک وملت سے وفا کہتے ہیں ایسے کرپٹ نظام اور کرپشن کے حامی لوگوں کی موجودگی میں کیا ملک ترقی کر سکتا ہے ؟

دفاعِ پاکستان میرا ایمان

دفاع پاکستان میرا ایمان کوئی جذبات میں آ کر لکھے جانے والے الفاظ ہر گز نہیں ہیں ہم نے یہ الفاظ پورے یقین محکم ،جذبۂ صادق کے ساتھ ،دل کی اتھاگہرائیوں اور دماغ کی تمام سوچوں کو مد نظر رکھ کر لکھے ہیں کیونکہ ایک ایسی مملکت جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آئے جس کا مقصد روئے زمین کے اہل ایمان کی قیادت وسعادت کرنا ہو اس کا دفاع ایمان کا حصہ بن جاتا ہے۔مدینہ منورہ کی پہلی ریاست جب اسلام کے نام پر حاصل ہوئی تو نبیٔ مہربان ﷺ کی قیادت میں صحابہ کرامؓ نے اس ریاست کے دفاع کیلئے بدر وحنین،احد وخندق سمیت ایک سو کے قریب میدان سجائے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرکے قیامت آنے والے انسانوں کو درس دیا کہ جو ریاست اسلام کے نام پر حاصل کی جائے وہاں اسلام کا عادلانا نظام قائم کرنا اور اس کے دفاع کیلئے جام شہادت پی جانا اہل ایمان کیلئے فرض عین اور ان کی دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی کا ذریعہ ہے۔

پاکستان اسلام کے نام پر حاصل ہونے والی ایک ایسی ریاست ہے جسے 14 اگست 1947 ،رمضان کے مقدس مہینے میں آزادی نصیب ہوئی قائدین تحریک پاکستان نے

اسے اسلامی فلاحی ریاست بنانے کا عزم کیا تاکہ مسلمان اسلام کے زریں اصولوں کے مطابق اپنی زندگیاں گزار سکیں ابتدائی ایام میں پاکستان نے اپنی منزل کی طرف جانے کے لئے بڑی تیزی سے سفر کیا ملک مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا یہ ترقی ہمارے دشمن بھارت کو برداشت نہ تھی اس نے مملکت خداداد کو دل سے تسلیم ہی نہیں کیا تھا لہٰذا قیام پاکستان کے بعد سے لیکر آج تک ہمارے ازلی دشمن بھارت نے ہم پر حملہ کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیا 6 ستمبر کا دن ہماری قوم کیلئے عزم نو کا آئینہ دار ہے 6 ستمبر ہماری عسکری تاریخ کا انتہائی اہم دن ہے اس تاریخی دن کے ساتھ انمٹ یادیں 1965 نقوش وابستہ ہیں جنہیں گردزمانہ دھندلا نہ کرسکے گی 6 ستمبر 1965 کو بھارت نے اس بھول سے دس گناہ زیادہ فوج، جدید اسلحہ سے لیس ہو کر بڑے غرور و تکبر کے ساتھ پاکستان پر حملہ کر دیا کہ شائد پاکستان کی افواج اور قوم سو رہی ہے وطن کی محبت سے سرشار پاک فوج نے قلیل وقت میں دشمن کو اسکی حقیقت سے آگاہ کو دیا یہ وہ عظیم دن ہے جس دن افواج پاکستان کے ساتھ قوم کے نوجوانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے نوجوان کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے دشمن کے ٹینکوں کے نیچے بم باندھ کر لیٹ گئے اور دشمن کے ٹینکوں کو ہوا میں اڑا کے رکھ دیا اور دشمن کی پیش قدمی کو روک دیا سیالکوٹ چونڈہ، لاہور واہگہ باڈر، برکی، قصور، کھیم کرن اور سلیمانکی سمیت سات مقامات سے بھارت نے حملہ کیا، کشمیر، جوناگڑھ، مانا وادر، منگرال پر قبضہ کرنے والے بھارت کی خام خیالی تھی کہ 6 ستمبر کی

دوپہر لاہور فتح کرلے گا مگر اسے شرمناک ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا، چونڈہ اور واہگہ کے محاذوں پر غیور اہل پاکستان و زندہ دلان لاہور نے وہ قربانیاں دیں جسے پاکستان کی تاریخ کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتی تاریخ شاہد ہے کہ سترہ دن جاری رہنے والی اس ا عصاب شکن جنگ میں نوجوانوں نے لائنوں میں لگ کر اپنا نام بم باندھ کر دشمن کے ٹینک کے نیچے لیٹ جانے والے سرفروشوں کی فہرست میں لکھوایا، پاک فوج نے دشمن سے نہ صرف اپنے علاقے واپس چھینے بلکہ اس کے کئی علاقوں پر بھی قابض ہو گئی اسطرح دشمن کو لینے کی بجائے دینے پڑھ گئے ،اعیار دشمن نے جب اپنی شکست دیکھی تو اپنے آپ کو بچانے کے لئے اقوام متحدہ کے در پر صلح کے لئے حاضر ہوگیا اس طرح اس تاریخی دن پر پاکستانی افواج اور عوام نے ملک وملت کی حفاظت کی۔ مسلمانوں کے بم باندھ کر دشمن کے ٹینک کے نیچے لیٹ جانے والے جذبے اور ملی وحدت کو بھارت سمیت سب دشمنوں نے بہت محسوس کیا اور اسے ختم کرنے کے لئے اپنے خفیہ ہتھکنڈوں کا منظم سلسلہ شروع کیا قوم کے نوجوانوں کے اندر سے غیرت ملی نکالنے کے لئے ان کے اندر سے حیاء جیسے گوہر نایاب سے تہی دامن کرنے کے لئے فحش ڈراموں، فلموں کا لامتناہی سلسلہ شروع کردیا اس کے دو نقصانات ہوئے ایک یہ کہ حیاء کم ہوتی گئی دوسرا قیمتی وقت بہت زیادہ ضائع ہوا،ابھی بھی یہ نقصان ہورہا ہے پاکستان کی گھریلو عورتیں ان کے ڈراموں کی اس قدر اسیر ہو گئی ہیں کہ کھانا پکانا تک بھول جاتی ہیں اس کی وجہ سے کئی شوہروں نے اپنی بیویوں کو غصے میں آ کر

طلاقیں دے دی ہیں لیکن ہمارے معاشرے میں انڈین ڈراموں اور فلموں کو سحر ٹوٹنے کا نام نہیں لے رہا ان ڈراموں اور فلموں میں ہندو مذہب کی تبلیغ بہت زیادہ ہوتی ہے جس نے ہماری نئی نسل کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے آج کی نسل جذبہ جہاد سے بیزار صرف انہی ڈراموں فلموں کی وجہ سے ہوئی ،ڈراموں فلموں نے اسلامی تہذیب و تمدن پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں اس کے بعد دوسری چیز جو بطور ہتھیار استعمال کی گئی وہ پاکستان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا تھا جس میں انھیں ڈھاکہ کی جگہ بنگلہ دیش بنا کر کامیابی ملی ۔بھارتی اس یلغار کا خاتمہ دفاع پاکستان کا ایک حصہ ہے۔مزید ملک کے اندر بریلوی،دیوبندی ،اہلحدیث تینوں مسلمان فرقوں میں نفرت کا بیج بونا تھا آج ہمارے مذہبی لیڈران اسلام کی بجائے اپنے مسلک کو ہی سچا، حقیقی اسلام قرار دینے کی جدوجہد میں مصروف ہیں یہ مذہبی لوگ ایک دوسرے کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔مذہبی فرقہ واریت گلی محلوں، گھروں تک سرائیت کر چکی ہے، سیاسی تقسیم نے بھی بڑا کام دکھایا ہے جسکی وجہ سے قومی وحدت کو نقصان پہنچا مذہبی قیادت کو فروعی اختلافات ختم کرکے قوم کو یکجا بنا کر ملک کا دفاع مضبوط کرنا ہوگا ،ملک پاکستان کے اندر بھارت کی طرف سے حملوں ، جنگجو گروپوں کی مالی واسلحہ سے معاونت نے بھی شدید نقصان پہنچایا ،اس کے علاوہ سنگین حملہ و واردات یہ ہوئی کہ اب مسلمان ہی مسلمان کو مار رہے ہیں اور دشمن ہمیں استعمال کر رہا ہے جس کا اب حکومتی سطح پر رد عمل ، عملی اقدام جاری وساری ہیں جو ملک وملت

کے دفاع کو مضبوط کرے گا۔

قارئین کرام ! ایک بہت بڑی غلطی جو ہمارے ارباب اقتدار سے ہمیشہ ہوئی وہ یہ کہ ہم نے صرف زمینی سرحدوں کی حفاظت کو ہی ضروری خیال کیا اس پر ہی ہمیشہ بہت زیادہ زور دیا بجٹ کا ایک بہت بڑا حصہ اسی زمینی یا سرحدی دفاع پر خرچ کیا مگر نظریاتی تحفظ کے لئے ہمارے ملک میں کوئی خاطر خواہ انتظامات نہیں کئے گئے نظریاتی دفاع سے مراد نظریہ پاکستان، اسلامی نظریہ حیات ،اسلامی نظام کے قیام کی طرف مسنون طریقے سے پیش رفت ہے ہمارے حکمرانوں میں ہمیشہ اس کا فقدان رہا شائد یہ خیال کرتے ہیں کہ اس کے بغیر ملک ترقی کر جائے گا مگر ایسا ناممکن ہے ملک میں اسلام کی صورتحال بہت زیادہ قابل رحم ہے جو اسلامی قوانین موجود ہیں ان پر عمل نہیں ہو رہا ،انگریز کے قوانین کا دور دورہ ہے اگر قرآن و سنت ،اسلامی قوانین کے علاوہ انگریز کے قوانین ہی چلانے تھے تو پاکستان بنانے کی ضرورت کیا تھی ؟ ایک رپورٹ کے مطابق نوے ہزار سے زائد اسلامی قانون سازی کے متعلق اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات ردی کے ٹوکریوں میں پڑی قانون پاکستان بننے کی منتظر ہیں ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا گیا۔ جو قوانین عوام کے شدید دباؤ پر بنائے گئے ان پر بھی عمل نہیں کیا جا رہا جیسا کہ توہین رسالت ایکٹ جسے ہزاروں ،لاکھوں مسلمانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے دینے کے بعد 7 ستمبر 1974 کو پاس کروایا اور اسی دن کو

دنیا بھر کے مسلمان تحفظ یوم ختم نبوت ﷺ کے نام سے ہر سال مناتے ہیں اور اسلام سے انحراف کرجانے والے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں المیہ یہ ہے کہ آج تک کسی گستاخ رسول کو سزا نہیں دی گئی بلکہ عالمی طاقت ور ممالک کی ایک فون کال پر گستاخان رسول کو خصوصی پرٹوکول کے ساتھ سفارشی ممالک میں بھیج دیا گیا سود اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے جنگ کے مترادف ہے لیکن اسکا دور دورہ ہے ،زنا ہر حال میں قابل گرفت ہے مگر یہاں زنا بر رضا کے نام پر زنا کو قانونی تحفظ حاصل ہے ، صحابہ کرامؓ، اہل بیت عظامؓ کی گستاخی کرنے والوں کو غیر مسلم اقلیت وسزائے موت کا قانون ملک میں موجود نہیں آخر کیوں ؟ کیا اسلام سے راہ فرار اختیار کرکے پاکستان ترقی کر سکتا ہے ؟ ہر گز نہیں بلکہ اسلام کا نفاذ، اسلام کا دفاع ہی دفاع پاکستان ہے ہمیں بحیثیت قوم اس امر کا ادراک ہونا چاہیے کہ زمینی دفاع کی طرح نظریاتی ، دینی، نظریات، عقائد، اسلامی سرحدات کا دفاع اور نفاذ اسلام بھی لازم ملزوم ہے اس کے بغیر پاکستان کی حقیقی شناخت ختم ہوجاتی ہے نظریاتی دفاع نہیں کیا تو آج ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود ہم غیر محفوظ ہیں دفاع پاکستان کے موقعہ پر ساری قوم کو زمینی دفاع کے ساتھ نظریاتی سرحدوں کا دفاع بھی کرنے کا عزم کرنا ہوگا۔

یوم دفاع اور بھارت کا دجل وفریب

شہید کسی بھی قوم کو حیات نو بخشتے ہیں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والوں پر فخر کرنا زندہ و جاوید قوموں کا شیوہ رہا ہے جو قومیں اپنے شہیدوں پر ماتم کرکے شب غم برپا کرتی ہیں وہ تاریخ کے اوراق میں گم گشتہ ہو کر حرف غلط کی طرح خود ہی مٹ جایا کرتی ہیں کیونکہ دوامِ زیست کیلئے شہیدوں کی جرات وشجاعت کو سلام پیش کرنے سے ملتا ہے اس سے قوموں میں جذبۂ شہادت کی شمع جلتی ہے۔ اسلام ایک ایسا دین حق ہے جس نے شہید کو وہ مقام ومرتبہ دیا ہے جو دنیا کے کسی مذہب نے نہیں دیا بلکہ اگر یہ کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ شہادت کا تصور صرف اسلام نے ہی دیا ہے اسی لئے ایک مسلمان کا مقصد حیات شہادت ہوتا ہے اسلام کی اساسی کتاب کلام الٰہی قرآن مسلمانوں کو تعلیم دیتی ہے کہ جو راہ اللہ میں اپنی جانیں نچھاور کردیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ مردہ خیال بھی نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں انھیں رزق دیا جاتا ہے تمھیں ان کی زندگیوں کا شعور نہیں۔ جان کائنات حضرت محمد عربی ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اللہ کے راستے میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں ۔۔۔۔۔۔اسلام کی اس تعلیم کے باعث مسلمانوں میں جذبۂ شہادت قابل دید ہوتا ہے ہر مسلمان

کی خواہش ہوتی ہے کہ اسے شہادت کا رتبہ نصیب ہو اسی جذبے کی ترجمانی ان الفاظ میں بھی کی گئی کہ " شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے" ۔تاریخ اسلام شہداء سے بھری پڑی ہے مکی ،مدنی، عہد خلافت راشدہؓ،خلافت کا چودہ سو سالہ دور، تحریک خلافت، تحریک آزادی، تحریک ختم نبوت، تحریک پاکستان اور پاکستان کی تاریخ شہداء کا لامتناہی سلسلہ اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے جس پر مسلمانوں کو ناز، فخر ہے ان شہدائے اسلام کی زندگیاں مسلمانوں کیلئے سرمایہ حیات کا درجہ رکھتی ہیں۔

پاکستان کی تاریخ میں ایک ایسا وقت بھی آیا جب پاکستان کے ازلی دشمن بھارت نے پاکستان کو ایک کمزور، غافل قوم تصور کیا اور یہ سمجھا کہ شائد یہ قوم سوئی ہوئی ہے مگر یہ بھول گیا کہ یہ ایک ایسی قوم ہے جس کی راتیں بارگاہ الٰہیہ میں آہ وگریہ زاری اور دن میدان جہاد میں گزرتے ہیں ۔ بھول سے اس دشمن ازلی نے رات کے اندھیرے میں جنگی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے 6 ستمبر 1965 ء کو مملکت خداداد پر حملہ کردیا لیکن تاریخ شاہد ہے کہ اپنے اکابرین کی سیرت کے امین پاکستانی مسلمانوں نے گائے کا پیشاب پینے والے ہندوؤں کو چھٹی کو دودھ یاد دلا دیا حملہ کرنا ہندوستانی فوج کو مہنگا پڑھ گیا فتح کا خواب دلوں میں سجائے حملہ کرنے والے بھارتی فوجی جب تمنائے شہادت لئے جینے والی پاک فوج اور پاکستانیوں سے ٹکرائے تو پاش پاش ہو گئے۔

ساری دنیا نے دیکھا کہ کلمہ توحید پر ایمان رکھنے والی پاک فوج کے جری بہادر ، بلند حوصلہ وہمت کے مالک سپاہیوں نے سترہ دن تک بھارتی سورماؤں کو اس قدر ذلیل ورسوکیا کہ پناہ ڈھونڈتے پھرتے تھے بھارت کی طرف سے ساری دنیا نے یہ آوازیں سنیں کہ بچاؤ بچاؤ، ہم مر گئے، ہم ذلیل ہو گئے ، ہمارا وجود ختم ہونے والا ہے ان کملہ توحید کے وارثوں سے ہماری جان چھوڑاؤ۔۔۔۔۔۔۔اگر دنیا میں کفر کو باقی رکھنا ہے تو اے دنیائے کفر ! بھارت کو بچاؤ۔۔۔۔۔ان کی فریاد سننے کیلئے اقوام متحدہ میدان میں آیا اور ان کی جان بخشی کروائی گئی۔

ستمبر 1965ء کے شہداء کو ساری قوم قیامت تک سلام عقیدت پیش کرتی رہے گی 6 کیونکہ ان حریت کے سپوتوں نے پاکستانی قوم کو جذبہ شہادت کا ولولہ صادق دیا جس کی حرارت آج تک بجھنے نہیں پائی۔اس جنگ عظیم کو وہ شہداء جو نشان حیدر حاصل کرکے نمایاں رہے اور وہ شہداء جو سینوں میں بم باندھ کر دشمن کے ٹینکوں کے نیچے لیٹ گئے جن کے ناموں سے قوم واقف ہے اور وہ راہ حق کے گمنام سپاہی جن کے نام سے پاکستانی قوم آج تک نہیں جان سکی ان سب کو ہر پاکستانی ہر سال چھ ستمبر کو سلام عقیدت پیش کرتا ہے۔

مگر سنا ہے کہ آج کل بھارت اپنی اوقات بھول کر ستمبر کا مہینہ ماہ فتح کے

طور پر منا کر کذاب، دجل وفریب کا مظاہرہ کر رہا ہے کہ بھارت چھ ستمبر کی جنگ میں فتح یاب ہوا۔ ہم اپنی ان سطور میں بھارت کو یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ستمبر 1965 ء کی جنگ میں کون جیتا؟ اس کا فیصلہ تو ہو چکا مگر اگر اسے آج بھی کوئی غلط فہمی ہے تو اسے دور کر لینی چاہیے کہ واہگہ بارڈر پر میجر راجہ عزیز بھٹی شہید، میجر شفقت بلوچ شہید کا صد سکندری بن جانا، سکوارڈن لیڈر محمود عالم کا ایک ہی فضائی جھڑپ میں تمہارے پانچ ہنٹر طیاروں کی تباہی، چونڈہ کا محاذ تمارے ٹینکوں کا قبرستان تمہیں شکست فاش کا مشردہ سنا رہا ہے یا فتح کا۔۔۔ مزید رہنمائی کیلئے بھارت کو 1965ء کے عالمی اخبارات وجرائد، دفاعی تجزیہ نگار، ماہرین، مبصرین کی آراء کو دوبارہ پڑھ لینا چاہیے جو آج بھی تحریر صورت میں دنیا کے پاس موجود ہیں اگر اس پر بھی تسلی نہ ہو تو ٹھنڈے دماغ کے ساتھ اپنی تاریک، ہزیمت سے بھری تاریخ میں جھانکے کہ اپنی جان بخشی کروانے کیلئے اقوام متحدہ کے دروازے پر بھارت گیا تھا یا پاکستان۔۔۔۔؟ کیا کبھی فاتح بھی اقوام متحدہ جیسے عالمی پلیٹ فارم پر جا کر جنگی بندی کی بھیک مانگتا ہے؟ اگر بھارت کو اس پر بھی تسلی نہ ہو تو پھر یاد کرے کہ رات کی تاریکی میں حملہ کرکے پاکستان کی سرزمین سے پاک فوج نے انھیں واپس، کیا بھارتی علاقوں قبضہ نہیں کیا تھا جسے سفارش کروا کر واپس لیا گیا ؟

ہاں یہ سب کچھ سچ ہے روز روشن کی طرح عیاں ہے دنیا اس پر آج بھی شاہد ہے کہ ستمبر 1965 کی جنگ میں بھارت کو شرمناک، عبرت ناک شکست ہوئی تھی۔ فاتح پاکستان تھا اس کی فوج اور زندہ وجاوید قوم تھی تو پھر آج بھارت سفید جھوٹ کے گھوڑے پر سوار ہو کر اس جنگ کی فتح کے شادیانے کیوں بجا رہا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ بھارت دبے لفظوں میں پاکستان کی فتح کو تسلیم کرکے اپنی قوم کو دھوکا دے رہا ہو یا ان کے پاس خوشی منانے کے مواقع ختم ہوگئے ہیں۔

قارئین کرام! آج بھی پاکستان کا دفاع مضبوط ہاتھوں میں ہے پاکستان قیامت تک قائم رہنے، قیام اسلامی نظام کے بعد دنیا کی قیادت وسیادت کیلئے وجود میں آیا اس کا دفاع ہر پاکستان کو اپنی جان ومال، اولاد، ماں باپ سے عزیز تر ہے اس وطن کا دفاع شہداء کی طرف سے قوم پر فرض ہے قرض ہے وطن جب بھی ہمیں پکارے گا ہم اس کے حلالی بیٹے بن کر دشمن سے ٹکرا جائیں گیاس کے ذرے ذرے کی حفاظت جانوں پر کھیل کر کیں گے دشمن کو شکست فاش اور خود شہادت کے زیور سے آراستہ ہوتے وقت ہی کہنا پسند، کریں گے "رب کعبہ کی قسم ہم کامیاب ہو گئے"۔

آخر میں بھارتی آرمی چیف دلبیر سنگھ کی طرف سے بھارتی فوج کو مختصر جنگ کیلئے تیار رہنے کا حکم اس امر کا ثبوت ہے کہ بھارت کا جنگی جنون ختم نہیں ہوا جس جس کے نتائج بھارت کیلئے ہی منفی ترین ثابت ہوں گے اگر آج بھی بھارت

کا جنگی جنون ختم نہیں ہوا، اس کے حواس اپنی جگہ پر نہیں آئے تو پاکستان کے
سرفروش، جاں باز اس مکار دشمن سے دو ہاتھ کرنے کیلئے تیار ہیں۔

ستمبر۔۔۔۔فتح عظیم کا دن 7

اسود عنسی اور مسلیمہ کذاب پہلے گستاخ رسول ہیں جنھوں نے جھوٹی نبوت کا اعلان کیا جن کے خلاف صحابہ کرامؓ نے جہاد کیا ان دجالوں سے لیکر مرزا قادیان تک بہتر (۷۲) کے قریب بد بختوں نے نبوت کی مقدس دیوار میں نقب لگانے کی ناپاک جسارت کی۔ان تمام کو امت مسلمہ نے مشترکہ طور پر رد کردیا۔ بعض کے خلاف جہاد کیا گیا بعض کو دیسن کالا دے ڈالا اور بعض کے خلاف تردیدی مہم چلائی۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان عالیہ کا مفہوم ہے کہ میرے بعد ہر مدعیٔ نبوت کذاب اور دجال ہوگا۔ مرزا قادیانی کے آباؤ اجداد انگریز کے غلام رہے ہیں اور ان سے مراعات لیتے رہے ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ضلع گورداسپور میں پیدا ہونے والے مرزا قادیانی کو انگریز نے اسلام کے خلاف استعمال کرنے کا فیصلہ کیا اور اس بد بخت کو جھوٹے نبی کے طور پر امت مسلمہ پر مسلط کرنے کی ناکام کوشش کی۔ مرزا قادیانی نے انگریزوں کے خلاف جہاد کو حرام ،انگریز فوج کو اللہ کا سایہ اور خود کو اس کا خود کاشتہ پودا قرار دیا۔۱۹۲۹ء تک علمائے کرام نے علمی طور پر اس فتنے کا محاسبہ کیا۔ جن علمائے کرامؒ نے اس دجال کے خلاف دیوانہ وار کام کیا ان کی فہرست بہت طویل ہے مگر اہم ترین ہستیوں میں سے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا لطیف اللہ علی گڑھیؒ، مولانا احمد حسن دہلویؒ، شیخ الہند

مولانا محمود حسنؒ، علامہ انور شاہ کاشمیریؒ، مولانا خلیل الرحمان سہارنپوریؒ، مولانا عبداللہ لدھیانویؒ، مولانا محمد اسماعیلؒ، مولانا محمد علی مونگیریؒ، مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، چوہدری فضل حقؒ، شیخ حسام الدینؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، حضرت پیر مہر علی شاہؒ، امیر ملت پیر جماعت علی شاہؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا یوسف بنوریؒ، سید نفیس شاہؒ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے خلاف امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ہدایت پر مولانا لعل حسین اخترؒ نے ۳ جون ۱۹۲۵ء کو تمام مکاتب فکر کی مجلس مشاورت بلائی تاکہ ایک مشترکہ پلیٹ فارم سے اس فتنے کا بھرپور سدباب کیا جائے۔ اس مجلس نے درج ذیل مطالبات پیش کئے جنھیں متفقہ طور پر حاضرین مجلس نے منظور کیا ۔ (۱) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ (۲) ظفراللہ قادیانی کو وزیر داخلہ کے عہدے سے علیحدہ کیا جائے۔ (۳) تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔

۱۹۲۵ء کے عرصہ میں قادیانیوں نے بلوچستان اور پنجاب کو قادیانیت نے اپنے ہولڈ یافتہ علاقے بنانے کیلئے سرگرمیاں شروع کیں تو کراچی میں قائم ہونے والی کل جماعت مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے نتیجے میں قادیانیوں کے خلاف بھرپور احتجاجی مہم شروع ہو گئی۔ یہ مہم قلیل ترین عرصہ میں ملک گیر تحریک کی

شکل اختیار کر گئی ۔اس تحریک میں مجلس احرار اسلام، جمعیت علمائے اسلام، جمعیت علمائے پاکستان، تنظیم اہل سنت، جمعیت اہل حدیث، جماعت اسلامی اور حزب اللہ شامل تھیں ۔

ء کو آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ قادیانیت کے ۱۹۳۷ خلاف فیصلہ کن تحریک اس وقت شروع ہوئی جب مئی ۱۹۴۷ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کا ایک گروپ سیر و تفریح کی غرض سے چناب ایکسپریس سے پشاور جا رہا تھا، جب ٹرین (ربوہ) موجودہ چناب نگر پہنچی تو قادیانیوں نے اپنے معمول کے مطابق مرزا کی خرافات پر مبنی لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا، نوجوان طلباء میں یہ دیکھ کر غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی اور مشتعل ہو گئے، طلباء اور قادیانیوں کے مابین تکرار ہو گئی، طلباء نے ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیت مردہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ قادیانیوں نے اس وقت تو اس گروپ کو جانے دیا۔ واپسی پر ۲۹ مئی کو طلباء جب ربوہ پہنچے تو قادیانی دیسی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر طلباء پر حملہ آور ہو گئے انہوں نے طلباء کو گھیر کر تشدد اس قدر کیا کہ طلباء لہولہان ہو گئے۔ فوری یہ خبر فیصل آباد پہنچ گئی۔ تحفظ ختم نبوت کے مقامی رہنماء مولانا تاج محمود ایک بہت بڑے جلوس کے ساتھ فیصل آباد اسٹیشن پہنچ گئے۔ یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی اس لئے ہزاروں شہری پہلے ہی اسٹیشن پر موجود تھے۔ مسلمانوں نے اس گھنڈہ گردی

پر شدید احتجاج کیا اور طلباء کی مرہم پٹی کروائی گئی۔اگلے روز یہ المناک خبر سارے ملک میں پھیل گئی اور ہر جگہ مظاہروں کا ایک طوفان امڈ آیا۔اس واقعہ نے تحریک ختم نبوت کو نئی جہت دی۔حکومتی ایوانوں تک صدائے احتجاج پہنچ گئی۔پنجاب کے قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشدؒ نے اس واقعے پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرواتے ہوئے فرمایا: ختم نبوت کی دینی حیثیت کے متعلق تمام مسالک کے علمائے کرام متفق ہیں کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

پیر مہر علی شاہؒ اور قطب الااقطاب مولانا احمد علی لاہوریؒ کا مرزا قادیانی کو مباہلہ ومناظرہ کا چیلنج اور امیر ملت جماعت علی شاہؒ کی مرزا کی موت کے متعلق سچی پیشنگوئی تاریخ کے ایک ایمان افروز ابواب ہیں جن سے اولیاء اللہؒ کی ولایت ومقام ظاہر ہوتا ہے۔جو ایک ایمان والے کیلئے تقویت ایمان کا ذریعہ ہیں۔۵۰۰ علمائے کرام کی طرف سے شیرنوالہ لاہور میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کا خطاب اور آپؒ کے ایمانی، وجدانی وجوشیلے، قربانیاں خطاب تحریک ختم نبوتک کا نایاب ورثہ ہیں۔

۹جون ۱۹۷۴ء کو لاہور میں مولانا یوسف بنوریؒ کی صدارت میں کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس ہوا۔اس موقع پر باقاعدہ طور پر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تشکیل دی گئی۔مولانا یوسف بنوریؒ کو اس کا کنوینر مقرر کیا

گیا۔اس کا اگلا اجلاس فیصل آباد میں ۷ اجون کو ہوا جس میں مذکور بالا جماعتوں نے شرکت کی ۔اس موقع پر جوائنٹ ایکشن کمیٹی تشکیل پائی ۔اس کی کنوینر مولانا یوسف بنوریؒ جبکہ جنرل سیکرٹری صاحبزادہ محمود احمد رضویؒ کو منتخب کیا گیا اس کے بعد علمائے کرام نے پورے ملک میں تحریک برپا کردی ، مسلمان شمع رسالت ﷺ کے پروانے بن کر آگے بڑھتے رہے گرفتاریاں شروع ہو گئیں آغا شورش کاشمیریؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ودیگر قائدین کو جیل کی کال کوٹھڑیوں میں ڈال دیا گیا مگر تحریک ختم نبوت اپنے عروج پر رہی۔اس احتجاجی عمل میں تب کی طلباء تنظیموں نے بھی میدان عمل میں آگر اس تحریک میں ایک نئی روح پھونکی۔آخر کار حکومت نے مسلہ ختم نبوت کے سامنے خود کو سرنڈر کردیا۔ذوالفقار علی بھٹو مرحومؒ نے سانحہ ربوہ اور قادیانی مسلے پر سفارشات مرتب کرنے کیلئے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی قرار دیا۔جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے قومی اسمبلی میں ایک پرائیویٹ بل پیش کیا جس پر اٹھائیس معزز اراکین اسمبلی کے دستخط تھے ، یہ بل حزب اختلاف کی طرف سے تھا، ان دونوں حزب اختلاف کے قائد مولانا مفتی محمودؒ تھے ۔صاحبزادہ علی فاروق خان کی صدارت میں قادیانی مسلے پر ایوان میں بحث شروع ہو گئی ۔قادیانی اور لاہوری گروپ نے اپنے محضر نامے پیش کئے ۔قادیانیت کے جواب میں "ملت اسلامیہ کا موقف " نامی محضر نامہ پیش کیا گیا۔حضرت شیخ الاسلام مولانا یوسف بنوریؒ کی قیادت میں مولانا محمد شریف

جالندھریؒ، مولانا محمد حیاتؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، نے حوالہ جات کی تدوین کی۔ مولانا محمد تقی عثمانی اور مولانا سمیع الحق نے ان حوالہ جات کو ترتیب دے کر ایک خوبصورت کتاب مرتب کی۔ چند دنوں میں یہ محضر نامہ تیار ہو گیا، جس کو مولانا مفتی محمودؒ نے قومی اسمبلی میں پڑھا۔ لاہوری گروپ کے جواب میں حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے مستقل محضر نامہ تیار کیا۔ قادیانی گروپ کے سربراہ مرزا ناصر کو قومی اسمبلی کے سامنے اپنا موقف پیش کرنے، سوالات کے جوابات کیلئے، بلایا گیا ۵ سے ۱۱ اور ۲۰ سے ۲۱ اگست لاہوری گروپ کے صدر الدین، عبدالمنان عمر اور سعود بیگ پر ہر روز جرح ہوئی۔ ۵، ۶ ستمبر کو اٹارنی جنرل آف پاکستان جناب یحییٰ خان بختیار نے بحث کو سمیٹا۔ انہوں نے دو دن تک اراکین اسمبلی کے سامنے اپنا مفصل موقف پیش کیا۔

۷۔ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ۴ بج کر ۵۳ منٹ پر قادیانیوں کے دونوں گروہوں مرزائی اور لاہوری گروپ کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے قائد ایوان کی حیثیت سے خصوصی خطاب کیا اور عبدالحفیظ پیرزادہ نے آئینی ترمیمی بل پیش کیا۔ یہ بل متفقہ رائے سے منظور کیا گیا۔ حکومت پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم اور ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت صدارتی آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد کرے جس پر تا دم تحریر عمل نہیں

کیا جا رہا۔اس وقت بھی قادیانیت کے تعاقب میں تحریک تحفظ ختم نبوت ، عالمی مجلس ختم نبوت ،انٹر نیشنل ختم نبوت ،شبان ختم نبوت ،فدایان ختم نبوت سر گرم عمل ہیں اور گلی گلی کوچہ کوچہ میں ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگا کر تحفظ ختم نبوت میں پیش پیش ہیں۔

قارئین کرام ! ۷، ستمبر کا دن ہمیں ختم نبوت کے عظیم مشن کی خاطر سب کچھ قربان کرکے ناموس رسالت ﷺ پر فدا ہو جانے کا درس دیتا ہے۔اس دن پر ہم قائدین تحریک ختم نبوت کی کاوشوں کو دل کی اتھا گہرائیوں سے سلام کرتے ہیں۔مگر مسلمانان عالم کے نام ایک سوال ہے کہ ناموس رسالت ایکٹ ۲۹۵۔سی کے ہوتے ہوئے آج تک قادیانیت کے خلاف موثر کاروائی عمل میں کیوں نہیں لائی گئی؟ اس کا اصل محرک کیا ہے؟ ہمارے نزدیک اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ آج وہ مقدس نظام نہیں ہے جس نے سب سے پہلے منکرین ختم نبوت کا قلع قمع کرنے کیلئے اجماع کیا اور اس پر ڈٹ گئے آج عہد خلافت راشدہؓ کے جھوٹے مدعیان ختم نبوت کا کوئی پیروکار، نام لیوا زمین پر موجود نہیں۔جبکہ آج قادیانیت کا ناسور ایک الگ تھلگ مذہب کی حیثیت اختیار کر چکا ہے اس کی وجہ اسلامی نظام خلافت کا نہ ہونا ہے۔امت کو اس فرض اول کو ادا کرکے عبادت الٰہی کا حق ادا کرنا ہوگا بصورت دیگر امت ایسے ہی گھمبیر مسائل کا شکار رہے گی۔☆☆

نفاذ اردو۔۔۔۔۔۔سپریم کورٹ کا تاریخ ساز فیصلہ

آخر کار قوم کی سنی گئی ایک طویل جدوجہد میں عاشقان اردو کامیاب ہو ہی گئے جلسے ، جلوس، سیمینارز، کانفرنسز، کل جماعتی کانفرنسز، مذاکرے منعقد کئے گئے باشعور ، بااثر افراد کو مدعو کیا گیا رائے عامہ ہموار کرنے کیلئے لٹریچر کی اشاعت نے اس وقت تیزی پکڑی جب ملک میں انگریزی نظام تعلیم لاگو کیا گیا ہر طرف سے صدائے احتجاج سنائی دی گئی قانون کا راستہ بھی اختیار کیا گیا پہلے ہائی کورٹ کے دروازے پر دستک دی راقم کئی بار ڈاکٹر شریف نظامی صدر قومی زبان تحریک کی دعوت پر ہائی کورٹ اسلامی تحریک طلباء کے احباب کے ساتھ نمائندگی حاضر ہوا وہاں سے پہلی کامیابی ملی پھر پاکستان کی اعلیٰ عدالت سپریم کورٹ کا رخ کیا تو ایک سال سے زائد کوشش کے بعد ایک ایسا فیصلہ ہوا جس سے قوم کا سر فخر سے بلند ہوگیا پاکستان سے دیس کالا دینے کیلئے کالے انگریز و حکمرانوں نے کوئی کسر نہ چھوڑی مگر سپریم کورٹ آف پاکستان نے قومی زبان کو اس کا مقام دلا ہی دیا جب گذشتہ روز نشریاتی اداروں نے سپریم کورٹ کا فیصلہ نشر کیا تو خوشی کی حد نہ رہی یہ محسوس ہو رہا تھا کہ ترقی یافتہ پاکستان کا نیا سفر شروع ہوگیا۔ قوم نے سجدہ شکر ادا کیا، مٹھائیاں تقسیم کی گئیں ، عاشقان اردو کے چہروں پر خوشی

کے اثرات قابل دید تھے۔ چیف جسٹس کا کہنا تھا کہ اس فیصلے سے قائداعظمؒ کی روح بہت خوش ہوئی ہوگی۔

تفصیلات کے مطابق چیف جسٹس ایس جواد خواجہ کی سربراہی میں جسٹس دوست محمد خان اور جسٹس قاضی فائز عیسیٰ پر مشتمل تین رکنی بنچ نے اپنے فیصلے میں کہا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 251 کو نافذ کیاجائے، تین ماہ کے اندر وفاقی اور صوبائی حکومتیں قوانین کا ترجمہ اردو میں کریں، مقررہ مدت کی پابندی کی جائے، قومی زبان کے رسم الخط میں یکسانیت پیدا کرنے کیلئے وفاقی اور صوبائی حکومتیں باہمی ہم آہنگی پیدا کریں، تین ماہ کے اندر وفاقی اور صوبائی حکومتیں تمام ادارے آرٹیکل 251 کا نفاذ یقینی بنائیں، وفاقی سطح پر مقابلہ کے امتحانات میں قومی زبان استعمال کی جائے، عوامی مفادات سے تعلق رکھنے والے عدالتی یا ایسے فیصلوں یا ایسے آرٹیکل 189 کے تحت اصول قانون کی وضاحت کرتے ہوں کا لازماً اردو ترجمہ کریں، عدالتی مقدمات میں سرکاری محکمے اپنے جوابات حتیٰ الامکان اردو میں شائع کریں، فیصلے کے بعد کوئی ادارہ یا شخص آرٹیکل 251 کی خلاف ورزی کرے گا تو جس شہری کو اس کی خلاف ورزی پر نقصان پہنچے گا تو اسے قانونی چارہ جوئی کا حق حاصل ہوگا۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں تین ماہ کے اندر رپورٹ عدالت میں جمع کروائیں۔ قارئین کرام ! اب بجلی، پانی، سوئی گیس، ٹیلی فون کے بل، عدالتی فیصلے، تھانوں کے ریکارڈ، گلی محلوں، سڑکوں کے نام، اہم شاہراوں کے نام ودیگر مواد بھی اردو میں ہوا کریں

گے۔ہم دل کی اتھاگہرائیوں سے نفاذ اردو کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں چیف جسٹس ایس جواد خواجہ کی سربراہی میں تین رکنی بنچ کا فیصلہ تاریخ ساز ہے اس فیصلے سے پاکستان کا وقار بلند ہوا،اسلامی تحریک طلباء اور پاکستان کی تمام طلباء برادری اس تاریخی فیصلے پر چیف جسٹس سپریم کورٹ ، جسٹس دوست محمد خان اور جسٹس قاضی فائز عیسٰی کی جرات کو سلام اور قوم کو مبارکباد دیتی ہے اس فیصلے کے بعد قوم چیف جسٹس کو دعائیں دے رہی، صدر قومی زبان تحریک ڈاکٹر شریف نظامی سے بات ہوئی تو انھوں نے کہا کہ جن صوبوں میں انگلش ذریعہ نظام تعلیم چل رہا ہے فیصلے کے بعد انھیں اردو ذریعہ تعلیم رائج کرنا ہوں بصورت دیگر توہین عدالت تصور کیا جائے گا۔ صدر قومی زبان تحریک پنجاب اور کالم نگار جناب ظفر عزیز آزاد کا کہنا تھا کہ یہ فیصلہ چراغ راہ کی حیثیت رکھتا ہے منزل اس دن ملے گی جس دن یہ فیصلہ ملک بھر میں عملی طور پر نافذ ہو جائے گا۔ بہت سے لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ فیصلہ قوم پر احسان عظیم ہے قوم کو اس کا اصل مقام ،شناخت دے دی گئی اس کے تادیر انتہائی مثبت ترین نتائج برآمد ہوں گے پاکستان میں شرح خواندگی میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا ثقافت پروان چڑھے گی،ایک قوم بننے میں معاون ثابت ہوگا،دوریاں ختم ہو جائیں گی۔رابطے کی زبان اردو کو بہت پہلے نافذ ہو جانا چہیے تھا۔ اردو کا عملاً نفاذ قوم کی دیرینہ خواہش تھی جسے پریم کورٹ نے عملی جامہ پہنایا ہے اس فیصلے سے قوم کے جذبات کی ترجمانی کی گئی قوم کے سر سے انگریزی کا سوار بھوت اتارنے کیلئے یہ تاریخ

ساز فیصلہ کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے اگر حکمران اس پر عمل کریں تو۔۔۔۔۔اگر عمل ہو جائے تو قومی زبان کے عملا نفاذ سے اب ملک ترقی کرے گا قومی زبان کے نفاذ کے سلسلے میں اب حکومتوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ من و عن عمل کریں اور قوم کو انگریزی فوبیا سے نکالیں پاکستان کا نصاب تعلیم اب اردو میں لاگو کیا جائے اس فیصلے کے بعد نصاب تعلیم کا انگریزی میں رہنے کا جواز ختم ہو گیا طلباء قومی زبان میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں انھیں قومی زبان پر مشتمل نصاب فوری دیا جائے انگریزی ذریعہ تعلیم نے نسل نو کو تعلیم سے دور کرنے کے سوا کچھ نہیں کیا۔ اب ایک مطالبہ پورا ہونا باقی رہ گیا ہے کہ پاکستان کا نصاب تعلیم قومی زبان کے ساتھ اسلامی اقدار و روایات کا امین ہو۔اس مطالبے کو ہم ایک عرصہ سے کر رہے ہیں مگر کوئی پیش رفت نہیں ہو پا رہیاس فیصلے کے بعد حکومت کڑوا گھونٹ سمجھ کر اردو کو تو قبول کر لے گی مگر اسلامی اقدار و روایات کے امین نصاب تعلیم کا قضیہ پھر ویسا ہی رہے گا۔ہم انگریزی کو بطور مضمون پڑھانے کے ہر گز مخالف نہیں ہیں لیکن مکمل نصاب تعلیم انگریزی کے سخت خلاف ضرور ہیں اگر حکومت انگریزی زبان کا ضرورت کے تحت فروغ چاہتی ہے تو اس کیلئے انگریزی سیکھانے کے مراکز قائم کئے جائیں نہ کہ سارا نصاب انگریزی میں کر دیا جائے ۔ نفاذ اردو کے فیصلے پر قومی زبان تحریک ، تمام طلباء تنظیموں اور قوم کو ہم مبارکباد دیتی ہیں اور ساتھ ہی اردو کی حامی جماعتوں اور افراد سے اپیل ہے کہ نفاذ اردو کے فیصلے پر عملدرآمد کو بھی

تنقیدی نظر سے بھی دیکھیں آیا کہ فیصلے پر کتنا عمل کیا جارہا ہے۔ یہ فیصلہ جمہوریت پسند دینی قوتوں کیلئے راہنماء کی حیثیت بھی رکھتا ہے کیونکہ ملکی حالات اتنے گھمبیر ہوگئے ہیں کہ دینی قوتوں پر انتہائی نازک وقت ہے انھیں دیوار سے لگانے کیلئے ہو کوشش ہو رہی ہے۔ سیکولر قوتیں دینی قوتوں کو ختم کرنا چاہتی ہیں ان کا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہوگا دین اور اہل دین غالب ہونے کیلئے ہیں سیکولر قوتوں کو شکست فاش دینے کیلئے جمہوری سیاسی جماعتیں قومی زبان تحریک کے طریقے کو اپنائیں جمہوریت پسند سیاسی جماعتوں کو چاہیے کہ قرآن وسنت کے نفاذ کیلئے قانونی جدوجہد کریں اس سے پاکستان کو سیکولر از ہونے سے روکا جا سکتا ہے۔

عظیم قربانی ہمارے لئے چراغ راہ

حضرت سیدنا ابراہیمؑ کو جدالانبیاءؑ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے آپؑ عراق کے قصبے "اور" میں پیدا ہوئے آپ کا زمانہ نبوت تقریباً دو ہزار سال قبل مسیح ہے آپؑ کے والد آزر بت سازی کا کام کرتے تھے فطری طور پر سیدنا ابرہیمؑ کو بت پرستی سے نفرت تھی باپ اور قوم سے کئی بار مناظرے ہوئے مگر وہ نہ سمجھ سکے قوم نے آپ کو شرک کے خلاف کام کرنے کی پاداش میں سنگسار کرنے کی بھی دھمکی دی مگر آپؑ نے اسے خاطر میں نہ لاتے ہوئے اپنی دعوت جاری رکھی ایک بار قوم میلے پر گئی ہوئی تھی تو آپ نے سب بتوں کو توڑ دیا قوم واپس آئی تو آپؑ کے سخت خلاف ہو گئی۔ سیدنا ابرہیم کا بحث و مباحثہ نمرود سے بھی ہوا نمرود اپنے آپ کو رب کہتا تھا اور آپؑ کو آگ میں ڈالا گیا اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا کہ ابراہیم کیلئے سلامتی والی بن جا۔ آپؑ کی نسل سے تقریباً اٹھارہ ہزار پیغمبر تشریف لائے خلیل اللہؑ کی حیات مبارکہ امتحانات سے بھری پڑی ہے امتحانات بھی ایسے جن کو پڑھ کر انسان ورطۂ حیرت میں ڈوب جاتا ہے ان کی اولاد نہ تھی حضرت ابراہیمؑ نے اللہ سے اولاد کی دعا مانگی تو بڑھاپے کے عالم میں اللہ رب العزت نے ان کو بیٹا عطاء کیا جس کا نام حضرت اسماعیلؑ رکھا گیا ابھی سیدنا اسماعیلؑ شیر خوار بچے ہی تھے کہ حکم ربی آگیا کہ اپنی بیوی حاجرہ اور بیٹے

اسماعیل کو ویران وادی میں چھوڑ آؤ (اس وادی کو آج مکہ مکرمہ کہتے ہیں قرآن نے اسے امن والا شہر کہا ہے)۔جب سیدنا ابراہیمؑ اپنے اہل وعیال کو اس ویران وادی میں چھوڑ نے گئے تو ان کے کھانے کیلئے معمولی سامان تھا چھوڑ کر جب جانے لگے تو سیدہ حاجرہؑ نے عرض کی ہمیں یہاں چھوڑ کر کیوں جا رہے ہو؟کیا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے؟تو اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ پر پابندی عائد کردی کہ بولنا بھی نہیں ہے جب بیوی نے سوال کیا تو ابراہیم اپنے خالق ومالک کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے صرف ہاں میں سر ہلاتے ہیں کہ میں یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے کر رہا ہوں ۔اس جواب پر سیدہ حاجرہؑ نے کہا کہ آپ جائیں ہمارا مالک اللہ ہے۔ وہاں کوئی آبادی بھی نہ تھی کھانے پینے کا جو سامان لے کر گئے تھے وہ چند روز میں ختم ہوگیا۔اب حضرت اسماعیلؑ کو کھانے پینے کی اشد ضرورت تھی۔سیدہ اماں حاجرہؑ صفا و مروہ پہاڑی پر چڑھ کر دیکھنے جاتی ہیں کہ کہیں سے کھانے پینے کا بندوبست ہوسکے مگر کوئی آثار نظر نہیں آتے ۔آپؑ کبھی ننھے اسماعیل کی طرف دوڑ کر آتی ہیں کبھی کھانے پینے کا بندوبست کرنے کیلئے پہاڑی پر دیکھنے جاتی ہے ۔ان اداؤں کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک محفوظ رکھنے کیلئے اہل ایمان کو ایک عمل کرنے کا حکم دیا جسے حج کہا جاتا ہے حج کو اسلام میں ایک اہم عبادت تصور کیا جاتا ہے ساری دنیا کے مسلمان خانہ کعبہ میں اکٹھے ہو کر اماں حاجرہؑ کی اداؤں کو ہر سال دہراتے ہیں اہل ارباب علم ودانش حج کو سیدہ اماں حاجرہؑ اور سیدنا اسماعیلؑ کی اداؤں کے نام سے موسوم

کرتے ہیں۔جب بیٹا اسماعیل بارہ سال کا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیمؑ کو خواب کے ذریعے حکم دیا کہ اپنی سب سے محبوب چیز کی قربانی اللہ کی راہ میں قربان کرو۔جب خواب کا تذکرہ سیدنا ابرہیم خلیل اللہؑ نے اپنے ننھے بیٹے سیدنا اسماعیلؑ سے کیا تو انہوں نے اپنے والد محترم وقت کے نبی سیدنا ابرہیمؑ سے عرض کی کہ اے ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ اسے کر گزریں آپ مجھے صابرین میں سے پائیں گے۔حضرت ابراہیم اپنے بیٹے کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں بیٹا پہلے ہی رضامند ہے منہ کے بل لٹا کر آنکھوں پر پٹی باندھ کر بیٹے کو قربان کرنا شروع کر دیتے ہیں جب انھوں نے پٹی اتاری تو بیٹا سماعیل ایک طرف کھڑا تھا اور ایک دنبہ ذبح ہو چکا تھا۔کتنا ایمان افروز ہوگا وہ منظر جب سیدنا ابرہیمؑ اپنے بیٹے اسماعیل کو قربان کرنے کیلئے یقین محکم اطاعت کے اعلیٰ درجے کے ساتھ تیار ہو جاتے ہیں اس منظر کو دیکھ کر اللہ رب العزت، بھی فرشتوں سے فرمایا ہوگا۔فرشتو! دیکھو میں نے اپنا خلیفہ اس لئے پیدا کیا تھا۔۔۔دیکھو میرا خلیل، میرا محبوب میرے حکم کی پاسداری کس طرح کر رہا ہے؟فرشتو! تمہارے پاس کوئی ایسی سرفروشی کی مثال ہو تو لاؤ؟ مجھے اپنے خلیل پر اسی لئے تو بڑا ناز ہے۔۔۔۔۔جلدی جاؤ جنت سے دنبہ لے اسماعیل کی جگہ لیٹا دو۔جب دیکھا کہ اسماعیل تو ایک طرف کھڑے ہیں آپؑ پریشان ہوگئے اللہ نے فرمایا اے ابرہیم !پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں آپؑ نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔آپؑ اپنے امتحان میں کامیاب ہوگئے یہ

تو میرا کا لطف و کرم ہے کہ میں نے اسماعیلؑ کو بچالیا اور دنبہ ذبح کروادیا۔جب بیٹا بڑھا ہوا تو اللہ نے حکم دیا کہ بیت اللہ جو طوفان نوح کے باعث گر گیا بنیادیں منہدم ہو گئیں ہیں اسکو از سر نو تعمیر کرو حضرت ابرہیمؑ خانہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر کرتے ہیں جب تعمیر مکمل ہو جاتی ہے تو اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ! میری اولاد، نسل سے ایک ایسی جماعت پیدا فرما جو تیری فرمانبردار ہو، تیری عبادت کرے جو اس گھر کی نگہبانی کرے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت ابرہیمؑ کو ایک بیٹا اور عطاء کیا جس کا نام نامی اسم گرامی حضرت اسحاقؑ ہے حضرت اسحاقؑ کی اولاد سے کم و بیش اٹھارہ ہزار نبی و رسول تشریف لائے جبکہ سیدنا اسماعیلؑ کی اولاد سے صرف ایک ہی نبی و رسول تشریف لائے وہ ہیں خاتم المرسلین، رحمت اللعالمین، آمنہ کے دریتیم حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ۔اس طرح آپ کو جد الانبیاء کہا جاتا ہے اور اسلام کو ملت ابرہیم بھی۔

آج بھی امت مسلمہ اماں حاجرہ و سیدنا ابرہیمؑ کی اداؤں کو تازہ کرنے میں مصروف عمل ہے لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ حج خلیفۂ اسلام کی قیادت میں ہو تو اس کا حق ادا ہوتا ہے مگر آج خلیفہ نہیں جو امت مسلمہ کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔خانہ کعبہ کی نگرانی بھی قیامت تک امت مسلمہ کے پاس ہی رہے گی۔اسلام ہی اس وقت کرہ ارضی پر دین حق ہے جو غالب ہونے کیلئے آیا ہے، ذی الحجہ کے ماہ مقدس میں بہت کچھ لکھا، بیان کیا جا رہا ہے تاکہ سیدنا ابراہیمؑ، و سیدنا اسماعیلؑ کی قربانی کا فلسفہ اہل ایمان کو دوبارہ یاد کروایا جائے۔سیدنا

ابرہیمؑ، سیدنا اسماعیلؑ، سیدہ اماں حاجرہؑ اور نبی آخرالزماںؐ کی مبارک زندگیاں مسلمانوں کو عوت دے رہی ہیں کہ اے مسلمانو ! اپنے آپ کو اللہ ورسول کی اطاعت میں عملاً سرنڈر کردو، وقت کے نبی ورسول کو اپنی مرضی کرنے اپنے دماغ کے مطابق اللہ کے مقابلے میں انسان ساختہ نظام بنانے کی اجازت نہیں، بلکہ وہی کچھ کرنا ہے جو اللہ ورسولؐ حکم دیں اگر اس سے انحراف کیا تو دنیا میں ذلت ومسکنت آخرت میں ہمیشہ کی ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

اے اہل ایمان ! کیا کبھی غور کیا آپ نے کہ اپنا بیٹا قربان کرنا، اس کے گلے پر چھری پھیرنا ایک باپ کیلئے کتنا مشکل ہے ؟ لیکن اطاعت رب کائنات میں اللہ کا خلیل یہ بھی سرانجام دینے سے باز نہیں آتے کیوں ؟ اس لئے کہ کارخانۂ کائنات میں بسنے والے انسانوں کو علم ہوسکے کہ اللہ کے حکم کی تعمیل ضروری ہے نہ کہ انسانی خواہش کی۔۔۔۔۔ آج ہمیں بحیثیت امت مسلمہ ہونے کے غور کرنا ہے کہ کیا ہم اللہ کے احکامات پر من عن عمل کر رہے ہیں ؟ کیا ہم قرآنی، رحمانی احکامات کا مقابلہ کرکے نمرود اور فرعون تو نہیں بن رہے ؟ کیا ہم نے آئین، قانون ودستور قرآن پر عمل کیا یا سے معطل کرکے طاقوں میں سجا رکھا ہے ؟

اے ایمان کے دعویدارو ! اللہ کے نبی ورسول کی تعلیم ہے کہ جب اللہ کا حکم تمہیں معلوم ہوجائے تو اسے جذبۂ صادق کے تحت سرانجام دو اس میں لمحہ بھر کی تاخیر

نہ کرو۔ عید الاضحیٰ پر لاکھوں کی تعداد میں اللہ کی راہ میں جانور ذبح کئے جاتے ہیں اس موقعہ پر اس عزم کا اظہار ہونا چاہیے ہے کہ ہم دین اسلام کے غلبہ کیلئے اپنی جان، مال اولاد سب کچھ قربان کردیں گے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ عصر حاضر میں جانور کی قربانی کرنا رسم بن چکا اصل مقصد قربانی آج ہمارے اذہان و قلوب سے محو ہوگیا اگر اصل مقصد ہمارے میں موجود ہوتا تو ہم مغلوب نہ ہوتے غالب ہوتے۔ کیوں کہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے اور قرآن کا وعدہ ہے کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد دین پر عمل کرنے کے سلسلے میں سستی اور ڈریں گے نہیں ہم انھیں غالب کریں گے۔ انھیں اللہ کے نظام خلافت کی نظامت ونیابت دی جائے گی۔ وایسے لوگ ہی حق کی نشانی ہوں گے

۔معذرت کے ساتھ آج یہ مقام ہمیں نصیب نہیں تو اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم اسلام کو بطور دین نہیں بطور مذہب اپنائے ہوئے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں وعدہ ہے کہ ہم نے تمہیں دین اسلام مکمل دیا ہے یہ دین غالب ہونے کیلئے آیا ہے مغلوب ہونے کیلئے نہیں ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ میں (رب العزت) کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت (نظام کفر چھوڑ کر نظام اسلام کی طرف) خود بدلنے آنے) کا عزم نہیں کرلیتی (القرآن) ۔)

عیدالاضحیٰ کا پیغام

عیدالاضحیٰ کا دن آگیا ہر مسلمان کی خواہش ہے کہ وہ سنت ابراہیمی کو زندہ کرے ۔منڈیاں خریداروں اور فروخت کاروں سے بھری پڑی ہیں بہت سے لوگ اللہ کے راستے میں قربانی کرنے کیلئے جانور خرید چکے ہیں باقی آج یا کل خرید لیں گے قربانی کے جانوروں کو نوجوان بچے سیر کرواتے نظر آرہے ہیں بچوں کی خوشی دیدنی ہے ۔اس بار بھی عید ایسے حالات میں آرہی ہے کہ بدامنی ،خودکش حملوں، قتل وغارت گری کا دور دورہ ہے عسکریت پسندی کی سوچ ختم نہیں ہو سکی ۔ان حالات میں قوم کا سنت ابراہیمیؑ کی ادائیگی کیلئے بلا خوف خطر نکلنا قابل ستائش ہے ۔ ہمارے مشرقی معاشرے میں اسلام سے محبت کا عنصر بہت زیادہ پایا جاتا ہے اسی لئے لوگ حالات کو خاطر میں نہیں لاتے ۔عید کے پر مسرت موقع پر بہت سی چیزوں کا خیال رکھنا از حد لازم ہے پہلی بات جو اس ضمن میں ہے وہ یہ کہ قربانی صرف اللہ کی رضا کیلئے ہونی چاہیے دکھلاوے ،مقابلہ بازی،اپنی دولت ظاہر کرنے کیلئے نہیں ہونی چاہیے اگر کسی کے دل میں یہ خیال آگیا اور قربانی تک قائم رہا تو اس کی قربانی کا مقصد ختم ہو جائے گا لہٰذا اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہو تو قربانی کے عمل سے پہلے اس خیال باطل کو ترک کر دینا چاہیے کیونکہ یہ قربانی کا عمل مسلمانوں کو اللہ کی محبت کا درس دیتا ہے اللہ کے لئے سب کچھ قربان کر دینا اس

محبت کا خاصا ہے، دوسری بات یہ کہ اپنی خوشیوں میں ان مسلمان بھائیوں کو بھی لازمی طور پر شریک کریں جن کو قربانی کرنے کی ہمت وطاقت اللہ تعالیٰ نے نہیں دی۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ قربانی کا گوشت صرف اپنے دوست، رشتہ داروں میں ہی تقسیم کرتے ہیں، گلی محلے میں موجود غریبوں کا مکمل خیال نہیں رکھا جاتا۔ ہمیں یہ یاد رکھنا ہو گا کہ یہ عید عید ایثار ہے اپنی خوشیوں میں سے تھوڑی سی خوشیاں غریبوں میں تقسیم کرکے ان کو خوشیاں دے دوگے تو اللہ کے رسول ﷺ کی سنت زندہ ہو جائے گی ہمیں رسول اللہ ﷺ کی عیدوں کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ کے رسول عید کے موقعہ پر یتیموں غریبوں کو خصوصی پروٹوکول دیتے تھے ایک عید پر اللہ کے رسولؐ عید کی نماز کیلئے جا رہے ہیں تو راستے میں دو بچے ملتے ہیں آقائے دوجہاںؐ فرماتے ہیں کہ بچو! آپ نے عید پر نئے کپڑے کیوں نہیں پہنے؟ تو ان بچوں نے کریم آقا سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم یتیم ہیں اللہ کے رسول کی آنکھیں یہ سن کر نم ہو گئیں آپ ﷺ ان بچوں کو ساتھ لیکر گھر واپس آئے اور فرمایا اے عائشہؓ! یہ دو یتیم بچے لایا ہوں آج کے بعد میں محمدؐ ان کا باپ اور تو ان کی ماں ہے۔۔۔ انھیں نئے کپڑے پہناؤ ان کو ساتھ لیکر عید گاہ جانا ہے۔ اے مال و دولت کے حامل لوگو! تم نے اپنے بچوں کے کپڑے تو خرید لئے ہوں گے مگر یہ دیکھو کہ تمہارے پڑوس میں غریبوں کے بچوں کے تن پر کپڑے ہیں یا نہیں اگر نہیں تو اپنے نبیؐ کی سنت کو زندہ کرو۔۔۔ تم بھی عید کی نماز پڑھتے جاتے وقت دیکھنا کہیں کوئی یتیم، غریب بچہ ایسا

تمہیں نظر تو نہیں آ رہا جس کے تن پر کپڑے نہیں ۔۔اگر تمہیں نظر آئے تو انھیں گھر لیجا کر کپڑے پہنانا ،نئے جوتے لے کر دینا اس سے تمہارے آقا کی سنت زندہ ہو جائے گی تمہیں سو شہیدوں کا ثواب ملے گا اسلام کا حقیقی پیغام معاشرے میں پھیلے گا اسلام کا روشن چہرہ مزید روشن ہوگا محبت والفت بڑھے گی۔ یاد رکھنا تمہاری دولت میں ان غریبوں کا بھی حق ہے جن کو اللہ کے حکم سے دولت نہیں ملی اگر تم نے ان کا حق ادا نہ کیا تو تمہیں اللہ ورسول ﷺ کو جواب دینا ہوگا۔

عید کا ایک پیغام یہ بھی ہے کہ اے مسلمانو !آؤ جھوٹ، دھوکا، فراڈ، ملاوٹ، کرپشن ،سینہ زوری، ظلم ،دھونس دھاندلی، ناانصافی، اقربا پروری، خود نمائی، خوشنودی، کبر و تکبر، گالم گلوچ، کمزور پر ظلم ،عزتوں کی اپنے ہاتھوں سے پامالی، اپنے ہاتھوں سے اپنوں کے قتل عام، زنا سے توبہ کرکے آئندہ نہ کرنے کا عزم کریں اسلامی اخلاقیات کو زندہ کریں۔آپس کے معمولی گلے شکووں کو دفن کرکے ایک دوسرے کے بغل گیر ہو جائیں ۔حقوق العباد ادا کرنے کا تہیہ کرلیں تو عید کا پیغام کافی حد تک آپ سمجھ جائیں گے۔

عید ایثار کا حقیقی پیغام یہ ہے کہ اے اللہ ورسولؐ ﷺ کا کلمہ پڑھنے والے مسلمانو !
تمہیں اس زمین پر قرآن وسنت کا غالب کرنے اللہ کا نظام خلافت قائم

کرنے ، بندوں کے نظام سے بغاوت کرنے، اس ظالمانہ نظام سے لا تعلق رہنے کیلئے پید
اکیا تھا کیا تم نے میرے آئین قرآن وسنت، میرے احکامات کو اپنے اوپر اسی طرح نافذ
کیا جس طرح میرے خلیل سیدنا ابراہیمؑ ،اسماعیلؑ، میرے محبوب سیدنا محمد عربی ،آقا
ﷺ کے خلفائے راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ نے نافذ کیا؟ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو تم نے
عید کا حقیقی پیغام مکمل طور پر نہیں سمجھا اگر سمجھا ہے تو اس پر عمل نہیں کیا اگر عمل نہیں کیا
تو تم نے اپنے مقصد تخلیق سے انحراف کیا۔ جس کا نتیجہ ذلت ورسوائی، مغلوبیت ومحکومی
کی صورت میں دیکھ رہے ہو اگر عزت چاہتے ہو تو آؤ میرے محبوب بندوں کے نقش
قدم پر چلو میرے نبی مکرمؐ ﷺ اور دین اسلام سے وفا کرو میں تمہارے ساتھ کھڑا ہو
جاؤں گا پھر تمہیں کوئی شکست نہیں دے سکے گا اور اگر اسی طرح غلام رہو گے تمہارا کوئی
حامی ومددگار نہیں ہوگا۔ عید الاضحیٰ کا پیغام ہے اہل بصیرت ،دنیا سے کامیاب جانے
والوں کے نام کہ اگر صرف جانور قربان کردیئے مگر جذبۂ ابراہیمی پیدا نہیں ہوا تو بے
سود آؤ جذبۂ ابراہیمی کی شمع اپنے اندر پیدا کریں۔

مصنوعی لوڈشیڈنگ۔۔۔۔۔۔ نیپرا کا انکشاف

ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ پاکستانی عوام کا اہم ترین مسئلہ ملک میں ہونے والی مصنوعی ، جعلی لوڈشیڈنگ ہے پاکستان میں بجلی کی کوئی کمی نہیں، عوام کو بیوقوف بنایا جارہا ہے مصنوعی لوڈشیڈنگ کی جارہی ہے تاکہ پاکستان کو معاشی اعتبار سے مفلوج کردیا جائے یہاں کے باسی دو وقت کی روٹی کیلئے ترسیں، سرمایہ کار ملک سے رفوچکر ہو جائیں،ایک منظم منصوبہ بندی کے تحت پاکستان کی صنعتوں کوتالے لگوا دیئے گئے ہیں انڈسٹریل فلیڈ مایوسی کا شکار ہے نت نئے ٹیکسز سے کاروباری پریشان ہیں عوام پر اتنے ٹیکس لگا دیئے کہ انڈے اور بلیڈ بھی ٹیکس سے محفوظ نہیں رہے۔لوڈشیڈنگ مصنوعی ہے ۔۔۔۔جب ہم یہ جملہ لکھتے تو اخبارات والے اس کو اہمیت ہی نہ دیتے بلکہ جھوٹ کا پلندہ قرار دے کر ردی کی ٹوکری میں پھنک دیتے ۔توانائی کے عنوان پر ایک دو قومی کانفرنسز میں بھی راقم کو خطاب کا موقعہ ملا تو اپنے موقف کے اظہار کے بعد منتظمین بندہ سے ملاقات کرکے کہتے کہ صدیقی بھائی ! آپ ایسی بات نہ کریں کیونکہ ملک میں ڈیم تو ہیں ہی نہیں جو ہیں وہ بھی نہ ہونے کے برابر تو بجلی کہاں سے آئے ۔ بندہ کے پیش کئے جانے والے اعداد وشمار کو تسلیم نہ کیا جاتا کیونکہ بندہ ایک عام اعزازی سطح کا لکھاری تھا اتنا بڑا قد کاٹھ بھی نہیں تھا نہ ہی مال ودولت کی فراوانی۔۔

تو لوگ اہمیت وتوجہ نہ دیتے لیکن بندہ چند سچے لوگوں کی صف میں کھڑا رہا اور اپنے موقف کا اظہار کرتا رہا کہ پاکستان میں بجلی کا بحران مصنوعی ہے۔ گذشتہ دنوں تمام خبر رساں اداروں نے نیپرا کی سالانہ رپورٹ شائع کی۔ جو ہمارے موقف کا تائید وتصدیق ہے جس میں یہ کہا گیا کہ وزارت پانی وبجلی کی کارکردگی ناقص ترین ہے، ملک میں لوڈشیڈنگ اور شارٹ فال جان بوجھ کر کیا گیا، نیا میٹرو سسٹم بھی ناقص ہے جس کے باعث 70 فیصد صارفین کو بلوں کی فراہمی درست نہیں ہوئی، بعض پاور پلانٹس اور مشینیں تین برسوں سے بند پڑی ہیں، سرکاری تھرمل پاور پلانٹس اور مشینوں کو بھی جان بوجھ کر بند رکھا گیا جناح پن بجلی منصوبہ اربوں روپے میں سے مکمل ہونے کے باوجود مطلوبہ بجلی پیدا نہیں کی جارہی۔

اس رپورٹ کے بعد کیا کوئی ابہام رہ گیا ہے کہ عوام کے حقوق کی جنگ لڑنے کے دعوے دار سیاست دان قوم کو کس قدر دھوکا دے رہے ہیں؟ کیا یہ ملک وملت سے غداری، وطن دشمنی، بدترین دہشت گردی، عوام کا استحصال نہیں؟ اس کے خلاف نیشنل ایکشن پلان کے تحت کاروائی کب ہوگی؟ ارباب اقتدار اور حکام بالا آج تک مجرمانہ خاموشی کیوں اختیار کئے رہے؟ چلو اب منظر عام پر حقیقت آ ہی گئی اب تو کاروائی کرو یا یہ انکشاف کی حد تک ہی رہے گی میاں نواز شریف صاحب کو اپنی گود میں بیٹھے آستین کے سانپوں سے نجات حاصل کرنا ہوگی جو درپردہ ملک

میں کئی ایسٹ انڈیا کمپنیاں لانچ کروانے میں کلیدی کردار ادا کر چکے ہیں اپنی صفوں کو یہ لوگ کس طرح صاف کریں گے یہ سب تو ان کے کارخاص ہیں ہم نوالہ ہم پیالہ ہیں آگے پیچھے دوڑنے والے، خوش آمد کرنے والے ہیں نیپرا کی اس رپورٹ کے بعد پاک، فوج کو چاہیے کہ وہ ان تمام سیاست دانوں کو جو رہبری کی آڑ میں رہزنی کرتے ہوئے ملک کو معاشی طور پر مفلوج کرنے میں مصنوعی لوڈشیڈنگ کرتے رہے کے خلاف کاروائی عمل میں لائے ان کے مکروہ چہرے عوام کے سامنے لائے جائیں اگر ایسا نہ ہو سکا تو ملک پاکستان سے توانائی کا بحران ایک ناسور بن کر ترقی میں کوہ گراں بن جائے گا ابھی بھی وقت ہے کہ توانائی کے بحران پر قابو پانے کیلئے اقدام کئے جائیں تاکہ ملک میں صنعت وحرفت کا پہیہ تیزی سے چل سکے ،بے روزگاری کا خاتمہ ہو، قوم کو خوشحالی نصیب ہو۔ ساری قوم جانتی ہے کہ کہ پاکستان پر مخصوص خاندان حکمرانی کر رہے ہیں جو انتہائی بااثر ہیں تادم تحریر ان لوگوں کا خیال ہے کہ ہم ملک کے مالک ہیں ہم جو مرضی کریں ہم پر کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ان کی اس خام خیالی کو کوئی سیاست دان دور نہیں کر سکتا، ہمارا یقین کامل ہے کہ اس خام خیالی کو ہواؤں میں اڑانے کیلئے اس وطن کی خاطر قربانیاں پیش کرنے والوں کے ورثا ہی میدان میں اتریں گے تو ان سونے کا چمچہ لیکر جوان ہونے والے کرپٹ لوگوں کا احتساب ہو سکے گا وطن کیلئے قربانیاں دینے والوں کا ایک وارث جنرل راحیل شریف کی صورت میں ملک وملت کے پاس ہے جس پر قوم امیدیں لگائی بیٹھی ہے

دیکھتے ہیں کب پاک فوج ان بااثر شریفوں پر شریف کے حکم سے ہاتھ ڈالتی ہے وہ دن
پاکستان کی ترقی، بلندی، عظمت رفت کی طرف کوٹنے میں سنگ میل کا حامل ہوگا۔

بلدیاتی الیکشن اور مذہبی کارکنان

پاکستان میں مذہبی و دینی سیاست کے حوالے سے دو طرح کے طبقات پائے جاتے ہیں ان میں سے پہلا طبقہ موجودہ جمہوری، سیاسی نظام کو موجودہ حالات کا ذمہ دار سمجھتا ہے اور اس نظام سے الگ تھلگ رہ کر اسلامی نظام کیلئے کوششیں کر رہا ہے اس طبقے میں دو مزید حصے بن گئے ہیں پہلا وہ طبقہ ہے جو مسلحہ ہو کر میدان میں اتر آیا جس کے خلاف حکومت پاکستان سرگرم عمل ہے اور دوسرا طبقہ پر امن طریقے سے تبلیغی انداز میں کام کر رہا ہے یہ طبقہ کافی تعداد میں ملک میں موجود ہے اس کے اثرات بھی ملک میں کافی زیادہ ہیں۔ دوسرا بنیادی طبقہ موجودہ نظام کا حامی ہے وہ الیکشن میں بھی حصہ لیتا ہے ان کا کہنا ہے کہ حکومتیں ہمارے تعاون سے بنتی اور ٹوٹتی ہیں پہلے طبقے سے کئی گناہ یہ طبقہ زیادہ ہے ان کے کارکنان ہر گلی، محلے میں دیکھے جا سکتے ہیں پہلے طبقے کے دوسرے حصے اور دوسرے طبقے نے ملک میں دہشت گردی کے ہر واقعہ کی مذمت کی اس پر احتجاج کیا، ایسے عمل کے خلاف فتوے بھی دیئے مگر پھر بھی مسجد، مدرسہ، داڑھی کا مسلسل، منظم ٹرائل جاری و ساری ہے اہل دین سے عوام کو دور رکھنے کیلئے ہر قدام کیا جا رہا ہے ایک خوف کی کیفیت پیدا کر دی گئی ہے۔ اہل دین کو نہتا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی عید الضحیٰ کے موقع پر سینکڑوں مدارس پر کھالیں جمع کرنے پر پرچے

گرفتاریاں اور کھالیں ضبط کرنے کی رپورٹس موصول ہوئی ہیں، اہل مدارس کا مزید، استحصال کرنے کیلئے کھالوں کے ریٹ مخصوص لابی نے جس طرح کم کرکے اہل مدارس کی معیشت کو تنگ کرنے گھٹیا حرکت کی ہے اس میں عالمی، ملکی طاقتوں کے ملوث ہونیکی آوازیں سنائی دے رہی ہیں اس پر تحقیق یقیناً نہیں ہو گی اس لئے کہ اہل دین پر ہونے والی زیادتیوں کا نوٹس لینا حکومت یا اس کے اداروں کا شائد اب کام نہیں رہا۔ سیکولر طبقہ کی طرف سے حتیٰ الامکان یہ کوشش کی جارہی ہے کہ موخر الذکر طبقہ بھی ہتھیار اٹھالے تاکہ یہ ملک عراق وشام بن جائے اور اپنی منزل تک نہ پہنچنے پائے مگر دینی طبقہ نے کبھی بھی ایسا کرنے کا نہیں سوچا یہ طبقہ تو پاکستان کو مکہ ومدینہ کے بعد مقدس ترین مسلمان ریاست سمجھتا ہے۔ حالیہ دین دشمن اقدام کے بعد جمہوریت کے حامی دینی کارکنان بہت مایوس ہوگئے ہیں وہ کچھ کرنا چاہ رہے ہیں ان کا عزم ہے کہ بلدیاتی الیکشن میں حکمران جماعت ن لیگ کو متحد ہو کر شکست دے دی جائے تو شائد حکومت اپنا قبلہ درست کرلے اور انتقامی کاروائیوں سے باز آجائے بلدیاتی الیکشن میں ن لیگ کی شکست ن لیگ کیلئے ایک پیغام ہو سکتا ہے متعدد دینی کارکنان سے ملاقاتیں ہوئیں تو انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ن لیگ کی حکومت جب بھی آتی ہے اسلام اور اہل اسلام کو دیوار سے لگانے کے سوا کچھ نہیں کرتی اب ہم سوچ رہے ہیں کہ ن لیگ کو شکست سے دوچار کرنے کیلئے دینی کارکنان کو متحد کرکے ووٹ بنک ن لیگ کے مدمقابل جیتنے

والے کسی بھی پارٹی کے امیدوار دیا جائے دینی کارکنان کے اس تاثرات سے ہمیں محسوس ہو رہا ہے کہ دینی ووٹ اگر ن لیگ کے خلاف استعمال ہو گیا تو یقیناً یہ ن لیگ کی شکست کا باعث بن سکتا ہے۔ بلدیاتی الیکشن پر تبصرہ کرتے ہوئے ن لیگ کے ایک بزرگ کارکن نے کہا کہ اگر ن لیگ سردار ایاز صادق کی سیٹ جیت جاتی ہے تو ن لیگ کو بلدیاتی الیکشن میں تاریخ ساز کامیابی ملے گی اور ہار جاتی ہے تو بلدیاتی الیکشن میں بھی ن لیگ شکست سے دو چار ہو گی این اے 122 میں بھی مذہبی ووٹ ن لیگ کے خلاف استعمال ہو رہا ہے جبکہ ہوولڈنگ ٹیکس سے ناراض تاجران بھی ن لیگ مخالف امیدوار کی کمپئین کر رہے ہیں جو ن لیگ کیلئے ایک بڑا دھچکا ثابت ہو سکتی ہے اس حلقے کے نتائج یقیناً بلدیاتی الیکشن پر پڑھیں گے ،دوسری طرف ن لیگ سے ٹکٹ نہ ملنے والے لوگ بھی الیکشن میں کود پڑے ہیں پہلے پی ٹی آئی ن لیگ کے کارکنان سے بنی اب ن لیگ خود ہی دو حصوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی ہے اس کے ساتھ دینی ووٹر بھی اب کسی قیمت پر ن لیگ کو ووٹ دینے کے حق میں نہیں۔جس سے ن لیگ کی پوزیشن کمزور سے کمزور تر ہوتی جارہی ہے لاہور جسے ن لیگ کا قلعہ تصور کیاجاتا تھامندرجہ بالا صورت حال کے بعد اب یہاں سے کلین سویپ کرنا ن لیگ کیلئے مشکل ترین ہو گیا ہے مرحلہ وار الیکشن بھی اسی لئے کروائے جارہے ہیں کہ ن لیگ کو فائدہ ہو پہلے مرحلے میں ان شہروں سے الیکشن کروائے جارہے ہیں جہاں ن لیگ کی پوزیشن بظاہر مضبوط ہے ن لیگ کی قیادت کا خیال ہے کہ اگر یہاں سے ہم جیت

گئے تو بعد میں ان علاقوں سے ہم آسانی سے جیت جائیں گے جہاں ہماری پوزیشن کمزور ہے افرادی قوت کو بھی کمزور حلقوں میں استعمال کیا جائے گا ایک رپورٹ کے مطابق اپنے کار خاص لوگوں کی تعیناتیاں عمل میں لائی جا چکی ہیں جو سرکاری وسائل استعمال کرکے ن لیگ کے امیداواروں کو شکست سے بچانے کیلئے اپنا کردار ادا کریں گے ۔ایک اخبار کی رپورٹ کے مطابق سرکاری گاڑیوں کی سرکاری نمبر پلیٹس اتار کر استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔دھونس دھاندلی، کرپشن ،فراڈ کے اس بازار میں جو امیداور کامیاب ہوں گے وہ کیا ملک وملت کی خدمت کریں گے ؟ہم نے تو پہلے ہی عرض کردیا تھا اور اب بھی کہتے ہیں کہ ان لیکشن سے بہتری نہیں آنے والی اس سے مہنگائی کا طوفان تو آسکتا ہے ، کرپشن کا بازار تو مزید گرم ہو سکتا ہے ،رشورت ستانی کی مالا تو لوگوں کو پہنائی جا سکتی ہے مگر انصاف ،امن ، میرٹ ،چیک اینڈ بیلنس کا نظام درست نہیں ہو سکتا ۔مذہبی جماعتوں کے کارکنان کب تک اپنے جذبات کے تحفظ کیلئے ناپائیدار طریقے کو استعمال کرتے رہیں گے ہم یہ یقین کرتے ہیں کہ مذہبی کارکنان کے ووٹ سے بہت سے امیدوار شکست تو کھا جائیں گے لیکن موجودہ کرپٹ نظام کا خاتمہ نہیں کر پائیں گے کیونکہ ہر جمہوریت پسند جماعت میں ایک مضبوط ترین کرپٹ مافیا موجود ہے جو احتساب کی بات کرنے پر ملک میں جنگ لگادینے کا اعلان سرعام کرتا دکھائی دیتا ہے ،ملک کے اہم ترین سیاست دان اہم ترین ذمہ دار سے جب یہ کہہ دیں کہ اگر آپ نے جمہوریت پال کرپٹ لوگوں پر

ہاتھ ڈالنا ہے تو مارشل لاء لگا دیں تو ایسی حالت میں دینی ومذہبی کارکنان کے جذبات کی وقتی طور پر تسلی تو ہو سکتی ہے مگر ترجمانی نہیں ۔مذہبی ودینی کارکنان کو اپنے جذبات کی ترجمانی کیلئے حکیم نابغہ روزگار شاہ ولی اللہ دہلوی کے در پر حاضری دینا ہوگی ان کی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا دینی لوگوں کو ایک ایسا لیڈر چننا ہوگا جو یہ کہے کہ انسانیت کو نسانیت کی غلامی سے نجات دلانے کیلئے کل فک نظام کے ایجنڈا پر مسنون طریقے سے عمل کرو۔ایسا گوہر نایاب لوگ تلاش کرنا ہوگا۔جن کے بارے میں علامہ اقبالؒ نے کہا کہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پے روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدا ور پیدا

اے مخلص دینی کارکنان آؤ اقبالؒ چمن میں دیدا ور پیدا کرنے کیلئے کسی گوہر نایاب کو تلاش کریں جو امت کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو نجات دہندہ بن کر سہارا دے سکے۔

دوہرا داماد پیغمبرؐ، خلیفہ ثالث، مظلوم مدینہ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ

نبی اکرم ﷺ کی نورانی مجلس جاری تھی کہ دروازے پر دستک ہوتی ہے پوچھا جاتا ہیدروازے پر کون؟ باہر سے آواز آتی ہے آپ ﷺ کا جانثار ابوبکرؓ۔۔۔حکم ہوتا ہے اندر آ جاؤ پھر دستک ہوئی پوچھا گیادروازے پر کون؟ جواب آیا آپ کا غلام عمرؓ۔۔۔۔حکم ہوا اندر آ جاؤ پھر تیسری بار دروازے پر دستک ہوتی ہے تو پوچھا جاتا ہے کون؟ جواب آتا ہے میں عثمانؓ ۔۔۔۔فرمایا کملی والے نے ٹھہر جاؤ آقا کریم ﷺ اپنی ننگی پنڈلی مبارک کو ڈھانپتے ہیں اور اپنی بیٹھی حالت کو تبدیل کرکے حکم فرماتے ہیں آ جایئے اہل مجلس آقائے دوجہاں ﷺ سے عرض کرتے ہیں آقا ﷺ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ آئے تو آپ نے اپنی پنڈلی مبارک نہ ڈھانپی اور بیٹھی حالت کو تبدیل بھی نہ فرمایا حضرت عثمانؓ آئے تو آپ ﷺ نے یہ عمل کیوں کیا؟۔۔۔۔اس میں کیا راز ہے؟ تو مدنی کریم ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ! اللہ کے فرشتے بھی عثمان سے حیا کرتے ہیں میں محمد ﷺ کیوں حیاء نہ کروں حضور ﷺ کے اس عظیم صحابی کے کیا کہنے جن کے بارے میں میرے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگر میں محمد ﷺ ،عثمانؓ کے نکاح میں دے دیتا کیونکہ میں نے عثمانؓ سے زیادہ باحیاء شخص کہیں نہیں دیکھا یہ خصوصیت صرف عثمان غنیؓ کو ہی حاصل ہے کہ نبی ﷺ کی دو بیٹیاں آپؓ کے نکاح میں آئیں کسی بھی نبی کا امتی یہ

اعزاز حاصل نہ کر سکا متعدد بار جنتی ہونے کی بشارت بزبان نبوت آپ کو نصیب ہوئی جب اپنی دولت دین پر نچھاور کرنے کی حد کر دی تو آمنہ کے در یتیم مدنی کریم ﷺ نے یہاں تک فرما دیا عثمان آج کے بعد کوئی عمل کرے یا نہ کرے عثمان جنتی ہے۔

حضور ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ سے فرمایا اے عثمان اللہ تجھے خلافت کی قمیض پہنائے گا لوگ اتارنا چاہیں گے مت اتارنا یہاں تک کہ مجھ سے آ ملو اس ارشاد مبارک کے بعد حضرت عثمان غنیؓ اور صحابہ اکرامؓ کا یقین کامل ہو گیا تھا کہ حضرت عثمانؓ ایک دن ضرور مسلمانوں کے خلیفہ بنیں گے شیخینؓ کے عہد خلافت میں حضرت عثمان غنیؓ نے خلفاے اسلام کے حکم کے مطابق خدمات سر انجام دیں۔جب حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو امام عدل و حریت سیدنا عمر فاروقؓ نے عشرہ مبشرہ میں سے چھ نامور شخصیات کو نامزد کر کے انہی میں سے خلفیہ کے انتخاب کا حکم دیا یہ چھ اصحاب رسول حضرت عثمان غنیؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعید بن زیدؓ تھے بالاخر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے خفیہ جید صحابہ کرامؓ سے رائے لیکر حضر عثمان غنیؓ کو خلیفہ نامزد کر دیا (موجودہ دور کے انسان ساختہ نظام ہائے زندگی اسلامی نظام خلافت کی ضد ہیں لیکن بعض احباب ان کو جبراً اسلام کا لباس پہنانے کی لا حاصل کوشش کر رہے ہیں نبی اکرم ﷺ کی مقدس جماعت صحابہ کرامؓ

اپنے وقت کے جید، اہل الرائے صحابہ کرامؓ سے رائے لے کر خلیفہ بناتے تھے تو خلیفتہ المسلمین رعایا کے حقوق کے معاملے میں اللہ سے ڈرتا تھا مگر آج الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ عام عوام کو سربراہ مملکت بنانے کا اختیار دے کر جاہل، مجنوں بھنگی، چرسی کی رائے کو عالم دین، صاحب تقویٰ معاشرے کے اہل الرائے کے مقابل کھڑا کر دیا ہے جو کہ کھلی گمراہی ہے بعض لوگ کم علمی کی بنیاد پر اطاعت خلیفہ کی بیعت کو خلیفہ کے انتخاب میں ووٹ کو تشبیہہ دیتے ہیں جو کہ بالکل درست نہیں ہے جب اہل الرائے خلیفہ مقرر کر دیں تو عوام اطاعت کی بیعت کرتے ہیں نہ کہ منتخب کرنے کی اسی علمی غلطی کی وجہ سے مغالطہ دیا جاتا ہے جو کہ درست نہیں ہے عوام الناس کو چاہیے کہ انسان ساختہ باطل، کفریہ، شرکیہ یہود و ہنود کے نظاموں کو چھوڑ کر اسلامی نظام خلافت قائم کرنے کے لئے صحابہ کرامؓ کے عمل کو از سر نو زندہ کریں) حضرت عثمان غنیؓ 24 ہجری میں سر یر آرائے خلافت ہوئے تو آپکو شروع میں 22 لاکھ مربع میل کے ایسے خطے پر حکومت کرنی پڑی جس میں بیشتر ممالک فتح ہو چکے تھے لیکن یہاں مسلمان مستحکم نہ تھے خطرہ تھا کہ یہ ریاستیں دوبارہ کفر کی آغوش میں چلی جائیں گی۔ لیکن خلیفۂ سوم سیدنا عثمان ذوالنورینؓ نے 12 دن کم 12 سال تک 44 لاکھ مربع میل کے وسیع و عریض خطے پر اسلامی سلطنت قائم کی حضرت عثمان غنیؓ کے پہلے 6 سال فتوحات اور کامرانیوں کے ایسے عنوانات سے عبارت ہیں جن پر اسلام کی پوری تاریخ ہمیشہ فخر کرتی رہے گی خلافت اسلامیہ کے تاجدار ثالث سیدنا عثمان ذوالنورینؓ نے فوجوں اور

عسکری قوتوں کو جدید بنیادوں پر استوار کیا آپؓ ہی کے دور میں حضرت سیدنا امیر معاویہؓ نے شام سے اسلام کا پہلا بحری بیڑا تیار کر کے بحر اوقیانوس میں لشکر اتار دیا اس طرح پا پائے روم پر سکتہ طاری کر کے آپؓ کی فوجوں نے فرانس اور یورپ کے کئی کئی ملکوں میں اسلام پہنچا دیا ہندوستان اور افریقی ممالک میں محمدی ﷺ سورج کی کرنیں بھی آپ ہی کے دور میں پہنچی تھیں اسلامی فوجوں نے عثمانی دور ہی میں سندھ مکران، طبرستان اور متعدد ایشیائی ممالک فتح کئے تھے۔

حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت کے آخری سالوں میں آپؓ کی پے در پے کامیابیوں نے یہود و نصاریٰ کو ناک چنے چبوا دیئے تھے وہ کسی طرح بھی عہد عثمانی کی وسعت اور ہمہ گیریت کو برداشت نہ کر سکتے تھے سامنے آ کر جنگ لڑنے کے ساتھ ساتھ یہودیوں نے منافقوں کا ایسا لشکر تیار کیا جو حضرت عثمان ذوالنورینؓ پر اقرا پروری اور خیانت کا الزام لگانے لگا اور دجل و فریب کے بہی خواہوں نے مصر سے ایک سازش کا آغاز کیا ساڑھے سات سو بلوائی ایک خط کا بہانہ بنا کر مدینہ منورہ پہنچے بغاوت کا ایسا وقت طے کیا گیا جب مدینہ منورہ کے تمام لوگ حج پر گئے ہوئے تھے۔ صرف چند افراد یہاں موجود تھے ایسے وقت میں امیر المومنین سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کو خلافت سے دستبردار کروا کر اپنے مزموم مقاصد حاصل کرنا چاہتے تھے من مانی کاروائی کے ذریعے اسلام کے قصر

خلافت پر شب خون مارنا، رسول اللہ ﷺ کے شہر کو آگ اور خون میں مبتلا کر کے اسلام کے مرکز کو پارہ پارہ کرنا اور فتوحات و کامیابیوں کے راستے میں فوری طوری پر سد سکندری بن جانا ان کے ناپاک عزائم میں شامل تھا35 ہجری ذیقعدہ کے پہلے عشرے میں باغیوں نے حضرت عثمان غنیؓ کے گھر کا محاصرہ کیا تھا حافظ عمادالدین نے البدایہ والنھایہ میں لکھا ہے کہ باغیوں کی شورش میں بھی حضرت عثمان غنیؓ نے بشارت پیغمبر ﷺ کو مد نظر رکھتے ہوئے صبر و استقامت کا دامن نہیں چھوڑا۔

محاصرہ کے دوران آپؓ کا کھانا اور پانی بند کر دیا گیا قریباً40 دن تک بھوکے اور پیاسے سال کی عمر میں حضرت عثمان غنیؓ کو جمعہ 18 ذوالحجہ کو انتہائی بے دردی کے ساتھ 82 تلاوت قرآن مجید کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا تاریخ سیدنا عثمان غنیؓ کو مظلوم مدینہ کے نام سے ہمیشہ سنہری حروف سے یاد کرتی رہے گی۔

شہادت عثمان غنیؓ پر سیدنا علی مرتضیٰؓ نے ارشاد فرمایا اب تم پر تباہی رہے گی سیدنا انس بن مالکؓ کا قول ہے کہ عثمان ذوالنورینؓ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی تلوار میان میں تھی لیکن شہادت کے بعد ایسی نکلی کہ اب قیامت تک برہنہ رہے گی۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کہا کرتے تھے کہ اگر سب لوگ قتل عثمانؓ پر متفق ہو جاتے تو ان پر پتھر برستے۔

حضرت حسنؓ نے شہادت عثمان کے بعد خواب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی عدالت لگی ہوئی ہے پروردگار کائنات اپنے عرش پر متمکن ہیں نبی اکرم ﷺ تشریف لاتے ہیں اور عرش کا ایک پایہ پکڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں پھر حضرت عمرؓ آتے ہیں اور حضرت ابوبکرؓ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں پھر اچانک حضرت عثمان غنیؓ اس حالت میں عدالت میں آتے ہیں کہ ان کا کٹا ہوا سر ان کے ہاتھ میں رکھا ہوتا ہے اور وہ اللہ کی بارگاہ میں فریاد کناں ہوتے ہیں کہ اے پروردگار اپنے ان بندوں سے جو تیرے آخری نبی جناب حضرت محمد ﷺ کے نام لیوا ہیں اور جو خود کو مسلمان کہتے ہیں پوچھا جائے کہ مجھے کس گناہ کی پاداش میں قتل کیا گیا شہید کیا گیا آخر میرا کیا گناہ تھا کون سا جرم تھا؟ جس کے بدلے میرا سر کاٹا گیا۔اس کے بعد حضرت حسنؓ فرماتے ہیں : عثمانؓ کی اس فریاد کے بعد میں نے دیکھا کہ عرش الٰہی تھر تھرایا اور آسمان سے خون کے دو پرنالے جاری کر دیئے گے پھر زمین پر خون برسنے لگے۔

اے مسلمانان کرہ ارض ! غور کرو آج کا خلفشار و انتشار حضرت عثمان غنیؓ کیخلاف باغی تیار کرنے والوں کی ذریت بد کا کارنامہ تو نہیں کہیں مسلم کے ہاتھوں مسلم کے قتل عام کے تانے بانے اسی سازش کا حصہ سلسلہ، کڑی تو نہیں یقینا ایسا ہے اہل فکر و نظر جانتے ہیں کہ امت مسلمہ کو پہلے اسلامی نظام خلافت

سے محروم کیا گیا اب طاقت اور دولت کے بل بوتے پر مسلم ریاستوں کو خون مسلم سے رنگین کروانے کا سہرا موجودہ یہود و ہنود کے باطل، کفریہ نظام اور عزائم کے سر ہے مسلمانوں کو اپنے بلاد کے تحفظ کے لئے خلفائے راشدینؓ بالخصوص سیدنا عثمان غنیؓ کے کردار کو زندہ کرنا ہوگا تاکہ امت مسلمہ اپنا قیمتی سرمایہ جنگ و جدل کی بجائے تعمیری و (فکری، علمی، عملی میدان میں استعمال کر عروج ثریا پا سکے (امین

سانحہ منیٰ پر سیاست شرم ناک فعل

حج کے عظیم فریضے رمی کے دوران اس سال عام معمول سے ہٹ کر زیادہ شہادتیں ہو گئیں جن کا تعین ابھی تک نہیں ہو سکا۔ عرب ، عالمی ،ایرانی خبر رساں ادارے اس حوالے سے مختلف خبریں نشر کر رہے ہیں جس کے باعث شہداء کے تعین میں ابہام پیدا ہوگیا ہے حج کے دوران موت کا آنا شہادت کی موت ہے جس کی خواہش ہر مسلمان کرتا دکھائی دیتا ہے اس راہ وفا میں کام آنے والے حجاج مقدس نے عظیم مرتبے پالئے ۔اللہ کے حضور کامیابی وکامرانی کا پروانہ ہاتھ میں تھامے ،زبان ودل سے لبیک اللھم لبیک کہتے ہوئے پہنچ گئے ہیں سارا عالم اسلام ان کی شہادتوں پر فخر اور جدائی میں غمگسا ر نظر آتا ہے۔اس سانحہ کی تفصیلات دنیا بھر کے نشریاتی ادارے اور پرنٹ میڈیا میں جاری ہونے کے بعد قارئین کو اس سانحہ کے ماسٹر مائنڈ تک پہنچنے میں کوئی دشواری نہیں رہی۔اس سانحہ کا ذمہ دار کوئی گروہ یا جماعت نہیں بلکہ ماضی قریب میں مکہ ومدینہ پر حملے کی دھمکی دینے والے ملک ایران کے خاص لوگ ہیں جنھوں نے ایک منظم منصوبہ بندی کے تحت رمی کے دوران بد نظمی پھیلانے کیلئے گھٹیا حرکتیں کیں اس بد نظمی کی کاروائی میں اہم ایرانی لوگوں کے شامل ہونے کا انکشاف بھی ہوا ہے جو اپنی اصلی شناخت چھپا کر حجاز مقدس میں داخل ہوئے اس سے قبل انہوں نے ضابطۂ اخلاق کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہدایات

کو بھی متعدد بار نظر انداز کیا جن کے ویڈیو کلپس بھی نیٹ پر موجود ہیں۔اگر کھلے الفاظ میں یہ کہا جائے کہ حج کے فریضے میں بد نظمی پھیلانے میں ایران کی منظم سازش ہے تو بے جا نہ ہوگا۔اپنے مزموم مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے ایران کی طرف سے ہی الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق سیاست ہو رہی ہے۔آخر اس سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں یہ لوگ ؟ ایسا کرنے والوں کے خلاف کیا عالم اسلام کوئی ایکشن لے گا یا رات گئی اور بات گئی والی کیفیت ہوگی ؟یقیناً عالم اسلام پر فرض عائد ہوتا ہے کہ سانحہ منیٰ پر سیاست کرنے والوں کے خلاف عملی اقدام کرے،حج جیسے عظیم عمل کے دوران انسانی جانوں کے ضیاع کا باعث بننے والے فتنہ پرور اللہ رب العزت کی پکڑ سے بچ نہیں پائیں۔اللہ کے گھر،امن والے شہر کا امن تباہ کرنے والوں سے دو ہاتھ کرنا از حد ضروری ہے اس سانحہ کی آڑ میں سیاست کرنا بھی ہمارے نزدیک ایسا ہی جرم عظیم ہے جیسا اس جرم کا ارتکاب۔۔۔اس سانحہ کے بعد حقائق مسخ کرنے کیلئے منفی پروپیگنڈہ،منفی بیان بازی عالم اسلام کے خلاف نفرت کی فضا پیدا کرنا اسلام دشمنی ہی تو ہے مسلم رہنماؤں،ممالک اور اسلام پسند میڈیا سے دردمندانہ گذارش ہے کہ بلاد مقدسہ کا تقدس پامال کرنے والوں ان کی ناپاک سازشوں کو بے نقاب کیا جائے ان کا مکروہ چہرہ مسلم عوام کے سامنے لایا جائے تاکہ مسلم عوام ان کا حقیقی چہرہ دیکھ کر ان سے ماضی میں کنارہ کشی اختیار کریں ہم سمجھتے ہیں جو لوگ اللہ کے گھر،امن والے شہر کے تقدس کا خیال نہیں رکھ سکتے وہ مسلمانوں سے کیسے وفا

کر سکتے ہیں ؟ یہ آستین کے سانپ ہیں جن کو اسلام سے جدا کرکے اسلام کو کفر کی سازشوں سے نجات دلانا ہوگی۔

☆وزیر اعظم پاکستان میاں نوز شریف نے اقوام متحدہ میں عوامی جذبات کی کس قدر ترجمانی کی ہے ؟ اس کی تعریفیں تو سب کر رہے ہیں لیکن میاں نواز شریف صاحب ایک بات بھول گئے کہ قومیں جب تک اپنی زبان پر فخر کرتے ہوئے غیر اقوام کے سامنے اس کی حیثیت نہیں منوا لیتیں تب تک قومیں دنیا میں اپنی شناخت حاصل نہیں کرپاتیں پاکستانی قوم کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے ایک شناخت عطاء کی کہ قومی زبان اردو کو ملک بھر میں عملاً نافذ کیا جائے ۔اور ساتھ ہی اعلیٰ عدلیہ نے یہ بھی حکم صادر فرمایا کہ آئندہ سے ارباب اقتدار جہاں کہیں بھی تقریر کریں گے قومی زبان اردو ہی میں کریں گے ۔۔۔۔حکومت نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا تھا لیکن اب کی بار پاکستان کے وزیر اعظم اقوام متحدہ کی اسمبلی میں خطاب کے دوران سپریم کورٹ آف پاکستان کے اس اہم حکم کو ہواؤں میں اڑا کر انگلش میں تقریر کر گئے اس طرح پاکستان کے اہم ترین عہدے دار عدالت توہین عدالت کے مرتکب ٹھہرے ۔اب دیکھتے ہیں قومی زبان کا وقار بحال کروانے کیلئے کون عدالت کے دروازے پر دستک دے کر میاں نواز شریف صاحب کو احساس دلاتا ہے کہ آپ نے بھی توہین عدالت کا ارتکاب کردیا آیئے عدالت میں آکر جواب دیجئے ۔جب اردو کے نفاذ کا فیصلہ کیا گیا تو تب بھی ارباب علم

ودانش نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ نفاذاردو کے معاملے میں انگریز سرکار کے چیلے ،کٹر چھے اسے قبول نہیں کریں گے ایک سیکولر قانون دان نے تو واضح الفاظ میں اس کی مخالفت کی ان انگریزی کے حامی لوگوں کا کہنا ہے کہ انگریزی کے بغیر ہم ترقی نہیں کر سکتے جو کہ، سراسر غلطی ہے جسے عقلی و نقلی دلائل سے کئی بار رد کیا گیا مگر ابھی تک انگلش فوبیا کا سحر ٹوٹنے کا نام نہیں لے رہا۔جب عدلیہ نے فیصلہ صادر فرمایا تھااس وقت ہی یہ کہا جا رہا تھا کہ سیکولر لوگوں کو یہ فیصلہ ہضم کرنا مشکل ہو جائے گا۔اس کی ابتداء وزیراعظم صاحب کی اقوام متحدہ کی اسمبلی تقریر سے کی ہے۔ارباب اقتدار سے گذارش ہے کہ پاکستانی قوم کو ان کی شناخت دینے کیلئے دلی طور پر عدالت عالیہ کے احکامات پر من عن عمل کریں تاکہ نفاذاردو کا مرحلہ کامیابی سے ہمکنار ہوسکے۔اگر ایسا نہ ہوا تو عاشقان اردو ایک نئی اپیل عدالت میں کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔توہین عدالت کرنے والوں کو ہماری تحریریں اور قوم کے جذبات پیغام ہے کہ قومی زبان سے پیار کرنے والے عوام بیدار ہیں اور تمہاری حرکات وسکنات بڑی غور سے دیکھ رہے ہیں۔

وزیراعظم کی انگلش میں تقریر توہین عدالت نہیں اور کیا ہے؟

وزیراعظم پاکستان میاں نوز شریف نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں عوامی جذبات کی کس قدر ترجمانی کی ہے ؟ اس کی تعریفیں تو سب کر رہے ہیں لیکن میاں نواز شریف صاحب ایک بات بھول گئے کہ اردو کے علاوہ اب کسی بھی زبان میں تقریر کرنا سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں توہین عدالت ہے جب سے وزیراعظم نے انگلش میں تقریر کی تب سے قوم کی طرف سے رد عمل ظاہر ہو رہا ہے مذمتی بیانات کالمز، گذارشات، شکایات کے انبار لگ گے ہیں ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ قوم اب اردو کے علاوہ کسی زبان کو اپنے اوپر مسلط دیکھنا نہیں چاہتی۔ ہمارے حکمرانوں اور انگلش فوبیا میں مبتلا لوگوں کو یاد رکھنا ہوگا کہ قومیں جب تک اپنی زبان پر فخر کرتے ہوئے غیر اقوام کے سامنے اس کی حیثیت نہیں منوا لیتیں تب تک قومیں دنیا میں اپنی شناخت حاصل نہیں کرپاتیں پاکستانی قوم کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے ایک شناخت عطاء کی کہ قومی زبان اردو کو ملک بھر میں عملًا نافذ کیا جائے ۔اور ساتھ ہی اعلیٰ عدلیہ نے یہ بھی حکم صادر فرمایا کہ آئندہ سے ارباب اقتدار جہاں کہیں بھی تقریر کریں گے قومی زبان اردو ہی میں کریں گے ۔حکومت نے اس پر رضامندی کا اظہار کیا تھا لیکن اب پاکستان کے وزیراعظم اقوام متحدہ کی اسمبلی میں خطاب کے دوران سپریم کورٹ آف پاکستان کے اس اہم

حکم کو ہواؤں میں اڑا کر انگلش میں تقریر کر گئے اس طرح پاکستان کے اہم ترین عہدے دار عدالت توہین عدالت کے مرتکب ٹھہرے۔اب دیکھتے ہیں قومی زبان کا وقار بحال کروانے کیلئے کون عدالت کے دروازے پر دستک دے کر میاں نواز شریف صاحب کو احساس دلاتا ہے کہ آپ نے بھی توہین عدالت کا ارتکاب کیا آیئے عدالت میں آ کر جواب دیجئے ؟ جب اردو کے نفاذ کا فیصلہ کیا گیا تو تب بھی ارباب علم ودانش نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ نفاذ اردو کے معاملے میں انگریز سرکار کے چیلے ،کٹر چھے اسے قبول نہیں کریں گے ایک سیکولر قانون دان نے تو واضح الفاظ میں اس کی مخالفت کی ،ان انگریزی کے حامی لوگوں کا کہنا ہے کہ انگریزی کے بغیر ہم ترقی نہیں کر سکتے جو کہ سراسر غلطی ہے جسے عقلی و نقلی دلائل سے کئی بار رد کیا گیا مگر ابھی تک انگلش فوبیا کا سحر ٹوٹنے کا نام نہیں لے رہا۔جب عدلیہ نے فیصلہ صادر فرمایا تھا اس وقت ہی یہ کہا جا رہا تھا کہ سیکولر لوگوں کو یہ فیصلہ ہضم کرنا مشکل ہو جائے گا۔ وزیراعظم صاحب کی اقوام متحدہ کی اسمبلی تقریر سے اس خدشے کو مزید تقویت ملی ہے اب خدشات حقیت کا روپ دھارتے جا رہے ہیں کہ پاکستان کا دو فیصد حکمران طبقہ، سیاستدان، با اثر لوگ اردو کو بطور قومی زبان عملی طور پر قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں اسی لئے اس طبقے کی طرف سے قوم وفعل کی صورت میں وقتاً فوقتاً رد عمل آ رہا ہے شائد ان کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ اردو تو غریب عوام کی زبان ہے ہمیں اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہم تو اپنے آقا انگریز سرکار کی زبان

کو ہی ترجیح دیں گے اگر ان کا یہ خیال ہے تو بڑے ادب واحترام سے کہنا چاہتے ہیں کہ اب حالات وہ نہیں رہے قوم اب بیدار ہے ملک کی اصل شناخت اور ترقی کیلئے وہ سب کچھ کرنا چاہتی ہے جو ملک وملت کیلئے بہتر ہے قوم یہ سمجھتی ہے کہ ہماری قومی زبان اردو ہے اب اس پر کسی زبان کا تسلط نہیں چلے گا ارباب اقتدار اب اپنے رویوں کو قومی جذبات کے مطابق ڈھالیں ورنہ عوام انہیں مسترد کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے ۔ارباب اقتدار سے گذارش ہے کہ پاکستانی قوم کو ان کی شناخت دینے کیلئے دلی طور پر عدالت عالیہ کے احکامات پر من عن عمل کریں تاکہ نفاذ اردو کا مرحلہ کامیابی سے ہمکنار ہوسکے ۔اگر ایسا نہ ہوا تو عاشقان اردو ایک نئی اپیل عدالت میں کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ توہین عدالت کرنے والوں کو ہماری تحریریں اور قوم کے جذبات پیغام ہے کہ قومی زبان سے پیار کرنے والے عوام بیدار ہیں اور تمہاری حرکات وسکنات بڑی غور سے دیکھ رہے ہیں۔

☆ایک مذہبی لیڈر نے راقم کو فون کرکے کہا کہ ایک صوبے کی حکومت نے ختم نبوت ﷺ کو نصاب میں شامل کرلیا ہے دوسرے صوبوں سے بھی کالم کے ذریعے ختم نبوت ﷺ کا سبق نصاب میں شامل کرنے کا مطالبہ کریں جس صوبے نے یہ اقدام کیا ہے قابل صد تحسین ہے مسلمانوں کے جذبات کی جزوی ترجمانی ہے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ نظام تعلیم معیاری اور یکساں قومی زبان میں ،اسلامی اقدار وروایات کا امین

ہو جس کو بیک وقت ملک بھر کے تمام سرکاری، نیم سرکاری، نجی تعلیمی اداروں میں لاگو کیا جائے۔ مگر ابھی تک حکومت کی طرف سے اس پر کام صرف اس لئے شروع نہیں ہوا کہ بیرون سے تعلیم کے نام پر ڈالر آنا بند ہو جائیں گے پھر ہمارے حکمرانوں کی شاہ خرچیاں کیسے چلیں گی؟ ہمارے لیڈران کرم کو یہ بھی اچھی طرح علم ہے کہ اگر نظریاتی نصاب قوم کو دے دیا تو ملک میں تو اسلامی نظام کا راستہ ہموار ہو جائے گا اور تب ہم رہبروں کی بجائے یقیناً ایسے درجے میں ہوں گے جو قابل گرفت ہوگا تو یہ سیاستدان حکمران اپنے پاؤں پر کلہاڑی کیوں ماریں گے؟ اسی لئے قوم کو آج تک ایک نظام تعلیم، نہیں دیا گیا یہ لوگ یہی چاہتے ہیں کہ قوم کو تقسیم در تقسیم کرکے اپنے اقتدار کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے جاؤ۔ اگر ہمارا خیال، نقطۂ نظر غلط ہے تو حکمران قوم کو ان کی خواہشات کا امین نظام تعلیم کیوں نہیں دے رہے؟۔ پاکستانی قوم کو تقسیم در تقسیم کرنے میں طبقاتی نظام تعلیم نے زہر قاتل کی طرح کام دکھایا ہے اب ملک کے ہر کونے سے مختلف آوازیں سنائی دی جارہی ہیں جو ملک وملت کے مفاد میں ہر گز نہیں۔ اگر قوم کو ایک نظریاتی، حقیقی قوم بنانا ہے تو اہل علم کو اس پر بھی تحریکی صورت میں کام کرنا ہوگا کہ پاکستان کا نظام تعلیم بیرون چندے سے آزاد ہو تاکہ مسلم ماہرین تعلیم اسلام کے زریں اصولوں کو مد نظر رکھ کر پالیسیاں مرتب کریں اس سے منتشر پاکستانی ہجوم کو ایک قوم بنانے میں مدد ملے گی۔

ریڈ زون میں دفعہ 144 ۔۔۔۔ دہرا معیار کیوں؟

جب بھی دہرے معیار پر مبنی حالات وواقعات رونما ہوتے ہیں تو دل بہت زیادہ رنجیدہ ہوتا ہے آئے روز بہت سے واقعات دیکھنے پڑھنے کو ملتے ہیں جس میں دہرا معیار واضح نظر آتا ہے جن کی تفصیل یہاں بیان کرنا مشکل ہے دو واقعات کا موازنہ کرکے حکومت کی توجہ اسے ختم کرنے کی طرف دلانا چاہتے ہیں کہ گذشتہ روز ممتاز قادری کیس کی سماعت کے دوران احتجاج کرنے والے ایک مذہبی جماعت کے 95 کارکنان کو گرفتار کر لیا گیا جواز یہ پیش کیا گیا کہ جس احاطے میں احتجاج کیا گیا وہاں دفعہ 144 نافذ ہے لہٰذا یہاں احتجاج کرنے والے قابل گرفت ہیں یاد رہے کہ یہ لوگ پرامن احتجاج کر رہے تھے توڑ پھوڑ، جلاؤ گھیراؤ، افراتفری، لوٹ مار، بدامنی، نقص امن پیدا کرنا ان کا مقصد ہر گز نہیں تھا یہ ایک پرامن مطالباتی احتجاج تھا یعنی یہ حکومتی رٹ کو چیلنج نہیں کر رہے تھے یہ تو ایک عاشق رسول کی حمایت میں کیا جانے والا احتجاج تھا۔اس کے برعکس اگر ہم اس ماضی قریب میں ہونے والے دھرنوں کے ایام کو دوبارہ یاد کریں تو معلوم ہوگا کہ دو سیاسی جماعتوں نے چار ماہ تک کس طرح دفعہ 144 کو چیلنج کئے رکھا۔سرکاری اہم عمارتوں پر یلغار کی، قومی اسمبلی کے جنگلے توڑ کر وہاں ڈیرے لگالئے، عریانی فحاشی، بے حیائی، بے غیرتی کے جو مناظر قوم نے ٹی سکرینوں اور اخبارات کے

صفحات پر فروغ جمہوریت کے نام پر دیکھے کبھی بھولے نہیں جا سکتے تب بھی دفعہ 144 کا وہاں نفاذ تھا، لیکن دس پندرہ ہزار لوگوں کو جمع کرکے جس طرح حکومت رٹ اور دفعہ 144 کا جنازہ نکالا گیا پاکستان کی تاریخ میں ایسی بری مثال کہیں نہیں ملتی۔ان کے خلاف کیا اقدام کئے گئے؟ قوم کو بتایا جائے کہ کتنے لوگوں کو گرفتار کرکے سزا دی گئی ؟ کیا اس وقت تجزیہ نگاروں، دفاعی ماہرین نے اسے ملک وملت کے خلاف بغاوت قرار نہیں دیا تھا؟ بالکل ایسا ہی تھا مگر صرف حکومت بچانے کیلئے کیا کچھ نہیں کیا گیا ؟ یہ ایک راز ہے جو کبھی کسی موڑ ر ضرور ظاہر ہوگا مگر یہاں تبصرہ کرکے حکمرانوں اور انتظامیہ سے پوچھنا مقصود ہے کہ اتنے بڑھے طوفان بد تمیزی پر تو کچھ بھی نہ ہوا،آج بھی یہ قوتیں پاکستان میں سیاست کر رہی ہیں لیکن پاکستان کی مذہبی قوتوں کے ہاتھ پاؤں باندھنے کیلئے دہرا معیار کیوں استعمال کیا جارہا ہے ؟ یہ یک طرفہ ٹریفک کب تک چلتی رہے گی ؟مذہبی جماعت کے کارکنان کو گرفتار کرنے سے مراد ہمارے نزدیک تو یہ ہے ممتاز قادری کو سیکولر قوتیں تنہا کرنے کیلئے حکومتی پریشر ڈلوا رہی ہیں تاکہ ممتاز قادری کے حق میں کوئی صدائے احتجاج بھی بلند نہ کرے ایسے اقدام کے مثبت نتائج ہر گز برآمد نہیں ہوں گے ۔ہم کلمہ پڑھنے کے باوجود کب تک اپنے ملک وملت کے وفادار طبقے سے ناروا سلوک برتتے رہیں گے ؟اسلام کو دیوار سے لگا کر ہم کس کو خوش کرنا چاہتے ہیں؟ جب لال مسجد پر قیامت ٹوٹی تب بھی دینی قوتوں نے حوصلے سے کام لیا ملک وملت کے وسیع تر مفاد

کیلئے مثبت اقدام کی حمایت جاری رکھی مگر اس سانحہ کے اصل کردار کو نشان عبرت بنانے کی بجائے ایک ہیرو بنا کر اب پیش کیا جارہا ہے۔عاشق رسولؐ ممتاز قادری کے بارے میں قوم کا موقف ہے کہ وہ حق پر ہیں اگر اسلامی نظام ملک میں ہوتا تو آج مسلمانوں کے ہیرو ہوتے۔ان کا عدالت میں کیس بھی چل رہا ہے امید ہے کہ شریعت اسلامیہ پر مبنی قوم کے جذبات کی ترجمانی پر مبنی فیصلہ سپریم کورٹ جاری کرے گی۔

بر کیف قانون کا نفاذ اچھی بات ہے مگر یہ نفاذ سب کیلئے ہونا چاہیے جو بد قسمتی سے ہمارے ہاں نہیں ہے طاقت ور اپنی طاقت کے بل بوتے پر آج بھی سب کچھ غیر قانونی کرنے سے باز نہیں آرہے انھیں روکنے والا کوئی نہیں افسوس کا مقام ہے کہ ان کے حمایتی ملک کی کنٹرول اینڈ کمانڈ پر براجمان ہیں۔یہ بالکل غلط ہے کہ کوئی سیکولر جماعت یا گروہ جو مرضی کریں وہ جب چاہیں،جس وقت چاہیں جس کی مرضی پگڑی اچھالتے پھریں،جس کا مرضی سوشل،میڈیا ٹرائل کرتے پھریں انھیں کوئی پوچھنے والا نہ ہو اس غلط طریقے کو ختم کرنا ہوگا ملک میں جو افراتفری برپا ہے اس میں دہرے معیار کا بہت بڑا کردار ہے۔پاکستان سے جس دن دہرا معیار ختم ہوگیا ملک میں امن قائم ہو جائے گا۔یہاں دینی قوتوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ موجودہ صورت حال کے خاتمے کیلئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا اس ضمن میں پہلا کام یہ ہے کہ فروعی اختلافات کو بنیادی اختلاف قرار دینے کا سلسلہ بند کیا جائے،فرقہ واریت کو ہوا دینے سے مکمل طور پر گریز کیا جائے،ملک میں اسلامی نظام کے قیام کیلئے

یک نکاتی ایجنڈے پر مسالک ازم سے بالاتر ہو کر کوشش کی جائے۔

این اے 122 کا دنگل

الیکشن میں ٹرن آ وٹ کے حوالے سے پاکستان کی تاریخ تسلی بخش نہیں رہی ۔25 سے 35 فیصد کے درمیان ووٹ کاسٹ ہوئے ووٹ کاسٹنگ کا ریٹ کم ہونے کی کئی وجوہات ہیں پہلی وجہ ان میں ایک دینی طبقہ ہے جو اس نظام کو اسلامی خیال نہیں کرتا اس میں حصہ لینا فضول ترین سمجھتا ہے دوسرا طبقہ وہ ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ سیاست دانوں نے ہمارے کام کبھی نہیں کئے لہٰذا ووٹ کاسٹ ہی نہ کیا جائے یعنی پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں 65 فیصد طبقے کو ووٹ کاسٹ کرنے پر راضی نہیں کر سکیں، ریٹ بڑھانے کیلئے جید علمائے کرام کے فتوے بھی شائع کروائے گئے کہ ووٹ ایک امانت ہے اسے ضرور کاسٹ کیا جائے مگر 65 فیصد عوام کا یقین محکم ہو چکا کہ ووٹ کاسٹ نہیں کرنا اور یہ ووٹ کبھی کاسٹ نہیں ہوا اور نہ ہی ہوسکے گا کیونکہ مندرجہ بالا طبقہ کے تحفظات دور کرنا عالمی اور ملکی قائدین جمہوریت کے بس میں نہیں ہیں ۔اگر ضمنی الیکشن کے حوالے سے ووٹ کاسٹنگ کا تجزیہ کیا جائے تو اس کی تاریخ عام انتخابات کے مقابلے میں انتہائی کم رہی ہے جسے 20 سے 25 فیصد کہا جا سکتا ہے ۔اب لاہور کے این اے 122 کے ضمنی الیکشن ہونے جارہے ہیں اس حلقے سے ن لیگ کے سردار ایاز صادق ، تحریک انصاف کے علیم خان اور پی پی پی کے بیرسٹر عامر حسن میدان میں ہیں اس الیکشن کو ن لیگ اور

تحریک انصاف میں سے کسی ایک کی سیاسی موت سے گمان کیا جارہا ہے دونوں جماعتیں اپنی ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں.بڑے بڑے جلسے، جلوس ہو رہے ہیں کارنر میٹنگز منت سماجت، دولت، وسائل، تعلقات کا بے دریغ استعمال ہو رہا ہے میاں نواز شریف، سے، میاں شہباز شریف کی ہدایت پر ن لیگ کے وفاقی وزراء، صوبائی و قومی ممبران نے لاہور میں ڈیرے ڈال دیئے ہیں۔

دوسری طرف تحریک انصاف کے عمران خان، چوہدری سرور ودیگر تمام مرکزی قائدین حلقے میں دن رات متحرک نظر آتے ہیں۔ کہا جارہا ہے کہ اس حلقے میں سرکار کی طرف سے سرکاری ملازمین کو ن لیگ کے امیدوار کو ہر حال میں جتوانے کا ٹاسک دے دیا گیا ہے سرکاری وسائل بروے کار لانے کے الزامات لگ رہے ہیں ن لیگ کی طرف سے ایک بھیانک الزام جو تحریک انصاف پر لگایا گیا کہ تحریک انصاف یہودی اور ہندو لابی کی فنڈنگ سے چل رہی ہے، ن لیگ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے سرکاری نوکریوں، ٹھیکوں، مراعات کے وعدوں کا سہارا اور ہر طرح کے سرکاری وذاتی وسائل استعمال کرنے کا الزام بھی سننے میں رہا ہے۔ تحریک انصاف کے امیدوار علیم خان کس قدر دولت صرف کررہے ہیں کہا جارہا ہے کہ چند میٹر کے فاصلے پر دفتر کھولنے والے کو کرسیاں اور تیس ہزار دے رہے ہیں۔ علیم خان پر لینڈ قبضہ گروپ کا الزام بھی عام 12 ہے جس کے ابھی تک ثبوت نہیں دیئے جاسکے۔ تحریک انصاف اپنی دولت تعلقات، محنت کی بنیاد پر الیکشن جیتنا چاہتی،

ہے الیکشن کو شفاف بنانے کیلئے رینجر اور فوج کی تعیناتی بھی عمل میں لائی جارہی ہے جس سے دھاندلی کے نعروں میں کمی ہی نہیں رزلٹ تسلیم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ حالیہ الیکشن دونوں جماعتوں میں سے ایک کی سیاسی موت کا سبب بنے گا اگر ن لیگ جیت جاتی ہے تو عمران خان کے الزامات کی حیثیت ختم ہوجائے گی اور تحریک انصاف کو بلدیاتی الیکشن میں ناکامی ہوگی بلکہ تحریک انصاف کا صفایا ہوجائے گا کیونکہ تحریک انصاف کی سیاست کا محور و مرکز ہی دھاندلی ہے اگر یہ جھوٹ ثابت ہوگیا تو اس کی سیاست بھی دب جائے گی اور اگر ن لیگ کو ہزیمت ہوتی ہے تو تحریک انصاف کی پتنگ خوب اڑے گی مڈ ٹرم الیکشن کا مطالبہ زور پکڑ جائے گا بلدیاتی الیکشن میں اس کا فائدہ تحریک انصاف کو ہوگا ن لیگ بلدیاتی الیکشن میں کئی متوقعہ جیتنے والے حلقوں سے شکست کھا جائے گی۔ یہ بات ن لیگ کو کسی قیمت پر قبول نہیں کہ تخت لاہور ہمارے ہاتھ سے نکلے ،ن لیگ کی سرکاری وسائل سے لیس تجربہ کار ٹیم اور تحریک انصاف کی مال و دولت سے مزین امیدوار تخت لاہور پر قابض ہونے کیلئے نبرد آزما ہیں۔ یہ فیصلہ حلقے کی عوام نے کرنا ہے کہ لاہور ن لیگ کا ہے یا تحریک انصاف کا۔۔۔۔۔ تحریک انصاف کے بڑے جلسے عوامی طاقت کا مظاہرہ ضرور ہیں مگر بڑے جلسے الیکشن میں جیتنے کی کلید نہیں ہوا کرتے ۔فیصلہ الیکشن کے دن ہوتا ہے ایک تجزیہ نگار کا کہنا ہے کہ ن لیگ کی قیادت اس قدر قابل ہے کہ آخری لمحے تک الیکشن کی کایا پلٹ دینے کی صلاحیت رکھتی ہے اگر تحریک انصاف لاہور

پر قبضہ کرنے کی خواہش مند ہے تو اسے ن لیگ جیسا ٹیلنٹ اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا، جبکہ عوام کی ایک خاصی تعداد ن لیگ سے خائف نظر آتی ہے جو ن لیگ کے مقابلے میں کسی بھی امیدوار کی کامیابی دلوانے کیلئے سرگرم عمل ہے ن لیگ اور تحریک انصاف اس طبقہ کو کنٹرول کرنے کیلئے کوشاں ہے ایک اور طبقہ ہے جس نے اس الیکشن میں ہار یا جیت کا فیصلہ کرنا ہے جسے مذہبی طبقہ کہا جاتا ہے مبصرین کا کہنا ہے کہ اس حلقے سے ہار جیت کی مالا مذہبی طبقے کے پاس ہے مذہبی طبقہ نے جس کی حمایت کردی وہی جیتے گا اب دونوں جماعتوں کے قائدین مذہبی قائدین کے گرد بھی طواف کررہے ہیں میڈیا کی شاہہ سرخیوں میں مذہبی قائدین کی حمایت کے اعلانات ہو رہے ہیں یہ مذہبی طبقہ اس الیکشن میں ان جماعتوں کی اس وقت سب سے بڑی ضرورت بن گیا ہے ن لیگ سے ناراض مذہبی طبقہ اگر اپنی ناراضگی پر قائم رہا تو ن لیگ تخت لاہور سے ہاتھ دھو بیٹھے گی۔اب دیکھتے ہیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔لیکن مذہبی طبقے کو ہمارا حقیقت پر مبنی پیغام یہ ہے کہ وہ اس حقیقت کو سمجھے کہ حکومت جس پارٹی کی بھی ہو اس نظام کے تحت لیڈرشپ انہی کی ہو گی جو سود ختم کرنے کو تیار نہیں ہیں جبکہ قرآن وسنت میں سود کو اللہ ورسولؐ سے کھلی جنگ قرار دیا ہے اور عدالتیں اس قدر بے بس ہیں کہ یہ حکمران قرآن وسنت پر عدلیہ کے احکامات کو بھی خاطر میں نہیں لاتے کیوں؟ اس لئے کہ ان کی کنٹرول اینڈ کمانڈ موجودہ قائم نظام کے بانیوں کے پاس ہے جو قرآن وسنت کو نہیں انسان ساختہ قوانین کو نافذ کروانا

ان کی منزل ہے۔ آسمانی قوانین کے ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ،مذہبی قوتوں کو چاہیے کہ وہ مسنون طریقے سے یک نکاتی نفاذ اسلام کے ایجنڈے پر عمل کریں تاکہ ملک کی تقدیر کے فیصلے قرآن وسنت کے مطابق ہو سکیں بصورت دیگر یہ سیاسی بازی گر مذہبی قوتوں کو ایسے ہی ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرتے رہیں گے۔ بر کیف تجزیاتی تجربات یہی بتاتے ہیں کہ اگر حکومت سرکاری وسائل ،اثرورسوخ کا استعمال نہ کرے اور تحریک انصاف بے دریغ مال ودولت نہ لوٹا کر لوگوں کے ضمیروں کو نہ خریدے تو تب حقیقی فتح وشکست کا فیصلہ ہوگا ،11 اکتوبر کو ہونے والی فتح یا شکست مال ودولت ،وسائل کے بل پر ہوگی نہ کہ میرٹ پر۔ ہم یہاں یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ الیکشن کمیشن پر فرض عائد ہوتا ہے کہ حد سے زیادہ اخراجاتکرنے والے امیدوار کے خلاف بعد از تحقیق کاروائی بھی عمل میں لائے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ تحریک انصاف ہی وہ جماعت ہے جس نے ن لیگ کی نیند حرام کردی ہیں اور ن لیگ کو اپنا قلعہ لاہور بچانے کیلئے اس قدر جدوجہد کرنا پڑ رہی ہے جتنی کبھی نہیں کرنے پڑی۔ اگر لاہور کے ضمنی الیکشن میں 60 فیصد ٹرن آؤٹ آتا ہے تو ہم سمجھیں گے کہ 65 فیصد طبقہ میں سے ایک تعداد نے ووٹ کاسٹ کرکے نظام میں شمولیت اختیار کرلی اگر یہ سیاسی جماعتیں اتنی جدوجہد کے بعد بھی ٹرن آوٹ میں اضافہ نہیں کرپاتیں تو پھر ہم سمجھیں گے کہ ووٹ مخالف طبقہ ابھی تک وہیں ہے جہاں کھڑا تھا۔

عاشق رسول ﷺ کو پھانسی اور سود حلال ؟

عاشق رسولؐ ملک ممتاز حسین قادری کی اپیل خارج ہونے پر ملک بھر سے جید علمائے کرام کا رد عمل دیکھنے میں آ رہا ہے یہ سلسلہ اس وقت شروع ہوا جب سپریم کورٹ نے ممتاز قادری کی اپیل مسترد کرکے انسداد دہشت گردی کا فیصلہ بحال رکھا، تفصیلات کے مطابق جو فیصلہ اسلام آباد ہائی کورٹ نے کیا تھا اسے کالعدم قرار دے دیا گیا عدالت نے ممتاز قادری کی سزائے موت برقرار رکھنے کا حکم دیتے ہوئے انسداد دہشت گردی کا فیصلہ بحال کردیا۔ دوران سماعت وفاق کی طرف سے موقف اپنایا گیا کہ توہین رسالتؐ کا قانون موجود ہے لیکن وہ کسی کو انفرادی طور پر یہ حق نہیں دیتا کہ خود ہی فیصلہ کرے، اس کا فیصلہ عدالت ہی کر سکتی ہے۔ ممتاز قادری کے وکیل نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ میرے موکل نے توہین رسالتؐ کرنے پر سلمان تاثیر کو قتل کیا۔ ماضی قریب کے چیف جسٹس افتخار چوہدری کے دور میں تاریخ ساز فیصلے کئے گئے جس کے باعث قوم کا عدالتوں پر اعتماد بڑھا لیکن اب پے در پے ایسے فیصلے ہو رہے ہیں جو سابقہ عدلیہ کے اثر و رسوخ، بحالیٔ اعتماد میں کمی کا باعث بن رہے ہیں۔ ممتا قادری کا فیصلہ اور سود پر عدلیہ کی کاروائی اس کی زندہ و جاوید کہانیاں ہیں ممتاز قادری کا تازہ فیصلہ عدلیہ کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھنے کے باوجود قوم کو منظور نہیں اسی لئے تو ملک بھر سے اس

کے خلاف صدائے احتجاج بلند ہو رہی ہے۔ یہی علمائے کرام تھے جن کے فتوؤں سے خود کش حملے حرام قرار دیئے گئے تھے آج ان علمائے کرام کا ہی کہنا ہے کہ حالیہ فیصلہ غیر اسلامی اور غیر شرعی ہے۔اب علمائے کرام کے فتوؤں پر عمل کیوں نہیں کیا جارہا؟کیا پاکستان قرآن وسنت کو سپریم لاء کے طور پر تسلیم کرنے کو تیار نہیں؟ اگر ایسا ہے تو پھر آئین پاکستان کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے ؟سلمان تاثیر نے جب شاتم رسول کی حمایت اور ناموس رسالتؐ ایکٹ کے خلاف بیانات داغے تو حکومت نے فوری طور پر اس گستاخی کے خلاف ایکشن کیوں نہ لیا؟ ہم سمجھتے ہیں کہ سلمان تاثیر کے قتل کی اصل ذمہ دار اس وقت کی حکومت اور سیاستدان ہیں جنھوں نے سلمان تاثیر کے خلاف عملی اقدام نہ کئے۔حکومتی ہٹ دھرمی کے باعث ممتاز قادری جیسے لاتعداد عاشقان رسولؐ کی جذبات مجروح ہوئے اور تادیبی کاروائی کا سوچنے لگے اللہ تعالیٰ نے ناموس رسالتؐ کے تحفظ کا کام تب غازی ممتاز حسین قادری سے لیا۔کیاآج اس امت مسلمہ کے ہیرو عاشق رسول کو اس پاکستان میں سزائے موت دی جائے گی جو شمع رسالتؐ کے، پروانوں کے خون سے معرض وجود میں آیا؟انگریز دور میں بھی ایسے ہی غیر شرعی فیصلے ہوں اور قیام پاکستان کے بعد بھی تو پاکستان پھر کیوں بنایا تھا؟کیا اس فیصلے کے بعد نظریہ پاکستان دفن نہیں ہو جاتا؟ اس فیصلے پر افسوس ہوا علمائے دین اور دینی جماعتوں کے قائدین کا کہنا ہے کہ ممتاز قادری مجرم نہیں عاشق رسولؐ ہے، عاشق رسولؐ کی غیر شرعی سزا پر قوم مضطرب ہے۔صدر مملکت اختیارات کا

استعمال کرتے ہوئے ممتاز قادری کی سزائے موت ختم کرنے کا اعلان کریں۔کچھ دینی جماعتوں کے قائدین کا کہنا ہے کہ اس فیصلے سے ثابت ہوگیا کہ پاکستان میں فیصلے قرآن وسنت کے خلاف ہو رہے ہیں اگر اسلام کا عادلانا نظام خلافت قائم ہوتا تو ممتاز قادری حکومتی سطح پر مسلمانوں کے ہیرو ہوتے مسلمانوں کو ممتاز قادری کی رہائی کیلئے میدان عمل میں اترنا ہوگا۔اہلیان پاکستان کو ایسے فیصلے کی امید نہ تھی۔

دوسرا مسئلہ سود کے خاتمے کی رٹ خارج ہونے کا ہے جو عدالت نے کی۔اس پر بھی علمائے کرام کا موقف سامنے آچکا کہ سودی لین دین اللہ ورسولؐ سے کھلی جنگ کے ساتھ ساتھ آئین پاکستان کے بھی منافی ہے،حکومت اپنی آئینی ذمے داریاں پوری کرتے ہوئے ملک کو سودی نظام سے پاک کرے،طویل عرصے سے سودی نظام کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ نہ ہونا اور سود جیسے گناہ کو ہلکا لینا افسوس ناک ہی نہیں تباہ کن بھی ہے۔علمائے کرام کا کہنا ہے کہ شریعت کورٹ اس پر جلد فیصلہ کرے۔نص قطعی سے سود حرام ہے کسی شکل میں بھی اس کا جائز ہونا ثابت نہیں۔ہماری معیشت سود پر پل رہی ہے ہر پاکستانی کی جیب میں موجود پیسہ سود سے پاک نہیں کیونکہ وفاقی سطح پر سود کا راج ہے جو درجہ بدرجہ ہر فرد تک جاتا ہے۔اب قوم شریعت کورٹ کی طرف دیکھ رہی ہے کیا فیصلہ آتا ہے؟شریعت کورٹ کو چاہیے کہ اس کا فیصلہ ہفتوں کی بجائے دنوں میں کرے۔لیکن ایسا ہوتا دکھائی نہیں

دے رہا اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک خاص لابی نہیں چاہتی کہ ملک سے سود ختم ہو۔ان کا موقف ہے کہ سود اس وقت دنیا بھر میں رائج ہے دنیا سے الگ تھلگ رہ کر ہم لین دین نہیں کر سکتے۔ان کی خدمت میں جواباً گذارش ہے کہ جب مدینہ میں اسلام کا نظام قائم ہوا تو اللہ کے رسولؐ نے سود کی حرمت کا اعلان کر دیا یعنی سود کی حرمت کیلئے عملاً اسلامی سٹیٹ کا ہونا ضروری ہے جو اسلام کی نمائندہ ہو۔پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا مگر بد قسمتی سے آج تک یہاں سیکولر لابی نے اسلام کی راہ میں رکاوٹ ڈالے رکھی ۔اگر اسلام عملاً نافذ ہوتا تو قوم اللہ ورسولؐ سے جنگ والی کیفیت میں نہ ہوتی۔یاد رکھیں جہاں اسلام نافذ ہوتا ہے وہاں توہین رسالتؐ اور سود جیسی بیماریاں حرف غلط کی طرح مٹ جاتی ہیں۔مذہبی قائدین جو سود کے خلاف عملاً پیش پیش ہیں ان سے گذارش ہے کہ پہلے مسنون طریقے سے نفاذ اسلام کے یک نکاتی ایجنڈے پر تو آئیں ،ریاست موجود ہے مگر اسلام نہیں اس کا ذمہ دار کون ہے؟صاف ظاہر ہے اس کے اصل ذمہ دار دینی لوگ ہیں جنھوں نے اسلام کی بجائے مسلک عزم کو فروغ دیا آج نہتے ہو گئے ہیں سر عام اللہ ورسولؐ سے بغاوتیں ہو رہی ہیں کوئی مثبت اقدام نہیں ،کیونکہ تادیبی کاروائی کرنے والا کوئی نہیں۔۔۔۔۔بر کیف !ہم حکومت سے گذارش کرتے ہیں کہ خدارا !آپ بھی خود کو مسلمان کہلاتے ہو اللہ ورسولؐ سے کھلی جنگ وبغاوت ہمیں تباہ کر دے گی اگر تم حکمرانوں نے خود کش حملوں کے فتوؤں کو دین سمجھ کر قبول کیا تو آج ناموس رسالتؐ ،ممتاز قادری کیس اور سود پر

علمائے کرام کے فتوؤں پر عمل کیوں نہیں کیا جا رہا؟کیا پاکستان کو خانہ جنگی کی طرف دھکیلنے کا ذمہ تم سیاستدانوں، حکمرانوں کا عزم تو نہیں؟ قوم کو سوچنا ہوگا کہ اپنے، دین، ایمان، پاکستان کی حفاظت کیلئے اسلام کی طرف کیسے آنا ہے ؟ پاکستان کی دینی قیادت کو ان فیصلوں کے بعد نفاذ اسلام کی جدوجہد تیز کرنے کیلئے نئے منصوبے سے کام کا آغاز کرنا ہوگا۔ پاکستان کے اسلامی تشخص کو مجروح کرنے والے بااثر لوگوں کے چہروں کو بے نقاب کرنا بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔آخر میں ہم یہی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔جہاں اسلام کے علاوہ جو بھی نظام لایا جائے گا وہ مسلمانوں سے یہی برتاؤ کریگا جو آج کا رائج نظام غیر کر رہا ہے۔ان کے ذریعے پاکستان کو ترقی نہیں مل سکتی۔اسلامی اقدار، قوانین سے راہ فرار نظریہ پاکستان سے کھلی بغاوت ہے جو اہلیان پاکستان کو کسی قیمت پر قبول نہیں۔حکمرانوں، سیاستدانوں کو ہوش کے ناخن لینا ہوں گے۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کا عہد خلافت

حضرت عمر فاروقؓ اسلام کی وہ جلیل القدر شخصیت ہیں جن کے لئے اللہ کے رسول ﷺ کے مقدس ہاتھ باگاہ الٰہی میں اٹھے ،اللہ تعالیٰ سے نبی مکرم ﷺ نے سیدنا عمر فاروقؓ کو خود مانگا کہ اللہ اے ! اگر تو چاہتا ہے کہ اسلام کو عزت ملے تو عمر ابن خطاب یا عمرو ابن شہام (ابو جہل) میں سے کسی ایک کو اسلام کی دولت سے سرفراز کر دے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت فاروق اعظمؓ کو اسلام کی دولت سے مالا مال فرمایا یعنی سب صحابہ کرامؓ نبی اکرم ﷺ کے مرید ہیں جبکہ سیدنا فاروق اعظمؓ مراد ہیں جب حضرت عمر فاروقؓ مسلمان ہوئے تو آپؓ کے رعب و جلال کی وجہ سے کسی کافر میں ہمت نہ ہوئی کہ مسلمانوں کو خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے سے روک سکے۔ حضور ﷺ کا ہر حکم اپنے لئے حرف آخر سمجھتے تو ایک مرتبہ کسی منافق نے حضور ﷺ کا فیصلہ سننے کے بعد حضرت عمر ابن خطابؓ سے فیصلہ کروانے کا ارادہ کیا جب آپؓ سے فیصلہ کروانے وہ لوگ گئے تو فریق اول نے بتایا کہ آپؓ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے پہلے فیصلہ میرے حق میں کر دیا ہے یہ شخص اب آپؓ کا فیصلہ چاہتا ہے تو اس پر حضرت عمرؓ اندر گئے تلوار لے کر باہر آئے اور اس منافق کا سر تن سے جدا کرتے ہوئے فرمانے لگے جو نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کے بعد اپنا فیصلہ عمرؓ سے کروانے آئے گا

تو پھر عمرؓ کا فیصلہ یہ ہو گا حضرت عمرؓ نے متعدد بار حضور ﷺ کو مشورہ دیا اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن بنا کر نازل کر دیا حضرت عمرؓ کے بارے میں حضور کا فرمان ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا مگر میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں مزید فرمایا عمرؓ کو دیکھ کر شیطان بھاگ جاتا ہے ۔حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے عہد، خلافت میں عدل و انصاف کی ایسی مثالیں رقم کیں کہ جن کی نظیر آجتک کوئی پیش نہ کر سکا حضرت عمر فاروقؓ نے ایسا نظام عدل قائم کیا کہ دریا،زمین،درندے آپؓ کا حکم ماننے پر مجبور ہو گئے۔

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کا دور خلافت سادگی ،خدمت خلق،انصاف کے عملی نمونہ سے عبارت تھا آپ کا مرکزی دفتر مسجد نبوی تھا اسی مرکز سے دنیا کی بڑی بڑی قوتوں کو زیر وزبر کرنے اور اطراف عالم میں پیغام اسلام پہنچانے کے فیصلے صادر ہوتے ۔فاروق اعظم 22 جمادی الثانی 13 ہجری کو منصب خلافت پر فائز ہوئے تو آپؓ نے اپنے دور خلافت میں اسلام کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے حتیٰ کہ کافر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اگر دنیا میں ایک عمر اور ہوتا تو کفر کا نام و نشان مٹ جاتا حضرت عمرؓ کا عدالتی نظام دور حاضر کی طرح کا نہ تھا بلکہ انتہائی آسان اور سہل ،انصاف آپکی خصوصیات میں سے ہے یہاں کسی قسم کی رشوت،سفارش یا جھوٹی گواہی ،جانبداری اور بے ایمانی کا تصور نہ تھا خلیفہ وقت بھی عدالت کے روبرو پیش ہو کر جواب دینے کا پابند

تھا۔

حضرت عمر فاروقؓ جب خلیفہ بنے تو آپؓ نے فرمایا۔ مجھے تم سے آزمایا جا رہا ہے اور تمہیں مجھ سے میں پیشر ووں کے بعد تم پر جانشین بن رہا ہوں جو چیز ہمارے سامنے ہو گئی (یعنی مدینہ میں) اسے ہم شخصی طور پر انجام دیں گے اور جو غائب ہو گی تو اس کے لئے قوی اور قابل افراد کو مامور کریں گے جو اچھا کام کرئے گا اس پر ہمارا احسان بھی زیادہ ہو گا جو برائی کرئے گا اُسے ہم سزا دیں گے اللہ تعالیٰ تمہیں اور ہمیں معاف کرئے۔ امام ابن قیم جوزیؒ نے سیرۃ عمر بن خطابؓ کے صفحہ 71 پر ارکان دولت اور افسران بالا کے بارے میں حضرت عمرؓ کا وہ قول نقل کیا ہے جس کے مطابق حکومتی خزانہ کے بارے میں اُن کے فرائض کا پتہ چلتا ہے کہ ایک مختصر جملے میں خلیفہ دوم کتنے جامع اور منفرد احکام جاری کرتے تھے۔ وہ شخص جو مسلمانوں کے امور کا نگران بنا وہ اُن کا غلام ہے ان کی خیر خواہی اور ان کی امانتوں کا پاس اسی طرح فرض ہے جس طرح غلام پر اپنے آقا کے سلسلے میں حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ میں بادشاہ ہوں یا خلیفہ تو حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا اگر مسلمانوں کی ریاست کے حق سے ایک درہم بھی کم یا زیادہ وصول کریں اور اسے حق کے سوا کسی اور مصرف میں خرچ کریں تو آپ خلیفہ نہیں بادشاہ ہیں یہ سن کر حضرت عمرؓ کے آنسو جاری ہو گئے۔ محمد بن سعدؒ آگے لکھتے ہیں یہ سن

کر لوگوں نے آپکو اطمینان دلایا کہ آپؓ کا طرز عمل وہی ہے جو خلیفہ کا ہونا چاہیے اس پر عمرؓ خاموش ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں بڑے اہتمام کے ساتھ خلیفہ اور رعایا کے حقوق، اختیارات اور سلطنت و حکومت کے نظم کے متعلق ایک اہم خطبہ دیا جسکے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

صاحبو! کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کی معصیت الٰہی میں اسکی اطاعت کی جائے کسی حاکم کیلئے جائز نہیں کہ وہ رعایا کے مال میں کمی بیشی کی اجازت دے صرف تین طریقے ہیں جن کے اختیار کرنے سے مال کا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ 1۔ یہ کہ حق کے ساتھ وصول کیا جائے 2۔ حق میں صرف کیا جائے 3 ناجائز طریقے سے خرچ نہ کیا جائے ۔ میری اور تمہارے مال کی مثال یتیم کے ولی کی ہے کہ اگر میں متمول ہوں گا تو خود ہی اس سے احتراز کروں گا میں کسی کو یہ موقع نہ دوں گا کہ وہ کسی پر ظلم کرے اگر کسی نے ایسا کیا تو میں اس کے چہرے کو اپنے پاؤں سے مسل دوں گا مجھ پر تمہارے حق میں جن کو میں اسلئے بیان کرتا ہوں کہ تم ان کے بارے میں مجھ سے مطالبہ کر سکو (تاریخ یعقوبی)۔ جب قاضی شریح مسند انصاف پر بٹھائے گئے تو حضرت عمرؓ نے ان کے نام حکم نامہ میں تحریر فرمایا کہ نہ کچھ خریدو نہ بیچو، نہ رشوت لو، عسکری کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ وہ پہلے شخص ہیں جن کو امیر المومنین سے موسوم کیا گیا آپکی اولیات میں خاص طور پر قابل ذکر باتیں یہ ہیں۔

آپ نے بیت المال قائم کیا، ماہ رمضان میں تراویح با جماعت جاری فرمائی، سب سے پہلے تاریخ وسال ہجری جاری کیا، لوگوں کے حالات معلوم کرنے کیلئے راتوں کو آبادی کا گشت کیا، ہجو مذمت کرنے والے لوگوں پر حد جاری فرمائی، شراب پینے والے پر اسی کوڑے لگوائے، متعہ کی حرمت کو عام کیا اور اسے کسی فرد کے لئے بھی جائز نہ کیا، جن لونڈیوں سے اولاد ہو جائے انکی خرید وفروخت ممنوع قرار دے دی، نماز جنازہ میں چار تکبیریں پڑھنے کا حکم دیا، دفاتر قائم کئے اور وزارتیں معین و مقرر فرمائیں، سب سے زیادہ فتوحات حاصل کیں، مصر سے بحر ایلہ کے راستے مدینہ منورہ غلہ پہنچانے کا بندوبست کیا، صدقہ کا مال اسلامی امور پر خرچ کرنے سے روکا، گھوڑوں پر زکوۃ وصول کی گئی، ترکہ اور ورثے کے مقررہ حصوں کی تقسیم کا نفاذ فرمایا شہروں میں قاضی مقرر فرمائے، کوفہ، بصرہ، جزیرہ، شام اور موصل کے شہر آباد کئے حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں محکمہ پولیس محکمہ ڈاک محکمہ فوج جیسے اہم شعبہ جات کا اجراء کیا علاوہ ازیں آپکے دور خلافت میں اہم شاہراوں کی تعمیر بھی ہوئی، آپ کے دور حکومت میں قیصرو کسریٰ، دمشق، بصرہ، ایلہ، نیشاپور، الجزیرہ، قصیاریہ مصر، اسکندریہ اور نہاوند فتح کئے آپؓ نے سلطنت کے تمام مفتوحہ علاقوں کا دورہ کیا ہر ہر علاقے ہر ہر شہر میں کھلی کچہریاں لگائیں مواقع پر احکامات جاری کئے حکمرانوں کے دروازے پر دربان مقرر کرنے پر پابندی لگائی آپؓ کا

دور اسلامی تاریخ کا درخشندہ دور ہے اس عہد کی کہانیاں تمام مذاہب میں ضرب المثل بن گئی ہیں ایڈورڈ گبن، روسو، ویدرک، سرناڈشا، برہرواور عیسائی، یہودی کمیونسٹ سبھی حکمران آپکے طرز زندگی دستور مملکت پر آج تک رطب اللسان ہیں۔

حضرت عمرؓ 24 ہجری یکم محرم کو نماز فجر میں ایک ایرانی ابولولو فیروز نجوسی کے ہاتھوں زخمی ہو کر جام شہادت نوش فرما گئے آپ کو روضہ رسول ﷺ نے نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

عہد فاروقؓ کے ناقابل فراموش واقعات

☆ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمرؓ کے عہد خلافت میں ایک لڑکے کو زنا کے جرم میں سزا دینے کیلئے لیجایا جارہا تھا (واضح رہے کہ اسلام میں شادی شدہ زانی کیلئے سنگسار اور غیر شادی شدہ کیلئے اسی کوڑے بطور سزا ہیں) وہ لڑکا اونچی اونچی آواز سے پکار رہا تھا کہ میں بے گناہ ہوں مجھے سزا نہ دی جائے حضرت علیؓ کا وہاں سے گزر ہوا تو حضرت علیؓ نے اس لڑکے کی پکار سن کر سرکاری اہلکاروں کو روکنے کا حکم فرمایا اور لڑکے سے پوچھا کیا معاملہ ہے؟لڑکے نے حضرت علیؓ سے کہا کہ جناب! جس جرم کی نسبت میری طرف کی جارہی ہے وہ میں نے نہیں کیا، دعویٰ کرنے والی میری ماں ہے۔حضرت علیؓ نے فرمایا اس کی سزا کو روک دیا جائے میں اس کیس کو دوبارہ سن لوں۔اگر یہ لڑکا گناہ گار ہوا تو تب سزا دینا۔دوسرے دن حضرت علیؓ نے عورت اور لڑکے کو عدالت میں طلب فرمایا لیا، عورت سے پوچھا کیا اس نے تیرے ساتھ غلط کام کیا ہے؟ اس نے کہا ہاں، پھر حضرت علیؓ نے لڑکے سے پوچھا یہ عورت تیری کیا لگتی ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ یہ میری ماں ہے، عورت نے اسے بیٹا ماننے سے انکار کردیا، فیصلہ سننے کیلئے لوگوں کا بہت زیادہ ہجوم جمع تھا، حضرت علیؓ نے فرمایا تو اچھا پھر ایعورت! میں اس لڑکے کا تیرے ساتھ اتنے حق مہر کے بدلے نکاح کرتا ہوں تو عورت چیخ اٹھی کہ اے علیؓ! کیا کسی بیٹے

کا ماں کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہے؟ حضرت علیؓ نے استفسار فرمایا کہ کیا مطلب ؟ تو اس عورت نے جواب دیا کہ اے علیؓ ! یہ لڑکا تو واقعی میرا بیٹا ہے اس پر حضرت سیدنا علیؓ نے فرمایا کہ کیا کوئی بیٹا اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کر سکتا ہے ؟ عورت نے کہا کہ نہیں ۔حضرت سیدنا علیؓ نے فرمایا تو پھر تو نے اس اپنے بیٹے پر ایسا الزام کیوں لگایا؟ تو عورت نے جواب دیا۔اے علیؓ ! میری شادی ایک امیر کبیر شخص سے ہوئی تھی اس کی بہت زیادہ جائیداد تھی یہ بچہ ابھی کمسن ،دودھ پیتا ہی تھا کہ میرا خاوند مر گیا،تو میرے بھائیوں نے مجھے کہا کہ یہ لڑکا تو اپنے باپ کی جائیداد کا وارث ہے اس کو کہیں چھوڑ آؤ میں اسے کسی آبادی میں چھوڑ آئی ،ساری جائیداد میری اور میرے بھائیوں کی ہو گئی یہ لڑکا بڑا ہوا تو ماں کی محبت نے اس کے دل میں انگڑائی لی ،یہ ماں کو تلاش کرتا کرتا، میرے تک پہنچ گیا میرے بھائیوں نے مجھے پھر ورغلایا کہ اس پر جھوٹا الزام لگا کر اس کی زندگی کا سانس ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا جائے تو میں نے اپنے ہی بیٹے پر جھوٹا الزام اپنے بھائیوں کی باتوں میں آ کر لگا دیا۔حقیقت یہ ہے کہ یہ میرا بیٹا ہے ،اور بالکل بے گناہ ہے۔جب اس قضیئے کا علم امیر المومنین ،خلیفتہ المسلمین ،خلیفہ دوئم سیدنا عمر ابن خطابؓ کو ہوا تو آپؓ نے فرمایا کہ اگر آج علیؓ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتا۔

☆خلیفہ دوئم سیدنا عمرؓ کا عہد خلافت عدل وانصاف کا حسین دور تھا کسی کے

ساتھ ناانصافی کا تصور بھی نہیں تھا،ایک دفعہ ایک بوڑھی عورت حضرت سیدنا عمرؓ کے پاس آئی اور کہاکہ اے امیر المومنین میں مٹی کا تیل لے کر آ رہی تھی کہ زمین پر گر گیا اور زمین نے اسے جذب کر لیا، اس عورت نے کہا کہ میرا مٹی کا تیل زمین سے واپس لے کر دو، حضرت عمرؓ اس جگہ گئے جہاں زمین نے مٹی کا تیل جذب کیا تھا، زمین پر دھرا مار کر فرمایا اے زمین ! اس عورت کا تیل واپس کرو، عمرؓ نے کونسا تیرے اوپر ظلم کیا ہے ؟ تاریخ شاہد ہے کہ وہاں سے مٹی کے تیل کا چشمہ جاری ہوگیا۔

☆ختم نبوت کے مسلہ پر قائم ہونے والے مسلیمہ کذاب کے خلاف اسلام کے عظیم الشان معرکے میں حضرت عمر فاروقؓ کے بھائی حضرت زید بن خطابؓ بھی شہید ہوئے تھے جب لشکر اسلام واپس ہو کر مدینہ پہنچا تو حضرت عمرؓ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے جو اس لڑائی میں شریک تھے فرمایا : کیا بات ہے تمہارے چچا تو اس لڑائی میں شریک ہوں اور تم زندہ رہو، تم زیدؓ سے پہلے کیوں نہ مارے گئے ؟ کیا تمہیں شوق شہادت نہ تھا؟ جناب عبداللہؓ نے عرض کیا، چچا جان اور میں نے حق تعالیٰ سے شہادت کی دعا اکٹھے مانگی تھی، ان کی دعا قبول ہوئی اور میں اس شہادت سے محروم رہا حالانکہ میں نے دعا میں کمی نہ کی تھی۔،

☆قبیلہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے حیرہ کے ایک عیسائی کو قتل کر دیا، حضرت

عمرؓ نے حکم دیا کہ قاتل کو مقتول کے ورثہ کے سپرد کردو۔ چنانچہ وہ قاتل جو مسلمان تھا، مقتول کے وارث حسین کے سپرد کردیا گیا، اس نے اسے اپنے عزیز کے بدلے قتل کردیا۔

☆ایک معاملے میں حضرت عمرؓ ایک فریق تھے، ان کا ایک لڑکا عاصم مطلقہ بیوی سے تھا لیکن انہوں نے کافی عرصہ تک اس بچے کی خبر نہ لی تھی اور وہ اپنی والدہ ہی کے پاس، تھا۔ ایک دن حضرت عمرؓ کو موضع جتا جانے کا اتفاق ہوا، جہاں انہوں نے مسجد کے قریب ہی بچے کو دیکھ لیا محبت پدری سے مجبور ہو کر انہوں نے لڑکے کو اٹھا لیا اور اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہا، اسی اثناء میں لڑکے کی نانی جس نے اس بچے کی پرورش کی تھی آ گئی اور جھگڑا کرنے لگی، دونوں فریق حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں پہنچے اور دونوں نے بچے کی تولیت کا دعویٰ کیا۔ خلیفہ نے فریقین کی بات سن کر نابالغ بچے کی بہبود کی خاطر فیصلہ حضرت عمرؓ کے خلاف دے کر بچے کو نانی کو سپرد کردیا۔

☆خلیفہ ثانی سیدنا عمر ابن خطابؓ کے عہد خلافت میں ایک شخص نے سیدنا عمر ابن خطابؓ سے شکایت کی کہ اے امیر المومنین گورنر مصر حضرت عمرو بن العاصؓ کے بیٹے محمد بن عمرؓ و نے میری پشت پر آٹھ کوڑے مارے ہیں اور کہتا ہے کہ میں گورنر کا بیٹا ہوں خلیفۂ دوئم نے حکم فرمایا کہ محمد بن عمرو کو

گرفتار کرکے لایا جائے اور عمرو بن العاصؓ کو بھی پیش ہونے کا حکم دیا۔جب محمد بن عمروؓ کو گرفتار کرکے لایا گیا تو حضرت عمرؓ نے اس آدمی سے کہا کہ گورنر کے بیٹے محمد بن عمرؓ و کی پشت پر آٹھ کوڑے مارو۔اس متاثرہ شخص نے گورنر کے بیٹے کی پشت پر کوڑے مارے تو حضرت عمرؓ بن خطاب نے اس آدمی سے کہا کہ اب عمرو بن العاصؓ کی پشت پر بھی ایک کوڑا مارو تاکہ اسے پتا چلے کہ اس کا بیٹا کیا کرتا ہے ؟اس پر اس آدمی نے کہا کہ اے امیر المومنین !عمرو بن العاصؓ نے تو مجھے کوئی کوڑا نہیں مارا لہٰذا میں انھیں معاف کرتا ہوں۔اس کے بعد خلیفۂ دوئم عوام کے جم غفیر کے سامنے گورنر مصر حضرت عمرو بن العاصؓ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا اے عمرو بن العاصؓ تمھیں کیا ہوگیا ؟لوگوں کو تم نے کب سے اپنا غلام بنانا شروع کردیا ہے حالانکہ ان کی ماؤں نے انھیں آزاد جنا تھا۔ ایک جرمنی کی پارسی لڑکی اس واقعہ کی وجہ سے حضرت عمرؓ بن خطاب سے اس قدر) متاثر ہوئی کہ اس نے سیرت سیدنا عمرؓ پر 7000 انگریزی کی کتب جمع کیں اور ایک انٹرنیشنل لائبریری بنائی اور اس نے ایک بین الاقوامی سیمینار منعقد کیا جس میں 1000 دنیا کے بڑے دانشوروں نے شرکت کی اس نے مقالہ پیش کیا جسمیں یہ اعتراف کیا گیا کہ انسانی حقوق کا سب سے بڑا علمبردار سیدنا عمر بن خطابؓ ہے کیونکہ حضرت عمرؓ نے انسانوں کو تمام بنیادی حقوق دیئے اور آپؓ کے ان الفاظ " اے عمرو بن العاصؓ تمھیں کیا ہوگیا ؟لوگوں کو تم نے کب سے اپنا غلام بنانا شروع کردیا ہے؟" نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا۔

☆ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروقؓ گلیوں میں گشت کر رہے تھے ایک بوڑھی عورت آپؓ سے ملی اس نے شکوہ شروع کر دیا کہ میں بہت پریشان ہوں میرا کوئی پرسان حال نہیں خلیفہ میرا خیال نہیں رکھتا، میری خبر گیری نہیں کر رہا۔ وہ عورت نہیں جانتی تھی کہ یہ شخص جس سے میں بات کر رہی ہوں وہی مسلمانوں کے خلیفہ ہیں، حضرت عمرؓ نے اس عورت سے پوچھا کہ اماں جی آپ نے حضرت عمرؓ کو اپنے حالات سے آگاہ کیا ہے کبھی ؟اس پر عورت نے جواب دیا کہ میں کیوں بتاؤں ۔حضرت عمرؓ نے کہا کہ اماں جی اگر آپ عمرؓ کو نہیں بتائیں گی تو عمرؓ کو کس طرح علم ہوگا اور آپ کا مسئلہ کیسے حل ہوگا ؟عورت نے جواب دیا کہ اگر عمرؓ میرے حالات کی خبر نہیں رکھ سکتا تو اس کو کس نے کہا تھا کہ مسلمانوں کا خلیفہ بنے ؟اس جواب پر حضرت سیدنا عمر ابن خطابؓ چونک گئے اور فوری اس کی شکایت کا ازالہ کیا اور خبر گیری کی مہم اور تیز کر دی۔ (آج کرہ ارض پر نبی اکرمؐ ، صحابہ کرامؓ کا قائم کردہ نظام خلافت نہیں ہے تو مسلمانوں کے بڑے بڑے مسائل کی خبر گیری کرنے والا اس وقت کوئی نہیں ، مسلمان مسائل کی آگ میں بھسم ہو کر رہ گئے ہیں لیکن ان کا کوئی پرسان حال نہیں کیا مقدر والا تھا وہ دور جب ہر انسان کو اس کے بنیادی حقوق اس کی دہلیز پر ملتے تھے اس کے برعکس انسان آج بنیادی حقوق سے اس قدر محروم ہیں کہ انسانیت شرم کے مارے منہ چھپاتی پھر رہی ہے ۔)

☆ایک مرتبہ خلیفہ دوئم سیدنا حضرت عمرؓ کھانا نوش فرمارہے تھے۔غلام نے آکر عرض کیا عتبہؓ بن ابی فرقد حاضر ہوئے ہیں۔آپؓ نے اندر آنے کی اجازت فرمائی اور کھانے کی تواضع فرمائی۔وہ شریک ہوگئے تو ایسا موٹا کھانا تھا کہ نگلا نہ گیا۔انہوں نے عرض کیا کہ چھنے ہوئے آٹے کا کھانا بھی تو ہوسکتا تھا۔آپؓ نے فرمایا کیا سب مسلمان میدہ کھا سکتے ہیں۔عرض کیا سب تو نہیں کھا سکتے۔فرمایا افسوس تم یہ چاہتے ہو کہ میں اپنی ساری لذتیں دنیا ہی میں ختم کردوں۔

انسداد سود کے لئے فیصلہ کن تحریک کی ضرورت

جب سے سپریم کورٹ سے سود کے خلاف رٹ خارج ہوئی ہے تب سے دینی حلقوں میں غم وغصہ کی لہر دیکھی جارہی ہے گذشتہ دنوں میجر جنرل (ر) ظہیر الاسلام عباسیؒ کی جماعت تحریک عظمت اسلام پاکستان کی طرف سے انسداد سود کے حوالے سے دینی جماعتوں کا اجلاس لاہور میں انعقاد پذیر ہوا، اجلاس میں جسٹس (ر) سرمد جلال کے متنازع ریمارکس کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی دینی قائدین کا کہنا تھا کہ ہمیں اس فیصلے کے بعد اس نظام سے کسی قسم کے خیر کی توقع نہیں ہے سپریم کورٹ کے ججز عدالت میں کہتے ہیں کہ یہ آئین اسلامی ہے مگر قرآن نے سود کو حرام قرار دیا کسی قیمت پر اس کی اجازت نہیں، سود کے انسداد کے حوالے سے آئین بھی اسے ختم کرنے کا حامی ہے لیکن سود کو تحفظ دے کر پاکستان کی معیشت کو مزید تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا جارہا ہے۔ قائدین کا کہنا تھا کہ پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی مملکت بنانے کیلئے یہ رٹ پٹشن سنگ میل ثابت ہوگی۔ اجلاس کی صدارت چوہدری رحمت علی امیر تحریک عظمت اسلام نے کی، اجلاس میں ممتاز قانون دان راجہ محمد ارشاد سابق ڈپٹی اٹارنی جنرل سپریم کورٹ آف پاکستان نے خصوصی شرکت کی، ڈاکٹر نجم الدین، قاضی ظفر الحق امیر مجلس مشاورت اسلامی پاکستان، حافظ عاکف سعید امیر تنظیم اسلامی پاکستان، پیر سید مقبول شاہ امیر

سلسلہ اویسہ پاکستان، مولانا زاہد اقبال امیر تحریک نفاذ اسلام پنجاب، بریگیڈیئر (ر) محمد حنیف راہنما تحریک عظمت اسلام، غلام عباس صدیقی چیئرمین اسلامی تحریک طلبہ پاکستان، محمد عدنان ترجمان اسلامی تحریک طلبہ، مولانا محمد اسلم ندیم رہنما شریعت کونسل پاکستان، محمد امین مغل، راجہ عاشق شعبان راہنما تحریک عظمت اسلام، مولانا عابد قریشی ودیگر نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں سود کے حوالے سے سپریم کورٹ سے رٹ خارج ہونے کے بعد دوبارہ نظر ثانی کی فل بنچ کے مطالبہ کے ساتھ اپیل دائر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سے قبل امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی تھی جس کے وکیل راجہ محمد ارشاد تھے اب نظر ثانی کی اپیل بھی حافظ عاکف سعید امیر تنظیم اسلامی ہی کریں گے جبکہ ممتاز قانون دان راجہ محمد ارشاد بطور لیگل ایڈوائزر خدمات سرانجام دیں گے۔ انسداد سود کے حوالے سے علمائے کرام سے اپیل کی گئی کہ آئندہ جمعہ انسداد سود کے عنوان سے مساجد خطبات دیں یہ بھی رائے پیش کی گئی کہ اگر صرف چھ ماہ تک علمائے کرام جمعہ کا خطبہ اسلامی نظام خلافت کی اہمیت اور سود کے خلاف دیں تو ملک میں اسلامی نظام کی راہ ہموار ہو سکتی ہے، قائدین نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر اسلامی نظام خلافت قائم ہوتا تو سود کا سرے سے وجود ہی نہ ہوتا سود اللہ ورسولؐ سے کھلی جنگ ہے حکمران عذاب الٰہی کو دعوت نہ دیں ملک سے سود ختم کرنے کیلئے اقدام کریں۔ اس فیصلے سے پاکستان کا اسلامی تشخص بری

طرح سے مجروح ہوا، ہم نے رٹ کرکے اتمام حجت کردیا اب علمائے کرام سود کے خلاف عوامی رابطہ مہم تیز کریں اجلاس میں حافظ عاکف سعید، مولانا زاہد اقبال اور مولانا عبدالروف ملک پر مشتمل تین رکنی کمیٹی بنائی گئی جو انسداد سود پر عوامی رابطہ مہم میں اپنا کردار ادا کرے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ رٹ دائر کرکے اتمام حجت قائم کردی، اب بھی اگر کسی کو سمجھ نہیں آرہی کہ موجودہ نظام کیا ہے تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں۔ اسلام مکمل نفاذ کو قبول کرتا ہے جزوی کو نہیں ہم پاکستان میں مکمل نفاذ اسلام، اللہ کی حاکمیت عملاً قائم کرکے کرنا چاہتے ہیں۔ بحیثیت قوم ہم سودی لین دین کرکے اللہ ورسول ﷺ سے جنگ میں مصروف ہیں ہم اس طرح کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے پاکستان اس دن ترقی کرے گا جس دن آئین وقانون قرآن وسنت کا پابند ہوگا، آئین میں سود ختم کرنے کا وعدہ کیا گیا ساٹھ سال سے زائد عرصہ گزر گیا سود ختم کیوں نہیں ہوا اس کے ذمہ دار کون ہیں؟ نظر ثانی کی درخواست فل بینچ اپیل کے ساتھ دائر کریں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ میں نے اذان دے دی اب علمائے کرام کا کام ہے کہ سود کے خاتمے کیلئے عوامی سطح پر تحریک لانچ کریں مسلمان عوام سود کے خلاف ہیں مگر انھیں لیڈ کرنے والا لیڈر چاہیے۔ لیڈران کرام کا دینی فرض ہے کہ وہ سود کے خلاف عوام میں بیداریٔ شعور کہ مہم جاری وساری کریں مجھے امید ہے کہ علمائے کرام اپنی دینی ذمہ داری احسن طریقے سے ادا کریں گے۔ قائدین کا کہنا تھا کہ ملک میں اسلامی نظام کا نہ ہونا ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے اگر

اسلام ہوتا تو آج قوم کو یہ دن نہ دیکھنا پڑھتا۔افسوس کا مقام ہے کہ جسٹس (ر) سرمد جلال جیسے انسان کو بھی سود کے بارے میں علم نہیں اگر سود کے بارے میں پورا علم ہوتا تو ایسے ریمارکس کبھی نہ دیتے۔جب تک اسلام نہیں آئے گا مسلمانوں کے ساتھ ایسی زیادتیاں ہوتی رہیں گی۔ سود کے خلاف دائر رٹ اور اس کی نظر ثانی سے نفاذ اسلام کی تحریک کو تقویت ملے گی،دینی قائدین کو اب بیدار ہونا ہوگا۔اجلاس کے آخر میں چوہدری رحمت علی کی کتاب قرآن وسنت پر مبنی نظام خلافت،راقم کی ادارت میں شائع ہونے والے ماہنامہ نظام حیات لاہور کی ایک ایک عزازی کاپی مہمانوں کی خدمت میں پیش کی گئی۔اجلاس کا اختتام چوہدری رحمت علی خطاب کے ودعا سے ہوا۔

مذکورہ اجلاس میں قائدین کا عزم قابل دید تھا ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ ملک پاکستان میں ایک بیداری کہ لہر دوڑ گئی ہے۔سود کو ملک سے ختم کرنا بظاہر بہت مشکل دکھائی دیتا ہے کیونکہ سیاست دان،حکمران سب عملی طور پر سود ختم کرنے کے حق میں نہیں ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ملک کا معاشی پہیہ اس کے بغیر نہیں چل سکے گا۔ہمارے مغرب پرست ماہرین معاشیات،سیاست دان اور حکمران ظاہر کو دیکھ رہے ہیں باطن کو نہیں سود تو یہود و ہنود کا نظام معیشت ہے اسلام کا نہیں اگر مسلمان ممالک مل کر اسلامی نظام اور اسلام پر مبنی نظام معیشت ترتیب دیں تو کسی مسلمان ملک کو آئی ایم ایف جیسے سودی ادارے سے قرضے

لینے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی اس طرح مسلمان ممالک کی کرنسی ،دفاع ایک ہو جائے گا۔معیشت ودفاع کا نا قابل تسخیر ہو جائیگا۔سوال یہ ہے کہ ساٹھ سال سے زائد عرصہ گزر گیا سود ختم کیوں نہ کیا گیا ؟ہم کب تک اللہ ورسول ﷺ سے جنگ کرتے رہیں گے ؟پاکستانی حکمرانوں کو اس سلسلے میں پہل کرنا ہوگی ،جب پاکستان سے سود کو حرف غلط کی طرح مٹادیا جائے گا تو یہاں پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں گی ۔ان برکات کو ساری دنیا دیکھے گی تو سود سے توبہ تائب ہو کر اللہ ورسول ﷺ سے جنگ بند کردے گی۔مسلم ممالک میں پاکستان ہی واحد ایٹمی طاقت ہے اگر یہ سود کو ملک بدر کرنے کا دھماکہ بھی کردیتا ہے تو پاکستان اپنے اصل مقصد کی جانب سفر شروع کردے گا۔اگر حکمران اور مغرب پرست سیاستدان سود کو ختم کرنے کا اعلان نہیں کرتے تو یہ اللہ ورسول ﷺ سے کھلی جنگ تو ہے ہی اس کے ساتھ آئین پاکستان سے بھی کھلی بغاوت ہے۔اس بغاوت کو روکنے کیلئے ان دینی جماعتوں پر فرض اول عائد ہوتا ہے (جو یہ کہتی ہیں یا جن کا یہ دعویٰ ہے کہ آئین پاکستان نے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرلیا ہے) وہ میدان میں آئیں اور قوم کو سود سے نجات دلانے کیلئے فیصلہ کن اقدام کریں۔ایک عرصہ سے اسمبلیوں میں علمائے کرام کی موجودگی کے باوجود قوم اللہ ورسول ﷺ سے کھلی جنگ کی حالت میں کیوں ہے ؟اس کے ذمہ دار جہاں سیکولر سیاست دان ہیں اس کے ساتھ وہ دینی قائدین بھی ہیں جو اسمبلیوں میں ہمشہ سے موجود رہے مگر سود کے خلاف کوئی اقدام نہ کرسکے آخر کیوں؟

ہماری تو سیاست دانوں، علمائے کرام اور عوام سے گذارش ہے کہ اللہ نے ایک موقعہ دیا ہے کہ قوم بیدار ہو کر سود کے خلاف تحفظ ناموس رسالتؐ کی طرح میدان عمل میں اترے۔جہاں علمائے کرام کا پسینہ گرے گا وہاں عوام الناس اللہ ورسولؐ سے جنگ کی کیفیت سے نکلنے کیلئے اپنا خون دیں گے بس قدم آگے بڑھانے کی ضرورت ہے تمام روکاٹیں پانی کی طرح بہہ جائیں گی۔

فضیلت اہل بیتؑ و پیغام شہدائے کربلاؑ

اہل بیت عظامؑ ایسی مقدس ترین جماعت ہے جس سے محبت ایمان کی علامت ہے دنیا وآخرت کی کامیابی کا راز محبت اہل بیتؑ میں مضمر ہے ان مقدس نفوسوں کے کیا کہنے جن کے عظمت ،شان منقبت رب ذوالجلال اور اس کے محبوب ﷺ خود بیان کریں ہمارے جیسے گناہ گار لوگ ان کی سیرت و کردار بیان کرنے والوں کی صف میں تو شامل ہو سکتے ہیں مگر اس کا حق ادا نہیں کر سکتے ۔تو پھر اے اہل ایمان آیئے ! کچھ سطور اہل بیت عظامؑ کی مدح سرائی میں لکھ اور پڑھ کر اپنا نام اہل بیتؑ کے غلاموں میں لکھوالیں،اخلاص نیت سے کیا ہوا ہمارا یہ عمل آخرت میں ہمارے لئے سفینۂ نجات بن جائے گا۔قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ (نبی کریم ﷺ) کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی کو دور رکھے اور تمھیں خوب پاک کرکے صاف رکھے (الاحزاب 33)۔

☆آقا مدنی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی اولاد کو تین خصلتیں سیکھاؤ اپنے نبی ﷺ کی محبت،اہل بیتؑ کی محبت اور قرآن ۔

☆جب آقائے نامدار ﷺ نجران کے عیسائیوں سے مباہلہ کے لئے تشریف لیجانے لگے

تو حضور ﷺ نے اپنی لاڈلی، نور نظر، لخت جگر سیدہ فاطمہؓ، حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ کو ساتھ لیکر نصاریٰ نجران کے ساتھ مباہلے کیلئے تشریف لے گئے تو اس وقت بھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ ! یہ میرے اہل بیتؓ ہیں چنانچہ نصاریٰ کے پادری نے جب نورانی چہروں کو دیکھا تو پکار اٹھے کہ اے ساتھیو! بے شک ایسے چہرے والے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ اللہ پاک سے سوال کریں کہ وہ پہاڑوں کو اپنی جگہ ہٹادے تو اللہ تعالیٰ انکی دعا کی برکت سے پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دیں گے ان سے مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤگے اور روئے زمین پر قیامت تک کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا۔

☆حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ صبح کے وقت ایک اُونی منقش چادر اُوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے انکے پاس حضرت حسنؓ آئے تو آپ ﷺ نے انھیں اس چادر میں داخل فرمالیا پھر حضرت حسینؓ آئے اور وہ بھی انکے ہمراہ چادر میں داخل ہوگئے پھر سیدہ فاطمہؓ آئیں انھیں بھی چادر میں داخل کرلیا پھر حضرت علیؓ آئے تو آپ ﷺ نے انھیں بھی چادر میں داخل کرلیا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ (اے نبی کریم ﷺ کے) گھر والو! تم سے ہر ناپاکی (کو دور رکھے اور تمھیں خوب پاک صاف کردے۔ (مسلم

☆حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آقائے دوجہاں ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس

ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس کسی نے میرے اہل بیتؑ سے بغض رکھا اللہ پاک اس کو جہنم میں داخل کرے گا

☆حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے اہل بیتؑ کی مثال نوح کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

امام شافعیؒ کا ارشاد

امام شافعیؒ کا ارشاد ہے کہ اور جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ بیشک وہ ان لوگوں کی روش پر چل رہے ہیں جو ایک ہلاکت اور جہالت کے سمندروں میں غرق ہیں تو میں اللہ کا نام لیکر نجات کے سفینوں میں سوار ہوگیا وہ نجات کے سفینے نبی اکرم ﷺ کے اہل بیتؑ ہیں اور میں نے اللہ کی رسی کو تھام لیا اور وہ انکی محبت ہے جیسا کہ ہمیں اسی کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا فرامین رسول ﷺ اور امام شافعیؒ کا فرمان اہل ایمان کو درس عظیم دے رہا ہے کہ اہل بیتؑ کی محبت ایمان ہے جس کے دل میں اس طبقہ کی محبت نہیں وہ اہل ایمان نہیں بلکہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔اے اہل ایمان ! اپنے ایمان کی آبیاری محبت و عشق اہل بیتؑ سے کر یہی راہ نجات ہے۔

حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام عالی مقام سیدنا حسینؓ کی پیدائش

حضور ﷺ کے بڑے نواسے حضرت امام حسنؓ ہیں آپؓ 3 ہجری کو پیدا ہوئے جبکہ ا،مام حسینؓ 5 شعبان 4 ہجری کو مدینتہ الرسول ﷺ میں پیدا ہوئے اور اسی دن عقیقہ کیا فرمان رسول ﷺ ہے کہ حضرت ہارونؑ نے اپنے بیٹوں کا نام شبیر و شبر رکھا میں نے بیٹوں کا نام انہی کے نام پر حسنؓ و حسینؓ رکھا، آپؓ کی گھٹی میں لعاب رسول اور کانوں میں اذان صورت میں صدائے رسالت ﷺ گھونجی۔

☆حضور ﷺ نے حضرت حسنؓ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ میرا بیٹا مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

☆وصال رسول ﷺ سے چند دن قبل حضرت سیدہ فاطمہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ! اپنے بیٹوں کو بھی کچھ عنائیت فرما دیں تو ارشاد فرمایا حسنؓ کو اپنا حلم اور حسینؓ کو اپنی شجاعت و کرم بخشا ہوں۔

☆ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ جس نے ان دونوں (حسنین کریمینؓ) سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

☆حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے ایک کندھے پر حضرت امام حسینؓ اور دوسرے پر امام حسینؓ کو اٹھایا ہوا تھا آپ ﷺ کبھی حضرت حسنؓ کو چومتے اور کبھی سیدنا امام حسینؓ کو چومتے آرہے تھے آپ ﷺ ہمارے پاس پہنچ گئے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ! کیا آپ ﷺ کو ان (سیدنا حسنین کریمینؓ) سے محبت ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا جس نے ان محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے ان سے عداوت کی اس نے مجھ سے عداوت کی۔

☆حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ! صبح کی نماز کیلئے نکلے تو چھ ماہ روزانہ حضرت سیدہ فاطمہؓ کے گھر کے قریب سے گزرتے اور فرماتے اے اہل بیتؓ ! نماز قائم کرو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے نجاست کو دور رکھے اور تم کو پاک صاف کردے۔

☆حضرت.بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے خطاب فرمارہے تھے کی اچانک حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سرخ قمیض زیب تن کئے گرتے پڑتے آگئے رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے اور انھیں اٹھالیا اور اپنے سامنے بیٹھا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہے میں ﷺ نے ان بچوں کو لڑکھڑاتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور اپنی بات قطع

کرکے انہیں اٹھا لیا۔

☆آمنہ کے در یتیم ﷺ نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔

☆حضور ﷺ نے حسنین کریمینؓ کو سینہ مبارک سے لپیٹا ہوا ہے اور فرمارہے ہیں اے میرے اللہ ! مجھے ان سے محبت ہے تو بھی ان سے محبت کر۔

☆حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو حسنؓ اور حسینؓ کود کر آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک پر بیٹھ گئے جب آپؐ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو پکڑ کر آرام سے نیچے بیٹھا دیا آپ ﷺ دوبارہ سجدے میں گئے تو پھر دونوں پہلے کی طرح کود کر آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک پر سوار ہوگئے حتیٰ کہ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو گود میں بیٹھا لیا، حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں انہیں انکی ماں کے پاس چھوڑ آؤں اسی اثناء میں بجلی چمکی تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنی ماں کے پاس چلے جاؤحضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ اور حسینؓ کے اپنی ماں تک پہنچنے تک بجلی کی روشنی قائم رہی۔

☆حضور ﷺ نے فرمایا حسین منی انا من الحسین (حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں)

حضور اکرم ﷺ کے آنسو

حضرت بی بی ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ پیغمبر اسلام ﷺ امام حسینؓ کو اپنے سینہ اقدس پر لٹا کر پیار فرما رہے تھے اور اس کے ساتھ رو بھی رہے تھے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ رونے کا سبب کیا ہے ؟آپ ﷺ نے فرمایا اے ام سلمہ ! ابھی جبرائیل وحی لیکر آئے تھے اور ساتھ یہ مٹی بھی لائے تھے اور کہا کہ آپ ﷺ کا یہ نواسہؓ تین دن بھوکا پیاسا میدان کربلا میں شہید کردیا جائے گا ام سلمہؓ یہ مٹی اسی جگہ کی ہے اسے حفاظت سے رکھنا اور جس دن یہ مٹی سرخ ہوجائے تو سمجھ لینا میرا نواسہ شہید ہوگیا ہے ام سلمہؓ نے ایک شیشی میں وہ مٹی ڈال دی ان کا روزانہ کا معمول تھا کہ اس شیشی پر نگاہ کرتیں عاشورہ محرم الحرام کے دن قریب عصر ام سلمہؓ نے پیغمبر اسلام ﷺ کو خواب میں دیکھا بہت پریشان ہیں سر اقدس پر عمامہ مبارک نہیں ہے اور خاک آلود ہیں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی یہ کیفیت کیا ہے ؟فرمایا تمہیں معلوم نہیں میرا نواسہ حسینؓ کربلا میں شہید ہوگیا ہے ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں گھبرا کر بیدار ہوئی اب جو شیشی پر نگاہ پڑھی تو دیکھا وہ خون، آلود ہوچکی تھی۔

شہدائے کربلاؓ کا پیغام

صدیاں بیت گئیں واقعہ کربلا ہوئے مسلمانوں کے ایمان و دل اس کی افادیت سے لبریز سے لبریز تر ہوتے جارہے ہیں گردزمانہ اس کے نقش مدہم نہ کر سکا کیونکہ اس کی بنیادوں میں للّٰہیت ،اخلاص، تقویٰ، جرات وبہادری، انسانیت نوازی، صبر واستقامت تحفظ اسلام کا عنصر اعلیٰ درجے میں موجود تھا۔ہر آنے والا وقت تقویت ایمان کا باعث بنا اہل ایمان کے لئے یہ عظیم سانحہ ۔۔۔۔انسانیت کو انسانی کے زینوں ،اصول وضوابط، نصب العین وقوانین کے مطابق زیست مستعار گزارنے کیلئے یہ ایک نسخۂ کیمیاہے جس سے انسانیت کو نا قابل فراموش فخرحیات جاوداں نصیب ہوتی ہے۔
دنیاکے انسان قیامت تک شہدائے کربلاؓ سے صبر و تحمل ،جرات وبہادری کا درس حاصل کرتے رہیں گے انسانیت صبر حسینؓ کو دیکھ کر ورطہ حیرت میں مبتلا ہے کہ ایک انسان کے گھر میں دو سے تین افراد انتقال کر جائیں تو اس کے اوسان خطا ہوجاتے ہیں مگر ادھر دیکھئے امام عالی مقامؓ ایک،دو،دس یا بیس نہیں بہتر اہل بیت عظامؓ کے لاشے اٹھااٹھا کر خیموں میں رکھتے جاتے ہیں مگر صبر واستقامت میں فرق نہیں آتا ،صبر واستقامت کے یہ کوہ گرانؓ خانوادۂ رسولؐ کی خواتین مطہرہ ،مقدسہ کو بھی شریعت کا درس دیتے نظر آتے ہیں کہ صبر کا

دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں ہم دین متین کی حفاظت کیلئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں اللہ رب العزت انھیں قبول فرمالیں تو ہماری کامیابی یقیناً مسلمہ ہو گی،امام عالی مقامؓ میدان جنگ میں جانے سے قبل بھی ہدایات دیتے ہیں کہ نوحہ کناں ، بال نوچنا،ماتم کرنا اپنے اوپر تشدد کرنا میرے نانا محمد عربی کی شریعت میں نہیں ہے ، شریعت کا دامن، ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے ۔ چشم فلک نے پھر وہ نظارہ بھی دیکھا کہ اہل بیتؓ کی خواتین نےصبر عظیم کا اس قدر مظاہرہ کیا کہ اسلام، شریعت مطہرہ پر آنچ نہ آنے دی۔ ذرا غور کا مقام ہے کہ یہ صبر عظیم امام حسینؓ اور خانوادۂ رسولؐ نے کہاں سے حاصل کیا؟ حصول صبر کی درس گاہیں بھی ان عظیم ہستیوں کی طرح عظیم ترین ہی تھیں اپنے نانا محمد عربی ﷺ ،ماں حضرت فاطمہؓ ، بابا حضرت علی شیر خداؓ، سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروقؓ، مظلوم مدینہ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ سے صبر کا درس حاصل کرنے والے آج بے صبر کیسے ہو سکتے تھے ؟شریعت جن کے گھر سے نمودار ہو وہ شریعت پیغمبر ﷺ سے لمحہ بھر کیلئے روگردانی کس طرح کرتے ؟آج کائنات کا ہر فرد صبر حسینؓ کو سلام پیش کر رہا ہے ، قیامت تک یہ سلسلہ جاری وساری رہیگا ۔اس میں تعطل کا آنا ناممکن ہے اس خون کا تقدیس و تعظیم یہ ہے کہ انسانیت آج بھی نام حسینؓ سن کر باادب کھڑی ہو جاتی ہے ۔

اے اہل ایمان ! ذرا سوچیں وہ کتنا عظیم کار ، مقصد، مشن ہوگا جس کیلئے قدرت نے

عظیم ترین ہستیوں کو قربان کیا۔۔۔۔ہاں ہاں ،جی ہاں ۔۔۔۔۔ قانون فطرت اور دستور زمانہ بھی یہی ہے کہ قیمتی سے قیمتی کاز کیلئے اہم ترین شخصیات کو قربانی دینا پڑھتی ہے

اے مسلمانان عالم ! کیا آپ نے کبھی سوچا کہ وہ کونسا کاز، مشن ، منزل تھی؟ جس کی، خاطر امام عالی مقام سیدنا امام حسینؓ نے خانوادہؓ کے ہمراہ لازوال قربانی پیش کی جسے آج کے وعظین ، مقررین ، دانشور، فلاسفر ، قلم کار رزم حق و باطل ،جآ الحق ،نشاۃثانیہ اسلام ۔۔۔۔ جیسی اصطلاحات سے بیان کرتے، لکھتے ،پڑھتے ہیں ۔ان لازوال قربانیوں کا حتمی مقصد کیا ہے؟ جس کی خاطر خانوادہ رسولؐ تاریخ انسانی کی سب سے بڑی قربانی پیش کرکے قیامت تک آنے والے انسانوں کو راہ منزل دے گیا۔پیغام شہدائے کربلاؓ درحقیقت ہے کیا؟ دنیا کے بڑے بڑے دانشوروں نے اس عنوان پر بہت کچھ کہا اور لکھا ہے ، قیامت تک قافلۂ حسینؓ کی عظمت، جرات وبہادری کو اہل ایمان سلام عقیدت پیش کرتے رہیں گے ۔

لیکن اے اہل ایمان !آج آپ کی خدمت میں شہدائے کربلاؓ کی حقیقی منزل ، مقصد آسان، عام فہم الفاظ میں ذکر کرنا مقصود ہے ۔ارباب علم ودانش کی بیان کردہ اصطلاحات اور واقعہ کربلاؓ پر غور خوض کے بعد قرآن وسنت کومد نظر رکھتے ہوئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سیدنا امام حسینؓ نے اہل بیت عظامؓ کے ہمراہ میدان کربلا میں عظیم قربانی حصول اقتدار کیلئے نہیں دی بلکہ فمن یکفر باطاغوت (البقرہ) کی عملی تشریح کرتے ہوئے نظام اسلام (خلافت) کا قبلہ درست رکھنے کیلئے

دی۔یاد رہے کہ یہ کوئی خاندانی لڑائی نہیں تھی بلکہ حق و باطل کا معرکہ تھا اس کا عنوان تھا کہ اللہ کا نظام خلافت حق جبکہ بندوں کا خود ساختہ ہر نظام طاغوت باطل، شرک، کفر۔۔۔۔۔جب سیدنا امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد یزید بدل گیا اور، امت کے سامنے اس کی خرافات ظاہر ہونے لگیں تو نواسۂ رسول امام حسینؓ اور نواسۂ سیدنا صدیق اکبرؓ حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ نے یزید کو خلافت کا اہل نہ سمجھا تو اسلام کے قصر خلافت کو بچانے کیلئے میدان عمل میں اتر پڑے ،جب اللہ کے نظام کی شکل وصورت انسان اللہ کی بجائے اپنی منشاء کے مطابق تبدیل کردیں تو ایسے وقت میں اللہ کے نظام کیلئے جانیں قربان کرنا شہدائے کربلاؓ کی طرف سے امت کو پیغام ہے۔(واضح رہے کہ یزید کی آڑ میں خلیفہ ششم ،کاتب وحی سیدنا امیر معاویہؓ کی توہین و تنقیص کرنا ذلالت وگمراہی، کفر و نفاق ہے۔اہل ایمان پر فرض ہے کہ وہ یزید کی مذمت اور سیدنا امیر (معاویہؓ کا دفاع کریں۔تفصیل کے لئے راقم کی مختصر کتاب شہدائے کربلاؓ کا مطالعہ کریں پھر دنیا نے دیکھا کہ امام عالی مقامؑ اللہ کے نظام خلافت کو اصلی شکل میں برقرار رکھنے کیلئے اہل بیت عظامؑ کے 72 نفوس مقدسہؓ کے ہمراہ اسلام پر قربان ہونے کیلئے تیار ہوگئے لیکن رحمان کے مقابل باطل، طاغوتی، انسان ساختہ نظام کو لمحہ بھر کیلئے قبول نہیں کیا۔جب ایک اہل ایمان اس سانحہ عظیم پر غور کرتا ہے تو اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ انبیاء کرامؑ ،صحابہ

کرؓاور نواسۂ رسول، خانوادہ اہل بیتؓ کی زندگیوں کا مقصد تو اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام خلافت قائم کرنا، اسے دوام بخشنا تھا جس میں وہ کامیاب ہوئے۔ فکر حسینؓ، پیغام شہدائے کربلاؓ اہل ایمان نے ہمیشہ اپنے سینوں میں بسائے رکھا اس کا اظہار علم و عمل سے ہمیشہ ہوتا رہا، مسلمان امارت وخلافت کو قائم ودائم رکھنے اس کی اہمیت سے کبھی بھی بے خبر نہیں ہوئے 1924 کو جب مسلمانوں کی خلافت وامارت، مرکز خلافت عثمانیہ کو کفر نے ختم کیا تو مسلمان خاموش نہیں بیٹھے بلکہ فکر حسینؓ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے تحریک خلافت شروع کی، علی برادارن ودیگر قائدین کا مثالی کردار ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔آج کے جدید ترقی یافتہ دور میں بھی مرد مجاہد ملا محمد عمر مجاہدؒ نے فکر حسینؓ کو افغانستان کے پہاڑوں میں زندہ کیاتو دنیا اس مثالی حکومت کو دیکھ کر عش عش کر اٹھی اور کہنے پر مجبور ہو گئی کہ ایسا نظام حکومت تو ہمارے ملکوں میں بھی ہونا چاہیے جس میں جرم نام کی کوئی چیز نہیں۔انسانی حقوق عوام کو ان کی دہلیز پر ملے ہیں، عالم کفر کو کو یہ برداشت نہ ہوا، اپنوں کی حماقتوں غیروں کی سازشوں کے باعث فیض امام عالی مقامؓ کو ہم سنبھال نہ سکے۔لیکن آج بھی لوگ کرہ ارض پر فلسفہ وفکر حسینؓ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے سرگرم عمل ہیں۔ مگر آج کا انسانوں اور مسلمانوں کا ایک طبقہ اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کو فراموش کرکے ضمنی معاملات کی طرف رواں دواں ہے اور دور حاضر کا ایک بہت بڑا دینی طبقہ نظام باطل کو قبول کرکے نفاذ اسلام کی امید لگائے بیٹھا

ہے جو فکر حسینؑ سے 180 درجے الٹ ہے یہ امید بے سود ہی نہیں بلکہ نقصان دہ بھی ثابت ہو رہی ہے۔آج ضرورت اس بات کی ہے کہ امت مسلمہ فکر حسینؑ کو اپنے اندر زندہ کرے ،جس مشن پر ان مقدس ہستیوں نے قربانیاں دیں اس کی اشاعت و تبلیغ اور تکمیل کیلئے عملی اقدام کئے جائیں ، یہ بنیادی کام ہر مسلمان پر فرض ہے قرض ہے جس کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنے میں کوتاہی ہوئی۔ نتیجتاً مسلمان اپنے حقیقی مقصد حیات سے ناآشنا ہیں ۔ فکر حسینؑ کی اصل رمک ان کے وجدان میں نہیں ہے ۔اے مسلمانان عالم ! آیئے فکر حسینؑ کو زندہ کرکے مظلوم انسانیت کو بندوں کی غلامی (انسان ساختہ نظاموں) سے نجات دلانے کا عزم صمیم کریں۔ ☆☆☆

پسماندہ پرائیویٹ سکولز کے تحفظات

پرائیویٹ سکولز کی جانب سے فیسوں میں اضافے پر ملک بھر شدید رد عمل دیکھنے کو مل رہا ہے والدین سراپائے احتجاج ہی نہیں بلکہ عدالت کے دروازے تک بھی جا پہنچے ہیں اپنے مفادات کے تحفظ کیلئے پرائیویٹ سکولز کی ایسو سی ایشنز بھی عدالت کا رخ کر چکی ہیں گورنمنٹ نے نئے آرڈیننس کو پاس کرنے کے بعد اس پر عمل درآمد کا تہیہ کر رکھا ہے عمل میں اس لئے تاخیر ہو رہی ہے کہ پرائیویٹ سکولز مالکان نے عدالے سے stay لے رکھا ہے پرائیویٹ سکولز مالکان کے اس پر تحفظات ہیں جن کا تذکرہ از حد لازم ہے۔

ہمارے ہاں فیسوں کے اعتبار سے بنیادی طور پر تین طرح کے تعلیمی ادارے ہیں ایک وہ ادارے ہیں جن کی فیس ایک لاکھ ماہانہ سے پندرہ بیس ہزار تک ہے انھیں ایلیٹ کلاس سکولز کہا جاتا ہے، یہاں تعلیم حاصل کرنا عام شہری کے بس میں نہیں ہے غریب اور درمیانہ طبقہ کے لوگ ان تعلیمی اداروں کے باہر سے گیٹ ہی دیکھ سکتے ہیں اور کچھ نہیں۔دوسرا درجہ اس سے کم فیس والے تعلیمی اداروں کا ہے ان کی فیسیں پندرہ سے تین ہزار تک ہیں جبکہ تیسرا درجہ تین ہزار سے دو سو روپے (مزید دو درجوں میں تقسیم ہو جاتا ہے جن کی فیس تین ہزار سے نو

سو تک ہے اور باقی آٹھ سو سے دو سو والے ادارے ہیں) تک والے تعلیمی اداروں پر مشتمل ہے ۔پہلے دو درجات کے حامل تعلیمی اداروں کی تعداد بہت کم ہے جبکہ تیسرے درجہ کے سکولز گلی، محلّہ میں قائم ہیں جہاں غریبوں کے بچے معیاری تعلیم حاصل کر رہے ہیں لیکن اتنی معیاری نہیں جتنی مندرجہ بالا دو درجات کے سکولز۔۔۔پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے حوالے سے گورنمنٹ نے ایک آرڈیننس پاس کیا ہے جس کی شرائط اس قدر سخت ہیں کہ تیسرے درجہ کے نوے فیصد سکولز اس پر پورا اتر ہی نہیں سکتے ،حکومت نے تینوں درجات کے حامل سکولز کیلئے ایک جیسی شرائط عائد کرکے پسماندہ علاقوں میں مقیم بچوں کو تعلیم دینے والے تعلیمی اداروں کو پریشان کردیا ہے اول الذکر پہلے دو طرح کے ادارے تو حکومتی شرائط پوری کردیں گے یا اپنا اثرورسوخ استعمال کرکے اپنے دس فیصد تعلیمی ادارے بچالیں گے مگر نوے فیصد پسماندہ تعلیمی ادارے جن کی ایسوسی ایشنز مالی اعتبار سے کمزور ہیں نہ تو قانونی جنگ لڑ سکیں گی اور نہ ہی حکومتی قواعد و ضوابط پورے کرنے کی پوزیشن میں ہیں۔اس طرح پسماندہ تعلیمی ادارے بند ہونا شروع ہو جائیں گے جس کا نتیجہ غریب عوام کیلئے تعلیم کے دروازے بند ہونے کی صورت میں نکلے گا۔

اس صورت حال کے بعد پسماندہ علاقوں کے تعلیمی اداروں کی پرائیویٹ سکولز ایسوسی ایشنز نے اپنے اپنے اجلاس کال کرلئے ہیں اور حکومتی آرڈیننس پر غور

فکر شروع کر دیا ہے پسماندہ اداروں پر مشتمل پرائیویٹ سکولز ایسوسی ایشن کے صدر ملک خالد محمود کی صدارت میں متعدد اجلاس ہو چکے ہیں ایک اجلاس میں راقم کو بھی خصوصی شرکت کی دعوت دی گئی جس میں پرائیویٹ سکولز مالکان نے اپنے تحفظات کا اظہار کیا ان کا کہنا تھا کہ پسماندہ علاقوں کے تعلیمی ادارے فروغ علم میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں اگر یہ ادارے بند ہونا شروع ہو گئے تو شرح خواندگی پر انتہائی منفی اثر پڑے گا سرکاری تعلیمی ادارے اتنی زیادہ تعداد میں طلبہ وطالبات کو تعلیم کسی قیمت پر نہیں دے سکیں گے ۔پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا رزلٹ ہمیشہ سرکاری اداروں سے معیاری ترین رہا ہے ۔ایسے وقت میں گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ فیسوں، رجسٹریشن، سیکیورٹی ودیگر معاملات پر تعلیمی اداروں کے درجہ بندی چار درجوں اے، بی، سی، ڈی میں کرے ۔اس طرح جو تعلیمی ادارہ جس معیار کا ہوگا اسی معیار کے مطابق اس کیلئے شرائط رکھی جائیں تاکہ ایلیٹ ،اول درجہ کے سکولز کے ساتھ پسماندہ کم فیس والے پرائیویٹ تعلیمی ادارے کو نتھی نہ ہوں۔ اس طرح پسماندہ تعلیمی ادارے تعلیمی سلسلہ جاری وساری رکھ سکیں گے ،ان کا کہنا تھا کہ رجسٹریشن کا طریقہ کار اتنا پیچیدہ بنا دیا گیا ہے کہ درجہ دوئم کے ادروں کیلئے مشکل اور سوئم کے تعلیمی ادارے تو کسی قیمت پر اس پر پورا نہیں اتر سکیں گے ۔ لہٰذا گورنمنٹ کو چاہیے کہ رجسٹریشن کا پرانا طریقہ بحال کرے تاکہ تعلیمی ادارے اپنی رجسٹریشن آسانی سے اپنے ادارے کے معیار کے مطابق کروا سکیں۔ذمہ داران کا کہنا تھا کہ

ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ ہر سکول رجسٹرڈ ہو کوئی تعلیمی ادارہ غیر رجسٹرڈ نہیں ہونا چاہیے لیکن گورنمنٹ کو بھی نرمی دیکھانا ہوگی پرانا طریقہ بحال کرنا ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ اب بھی کئی تعلیمی ادارے ایسے ہیں جن کی درخواستیں تمام مکمل کوائف کے ساتھ پانچ سے چھ سال قبل آفس جمع کروائی گئیں مگر ان کی رجسٹریشن ابھی تک نہیں ہوئی آخر کیوں؟ تعلیمی ادارے اپنے اداروں کی رجسٹریشن کروانا چاہتے ہیں مگر حکومت رجسٹریشن کا نظام انتہائی پچیدہ کرکے پسماندہ علاقوں کے سکولز مالکان کے ہاتھ پاؤں باندھنا چاہتی ہے۔ اگر حکومت ان اقدام سے باز نہ آئی تو پسماندہ تعلیمی ادارے بھی احتجاج کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

ہماری رائے ہے کہ گورنمنٹ پسماندہ پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے تحفظات پر نظر ثانی کرے اور تعلیمی اداروں کی درجہ بندی کردی جائے اس سے تعلیم کا سفر کامیابی سے تمام طبقات میں جاری وساری رہ سکے اگر تناؤ بڑھا تو تعلیمی ادارے بند ہونے کی صورت میں تعلیمی نقصان غریب کے بچوں کا ہی ہوگا اس لئے حکومت اس قانون پر نظر ثانی کرے ۔ساتھ ہی یہ بھی عرض کرنا ہے کہ فیسوں پر گورنمنٹ درجہ بندی کے تحت فیسیں خود مقرر کرے اور نگرانی بھی اگر درجہ بندی سے ہٹ کر کام ہوا تو یقیناً پسماندہ اداروں کو ناقابل تلافی نقصان ہوگا۔ ضیاء الحق دور سے قبل نجی تعلیمی ادروں کو نیشنلائز کرنے کا عمل شروع ہوا تو

لوگوں نے پرائیویٹ تعلیمی ادارے کھولنا بند کر دیئے تھے ضیاء الحق نے تعلیمی ادارے کھلوانے کی مہم شروع کی تھی تاکہ تعلیمی شرح میں اضافہ ہو۔ موجودہ آرڈیننس بھی کچھ ایسا ہی رنگ دکھانے جارہا ہے جس کے تعلیم پر گہرے اثرات مرتب ہوں گے۔ اس کے ساتھ یہ بھی بات لازم ہے کہ جن تعلیمی اداروں نے تعلیم کو کاروبار بنا رکھا ہے ان کا محاسبہ بھی کیا جائے تاکہ والدین پر ایلیٹ سکولز اور درجہ اول کے ادارے جو زیادتیاں کر رہے ہیں ان کا ازالہ ہو سکے۔

زلزلے سے بچنے کی پائیدار ترکیب

گذشتہ روز 26 اکتوبر کو ملکی تاریخ کا ہولناک ترین زلزلہ آیا جس کی شدت 8.1 ریکارڈ کی گئی زمین سوا منٹ تک لرزتی رہی لوگ خوف کے مارے کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے عمارتوں سے باہر دوڑ پڑے بعض لوگوں نے عمارتوں سے چھلانگیں لگا دیں حالیہ زلزلہ میں 300 کے قریب لوگ لقمۂ اجل بن گئے سینکڑوں لوگ زخمی ہوئے۔ملک بھر کے ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی زلزلہ 2بج کر9 پر دوپہر کے وقت آیااس سے قبل 10اکتوبر2005 ء کو بھی قیامت خیز زلزلہ رونما ہوا جس نے 80 ہزار لوگوں کی جانیں لے لیں اور اڑھائی لاکھ بے گھر،دو لاکھ لوگ زخمی ہوئے تھے اس سے قبل بھی دسمبر 74ء میں 5ہزار جاں بحق،1700افرادزخمی ہوئے،فروری 2004ء میں 24افراد،اکتوبر2002ء میں 30افراد،اکتوبر2008ء میں160 ،جنوری2001 ء میں15 ،97 ء میں110، ستمبر2013 ء دوزلزلوں میں 362، جنوری2011ء میں چار سو مکانات تباہ،فروری2014 ء کے دو زلزلوں کے نتیجے میں 2002،24 میں30، جنوری2001 ء میں 15 افراد جاں بحق ہوئے تھے۔پاکستان میں آنے والا حالیہ زلزلہ جنوبی ایشیاء کی تیس سالہ تاریخ کا شدید ترین زلزلہ ہے کیونکہ اس سے پہلے جنوبی ایشیاء کی تاریخ میں ایسی شدت والا زلزلہ کبھی نہیں آیا۔یہ بھی کہا جارہا ہے کہ پاکستان کا دو تہائی رقبہ کسی نہ کسی فالٹ لائن پر ہے

ماہرین ارضیات کا کہنا ہے کہ گھوٹکی، سکھر، نواب شاہ، چولستان، وزیرستان، ڈیرہ بگٹی، آزاد کشمیر، کراچی سے آوران تک کی ساحلی پٹی خطرناک ترین فالٹ لائن پر ہیں اسلام آباد باؤنڈری تھرسٹ پر ہے، ایوان صدر، وزیر اعظم ہاؤس، سیکرٹریٹ بھی انتہائی خطرناک فالٹ لائن پر ہیں، ماہرین کا کہنا ہے کہ زلزلے کی زیادہ شدت سے آنے کی وجہ " زیادہ دیر بعد زلزلہ آنا " ہے۔ یہ ایک ایسا سانحہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا عمل دخل نہیں۔

زلزلہ کیوں آتے ہیں ؟اس کی کیا وجہ ہے ؟زلزلوں سے کیسے بچا جا سکتا ہے ؟ اس سلسلے میں تدابیر وتراکیب کیا ہو سکتی ہیں ؟تاریخ انسانی میں بہت سے ماہرین نے اس موضوع پر لب کشائی کی ہے لیکن آج ہم مسلمانان عالم کی خدمت میں اللہ رب العزت اور مخبر صادق امام الانبیاء سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں زلزلے آنے کی اصل وجوہات ان کے تدارک کیلئے اقدامات رقم کرنا چاہتے ہیں۔ زلزلے کا تذکرہ سورۃ الزلزال میں آیا ہے کہ جب زمین پوری شدت کے ساتھ ہلا دی جائے گی۔۔۔۔۔۔ ایک بار حضور ﷺ کے زمانۂ مبارک میں زلزلہ آیا تو آپؐ نے زمین پر اپنا مبارک ہاتھ مار کر فرمایا، اے زمین ! تو تو ساکن ہو جا، پھر فرمایا، تمہارا رب چاہتا ہے کہ تم اپنی خطاؤں کی اللہ سے معافی مانگو، اس کے بعد جھٹکے رک گئے۔۔ سیدنا عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں زلزلہ کے جھٹکے محسوس ہوئے تو حضرت عمرؓ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا، لوگو ! یہ

زلزلہ ضرور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے آیا ہے۔

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ زمین میں دھنسا دینے والے اور صورتیں مسخ ہونے اور پتھر برسنے کا عذاب بھی ہوگا۔ایک شخص نے عرض کیا کہ یہ کب ہوگا؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا جب گانے والی عورتیں، گانے بجانے کا سامان ظاہر ہوجائے اور شرابیں پی جانے لگیں۔ حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا زلزلے کب آتے ہیں؟ارشاد فرمایا جب عورتیں مردوں کے لئے خوشبو استعمال کریں،جب عورتیں مردوں کے سامنے (زنا کیلئے) ننگی ہونے میں جھجک محسوس نہ کریں جب شراب اور موسیقی عام ہو جائے تو زلزلہ کی توقع رکھو۔

مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان پر غور کرنے کی اشد ضرورت ہے۔حضرت عمر فاروقؓ کا فرمانا کہ کسی بڑے گناہ کا نتیجہ سیدہ کائنات امی عائشہؓ کا فرمانا کہ بے حیائی عریانی فحاشی زنا، عمران بن حصینؓ کا فرمانا کہ گانا بجانا شراب کا عام ہوجانا زلزلے آنے کی نشانیاں ہیں سے صاف ظاہر ہورہا ہے کہ ہم اللہ، ورسول ﷺ کا نظام حکومت خلافت چھوڑ کر باطل نظام حکومت قائم کرکے اللہ کی حاکمیت کو صبح وشام مخالفت، سوداورزنا کے فروغ، ناموس رسالتؐ کی حرمت پر سودے بازی جیسے بڑے گناہوں کا ارتکاب کرکے کھلی بغاوت کر رہے ہیں، ساری دنیا کے مسلمان اس بغاوت کی پاداش میں اللہ کی

ناراضی کا شکار ہوگئے ہیں زلزلے آنے ہی ہیں جب ہماری عورتیں بناؤ سنگھار، خوشبو کا استعمال غیر محرم مردوں کیلئے کریں گی تو۔۔۔آج زنا جیسی مہلک بیماری سرائیت کرتی جارہی ہے آئے روز اس کے جراثیم زور پکڑتے جارہے ہیں ایسی صورت حال میں تو زلزلے ہی آئیں گے۔ قوم کو چاہیے کہ وہ پہلی فرصت میں اللہ ورسول ﷺ کی بغاوت سے توبہ تائب ہو، عملی طورپر اللہ ورسولؐ کی اطاعت قبول کرے نظام باطل، شرک، کفر، سود کی حمایت، ناموس رسالتؐ ایکٹ سے بے وفائی، بے حیائی عریانی فحاشی، بناؤ سنگھار، زنا جیسے بڑے گناہوں، بغاتوں سے اظہار لا تعلقی کرے۔اس کے ساتھ پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرکے اللہ کی حاکمیت عملی طورپر قبول کی جائے

۔

مندرجہ بالا اقدام کرنے کے بعد ہی ہم اللہ کے عذاب سے بچ سکتے ہیں بصورت دیگر ایسے حالات وواقعات رونما ہوتے رہیں گے وقتی طورپر ہنگامی، مادی اقدام کرنے سے اللہ کے عذابات نہیں روکا جاسکتاماہرین ارضیات جو کہہ رہے ہیں جن احتیاطی تدابیر کے بارے میں آگاہ کررہے ہیں وہ سب تب بے معنی ہوجائیں گی جب ہم بغاوت چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوں گے تو۔۔۔عام سی مثال ہے کہ کسی مرد کی بیوی اگر اس سے بغاوت کر بیٹھے تو اس کا مرد (خاوند) اسے اس بغاوت کی سزا سخت ترین، عبرت ناک دیتا ہے اس کے ساتھ رہنا اپنی غیرت کے خلاف سمجھتا ہے ایسے ہی جب کسی ملک میں کوئی شخص یا گروہ ملک سے بغاوت کرنے کے جرم کا ارتکاب

کرتا ہے تو ملک کی انتظامیہ انھیں باغی قرار دے کر رجوع کی دعوت دیتی ہے اگر وہ رجوع نہ کریں تو اس کیلئے موت کی سزا مقرر ہے نہ جانے ہم انسان یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ مخلوق ہیں اس کے قانون، دستور، آئین قرآن کے پابند ہیں اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کی ہدایات پر عمل کرنا ہم پر فرض ہے اگر ہم اللہ ورسول ﷺ کی اطاعت سے روگردانی کریں گے تو وہ ہمیں اس کائنات کا باغی قرار دے کر ہمیں پہلے رجوع کی دعوت دے گا پھر ہلکے زلزلے بھیج کر اور کفار کو بطور حکمران ہم پر مسلط کرکے وارننگ دے گا اگر ہم پھر بھی بغاوت سے باز نہ آئے تو زور دار زلزلے آئیں گے جن سے ہمیں کوئی نہیں بچا سکے گا پھر سب انسانی تدابیر زمین بوس ہو جائیں گی ۔ایک کلمہ گو کو حقیقی معنوں میں مومن بننا پڑتا ہے۔جب کلمہ گو مسلمان صرف وقتی اقدام اور عارضی وظیفے کریں گے تو پھر بقول شاعر یہ ہوگا

مصروف تھے سب اپنی زندگی کی الجھنوں میں ذرا سی زمین کیا ہلی سب کو خدا یاد آگیا

بلدیاتی الیکشن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مقدر کا سکندر کون؟

حقیقی تبدیلی آئے گی یا نہیں

الیکشن کمیشن نے سندھ اور پنجاب کے 20 میں بلدیاتی الیکشن کے پہلے مرحلے کیلئے پولنگ کے وقت میں اضافہ کردیااس طرح پولنگ وقت دس گھنٹے ہوگیا ہے۔ پنجاب میں بلدیاتی انتخابات قوج کی بجائے پولیس کی نگرانی کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے جبکہ 12 اضلاع میں فوج طلب کرلی گئی ہے۔ 31 اکتوبر کو انتخابات کیلئے سامان ریٹرننگ آفیسرز کو دے دیا گیا ہے۔پولنگ کے عملے کو وقت سے دو گھنٹے قبل پہنچنے کا حکم دیا گیا ہے ووٹروں کیلئے ہدایت نامہ جاری کیا گیا ہے کہ ان کو پنجاب میں دو سندھ میں تین بیلٹ پیپرز دیئے جائیں گے ووٹ ڈالنے کیلئے اصل شناختی کارڈ خواہ زائد المعیاد ہی ہو قابل قبول ہوگا،اور کسی دستاویز کو بطور شناخت قبول نہیں کیا جائے گا۔پنجاب میں چیئرمین اور وائس چیئرمین کے پیپرز کا رنگ پیلا جبکہ کونسلر میونسپل کمیٹی کے رکن کا بیلٹ پیپر سفید ہوگا۔ بارہ اضلاع میں 578 یونین کونسلز میں بلدیاتی الیکشن کیلئے 16 ہزار 226 پولنگ اسٹیشن بنائے گئے ہیں اور 3 ہزار 269 پولنگ اسٹیشن میں سے 839 پولنگ اسٹیشن انتہائی حساس قرار دیئے گئے ہیں۔پہلے مرحلے میں پولنگ 31

اکتوبر کو ہو گی۔

بلدیاتی الیکشن کے پہلے مرحلے کی گہما گہمی جاری وساری ہے سیاسی بازی گروں کی سیاسی چالیں ہر لحاظ طرح سے کھیلی جارہی ہیں سیاسی جماعتیں اپنی اپنی فتح کے دعوے کر رہی ہیں زبانی کلامی دعوے کرکے عوام کو سبز باغ دکھا کر کنوینس کیا جارہا ہے دو تین دن بعد یہ سرگرمیاں ختم ہوجائیں گی اور حقیقت افشاں ہوجائے گی۔حالیہ بلدیاتی الیکشن پر ضمنی الیکشن کے اثرات بھی مرتب ہورہے ہیں،لاہور سے پی ٹی آئی کی صوبائی نشست سے کامیابی بھی اپنا رنگ دکھا رہی ہے قومی اسمبلی کی نشست سے ن لیگ کی قلیل ترین لیڈ سے کامیابی کو کوئی بڑی کامیابی نہیں سمجھا جارہا۔ن لیگ کے اوسان خطا ہوگئے ہیں لاہور سے پیپلز پارٹی کے امیداور بہت کم دکھائی دے رہے ہیں مقابلہ کیلئے ن لیگ،پی ٹی آئی اور ن لیگ سے ٹکٹ نہ ملنے والے امیدواروں کے آزادپینل نمایاں نظرآرہے ہیں،مبصرین کا کہنا ہے کہ ن لیگ نے اپنے نظریاتی،پرانے کارکنان کو نظرانداز کرکے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار لی ہے اکثر حلقوں حلقہ میں ن لیگ کیسابق لوگ اب مضبوط آزاد امیدوار کے طور پر نمایاں نظرآرہے ہیں جس سے ن لیگ کے ووٹس میں نمایاں کمی دیکھنے میں آرہی ہے ن لیگ کے آزاد امیدواروں کو الیکشن سے دستبردار کروانے والی کمیٹی اس وقت تک ناکام نظرآرہی ہے۔یہ بھی کہا جارہا ہے کہ ن لیگ کے آزادامیدواروں کے جیتنے کی امید بہت زیادہ دکھائی

جارہی ہے ووٹوں کی تقسیم سے ن لیگ کی پوزیشن کمزور ہو گئی ہے ہر گھر میں ن لیگ کے ووٹرز تقسیم ہو گئے ہیں۔اس کا فائدہ پی ٹی آئی کو ہو سکتا ہے مزید خرابی سے بچنے کیلئے لاہور سے ن لیگ نے اپنے دو درجن سے زائد حلقوں کو بااثر لوگوں کے باعث اوپن حلقے قرار دے دیا ہے۔ لاہور سے یو سی 20 کی مثال دی جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ یہاں سے ن لیگ کے مشتاق مغل چیئر مین، شہباز سلہری وائس چیئر مین، ملک مبارک، رانا اکرم، سعید خان، طارق بٹ، نذیر بٹ الیکشن لڑ رہے ہیں ماضی میں کبھی شکست نہیں ہوئی مگر اس بار اس ناقابل شکست امیدوار کو بھی شکست نظر آ رہی ہے وجہ یہ ہے کہ اس یو سی سے ن لیگ کے باغی پینل ملک مقبول حسین، وائس چیئر مین خالد بٹ، ملک عبدالستار نقشبندی، محمد رفیع، اشرف ڈوگر، ارشد نور، راؤ اقبال، سعود بٹ کھڑے ہیں آزاد امیدواروں کا کہنا ہے کہ ہمیں پرانے نظریاتی کارکنان ہونے کے باوجود نظر انداز کیا گیا ہمارے حلقے میں ن لیگ نے ایسے امیدوار کھڑے کئے جن کا تعلق علاقے سے بھی نہیں اور ذاتی کردار بھی تسلی بخش نہیں، شاہدرہ سے ملک عبدالغفار بھی ن لیگ کے مقابلے میں آزاد حیثیت سے مضبوط امیدوار تصور کئے جارہے ہیں شالیمار ٹاؤن، واہگہ ٹاؤن سمیت تمام ٹاؤنز میں یہ کیفیت دیکھی جا سکتی ہے اس سے ن لیگ اپنے ہی آزاد امیدواروں سے پریشان ہے ن لیگ کو اس کے اپنے ہی ناراض کارکنان سے مقابلے کا سامنا ہے۔کچھ یو سیز سے پی ٹی آئی کو الیکشن سے کامیابی مل سکتی ہے۔ ن لیگی کارکنان کے ناراضی ہونے کی وجہ یہ بیان کی

جارہی ہے کہ ن لیگ اندرون خانہ دو مرکزی گروپس میں تقسیم ہو گئی ہے۔ایک حمزہ شہباز شریف اور دوسرا مریم نواز کا۔ اس وقت حمزہ شہباز اپنے قریبی لوگوں کو حمزہ شہباز ترجیحی بنیادوں پر پروموٹ کررہے ہیں جبکہ مریم نواز گروپ کومسلسل نظرانداز کیا گیا جس کے باعث اراکین ن لیگ سے الگ ہو کر الیکشن لڑنے پر مجبور ہوئے اور اب الیکشن سے ستبردار ہونے سے انکاری ہیں الیکشن جیتنے کے بعد آزاد امیدوار ن لیگ میں جاسکیں گے یا نہیں یہ الگ بات ہے مگر جیتنے کے بعد کامیاب امیدواران کے پی ٹی آئی میں شمولیت کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔ آزاد شکست خردہ امیدوار ان کی اکثریت پی ٹی آئی میں ضرور جائے گی۔ ضمنی الیکشن کی طرح بلدیاتی الیکشن میں بھی دینی جمہوریت پسند جماعتوں اور دینی حلقوں کے اسلام پسند لوگوں کا ووٹ کلیدی نہیں تو ضمنی کردار ضرور ادا کریں گے۔ اگر چند معروف دینی ادارے بھی ن لیگ کو کچھ دیں تو دینی سپورٹ ختم ہوسکے گی ان کی حمایت کیلئے ن لیگ کو ان سب کے نخرے برداشت کرنا ہوتے ہیں۔اب الیکشن بہت قریب آچکا ہماری تحریر ایسے ماحول میں لکھی جارہی جب ہر طرف زور وشور ہے اور تجزیہ نگار اب درست تجزیہ واندازہ لگانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔یہی کہا جارہا ہے کہ ن لیگ کو اپنے قلعہ لاہور کو بچانے کیلئے اقدام کرنا ہوں گے بصورت دیگر لاہور سے قبضہ کمزور سے کمزور ہوسکتا ہے۔پی ٹی آئی کی کمزور مہم کو دیکھ کر عمران خان نے اس میں تازہ روح پھونکنے کیلئے بذات خود میدان میں اترنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے بھی

اثرات ن لیگ پر ہی پڑے ہیں۔پی ٹی آئی کے کارکنان کو ضمنی الیکشن لاہور سے صوبائی اسمبلی میں کامیابی کے بعد حوصلہ ضرور ملا ہے اب وہ اس امید سے شب و روز ایک کر رہے ہیں کہ اس بار بھی انھیں بھی بلدیاتی الیکشن مقامی حکومت میں جگہ مل جائے۔پی پی پی اگر بلدیاتی الیکشن میں اپنے ووٹون میں نصف ہی کر لیتی ہے تو اس کی بڑی کامیابی تصور کیا جائے گا۔

یہ بات درست ہے کہ حالیہ الیکشن کا طرز اسلامی نہیں ہے ہم نے اس سلسلے میں ایک تحریر "شفاف الیکشن مگر کیسے ؟" لکھی تھی جسمیں حکومت کو رائے دی تھی جس پر غور نہیں کیا گیا جس کے باعث اس بار بھی ذمہ داری کی بجائے عہدہ سمجھ کر حصول عہدہ کیلئے بے دریغ وسائل، تعلقات کا استعمال کیا جارہا ہے اس الیکشن میں اختیارات تو مقامی لوگوں تک منتقل ہو جائیں گے مگر عوام کو ریلیف ملتا نظر نہیں آ رہا، باشعور لوگوں کا کہنا ہے کہ بلدیاتی الیکشن سے بھی مہنگائی کا طوفان برپا ہوگا،اب دیکھنا یہ ہے کہ مقامی حکومتوں کی کرپشن روکنے کیلئے کیا اقدامات کئے جاتے ہیں؟ اگر اقدام نہ ہوئے تو یہ بلدیاتی الیکشن بھی ماضی کی طرح عوام پر ایک بوجھ ہی ثابت ہوں گے،ایک پیدائشی پرچی، ڈیتھ سرٹیفکیٹ یا نکاح نامہ کمپیوٹرائزڈ بنانے کیلئے کیا اب بھی ہزار سے دو ہزار دینا پڑیں گے یا کوئی ریلیف ملے گا؟ اس کا علم تو الیکشن کے بعد ہی ہوگا۔

سیاست دانوں کا لنڈا بازار عوام کے مسائل حل کر پائے گا یا نہیں

بلدیاتی انتخابات !

بلدیاتی انتخابات کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا پنجاب میں 878 نشستیں ن لیگ کو جبکہ سندھ میں 654 نشستیں پی پی پی کو ملی ہیں اس طرح ان جماعتوں کو روایتی برتری حاصل کر لی ہے لیکن آزاد امیدواروں نے ان دونوں صوبوں میں سرکاری امیدواروں کا خوب تعاقب کیا ہے پنجاب سے 753 جبکہ سندھ سے 130 آزاد امیدوار کامیاب ہوئے ہیں ،عہدہ طلبی ،مال ودولت سمیٹنے کی حوس میں ڈوبے کامیاب امیدوار سہانے خوب دلوں میں سجائے جشن منا رہے ہیں ،آزاد امیدواروں کا دوسرے نمبر پر آنا حکومتوں کیلئے پریشانی کا باعث بن رہا ہے آزاد کامیاب امیدواروں کو کنٹرول کرنے کیلئے کمیٹیاں بن گئی ہیں پنجاب سے میاں حمزہ شہباز شریف ن لیگ کی طرف سے آزاد لوگوں کا قابو میں کرنے کیلئے میدان میں آ گئے ہیں۔آزاد امیدواروں کی اکثریت متعلقہ صوبے کی گورنمنٹ کے ساتھ ہی منسلک ہو گی کیونکہ انہوں نے اپنے علاقوں میں ترقیاتی کام کروانے ہیں اگر وہ اپنٹی گورنمنٹ چلیں گے تو ترقیاتی فنڈز روکے جا سکتے ہیں انھیں اپنے حلقوں کو چلانے کیلئے مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔اس کے ساتھ ہی وہ آزاد امیدوار جو شکست سے دوچار ہو گئے ہیں وہ بھی ایک بڑی تعداد میں ہیں جو

اپنا سیاسی مستقبل محفوظ بنانے کیلئے اپنی سابقہ پارٹیوں میں جانے کی بجائے مدمقابل پارٹیوں میں اپنی جگہ بنانے کے خواہش مند نظر آتے ہیں شکست سے دوچار امیدواروں کو مدمقابل جماعتوں کا رخ کرنا دونوں صوبوں کی حکمران جماعتوں کیلئے نقصان خطرے کی گھنٹی ہوگی اسلئے کہ اگر یہ ووٹ بنک دوسری مدمقابل جماعتوں میں جائے گا تو2018 کے انتخابات میں انھیں شکست کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے کیونکہ جیت کیلئے مارجن انتہائی کم رہ گیا ہے شکست خوردہ آزاد امیدوارکے ووٹس اس بات پر واضح دلیل ہیں کہ وہ عام انتخابات میں اثر انداز ہو سکتے ہیں ۔ پہلے مرحلے میں پی ٹی آئی کو خاطر خواہ کامیابی تو نہیں مل سکی ،توقع سے برعکس نتیجے کے بعد عمران خان تنظیمی ڈھانچے میں تبدیلی بھی لا سکتے ہیں پی ٹی آئی کے گراف میں کمی دیکھنے میں آرہی ہے لوگوں کو جو توقعات تھیں وہ پوری نہیں ہو سکیں روایتی جیتنے والی جماعتوں کے ذمہ داروں کو چاہیے کہ اب وہ مخالفت برائے مخالفت میں اپنا وقت ضائع نہ کریں بلکہ جو الیکشن میں وعدے کئے انھیں پورا کریں دیکھنے میں آرہا ہے کہ جیتنے اور ہارنے والوں میں جنگی کیفیت اب بھی موجود ہے ناخوش گوار واقعات ہورہے ہیں ایسی انتقامی سیاست نے پہلے ہی ملک کا بیڑہ غرق کردیا ہے اب بھی اگر اسے ہی دہرایا گیا تو مزید انحطاط ہوگا۔کامیاب چیئرمینز،وائس چیئرمینز اور کونسلرز اپنی ذمہ اداریوں کا احساس کریں عوام کے کام خدمت سمجھ کر کریں ترقیاتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں ترقیاتی کاموں کے نام پر لوٹ کھسوٹ

کا بازار گرم نہیں ہونا چاہیے ماضی میں ایسا ہوا کہ ایک گلی پانچ سے دس بار کاغذات میں تعمیر ہو گئی مگر حقیقت میں صرف ایک بار تعمیر ہوئی بقیہ قوم کا پیسہ ہڑپ کر لیا گیا ۔پیدائشی پرچیوں،ڈیتھ سرٹیفکیٹس اور نکاح ناموں کے حصول کی مد میں یو سی ،لوکل گورنمنٹ ذمہ داروں نے جس طرح ماضی میں لوٹ مار کی اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی ۔عوام کی جیبوں پر ڈاکے ڈالنے والی جماعتوں کے امیدوار ایک بار پھر کامیاب ہو کر مقامی حکومتوں کی بھاگ ڈور سنبھال چکے ہیں کیا اب حکومت سابقہ طرز کی کرپشن کو روکنے میں اپنا کردار ادا کرے گی یا اس کا حصہ بن کر خاموش تماشائی کی صورت میں اپنا حصہ وصول کرتی رہے گی ۔مقامی سطح پر مسائل کا ایک انبار لگا ہوا ہے اسے حل کرنے میں کیا کیا جائے گا قبل از وقت کچھ بھی کہنا مناسب نہیں ہوگا مگر یہاں جو بات سب سے اہم ہے وہ یہ کہ کرپشن کو روکا جائے چیک اینڈ بیلنس کا نظام رائج کیا جائے ،دودھ کی رکھوالی پر بلیوں کو نہ بیٹھایا جائے ۔اگر مقامی حکومت کی کرپشن کو گورنمنٹ نے نہ روکا تو ہ جماعتیں عوام کا اعتماد کھو بیٹھیں گی ۔

سوال یہ ہے کہ عوام نے بلدیاتی انتخابات میں گورنمنٹ کی ہی حمایت کیوں کی ؟ پی ٹی آئی اور دیگر مدمقابل جماعتوں کو کامیابی کیوں نہ ملی ؟اس کی وجہ جھولر لو کے علاوہ یہ بھی ہے کہ لوگ حکومت سے اپنے کام کروانے کی امید رکھتے ہیں ایک رجحان کے ساتھ حقیقت ہے کہ مقامی حکومتیں گورنمنٹ کی مرہون منت

ہوتی ہیں اگر لوکل گورنمنٹ حکومت مخالف ہو تو ترقیاتی کام نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ گورنمنٹ کو ایسا رویہ اب ترک کر دینا چاہیے مساوات پر مبنی فنڈز یونین کونسل کی سطح پر جاری ہونے چاہیں لیکن ایسا ہوتا دکھائی نہیں دے رہا کیونکہ حکومت ہر حال میں اپنے مخالف کو زیر کرنا چاہتی ہے تاکہ آئندہ وہ کامیاب نہ ہونے پائیں جو بھی نئی پارٹی سر اٹھاتی ہے اسے کمزور کرنا ارباب اقتدار کا مشن ہوتا ہے یہی جمہوریت کا حسن ہے کہ مال و دولت وسائل کی بنیاد پر کامیاب ہو جاؤ اور بعد میں اپنے سیاسی مخالفین کیلئے جگہ تنگ کر دو۔ اس طرز عمل کے باعث انسانی جانوں کا اس قدر نقصان ہوا کہ ناقابل بیان ہے۔ شائد جمہوریت کا حسن یہ بھی ہے کہ مال و دولت کے حاملین کو پروموٹ کرو اگر کوئی متوسط طبقہ کامیاب ہوتا ہے تو اس کا اس طرح پیچھا کرو کہ وہ دوبارہ جمہوریت کی پٹڑی پر چڑھنے کا نام ہی نہ لے۔ پاکستان میں بہت سی جماعتیں قائم ہوئیں بااثر، طاقت ور، اقتدار کے داؤ پیچ کو خوب سمجھنے والے جمہوری سیاسی بازی گروں نے انھیں کامیاب نہ ہونے دیا کیونکہ وہ جذبۂ خدمت خلق کے تحت وجود میں آئی تھیں ان کا مقصد پیسہ اکٹھا کرنا نہیں تھا سیاست کے نام کر کاروبار کرنے والوں نے انھیں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہر آنے والا الیکشن عوام کے مسائل حل کرنے کی بجائے مسائل، مہنگائی میں اضافے کا باعث بن رہا ہے لوگوں کی زندگیاں اجیرن سے اجیرن تر ہوتی جا رہی ہیں نصف سے زائد طبقہ ووٹ اس لئے نہیں ڈالتا کہ وہ ان سیاسی بازی گروں کی حرکتوں سے

نالاں ،اسے چوروں،ڈاکوؤں،غیر مسلموں کا نظام سیاست سمجھتا ہے وہ یہ خیال کرتا ہے کہ موجودہ حالت کے ذمہ دار جمہوری سیاست دان اور ووٹ ڈالنے والے ہیں اگر یہ خیال، نظریہ غلط ہے تو سیاست دانوں کو اپنا مثبت پہلو ظاہر کرنا ہوگا لیکن ایسا ہوتا دکھائی نہیں دے رہا کیونکہ الیکشن میں حصہ لینے والے عہدہ طلب کرتے ہیں اسلام عہدہ مانگنے والوں کو عہدہ نہیں دیتا ،اقتدار ،حکومت عہدے سے بڑھ کر ایک بڑی نازک ترین ذمہ داری ہے اسلام کے نظام عدل خلافت میں ہر عہدہ ذمہ داری تصور کیا جاتا ہے لیکن یہاں صرف عہدہ اور عہدہ بھی لوٹ،کھسوٹ کیلئے تو مسائل میں اضافہ ہی ہوگا لوگوں کی زندگیاں اجیرن ہوں گی۔ہمیں بلدیاتی انتخابات کے بعد بھی مسائل حل ہوتے نظر نہیں آرہے کیونکہ یہ نظام اسلام کا طرز سیاست نہیں جو یہ کہتے ہیں کہ بلدیاتی نظام سیدنا فاروق اعظمؓ نے جاری کیا وہ سفید جھوٹ بول رہے ہیں انھیں اللہ کے حضور معافی مانگنی چاہیے وجہ یہ ہے کہ سیدنا فاروق اعظمؓ کے عہد میں خلافت تھی جمہوریت نہیں دوسرا نظام خلافت نے لوگوں کو سہولتیں دیں یہاں سہولتوں سے محروم لوگ تڑپ رہے ہیں خلافت میں خلیفہ کا اعلان ہے کہ اگر دریائے فرات کے کنارے کتا بھی بھوکا مرگیا تو اس سے پوچھا جائے گا مگر آج تو لوگ بھوک کی وجہ سے خودکشیاں کر رہے ہیں اپنے بچوں کو فروخت کرنے پر مجبور ہیں ،دو وقت کی روٹی کیلئے گناہ کبیرہ ہو رہے ہیں۔کیا کچھ نہیں ہو رہا یہاں یہی کہہ سکتے ہیں کہ بس جمہوریت کے نام پر سیاست دانوں کا ایک لنڈا بازار لگا ہوا ہے جسے

عوام سے کوئی سروکار نہیں۔

شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ اور امت مسلمہ

علامہ اقبالؒ عالم اسلام کی عظیم ترین ہستی کا نام ہے ایسی ہستی صدیوں بعد پیدا ہوا کرتی ہے اگر یہ کہہ دیا جائے اس مفکر، مدبر، انقلابی، نظریاتی شاعر کی الحامی، درد دل سے لبریز، عارفانہ، مجددانہ، فقیہانہ شاعری سے برصغیر بالخصوص پاکستان نے کوئی رہنمائی، درس عبرت، راہ راست نہیں سیکھی تو بے جا نہ ہوگا اگر دوسرے شعراء کے اشعار پر طائرانہ نگاہ دوڑائی جائے تو پتہ چلے گا کہ ماسوائے چند ایک کے کثیر الجہتی شاعر نہیں تھے جو تھے وہ علامہ اقبال کے سامنے بچوں کی حیثیت رکھتے ہیں اکثر کی شاعری عورت و مرد، لڑکے ولڑکی کے عشق کے گرد محو گردش نظر آتی ہے مگر قدرت نے علامہ اقبالؒ کے دل ودماغ میں امت مسلمہ سے بے پناہ، حد درجہ عشق و محبت ، جنون کی حد تک مسلمانوں کی اصلاح کا جذبہ صادق موجذن کر رکھا تھا اگر ہماری قوم علامہ اقبالؒ کی شاعری، شخصیت کو اپنا آئیڈیل سمجھ کر اسے اپنے لئے مشعل راہ بنا لیتی تو آج ملک اس خطرناک، افسوس ناک، المناک موڑ پر کھڑا نہ ہوتا، اقبالیات کے ماہرین کی تحریرات متعدد بار پڑھنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے ان کا کہنا ہے کہ اقبال کی شاعری امت کیلئے پیام صبح، نوید انقلاب کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ علامہؒ کی شاعری قرآن وحدیث، اسلام، خلفائے راشدینؓ کے نظام خلافت، اعمال صحابہؓ، اہل بیتؓ، اولیاء اللہؒ کی

تعلیمات کی توضیع و تشریح اور ترجمان ہے آپؒ کی شاعری میں عشق رسول ﷺ ، عشق قرآن، مومن، خودی، فقر، شاہین، عشق، علم و عمل کا عنصر غالب ہے جس نے ادب کو نئی اصطلاحات سے متعارف کروا کر اسلام کی وکالت اور مغربی تہذیب کا بڑی شد ومد سے رد کیا ہے ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے اپنی شاعری میں تمام طبقات کو خطاب کیا آپؒ نے شاعری کے ذریعے مسلمانوں کی لازوال ترقی، خوشحالی کے موضوع پر خلوص دل سے رہنمائی کی ہے جس کی جھلک آج بھی دیکھی جاسکتی ہے ارباب علم ودانش مسلمانوں کو علامہ اقبال کی شاعری اور انکی شخصیت کو بطور آئیڈیل بنانے کو ہر وقت درس دیتے نظر آتے ہیں

☆علامہ اقبالؒ کو حضور ﷺ سے بہت زیادہ عشق تھا حضور ﷺ کا تذکرہ سنتے ہی آپؒ کی آنکھیں پرنم ہوجاتیں، آپؒ کے معتدد دوست آپؒ کے عشق رسولؐ کی کیفیت کو بیان کرتے ہیں سچا عاشق رسول ﷺ ہونے کی وجہ سے آپؒ کو دربار رسولؐ سے کئی بار سلام آیا، جب ہندو گستاخ رسول کو غازی علم دین شہیدؒ نے جہنم واصل کیا تو آپؒ نے تاریخی جملہ ارشاد فرمائے کہ لوہاراں دا پتر بازی لے گیا اسیں دیکھے دے ای رہ گے، اس بات کا عملی ظبوت ہے کہ علامہؒ بھی اس گستاخ کو قتل کرنے کا عزم رکھتے تھے ۔غازی علم دین شہیدؒ کے اس جرات مندانہ اقدام کے بعد علامہ اقبالؒ نے شمع رسالے کا پروانہ بن کر غازی علم دین شہید کا بھرپور ساتھ دیا۔عشق رسول ﷺ کے ترانے شاعرانہ انداز میں اس طرح بیان کرتے ہیں

قوت عشق میں ہر پست کو بالا کر دے دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے، تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

☆قرآن فہمی کا جو مقام علامہ اقبالؒ کو نصیب ہوا اسے بڑے بڑے علم و فضل کے حاملین بھی نہ پا سکے قرآن مجید کے حقیقی پیغام کو شاعری میں ڈھال کر شاعری کی طرف رغبت کرنے والوں کو انوکھے انداز میں درس قرآن دیا اگر یہ کہہ دیا جائے کہ علامہ کی شاعری قرآن مجید و سنت رسول ﷺ کی عملی تشریح ہے تو بے جا نہ ہوگا قرآن فہمی کا جو انداز علامہ اقبالؒ نے اپنا اس سے قبل اسے کسی شاعر نے ایسے نہیں اپنایا ان کی دلی خواہش تھی کہ ہر مسلمان قرآن و سنت کو حقیقی معنوں میں سمجھے ۔ رجوع الی لقرآن ہر مسلمان میں بدرجہ اتم دیکھنا چاہتے تھے آپؒ نے قرآن کی جانب راغب ہونے کا کچھ اس طرح درس دیا ہے

قرآن میں ہو غوطہ زن ، اے مرد مسلماں اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن

☆انہوں نے بچوں کیلئے پہاڑ اور گلہری، جگنو، بچے کی دعا جیسی متعدد نظمیں پیش کرکے انہیں غرور و تکبر، خود نمائی کی بجائے عاجزی، انکساری، نیکی، خدمت خلق، بڑوں کے احترام کا درس دیا

☆علامہ اقبالؒ قوم کے نوجوانوں کو مستقبل کا سرمایہ سمجھتے تھے اپنی شاعری میں نوجونوں کو مستقل طور پر اپنا موضوع بنایا اسی لئے ان کی خوب رہنمائی کی جس کی جھلک پیش کی جاتی ہے

کبھی اے نوجواں مسلم !تدبر بھی کیاتونے ؟ وہ کیا گردوں تھا،توجس کا ہے اک ٹوٹا ہوااتارا

تجھے اس قوم ے پالا ہے آغوش محبت میں کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردارا

پرواز ہے دونوں کی اسی فضا میں ایک کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں

جاوید نامہ میں اپنے بیٹے ہی کو نہیں بلکہ امت کے نوجوانوں سے یوں گویا ہیں

دیار عشق میں اپنا مقام پیدا کر نیا زمانہ نئے صبح وشام پیدا کر

خدا اگر دل فطرت شناس دے تجھ کو سکوت لالہ و گل سے کلام پیدا کر

اٹھا نہ شیشہ گران فرنگ کے احساں سفال ہند سے مینا وجام پیدا کر

میں شاخ تاک ہوں میری غزل ہے میرا ثمر میرے ثمر سے مئے لالہ فام پیدا کر

میرا طریق امیری نہیں فقیری ہے خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

مزید فرماتے ہیں کہ

جوانوں کو سوز جگر بخش دے میرا عشق ، میری نظر بخش دے

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

☆ہر مسلمان فرد کو ملت کا قیمتی ہیرا خیال کرتے ان سے ہم کلام ہیں کہ

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے نیل کے ساحل سے لیکر تابخاک کاشغر

☆قابل تقلید شاعری میں طالبعلموں کو پورے درد سے اسطرح خطاب کرتے ہیں

جو پایہ علم سے پایا بشر نے فرشتوں نے بھی وہ پایہ نہ پایا

اور یہ اہل کلیسا کا نظام تعلیم ایک سازش ہے فقط دین و مروت کے خلاف

☆اسلامی نظام خلافت کی اہمیت علماء کرام میں یوں بیان کرتے ہیں

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

☆آپؒ کا نظریہ تھا کہ خلافت اسلام کا نظام سیاست اور جمہوریت یہود و نصاریٰ کا نظام سیاست ہے جمہوریت کو مسلمانوں کا قاتل قرار دیتے تھے آپؒ کی شاعری میں اس کا جا بجا بیان ہوا ہے آپؒ نے کھل کر انسان ساختہ، باطل، طاغوتی نظاموں کے خلاف اپنی شاعری میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ سیاستدانوں سے طرز حکمرانی پہ کلام کر رہے ہیں کہ

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

الیکشن، ممبری، کونسل، صدارت بنائے خوب آزادی نے پھندے

اسلامی نظام کا تعارف اور اسکی اہمیت، اسے قائم کرنے کی تلقین ان الفاظ میں

کرتے ہیں کہ

تا خلافت کی بنا، دنیا میں ہو پھر استوار لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

عقل ہے تیری سپر، عشق ہے شمشیر تیری مرے درویش !خلافت ہے جہانگیر تیری

شاعر مشرقؒ کی شاعری اہلیان پاکستان ہی نہیں عالم اسلام کی بہت بڑی ضرورت ہے مسلمان علامہؒ کی روحانی ، فکری، انقلابی شاعری کو مشعل راہ بنائیں علامہ اقبالؒ کی شاعری پر غور و فکر کرنے سے پاکستان اپنی نظریاتی اساسی منزل پاسکتا ہے جو آج تک حاصل نہیں کی جاسکی کیونکہ آپؒ نے مسلمانوں کی دکھتی ہوئی رگ کو خوب سمجھا اور انکے مرض کی صحیح تشخیص کرکے تصور پاکستان کی صورت میں نسخہ بھی دے دیا علامہؒ نے قیام پاکستان میں عملی طور پر حصہ لیا اور اپنی شاعری کے بل بوتے پر پورے خلوص کی تنہائیوں ، درد ، محبت کے ساتھ انگریز کے نظام کو زمیں بوس کرنے کیلئے ان تھک کاوشیں کیں تحریک پاکستان میں انقلابی روح بیدار کرنے کیلئے شاعری کو بطور آلہ استعمال کیا جسمیں علامہ اقبالؒ کو سو فیصد کامیابی ملی آپؒ کی شاعری ہر دور کیلئے راہ حق کی نشان منزل ہے اب جبکہ مسلمانان پاکستان بحرانوں کا شکار ہیں ہر طرف سے دشمنوں نے پوری طاقت، منصوبے، جدید ہتھیاروں سے لیس ہو کر ہمیں گھیر لیا ہے اس حصار کو توڑنے کیلئے قوم کے ہر فرد کو علامہ اقبالؒ کی شاعری سے رہنمائی

حاصل کرنا ہوگی کیونکہ علامہ اقبالؒ ایک شخصیت ہی نہیں بلکہ ایک مکتب کی حیثیت رکھتے ہیں جن سے دنیا آج بھی فیض حاصل کر رہی ہے۔

یوم اقبالؒ پر حکمرانوں کے احمقانہ فیصلے

ماہ نومبر میں جب یہ خبر کا علم ہوا کہ حکومت یوم اقبالؒ پر چھٹی نہیں کرے گی بلکہ تمام ادارے معمول کے مطابق اپنا کام کریں گے تو قوم دو حصوں میں بٹ گئی ایک حصے نے کہا کہ چلو کوئی بات نہیں قائد کا فرمان ہے کہ کام کام اور کام بس ۔۔۔۔اس میں بھی ہماری بہتری ہے دوسرے حصے نے اس فیصلے کو سراسر غلط قرار دے کر مسترد کر دیا اور اسے اقبال ، نظریہ پاکستان کے خلاف ایک گھناؤنی سازش قرار دیا پنجاب کے وکلاء سراپائے احتجاج نظر آئے یوم اقبالؒ پر بھی احتجاجی میدان خالی نہ چھوڑا۔حسب معمول جب صبح تعلیمی اداروں میں اسلامی تحریک طلبہ کی تقاریب کا اختتام ہوا،تو احباب نے وفد کی شکل میں مزار اقبالؒ پر جانے کا فیصلہ کیا احباب صبح نو بجے پہنچے تو سیکیورٹی اہلکاروں نے کہا کہ بارہ بجے آئیں بارہ بجے گئے تو سیکیورٹی پر معمور اہلکاروں نے سرکاری فرمان سامنے پیش کر دیا کہ حکومت نے عوام پر مزار پر حاضری اور فاتحہ خوانی کی پابندی لگا رکھی ہے لہٰذا کوئی حاضری کیلئے نہیں جا سکتا وہاں پر موجود لوگوں نے یہ بھی تجویز دی کہ دس دس لوگوں کو جامہ تلاشی کے بعد حاضری کی اجازت دے دی جائے تو اہلکاروں کا کہنا تھا کہ ہم اپنی نوکری سے ہاتھ نہیں دھو سکتے یعنی حکومت کی طرف سے اتنے سخت

احکامات تھے۔لوگ مایوسی کے عالم میں کھڑے حسرت بھری نگاہوں سے مزار اقبال کو دیکھ رہے تھے ان کے دلوں میں خواہش انگڑائی لے رہی تھی کہ ہمیں بھی کسی طرح حاضری کا موقعہ دیا جائے مگر انھیں اجازت نہ دی گئی۔

وہاں موجود لوگوں کا کہنا تھا کہ عوام کو مزار اقبال پر حاضری سے روکنا سراسر حماقت ہی نہیں بلکہ سوچی سمجھی سازش ہے یہ بھونڈے اقدام حکومت نے ایسے وقت میں کئے جب وزیراعظم پاکستان کو لبرل بنانے کا اعلان کرچکے،لوگ سوالیہ انداز میں کہہ رہے تھے کہ حکومت نے کہیں یوم اقبال سے پاکستان کو لبرل بنانے کی مہم کا آغاز تو نہیں کردیا۔

حکومت شائد یہ سمجھتی ہے کہ ایسے اقدام قوم کو اقبالؒ سے دور کرنے میں معاون ثابت ہوں گے،اگر یہ بات ہے تو حقیقت کے منافی ہے۔پہلے ماضی قریب میں قوم کو علامہ اقبالؒ کی انقلابی شاعری سے دور رکھنے کیلئے نصاب تعلیم سے نظریاتی شاعری حذف کردی مگر قوم کی علامہ اقبالؒ سے عقیدت کم نہیں ہوئی اب مزار پر فاتحہ خوانی اور حاضری سے بھی محروم کرنے کا مقصد یہی اس کے سوااور کچھ نہیں کہ قوم کا شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبالؒ سے جذباتی لگاؤ ختم کردیا جائے۔جاہلانہ اس سوچ پر عوام کا عملی رد عمل کیا تھا اس حقیقت کا انکشاف یوم اقبالؒ پر ہی ہوگیاجب علی الصبح ہی سینکڑوں نوجوان مزار اقبال کی حاضری پر کیلئے پہنچ گئے جواس بات کا عملی ثبوت تھا کہ ایسے احمقانہ اقدام سے حکومت عوام کے دل سے مفکر

پاکستان علامہ اقبالؒ کی محبت کا روشن دیپ نہیں بوجھا سکتی۔ لبرل ازم کی مالا زبردستی قوم کے گلے میں ڈالنے والے ناسمجھ حکمران غور سے سن لیں قوم اس انداز میں نظریہ پاکستان کا قتل نہیں ہونے دے گی نظریہ پاکستان کے تحفظ کیلئے اپنی جانیں قربان کرنے کا جذبہ آج بھی قوم کے اندر موجود ہے۔یوم اقبال پر حکومت کے حالیہ بھونڈے اقدام سے وفاق میں موجود جماعت کے حامیوں کے کان اور آنکھیں اب کھل جانی چاہیں اب آنکھیں بند کرکے حکمران جماعت کے پیچھے عوام کا چلنا قطعی طور پر ملک وملت کے مفاد میں نہیں کیونکہ مرتب کردہ پالیسیاں ملک وملت کے مفاد کے برعکس دکھائی دے رہی ہیں خانوادہ اقبالؒ کے ایک فرد کا کہنا ہے کہ پہلے سرسید سے قوم کو دور کیا گیا اب علامہ اقبالؒ سے دور کرنے کی سازش ہو رہی ہے اگر قوم اب نہ کھڑی ہوئی تو اگلی باری قائد اعظمؒ کی ہوگی۔ قوم کا سوال یہ ہے کہ حکمران ایسے احکامات جاری کرکے کس کو خوش کرنا چاہتے ہیں ؟آنکھیں بند کرکے ایسے لوگوں کی حمایت کرنا جو فکر اقبال کا گلہ گھونٹنا چاہتے ہیں کسی صورت درست نہیں وہ دینی ادارے اور جماعتیں جو اسلام کی علمبردار ہونے کے ساتھ انتخابات میں ن لیگ کی ہم نوالہ ہم پیالہ ہوتی ہیں ان سے اتحاد کرنا فرض عین سمجھتی ہیں وہ بھی اپنی پالیسیوں پر نظرثانی کریں یا حکومت کو ایسے اقدام سے باز رکھنے میں مزاحمتی ،اپوزیشن کا انداز اپنائیں تاکہ ن لیگ کا قبلہ درست ہوسکے۔ عوام کو یہ بھی کہتے سنا گیا کہ اس مرتبہ یوم اقبالؒ پر تو ایسے محسوس ہوا جیسے

یہ احکامات انڈیا کی کانگرس یا مودی سرکار نے جاری کئے ہیں کہ کوئی مسلمان عوام میں سے اقبالؒ کے مزار پر حاضری پر پابندی لگا دی ہے اب پروٹوکول کے حامل، جمہوریت پال، کرپٹ، جاگیردار، وڈیرے لیڈران کرام کے علاوہ کسی کو بھی علامہ اقبالؒ کے مزار پر فاتحہ خوانی کرنے کا حق نہیں رہا۔ہم کھلے الفاظ میں تحریر کردینا چاہتے ہیں کہ ایسے احمقانہ فیصلے قوم کو کسی صورت منظور نہیں، حکومت اپنا قبلہ درست کرے۔

ہماری اس سلسلے میں یہ رائے ہے کہ حکومت نے اگر قائد کے اصول کام، کام اور کام پر عمل کرنے کیلئے تعطیلات کا خاتمہ کرنا تو تمام مذہبی، دینی، قومی وملی ایام پر ہونے والی تمام سرکاری تعطیلات کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کردیا جائے یہ طے کیا جائے کہ ان یام پر آدھا دن کام ہوگا اور آدھا دن اداروں میں تقاریب کا اہتمام کیا جائے گا تاکہ ان ایام پر رونما ہونے والے واقعات کی اہمیت وفضیلت سے قوم واقف رہے اور ان دنوں جتنی آمدن ہو نجی وسرکاری ادارے یہ رقم سرکاری خزانے میں جمع کروائیں تاکہ وطن عزیز مالی بحرانوں سے نکل سکے۔اگر ایسا ہوجاتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ کسی کا کوئی اعتراض نہیں رہے گا لیکن اگر چند اہم ترین ایام کی تعطیلات ختم کرکے آدھا تیتر آدھا بٹیر کی صورت اختیار کی گئی تو قوم مزید تقسیم ہوگی بے چینی بڑھے گی، افراتفری پیدا ہوگی نئی تحریکیں جنم لیں گی۔ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم بحیثیت قوم دفاع پاکستان کیلئے جاری کئے گئے نیشنل ایکشن پلان پر مکمل عمل درآمد نہیں کروا

سکے بلکہ ایک خاص طبقے کو امریکہ مخالف یا اپنا سیاسی حریف سمجھ کر رگڑا لگانے کا تہیہ کر رکھا ہے دوسروں کو آزادی ہے ان کیلئے کوئی ایکشن پلان نہیں۔۔۔ ایسے لگتا ہے کہ علامہ اقبالؒ فرنگی عزم سے بغاوت کرنے کی پاداش میں حکمرانوں کی نیشنل ایکشن پلان کی زد میں آ گئے ہیں قوم کو چاہیے کہ علامہ اقبالؒ کو سرکاری سطح پر پھر سے وہی مقام دلانے کیلئے قومی سطح پر جدوجہد کرے۔ ہماری دردمندانہ گذارش ہے کہ مثبت ہمہ گیر پالیسی بنائیں جس میں کوئی ابہام نہ ہو، یہ قانون، پالیسی ہر ایک کیلئے ہونی چاہیے دہرے معیار کے باعث حضرت علامہ اقبالؒ جیسی اہم ترین شخصیت کے یوم ولادت پر قوم کو تقسیم کرنا حکومتی ناکام پالیسیوں کا منہ بولتا ثبوت ہے جنھیں پہلی فرصت میں درست کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

گستاخ رسول کی سزا سر تن سے جدا

یورپ و مغرب نے انبیاء اکرامؑ کی توہین کرنا اپنا حق رائے دہی سمجھ کر دنیا کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کرنے کا خطرناک منصوبہ شروع کر رکھا ہے انبیاء اکرامؑ کی توہین آمیز فلمیں ،قرآن کی توہین ،توہینِ صحابہؓ سر عام ہو رہی ہے مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء اکرامؑ پر ایمان لانا،ان سے محبت کرنا لازم وملزوم ہے جو بھی کسی نبی کی توہین کرتا ہے تو اس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ۔انبیاء کرام انسانوں میں سے وہ مقدس ہستیاں ہیں جنہیں نور نبوت سے آراستہ کرکے اس دنیا میں بھیجا اور انبیاء علم کے خزانے ،برائے راست اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتے ہیں آج تہذیبوں کے تصادم کے اس پر فتن دور میں نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت کو ماننے والے اربوں عاشقان رسول ﷺ کے جذبات متعدد بار مجروح کئے جا چکے ہیں ماضی قریب میں محمد الرسول اللہ ﷺ کے ٹرائل کے عالمی دن'' کے نام سے تیار کی گئی اس فلم نے عاشقان رسول ﷺ کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کی لہر کو دوبارہ زبردست طریقے سے ہلا کر رکھ دیا ،دنیا بھر سے امریکی رویے اور گستاخ رسول ﷺ کیخلاف عاشقان رسول ﷺ کا سمندر امڈ آیا امریکی سفارت خانوں کے جلاؤ گھیراؤ کیا گیا ان حالات میں چند نام نہاد فاشٹ ، سیکولر لوگوں نے اسے انتہا پسندی کے نام سے موسوم کیا اور بعض لوگ اعتراض اس حد تک کر گئے

کہ گستاخوں کی حمایت کرنے والوں کی صف میں شامل ہو گئے دنیا بھر سے عاشقان رسول ﷺ کا جم غفیر عالم کفر کو پیغام دے رہا ہے کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا سر تن سے جدا، گویا عاشقان رسول ﷺ نے مقدمہ دائر کر دیا رب العالمین کی عدالت میں کہ اے اللہ تو ہی فیصلہ فرما کہ نبی مکرم ﷺ کا کیا مقام ہے؟ نبیوں اور حضرت محمد ﷺ کی توہین کا ارتکاب کرنیوالا کس زمرے میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں آداب النبی ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے اونچا نہ ہونے دو ان کے سامنے اونچا نہ بولو جیسے تم ایک دوسرے کے ساتھ بلند آواز سے بولتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چل سکے (سورت الحجرات آیت ۲۰) جو لوگ کہتے ہیں کہ رائے قائم کرنا ہر ایک کا حق ہے روکا نہیں جا سکتا وہ مندرجہ بالا آیت مبارکہ پر غور کریں۔ پھر خالق کائنات فرماتے ہیں بے شک وہ لوگ جو اللہ اور رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب لوگ ذلیل لوگوں میں سے ہیں (المجادلہ ۲۰)۔ مندرجہ بالا آیت میں گستاخان رسول ﷺ اوران کا ساتھ دینے والوں کو روئے زمین اور ذلیل ترین کہا گیا۔

مزید رب العالمین فرماتے ہیں بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ بھی دنیا و آخرت میں اپنی رحمت سے ان کو دور کر دے گا اور اللہ نے ایسے لوگوں کیلئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے (الاحزاب ۵۷) یعنی

دنیا میں ذلت کی موت اور آخرت میں جہنم کا عذاب سورۃ توبہ کی آیت نمبر 69 میں ارشاد ہوتا ہے کہ (رسول اللہ ﷺ کے گستاخ) یہ وہ لوگ ہیں جن کے دنیا و آخرت میں اعمال ضائع ہو گئے ہیں یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے یہ میرے اتنے مطیع و فرمانبردار ہیں کہ انبیاؑ اسوقت تک نہیں بولتے جب تک اللہ کا حکم نہیں ہوتا ہے یعنی یہ مقدس ہستیاں جب لب کشائی کرتی ہیں تو اللہ کی اجازت سے لب کشائی فرماتی ہیں معلوم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کی احادیث مبارکہ (گفتگو) حکم ربی سے ہوتی ہے تو آیئے فرمان رسول ﷺ پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ اپنے رسول ﷺ کے گستاخ کے بارے میں کیا حکم صادر فرماتے ہیں یہ گستاخ رسول ﷺ ابو عفک یہودی کا قتل جسکی عمر 120 سال تھی اسکی گستاخی پر عاشق رسول ﷺ حضرت سالم بن (عمیرؓ نے اس کو قتل کر دیا (الصارم المسلول صفحہ ۱۳۸

۔ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ انس بن زنیم الدیلمی کو قبیلہ خزاعہ کے ایک بچے نے قتل 2 (کیا آپ ﷺ نے خون کو رائیگاں قرار دیا (الصادم المسلول ۱۳۹

۔ایک گستاخ عورت آپ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی آپ ﷺ نے فرمایا میری 3 (دشمن کی خبر کون لے گا تو خالد بن ولیدؓ نے اس کو قتل کر دیا (الصارم المسلول ۱۶۳

4۔ایک مشرک گستاخ آپ ﷺ کی گستاخی اور گالیاں دیا کرتا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کون ہے جو اسکی خبر لے گا حضرت زبیرؓ کھڑے ہوئے اور جا کر اسکو قتل کر دیا اسکا سامان آپ ﷺ نے ان کو تحفے میں دے دیا (الصارم المسلول صفحہ ۱۷۷)

5۔امام بخاری نے تفصیلاً گستاخ رسول ابورافع کے انجام کا واقعہ بیان کیا ہے کہ یہ خود بھی گستاخی کرتا تھا اور دوسروں کو بھی گستاخی پر ابھارتا تھا یہ ملعون ایک بہت بڑے قلعے میں رہتا تھا آپ ﷺ نے اسکو قتل کرنے کے لئے سیدنا عبداللہ بن عتیکؓ کی امارت میں ایک وفد تشکیل دیا آپؓ اسکو قتل کرنے کے لئے مکمل پلان تیار کرکے قلعے میں داخل ہوئے اور اسے قتل کر دیا واپسی پر ان کی پنڈلی زخمی ہو گئی آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک پنڈلی پر لگا دیا وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔

6۔ملعون گستاخ رسول ﷺ کعب بن اشرف کے قتل کے بارے میں آقائے دو جہاں ﷺ نے صحابہ کرام ﷺ سے فرمایا کہ کون اس کو ٹھکانے لگائے گا یہ اللہ اور رسول ﷺ کو بہت ستا رہا ہے اس پر حضرت سیدنا محمد بن سلمہ انصاریؓ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر قتل کر دیا آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ بہت خوش ہوئے۔

۔گستاخ رسول ام ولد باندی کو ایک نابینا صحابی نے واصل جہنم کر دیا آپ ﷺ نے خون رائیگاں قرار دیے دیا۔

عہد خلفائے راشدین میں جھوٹے نبیوں کے خلاف مسلح جدوجہد کرکے صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ کی عزت وناموس کو تحفظ کیا جو امت مسلمہ کیلئے گستاخوں کو قتل کرنے کی دلیل ہے۔

صحابہ کرامؓ کے عہد کے بعد ریجی فالڈ گستاخ کو سلطان صلاح الدین نے ،ابراہیم فرازی شاعر کو قاضی ابن عمرو نے،فلورا عیسائی عورت ، میری عیسائی عورت،اسحاق پادری،سانکو پادری،جرمیاس پادری،جانتبوس پادری، سیسی نند پادری،آئیزک پادری،پولوس پادری، تھیوڈومیر پادری کو حاکم اندلس عبدالرحمان نے،پادری پرٹیکٹس،،یوحنا کو قاضی اندلس قتل کروایا،یولوجئیس پادری کو فرزند اندلس نے قتل کروایا۔میجر ہردیال سنگھ کو غازی بابو معراج دین شہیدؒ نے،شردھانند سوامی کو غازی قاضی عبدالرشیدؒ،ملعون عبدالحق کو غازی محمد مانکؒ،تھورام کو غازی عبدالقیومؒ،پالامل زرگر کو غازی حافظ محمد صدیقؒ،ویر بھان کو نامعلوم غازی مسلمان ،اپم سنگھ کو غازی غلام محمد شہیدؒ،ڈاکٹر رام گوپال کو غازی مرید حسین،ہری چند ڈوگر کو غازی میاں محمد شہیدؒ، بھوشن عرف بھوشو کو غازی بابا عبدالمنان ،کلکتہ میں ایک گستاخ کو غازی امیر احمد شہیدؒ،چوہدری کھیم چند کو غازی منظور حسین شہیدؒ غازی عبدالعزیز شہیدؒ،گستاخ

سکھ کو غازی محمد اعظمؒ، نینوں مہاراج کو غازی عبدالخالق قریشیؒ، لیکھرام آریہ سماجی کو نامعلوم غازی نے، پادری سیمسوئیل کے غازی زاہد حسینؒ، یوسف کذاب کو کوٹ لکھپت کے کسی قیدی نے، ہیزرک بروڈایڈیٹر کے غازی عامر چیمہ شہیدؒ اور سلمان تاثیر کو غازی ممتاز قادری نے قتل کیا۔

مجھے خدشہ ہو رہا ہے کہ گستاخی کرنیوالے تو عیسائیت کو مانتے ہیں یا یہودی ہیں وہ کہیں گے کہ آپ اپنی آسمانی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کے فرامین بیان کر رہے ہو یہ تو ہمارے یہود و نصاریٰ) کے لیے حجت نہیں ہیں ہمارے انبیاء موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے فرامین دکھاؤ) جسکی ہم اطاعت کریں۔

۔ حضرت داوٗدؑ فرماتے ہیں کہ (اے محمد ﷺ) میں ساری پشتوں کو تیرا نام یاد 1 دلاؤں گا پس سارے لوگ ابدالآباد تیری ستائش کریں گے (زبور شریف باب ۴۵ ملتقطاً) حضرت داوٗدؑ فرماتے ہیں کہ آیئے حضرت موسیٰؑ کے دروازے پر چلتے ہیں فرماتے ہیں خداوند تیرا تیرے ہی درمیان سے یعنی تریے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی ﷺ برپا کرے گا تم اس کی سننا خداوند نے مجھ سے کہا وہ جو کچھ کہتے ہیں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی ان سے کہے گا اور جو میری باتوں کو جو وہ میرا نام لیکر کہے نہ سنے تو میں

(اس کا حساب اس سے لوں گا (تورات کتاب استثناء باب ۹ آیت ۱۵تا۱۹
بیان ہے توارت صحیفہ یسعیاہ باب ۲۹،۱۲ میں کہ پھر وہ کتاب (قرآن) کسی ان پڑھ کو دیں گے کہیں گے اس کو پڑھ اور وہ کہے گا میں پڑھنا نہیں جانتا۔
حضرت مسیح انجیل یوحنا باب 16 آیت 13تا7 میں فرماتے ہیں کہ میں سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا مجھے تم سے بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ آئے گا تو تم کو سچائی کی راہ دکھائے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا اور میرا جلال ظاہر کریگا۔
انجیل برنا باس کے باب نمبر 96 میں ہے کہ ایک یہودی مذہبی پیشوا نے ایک موقع پر عیسیٰؑ سے سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟ آپؑ نے جواب دیا کہ میں عیسیٰؑ بن مریم ہوں اس یہودی نے کہا کہ توارت میں مرقوم ہے اللہ تعالیٰ ایک نجات دہندہ عالم کو مبعوث کریگا وہ آکر ان ہی باتوں کا اعلان کرے گا جس کا حکم اللہ تعالیٰ دے گا اور دنیا میں وہ اللہ کی رحمت لے کر آئے گا کہا آپ وہ نجات دہندہ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا کہ یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے

مگر میں نبی موعود نہیں ہوں اس نبی کی تخلیق مجھ سے پہلے ہوئی لیکن اسکا ظہور میرے بعد ہوگا اور جب ابلیس کے بہکانے کی وجہ سے بد بخت لوگ میری تعلیمات کو مسخ کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ دنیا پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا اور اس پیغمبر کو مبعوث فرمائے گا جس کے لئے تمام کائنات کو اس نے تخلیق کیا ہے وہ پیغمبر اقتدار و قوت کیساتھ جنوب کی سمت سے ظاہر ہوگا بت پرستوں اور ان کے بتوں کو تباہ کر دے گا اور شیطان سے وہ اقتدار چھین لے گا جو اس نے انسانوں پر قائم کر لیا ہے وہ ان کی نجات کے لئے جو اس پر ایمان لائیں گے اللہ کی رحمت لے کر آئے گا مبارک ہیں وہ لوگ جو اس پر ایمان لائیں گے اور جب اس یہودی عالم نے اس پیغمبر اعظم اور نبی موعود کا نادریافت کہا تو آپؐ نے فرمایا اس نجات دہندہ کا نام (بڑا) صفات ہے----------اس کا نام محمد ﷺ ہے۔

باب 97 میں رقم ہے کہ لوگوں نے یہ فریاد کی اے خدا اپنے رسول کو ہماری طرف بھیج اے محمد ﷺ دنیا کی نجات کے لئے جلدی تشریف لے آیئے۔

لیجیئے یہود و نصاریٰ کی کتب حضرت محمد عربی ﷺ کو سچا آخری، نبی موعود ہونے کا اعلان کر رہی ہیں یعنی حقیقت اور روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ گستاخ رسول ﷺ واجب القتل اسلام سچا دین حضرت محمد ﷺ کا قرآن احادیث مبارکہ لاریب

ہیں ان کا انکار کرنیوالے حضرت عیسیٰؑ کے بھی منکر ہیں اور حضرت محمد ﷺ کے دین سے راہ فرار اختیار کرکے دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا سامان خرید رہے ہیں عالم کفر دجل فریب سے کام لینا چھوڑ تا اور گستاخوں کو مسلمانوں کے حوالے کرتا لیکن ایسا نہیں ہوا،اس کے بعد عالم اسلام کو حق حاصل ہے کہ وہ نبی مکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کرامؑ کے گستاخوں اور ان کے حمایتیوں کو جہاں پائے قتل کر دے یہ انتہا پسندی بنیاد پر ستی ہے الحمد للہ ہر مسلمان انتہا پسند اور بنیاد پرست ہے کیونکہ ہر مسلمان کی بنیاد خانہ کعبہ قرآن اور انتہا عشق مصطفیٰؐ ہے عالم کفر جتنا مرضی جھوٹ فریب سے کام لے لے مسلمان اللہ و رسول ﷺ کے دامن رحمت کو کبھی نہیں چھوڑ سکتے اور عالم کفر کی یہی گھٹیا حرکتیں میدان جہاد کی راہ ہموار کرکے انہیں دنیا میں عبرت ناک شکست دینے کا باعث بن رہی ہیں۔ کرہ ارض پر اسلام غالب ہونے کے لئے آیا ہے یہود و ہنود اس دین حق کے غلبے کو روکنے کے لئے اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں ان اوچھے ہتھکنڈوں اور مکر وہ سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اسلامی نظام خلافت قائم کرکے عالمی اسلامی حکومت قائم کرنا ہو گی ۔اور اسلامی نظامِ خلافت ہی گستاخانِ رسول کو لمحہ بھر میں کیفرِ کردار تک پہنچا سکتا ہیاور اسی نظام میں مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل ہے

رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کی سزا سر تن سے جدا اسلام کا بنیادی دستور و قانون ہے

جسے کوئی نہیں بدل سکتا جو قوتیں ایسا کرنے کی سوچیں گیں انہیں غازی علم الدین شہیدؒ کے روحانی بیٹے شکست فاش دے کر رہیں گے نبی اکرم ﷺ کی عزت و ناموس کیلئے اپنی جانوں کے نذرانے ہر دور میں اہل ایمان نے پیش کئے غازی علم الدین شہیدؒ انہی سرفروشوں کے سلسلے کی ایک کڑی کا نام ہے غازی علم الدینؒ شہید نے گستاخ راج پال کو قتل کرکے آنے والے مسلمانوں کے نام جرات و غیرت کا پیغام دیا ہے کہ اے مسلمانو ! اگر وقت کے حکمران گستاخ کو سزا دینے سے قاصر نظر آئیں تو رسول اللہ ﷺ کے فداکار بن کر اس گستاخ کو واصل جہنم کر دینا یہی عشق مصطفیٰ ﷺ کی معراج ہے غازی علم الدین شہیدؒ کے یوم شہادت سے لیکر آج تک سب مسلمان عاشق رسول غازی علم الدین شہیدؒ کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کر رہے ہیں غازی علم الدینؒ شہید کا جرات مندانہ کردار آج تک مسلمانوں میں زندہ ہے غازی ممتاز قادری نے اس عظیم کردار کو دہرا کر ثابت کر دیا ہے کہ مسلمان اپنے نبی ﷺ کی توہین و تنقیص برداشت نہیں کر سکتے اپنے نبی آقا و مولا ﷺ کی وعزت وناموس کیلئے اپنی جان قربان کرنا اہم دینی فریضہ سمجھتے ہیں ابھی تک ممتاز قادری کا رہا نہ ہونا بہت بڑی بد قسمتی کی بات ہے کہ ایک عاشق رسول ﷺ غازی علم الدین شہیدؒ کو انگریز سرکار نے پھانسی پر چڑھایا جبکہ دوسری طرف اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک پاکستان میں دور حاضر کے غازی، عاشق رسول ﷺ ممتاز قادری کو مسلمانوں کے اکثریتی ملک میں مسلمان حکمران ہونے کے باوجود سزائے موت دے کر پابند سلاسل

کئے ہوئے ہے جس پر جتنا افسوس۔ جتنی مزمت، احتجاج کیا جائے کم ہے پاکستانی عشق
رسول ﷺ کے دعویدار حکمرانوں سے قوم پر زور مطالبہ کر رہی ہے کہ گورنمنٹ غازی
ممتاز قادری کی باعزت رہائی کا فوری اعلان کرے۔

پیرس حملے دوسرا نائن الیون

گذشتہ روز جمعہ کی شب جب فرانس کے شہر پیرس میں خود کش حملے ہوئے تو دو سو کے قریب انسان لقمۂ اجل اور متعدد زخمی ہوئے تو یورپ میں ایک خوف وہراس کی کیفیت چھا گئی ،ترقی کی شاہراہ پر دوڑنے والے یہ لوگ زندگیاں بچانے کیلئے نظام زیست اور کاروبار روک کر گھروں میں بیٹھ گئے ،ساری دنیا سے مذمتی بیانات آنا شروع ہوگئے اسلامی دنیا نے بھی اس واردات کی مذمت کی ،واقعہ کے بعد یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ جب سے پیرس میں حملے ہوئے ہیں تب سے یورپ کے مسلمانوں پر زمین تنگ ہونا شروع ہوگئی ہے شہ سرخیوں کے ساتھ یہ خبریں بھی پڑھنے کو مل رہی ہیں کہ یورپ ومغرب میں اسلام اور اہل اسلام ،اسلامی مراکز مساجد پر پابندی لگا دی جائے۔ یہ مطالبہ یورپ ومغرب کے متعصب حلقوں کی طرف سے کیاگیاہے یعنی ارداۃً حالیہ حملے کو اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ نتھی کرنے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے بغیر کسی تحقیق کے اس واقعہ کو مسلمانوں سے نتھی کرنا سراسر حماقت ثابت ہوگا اس کے منفی ترین اثرات مرتب ہوں گے اسی طرح ساحلی شہر کیلے کے قریب پناہ گزین مسلمانوں کے کیمپوں کو جلانا اسلام دشمنی نہیں تواور کیاہے ،کیا یورپ اس سوال کا جواب دے سکتا ہے کہ یورپ میں اسلام پر پابندی سے مسائل حل ہوجائیں گے یا بڑھیں گے ؟یقیناًاس سے مسائل میں اضافہ ہی ہوگا اس

متعصبانہ فیصلے یا منفی عمل سے یورپ کی جہاں ذہنیت کی عکاسی ہوتی ہے وہاں ہی ان کی لاعلمی ، کم عقلی یا دجل وفریب کا عنصر بھی واضح نظر آ رہا ہے ماضی قریب میں بھی افغانستان اور عراق میں بلا تحقیق و تفتیش حملے کئے گئے جس کے بھیانک نتائج یورپ ومغرب کو برداشت کرنا پڑے اور اب یورپ ومغرب عراق حملے پر نادم اور دنیا سے معافی مانگتا نظر آ رہا ہے کیا ان کی معافی سے عراقی مسلمانوں سے ہونے والی زیادتیوں کا ازالہ ہو جائے گا؟ کیا ان کی معافیاں قصاص ہیں یا نہیں؟ ہر گز، ہر گز نہیں ۔ تو پھر مسلمانوں کے خلاف انتقام کاروائیوں کا سلسلہ کب رکے گا؟ ۔ ایک بار پھر یورپ اسی طرز عمل کو دہرانے جا رہا ہے ، ان کی پالیسیوں میں ہر بار اسلام دشمنی کا پہلو ہی کیوں دیکھائی دیتا ہے، کیا ایسی کاروائیوں کے پیچھے کوئی اور قوت کارفرما تو نہیں جو یورپ ومغرب کو اسلام سے دست و گریبان کروا کر اپنے ناپاک عزائم حاصل کرنا چاہتی ہو ۔ یقیناً ایسا ہی ہے وہ آستین کا سانپ اسرائیل ہو سکتا ہے جس نے ہمیشہ اپنے مذموم مقاصد کے حصول کیلئے منقفقانہ طرز عمل کو اپنائے رکھا خفیہ منصوبہ بندیاں جاری رکھیں اس واقعہ سے اسرائیل کو نظر انداز کرنا اور اسے کلین چٹ دے دینا کسی صورت درست نہ ہوگا بلکہ سراسر حماقت ہوگی اسرائیل دنیا کا امن تباہ کرنے کیلئے اوچھے ہتھکنڈوں کا استعمال ہمیشہ سے کرتا آیا ہے دنیا پیرس حملوں میں اسرائیل کی سازشوں کو یکسر نظر انداز نہ کرے اسرائیلی وزیر اعظم کی کھلے الفاظ میں دی جانے والی دھمکی کو بھی مد نظر رکھا جائے ۔

ہم یہاں یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ یورپ ومغرب کو عالمی امن قائم کرنے کیلئے دہر معیار ترک کرنا ہوگا جو موسموں کی طرح بدلتا رہتا ہے، مسلمانوں کو بے گناہ ہونے کے باجود قتل کرنے سے دنیا انتقامی صورت حال سے دوچار ہو گئی ہے، بے گناہ انسانوں کے قتل عام کی اجازت کسی کو بھی نہیں دی جاسکتی اس جرم کا ارتکاب سب سے پہلے یورپ ومغرب نے کیا۔اسوقت بھی کرہ ارض بے گناہ مسلمانوں کے خون سے رنگین ہے جس کھرا یورپ ومغرب پر جا کر رکتا ہے، اگر دہرا معیار ختم نہ کیا گیا تو عالمی امن ایک خواب ہی رہے گا ہونا تو یہ چاہیے کہ ہر مذہب کے انسان کو تمام انسانی حقوق بلا امتیاز دیئے جائیں انھیں اپنے مذہب ودین کے مطابق زندگی گزارنے کے مواقعے دیئے جائیں مگر بد قسمتی سے ایسا نہیں ہو سکا دنیا پر اپنی ظالمانہ اجارہداری قائم رکھنے کیلئے عالمی ساہوکاروں نے ہر ظلم کو مسلمانوں پر ہی آزمایا جس کے نتیجے میں نان سٹیٹ عناصر جہادی قوتوں کی شکل میں نمودار ہوئے مسلمانوں کے جہادی عناصر نے اہل یورپ ومغرب کی نا انصافی کو ختم کرنے کیلئے عسکریت پسندی کی راہ کو اپنایا افغانستان میں ملا عمرؒ کی قیادت میں ان عالمی امن کے نام نہاد ٹھیکیداروں کو منہ کی کھانی پڑی آج دنیا سے محفوظ راستے کی پناہ مانگ رہے ہیں اسی طرح دنیا بھر سے مسلح لوگ اٹھے اس کے ساتھ ہی مسلم عسکریت پسندوں کے نام پر جعلی اسی نام سے گروپ تشکیل دیئے گئے جنھوں نے ان کے نام پر کاروائیاں کرکے ان

گروپوں، اسلام اور اہل اسلام کیلئے مشکلات پیدا کیں، حالیہ پیرس حملے جس نے بھی کئے ان کی حمایت قطعاً نہیں کی جاسکتی یہ غیر اسلامی فعل ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی درست ہے کہ یہ حملے یورپ ومغرب کے دہرے معیار، ناکام پالیسیوں کا ردعمل ہیں پیرس حملوں کی آڑ میں اسلام اور اہل اسلام پر لشکر کشی اسلام سے کھلی دشمنی کے، مترادف ہے مسلمان فرانس میں اسلام اور مسلمانوں پر پابندی لگانے کے فیصلے کو مسترد کرتے ہیں اس سے اسلام دشمنی کی بو آرہی ہے اسلام امن کا داعی ہے اسلام اور اہل اسلام خود دہشت گردی کا شکار ہیں، جس کے تانے بانے یہود وہنود، یورپ ومغرب سے جاکر ملتے ہیں مسلمانوں کو دنیا سے کرش کرنے کیلئے صلیبی جنگ کا آغاز اہل صلیب نے الاعلان کیا اسی اصول پر آج بھی عمل ہورہا ہے۔ دنیا عالم اسلام کے خلاف انتقامی کاروائیوں کی بجائے تعمیری سوچ کو اپنائے تخریبی سوچ اپنائی گئی تو ردعمل ضرور آئے گا جسکے منفی اثرات ہی مرتب ہوں گے پیرس حملوں کی مسلم دنیا اب بھی مذمت کررہی ہے تشدد کا راستہ سب سے پہلے یورپ ومغرب کو ترک کرنا ہوگا۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ حالیہ پیرس حملے مسلم دنیا کیلئے دوسرا نائن الیون ثابت ہو سکتے ہیں اسلئے مسلم دنیا کو چاہیے کہ دشمن کی گھناؤنی سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے منت سماجت کی بجائے وحدت (خلافت) قائم کرکے ان کی سازشوں کا مقابلہ کرے۔ دوسرا نائن الیون پیرس حملوں کے نتیجے میں ہوگا اگر وقت سے

پہلے تیاری نہ کی گئی تو متوقعہ جاری ہونے والی تیسری عالمی جنگ میں بھی مسلم دنیا کو
ہزیمت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

پاکستان سے محبت کا جرم کرتے رہیں گے

ایک دور تھا جب کوئی بھی مسلمان کرہ ارض کے کسی کونے پر تکلیف میں مبتلا ہوتا تو سارا عالم اسلام لرز اٹھتا، ہمیں ہمارے بڑے اب بھی بتاتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا امیر معاویہؓ کو رومی بادشاہ نے کہا کہ ہم سیدنا علی المرتضیٰؓ پر حملہ کرتے ہیں آپ ہمارا ساتھ دیں تو امیر المومنین سیدنا امیر معاویہؓ نے تاریخ ساز جواب دیا کہ اے رومی کتے اگر تو نے علیؓ پر حملہ کیا تو امیر معاویہؓ علی کا سپاہی بن کر تیرا مقابلہ کرے گا۔اسی طرح ایک بیٹی کی فریاد پر محمد بن قاسمؒ، سید احمد شہیدؒ اور سید اسماعیل شہیدؒ لشکر جرار لے کر نکل پڑے اور دشمن کو عبرت ناک انجام تک پہنچا دیا۔لیکن اب زمانہ بدل گیا دشمن سے کیا مقابلہ کرنا ہے ہم خود اپنوں ہی کے دشمن بن گئے ہیں اغیار کی مکروہ چالوں کے جال میں اس قدر پھنس گئے ہیں کہ اسلامی اقدار، وحدت اسلامی کے قاتل خود بن چکے ہیں، دیکھئے اس کی زندہ وجاوید مثال بنگلہ دیش حکومت کا اپنوں کے خلاف سینہ سپر ہونا ہے۔ بنگلہ دیش کی احمق مسلمان حکومت نے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کو پاکستان سے محبت کے جرم کی پاداش میں پھانسیوں پر چڑھا دیا ہے اس پاکستان سے محبت کرنے والوں کو جس کی بنیاد مدینہ منورہ کے بعد کلمہ طیبہ پر رکھی گئی تھی۔جس پاکستان نے عالم

اسلام کا ہر موڑ پر دفاع کیا، جس پاکستان نے ہمیشہ عالم اسلام کے تحفظ کیلئے اپنے جگر گوشوں کو قربان کیا۔ مسلمانوں پر آنے والے ہر برے وقت میں جو پاکستان صف اول کا سپاہی رہا آج اسی پاکستان سے محبت کو جرم قرار دے کر پھانسیاں دی جارہی ہیں۔ چند ماہ پہلے جب بنگلہ دیش کی عدالت نے حکومت کے پریشر میں آکر فسطائیت پر مبنی فیصلے صادر کئے تو اس وقت بھی دنیا بھر سے رد عمل آیا مگر بنگلہ دیش نے نہ تو کسی مخلص ملک کی رائے کا احترام کیا اور نہ ہی دوست کی دوستی کا لحاظ۔ اب اپنے ظالمانہ فیصلوں پر بنگلہ دیش حکومت نے اپوزیشن رہنما، جماعت اسلامی بنگلہ دیش کے لیڈران علی محمد حسن اور صلاح الدین قادر چوہدری کو پھانسیاں دے کر عمل درآمد کروایا ہے۔ جس کے باعث دنیائے کفر خوشی کے شادیانے بجا رہا ہے، بنگلہ دیش کو دبے لفظوں میں خراج تحسین پیش کر رہا ہے کہ چلو اسلامی دنیا کے ہیرو ایٹمی پاکستان سے بنگلہ دیش کے تعلقات خراب ہوں گے اس طرح دو مسلمان برادر ممالک ایک دوسرے سے دور ہی نہیں بلکہ دشمنی کی راہ پر چل پڑیں گے۔ اس واقعہ کے بعد مسلم دنیا بالخصوص پاکستان اس ظالمانہ اقدام پر سراپائے احتجاج نظر آتا ہے شہادت پانے والے مسلمانوں کو خراج تحسین پیش کیا جارہا ہے، بنگلہ دیش کے اس اسلام دشمن اقدام کو مسلم دنیا نے بہت محسوس کیا ہے اس کے منفی اثرات بنگلہ دیش پر پڑیں گے۔ اگر بنگلہ دیش نے اپنا قبلہ درست نہ کیا تو پاکستان اور بنگلہ دیش میں فاصلے یقیناً بڑھیں گے۔ بنگلہ دیش حکومت نے جس جبر کا مظاہرہ کیا ہے

یقیناً قابل مذمت ہے۔کیا پھانسیاں دنیا بھر میں موجود انسانوں کے دل سے پاکستان کی محبت نکال دیں گی۔۔۔ہر گز نہیں ایسے احمقانہ،ظالمانہ، فسطائیت پر مبنی اقدام سے کسی کے دل سے بنگلہ دیش پاکستان کی محبت نہیں نکال سکے گا بلکہ اپنی راہوں میں کانٹے بچھانے کا بندوبست کر رہا ہے بنگلہ دیش۔۔۔۔کیا اب پاکستان سے محبت کے جرم میں دنیا بھر کی مسلمان حکومتیں پھانسیاں دے گیں ؟اگر نہیں تو مسلم دنیا کو چاہیے کہ وہ بنگلہ دیش سے جواب طلب کرے کہ اس نے اسلام اور پاکستان سے محبت کرنے والے مسلمانوں کے لیڈران کرام کو پھانسی کیوں دی ہے؟ بنگلہ دیش کو انصاف کے کٹہرے میں لانا ہوگا ظلم کی حد ہو گئی کہ پہلے مسلمان گروہ دوسرے مسلمان کے گلے کاٹ رہے تھے اب مسلمان حکومتیں صرف سیاسی مخالفت کی بنیاد پر اپنے مسلمان بھائیوں کو موت کی نیند سلا رہی ہیں۔ مسلم دنیا متحد ہو کر بنگلہ دیش کے خلاف ایکشن لے وگرنہ حالات مزید کشیدہ ہو سکتے ہیں اس دردناک صورت حال کے پیچھے ہندو ذہنیت کارفرما ہے جو کسی قیمت پر بنگلہ دیش اور پاکستان کو قریب نہیں آنے دے رہی۔پاکستان دشمنی ہندو سازش کا اصل ہدف ہے جس کی آلہ کار بنگلہ دیشی حکومت بن گئی ہے۔جب سے یہ خبر پڑھی ہے دل رنجیدہ ہے کہ یہ مسلمان کیا کر رہے ہیں، کوئی نظم وضبط، ضابطۂ اخلاق آپس میں نہیں، بکھرے ہوئے ہیں تسبیح کے دانوں کی طرح، ہاتھوں کی کھلی انگلیوں کی طرح یہ مسلمان۔۔۔۔۔دشمن اپنے پاؤں میں مسل رہا ہے ان مسلمانوں کو۔۔۔۔۔۔مسلمان کی طاقت مسلمان کے خلاف ہی استعمال ہو رہی ہے۔

اے مسلمان حکمرانو! اللہ ورسولؐ کا حکم کیوں بھول گئے ہو کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو۔ مسلمان تو ایک جسم کی مانند ہیں جسم کے ایک حصے کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم اس کو محسوس کرتا ہے۔ آج بکھر گئے مسلمان آخر کیوں؟ اس لئے کہ قرآن وسنت پر مبنی طرز حکمرانی خلافت کو چھوڑ بیٹھے ہیں آج کے مسلمان۔۔۔۔ اسی لئے تو سب کچھ ہونے کے باوجود کچھ نہیں ان مسلمانوں کے پاس۔ بے وقعت ہیں ان کی سلطنتیں، کارترقی، وسائل، طاقت، جمعیت۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ ورسولؐ کی وارننگ کو ہم بھول گئے کہ جب دین اسلام کو بطور دین اپنانے سے منہ موڑو گے تو تم پر ذلت ومسکنت ملسط کردی جائے گی۔ چند سطور میں درد دل بیان کیا، ہے کوئی پڑھ کر سمجھنے والا دردمند مسلمان حکمران جو سبق حاصل کرے۔۔۔۔۔۔

صدر پاکستان کی غیر شرعی اپیل

صدر پاکستان ممنون حسین نے علمائے کرام سے اپیل کی ہے کہ وہ سود کو حلال قرار دینے کیلئے کوئی گنجائش نکالیں کیونکہ سود کے بغیر ہمارا گذارہ مشکل ہی نہیں ناممکن ہوگیا ہے۔واہ صدر صاحب آپ کی فہم وفراست، علمی وسعت پر قربان جاؤں کیا فرمایا آپ نے ،اس کی کیا داد دوں آپ کو،کیا سوچ ہے آپ کی؟ قارئین کرام یہ ہیں ہمارے ملک کے ایک اہم عہدے دار یعنی صدر پاکستان صاحب جن کا فرمان قوم کے سامنے ایسے وقت میں آیا جب صدر صاحب کی پارٹی ن لیگ کے قائد محترم جناب میاں نواز شریف نے پاکستان کو لبرل بنانے کا اعلان کر رکھا ہے ،شائد صدر محترم کو علم نہیں کہ سود کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور قرآن کی روشنی میں جو سود سے باز نہیں آتے انھیں اللہ ورسولؐ سے جنگ کیلئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے اس کی سب سے ہلکی کراہت یہ بیان ہوئی کہ سودی لین دین کرنیوالے ایسے ہیں جیسے وہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کریں۔حدوداللہ ہونے کی حیثیت سے سود کو کوئی بھی عالم دین حلال قرار نہیں دے سکتا مگر نا جانے ہمارے ملک کے صدر کو کیا ہوگیا کہ انہوں نے ایسا بیان داغ دیا کہ ساری قوم یکدم سوچ میں پڑھ گئی کہ یہ کیسا بیان دے دیا؟ صدر ممنون حسین کی خدمت میں گذارش ہے کہ سود کی حرمت کا قانون کوئی پاکستان کا قانون نہیں ہے جسے جب چاہیں تبدیل کردیں ،جب چاہیں کھڈے لائن

لگا کر نیا قانون لے آئیں جناب یہ تو حکم ربی ہے جس ریاست کا مسلمان حکمران مانے گا وہ اللہ ورسولؐ کا دوست جو راہ فرار اختیار کرے گا وہ اللہ ورسولؐ کا دشمن ،ان سے جنگ کرنے والا ہوگا۔اب یہ فیصلہ صدر پاکستان ممنون حسین اور ان کے قائد میاں نواز شریف نے کرنا ہے کہ وہ اللہ ورسولؐ کا مطیع رہنا چاہتے ہیں یا اللہ ورسولؐ سے جنگ کرنا چاہتے ہیں۔

ایسے بیان کا آنا بتا رہا ہے کہ ہمارے سیاستدانوں کو اسلامی معلومات کا مکمل ادارک نہیں اسی لئے اس طرح کے بیانات دیئے جا رہے ہیں ان سیاستدانوں کو چاہیے کہ جید علمائے کرام کی شاگردی حاصل کریں تاکہ انھیں اسلام کا بنیادی علم ہوسکے۔ایک مسلمان ریاست کے حکمران اس قدر اسلام سے نابلد ہوں گے ایسا تو سوچا بھی نہ تھا۔اس ظالمانہ نظام جمہوریت نے بالغ رائے دہندگی کے ناسور کو پروان چڑھا کر اقوام عالم پر جاہلوں کو مسلط کردیا ہے ہونا تو یہ چاہیے کہ اہل رائے سربراہ مملکت تشکیل دیں لیکن افسوس ایسا نہیں ہوسکا،جب کم فہم،گناہوں کے رسیا،دین سے نابلد،مفادات کے اسیر ،دین سے کم لگاؤ رکھنے والوں کو یہ اختیار دوگے تو نتیجتاً قیادت کرپٹ،اسلام سے نابلد ہونے کے ساتھ اسلام دشمن ہی ہوگی۔

سود کے حوالے سے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے ہم تو یہاں پر حکومت کو یہ کہنا

چاہتے ہیں سود کسی قیمت پر حلال نہیں ہو سکتا اور ایک مسلمان ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ سودی معیشت کو ملک سے بے دخل کرے لیکن حکمرانوں کا خیال ہے کہ پاکستان کی معیشت سود کے بغیر نہیں چل سکتی دوسری طرف ملک پاکستان کی اہم ترین علمی ، دینی شخصیت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان کا کہنا ہے کہ حکمران اگر سود ختم نہیں کر سکتے تو اقتدار سے الگ ہو جائیں علماء کرام ملک کو سودی معیشت سے پاک کرکے کامیابی سے چلا کر دکھائیں گے ان کا کہنا ہے کہ اگر ہم دنیا کا سب سے بڑا مدارس کا نیٹ ورک کامیابی سے چلا سکتے ہیں تو اس ملک کو سود سے پاک کرکے اسلامی معاشی بنیادوں پر بھی چلانے کی صلاحیت رکھتے ہیں انہوں نے گذشتہ دنوں حرمت سود سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکمران سودی معیشت کا خاتمہ نہیں کرتے تو پھر اہلیان پاکستان کو حق حاصل ہے کہ وہ ان سود کے دلدادہ حکمرانوں کے خلاف ختم نبوت کی طرز پر تحریک لانچ کریں۔

سود کے خلاف کوئی منظم تحریک لانچ ہوتی ہے یا نہیں اتنا ضرور ہوا کہ قوم کو علم ہو گیا کہ پاکستان میں قرآن وسنت کو علمی طور پر سپریم اتھارٹی کا مقام حاصل نہیں، پاکستان میں قرآن وسنت کے ساتھ وہ مذاق ہو رہا ہے جس کی امید نہیں تھی ۔ہمارے حکمران صبح وشام قرآن وسنت کے احکامات کی سرعام خلاف ورزی کرکے آئین پاکستان سے بھی بغاوت اور اس کا مقام بھی مجروح کرکے اللہ ورسول

کے ساتھ قوم کے بھی مجرم بن گئے ہیں۔

یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ پاکستانی مسلمان ملک پاکستان میں اسلام کا نظام چاہتے ہیں قرآن وسنت کو سپریم اتھارٹی کے طور پر عملاً دیکھنا چاہتے ہیں اس سلسلے میں دینی قائدین کو چاہیے کہ وہ پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلام کا قلعہ بنانے کیلئے اختلافات سے بالاتر ہو کر منظم تحریک کا آغاز کریں تاکہ قوم کو دین سے نابلد، نام نہاد سیاستدانوں سے نجات مل سکے۔

چراغ امت، سلطان الاولیاء سید السادات حضرت سید علیؒ ہجویری

اسلام میں سب سے بلند مقام انبیاء کرامؑ کا ہے اس کے بعد صحابہ کرامؓ ،اہل بیت عظامؓ کا پھر اولیاء اللہؒ کا درجہ ہے جن کے کئی مراتب ہیں۔ اسلامی تاریخ میں بے شمار اولیاء اللہؒ گزرے جنھوں نے اخلاق ،پیار و محبت، حکمت کا ہنر استعمال کرکے لوگوں کو اسلام سے روشناس کروایا ان کی تفصیل بہت طویل ہے انہی برگزیدہ ہستیوں کے بارے میں اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ سے محبت اللہ سے محبت ان سے دشمنی اللہ سے دشمنی ہے ،ہر مسلمان کے دل میں ان کی محبت رچی بسی ہے یہ محبت اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں پیدا کی کیونکہ یہ اولیاء اللہ ساری زندگی اللہ ورسولؐ کی اطاعت میں رہے تو اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے دل میں ان کی محبت والفت پیدا فرمادی ۔انسانیت کی رہنمائی ہی ان اولیاء اللہ کی متاع حیات ہوا کرتی ہے جتنے بھی اللہ والےؒ اس دنیا فانی کو چھوڑ گئے انھوں نے مادیت پر مبنی کوئی جائیداد نہیں بنائی نہ ان کے بینک بیلنس ہیں نہ محلات ،نہ جاگیریں،نہ ہی مال ودولت بلکہ وہ شریعت وطریقت کے راستوں پر چل کر انسانیت کے عظیم رہبروں کی صورت میں نمودار ہوئے اور انسانیت کو پیغام حق سنا کر دنیا فانی سے کوچ کرگئے یہی انؒ کی متاع زیست تھی جن پر آج انسانیت فخر کررہی ہے ۔ہمارا ایمان ہے کہ ہر ولی اس ہستی کو کہتے ہیں جو شریعت کا پابند ہوتا ہے جب کوئی انسان شریعت اسلامیہ کا پابند ہوجاتا ہے

یعنی اس پر عمل کرنا شروع کر دیتا ہے تو وہ طریقت کے راستے پر چل پڑتا ہے جب وہ اللہ والاؒ بدرجہ اتم اس پر عمل کرتا ہے تو اللہ کا مقرب بن جاتا ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک انسان حضرت محمد عربی ﷺ کی شریعت کی مخالفت کرے اور وہ ولی ہو۔اللہ کا ولی وہی ہوگا جو شریعت کا پابند ہوگا۔ایک بات یاد رہے کہ کوئی شخص بھی اپنی محنت و کوشش سے نبیؑ اور صحابیؓ نہیں بن سکتا بلکہ نبیؐ آخرالزماں حضرت محمد ﷺ کے ختم نبوت کے بعد اب نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی کوئی صحابی ہوگا بلکہ اولیاء اللہ کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے ان اولیاء اللہ کی صف میں سے ایک عظیم ترین ہستی حضرت سید علی ہجویریؒ ہیں جنھیں دنیا داتا گنج بخش کے نام سے جانتی ہے وہ غزنی کے قریب ہجویر میں 1009 ء میں حضرت عثمان بن علیؒ کے گھر پیدا ہوئے اسی نسبت سے آپؒ کے نام کے ساتھ بھی ہجویری لکھا جاتا ہے جبکہ لقب داتا گنج بخش کنیت ابو الحسن ہے۔ حضرت سید علیؒ کا خاندان علم و تقویٰ کے اعلیٰ درجے پر فائز تھا،آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم حضرت عثمان بن علیؒ بمقام غزنی سے حاصل کی بعد از حصول علم کیلئے خراسان، کرمان، عراق وشام، لبنان، آذر بائیجان ودیگر بے شمار علاقوں کے اسفار کئے دعوت و تبلیغ میں آنے والی بے شمار مصیبتیں، تکلیفیں آپؒ کو راہ حق سے نہ ہٹا سکیں آپؒ قرآن وحدیث اور فقہ کے بلند پائیہ عالم ربانی تھے ،مادری زبان فارسی تھی تاہم عربی پر دسترس حاصل تھی۔آپؒ کے شیخ المشائخ کا اسم گرامی حضرت ابوالفضل ختلیؒ ہے جن کا سلسلہ جنیدیہ سے تعلق تھا۔ جبکہ آپ

نے ابو سعید ابو لخیرؒ اور القاسم قسیریؒ سے بھی تعلیم حاصل کی۔آپؒ ابو حنیفہؒ کے مقلد تھے۔آپؒ کے دور میں مسلمان آپس میں اختلافات کا شکار تھے جس کے باعث دین اسلام کی جڑیں کمزور ہو رہی تھیں تو آپؒ بہت سے کتابیں تصنیف کیں جن کا موضوع تصوف تھا۔آپؒ کشف و کرامت کی حامل ہستی تھے۔

برصغیر،لاہور آپؒ اپنے مرشد کے حکم پر 1039ء کو غزنی سے تشریف لائے تو یہاں ہجری بمطابق 1041ء آپؒ یہاں ایک مسجد اور مدرسہ تعمیر کیا جب آپؒ لاہور 431 تشریف لائے اس وقت غزنوی خاندان کی حکومت تھی۔برصغیر کے لوگوں کیلئے آپؒ ایک نعمت عظمیٰ ثابت ہوئے آپؒ نے لاکھوں لوگوں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا،اسلامی تعلیمات سے روشناس کروایا،لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا اس وقت یہاں پر ہندوؤں کے جوگیوں،جادو گروں ہاتھوں لوگ یرغمال بنے ہوئے تھے تو آپؒ نے ان کے جادوائی کرتبوں کو شان ولایت سے زمین بوس کیا انھیں شکست فاش دی بعد میں وہ ہندو جوگیوں،جادو گروں نے اسلام قبول کرلیا اور آپؒ کے خادم بن کر زندگی گذاری ایک مرتبہ ایک شخص آپؒ کے پاس مرید بننے کیلئے آتا ہے لیکن اس کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ پہلے میں اس بزرگ کو دیکھ تو لوں کہ صاحب کرامت بھی ہیں یا نہیں چند وہ آپؒ کے پاس رہا ظاہری کرامت نہ دیکھ پایا تو مطمعئن نہ ہوا واپسی کیلئے اجازت چاہی تو حضرت علی ہجویریؒ نے استفسار فرمایا کہ بھائی کس مقصد کیلئے آئے تھے ؟تو اس نے

کہا کہ حضرت جی میں تو آپؒ کا مرید بننے آیا تھا مگر آپؒ میں تو میں نے کوئی کرامت ہی نہیں دیکھی اس پر ولی اللہؒ نے فرمایا بھائی تو نے مجھ میں کوئی خلاف شریعت کوئی کام دیکھا تو اس نے کہا کہ نہیں تو حضرت نے فرمایا کہ اس سے بڑی تجھے اور کونسی کرامت چاہیے ؟فرمان علی ہجویریؒ ہے کہ نماز ایسی عبادت ہے جو شروع سے آخر تک اللہ کی راہ میں اس کے چاہنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے۔وہ ہمیشہ اسی میں مشغول رہتے اور ان کے مقام نماز ہی سے ظاہر ہوتے۔

حضرت فرماتے ہیں کہ لوگ مجھے داتا گنج بخش کہتے ہیں لیکن میرے پاس تو کچھ بھی نہیں اے علی تو اس قسم کے خیالات کو اپنے دل میں جگہ مت دے یہ سخت تکبر ہے۔گنج بخش، ہو یا رنج بخش یہ سب صفات ذات حق کیلئے مخصوص ہیں۔اس ارشاد سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؒ کو گنج بخش کا لقب آپؒ کی زندگی میں ہی ملا اور مشہور ہوگیا مگر آپؒ کو یہ لقب پسند نہیں تھا۔درحقیقت لاکھوں مسلمانوں کو آپؒ سے جو فیض روحانی ووجدانی حاصل ہوا وہ مسلمانوں کیلئے روحانی خزانہ ہے جس کا فیض قیامت تک جاری وساری رہے گا ۔آپؒ کی عالمگیر شہرت یافتہ کتاب کشف المحجوب جو فارسی میں لکھی گئی اہل طریقت کیلئے مرشد کا درجہ رکھتی ہے اس کے کئی زبانوں میں تراجم ہوچکے ہیں اس کتاب سے تصوف کے نام پر پھیلائی گئی غلط فہمیوں کو جس انداز میں رد کیا گیا ہے سنہری حروف میں لکھنے کے قابل

ہے اس میں تصوف کی حقیقت کو کھلے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے یہ کتاب ایک ایسا شاہکار ہے جس کی بدولت برصغیر کے مسلمانوں کو حقیقی تصوف سے شناسائی حاصل ہوئی اس کتاب میں جعلی تصوف اور جعلی پیروں کو مجرم قرار دے کر رد کیا گیا ہے، حقیقی صوفی آپؒ نے اس شخص کو قرار دیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے احکامات کی پیروی کرے، اخلاق حسنہ پر عمل کرے، بدی، کینہ، جھوٹ، حسد، مکروفریب اور لالچ سے پرہیز کرے۔ کشف المحجوب سے اہل طریقت آج بھی فیض حاصل کر رہے ہیں اور قیامت تک فیض حاصل کرتے رہیں گے اس کتاب میں حضرتؒ نے ایک ایک موضوع کو تفصیل سے بیان کیا ہے ایک شخص کو صاحب مرتبہ بننے کیلئے اس کتاب کی تعلیم حاصل کرنا از حد لازم ہے۔ آپؒ کی وفات ایک روایت کے مطابق 1072ء کو ہوئی اور آپؒ قبر مبارک لاہور میں ہے۔

آج کے پرفتن دور میں جب فرقہ پرستی کا ناسور بڑھتا ہی چلا جارہا ہے جس کے باعث امت مسلمہ تقسیم در تقسیم ہوتی جارہی ہے مسلمان آپس میں ہی دست وگریبان ہیں ۔انسانیت کو محبت والفت، امن وسلامتی کا درس دینے کی اشد ضرورت ہے اس کیلئے مسلمانوں کو سید علی ہجویریؒ جیسے اولیاء اللہ کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں زندہ کرکے امت مسلمہ کو وحدت کی تسبیح میں پرو کر اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام خلافت کے قیام، قرآن وسنت کے غلبے کیلئے یکجا کرنا ہوگا تاکہ امت مسلمہ اقوام عالم کی قیادت وسیادت کا فریضہ سرانجام دے سکے جس کا

وعدہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے کیا ہے۔ایسا اولیاء اللہ کی سنہری تعلیمات پر عمل کرکے
ہی ممکن ہو سکے گا۔

عوامی مسائل کا بڑھتا ہوا طوفان

عوام پر بوجھ در بوجھ ڈالا جارہا ہے ہر طرف ،ہر روز نت نئے ٹیکسز کے نام پر جگا ٹیکس حکومتیں وصول کر رہی ہیں ،اگر اس سے بھی حکومتوں کا پیٹ نہیں بھرتا تو منی بجٹ کے نام پر مہنگائی کی عذاب عوام پر مسلط کردیتے ہیں یہ حکمران۔انھیں کوئی پوچھنے والا نہیں رہا کہ عوام سے ہر طرح وصولیاں ہو رہی ہیں جو غریب کسی وصولی سے قاصر ہوتا ہے تو اسے جیل کی ہوا کھانی پڑتی ہے مگر ان غریبوں کو کیا ریلیف دیا جارہا ہے ؟

چند ماہ پہلے لکھا تھا کہ قذافی کالونی مین بازار بادامی باغ لاہور کا مین بازار کسی بڑے حادثے کا پیش خیمہ بن سکتا ہے کیونکہ اس بازار کی سڑک نیچے سے بالکل خالی ہے سیوریج کی خرابی کے باعث ایک بڑا گڑھا بن گیا ہے سڑک کئی جگہ سے بیٹھ بھی گئی ہے جسے لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت عارضی طور پر مرمت کروایا ہے جبکہ اوپر لینٹر والی سڑک ہے جب بھی کوئی گاڑی گزرتی ہے تو مکانات لرزنا شروع ہوجاتے ہیں مگر کسی نے اس کی طرف توجہ نہیں دی اب تو بلدیاتی انتخابات بھی ہوگئے ہیں حسب روایت یہاں سے بھی ن لیگ جیت گئی ہے بلدیاتی نمائندے بھی اس مسلے کے حل میں مخلص دکھائی نہیں دے رہے۔وزیراعلیٰ ،ان کی ٹیم اور ان کی ن لیگ کے کسی فرد کو اگر ہماری تحریر پڑھنے کو ملے تو ان تک یہ بات ضرور پہنچائی جائے کہ حادثے کے بعد آپ کا سیاست چمکانے کیلئے

یہاں آنے کا کوئی فائدہ مند نہیں ہوگا سڑک کی فوری از سر نو تعمیر کروائی جائے۔اسی طرح اب سردیوں کی آمد آمد ہے سوئی گیس غائب ہونا شروع ہو گئی ہے خواتین کیلئے کھانا پکانا ابھی سے محال ہوگیا ہے ،ملک کے بڑے شہروں،لاہور بالخصوص شمالی لاہور کا ایک اہم مسلہ گندے پانی کا صاف پانی کے پائیپس میں شامل ہوجانا ہے جسے لوگ گھروں میں استعمال کر رہے ہیں کھانے پکانے ،پینے،برتن دھونے میں بھی یہی پانی استعمال ہورہا ہے جس سے معدے ،ہیپاٹائٹس ودیگر مہلک بیماریاں جنم لے رہی ہیں۔ہسپتال مریضوں سے بھرے نظر آتے ہیں اس کی بنیادی وجہ گندے پانی کا استعمال ہے۔عوام کی صحت کو درست رکھنے کیلئے سینٹری کے پائپ ڈلوانے کی ضرورت ہے جس سے حکومت نے ہمیشہ چشم پوشی اختیار کی۔حکومت عوام کو سستے داموں اشیاء ضروریا ت فراہم کرنے میں بھی ناکام نظر آرہی کیونکہ ہر کوئی من پسند ریٹس سے اشیاء فروخت کر رہا ہے عوام کو ایک بہت بڑا طبقہ کی جیبوں پر اس طرح ڈاکا ڈالا جا رہا مگر حکومت مفلوک الحال عوام کو اس مسلے پر ریلیف دینے میں بھی ناکام ہو گئی ہے۔روٹی کپڑااور مکان ،صحت وصفائی ،تعلیم کی سہولیات مفت عوام کی دہلیز پر پہنچانا حکومت کا، فرض اول ہوتا ہے مگر یہاں الٹی گنگا بہہ رہی ہے تین وقت کی روٹی کیلئے غرباء اپنے بچوں ،جسم کو فروخت کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔اب جس غریب آدمی نے پانچ مرلے سے زیادہ کا مکان بنا لیا ہے مہنگائی کے اس دور میں خواہ اس کیلئے تین وقت کی روٹی کا انتظام کرنا ناممکن ہو اسے اب میاں نواز شریف

صاحب کی عوام دوست حکومت پراپرٹی ٹیکس کے پروانے جاری کر رہی ہے۔ کسی نے ہم سے پوچھا یہ کیا بھائی صاحب، تو ہم نے بڑے ادب سے گذارش کی کہ جناب پانچ مرلے سے زیادہ مکان بنانے کا جرم کیوں کیا تھا؟ ہاں اب جن کے مکانات پانچ مرلے سے زیادہ ہیں وہ بھی میاں نواز شریف صاحب کی دعاؤں سے انھیں ملے ہیں ان سے گذارش ہے کہ وہ ٹیکس ہر حال میں ادا کریں بصورت دیگر بے وفائی، احسان فراموشی پر جیل جانا پڑے گا۔ اب کوئی غریب تین مرلے سے زیادہ مکان نہ بنائے کیونکہ ہو سکتا ہے یہ قانون پانچ سے ساڑھے تین مرلے پر آ جائے کیونکہ میاں نواز شریف کی حکومت کی مزید غریب ہونے کے امکانات روشن ہوتے جا رہے ہیں اسی لئے تو ان کے مقرر کردہ صدر ممنون حسین صاحب کا فرمان ہے کہ علمائے کرام سود کو حلال کرنے، اللہ ورسول ﷺ سے جنگ کرنے کی گنجائش پیدا کریں ہم کنگلے ہوتے جا رہے ہیں۔ مکان دینے کی بجائے حکومت غریبوں کے مکانات پر قبضے کرنے کا پروگرام بنا رہی ہے، ن لیگ والے بلدیاتی الیکشن میں جھاڑو پھیر کر کامیاب تو ہو گئے مگر مسائل حل کرنے میں بری طرح ناکام۔۔۔۔ لوگوں نے ان پر سو فیصد کرپٹ زدہ کا الزام لگنے کے باوجود کلین چٹ دے دی ہے اب انھیں کوئی نہیں ہلا سکے گا اسی لئے تو نئے نئے پیسے بٹورنے کے بہانے تراشے جا رہے ہیں۔ صحت و صفائی کا حالت کا بھی خدا ہی حافظ ہے چند مخصوص علاقوں میں اوپر اوپر سے جھاڑو مروایا جاتا ہے باقی اللہ حافظ۔ تعلیم پر تو اب وائٹ پیپر شائع ہو رہے ہیں نا قص کارکردگی ہے یا نہیں اس کا آئینہ دیکھنا ہے تو سرکاری اداروں

کے رزلٹ ہی دیکھ لیں ایک سرکاری ادارے کے طالب علم پر کم از کم آٹھ سے دس ہزار روپے حکومت کی طرف سے لگایا جارہا ہے مگر رزلٹ اتنا شرمناک کہ جس کی کوئی حد نہیں، بعض تعلیمی اداروں سے سربراہان نے ملازمین کو اپنا غلام سمجھ رکھا ہے ان سے لاوارثوں والا سلوک کیا جارہا ہے دوسری طرف متوسط طبقہ کے پرائیویٹ سکولز کا گھیرا تنگ کیا جارہا ہے انھیں تعلیم یافتہ ہونے، نوکری نہ ملنے کے بعد قوم کے بچوں کو تین چار سو روپے میں معیاری ترین تعلیم اور سرکاری اداروں کی نسبت کئی درجے بہترین، رزلٹ دینے والے ان تعلیمی اداروں جو سرداروں جیسی سوچ کے حامل حکمران سزا دے رہے ہیں متوسط پرائیویٹ سکولز کو رجسٹریشن، سکول رقبے، ٹیکسز و دیگر لوازمات کے نام پر تنگ کیا جارہا ہے تاکہ بیرائیویٹ سکولز مالکان ادارے بند کرکے غریب عوام کو تعلیم دینا بند کردیں اس طرح غریب بچوں کو سکولز کے دروازے بند کئے جارہے ہیں تعلیم ان کے لئے ایک خواب بن جائے گی کیونکہ سرکاری تعلیمی اداروں کے پاس اتنے سٹوڈنٹس کو تعلیم دینے گنجائش ہی نہیں ہے ،پرائیویٹ سکولز ایسوسی ایشن کے صدر ملک خالد سے ملاقات ہوئی تو ان کا کہنا تھا کہ اگر گورنمنٹ اپنے ظالمانہ اقدام سے باز نہ آئی تو سکولز بند کرکے سٹوڈنٹس کے ہمراہ سڑکوں پر آجائیں گے یعنی زیادتیوں کا سلسلہ بند نہ ہوا تو پرائیویٹ تعلیمی ادارے بھی احتجاج کا سلسلہ شروع کردیں گے۔ نقل رشوت عام ہے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ ان حالات میں بھی عوام نے ن لیگ پر اعتماد کیا، لیکن میرا وجدان کہتا ہے کہ عوام کو ن

لیگ سے مایوسی کے سوا کچھ بھی نہیں ملے گا۔ نوکریاں تو ہر صوبے میں ایک اہم شخصیت کے انڈر ہیں جس نے اپنے ایجنٹ مقرر کر رکھے ہیں جن کے پیسے آتے ہیں ان کو لیٹر جاری کروا دیتے ہیں غریبوں کے 10 فیصد بچوں کو بھی میرٹ پر نوکریاں نہیں مل رہیں جس کے باعث بے روزگاری کا اژدھا سر چڑھ کر بول رہا ہے کوئی ادارہ ان ایجنٹ مافیا کی گردنوں کو بھی دبوچنے کو تیار نہیں جو میرٹ پر آنے والے لوگوں کے روزگار کا قتل عام کرکے بدترین دہشت گردی، گنڈہ گردی کا ارتکاب کر رہے ہیں، جس کے باعث جرام کی شرح بڑھ رہی ہے۔ عوام کے سامنے مسائل کا ایک سمندر ہے جو ان کی طرف بڑھتا ہی چلا جارہا ہے مگر حکمران ہیں لوٹ مار کے سوا کچھ نہیں کر رہے، اپوزیشن فرینڈلی اپوزیشن کا کردار ادا کرکے اپنا حصہ وصول کر رہی ہے۔ اگر ہم غلط ہیں تو اصلاح فرمادیں اگر درست ہیں تو نظام بدلنے کیلئے نبیؐ اکرم ﷺ کی سنت کے مطابق جدوجہد کرنا ہوگی بصورت دیگر یہ یہود و ہنود کا پیدا کردہ مسائل کا سمندر اور ان کے ہم نوالہ ہم پیالہ سیاستدان عوام کے سروں پر چڑھتے ہی جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن میں اٹل فیصلہ ہے کہ ہم کسی بھی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتے جسے خود اپنی حالت بدلنے کا خیال نہ ہو۔

مہنگائی کیسے ختم ہو گی؟

دور حاضر کا سب سے بڑا مسلہ مہنگائی ہے جس نے ساری دنیا کو پریشان کر رکھا ہے دولت کی تقسیم غیر منصفانہ ہونے کی بنا پر غریب، غریب سے غریب تر ہوتا جا رہا ہے اور امیر، امیر سے امیر تر۔ غربت کا ناسور اس قدر پھیلتا جا رہا ہے کہ غریب انفرادی زندگی میں اپنے بچے فروخت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں اور اجتماعی سطح پر قوموں کو غلام بنایا جا رہا ہے اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ان میں چیدہ اور بنیادی کا ذکر کرنا مقصود ہے، عالمی استعماری قوتوں (یہود و ہنود) نے ایک گھناؤنی سازش کے تحت عالم اسلام کو اپنا مطیع وزر خرید غلام بنانے کیلئے اسلام سے متصادم ایک معاشی نظام تشکیل دیا جسے یو این او کی جھولی میں ڈال کر استعمال کیا گیا اس استعماری معاشی نظام نے کمزور ممالک کو مزید پھنسانے کیلئے قرضوں کے اجراء کا منصوبہ بنایا، ان قرضوں کو ظاہری طور پر تو خدمت انسانیت کا نام دیا گیا مگر اس کی پشت پر اللہ ورسول ﷺ سے جنگ یعنی سود کا عنصر غالب حیثیت سے موجود تھا۔دنیا پر اپنا جابرانہ غلبہ حاصل کرنے کیلئے نیو ورلڈ آڈر کو نافذ کرنے میں اس معاشی نظام نے کلیدی کردار ادا کیا قرضوں کو دینے کا سلسلہ شروع ہوا تو سود کی لعنت مسلمانوں پر مسلط ہو گئی بالفاظ دیگر مسلمان ممالک نے اللہ ورسول ﷺ سے جنگ چند ٹکوں کے عوض شروع کر دی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ

مسلمان سود کی قسطیں دینے کے قابل بھی نہ رہے سود کی قسطیں دینے کیلئے مزید سودی قرضے ان عالمی ساہوں کاروں سے لینا شروع کردیئے قرض در قرض کا شکار ہوتے گئے مسلمان اور دنیا کے غریب ممالک۔ جب ان کے مقروض ممالک کے نظام حکومت ان سودی قرضوں کے مرہون منت ہوگئے تو ان عالمی ساہوکاروں نے اپنے جابرانہ فیصلے مطالبات مسلط کرنا شروع کردیئے ان میں سے اہم ترین مطالبہ اپنے ممالک میں مہنگائی، کرنا ہے یہ استعماری قوتیں اشیائے ضروریہ سے لیکر پیٹرولیم اور بجلی کے نرخوں تک کا تعین کرنا شروع کردیا کیونکہ اگر یہ مقروض ممالک ان کے مہنگائی پر مبنی مطالبات نہیں مانیں گے تو ان کومزید قرضے نہیں ملیں گے۔ واضح رہے کہ سودی معیشت کے ذریعے مسلمانوں کو معاشی طورپر کمزور، مفلوج کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان روزی، روٹی کے چکر میں پڑے رہیں انھیں ہمارے نیو ورلڈ آڈر کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بننے کی وقت میسر نہ آسکے اور ہم اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل بلاروک ٹوک کرسکیں جس میں وہ کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔

آج دنیا میں مہنگائی کا جو طوفان برپا ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے جو اوپر ذکر کردی گئی پاکستان میں سودی معیشت کا ایک کرشمہ یہ بھی ہے کہ ہر پیدا ہونے والا بچہ ایک اندازے کے مطابق 1,10,000 روپے کا مقروض ہے، جبکہ دوسری طرف ہمارے معاشی ماہرین سودی قرضے ملنے کو بڑی کامیابی قرار دیتے ہوئے خوشی

سے پھولے نہیں سماتے ۔اگر یہ سلسلہ نہ روکا تو قرضے خطرناک حد تک بڑھ جائیں گے ،ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان مہنگائی کے اعتبار سے ایشیاء کی 17 معیشتوں میں سے پہلے نمبر پر آگیا ہے اسی طرح 2015 کے سروے کے مطابق پاکستان میں بے روزگاری کی شرح میں 6.9 فیصد تک اضافہ ہوا ہے ،فی کس آمدنی سکڑ کر رہ گئی ہے جبکہ اخراجات آسمان سے باتیں کر رہے ہیں معیشت میں تنزلی پاکستانی کرنسی سے دیکھی جاسکتی ہے کہ پانچ روپے کا نوٹ پچیس پیسے کی قدر پر آگیا ہے پاکستانی کرنسی کی تنزلی تاریخ میں اس طرح کبھی نہیں ہوئی ۔اس حالت سے چھٹکارہ پانے کیلئے مسلم ممالک اسلامی اقوام متحدہ (اسلام کے عادلانا نظام خلافت) کا قیام عمل میں لائیں جو اسلامی معیشت کو فروغ دے سکے سودی معیشت سے چھٹکارہ پانے کی واحد سبیل یہی نظر آتی ہے اس کے علاوہ کوئی نہیں اس سلسلے میں مسلم ممالک کو بہت بڑی قربانی دینا ہوگی کہ وہ ممالک جو عالمی ساہوکاروں کے مقروض ہیں ان کے قرضوں کی ادائیگی کا بندوبست ان حکومتیں یا عالم اسلام کے مخیّرین کریں اور اسلامی معاشیت کو فروغ دینے کیلئے مسلم ممالک آپس میں تجارت کریں جب اسلام کا عادلانا نظام قائم ہوجائے گا تو امت مسلمہ جسم واحد کی طرح ہوجائے گی تب امت مسلمہ کے تمام شعبہ جات یکساں ہوجائیں گے اس کے لازوال فوائد وثمرات نصیب ہوں گے ان تمام شعبہ جات کی قیادت وسیادت ایک ہی سربراہ امیرالمومنین کے پاس ہوگی امت مسلمہ ایسا حسین دور دیکھنے کیلئے بے تاب نظر آرہی ہے جب تقسیم دولت منصفانہ ہوگی غریبوں

نہیں غربت کا خاتمہ ہوگا۔دانشوروں کا کہنا ہے کہ آج کل جو سود کے خاتمے کی مہم چل رہی ہے یقیناً قابل صد تحسین ہے مگر چونکہ حکومت کے سودی معیشت سے لامتناہی مفادات وابستہ ہیں اس لئے حکومت کسی صورت اللہ ورسول ﷺ سے جنگ سے باہر نہیں آئے گی البتہ اس تحریک سے سود کم ضرور ہوسکتا ہے مکمل ختم نہیں ہوسکتا۔ایسے ماحول میں ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی قائدین مکمل سودی معیشت کے خاتمے کیلئے انسداد سود کی تحریک کو تحریک نفاذاسلامی نظام میں تبدیل کرکے فیصلہ کن کوشش کا آغاز کریں تو قوم کی سودی معیشت سے جان چھوٹ سکتی ہے باالفاظ دیگر سعی لاحاصل

ارباب اقتدار کیلئے کہ وہ اپنے اخراجات میں کمی لائیں شاہی اخراجات کو کم کریں شاہانہ اخراجات ،پروٹوکول کی لعنت ،اقرباء پروری ،رشوت ستانی کا بوجھ عوام کے کندھوں پر ہی پڑھتا ہے دیوہیکل کابینہ کی بجائے مختصر ضروری ذمہ داران پر مشتمل کابینہ تشکیل دی جائے ،کرپشن کا ناسور کسی بھی معاشرے میں مہنگائی کا باعث ہوتا ہے جب کسی ملک کی کابینہ سنگین قسم کی کرپشن میں ملوث ہو تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس ملک پر رہبر کی شکل میں راہزن مسلط ہیں جنھیں عوامی مفادات نہیں ذاتی مقاصد ومفادات عزیز ہیں پھر وہاں مہنگائی کے طوفانوں کی ہی توقع کی جاسکتی ہے پاکستان کے بڑے مسائل میں سے اہم ترین مسلہ کرپشن ہے جس نے بھی مہنگائی کا بازار گرم کرنے میں کلیدی کردار ادا

کیا ہے۔ کرپٹ طبقہ اس قدر طاقت ور ہے کہ جس نے بھی ان کی گردن دبوچنے کی کوشش کی اس کی چھٹی ہو گئی۔

متحدہ ہندوستان میں انگریز نے صنعت وحرفت پر قابض ہونے کیلئے موچی، جولاہے، ترکھان ودیگر بنیادی مصنوعات کے حاملین کو کمی کمین بنا کر عوام کے سامنے پیش کیا پھر ان کی مصنوعات کو بدنام کیا لوگوں نے مقامی مصنوعات کو خریدنا کم کر دیا انگریز سرکار نے وہی خام مال برصغیر سے خرید کر مصنوعات تیار کیں اور مسلمانوں میں فروخت کرکے کاروبار کیا پیسہ کمایا اور انہی کے خلاف استعمال کیا آج کی جدید اصطلاح میں انگریز سرکار کی کمپنیز کو ملٹی نیشنل کمپنیز کہا جاتا ہے مہنگائی کی ایک بڑی وجہ ملٹی نیشنل کمپنیز کے پراڈکٹس کو حد سے زیادہ اہمیت دینا ہے۔ان کمپنیوں کی پراڈکٹس مہنگی بھی ہوتی ہیں اور ساتھ ہی حلال وحرام کی تمیز کے بغیر بھی۔ایک اندازے کے مطابق صرف بیوٹی پروڈکٹس میں روزانہ کی بنیاد کر ملٹی نیشنل کمپنیز اربوں روپیہ کما رہی ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال ہو رہا ہے یہ ملٹی نیشنل کمپنیز اپنی مصنوعات کے اشتہارات صرف ان میڈیا پرسنز کو دیتی ہیں جو ان کے نظریات کو فروغ دیں دیگر کی چھٹی۔ ملٹی نیشنل کمپنیز ایک اژدھا کی شکل اختیار کر چکی ہے لوگ اسے چھوڑنے کو تیا نہیں، منہ مانگی قیمتیں ان کو ادا کی جارہی ہیں ان حالات میں مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ مقامی مصنوعات

معیاری شکل میں تیار کرکے عوام کو پیش کریں مناسب منافع وصول کریں اور عام عوام ملٹی نیشنل کمپنیز کے جال میں آنے کی بجائے مقامی مصنوعات کو ترجیح دیں۔اس سے ملک کا منافع ملک میں مسلمانوں کے پاس ہی رہے گا، پھر کوئی ہم پر مسلط نہیں ہوسکے گا تسلط اور مہنگائی کی ایک وجہ آج غیر ملکی مصنوعات پر اندھا اعتماد اور اپنی مصنوعات کو نظر انداز کرنا بھی ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر مسلم عوام ملٹی نیشنل کمپنیز کی مصنوعات کا استعمال بند کردیں تو اس سے بھی مہنگائی پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

مہنگائی کی ایک بڑی وجہ عام کاروباری، دوکانداروں کی طرف سے خود ساختہ مہنگائی کرنا ہے اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ مارکیٹ سے تھوک پر ایک چیز سستی ملتی ہے مگر پرچون فروش دوکاندار کثیر منافع رکھ کر فروخت کرکے عام عوام کی جیبوں کی صفائی کرتا ہے اسی طرح غریب طبقہ اپنے جیسے ہی غریبوں کا دشمن بنا بیٹھا ہے کئی بار راقم کو اس کا، تجربہ ہوا کہ موبائل اسیسری کی ایٹم دس بیس روپے کی ہے مگر دوکاندار ایک سو روپے میں فروخت کرنے پر بضد ہے اس سے کم دینے کو تیار نہیں، جب حقیقت اسے بتاتے ہیں تو بہت شرمندہ ہوتے ہیں بعض تو آپے سے باہر آجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بھائی آپ کسی اور سے یہ چیز لے لو ہم آپ کو نہیں دے سکتے۔ایسے دوکانداروں کو کنٹرول کرنے کیلئے حکومت نے صارف کورٹس بنا رکھی ہیں لیکن عوام کو اس کا علم نہیں یا اس کے طریقہ کار

سے لاعلمی ہے جس کے باعث گلی محلے کے دوکانداروں نے خود ساختہ مہنگائی کا بازر گرم کر رکھا ہے۔خدمت انسانیت کے جذبے سے دوکانداروں کو خود چاہیے کہ مناسب منافع رکھ کر اشیاء فروخت کریں۔ایسا کرنے سے کم از کم عوام کو کچھ نہ کچھ ریلیف تو ضرور ملے گا۔ایک طرف حکمران عام لوگوں کو لوٹ رہے ہیں دوسری طرف دوکانداروں کی خودساختہ مہنگائی عوام کا خون نچوڑ رہی ہے۔اگر تاجر لوگ ایمانداری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنے کا فیصلہ کرلیں تو اس کے مثبت اثرات عوام کو مل سکتے ہیں۔

مہنگائی کو کنٹرول کرنے کیلئے عام شہریوں پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انھیں چاہیے کہ وہ اپنے بے جا اخراجات کو کنٹرول کریں اکثر ایسی تقریبات رکھ لی جاتی ہیں جن کا ہونا عبث ہوتا ہے مگر پھر بھی ہر حال میں اسے منعقد کیا جاتا ہے ہمیں چاہیے کہ جو چیزیں ہمارے استعمال کیلئے انتہائی ضروری نہیں ہیں انھیں خرید کر اپنے اوپر ہی بوجھ نہ بنیں۔ایک اور طریقہ یہ ہے کہ اپنی ناجائز خواہشات کو ہر موڑ پر قربان کیا جائے ان کی حوصلہ شکنی کی جائے تاکہ ہماری ناجائز خواہشات ہماری گھریلو، خاندانی معاشی نظام پر بوجھ نہ بننے پائیں یاد رہے کہ ہماری ناجائز خواہشات کی تکمیل میں استعمال ہونے والی اکثر اشیاء ایسی ہوتی ہیں جن کی لاگت انتہائی کم ہوتی ہے مگر ہم انھیں ہم مہنگے داموں خریدتے ہیں۔مہنگائی پر قابو پانے کیلئے صارفین کو چاہیے کہ

جس چیز کو وہ خریدنے جارہے ہیں اس کے بارے میں کچھ معلومات ضرور حاصل کرے اگر ہمیں اشیاء کی لاگت اور معیار کا اندازہ ہوگا تو کوئی دوکاندار ہم سے ہاتھ نہیں، کرپائے گا یعنی صارفین کا معیشت سے باخبر رہنا بھی از حد لازم ہے ،آج کل ہمارے پاکستانی معاشرے میں مطالعے کا ذوق دم توڑتا جارہاہے جس کا نتیجہ لاعلمی کی شکل میں برآمد ہورہاہے ،لوگ ترقی کی اس دوڑ میں علم کے بغیر ہی ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں جس کا الٹا نقصان ہو رہاہے کہ دن رات محنت کرکے دولت کمائی جاتی ہے علم نہ ہونے کے باعث خریداری کے وقت کسی بھی وقت زائد منافع کی صورت میں دوکاندار کو دے دی جاتی ہے۔

بہرکیف !جہاں مسلم حکومتوں کی ذمہ داریاں ہیں کہ وہ مہنگائی کے خاتمے کیلئے اقدام کریں وہیں ہی عوام الناس پر بھی فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ بھی مہنگائی کے خاتمے کیلئے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرے۔جب دونوں طبقات (حکمران اور عوام) اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں گے تو مہنگائی کا جن بوتل میں بند ہوجائے گا۔

ولادت مصطفیٰ ﷺ و مقصد بعثت مصطفیٰ ﷺ

جب بھی کسی شخصیت کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو اس کی پیدائش سے شروع ہو کر موت پر ختم ہو جاتا ہے مگر کیا کہنے ہیں کالی کملی والے آقا کریم ﷺ کہ جب کچھ بھی نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے آقا مدنی کریم ﷺ کی تخلیق فرمائی ،اس کائنات میں ان کے چرچے پر عام وخاص کی زبان پر زندہ کرنے کیلئے ایک لامتناہی پاکیزہ سلسلہ شروع کروایا۔ابھی نبیٔ اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت بہت دور ہے بلکہ جب اللہ نے روحوں کو پیدا فرمایا تو سب سے پہلے جو روح پیدا فرمائی وہ روح محمد ﷺ تھی ،جب اللہ تعالیٰ نے ساری انسانیت کی روحوں کا جلسۂ عام کیا تو سب روحوں سے خطاب کیا کہ کیا میں تمھارا رب ہوں کہ نہیں ؟ تو سب سے پہلے جس روح نے فوری بلا تعامل اپنے خالق کی محبت میں ہاں کہاں وہ میرے اور آپ کے نبیٔ مہربان ﷺ کی روح مبارک تھی۔ دوسرا اجتماع اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ کی روحوں کا کیا جسمیں سیدنا محمد عربی ﷺ کی انبیاء پر سرداری قائم کرنے کیلئے انبیاء سے عہد لیا گیا ،جب سیدنا آدمؑ جنت میں تشریف لائے تو جنت میں محمد عربی ﷺ کے چرچے دیکھے اور سنے تو سمجھ گئے کہ یہ سب سے اعلیٰ وارفع ہستی ہے ،سابقہ آسمانی کتب تورات ،زبور اور انجیل میں اللہ تعالیٰ نے نبی مہربان ﷺ اور ان صحابہ کرامؓ کے تذکرے کرکے ہر دور کے انسانوں کے دلوں میں آپ ﷺ کی عظمت کا

سقہ بیٹھا دیا، ساری انسانیت نبیٔ آخر الزماں ﷺ کا بے تابی سے انتظار کرنے لگی انبیاء کرامؑ کا سلسلہ چلتا رہا، تاریخ کی کتابوں میں یمن بادشاہ تبع بن الاقران کا تذکرہ، ملتا ہے اس بادشاہ کی اولاد نے طویل عرصہ تک یمن میں بادشاہت کی اور اس کی اولاد میں جو بھی بادشاہ گزرے تبع کہلاتے تھے انہی میں ایک تبع فوجی مہم کے سلسلہ میں یثرب (مدینہ منورہ) پہنچا وہ یہاں قتل عام کرکے آبادی ختم کردینا چاہتا تھا کہ اہل علم نے اس کو خبر دی کہ نبی آخر الزماں ﷺ کا یہ دار الہجرت ہوگا وہ بہت متاثر ہوا شہر برداد کرنے کا ارادہ ترک ردیا اور ایک مکان تعمیر کروایا کہ آنحضرت ﷺ جب تشریف لائیں تو یہاں قیام فرمائیں اور ایک تحریر لکھ دی جو نسل در نسل محفوظ رہی اور حضرت ابوایوب انصاریؓ تک پہنچی ایک روایت کے مطابق اس تبع کا نام اسعد تھا کنیت ابو کرب تھی اس نے آنحضرت ﷺ کی شان میں دو شعر بھی کہے جو یہ ہیں

شہادت علی احمد انہ رسول اللہ باری النسم

فلومد الی عمری لکنت وزیر لہ وابن عم

ترجمہ۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ احمدؐ اس اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہوں گے جو جانوں کو پیدا کرنیوالا ہے اگر میری عمران کے زمانے تک عمر دراز ہوگی تو میں ان کا وزیر ہوں گا سلسلہ نسب کے لحاظ سے ابن عم بھی۔ (معارف ابن قتیبہ ص ۲۱۱ (ووفاالوفا ج ۱، ص ۱۳۴،

عام۔ولادت پیغمبر ﷺ سے قبل ہی اہل کتاب دانشوروں کا یقین تھا کہ حضورر ﷺ 1 تشریف لائیں گے اسی لئے بہت سے یہود مدینہ منورہ کے باہر قلعے بنا کر آباد ہوگئے تھے کہ جب نبیٔ مکرم ﷺ تشریف لائیں گے تو ہم ان پر ایمان لائیں گے اور ان کی حفاظت کریں گے ۔اکثر اوقات یہود و ہنود کے راہب اپنی مجالس میں حضور ﷺ کا تذکرہ کرتے رہتے تھے جن کی تفصیل سیرت کی کتب میں آج بھی موجود ہے۔

غور فرمائیں آمنہ کے دریتیم کی آمد سے سینکڑوں، ہزراوں سال قبل ہی ان کا ذکر خیر شروع ہوگیا تھا

جس ہادی سبل کامل، سیدالانبیاءؑ کے بارے میں حضرت عیسیٰؑ نے جو بشارت دی تھی یاتی من بعدی اسمہ احمد) میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ﷺ ہوگا)

علامہ محمد سلیمان صاحب، سلمان منصور پوری، محمود پاشا فلکی کے مطابق 20 یا 22 اپریل، 9 ربیع الاولا لفیل کو اس جان آفریں بشارت کا ظہور ہوا صبح کا سہانا وقت تھا ابھی سورج نکلا نہیں تھا کہ رشد وہدایت ،رحمت الہیٰ کا آفتاب ﷺ مکہ کے افق طلوع ہوا ۔آپ کا نام دادا نے محمد ﷺ اور والدہ ماجدہ حضرت آمنہ نے احمد ﷺ رکھا گیا۔

عرب میں ان ناموں (محمد اور احمد) کا رواج نہیں تھا مگر کاہنوں، نجومیوں اور سابقہ کتب کی بشارتیں چونکہ عام ہو چکی تھیں اس تمنا اور آرزو میں شائد یہ سعادت ان کے لخت جگر کو مل جائے کچھ لوگوں نے اپنے لڑکوں کے نام محمد رکھے تھے مورخین نے ان یہ کے نام شمار کروائے ہیں رحیہ بن الجلاح الادسی، سلمتہ
الانصاری، ابرا الکندی، سفیان بن مجاشع، حمران الجعفی، خزاعی اور سلمٰہ ان لوگوں نے اپنے لڑکوں کے نام محمد رکھے تھے لیکن احمد پھر بھی نرالا رہا، کسی نے یہ نام نہ رکھا اور قدرت کا کرشمہ ہے کہ یہ چھے مولود جن کے نام محمد رکھے گئے ان میں سے کسی نے بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

جب آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی تو کعبہ کے 360 بت منہ کے بل گر پڑے، فارس کا آتش کدہ جسکی آگ بجھتی نہیں تھی اس روز بجھ گئی جب حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آقا کے جسم سے ایک نور نکلا جس سے ملک شام کے محلات روشن ہوگئے کسریٰ اپنی شان وشوکت کے لحاظ سے بے مثال، سپر طاقت تھا جب آقا ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تو ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے بحیرہ ساوہ خشک ہوگیا (اور اس کے گرجے منہدم ہو گئے (الرحیق المختوم ص ۸۳

یمن میں ایک کاہن کبھی باہر نہیں نکلتا تھا جس دن حضور ﷺ پیدا ہوئے تو وہ کاہن گھبرا کر باہر نکلا اور کہنے لگا کہ اے اہل یمن! آج سے بتوں کا زمانہ

ختم ہوگیا جس دن آقا کریم ﷺ پیدا ہوئے بڑے بڑے بت خانوں کے بتوں سے آواز آئی کہ ہمارا زمانہ ختم ہوگیا اب نبی آخرالزماں ﷺ کا زمانہ شروع ہوگیا بتوں کے توڑنے والے کا زمانہ آگیا۔

ایک یہودی مکے کی گلیوں میں شور مچاتا پھرتا تھا کہ کیا آج کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ بتاؤ! کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ کسی نے کہا فلاں کا لڑکا پیدا ہوا پوچھا کہ اس کا باپ زندہ ہے کہا ہاں کہنے لگا نہیں۔۔ کوئی اور بچہ بتاؤ کہ جس کا باپ مرگیا ہو۔۔۔۔ کہا کہ ہاں عبدالمطلب کا، پوتا پیدا ہوا ہے کہاں ہاں مجھے دکھاؤ جب دکھایا گیا تو چیخ نکلی، ارے بنو اسرائیل! تیری تباہی، ہلاکت، آج نبوت بنو اسرائیل سے نکل گئی اور اے قریش کی جماعت! تم نبوت کو آج ہم سے لے گئے ایک دن آئے گا یہ ایک دن ہم سے ٹکر لے گا جس کی ٹکر کی آواز مشرق و مغرب میں سنائی دے گی۔

تاریخ میں رقم ہے کہ آقائے دوجہاں ﷺ جب حلیمہ سعدیہ کو گود میں تشریف لائے تو اس سے قبل آپ ﷺ کا سینہ مبارک اور اونٹنی کے تھن میں دودھ نہیں تھا بعد از حلیمہ کا سینہ اور اونٹنی کے تھن دودھ سے بھر گئے بقول حضرت حلیمہ سعدیہ کے جب حضور ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو میرے گھر کی ہر چیز بہت زیادہ بابرکت ہو گئی۔

امسال بھی ربیع الاول کا مہینہ آگیا مسلمان اپنے آقا ﷺ کے تذکرے کر رہے ہیں جن سے ان کے دلوں کو سکون، راحت، تسکین، چین حاصل ہو رہا ہے اللہ کے محبوب ﷺ کا تذکرہ اہل ایمان کے ایمان کا لازم و ملزوم حصہ ہے انہی تذکروں سے علم و عمل کے چشمے پھوٹتے ہیں ہمارے نزدیک آقا کریم ﷺ کے تذکرے کے لئے صرف کوئی ایک دن کو مخصوص کرنا بالکل درست نہیں، زندگی کے ہر لمحے میں ذکر مصطفیٰ ﷺ جاری وساری رہنا چاہیے ہاں ہاں یقینا ایسا ہی ہونا چاہیے، لیکن اے اہل ایمان ذرا ٹھہریئے، غور کر لیجئے کہ کامیابی کے لئے صرف ذکر مصطفیٰ ﷺ ہی کافی ہے یا ذکر مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ ساتھ فکر مصطفیٰ ﷺ بھی لازم ہے غور کرو اللہ کا کلام قرآن کیا کہتا ہے؟ آیئے اس پر غور کرتے ہیں اللہ کا قرآن کہتا ہے کہ تمہارے نبی ﷺ حضرت محمد ﷺ کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ کیا مطلب ہے اسکا؟۔۔۔۔ قرآن ہم مسلمانوں کو کس کی دعوت دے رہا ہے؟ ذکر مصطفیٰ ﷺ کی یا اس کے ساتھ نبی ﷺ کی فکر عملی طور پر اپنانے کی ۔۔۔۔۔۔ آیئے غور کریں عشق رسول ﷺ کے دعویدار ہم اہل ایمان کے قول و فعل میں کس قدر تضاد ہے؟ کیا ہم سیرت رسول عربی ﷺ کو مکمل اپنانے کیلئے عملی طور پر نمونۂ عمل سمجھتے بھی ہیں یا نہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں جن احکام کو ہمارا دل مانے انھیں تو ہم کر لیتے ہوں اور جنھیں ہمارا دل قبول نہ کرے انھیں یکسر عملی اعتبار سے مسترد کر دیتے ہوں۔۔۔۔ ہاں ایسا ہی ہے ہماری زندگیوں کے گوشے اس پر شہادت دے رہے ہیں کہ

ہم مسلمانوں نے اسلام اور نبیؐ دوجہاں ﷺ کی پیش کردہ عملی زندگی سے انحراف کردیا ہے۔ اے مسلمانو! کبھی سوچا آپ نے کہ ربیع الاول مسلمانوں کو وحدت کی لڑی میں یکجا ہوجانے کا درس دیتا ہے جس کی عملی شکل خلافت کے نظام کا قیام ہے اس کے بغیر مسلمانوں کا اتحاد ناممکن ہے اس کے لئے آج تک آپ نے کیا کیا؟ کیافرقہ پرستی، نفرت، مخالفت.برائے مخالفت کا رویہ ترک کیا جس سے وارثان منبر و محراب کا وقار مجروح ہوا؟ کیا اسلام کے عادلانا نظام کو قائم کرنے کے لئے مسنون طریقے سے جہدوجد کی؟، ربیع الاول کے مہینے میں حضور ﷺ کی ولادت اور رحلت ہوئی تاریخ ولادت مصطفیٰ ﷺ میں اختلاف ہے کیونکہ ولادت رسول ﷺ کے وقت موجود لوگوں کو علم ہی نہیں تھا کہ نولومود ہستی ﷺ تو مقصود کائنات ہے۔ لیکن رحلت پیغمبر ﷺ میں کسی کو اختلافنہیں کہ حضور ﷺ اس دنیا سے 12 ربیع الاول کو تشریف لے گئے اس پر کسی نے کبھی غور نہیں کیا صحابہ کرامؓ،اہل بیعتؓ کی اس دن کیا کیفیت تھی اور انھوںؓ نے رحلت پیغمبر ﷺ کے بعد امت مسلمہ میں وحدت قائم رکھنے کے لئے تین دن تین راتیں لگا کر کیا کیا تھا؟ کیا صحابہؓ اور اہل بیتؓ نے اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام " خلافت " کو قائم رکھنے کے لئے سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو خلیفتہ الرسول نہیں بنایا تھا؟ ان کی زندگیوں میں اس دن کے ہر سال آنے پر صحابہؓ ،اہل بیتؓ ، تابعینؒ ،تبعہ تابعینؒ کا عمر بھر عمل متواتر کیا رہا؟

میرا ایمان ہے کہ آقا ﷺ کی سیرت ورحمت کا احاطہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں اگر قیامت تک سب انسان اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ کی شان وعظمت کو ہر وقت بھی بیان کرتے رہیں تو تب بھی اس مقدس عنوان کا احاطہ نہیں کر سکتے،اسلام نے تو محبو ب رب ذوالجلال حضرت محمد ﷺ کی سیرت اپنانے کا حکم دیا ہے سیرت اپنانے سے دنیا وآخرت کی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔سیرت النبی ﷺ سے منہ موڑنے والے انسان دنیا وآخرت میں ناکام ونامراد ہوں گے ،مسلمان سیرت منانے کی بجائے سیرت کو اپنائیں سیرت منانے کا حکم شریعت میں کہیں نہیں دیا گیا ،مسجدوں، بازاروں، گلیوں کو سجانے کی بجائے اپنے جسموں کو شریعت محمدیہ،سیرت رسول اللہ ﷺ سے مسلمان سجائیں، نبیٔ اکرم ﷺ نے تو اپنی ساری دولت فضول خرچی کی بجائے غریبوں یتیموں، مسکینوں، ضرورت مندوں پر خرچ کی تم اس پر کتنا عمل کر رہے ہو؟ درحقیقت، ، یہی اسلام سے وفا ہے

اے مسلمانو! ربیع الاول پیغام دے رہا ہے کہ اللہ ورسول ﷺ کی احکام کے سامنے اپنے آپ کو سرنڈر کردو جب اپنی ذاتی خواہشات کو اللہ ورسول ﷺ کی خواہشات پر قربان کروگے تو اللہ ورسول ﷺ کی رضا،خوشنودی کا پروانہ دائیں ہاتھ میں نصیب ہوگا جب تم شریعت اسلامیہ اور سیرت رسول ﷺ کو چوم کر، سینے سے لگا کر زندگیوں میں عملی طور پر اپناؤگے تو دنیا وآخرت کی ہر کامیابی تمہارے قدم چومنے پر مجبور ہو جائے گی،آج لمحہ فکریہ ہے کہ مسلمان اپنی خواہشات کو اللہ

ورسول ﷺ کے احکامات، خواہشات پر قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جس کے باعث ذلت ورسوائی، محکومی، غلامی در غلامی، آپس میں کشت وخون، آپس میں دست وگریبان ہیں اس کیفیت سے نکلنے کا واحد راستہ اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت ہی ہے

☆☆

عظمت مصطفیٰ ﷺ غیر مسلموں کی نظر میں

ذات محمدی ﷺ ایک ایسی گھٹا تھی جو خشک آسمانوں پر پھیل گئی وہ روشنی کا ایک مینارہ تھی۔چودہ صدیاں ختم ہوگئیں مگر یہ روشنی اپنی جگہ قائم ہے اور امتدادزمانہ کے باوجود اس چراغ کی لو سے زمانہ آج تک رہنمائی حاصل کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ وصل کی آوار کبھی کارلائل کے دل میں پیدا ہوئی کبھی بارسوتھ اور گبن کے پہلو میں کروٹ لیتی ہے کبھی رومی کو بے قرار کرتی ہے اگر ہم تاریخ کے جھروکے میں جھانکیں تو معلوم ہوگا کہ ہادیٔ سبل ،راہبر کامل، نبی آخرالزماں ،آمنہ کے دریتیم ، مولائے کل سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ احمد مجتبیٰ کو اسلام کے بدترین دشمنوں نے پرتپاک انداز میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر مارگوس۔ڈاکٹر مارگوس آکسفورڈ یونیورسٹی میں عربی کے استاد ہے انہوں نے 1950 میں حضور ﷺ کے بارے میں ایک کتاب لکھی۔سیرت النبی ﷺ پر لکھی گئی یہ سب سے زہریلی کتاب ہے وہ بھی اقرار کرتا ہے کہ محمد ﷺ کے سوانح نگاروں کا ایک طویل سلسلہ ہے جس کا ختم ہونا ناممکن ہے اس میں جگہ پانا قابل فخر ہے۔

جان ڈیون۔جان ڈیون یوں لکھتا ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ تمام مصنفین اور فاتحین میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کے واقعات عمری محمد ﷺ کے واقعات عمری سے زیادہ مفصل اور سچے ہوں۔

والٹر اور باسورتھ۔ کوئی شخص اپنے گھر کا ہیرو نہیں ہو سکتا کیونکہ گھر میں بڑا آدمی بھی معمولی ہوتا ہے مگر باسورتھ کہتا ہے کہ یہ بات کم از کم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں صحیح نہیں ہے۔

ڈاکٹر سپرنگٹ کے بقول پانچ لاکھ مسلمانوں کا تذکرہ آج تک مسلمانوں کے پاس محفوظ ہے کہ انہوں نے ان راویوں کے ذریعے سیرت رسول ﷺ کے اجزاء حاصل کئے۔

ابو جہل جیسا بدترین دشمن آپ ﷺ کی کاملیت کے بارے میں کہتا ہے کہ محمد ﷺ میں تمھیں جھوٹا نہیں سمجھتا۔

برنارڈ شا آپ ﷺ کی ہمہ گیر تعلیم کو مد نظر رکھتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر روتی سسکتی انسانیت سکون چاہتی ہے تو اسے آج بھی وہ اصول رائج کرنے پڑیں گے جو پیغمبر اسلام نے ۱۴ سو سال پہلے پیش کئے تھے۔

ولیم میور۔ آپ ﷺ اپنے دور ہی کے عظیم ترین انسان نہیں تھے بلکہ آنے والے تمام انسانوں کی عظیم ترین ہستی تھے آپ ﷺ ایک عظیم ترین مدبر حکومت اور سیاستدان کی طرح مختلف الخیال اور مختلف العقیدہ اور آپس میں منتشر لوگوں کو یکجا اور متحد کرنے کا کام بڑی مہارت سے سرانجام دیا۔

عروہ بن سعود۔ واللہ میں نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی، قیصر روم اور کسریٰ کے دربار دیکھے مگر جتنی تعظیم محمد ﷺ کے ساتھی آپ ﷺ کی کرتے ہیں وہ کسی بادشاہ کے دربار میں نصیب نہ ہوئی۔

غیر مسلم مفکر آر۔ ایچ جارج رقم طراز ہے کہ

HE (P.B.U.H) WAS THE ONLY MAN IN THE HISTORY WHO WAS SUPREEME SUCCESSFUL ON BOTH THE RELIGIOUS AND SECULAR GROUND.

سیموئل نتسن ،ولیم اے ڈی وٹ۔

کتاب کے برطانوی مصنف سیموئل نتسن ،ولیم اے ڈی وٹ نے THE HUNDRED اپنی کتاب میں سو ایسی شخصیات کی سیرت پیش کی ہے جنھوں نے انسانیت کو سنوارنے میں اہم کردار ادا کیا تو اس نے آقائے دو جہاں ﷺ کا تذکرہ مبارک سب سے پہلے کیا ہے۔

پروفیسر اسنوک ہرج رونجی لکھتے ہیں کہ دنیا میں آجتک جس قدر انسان پیدا ہوئے رسول پاک ﷺ ان میں سب سے بڑے ہی نہیں بلکہ سب سے زیادہ سچے بھی ہیں ۔نسل انسانی پر جتنا احسان آپ ﷺ کا ہے کسی دوسرے کا نہیں۔

ایالوجی فار محمد ﷺ کے مصنف گارڈ فری بیگن لکھتے ہیں کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ تمام مصنفین اور فاتحوں میں ایک بھی ایسا نہیں جس کے وقاع عمری محمد ﷺ کے وقاع عمری سے زیادہ مفصل اور سچے ہوں۔

شینلے لین پول

حضرت محمد ﷺ اپنے آبائی شہر مکہ میں جب فاتحانہ ڈاخل ہوئے اور اہل مکہ جو آپ ﷺ کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے تھے ان سب کو آپ ﷺ نے معاف کردیا ۔یہ ایسی فتح تھی اور پاکیزہ فاتحانہ ڈاخلہ تھا جس کی مثال ساری تاریخ انسانی میں نہیں ملتی۔

مسٹر تھامس کارلائل۔حضرت محمد ﷺ صداقت ،وفا شعاری کے پتلے تھے اور اپنے افکار اقوال اور اعمال میں صادق تھے۔

مسٹر ہربرٹ وائل۔ محمد ﷺ نے ہر وہم کو ضائل اور تمام اصنام کی عبادتوں کو باطل کر دیا۔ آپ ﷺ بہت سچے اور بے مثال امین تھے آپ ﷺ نے تمام لوگوں کو گمراہیوں سے نکال کر صراط مستقیم پر لا کر ڈال دیا۔

مسٹر سکاٹ۔ میں شک و شبہات کا اظہار کرنے والوں کی پرزہ سرائی سنتا ہوں تو ششدر رہ جاتا ہوں اگر محمد ﷺ رسول برحق نہ تھے تو اب تک پھر کوئی رسول دنیا میں آیا ہی نہیں۔

جارج سیل۔ میں اپنی تحقیق میں کوئی ایسا ثبوت نہیں پاتا جس میں حضرت محمد ﷺ کی رسالت پر شبہے کا اظہار کیا جاسکے۔ میجر اے لینارڈ رقم طراز ہے کہ اگر کبھی کوئی شخص اپنے مقصد کے حصول کے لئے موت کی طرح اٹل رہا ہے تو ریگستان عرب کا یہ عظیم فرزند ہی تھا اور اگر کبھی کسی آدمی نے عالمگیر بیداری پیدا کرنے کے لئے اپنا دل اور روح کھول کر رکھ دی تو وہ بھی پیغمبر اسلام ہی تھے۔

پروفیسر فارگیولتھ۔ محمد ﷺ کے سوانح نگاروں کا یکا طویل سلسلہ ہے جس ختم ہونا ناممکن ہے لیکن اس میں جگہ پانا قابل فخر ہے۔

ڈاکٹر شیلے۔ محمد ﷺ گذشتہ اور موجودہ لوگوں میں سب سے اکمل، افضل تھے اور آئندہ کا مثال پیدا ہونا اور قطعاً غیر ممکن ہے۔

لالہ نانک چند ناز۔ دنیا کی عظیم ترین انسانی ہستیوں میں رسول کریم ﷺ کا درجہ کسی سے کم نہیں۔

جی سنگھ دارا نے سیرت رسول عربی ﷺ میں نبی آخر الزماں کو جس طرح خراج تحسین پیش کیا

ہے وہ نا قابل فراموش ہے۔

ڈاکٹر دی رائٹ۔ محمد ﷺ اپنی ذات اور قوم کے لئے نہیں بلکہ دنیائے ارضی کے لئے ابر رحمت تھے تاریخ میں کسی ایسی شخصیت کی مثال موجود نہیں جس نے احکام خداوندی کو اس عمدہ طریقہ سے انجام دیا ہو۔

ریورینڈ بوسوتھ اسمتھ۔ ہادیٔ عرب کو ایک ساتھ تین چیزوں کے قائم کرنے کا مبارک موقعہ ملا۔ وطنیت۔ اصلاح اعمال۔ مذہب، تاریخ دنیا میں اس قسم کی مثال کوئی نہیں ملتی۔

الفرڈ ڈی لمر ٹائن اپنی کتاب ہسٹری لاٹر میں لکھتے ہیں کہ عالم الٰہیات، فصاحت و بلاغت میں یکتائے روزگار، بانیٔ مذہب، آئین ساز، سپہ سالار، فاتح اصول، عبادت الٰہی میں لاثانی، دینی حکومت (خلافت) کے بانی، یہ ہیں محمد رسول اللہ ﷺ جن کے سامنے پوری انسانیت ہیچ ہے۔

رابرٹ ایل گلک۔ یہ امر نا قابل تردید ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے ایک ایسا مستحکم نظام جاری کیا تھا جس نے اسلامی کلچر کی نشوونما کو بے مثال حرکت کا حامل اور للکارنے والی قوت والا حقیقی انقلاب بنایا۔

گبن۔ محمد ﷺ دنیا میں غالبا واحد قانون ساز ہیں جنہوں نے خیرات کی صحیح مقدار کا تعین کیا۔

لالہ شام لاکپور۔ حضرت محمد ﷺ کی طرح دعویٰ نبوت تو کئی آدمیوں نے کیا مگر اس میں کامیابی صرف حضرت محمد ﷺ کو حاصل ہوئی آج ان کے ہم عصر دعویدار ان رسالت کا کوئی نام لیوا بھی نہیں۔ مگر ان ﷺ کے نام پر کٹ مرنے والے لوگوں کی تعداد کروڑوں میں

ہے۔ اور جب تک دنیا قائم ہے ان کے نام لیوا بھی رہیں گے۔

اسٹینلے لین پول۔ آپ ﷺ نہایت پر جوش آدمی تھے لیکن آپ ﷺ کا یہ جوش نہایت شریفانہ تھا اور ایک ایک مقصد کے لئے تھا۔ آپ ﷺ کی ذات ان چند افراد میں سے ہے جنہوں نے ایک عظیم الشان پیغام کو اپنی زندگی کا مقصد بنایا ہے آپ ﷺ خدائے واحد کے پیغمبر تھے۔

کاونٹ ٹالسٹائی۔ حضرت محمد ﷺ کا طرز عمل اخلاق انسانیت کا حیرت انگیز کارنامہ ہے ہم یقین کرنے پر مجبور ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی تبلیغ و ہدایت خاص سچائی پر مبنی تھی۔

سر ولیم میور۔ یہ رسول خدا کا زور اعتقاد اور اعتماد نفس تھا کہ وہ مکے میں ناکامیوں کے باوجود ایک مخالف شہر میں گئے اور تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔

مسٹر میبان۔ محمد ﷺ بہت بڑے حکیم انسان تھے انھوں نے واحدانیت پر زور دیتے ہوئے انسانوں کو بت پرستی سے عملی اور عقلی قاعدہ کے ذریعے نجات دلائی کہ دنیا اور دنیا کا ذرہ ذرہ ہلاک ہونے سے محفوظ ہوگیا۔

پرنسپل ایڈروڈ ساوتھ۔ محمد ﷺ نبی تھے بت پرستی کو بالکل غلط اور لغو جانتے تھے انھوں نے اپنی قوم کو وحشیانہ مذہب اور پست اخلاق سے نجات دلائی ممکن نہیں کہ ہم ان ﷺ کے قلبی اخلاق اور دینی حمیت کا انکار کریں۔

سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمد ﷺ میں لکھتا ہے کہ ہم تا بلا تامل اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ محمد ﷺ نے ہمیشہ کے لئے اکثر توہمات باطلہ کو کالعدم کر دیا۔ ان کی سیرت کی عمدگی سے خود بخود لوگ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرست ہوگئے۔

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا۔ تمام پیغمبروں اور مذہبی شخصیتوں میں محمد ﷺ سب سے زیادہ

کامیاب ہیں۔

کرنل سالکس۔ کوئی شخص آپ ﷺ کی خوص نیت، سادگی اور رحم و کرم کا قرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

والٹیئر۔اس سے بڑا انسان ۔۔۔۔۔ انسانیت نواز۔۔۔۔۔ دنیا کبھی پیدا نہیں کرسکے گی۔

پروفیسر لیک۔ محمد ﷺ کی تاریخی زندگی کی تعریف ان معجزانہ الفاظ سے بہتر ہو سکتی ہے کہ آپ ﷺ ہر ضعیف اور محتاج کے لئے سب سے بڑی رحمت تھے۔

یتیموں، مسافروں، ضعیفوں، بے کسوں اور مجبوروں کے لئے واقعی حقیقی رحمت اور نعمت تھے۔

مارکس ڈاڈ۔آپ ﷺ کی سخاوت کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ کا اخلاق وہی تھا جو ایک شریف عرب کا ہو سکتا ہے آپ ﷺ امیر و غریب کی یکساں عزت کرتے تھے اور اپنے گرد وپیش لوگوں کی خدمت کا بہت خیال رکھتے تھے۔

پروفیسر فری مین رسول اللہ ﷺ کے استقلال کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ حقیقی اور سچے ارادوں کے بغیر یقینا کوئی اور چیز محمد ﷺ کو ایسے لگاتار استقلال کے ساتھ جس کا آپ ﷺ سے ظہور ہوا آگے نہیں بڑھ سکتی۔ایسا استقلال جس میں پہلی وحی کے نزول کے وقت سے لے کر آخر دم تک نہ کبھی آپ ﷺ مذبذب ہوئے اور نہ کبھی ڈگمگائے۔

مسز اینی بسنٹ۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی زندگی زمانہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ سکتی ہے اور تاریخ روزگار شاہد ہے کہ وہ لوگ جو حضور ﷺ پر حملہ کرنے کے خوگر ہیں، جہل مرکب میں مبتلا ہیں حضور ﷺ کی زندگی سادگی، شجاعت اور شرافت کی تصویر تھی۔

ڈاکٹر امبالال ایل۔ایم۔ایس۔آپ ﷺ (رسول اکرم) وودان تھے اعلیٰ درجہ کے سنیاسی

تھے، آپ ﷺ زبردست جج تھے ان کا جیون سادہ تھا۔

سردار جوند سنگھ ۔دنیا میں آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ زندگی بے مثال تھی۔

سر فلیکڈ ۔ محمد ﷺ کی عقل ان عظیم ترین عقلوں سے تھی جن کا وجود دنیا میں عنقا کا حکم رکھتا ہے وہ معاملہ کی تہہ تک پہلی ہی نظر میں پہنچ جایا کرتے تھے اپنے خاص معاملات میں نہایت ہی ایثار اور انصاف سے کام لیتے ۔دوست ودشمن، امیر وغریب قوی وضعیف ہر ایک کے ساتھ عدل ومساوات کا سلوک کرتے ۔،

بانی انقلاب فرانس ۔حضرت محمد ﷺ ایک صحیح دماغ رکھنے والے انسان اور بلند رتبے والے سیاسی مدبر تھے انھوں نے جو سیاسی نظام قائم کیا وہ نہایت شاندار تھا۔

آروی سی بوڈلے۔وہ زمانہ جس میں حضرت محمد ﷺ نے اسلام کی تبلیغ کی، یوں لگتا ہے جیسے ہر شخص دیوانہ ہو اور دیوانوں کی اس دنیا میں صرف ایک ہی حکیم فرزانہ ہو۔

شروھے پرکاش دیوجی۔ہم محمد ﷺ صاحب کی ان بے بہا خدمات کو جو وہ نسل انسانی کی بہبود کے لئے بجا لائے، بھلا کر احسان فراموش نہیں کر سکتے۔

ویری۔آپ ﷺ نے یتامی کی بد حالت کو درست کرنے کی طرف توجہ کی اور ان کی بہتری کا جو فکر رکھا وہ قابل تعریف ہے یتیموں کو ستانے والوں کی نسبت آپ ﷺ کا سخت ملامت سے کام لینا ظاہر کرتا ہے کہ آپ ﷺ اس برائی کی اصلاح کی سخت تڑپ رکھتے تھے۔

ایڈ منڈبرک۔ حضرت محمد ﷺ کا لایا ہوا قانون صاحب تاج بادشاہوں کے لئے اتنا ضروری ہے جتنا غریب سے غریب بے سہارا انسانوں کے لئے اس کی ضرورت واہمیت ہے۔ان قوانین کے بہت سنجیدہ انداز، مفکرانہ ذہن، عالمانہ رنگ اور عملی سہولتوں کی خوبیوں کے ساتھ

ساری دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

میجر آرتھر کلائن لیونارڈ۔ اگر کسی شخص نے کبھی خدا کو پایا ہے اور اس نے ایک اچھے نیک اور عظیم مقصد کے لئے خدا کی اطاعت میں اپنی زندگی کو نثار کیا ہے تو یقین جانیئے، کہ وہ شخص صرف حضرت محمد ﷺ ہی ہو سکتے ہیں۔

آر بیل۔ حضرت محمد ﷺ نے پوری زندگی کبھی یہ دعویٰ نہ کیا کہ وہ معجزہ کر دکھانے کی طاقت رکھتے ہیں آپ ﷺ ہمیشہ یہ فرماتے تھے کہ تمام علامتیں اور نشانات اللہ کے ہیں اور خدا کے کلام کا ان پر نزول بڑا معجزہ ہے۔

مائیکل ہارٹ۔ دنیا میں جتنے بھی لوگوں نے انقلابی کارنامے انجام دیئے وہ کارنامے ان کے بغیر بھی رونما ہو سکتے تھے مگر جو حضرت محمد ﷺ نہ ہوتے تو اتنا عظیم کارنامہ کبھی انجام نہیں پا سکتا تھا۔

جان ولیم ڈریپر۔ مفکر جان ولیم ڈریپر بیان کرتے ہیں کہ 569 جسٹینن کی وفات ہوئی اس کے چار سال بعد عرب کے شہر مکہ میں ایک ایسا انسان محمد ﷺ پیدا ہوا جس نے سب لوگوں سے بڑھ کر نسل انسانی پر عظیم ترین اثر ڈالا۔

جوزف نون۔ حضرت محمد ﷺ کا مذہب روس کا مطلق العنانیت اور ریاست ہائے متحدہ کی جمہوریت دونوں کے لئے یکساں موزوں ہے۔ یہ مذہب عالمگیر سلطنت کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔

ڈاکٹر جے کارام برہما۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے اخلاق عالیہ کی تلقین ہی نہیں کی بلکہ ان اصولوں پر عمل بھی فرمایا ان کی زندگی ایثار و قربانی کی زندگی تھی۔

ولیم ڈاو۔آپ ﷺ کا وہ کمال تھا جو آپ ﷺ نے فتح مکہ کے بعد منافقوں کے حق میں ظاہر کیا، جو اخلاق انسانی کا حیرت انگیز نمونہ ہے۔

مرکس ڈاڈ۔حضرت محمد ﷺ کا اخلاق ہی تھا جو ایک شریف عرب کا ہو سکتا ہے آپ ﷺ امیر و غریب کی یکساں عزت کرتے تھے اور اپنے گردو پیش کے لوگوں کی خدمت کا بڑا خیال رکھتے تھے۔

برآن آرکس۔ہم نہیں جانتے کہ محمد ﷺ اپنی زندگی میں کبھی کسی رذیل حرکت کے مرتکب ہوئے البتہ نہایت اعلیٰ صفات کے مالک تھے۔

کونٹ ٹالسٹائی۔حضرت محمد ﷺ متواضع اور خلیق اور روشن فکر اور صاحب بصیرت تھے لوگوں سے عمدہ معاملہ رکھتے تھے آپ ﷺ مدت العمر پاکیزہ خصائل رہے۔

نرہمبا راؤ۔دنیا کے کل پیغمبروں میں حضرت محمد ﷺ کو اپنے مشن میں لاجواب کامیابی ہوئی جو کسی دوسرے پیغمبر کو نہیں ہوئی اور پیغمبر خدا اخلاق کا مظہر واوصاف حمیدہ کا نمونہ تھے۔

آرونگ۔نبی آخر الزماں محمد ﷺ بلند ترین اخلاق کے حامل، مفکر، بے مثل اور بہت ہی صاحب الرائے تھے۔آپ ﷺ کی گفتگو معجزانہ ہوا کرتی تھی۔آپ ﷺ بہت بڑے بزرگ اور مقدس ترین نبی تھے۔

ٹی۔ایل وسوانی۔محمد ﷺ کی زندگی رحم وعنایات واچھائی سے پر ہے۔

ڈاکٹر جی ویل۔آپ ﷺ کی خوش اخلاقی، فیاضی، رحم دلی محدود نہ تھی۔

ریورینڈ آر میکوئیل۔اگر آپ ﷺ کی تعلیم پر انصاف وایمان داری سے تنقیدی نظر ڈالی

جائے تو یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ وہ رسل اور مامور من اللہ تھے۔

مسٹر اسکاٹ۔ اللہ اکبر ! اگر محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول برحق نہ تھے تو اب تک کوئی رسول دنیا میں کیوں نہیں آیا؟

جارج سیل۔ میں نے اپنی تحقیقات میں کوئی ایسا ثبوت نہیں پایا جس سے حضرت محمد ﷺ صاحب کے دعویٰ رسالت میں شبہ ہو سکے یا آپ ﷺ کی ذات مقدس پر (نعوذ باللہ) مکر و فریب کا الزام لگایا جا سکے۔

مسز اینی بسنٹ۔ جو شخص محمد ﷺ مکہ میں پیدا ہوا جس کا نے تذکرہ کیا جس کو ایسے لوگوں سے پالا پڑا ہو جس کے ناگفتہ بہ حالات کا نقشہ کھینچا ہے اور جس نے ان مہذب ترین اور متقی بنا دیا ہو، ہو نہیں سکتا کہ وہ خدا کا رسول نہ ہو۔

ماونٹ ٹالسٹائی۔ حضرت محمد ﷺ کا طرز عمل ،اخلاق انسانی کا حیرت انگیز کارنامہ ہے ہم یقین کرنے پر مجبور ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کی تبلیغ و ہدایت خاص سچائی پر مبنی تھی۔

گاندھی جی۔ جبکہ مغرب قصر جہالت میں پڑا تھا تو مشرق کے آسمان سے ایک درخشاں ستارہ طلوع ہوا اوت تمام مضطرب دنیا کو راحت اور روشنی بخشی۔

جے ایچ لیکی۔ محمد ﷺ ایک نبی تھے جو دنائے جہاں کو دعوت حق دینے کے لئے مبعوث ہوئے اور نبی بھی ایسے کہ ہستی ہستی باری تعالیٰ کی پر نور واحدانیت کی ایک بشارت تھے۔

سوامی برج زائن سنیاسی۔ پیغمبر اسلام نے ایک جنگ بھی جارحانہ نہیں کی بلکہ ایک موقعہ پر مدافعانہ لڑائی لڑنے پر آپ ﷺ کو مجبور کیا گیا۔

ایس ایچ لیڈر۔ جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گی تو محض رقت قلب کی وجہ سے جو آپ ﷺ کو خاص

طور پر عطاء کے گئی تھی کئی عورتوں کو محض ان کی حالت پر رحم کرنے کے لئے اپنے ازواج میں داخل کرنا پڑا۔

بارسور تھ اسمتھ۔ محمڈن اینڈ محمڈن ازم نامی اپنے لیکچرز میں کہتا ہے کہ دوسرے مقاصد کے علاوہ محمد ﷺ کی اکثریت شادیوں کے مقاصد بے سہارا افراد پر ترس کھانا تھا تقریبا سب ہی بیوائیں تھیں۔

نپولین بوما پارٹ۔ نپولین بونا پارٹ محسن انسانیت آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہے کہ محمد ﷺ کی ذات ایک مرکز ثقل تھی جس کی طرف سب کھنچے چلے آتے تھے آپ ﷺ کی تعلیمات نے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا اور ایک گروہ پیدا ہوگیا جس نے چند ہی سالوں میں دنیا کو جھوٹے خداؤں سے چھڑا لیا۔انہوں نے بت سرنگوں کر دیئے۔ موسیٰ و عیسیٰؑ کے پیروکاروں نے پندرہ سو سال میں کفر کی نشانیاں اتنی منہدم نہ کیں جتنی ان متعصبین اسلام نے صرف پندرہ سال میں کر دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ محمد ﷺ کی ہستی بہت ہی بڑی ہے۔

ڈاکٹر مسز اینی بیسنٹ۔

ڈاکٹر مسز اینی بیسنٹ نے 1912 میں ایک تصوف کانفرنس میں حضور ﷺ کی حیات طیبہ پر اپنے تاثرات کا اظہار یوں کیا کہ جہاں تک اسلام کے بانی کا تعلق ہے آپ ﷺ کی زندگی تاریخ میں علم الاصنام کا عنصر نہیں پایا جاتا جس نے دوسرے بڑے مذہبی پیشواؤں کی زندگیوں پر پردہ ڈال رکھا ہے آپ ﷺ کی زندگی ایک ایسے زمانے میں بسر ہوئی جسے تاریخی زمانہ کہتے ہیں۔۔۔۔آپ کی زندگی اپنے خدوخال کے اعتبار سے کس قدر سادہ کس قدر

بہادرانہ تھی تاریخ آدمیوں کی عظیم الشان زندگیوں میں سے ایک۔آپ ﷺ تاریخ کے ایسے کٹھن دور میں پیدا ہوئے تھے جو سخت اور مشکل حالات سے گھرا ہوا تھا۔آپ ﷺ ایک ایسی قوم میں پیدا ہوئے جو سرتاپاؤں اوہام پرستی میں ڈوبی ہوئی تھی ہمیں آپ ﷺ کی زندگی اس قدر شریفانہ اور اس قدر سچی نظر آتی ہے کہ ہم فورا معلوم کر لیتے ہیں کہ کیوں آپ ﷺ کو اپنے گردوپیش کے لوگوں تک اپنے خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔مکہ کے تمام مرد، عورتیں اور بچے آپ ﷺ کو الاصادق اور الامین کے نام سے پکارتے تھے یعنی صادق، امانتدار، مجھے اس سے زیادہ پائے کا اور زیادہ شریفانہ اور کوئی نہ لقب نہیں ملتا جس سے وہ شخص (محمد ﷺ) کو پکارا جائے۔

پنڈت گوپال کرشن

پنڈت گوپال ایڈیٹر بھارت سماجار بمبئی مہاپرش کے عنوان سے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ یوں بیان کرتے ہیں۔

رشی محمد ﷺ صاحب کی زندگی پر جب ہم وچار کرتے ہیں تو یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ ایشور نے ان کو سنسار سدھارنے کے لئے بھیجا تھا ان کے اندر وہ سکتی موجود تھی جو ایک گریٹ ریفامر اور ایک مہاپرش (ہستی اعظم) میں ہونی چاہیے وہ عرب کے فاتح اعظم تھے مگر مفتوح اقوام کے لئے پیغام رحم وکرم تھے آپ ﷺ کی تعلیم میں ایک چمکتا ہوا ستارہ یہ بھی ہے کہ وہ امیر و غریب کو ایک ہی سطح پر زندگی بسر کرنے کا ڈھب سکھلاتے تھے آپ ﷺ کا قول تھا کہ غریب کے پہلو میں بھی دل ہے جو اچھے سلوک سے خوش اور برے سلوک سے ناخوش ہوتا ہے۔

لین پول

مشہور یورپین لین پول رقم طراز ہیں کہ محمد ﷺ نہایت بااخلاق اور رحم دل بزرگ تھے ان ﷺ کی بے ویا خدا پرستی، عظیم فیاضی مستحق تعریف ہے غلاموں کی دعوت قبول کر لیتے غریبوں سے زیادہ محبت کرتے اور اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے سرانجام دیتے تھے۔ بے شک آپ ﷺ مقدس پیغمبر تھے۔

مسٹر ٹامس کارلائل

انگلستان کا مشہور اہل قلم مسٹر ٹامس کارلائل لکھتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا لقب نہایت صاف و شفاف اور ان کے خیالات ہوا وہوس سے بے لوث تھے وہ نہایت سر گرم ریفارمر اور باخدا بزرگ تھے آج محمد ﷺ کی صداقت کامیاب نظر آتی ہے۔

مسٹر گبن

ہر انصاف پسند شخص یہ یقین کرنے پر مجبور ہے کہ محمد ﷺ کی تبلیغ ع ہدایت خالص سچائی اور خیر خواہی پر مبنی تھی۔

کاونٹ ٹالسٹائی

حضرت محمد ﷺ دنیا میں عظیم مصلح بن کر آئے تھے اور آپ ﷺ میں ایسی برگزیدہ قوت پائی جاتی تھی جو کہ قوت بشر سے بہت زیادہ ارفع واعلیٰ تھی۔

جارج برنارڈ شا

ازمنہ وسطی میں عیسائی راہبوں نے اپنی جہالت اور تعصب کی وجہ سے مذہب اسلام کی بڑی بھیانک تصویر پیش کی ہے بات یہیں ختم نہیں ہوجاتی انہوں نے حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے

مذہب کے خلاف با ضابطہ تحریک چلائی ۔ میں نے ان باتوں کا بغور مطالعہ اور مشاہدہ کیا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ محمد ﷺ ایک عظیم ہستی تھے اور صحیح معنوں میں انسانیت کے نجات دہندہ تھے ۔

رانا بھگوان داس

بلاشک وشبہ حضرت محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں اگر پوچھا جائے کہ افریقہ کو مسیحی مذہب نے زیادہ فائدہ دیا یا اسلام نے ؟ تو جواب میں اسلام ہی کہنا پڑے گا اگر محمد ﷺ کو قریش ہجرت سے پہلے خدانخواستہ شہید کر ڈالتے تو مشرق ومغرب دونوں ناقص وناکارہ رہ جاتے ۔ اگر آپ ﷺ نہ آتے تو دنیا کا ظلم بڑھتے بڑھتے اس کو تباہ کر دیتا ۔ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو یورپ کے تاریک زمانے دوچند بلکہ سہ چند تاریک تر ہو جاتے ۔ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو انسان ریگستانوں میں پڑے بھٹکتے پھرتے ۔ جب میں آپ وکے جملہ صفات اور تمام کارناموں پہ بحیثیت مجموعی نظر ڈالتا ہوں کہ آپ ﷺ کیا تھے ؟ اور کیا ہوگے اور آپ ﷺ کے تابع دار غلاموں نے جن میں آپ ﷺ نے زندگی کی روح پھونک دی تھی کیا کیا کارنامے دکھائے تو آپ ﷺ مجھے سب سے بڑے ،بزرگ تر ،سب سے برتر اور اپنی نظر آپ دکھائی دیتے ہیں۔

پروفیسر طامس

انگلستان کیمبرج یونیورسٹی کا معلم طامس لکھتا ہے کہ محمد ﷺ زندگی کا جگمگاتا ہوا نور تھا جسے قدرت نے دنیا کی روشنی کے لئے فروزاں کیا تھا چنانچہ موجودات کا عظیم راز اس ماہتاب کی آنکھوں کے سامنے چمک اٹھا۔

کارلائل

کارلائل کی تحقیقی نگارش ملاحظہ ہو۔ جب آفتاب ہدایت محمد ﷺ کو بنایا گیا تو آسمان وزمین کا کوئی کوکب ایسا نہ تھا جو اس سے روشنی حاصل نہ کرتا ہو۔

آرتھر

محمد صاحب گہرے سے گہرے معنوں میں ہر زمانہ کے لئے ہر حیثیت سے سچے تھے اور سچے سے زیادہ صادقت رکھنے والی روحوں میں سے تھے وہ صرف عظیم اور برتر آدمی ہی نہ تھے بلکہ بنی نوع انسان کے رہنما میں سے ایک تھے۔

ایڈورڈ گبن

اپنی دنیاوی طاقت کے عروج پر بھی محمد ﷺ نے شاہانہ تزک واحتشام کو روانہ رکھا۔ خدا کا عظیم پیغمبر بھیڑوں کا دودھ دوہتا، کمبل اور جوتوں کی خود مرمت کرتا تھا، محمد ﷺ صاحب بلا تصنع وتکلف ایک سادہ زندگی گزارنے اور معمولی غزا کھانے کے عادی تھے ہفتوں ان کے ہاں چولہا گرم نہ ہوتا تھا۔

پروفیسر سیڈیو

فرانسیسی مورخ پروفیسر سیڈیو اپنی کتاب میں آنحضرت ﷺ کے اخلاق وعبادات کے متعلق لکھتا ہے کہ آپ ﷺ خندرو، ملنسار اور اکثر خاموش رہتے تھے آپ ﷺ بکثرت ذکر الٰہی کرنے والے اور بیہودہ گوئی سے اجتناب کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نہایت منصف مزاج اور مسکینوں کے لئے رحمت تھے۔

مارمائیوک پکھتال

قرآن کریم کے انگریزی مترجم اور مفسر مارمائیوک پکھتال حضور ﷺ کی عظمت کے گن کچھ اس طرح گاتا ہے کہ عرب پر حکمران ہوجانے کے بعد بھی اپنے پیروکاروں سے برادرانہ انداز میں ملتے رہے ،آپ ﷺ کو نقیبوں اور پہرہ داروں کی ضرورت نہ تھیاپ اے لوگوں میں سادگی اور آزادی کے ساتھ رہتے گھومتے پھرتے۔

ڈاکٹر گستاف وائل

جرمن کے مورخ ڈاکٹر گستاف وائل کہتے ہیں کہ محمد ﷺ اپنی قوم میں روشن مثال تھے آپ ﷺ کا کردار پاک اور بے داغ تھا۔ لباس اور غذا میں انوکھی سادگی تھی مزاج میں اس قدر ظرافت اور بے تکلفی تھی کہ اپنے ساتھیوں سے کوئی خاص تعظیم، وتکریم قبول نہیں فرماتے تھے اور اپنے غلام سے کوئی خدمت نہ لیتے تھے آپ ﷺ بازاروں سودا خریدتے اور گھر میں کپڑوں پر پیوند بھی لگاتے تھے۔

واشنگٹن

آپ ﷺ نے انتہائی قوت اور اقتدار کے دور میں بھی ایسی وضع قطع اپنائی جو پریشانی اور بے طاقتی کے زمانے میں تھی آپ و کی ذات شاہانہ قلندر اور سیدانہ حشمت سے کوسوں دور تھی۔ وہ ایک عظیم انسان اور بے مثال رہبر تھے۔

جان ویول

جس کی بشارت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو دی تھی اور وہ فارقلیط جس کی اطلاع عیسیٰؑ نے یوحنا میں دی اس سے مراد (حضرت) محمد ﷺ صاحب ہیں۔

جی ایم راویل

دلیلوں سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد ﷺ نے دنیا کو جہالت اور بت پرستی کی ذلت سے نجات دلائی اس کا ہر کام نیک نیتی پر مبنی تھا۔

سڈلیو فرانسیسی اور ڈاکٹر ہیلی

ہمارے علم و ہنر، فضل و کمال کا سر چشمہ عرب تھا اور ہمیں جو کچھ ملا محمد ﷺ کے غلاموں سے ملا۔

مسٹر چیچرس

حضرت) محمد ﷺ نے دنیا کو آغوش ضلالت سے نکال کر آغوش کامرانی میں جگہ) دی۔

ہربرٹ وائل

حضرت) محمد ﷺ نے گمراہیوں کو سچا راستہ بتایا اور لوگوں لے اخلاق و اعمال کی) اصلاح کی ۔

ڈبلیو آئرونگ

آخری پیغمبر ﷺ (حضرت) محمد ﷺ سادہ مزاج اور بے مثل خلق کے مالک تھے ۔

ڈاکٹر لیبان فرانسیسی

محمد ﷺ منکسر المزاج، دوراندیش اور بے مثل مصلح تھے ۔

شری پت مہاشتہ سنوہر سہائے ہندو

اگر تعصب سے ہاتھ ہٹا لیا جائے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ محمد ﷺ کے حالات کا علم ہو جانے کے بعد کوئی شخص اس کی سچائی کا اقرار نہ کرے میں آپ ﷺ کو دنیا کا سب سے بڑا ریفارمر سمجھتا ہوں۔

لونارڈ

اس روئے زمین پر اگر کسی ہستی نے خدا پہچانا ہے تو بلا شبہ وہ ہستی محمد ﷺ عربی کی ہے۔

دائرۃ المعارف برطانیہ

حضرت) محمد ﷺ نے دنیا میں وہ فلاح و کامیابی حاصل کی جو آج تک کسی مصلح و مربی) اور رہبر کو نصیب نہ ہوئی۔

بوزرٹ اسمتھ

اس میں ذرا شک نہیں کہ (حضرت) محمد ﷺ علی الاطلاق مصلح اعظم ہیں۔

گاومری ہیگنس

گاومری ہیگنس ایالوجی فار محمد ﷺ میں کہتا ہے کہ عیسائی پادری اس کو یاد رکھیں تو اچھا ہو کہ جس طرح (حضرت) محمد ﷺ ایک عظیم ذات تھی اسی طرح ان کے پیروکار بھی اعلیٰ وارفع افراد تھے۔ (حضرت) محمد ﷺ کے پیغام نے ان میں ایسا نشہ پیدا کر دیا تھا جس کو عیسیٰؑ سولی پر لٹکائے گے تو اس کے پیرو بھاگ گئے ان کا نشہ دینی جاتا رہا اور اپنے مقتدا کو موت کے نیچے میں گرفتار چھوڑ کر چل دیئے (اس کے) برعکس (حضرت) محمد ﷺ کے پیروں نے آپ ﷺ کی زندگی پر موت کو ترجیح دی۔ (ترجمہ اردو مطبوعہ (ص ۸۷۳، ۶۲ء، ا بریلی

کیرن آرمسٹرانگ

میں نے اپنی کتاب کا نام " محمد ﷺ ہمارے دور کا نبی " اس لئے رکھا تاکہ لوگوں کو

بتلا سکوں کہ آپ ﷺ کی تعلیم کو قدیم قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ آپ ﷺ کی تعلیمات آج کے دور کے تقاضوں کے عین مطابق ہیں اور جدید ترین ہیں۔ رشدی کی کتاب پیغمبر اسلام پر بہتان ہے اس لئے میں نے اس کے جواب میں یہ کتاب لکھی۔

(رودن ولیمز (سربراہ چرچ آف انگلینڈ

پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ سے زیادہ دنیا کے امن وانصاف کے لئے کسی کوشش نہیں کی اور خواتین سے اچھے برتاو کا پہلی بار آپ ہی نے درس دیا اور اس حوالے سے انسانیت کے قوانین دیئے۔

پروفیسر ایچ جی ویلز

پیغمبر اسلام کی صداقت کا یہی بڑا ثبوت ہے کہ جو آپ ﷺ کو سب سے زیادہ جانتے تھے آپ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لائے۔ حضرت محمد ﷺ ہر گز جھوٹے نبی نہ تھے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسلام میں ایسی سوسائٹی کی بنیاد رکھی گئی ظلم اور سفاکی کا خاتمہ کیا گیا۔

مزید کہتا ہے کہ پیغمبر اسلام بڑی ہی دل آویز شخصیت کے مالک تھے آپ ﷺ کے تبسم میں ایک ایسی حلاوت اور لطافت تھی جو دل موہ لیتی تھی آپ ﷺ تمام عربوں سے زیادہ، خوش شکل اور خوبصورت تھے۔ آپ ﷺ معاملات میں ہمیشہ سچے اور انصاف پسند تھے۔ (واشنگٹن اردنگ)

مسٹر امبڑور منگھم

آپ ﷺ فطرۃ امی اور سچے تھے آپ ﷺ کو حق کے علاوہ کچھ پسند نہ تھا وہ نہ توحریص تھے

نہ منکر، نہ متعصب اور نہ ہوائے نفسی کے ہیرو، بلکہ نہایت بردبار، نرم دل اور بہت ہی بڑے کریکٹر کے مالک تھے۔ عرب جو بد نظمی اور پراگندگی کے عادی تھے ان سب کو ایک دائرہ میں لاکر ایک سلسلہ میں منضبط کردیا یہ محمد ﷺ کا ہی معجزہ تھا۔

پروفیسر ماؤنٹ

حضرت) محمد ﷺ کے اخلاق نہایت کریمانہ اور شریفانہ تھے معاشرت بہت ہی اچھی) تھی۔ گفتگو شیریں اور انتہائی نرم تھی۔ آپ ﷺ صحیح الرائے اور بہت ہی سچے تھے محمد ﷺ کی دینی فطرت وجلت ہر محقق اور پاکیزہ مقاصد والے کے لئے جاذب توجہ ہے اس لئے کہ اس کے اندر خلوص وسچائی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ ﷺ کا انسانیت کے محسنین میں شمار کیا جائے۔

مسٹر جان

محمد ﷺ انسانیت کے سب سے بڑے خیر خواہ ومحسن تھے محمد ﷺ کی بعثت پر شک کرنا گویا اس قدرت الٰہی میں شک کرنا ہے جو کہ تمام کائنات عالم پر شک کرنا ہے۔

(مسٹر لائل ٹامس (امریکی

کولمبس نے جب نئی زمین دریافت کی اس سے ایک ہزار سال قبل مکہ میں ایک پیدا ہوا جس کو اللہ تعالیٰ نے تاریخ عالم میں انقلاب برپا کرنے کے لئے چن لیا تھا محمد ﷺ اول شخص ہیں جنہوں نے جزیرۂ عرب کے تمام قبائل کو ایک کردیا آپ ﷺ ایسے مناسب وقت میں تشریف لائے جبکہ عرب کو اجنبیوں کے ہاتھوں سے خلاصی کی سخت ضرورت تھی آپ ﷺ اپنی محنتوں وکوششوں میں بشارتوں وخوشخبریوں کی وجہ سے کامیاب ہوئے۔

مسٹر ایسٹن

اے شہر مکہ کے رہنے والے ! اور بزرگوں کی نسل سے ! اے آباؤ اجداد کے مجدد وشرف کو زندہ کرنے والے !اے سارے جہاں کو غلامی کی ذلت سے نجات دلانے والے ! دنیا آپ ﷺ پر فخر کر رہی ہے اور خدا کا شکر ادا کر رہی ہے ۔اے ابراہیم خلیل اللہؑ کی نسل سے ! اے وہ کہ جس نے عالم کیلئے اسلام کی نعمت بخشی ! تمام لوگوں کے قلوب کو متحد کیا اور خلوص کو اپنا شعار بنایا۔اے وہ کہ جس نے اپنے دین میں اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے کی تعلیم دی ہم آپ ﷺ کا بہت ہی شکریہ ادا کرتے ہیں اور بہت ہی مرہون منت ہیں۔

میوجان

انسان جس قدر زیادہ محمد ﷺ کی سیرت پاک سے مطلع ہوگا وہ آپ ﷺ کے ساتھ گذشتہ اور موجودہ انسانوں کی عقیدت مندی کے اسباب کو بھی پورے طور پر محسوس کرے گا۔لوگوں کے ساتھ وجہ الفت ومحبت جان جائے گا اور آپ ﷺ کی عظمت اور قدرو منزلت سے بھی واقف ہو جائے گا۔

اردینگ

نبی آخر الزماں محمد ﷺ بلندترین اخلاق کے حامل مفکر بے مثال اور بہت ہی صائب الرائے تھے آپ ﷺ کی گفتگو مرجزانہ ہوا کرتی تھی آپ ﷺ بہت بڑے بزرگ اور مقدس ترین نبی تھے۔

موسیو سیدیو

محمد رسول اللہ ﷺ یوں تو محض امی تھے مگر عقل ورائے میں یگانۂ روزگار تھے ہمیشہ خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے اور اکثر خاموش رہتے طبیعت کے حلیم، خلق کے نیک اکثر اللہ،

سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر کیا کرت ،لغویات کبھی زبان سے نہ نکالتے ،مساکین کو دوست رکھتے کبھی فقیر کو فقر کے سبب سے حقیر نہ جانتے۔ نہ کسی بادشاہ کی بادشاہی کے سبب سے خوف کرتے تھے۔

پر عفیسر مصرا

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ محمد ﷺ کو جتنی بھی جنگیں لڑنا پڑیں وہ دفاعی تھیں آپ ﷺ کے سامنے تین چیزیں تھیں دین سے دست برداری ، موت اور مدافعت ۔آپ ﷺ نے ایک عرب بہادر ، غیور اور حق کی طرح اول الذکر دو چیزوں کو ٹھکر دیا اور تیسری کو قبول کر لیا۔

پروفیسر گیان چند

اسلام اور بانیٔ اسلام کی نسبت جو میرے خیالات ہیں ان خیالات کا حامل اگر مسلمان کہلاتا ہے تو میں مسلمان ہوں اور مجھ کو اس پر فخر ہے رسول اللہ ﷺ نے جو بت شکنی پر زور دیا وہ بہت ضروری تھا کیونکہ بت پرستی ترقی کی راہ میں ایک سخت رکاوٹ تھی لیکن ان کا مقصد پتھر اور لکڑی کے بتوں کو توڑنے سے زیادہ معنوی پرستی کا خاتمہ کرنا تھا جو انسان کو معطل بنا دیتی ہے۔ بت پرستی کی بہت سی قسمیں ہیں مثلاً قبیلہ کا بت ، لیڈی کا بت ، وطنیت کا بت وغیرہ آپ ﷺ نے ان سب بتوں کو توڑ دیا۔

(مسٹر بی ایس کشالیہ (بی۔اے ،ڈی۔اے لندن

حضرت) محمد ﷺ کی سچائی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ کی زبان) میں اثر تھا کہ آپ ﷺ کے صرف ایک زبانی حکم سے عرب میں شراب نوشی تو کیا اور کتنے ہی افعال بد ایک قلیل مدت میں بالکل ہی نیست ونابود ہوگئے مجھے یہ کہنے میں کچھ باک نہیں کہ بے شک محمد ﷺ

ایک سچے پیغمبر تھے سچے پیغمبر ﷺ کے متعلق اس سے پہلے میرے دل میں جو بد گمانیاں تھیں میں روح محمد ﷺ سے ان کی معافی چاہتا ہوں اور بلا مبالغہ اور اعلی الاعلان کہتا ہوں کہ آج دنیا میں ایک شخص کی بھی یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ حضرت محمد ﷺ کے کریکٹر پر ایک سیاہ دھبہ لگا سکے۔

(راجہ رادھا پرشاد سنہا (بی۔اے ، ایل ایل بی

ہادیٔ عالم کا ہر قول و فعل استقامت اور اپنی راستی کے سانچے میں ڈھلا ہوا ہے اور آپ وکا کوئی قدم بھی اخلاق حسنہ کے جدہ مستقیم سے منحرف نہیں تھا۔ ہادیٔ برحق اور پیکر شرم حیاء کے جس واقعہ اور جس بات پر بھی نظر ڈالئے تو وہ حکمتوں کا مجموعہ نظر آتی ہے ابتدائے آفرینش سے آجتک کسی نے بھی آپ ﷺ کی طرح اخلاق و مروت تہذیب و شائستگی ، متانت و سنجیدگی، شرم وحیا، تحمل وبرداشت ، صبر و شکیب، ایفائے عہد، پابندیٔ وعدہ ، ہمدردی کا ایسا زبردست اور موثر ثبوت بہم نہیں پہنچایا۔ مذہبی تاثرات سے قطع نظر جب ہم غور کرتے ہیں تو وہ ہستی محامد و محاسن کا مجموعہ نظر آتی ہے۔

نیل آرم سٹرانگ

نیل آرم سٹرانگ چاند پر پہلا قدم رکھنے والا انسان ہے کسی مسلمان ملک میں جانے کا اس کے لئے پہلا موقع تھا وہاں پہلی رات صبح سویرے وہ بستر پر اچانک اٹھ کر بیٹھ گیا پھر وہ کھڑا ہوگیا کچھ دیر کھڑا رہنے کے بعد پریشانی کے عالم میں وہ کمرے سے نکل آیا ۔کمرے سے باہر اس کی بے چینی اور بڑھ گئی اس بے چینی کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ لان میں آگیا

جس جگہ وہ ٹھہرا ہوا تھا یہ ایک ہوٹل تھا۔ڈیوٹی پر موجود ہوٹل کے سٹاف نے اپنے اس قدر معزز مہمان کو پریشان دیکھا تو اس کے ارد گرد پروانہ وار جمع ہوگئے۔جناب ! آپ کیوں پریشان ہیں؟ ہم خدمت کے لئے حاضر ہیں ان میں سے ایک نے کہا۔ میں کہاں ہوں؟ اس نیاپنے آپ پر الٹا سوال کردیا۔آپ اس وقت مصر کے دار لحکومت قاہرہ میں ہیں۔جواب آیا۔ میں قاہرہ میں ہوں تو یہ آوازیں کہاں سے آرہی ہیں ؟ اس نے فورا سوال کیا جو اس کو پریشان کر رہا تھا۔ جناب یہ قاہرہ کی مسجدوں سے اذانوں کی آوازیں ہیں۔ سٹاف نے یک زبان ہو کر کہا یہ جواب پا کر وہ اتھا خاموشی کی کیفیت میں ڈوب گیا جب محسوس کیا کہ اس کی خاموشی پر سٹاف پریشان ہے تو وہ خاموشی کی کیفیت سے باہر نکلا۔ میں چاند پر گیا تھا تو وہاں بھی میں نے ایسی آوازیں سنی تھیں، یہاں انہیں دوبارہ سن کر میں بد حواس ہوگیا، مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ میں چاند پر ہوں یا زمین پر!۔

ویر پرکاش اپادھیا اور آٹھ ہندو پنڈتوں کا اظہار صداقت

کالکی اوتار کتاب کے مصنف الہ آباد یونیورسٹی میں اہم شعبے کا قلم سنبھالنے والے ہوئے معروف سنسکرت کے اسکالر اور بہت بڑے محقق پنڈت ویر پرکاش اپادھیا جو کہ ہندو برہمن ہیں اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ہندومت اور ہندوؤں کی جن اہم بڑی مذہبی کتابوں میں جس رہبر اور رہنماء کا ذکر کلکی اوتار کے نام سے کیا گیا ہے وہ درحقیقت عربستان کے باشندے جناب محمد کریم ﷺ کی ذات مبارکہ پر ہی صداق آتا ہے اس لئے ساری دنیا کے ہندوؤں کو چاہیے کہ وہ مزید کسی انتظار کی تکلیف نہ کریں بلکہ اس ہستی کلکی اوتار یعنی پیغمبر اسلام ﷺ پر ایمان لے آئیں اسی کتاب کے مصنف جناب ویر پرکاش اور ان

آٹھ پنڈتوں نے واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ ہندومت کے سمجھنے اور ماننے والے ابھی تک کلکی اوتار کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں ان کا یہ انتظار جو قیامت تک ختم ہونے والا نہیں ہے کیونکہ یہ جس اعلیٰ ہستی کا انتظار کر رہے ہیں اس مقدس ہستی کا ظہور اس دنیا میں ہو چکا ہے (یعنی وہ تشریف لا چکے ہیں) اور وہ اپنا کام مکمل کرکے اور اپنی مفوضہ ذمہ داری ادا کرکے چودہ سو سال پہلے اس دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں۔

لامارٹن

لامارٹن ایک نامور مغربی مصنف جانے جاتے ہیں اس کے خیالات میں سے چند سطور زینت قرطاس ہیں اس کا کہنا ہے کہ اگر مقصد کی عظمت ووسائل کی قلّت اور حیرت انگیز نتائج ،ان باتوں کو انسانی عقل و تفکر کا معیار بلند مانا جائے تو کون ہے جو تاریخ کی کسی قدیم یا جدید شخصیت کو محمد ﷺ کے مقابل لانے کی ہمت کرسکے۔لوگوں کی شہرت ہوئی کہ انہوں نے فوجیں بنا ڈالیں ، قوانین وضع کرائے اور سلطنتیں قائم کر ڈالیں لیکن غور طلب یہ ہے کہ انہوں نے حاصل کیا کیا ؟ صرف مادی قوتوں کی جمع پونجی وہ تو ان کی آنکھوں کے سامنے ہی لٹ لٹ گئی بس صرف ایک آدمی ایسا ہے جس نے یہی نہیں کہ فوجوں کو مرتب کیا ، قوانین وضع کئے اور مملکتیں اور سلطنتیں قائم کیں بلکہ اس کی نظر کیمیا اثر نے لاکھوں ایسے نفوس پیدا کردیئے جو اس وقت معلوم دنیا کی تہائی آبادی پر مشتمل تھے اور اس سے بھی بڑھ کر انہوں نے قربان گاہوں کو، خداوں کو،دین ومذہب کو،عقائد و نظریات کو بلکہ روحوں کو بدل ڈالا۔پھر صرف ایک کتاب کی بنیاد پر جس کا لکھا ہوا ہر لفظ قانون تھا۔ایک ایسی روحانی امت تشکیل کردی جس میں ہر زمانے وطن ، قومیت کا حامل،

فرد موجود تھا وہ ہمارے سامنے مسلم قومیت کی ایک نا قابل فراموش خصوصیت یہ چھوڑ گئے کہ صرف ایک دن ان دیکھے خدا سے محبت اور ہر باطل معبود سے نفرت۔

مجاعص

مجاعص ایک غیر مسلم مصنف ہیں ان کا کہنا ہے کہ دنیا کا سب سے بڑا انسان وہ ہے جس نے دس برس کے بہت قلیل زمانہ میں ایک نئے مذہب ،ایک نئے فلسفے ،ایک نئی شریعت اور ایک نئے معاشرے کی بنیاد رکھی جنگ کا قانون بنایا اور ایک نئی قوم پیدا کی اور ایک نئے انداز میں بہت سی سلطنتیں قائم کردیں وہ شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں میری مراد نبی آخرالزماں حضرت محمد ﷺ ہیں ۔ عرب اور اسلام کے پیغمبر ﷺ نے اپنی عظیم الشان تحریک کی ہر ضرورت کو کود ہی پورا کردیا اپنی قوم ،اپنے پیروکاروں کو ایسی سلطنتیں دیں جس کو اس نے قائم کیا ترقی اور دوام کے اسباب بھی خود مہیا کر یئے۔

نوالی

ایک خدا پر اعتقاد کا اعلان کیا کسی معجزے سے کم نہ تھا کہ محمد ﷺ کا وجود کامل جسم اور روح اس حقیقت اور سچائی کے ساتھ منور تھا کہ عرب قوم کو یہی ظلمتوں سے نکال کر روشنی میں لایا عرب کو اسی کے ذریعے پہلے پہل زندگی ملی، بھیڑ بکریوں کو چرانے والے لوگ جو ازل سے صحراؤں میں بھٹکتے ،بے روگ نوک گھومتے پھرتے تھے کہ ایک ہیرو دنیا پیغمبر ان کی طرف بھیجا گیا ایک پیغام کے ساتھ جس پر وہ ایمان لا سکتے تھے پھر سب نے دیکھا کہ جو کسی کے نزدیک قابل انکار نہ تھے ،دنیا بھر کے لئے قابل ذکر بن گئے۔

ڈے ون پورٹ

بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں ان کے خیالات کچھ اس طرح ہیں کہ یہ بات ان کی زندگی کے ہر واقعہ سے ثابت ہے کہ ان کی زندگی اغراض ومفاد پرستی سے کلیتہ خالی تھی مزید یہ کہ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ اپنی نگاہوں کے سامنے دین کے قیام واستحکام اور لامحدود اختیارات حاصل ہوجانے کے بعد بھی انہوں نے اپنی ذات اور انا کی تسکین کا کوئی سامان بہم نہیں پہنچایا۔ بلکہ آخر وقت تک اسی طرز وانداز کو برقرار رکھا جو اول دن سے ان کے رہن سہن سے نمایاں تھا۔ محمد ﷺ کا بلاشک وشبہ اپنے مشن کی سچائی پر یقین تھا وہ اس پر مطمئن تھے کہ اللہ فرستادہ ہونے کی حیثیت سے انہوں نے ملک کی تعمیر واصلاح کی ہے اپنے مشن (قیام خلافت) کی تعلیم و تبلیغ کرنے میں لالچ یا دھمکی کا اثر قبول نہیں کیا اور نہ ہی زخموں اور تکالیف کی شدتیں ان کی راہ میں رکاوٹ بن سکیں۔ وہ سچائی کی تبلیغ مسلسل کرتے رہے آخر کار وہ ہی کامیاب ہوئے۔

میرے آقا کریم ﷺ کی رحمتیں

اللہ رب العزت نے اپنی قدرت کے بلند ترین ، عظیم المرتبت شاہکار امام الانبیاءؐ، سید الانبیاءؐ کو اس کائنات ارضی پر بھیجنے کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے انبیاء کرامؑ کی روحوں کو اکٹھا کر استفسار فرمایا کہ میں تمہارا رب ہوں کہ نہیں تو اپنے خالق کی محبت سے سرشار جس روح نے سب سے پہلے ہاں کہا وہ روح میرے اور آپ کے کریم آقا ﷺ کی روح مقدس تھی اس کے بعد سب انبیاء کی روحوں نے تصدیق کی پھر دوسرا اجتماع اللہ رب العزت نے آمنہ کے دریتیم ﷺ کی تمام انبیاء پر سرداری قائم کرنے کے لئے کیا جس میں تمام انبیاء ورسلؑ کی روحوں سے میثاق لیا گیا جسے سب نے قبول کیا اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسلؑ درحقیقت محبوب رب کائنات رسول کریم ﷺ کے تعارف اور انکی رحمت و شفقت کا تذکرہ کرنے کے لئے بھیجے آدمؑ کو دیکھا جائے تو وہ حضور اکرم ﷺ کے وسیلہ مبارک سے اماں حوا سے ملاقات کرتے ہیں جب ہر نبی و رسولؑ کی نبوت و رسالت پر غور کیا جاتا ہے تو ہر صاحب فہم وفراست اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے تمام انبیاء و رسلؑ کو نبوت و رسالت ، حسن و جمال، بلند و بالا مرتبے ، عظمتیں عطا کی گئیں اگر میرے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ نے اس دنیا میں تشریف نہ لانا ہوتا تو کسی نبی و رسولؑ کا وجود نہ ہوتا یہ زمین و آسمان ، ارض و السموت

کی رنگینیاں نہ ہوتیں یہ خوبصورت دنیا کی چہل پہل، ہواؤں ، سمندروں ،پرندوں جانوروں ،درندوں ، پھول، پھل، لاتعداد نعمتوں کا لامتناہی سلسلہ ،جنت و دوزخ ، کئی ہزاروں جہانوں پر مشتمل یہ کائنات نہ ہوتی میرے نبی رحمت ﷺ کی ختم نبوت کے صدقے یہ سب کچھ قائم ہوا یعنی یہ کائنات کا وجود میرے آقا ﷺ کی رحمت کی اک ادنی سی جھلک ہے جب اللہ تعالی نے مناسب سمجھا کہ محبوب ﷺ کی دنیا میں آمد کا وقت آ گیا ہے تو زمین پر موجود نبی و رسول حضرت عیسیٰؑ کی موت کا انتظار کئے بغیر انہیں آسمانوں پر اٹھا لیا جب یتیموں کے ملجا و ماوا آقا ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تو دنیا محبت و رحمت سے نا آشنا، حوس پرستی ،خود غرضی، حیوانیت کی ایک بدترین شکل اختیار کر کے انبیاء و رسلؑ کی تعلیمات سے انحراف کر چکی تھی صنف نازک (عورت) کے مقدس مقام کو بالائے طاق رکھ کر اس کی آبروریزی میں مست تھی نا انصافی کا یہ عالم تھا کہ ماں جیسی عظیم ہستی کا تقدس بھی اپنی ہی اولاد کے ہاتھوں پامال ہو رہا تھا پھول جیسی بچیوں کو زندہ درگور کیا جا رہا تھا انسان تو انسان جانور بھی ہادی برحق ﷺ کے منتظر نظر آئے بالآخر 8 ربیع الاول (بمطابق مولانا احمد رضا خان بریلوی، فتاویٰ رضویہ 26/412 رسالہ نطق الہلال) ،9 ربیع الاول 1 عام الفیل یوم دوشنبہ کے وقت پیدائش مبارک ہوئی عیسوی تقویم کے مطابق 20/22 اپریل 571 کی تاریخ تھی الرحیق المختوم) نبی رحمت ﷺ کی آمد پر اس رات اللہ رب العزت نے جتنے بھی) نفوس پیدا کئے وہ سب کے سب لڑکے تھے اوران میں سے کسی کا نام بھی احمد ﷺ اور

محمد ﷺ نہیں رکھا گیا دیکھئے ایمان والو! نبی رحمت کی آمد پر رب کائنات نے لاتعداد لوگوں کے گھروں میں رحمت کر دی اس عظیم المرتبت انسان عظیم ﷺ کی رحمت کے چرچے حلیمہ سعدیہؓ سے بھی سنے جا سکتے ہیں اور آپ کے دادا، دادی، چچاؤں، اہل مکہ بھی اس کے گواہ ہیں کہ سب کافر اور دین ابراہیمی کے پیروکار میرے آقا کریم ﷺ کی رحمت سے مستفیض ہوتے نظر آتے ہیں بچپن کا زمانہ ہے بارش نہیں ہو رہی سب لوگ عبدالمطلب کے پاس آتے ہیں کہ اے معزز خاندان کے سربراہ مکہ کے سردار، نیک پاک باز، شفیق بادشاہ بارش نہیں ہو رہی قحط پڑ گیا ہے بارش کے لئے دعا کریں حضرت عبدالمطلب اہل مکہ کے ہمراہ ایک کھلے میدان میں چلے جاتے ہیں عبدالمطلب کے ساتھ حسن و جمال کا پیکر ایک بچہ بھی ہے حضرت عبدالمطلب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں رب تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ اے اللہ اس پیارے بچے کے واسطہ دیتا ہوں جو تجھے بہت محبوب ہے جو تیرا برگزیدہ بندہ ہے بارش عطا فرما تیری خلقت بڑی پریشان ہے مورخ لکھتا ہے کہ ابھی دعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ بارش شروع ہو گئی قارئین کرام! یہ بچہ کون تھا یہ عظیم ہستی نبی آخرالزمان حضرت محمد ﷺ تھے جن کی رحمت سے مکہ والوں کو باران رحمت نصیب ہوئی ایک نہیں کئی بار رحمت محبوب کائنات ﷺ کی رحمت سے مکہ والے مستفیض ہوئے (سبحان اللہ)۔ میرے مدنی کریم ﷺ نے ابھی اعلان نبوت نہیں کیا ہے کہ بے سہارا، مظلوموں کی مدد کے لئے رضاکارانہ، سپاہیانہ تنظیم میں شمولیت اختیار کر رہتے ہیں حج کے دنوں میں ایک مکہ کے بگڑے ہوئے سردار نے

اپنے باپ کے ساتھ آئی ہوئی خوبصورت لڑکی کو یرغمال بنا لیا اس غم کے مارے باپ کو کسی نے بتایا یہاں مکے میں (حضرت) محمد ﷺ نامی ایک نوجوان ہے جو آپ کی عزت آپ کی بیٹی کو اس ظالم سے لیکر واپس دلا سکتا ہے وہ بوڑھا باپ آقا کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے کہ میری بیٹی فلاں ظالم سردار کے قبضے میں ہے میرے آقا ﷺ اپنے رضاکاروں کو ساتھ لیکر چل پڑتے ہیں اس بد کردار رئیس کے محل کا گھیراؤ کرکے اس کو باہر بلا کر فرماتے ہیں اس ضعیف، بوڑھے کی عزت، بیٹی تو لیکر آیا ہے اس نے کہا ہاں۔۔۔۔ میرے آقا ﷺ نے فرمایا واپس کرو اس بگڑے سردار نے کہا کہاے محمد ﷺ آپ آئے ہو اب صبح واپس کر دوں گا میرے آقا ﷺ فرماتے ہیں ابھی واپس کرو ورنہ طاقت سے واپس لیکر رہیں گے اس رعب، جلال دار جملے سن کر بگڑے سردار پر کپکپی طاری ہو گئی اور اس مظلوم لڑکی کو اس سے لیکر بوڑھے باپ کے حوالے کر دیا جب مکہ میں بعثت کے پندرویں سال جنگ فجار میں حصہ لیا۔اس میں آپ ﷺ شریک ہوئے پچیس سال سے قبل تک آپ ﷺ بکریاں چراتے رہے، پچیس سال کی عمر ہوئی تو ایک معزز مالدار، تاجر خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ بنت خویلد کے سامان تجارت کی تجارت شروع کی پچیس ویں سال حضرت خدیجہؓ سے بنت خویلد سے شادی ہو گئی 35 سال کی عمر مبارک تھی جب حجرا سود کا تنازعہ چلا تو نبی اکرم ﷺ کی رحمت نے انہیں کشت و خون سے باز رکھا قمری اعتبار سے چالیس سال (بمطابق 10 اگست 610 عیسوی) کی عمر مبارک میں پہلی بار جبرائیل وحی لے کر تشریف لائے اخلاقی پستی کے شکار معاشرے میں

کو سادھارنے کے لئے کریم آ قاﷺ کو رب کائنات نے حکم دیا کہ اب اس معاشرے کے سدھار کے لئے اعلان نبوت فرمایئے اعلان نبوت ہوتا ہے، تین سال خفیہ دعوت کے بعد حکم ہوا کہ الاعلان دعوت حق، دعوت رحمت قیام خلافت کا کا پروگرام بگڑے ہوئے معاشرے میں پیش کیجئے سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں کو اسکی دعوت دی صرف حضرت علیؓ نے دعوت قبول کی اس دعوت میں تقریبا 45 آدمی دائرہ اسلام میں دا خل ہوئے پھر کوہ صفا پر پروگرام کا اعلان ہوتا ہے کہ اللہ کے نظام فطرت لا الہ الا اللہ کو قبول کر لو یہی نظام رحمت ہے نظام جہالت جو یہ تم نے اللہ کے احکامات کے مقابلے میں تشکیل دے رکھا ہے ے تائب ہو کر اللہ کی غلامی میں آ جاؤ جب نبی رحمت ﷺ نے اس دور کے نظام جہالت /خود ساختہ /دین/ مذہب/نظام جمہوریت کو چیلنج کیا تو سب سیخ پا ہو گئے مگر ان باغیوں کے ظلم کے ستائے ہوئے انصاف کے منتظر نبی اکرم ﷺ کی رحمت کے سائے کے متلاشیان نے دامن رسالت ﷺ کو پکڑ لیا پھر چشم فلک نے وہ نظارہ بھی دیکھا کہ دنیا کے تمام وسائل رکھنے والے اسوقت کے جابروں ظالموں جاگیرداروں نے ہر طرح سے غلامان مصطفیٰ کو ڈرایا دھمکایا، مال و دولت کا لالچ دیا، مگر یہ نظام رحمت، نظام رب العزت کو قبول کرنے والوں کے ضمیروں کا سودا نہ کر سکے ہر ظلم ان پر ہوا داعی برحق ﷺ کو بیٹیوں کی طلاقیں دیکر رنجیدہ کیا گیا لیکن مشن پھر بھی نہ چھوڑا صبر کا دامن تھامے رکھا اس رحمت کو مٹانے کے لئے قتل کرنے کا پروگرام بنایا گیا (نعوذ باللہ) مگر رب نے فرمایا تم جتنی مرضی تدبیریں کر لو اپنے

محبوب ﷺ کو میں نے بچانا ہے تم جو مرضی کر لو میرے محبوب کا تم کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے یہ کافر اللہ و رسول ﷺ کے دشمن مشن پیغمبر کو مٹانا چاہتے ہیں خدا پھیلانا چاہتا اس رحمت کو جس کا فیض قیامت تک حشر ،جنت میں اہل حق نے حاصل کرنا ہے دیکھو مکہ کے پہلوان میرے حضور ﷺ کے چچا امیر حمزہؓ، دامن رحمت پیغمبر میں آنے کا اعلان کرتے ہیں پھر حضرت عمرؓ بھی قتل رسول ﷺ (نعوذ باللہ) کے لئے آتا ہے دعا اور نظر نبوت کا شکار ہو جاتا ہے تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے مکہ کی سنگلاخ زمین میں محبت والفت کی آبپاری نام نہاد ٹھیکیداروں کو برداشت نہیں لیجئے بعثت کے ساتویں سال سب فیصلہ کر لیتے ہیں معاشرتی ، سیاسی ، سماجی، بائیکاٹ کا۔ تین سال تک شعب ابی طالب میں اصحاب محمد ﷺ اپنے آقا ﷺ کے ساتھ ہیں ان کے ہمراہ طرفداران پیغمبر بھی ہیں نبی رحمت کی ذات اور مشن سے اتنی محبت ہے کہ گھاس، پتے ، کھجور کی گٹھلیاں ، چمڑا بھگو کر بھوک پیاس کی شدت کم کر لیتے ہیں مگر دامن مصطفیٰ ﷺ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور نہ ہی نظام باطل کو قبول کرنے کو تیار ہیں 10 نبوی کو طرف دار پیغمبر حضرت ابوطالب کا انتقال ہو جاتا ہے اسی سال آپ ﷺ کی محبوب پیاری بیوی حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کا انتقال ہوا تو دل پیغمبر ﷺ رنجیدہ ہوا تو اسے عام الحزن (غم کا سال) قرار دیا بائیکاٹ ظالم ننگ آ کر ختم کر دیتے ہیں 10 نبوی ماہ شوال حضرت سودہؓ سے آپ ﷺ کی شادی ہوتی ہے رسول رحمت ﷺ بیرون مکہ طائف میں پیغام اللہ دینے جاتے ہیں لیکن وہاں جو سلوک ہوا وہ تاریخ اسلام کا

المناک باب ہے آقا کریم ﷺ کو اسقدر مارا پیٹا تشدد کیا گیا کہ فرشتے بھی رشک سے تڑپ گئے اور مدد کو آئے پیغام ربانی آیا کہ اگر آپ چاہیں تو ان کو دونوں پہاڑوں میں مثل کر رکھ دوں تو آقائے رحمت ﷺ نے فرمایا اے باری تعالی انہیں معاف کر دے یہ مجھے نہیں جانتے کہ میں تیرا پیغمبر اور رسول ہوں اگر یہ میری دعوت قبول نہیں کریں گے تو مجھے امید ہے کہ ان کی نسل میری دعوت ضرور قبول کریگی میرے کریم آقا ﷺ کے پروگرام کی دعوت مکہ سے باہر یثرب میں بھی پھیلنے لگی اسباب یوں پیدا ہوئے کہ حج (جولائی 260 میں یثرب (مدینہ منورہ) کے 6 آدمیوں جن کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا جانثاران پیغمبرؐ کی صف میں آ گئے اس سال 11 نبوت کو آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا 11 یا 13 ویں سال نبوت غم سے نڈھال محبوب ﷺ کو اللہ تعالی نے معراج کروائی جس کی سب سے پہلے تصدیق جناب حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے کی اگلے سال 7 مزید مدینہ کے لوگوں نے حج کو موقعہ پر اسلام قبول کیا اس طرح تعداد تیرہ ہو گئی یعنی نبی اکرم ﷺ کا رحمت پر مبنیپیر و گرام مدینے میں بھی جاری و ساری ہو گیا 13 ویں نبوت کو دوسری بیعت ہوئی جب مکہ والوں کو دعوت پیغمبر کی کار گزاری کا علم ہوا تو انہوں نے اس شمع رسالت ﷺ کو بجھانے کا پروگرام بنایا نبوی کو دارالندوہ میں ابو جہل بن ہشام کی سربراہی میں اجلاس ہوا جس میں خاتم 14 الانبیا ﷺ کیخلاف تادیبی آخری ، منظم کاروائی کرنے کا منصوبہ بنایا گیا مگر رب کائنات نے ان کے ظلم سے نجات دلانے اور نبی اکرم ﷺ ،اسلام اور صحابہ کرامؓ کو حکومت و عزت دینے اور

بعد میں ان ظالموں کو انہی مقدس نفوسوں کے ہاتھوں جہنم واصل یا راہ ہدایت پر لانے کا منظم ترین منصوبہ بنا لیا اللہ تعالیٰ نے تمام اہل ایمان کو ہجرت کا اس سے قبل ہی حکم دے دیا تھا 27 صفر 14 نبوی کو نبی ﷺ ، صدیقؓ ،اور علیؓ مکہ میں ہیں لوگوں کی امانتیں اللہ حضرت علی المرتضی کے سپرد کرتے ہیں جب کہ اپنی امانت حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سپرد کرتے ہیں ہجرت ہوتی ہے دشمن کی ہر چال ناکام ہو گئی اللہ کے محبوب ﷺ 12 ربیع الاول 14 نبوی کو دارالہجرت مدینہ منورہ میں تشریف لا چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے وہاں پر اپنا نظام رحمت نظام خلافت بھی قائم کر دیا خاتم الانبیاء امیر سربراہ مملکت ہیں 1 ہجری یعنی پہلے سال مسجد نبوی کی تعمیر، مسلمانوں میں بھائی چارہ، یہود سے معاہدہ کیا گیا نبی اکرم ﷺ کے نظام رحمت کا چرچا اب زد عام جاری ہے اب انسانوں جانوروں ، بے جانداروں کو علم ہے کہ اب ہمارے ساتھ کوئی بے انصافی نہیں کر سکتا اب ہمیں انصاف دینے والا ہادی برحق ﷺ پیغمبر رب العزت نے نظام رحمت ، نظام خلافت دیکر بھیج دیا ہے تو ایک جانور اونٹ حضور ﷺ سے شکایت کرتا ہے کہ آقا ﷺ میرا مالک مجھ پر بوجھ زیادہ ڈالتا ہے چارہ کم دیتا ہے انصاف فرمایئے مالک کو طلب کر کے آقا کریم ﷺ فرماتے ہیں اس اونٹ کی دوبارہ شکایت نہیں آنی چاہیے اس پر بوجھ مناسب اور اسے چارہ بہتر مناسب دو۔ دیکھئے ایک نوجوان آ جاتا ہے آقا ﷺ میرے باپ نے مجھ سب سے کچھ چھین لیا انصاف دلایئے باپ کو طلب کیا جاتا ہے آقا کریم ﷺ باپ سے پوچھتے ہیں ایسا کیوں کیا؟ باپ

عرض کرتا ہے یارسول اللہ ﷺ اس اپنے بیٹے کو میں نے تعلیم دلوائی اس کی ہر جائز ضرورت، اس کی شادی کروائی شادی کے بعد یہ بدل گیا یہ پھل، میوے لاتا مجھے دکھا دکھا کہ بیوی کے ہمراہ کھاتا میں نے برداشت کیا آج میں نے سلام کیا اس نے جواب نہ دیا تو میں انتہائی اقدام کرنے پر مجبور ہو گیا میرے آقا نے جب یہ الفاظ سنے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارکہ غصے سے سرخ ہو گیا حضور ﷺ نے اس نوجوان کا گریبان پکڑ کر فرمایا جو تو اور تیرا سب کچھ تیرے باپ کا ہے۔ ادھر دیکھئے ایک ہرن حضور ﷺ سے عرض کرتی ہے آقا شکاری نے پکڑ لیا ہے بچوں کو دودھ پلانا ہے اس شکاری سے اجازت لے کر دیں دودھ پلا کر واپس آ جاؤں گی حضور کریم ﷺ نے شکاری سے کہا میں محمد ﷺ اس کی ضمانت دیتا ہوں کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جائے گی اسے چھوڑ دو شکاری نے کہا یہ جانور کیسے واپس آئے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا آئے گا میں ضمانت دیتا ہوں شکاری ہرن کو چھوڑ دیتا ہے تھوڑی دیر کے بعد ہرن واپس آ کر نبی اکرم ﷺ کی قدم بوسی کرتی ہے شکاری حیران ہو گیا حضور ﷺ نے فرمایا حیران نہ ہو میں انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں سمیت ہر مخلوق کا نبی و رسول ہوں تو وہ یہودی شکاری شرمندہ ہو کر عرض کرنے لگا اے آقا ﷺ جنگل کے جانور تو آپ ﷺ کو نبی و رسول مانتے ہیں مگر ہم بد بخت نہیں۔ جلدی کریں مجھے کلمہ پڑھا کر اپنے دین میں شامل کر لیں یہ دیکھو! ایک کافر میرے حضور ﷺ سے کہتا ہے اے (حضرت) محمد ﷺ اگر یہ "گوہ" (جانور کا نام ہے) آپ ﷺ کی رسالت ﷺ کی گواہی دے تو میں کلمہ پڑھ لوں گا

حضور ﷺ نے گوہ سے کہا بتاؤ میں کون ہوں تو اس جانور نے آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی گواہی دی۔ آیئے جنگل کے درختوں کا عالم حضرت علیؓ سے سن لیتے ہیں کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں ایک دن حضور اکرم ﷺ اور میں جنگل میں جا رہے ہیں جنگل کے درختوں نے جب حضور ﷺ کو دیکھا تو جھک کر آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھنا شروع کر دیا یہ تو جانداروں کی حالت ہے بے جان پتھروں سے نبی ﷺ کی رحمت کے بارے میں پوچھتے ہیں اے پتھرو بتاؤ محمد ﷺ کون ہیں؟ یہ ابو جہل آ گیا مٹھی میں پتھر لئے ابو جہل کہتا ہے کہ اے حضرت محمد ﷺ اگر یہ بتاؤ دو کہ میری مٹھی میں کیا ہے؟ تو میں کلمہ پڑھ لوں گا حضور ﷺ نے پتھروں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا بتاؤ میں کون ہوں تو پتھروں نے نبی و رحمت کی گواہی دی کہ آپ ﷺ اللہ کے نبی و رسول ہیں اور آپ کا مشن پروگرام سچا اور لاریب ہے اس کھجور کی ٹہنی سے پوچھو نبی ﷺ کی رحمت کا کیا عالم ہے جو وصال پیغمبر ﷺ کے بعد اس قدر روئی کہ مسجد نبوی میں صحابہ کرامؓ نے اس کی بلند رونے کی آواز سنی اس وقت تک روتی رہی جب تک پیغمبر دوجہاں کے ساتھ والی جگہ میں دفن نہیں ہوئی اس گدھے سے پوچھو جو نبی ﷺ رحمت کو نہ پا کہ اس غم میں مر گیا۔

اے میرے نبی ﷺ کا کلمہ پڑھنے والو! میرے نبی ﷺ کی رحمت کا احاطہ آج تک کوئی نہیں کر سکا میرے نبی کریم ﷺ کی رحمت کی وسعتیں لا محدود ہیں یہاں تو چند جھلکیاں ہی پیش خدمت ہیں غم زدہ لوگوں کے غموں کا مداوا، حق کا بول بالا

کرنے اور اللہ و رسول ﷺ کے دشمنوں پر غلبہ دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آقا کریم ﷺ کو جہاد جیسی نعمت سے نوازا کہ جو انسانوں پر ظلم کرنے ،احکامات خداوندی کے نفاذ میں رکاوٹ مخالف ہے اسے جہاد کی طاقت سے سیدھا کرو یا موت کی نیند سلا دیا جائے یا وہ میرے نظام رحمت کو قبول کرئے تو نبی آخرالزمان ﷺ نے تقریبا 100 غزوات وسرایالڑ اورلڑواکراللہ کے باغیوں سے زمین کو پاک کیا غزوات ،سرایا اور اہم واقعات کی مختصر تفصیل پیش کی جارہی ہے 1 ہجری رمضان میں سریہ سیف البحر، شوال 1 ہجری میں سریہ رابع ،ذی قعدہ 1 ہجری سریہ خرار، صفر 2 ہجری غزوہ ابوایا ودان ، ربیع الاول 2 ہجری غزوہ بواط، غزوہ سفوان ربیع الاول 2 ہجری، غزوہ ذی العشیرہ جمادی الاولیٰ وجمادی الآخر 2 ہجری، سریہ نخلہ رجب 2 ہجری ،غزوہ بدر الکبریٰ 2 ہجری رمضان ، 2 ہجری کو رمضان کے روزے اور صدقہ فطر فرض ہوا، غزوہ بنی سلیم بمقام کدر ، غزوہ بنو قینقاع، غزوہ سویق، غزوہ ذی امر، 3 ہجری کو گستاخ رسول کعب بن اشرف کو قتل کیا گیا، غزوہ بحران ربیع الآخر 3 ہجری، سریہ زیدؓ بن حارثہ 3 ہجری جمادی الآخر ، غزوہ احد 7 شوال 3 ہجری،، غزوہ احمراء الاسد، عبداللہ بن انیسؓ کی مہم محرم 4 ہجری، غزوہ بنی نضیر، غزوہ نجد، غزوہ بدر دوئم، غزوہ دومتہ الجندل، غزوہ احزب (جنگ خندق) 5 ہجری، غزوہ بنو قریظہ، اسلام دشمن سلام بن ابی الحقیق کا قتل بھی 5 ہجری میں کیا گیا، سریہ محمد بن سلمہؓ ، غزوہ بنو لحیان، غزوہ بنی المصطلق یا غزوہ مریسیع 5 یا 6 ہجری، سریہ غمر ربیع الآخر 6 ہجری اس سال مزید سریے لڑے گئے جن

میں سریہ ذوالقصہ ، سریہ جموم، سریہ عصیں، سریہ طرف یا طرق ، سریہ وادی القریٰ، سریہ دیار بن کلب شعبان 6 ہجری، سریہ دیار بنی سعد شعبان 6 ہجری، سریہ وادی القری رمضان 6 ہجری، سریہ عرنین شوال 6 ہجری، صلح حدیبیہ ذی القعدہ 6 ہجری ہیں اس وقت کے بادشاہوں نجاشی شاہ حبش، مقوقس شاہ مصر، شاہ فارس خسرو پرویز ، قیصر شاہ روم، منذر بن ساوی حاکم بحرین، ہودہ بن سلی صاحب شاہ یمامہ، حارث بن ابی شمر غسانی حاکم دمشق، جیفر ہجری ۸ہ عمان اور اس کے بھائی عبد کے نام دعوت اسلام پر مبنی خطوط لکھ کر بھی دعوت اسلام (امن و سلامتی) پیش کی اس کے بعد سریہ خبط رجب 8 ہجری، واقعہ افک غزوہ بنی المصطلق کے بعد پیش آیا،، سریہ یمن و جبار شوال 7 ہجری، مریہ غابہ 7 ہجری، سریہ ابو العوجا ذی الحجہ 7 ہجری، سریہ غالب بن عبداللہ صفر 8 ہجری، سریہ ذات اطلع ربیع الاول 8 ہجری، سریہ ذات عرق ربیع الاول 8 ہجری، جنگ موتہ 8 ہجری جمادی الاولیٰ، سریہ ذات السلاسل ، سریہ خضر شعبان 8 ہجری کو ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو 8 ہجری 10 رمضان اس شہر (مکہ) میں فاتح اور غالب بنا کر بھیجا نبی اکرم ﷺ نے عام معافی کا اعلان کرکے دنیا کو پیغام رحمت دیا غزوہ حنین شوال 8 ہجری، غزوہ طائف ، سریہ عیینہ بن حصن فزاری 9 ہجری، سریہ قطبہ بن عامر 9 ہجری، سریہ علیؓ بن ابی طالب ربیع الاول 9 ہجری، غزوہ تبوک 9، اسی سال آپ ﷺ کی صاحبزادی ام کلثومؓ اور شاہ حبشہ کی وفات ہوئی ، رئیس المنافقین

عبداللہ ابن ابی کا انتقال بھی اسی سال ہوا،اسی سال حکم پیغمبر ﷺ سیدنا صدیق اکبرؓ کی زیر امارت حج ادا ہوا،لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے حجتہ الوداع ذی الحجہ کو حضور ﷺ نے خود بنفس نفیس اپنی امارت میں حج ادا کروایا اپنے تاریخی خطبہ 10 حجتہ الوداع میں آپ ﷺ نے حقوق اللہ ، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، صدقات، سچ بولنے کا حکم دیا زنا سے بچنے، سود، حرام کاری، ناجائز منافع، اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے نسلی بنیادوں پر قتل و غارت، عورتوں پر ظلم کرنے سے منع فرمایا اور عورتوں پر شفقت کرنے کا خاص حکم فرمایا یہ خطبہ قیامت تک انسانیت کا منشور ہے اس اجتماع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا آپ ﷺ نے ان سے حکم فرمایا جو حاضر نہیں ان تک یہ پیغام پہنچا دو صفر 11 ہجری کو حضرت اسامہ بن زیدؓ کی قیادت میں آنحضرت ﷺ نے رومن امپائر کا غرور خاک میں ملانے کے لئے لشکر اسامہ روانہ فرمایا جسے رحلت پیغمبر ﷺ کے باعث واپس بلوالیا گیا بعد میں خلیفتہ الرسول، خلیفہ بلا فصل سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے بغیر تاخیر کے اس لشکر کو روانہ کر دیا، پھر 29 صفر 11 ہجری کو درد سر شروع ہوا اور بخار بھی ہو گیا 11 دن اس حالت میں نماز پڑھائی انصار سے درگذر کرنے کا حکم دیا اور انہیں اپنا قلب و جگر قرار دیا پھر ابو بکر صدیقؓ کی رفاقت اور مال، جانثاری کی وجہ سے انہیں اپنا خلیل قرار دیا پھر جب مرض شدت اختیار کر گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا ابو بکرؓ سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے حضرت عائشہؓ نے کسی اور کو امامت کرانے کا حکم صادر

کرنے کی درخواست کی تو فرمایا اللہ (ابوبکرؓ کے سوا کسی کو پسند ہی نہیں فرما رہے) ابوبکر ہی نماز پڑھائیں گے ابوبکر صدیقؓ نے نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں سترہ نمازیں پڑھائیں آخری دن دوشنبہ 12 ربیع الاول 11 ہجری (متفق علیہ) کو آپ ﷺ نے دن چڑھے چاشت کے وقت حضرت فاطمہؓ کو بلوایا اور اپنے اس دنیا سے کوچ کرنے اور اپنے اہل و عیال میں سب سے پہلے ملنے کے بارے میں فرمایا حسنین کریمینؓ کو چوما اور ان کے بارے میں خیر کی وصیت کی۔ ازواج مطہراتؓ کو وعظ و نصیحت کی صحابہ کرامؓ سے نماز، نماز اور زیر دست (غلام، لونڈیوں) کے بارے میں شفقت کرنے کی وصیت فرمائی تو نزاع کا وقت شروع ہو گیا حضرت عائشہؓ نے آپ ﷺ کی اپنے اوپر ٹیک لگوا دی ان کا بیان ہے کہ اللہ کی ایک نعمت مجھ پر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں میری باری کے دن میرے سینے سے ٹیک لگاتے ہوئے رفیق اعلیٰ سے جا ملے آخری وقت حضرت عائشہؓ کی چبائی ہوئی مسواک سے دانت مبارک صاف کئے حضور ﷺ نے آخری جملے تھے کہ اے اللہ مجھے بخش دے مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ میں پہنچا دے اس کے بعد حضور ﷺ نے دنیا کو خیر باد کہہ دیا سفر رفیق اعلیٰ کا یقین کسی صحابیؓ کو نہیں آ رہا تھا حضرت فاطمہؓ نے فرط غم سے فرمایا ہائے ابا جان! جنہوں نے پروردگار کی پکار لبیک کہا ہائے ابا جان! جن کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے ہائے ابا جان! ہم جبرائیل کو آپ ﷺ کی موت کی خبر دیتے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا کہ جس طرح موسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے گئے تھے میرے آقا ﷺ بھی اللہ سے ملاقات کرنے گئے ہیں

ابھی بیدار ہو جائیں گے صحابہؓ کرام کے غمہائے بیکراں کے اس مقام نازک پر مزاج شناس نبوت، یار غار ومزار سیدنا صدیق اکبرؓ نے لوگوں سے نبی رحمت کے سفر رفیق اعلیٰ کے بارے میں یوں فرمایا کہ تم میں سے جو شخص محمد ﷺ کی پوجا کرتا تھا تو وہ جان لے کہ محمد ﷺ کی موت واقع ہو چکی ہے (روضہ میں رسول اللہ ﷺ آج بھی دنیا سے اعلیٰ زندگی کے ساتھ زندہ ہیں جسے عقیدہ حیات النبی ﷺ کہتے ہیں یہ اہلسنت کا متفقہ عقیدہ ہے) اور تم میں سے جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا تو یقیناً اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے کبھی نہیں مرے گا اس خطاب کے بعد صحابہ کرامؓ کو یقین ہو گیا کہ واقعی حضور ﷺ رحلت فرما چکے ہیں۔ آپ ﷺ کے کپڑے اتارے بغیر حضرت عباسؓ ان کے صاحبزادے فضلؓ، قثمؓ، حضرت سیدنا علیؓ، رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام شقرانؓ، حضرت اسامہ بن زیدؓ، اوس بن خولیؓ نے غسل دیا آپ ﷺ کے کفن میں 3 سفید یمنی چادریں استعمال کی گئیں جہاں آپ ﷺ کی رحلت ہوئی وہیں دفن کیا گیا اس کے بعد صحابہ کرامؓ نے مختصر ترین افراد (تقریباً دس دس) کی جماعتیں بنا کر حجرہ مبارک میں ہی نمازہ جنازہ ادا کی، کوئی امام نہیں تھا، سب سے پہلے آپ ﷺ کے خانوادہ بنو ہاشم نے نمازہ جنازہ ادا کی پھر مہاجرین، انصار نے منگل کا دن نماز جنازہ پڑھنے میں گذر گیا۔

زواج مطہرات رسول ﷺ

۱۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد ۲۔ حضرت سودہؓ بنت زمعہ ۳۔ حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیقؓ ۴۔ حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطابؓ ۵۔ حضرت زینب بنت خزیمہ

۶۔ام سلمہ ہند بنت امیہؓ ۷۔زینب بنت جحش بن ریابؓ ۸۔جویریہ بنت حارثؓ ۹۔ امؓ حبیبہ بنت ابو سفیانؓ ۱۰۔حضرت صفیہ بنتحیی اخطبؓ ۱۱۔ حضرت میمونہ بنت حارثؓ لونڈیاں) ا۔ ماریہ قبطیہؓ ۲۔ ریحانہؓ بنت زید)

پیغمبر ﷺ کی صاحبزادیاں) ا۔ حضرت زینبؓ زوجہ حضرت ابوالعاصؓ ۲۔حضرت (رقیہؓ زوجہ حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورینؓ ۳۔حضرت ام کلثومؓ زوجہ حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورینؓ ۴۔ حضرت سیدہ فاظتہ الزہرہؓ زوجہ شیر خدا سیدنا علی المرتضٰی

صاحبزادگان پیغمبر ﷺ) ا۔ حضرت سیدنا طاہرؓ، ۲۔ حضرت سیدنا طیبؓ (اکثر کے نزدیک دونوں نام ایک ہی صاحبزادے کے ہیں) ۳۔حضرت ابراہیم

متفقہ طور پر نبی رحمت ﷺ کے نظام خلافت کا سلسلہ قائم و دائم رکھنے کے لئے صحابہ کرامؓ نے 3 دن اور دن راتیں لگا کر خلیفتہ الرسول، خلیفہ بلا فصل سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو امیر المومنین خلیفہ المسلمین مقرر کیا گیا ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمان غنیؓ، علیؓ کے عہد حکومت کو عہد خلافت راشدہؓ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے عہد خلافت راشدہؓ، عہد نبوت کی تشریح ہے اس کے بعد یہ نظام رحمت سیدنا حسن، سیدنا امیر معاویہؓ (یزید کا عہد اس میں شامل نہیں ہے) سے لیکر 1924 تک قائم رہا میرے مدنی کریم ﷺ کا نظام رحمت اس دنیا پر رحمت بر کتیں لٹاتا رہا انسانیت کو انسانیت کی اقدار سے حقیقی طور پر روشناس کرواتا ہے کہ

بعد اسلام دشمن قوتوں یہود و نصاریٰ نے امت مسلمہ کی مرکزیت و خلافت کو توڑ کر ان کو ممالک ، مسالک ، فرقہ در فرقہ میں تقسیم کر کے رحمت اللعالمین ﷺ کے نظام رحمت خلافت) سے کوسوں دور کر دیا آج ہمارے حکمران اسلام کے نام پر حاصل ہونے) والے ملک پاکستان میں اللہ و رسول ﷺ کا نظام قائم کرنے کی بجائے غیروں کے چراغوں سے روشنی حاصل کرنے کے عادی ہو چکے ہیں جسکی وجہ سے حالت امت ذلت آمیز حد تک آن پہنچی ہے قرآن و نبی اکرم ﷺ کا فیصلہ ہے کہ یہود و نصاریٰ تم سے اسوقت تک خوش نہیں ہوں گے جب تک تم ان کے دین، نظام میں شامل نہ ہو جاؤ گئے آج مسلمان یہود و ہنود کے نظام جہالت جمہوریت کو چھوڑ کر اللہ و رسول ﷺ کے نظام کو اس لئے قائم کرنے سے قاصر نظر آتے ہیں کہ ان کے صرف دنیاوی مفادات اس سے وابستہ ہیں جب کہ اللہ و رسول ﷺ کا نظام قائم کرنے سے دنیا و آخرت کی کامیابی نصیب ہوتی ہے سیرت النبی ﷺ کا پیغام دے رہی ہے کہ اے حکمرانو ! اور سب مسلمانو ! اللہ کا نظام خلافت زمین پر قائم کر دو اسی نے دنیا کو امن عطاء کرنا ہے ☆☆

طرز بدلیں، ایسے نہیں ایسے

☆ربیع الاول کے مہینے میں نبیٔ اکرم ﷺ کا یوم ولادت اور یوم وصال ہوا اس ماہ کو مسلمانوں کا ایک طبقہ جشن عید میلادالنبیؐ کے نام سے مناتا ہے جبکہ دوسرے طبقات اسے بدعت قرار دے کر سیرت رسول عربیؐ پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دیتے ہیں آج تک اس پر کاربند ہیں مخالفین اوراس رسم کی حمایت کرنے والوں کے پاس بے شمار دلائل ہیں اس پر مناظرے بھی کثیر تعداد میں ہوچکے لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا ہر کوئی اپنے موقف پر ڈٹا ہوا ہے ہر ایک کا دعویٰ ہے کہ ہمارے دلائل قرآن وسنت کے مطابق ہیں راقم کو اس موضوع پر متعدد کتب پڑھنے کا موقعہ ملا ہم بھی اسی نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اسلام رسومات کو ختم کرکے قرآن وسنت پر عمل کرنے کا درس دیتا ہے یہ جو عمل ہورہا ہے یقیناً اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ عمل صحابہؓ ،تابعینؒ ،تبعہ تابعینؒ نے نہیں کیا (از میلاد النبیؐ ،ڈاکٹر طاہر القادری) ، لیکن بدقسمتی سے اسے فرض کا درجہ دے دیا گیا ہے اور اس عمل کو عشق رسولؐ کا نام دیا جارہا ہے لیکن غور طلب مقام ہے کہ اس رسم کے کیا نتائج برآمد ہورہے ہیں ؟ ہم سب جانتے ہیں کہ اللہ ورسولؐ نے بے حیائی، فحاشی عریانی، فضول خرچی، محرم اور نا محرم کے اختلاط کو سختی سے روکنے کا حکم دیا ہے جبکہ اس دن اسلام کے ان احکامات کا جس طریقے سے جنازہ نکالا جاتا ہے اس

کی مثال نہیں ملتی۔اس وقت کرہ ارض پر امت مسلمہ میں غربت کا ناسور اس قدر پھیلتا جارہا ہے کہ اس کی حد نہیں اللہ کے رسولؐ جب مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو سب سے پہلے مہاجرین کا معاشی مسئلہ حل کیا یعنی کسی کو معاشی تنگی نہ ہو۔اس کے برعکس آج مسلمان دو وقت کی روٹی کیلئے ترس رہا ہے اور مسلمان ہیں کہ نبی اکرمؐ کی اس عظیم سنت کو پس پشت ڈال کر جشن منانے میں لگے ہوئے ہیں۔اربوں روپے ،ڈالرز ہم مسلمان یوم ولادت پر ہواؤں میں اڑا دیتے ہیں لیکن غریبوں کی معاشی پسماندگی کا کبھی خیال نہیں کیا۔اس دن کو اس طرح منانے سے ایک بہت بڑا نقصان یہ ہورہا ہے کہ اسلام کے بنیادی حکم محرم اور محرم کا تقدس پامال ہورہا ہے بے حیائی عریانی فحاشی کا بازار گرم ہورہا ہے یہ مناظر ٹی وی سکرینوں پر ساری قوم نے دیکھے جب بازار سجائے دیئے گئے خانہ کعبہ، مسجد نبویؐ کے ماڈلز کو وہاں رکھ دیا گیا مختلف کھلونے، پہاڑیاں گلی محلوں میں بن گئیں تو انھیں دیکھنے کیلئے نوجوان لڑکیاں،لڑکے نیم عریاں لباس زیب تن کرکے بے پردہ بازاروں میں نکل آئے۔اس شرمناک منظر کو دیکھ کر مجھ سے نہ رہا گیا تو درد دل کے ساتھ صرف اصلاح واحوال کی نیت سے توجہ دلاؤ نوٹس کی غرض سے ان مذہبی،دینی قائدین کی خدمت میں چند گذارشات پیش کرنے کی جسارت کررہا ہوں اگر اسے دین دشمنی یا کوئی اور خوفناک الزام سے تعبیر نہ کردیا جائے تو۔اس سلسلے میں گزارش ہے کہ وہ مذہبی قائدین جو اس دن کو ہر حال میں اسلام کا فرض عین دن سمجھ کر منانا چاہتے ہیں انھیں چاہیے کہ وہ

بازار سجانے ،ماڈلز لگانے کی بجائے اس دن پر دینی اجتماعات کا اہتمام کریں جو خالصتاً عشق رسولؐ کو اجاگر کرنے لئے دین اسلام کی اصل روح کے مطابق ہوں ،اس کے ساتھ صاحب ثروت لوگ اپنے مال ودولت میں سے غرباء کو کاروبار کرنے کیلئے اپنی دولت میں سے کچھ نہ کچھ رقم دیں ،غریب بچیوں کی شادیاں کرنے کیلئے اس دن مسلمان اگر فنڈ جمع کرکے ان کی شادیوں کا اہتمام کریں تو ہمارے معاشرے میں پھیلتی ہوئی زنا کی لعنت کا دروازہ بند ہو سکتا ہے ،معزور افراد کی بحالی کیلئے اپنے مال و دولت کا رخ ان کی طرف کرنا نبی اکرمؐ اور صحابہ کرامؓ کی سنت ہے ۔ جشن ہم اپنی نفسانی خواہشات کو ترک کرکے خدمت انسانیت کرکے بھی کر سکتے ہیں۔اسی طرح ایک اہم نقطہ کہ اس وقت پاکستان کا ہر بچہ یہود وہنود کے سودی قرضوں کے باعث 110000 ایک لاکھ دس ہزار روپے) کا مقروض ہے اگر مسلمان یو این او کے قرض کو اتارنے) کیلئے اس دن چند جمع کریں تو پاکستان سمیت دنیا بھر کے ان مسلم ممالک کی طرف سے قرض ادا کرکے مسلمانوں کو سودی قرضوں کی لعنت سے نجات دلا کر بھی تو یہ دن منایا جاسکتا ہے اس طرح کرنے سے نہ تو بے حیائی عام ہو،نہ عریانی،نہ فحاشی ،نہ ہی کوئی قدغن ۔۔۔۔ایک اندازے کے مطابق اگر اس دن پر خرچ ہونے والا سرمایہ صرف دس سال تک مندرجہ بالا طریقے سے خرچ کیا جائے تو غربت سرے سے ختم ہوجائے گی اور مسلمانوں کو خوش حالی نصیب ہو سکتی ہے اور مسلمان اس طرح کفار کی پنجۂ جبر سے بھی آزادی حاصل کرلیں گے ۔لیکن اگر ہمارے وہ مذہبی قائدین جو اس

دن کو منانے پر بضد ہیں نے اپنا طریقہ نہ بدلا تو سیکولر ازم کے فروغ میں ان کا بھی اتنا ہی کردار ہوگا جتنا یہود و ہنود کا ہے کیونکہ یہود و ہنود امت مسلمہ میں بے حیائی، عریانی فحاشی پھیلانا چاہتے ہیں اور سود کو عام کرنا چاہتے ہیں یہ ہمارے مذہبی قائدین کسی نہ کسی طرح سے ان کے معاون و مددگار بن گئے ہیں۔ لہٰذا ہمیں اپنا طرز تبدیل کرنا ہوگا بصورت دیگر ایک بھی مسلمان نوجوان لڑکا یا لڑکی اس غلط طرز کے باعث گناہ کی دنیا میں چلا گیا تو اس کے ذمہ دار وہی لوگ ہوں گے جو ولادت مصطفیٰ ﷺ (اختلاف کے باوجود) اور وصال یا وفات، مصطفیٰ ﷺ (اتفاق کے باوجود) کا دن جشن عید میلاد النبی ﷺ کے نام سے اس طرح منانے پر بضد ہیں۔ اس کی شرعی حیثیت پر بحث کئے بغیر ہمارے ذہن میں جو مناسب رائے تھی ہم نے رقم کردی۔ اگر کوئی عمل کرے گا تو امت کو فائدہ ہوگا اگر نہیں تو ایسے ہی خسارہی ہ خسارہ، نقصان ہی نقصان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆یوم قائد اعظمؒ پر اس مرتبہ تمام اخبارات نے پہلے سے کہیں زیادہ اہتمام کے ساتھ رنگین صفحات پر خصوصی ایڈیشنز شائع کئے ان میں سے کچھ تحریریں قائد اعظمؒ کو راسخ العقیدہ مسلمان ثابت کرنے کیلئے تھیں ان کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ پاکستان میں ایک ایسا طبقہ اس وقت بھی موجود ہے جو پاکستان کو سیکولر بنانے کیلئے سرگرم عمل ہے اس کا موقف ہے کہ قائد اعظم ایک سیکولر (بے دین) رہنماء تھے اور وہ پاکستان کو سیکولر ریاست بنانا چاہتے تھے بعد میں مذہبی

لوگوں نے پاکستان کو یرغمال بنا کر اس پر اسلام کا ٹھپہ لگا دیا۔ وہ سرعام اس موقف کا اظہار کرتے ہیں انھیں روکنے والا کوئی نہیں۔کیا یہ قائداعظمؒ کی توہین نہیں؟یقیناً ہے تو پھر پاکستان کا قانون قائداعظمؒ کے مقام کے تحفظ کیلئے حرکت میں کیوں نہیں آتا؟وہ ان لوگوں کو جو یہ موقف صبح شام ذرائع ابلاغ میں کہتے پھرتے ہیں لگام کیوں نہیں ڈالی جاتی؟انھیں کالعدم قرار دے کر ان کی سرگرمیوں پر پابندی کیوں نہیں لگائی جاتی؟آخر کب تک اسلامیان پاکستان قائداعظمؒ کی حرمت کے دفاع اور صفائی میں تحریریں لکھ لکھ کر قائد کی صفائی دیتے رہیں گے؟ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ قوم کے ساتھ ہی نہیں قائد کے ساتھ بھی کھلا مذاق ہے۔یہ بھی کھلی دہشت گردی ہے اس کا دروازہ بھی بند ہونا چاہیے۔کیونکہ آئین پاکستان اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا مسلمان ریاست کے طور پر ابھرا۔قائدین تحریک پاکستان نے اس پر مہر ثبت کی پھر اس کی مذہبی حیثیت و تشخص کو مجروح کیوں کیا جارہا ہے؟میاں نواز شریف کی خدمت میں گذارش ہے کہ خدارا لبرل ازم کے نشے سے نکل کر پاکستان کے اسلامی تشخص کی حفاظت کریں اس پر عملی اقدام کریں اگر ایسا نہ ہوا تو تحریک پاکستان کے قائدین،شہدائے تحریک پاکستان اور یہ قوم آپ کو دنیا وآخرت میں معاف نہیں کریں گے۔

☆کراچی میں بے نظیر بھٹو کے لعل جناب بلاول بھٹو زرداری کی آمد پر سڑکیں

بند کردی گئیں کراچی شہر میں گاڑیوں کی لمبی لمبی قطاریں لگ گئیں لوگوں کا ہسپتالوں، گھروں، میں پہنچنا محال ہوگیا اسی دوران ایک کم سن بچی بسمہ بروقت ہسپتال تک نہ پہنچ سکنے پر موت کی آغوش میں چلی گئی۔پاکستان کے بیدار میڈیا نے اس زیادتی کو ہائی لائٹ کیا تو سب حکومتیں حرکت میں آگئیں سیاست شروع ہوگئی،اپنی اور پی پی پی کی عزت بچانے کیلئے صوبہ سندھ کی سائیں سرکار بسمہ کے گھر پہنچ گئی صرف زبانی کلامی تسلی دی۔دوسری طرف کے پی کے کے سرخیل عمران خان نے پرٹوکول کے نام پر سڑکیں بند نہ کرنے کا اعلان کردیا جو کہ ایک احسن فیصلہ ہے اگر اس پر عمل ہو تو۔۔۔۔دیگر صوبوں اور وفاق کو بھی چاہیے کہ پروٹوکول کے نام پر سڑکیں بند کرنے والا قوم کے ساتھ مذاق بند کیا جائے۔عمران خان نے سچ کہا کہ اگر کسی کو جان کا ڈر ہے تو وہ گھر بیٹے۔۔۔ہونا بھی ایسے ہی چاہیے کہ جو بھی سڑک پر آئے عام آدمی کی طرح آئے اور اپنا کام کرکے واپس جائے یہ کہاں کا انصاف ہے کہ سڑکیں بند کرکے عوام کو ذلیل کیا جائے۔یہ شاہی طریقہ کار ختم ہونا چاہیے۔

اردو ادب میں بچوں کی دنیا کے شیکسپیئر۔۔۔۔ اشتیاق احمدؒ

جھنگ کے ایک قصبے میں پیدا ہونے والے اشتیاق احمد مرحومؒ کم تعلیم ہونے کے باوجود وہ کارنامہ سرانجام دے گئے جو بڑے بڑے تعلیم یافتہ سرانجام نہیں دے سکے۔ "بچوں کے اسلام" میگزین میں ان کا نام اور اداریہ اکثر پڑھ کر دل میں ملاقات کی حسرت پیدا ہوتی مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت ان سے ملاقات نہ ہو سکی ،جب وہ لاہور تشریف لاتے تو ہم لاہور سے باہر ہوتے یا ہمیں علم ہی نہ ہو پاتا بعد میں دوست بتاتے کہ دو باتیں کرنے والے اشتیاق احمد آئے تھے اور بہت ہی عمدہ، سبق آموز دو باتیں کرکے گئے ہیں۔

یہ سچ ہے کہ ان کی زندگی میں ہمیں علم ہی نہ ہو سکا کہ وہ اتنے بڑے اردو ادب کے لکھاری ہیں کہ دنیا میں ان سے زیادہ کسی نے نسل نو کی رہنمائی کیلئے اس قدر اتنے قلیل عرصے میں اتنا کچھ نہیں لکھا، ہم یہ سمجھتے رہے کہ اشتیاق احمد تو بس روٹین کے لکھاری ہیں چند کہانیاں ضبط تحریر کی ہوں گی لیکن ان کی عظمت کا اظہار تو اس دن ہوا جس دن وہ ہمیں داغ مفارقت دے گئے روزنامہ اسلام کی شہہ سرخی ان کے کارنامے بیان کر رہی تھی کہ انہوں نے نسل نو کی تربیت کے لئے آٹھ سو سے زائد ناول اور ہزاروں کہانیاں لکھ کے بچوں کی دنیا

میں اردو ادب کے شیکسپیئر کا مقام حاصل کرلیا ہے، انتقال کے بعد ان کے قارئین کی ایک طویل فہرست پڑھنے کو ملی جو ان کو کراج تحسین پیش کر رہی تھی اور ان کی جدائی میں خون کے آنسو رو رہی تھی کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ جب عظیم انسان دنیا سے جاتے ہیں تو دنیا کو غمگین کر جاتے ہیں اشتیاق احمدؒ بھی ایسا ہی کرگئے تب سے آج تک دنیا بھر میں موجود ان کے مداح غمگین ہیں۔

ہماری مسلمانوں کی روایت رہی ہے کہ ہم بندے کی قدر مرنے کے بعد کرتے ہیں یہ سلسلہ ختم ہونا چاہیے بلکہ بندے کے زندہ ہوتے ہی اس کی خدمات عام عوام تک مکمل پہنچنی چاہیں تاکہ دنیا اس سے افادہ حاصل کرسکے۔یقیناً اشتیاق احمد کی وفات سے پیدا ہونے والا خلا کبھی پر نہیں ہوسکے گا۔ بچے بھی اشتیاق احمدؒ کی تازہ دو باتیں اب پڑھنے کو نہ ملنے پر اب بھی مضطرب ہیں، چند روز پہلے ہمارے پھول جیسے بچے اشتیاق احمد مرحومؒ کی تازہ تحریروں کا بے چینی سے انتظار کرتے تھے اب وہ سلسلہ ختم ہوگیا،اب ہمارے بچے ان کی سبق آموز سابقہ لکھی گئی تحریروں سے ہی چراغ راہ حاصل کریں اشتیاق احمد مرحوم بچوں کیلئے ایک بہت بڑا سرمایہ چھوڑ گئے ہیں۔جس سے رہنمائی لی جائے تو اس قوم کو صالح نظریاتی افراد اور قیادت نصیب ہو سکتی ہے۔

اشتیاق احمد مرحومؒ کی زندگی ہمارے سامنے ایک کھلی کتاب،ایک چراغ راہ ہے

کہ اے امت مسلمہ کے بچو! نوجوانو! وسائل ہی سب کچھ نہیں ہوتے جب انسان کا عزم کوہ گراں کی مانند ہو تو حالات و واقعات کے طوفان اپنا رخ موڑ لیتے ہیں اور وسائل دوڑ کر قدم بوسی کرنا شروع کر دیتے ہیں دنیا ایسے عزم صمیم کے حامل لوگوں کو اپنا رہبر، پیشوا، محبوب دوست بنانے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ دنیا میں کوئی کام بھی ناممکن نہیں ہوا کرتا کوشش اور ہمت سے سب ممکن ہو جایا کرتا ہے اشیاق احمد مرحومؒ کی زندگی ہمارے لئے پیغام ہے کہ امت مسلمہ کی ترقی کیلئے ہر فرد اپنا کوشش حسب ہمت صرف اللہ و رسولؐ کی رضا کیلئے لگا دے، دنیا میں وہی قومیں کامیاب ہوتی ہیں جس کے نوجوانوں میں قوم کو تنزلی سے ترقی کی طرف لانے کا جذبہ صادق موجود ہوتا ہے۔

(ختم شد)

نیشنل ایکشن پلان کو متنازعہ نہ بنایا جائے

نیشنل ایکشن پلان کے تحت سانحہ آرمی سکول کے بعد سے ملک بھر میں سرکاری اداروں کی کاروائیاں جارہی ہیں ہزاروں افراد کو گرفتار کرلیا گیاہے ایکشن پلان کے بعد دہشت گردی کے واقعات میں کافی حد تک کمی ہوئی ایک عرصہ کے بعد مردان میں خود کش حملہ ہوا جس کا مطلب یہ ہے کہ خطرہ ابھی برقرار ہے اور ایکشن پلان ابھی اپنی منزل نہیں پا سکا ابھی اس ایکشن کی مزید ضرورت ہے،ایکشن پلان کی زد میں آنے والے لوگ تین طرح کے ہیں پہلے وہ لوگ ہیں جو واقعتاً ملک دشمن کاروائیوں میں ملوث تھے انھیں کیفر کردار تک پہنچایا جارہا ہے ان میں مذہب کا نام استعمال کرنے والے لوگ بھی شامل ہیں مذہب کا نام استعمال کرنے والوں کا کوئی حمایتی نظر نہیں آرہا کیونکہ سب اہل دین نے اسلام اور پاکستان کے تحفظ کا عزم صمیم کر رکھا ہے آئے روز اس پر کھل کر بات بھی کی جاتی ہے کنونشنز، سیمینارز، کالمز قوم کی نظر سے گزر رہے ہیں ۔ جبکہ سیاست کے نام پر ملک دشمنی کرنے والے لوگوں کی پشت پناہی ابھی بھی چند بڑی سیاسی جماعتوں کی طرف سے جاری وساری ہے کریمینل عناصر کو بچانے کیلئے ملک دشمن عناصر کی حمایتی جماعتیں ابھی تک ان ملک دشمن عناصر کی حمایت میں کھڑی ہیں وہ وفاق کے احکامات تک کو نظر انداز کئے جارہی ہیں

سینکڑوں دہشت گردوں کے علاج، زندہ انسانوں کو جلائے جانے کے واقعات سمیت متعدد جرائم ان کے سر پر ہیں ثابت بھی ہوگئے پھر بھی ہٹ دہرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لاقانونیت کا راستہ اپنایا جارہا ہے تاکہ شہر قائد پھر سے بھتہ خوروں، کریمینل عناصر کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا جائے اسی لئے تو ان بااثر سیاسی بازی گروں کو رینجرز وہاں برداشت نہیں مختلف حیلے بہانے تراشے جارہے ہیں، اگر وفاقی حکومت نے گھٹنے ٹیک دیئے تو جمہوری سیاست کے نام پر ملک دشمن عناصر ان سیاست دانوں کی گود میں بیٹھ کر مستقبل میں بھی دہشت گرد پیدا کریں گے اس لئے ایسے گروپوں، جماعتوں اور عناصر کی سرکوبی ابھی سے ہو جانی چاہیے۔ خواہ وہ جماعت کسی صوبہ کی حکمران ہی کیوں نہ ہو؟ بے رحم احتساب قوم کا مطالبہ ہے۔ ملک سے وفاداری کے نام نہاد دعویداروں کا چہرہ قوم کے سامنا آگیا ہے جو ملک دشمن عناصر کی پشت پناہی سرعام کررہے ہیں حکومت کو ان کے سامنے سرنگوں نہیں ہونا چاہیے بلکہ جرات وبہادری سے ان کا سامنا کرنا چاہیے

۔

وہ لوگ بھی ہیں جو شک کی بنیاد پر گرفتار ہورہے ہیں یا کئے گئے اور انھیں چھ سات ماہ سال تک حراست میں رکھ کر کسی نہ کسی طریقے سے رہا کردیا گیا۔ ایسے محب وطن، پاکستانی لوگوں کے لئے معاشرے میں اپنی عزت ووقار قائم رکھنا مشکل ہوجاتا ہے لوگ حتیٰ کہ رشتہ دار تک میل جول ختم کردیتے ہیں اس

وجہ سے کہ نا جانے کیا جرم سرزد ہوگیا گرفتار ہونے والے سے ؟ کہیں ہم بھی اس کی گرفت میں نہ آ جائیں ، ایسے افراد کی تعداد کسی صورت کم نہیں ہے رہائی کے بعد ایسے لوگ معاشرے میں اپنا مقام بحال کرنے میں ناکام نظر آتے ہیں ۔اس صورت حال میں ہماری حکومت کو تجویز یہ ہے کہ جو لوگ بے گناہ شک کی بنیاد پر گرفتار ہوں بعد از تحقیق انھیں رہا کرتے وقت حکومت میڈیا کے ذریعے اعلان کرے کہ یہ افراد غلط فہمی کی بناء پر گرفتار ہوئے ان کے نام تصاویر الیکٹرانک وپرنٹ میڈیا کو دی جائیں تا کہ معاشرے میں انھیں سیٹ ہونے میں کوئی پریشانی کا سامنا نہ ہو ۔ ایسے متاثرا افراد کو حکومتی سطح پر مالی معاونت بھی فراہم کی جائے ان کو ماہانہ کم از کم 20000 روپے کے حساب سے معاوضہ دیا جائے مزید ان کے قانونی پراسیس کے اخراجات کی ادائیگی بھی یقینی بنائی جائے ۔ کیونکہ گرفتاری کے دوران ان کا کاروباری ، معاشی نقصان ہوا جو اس طرح پورا ہو جائے گا۔

نیشنل ایکشن پلان کے دوران سرکاری ادارے اور حکومت اس بات کا خاص خیال رکھے کہ جو زیر حراست افراد میں سے پرامن زندگی کی طرف لوٹنا چاہتے ہیں انھیں ایک موقعہ ضرور دیا جائے اور حراست کے دوران ان کی تربیت اس انداز میں کی جائے کہ ان کے دل ملک وملت کی محبت سے سرشار ہو جائیں ۔ صرف طاقت کا استعمال ہی سب کچھ نہیں ہو کرتا ۔اس لئے تعمیری ،تربیتی پہلوؤں کو بھی مد نظر رکھا جائے ،اس

طرح باصلاحیت افراد معاشرے کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

ملک کے اہم لوگوں کا کہنا ہے کہ نیشنل ایکشن پلان کو متنازعہ بنایا جارہا ہے ان کی یہ بات کہاں تک سچ ہے ؟ لیکن اتنا ضرور ہے کہ ایکشن پلان میں ایسی خامیاں ضرور نظر آرہی ہیں جن کی اصلاح از حد لازم ہے۔اگر ہمارے ارباب اقتدار جمہوریت کی چھتری تانے سیاستدانوں،ان کے چیلوں کو بچانے کیلئے سرنڈر کرتے ہیں تو یقیناً ایکشن پلان متنازعہ ہو جائے گا اور ہر کوئی اس پر انگلی اٹھائے گا۔مزید کہ اگر حکومت نے شک کی بنیاد پر پکڑے جانے والے افراد کی معاشرے میں باوقار بحالی کا طریقہ کار طے کرکے اس پر عمل نہ کیا تو تب بھی ایکشن پلان اپنے اصل ہدف سے ہٹ جائے گا ملک میں ایک خوف کی کیفیت پر قرار رہے گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلام پسند پرامن لوگ اسلام کا نام لینا بھی مناسب نہیں سمجھیں گے ایک معروف دینی رہنماء نے ہماری بات کی تائید میں کہا ہے کہ پاکستان میں اسلام کا نام لینا جرم بنایا جارہا ہے۔ایسے بیانات اہم دینی شخصیات کی طرف سے آنا یہ ظاہر کر رہا ہے کہ ایکشن پلان سے ایک پرامن دینی طبقہ بھی اداروں کی غلط فہمی کے باعث بری طرح متاثر ہوا رہا ہے۔ہم یہاں واضح طور پر انتہائی اخلاص سے دردمندانہ اپیل کرنا چاہتے ہیں حکومت تمام پرامن دینی جماعتوں کو دینی سرگرمیاں کرنے کی مکمل اجازت دے

علم ودلیل کی روشنی میں بات کرنے سے سمجھنے ،قریب آنے میں معاونت ملتی ہے اگر، حکومت نے کسی پرامن دینی جماعت کو پرامن سرگرمیوں کے باوجود دیوار سے لگانے کی کوشش کی تو ایکشن پلان کی کلیدی حیثیت مجروح ہو گی اور جس مقصد کیلئے ایکشن پلان ترتیب دیا تھا وہ مقصد فوت ہو جائے گا تو پھر اس پر ہر کوئی اعتراض کرے گا اور یہ متنازعہ ہو جائیگا۔ نیشنل ایکشن پلان اسلام اور پاکستان کے دشمنوں کے خلاف ہر قیمت پر جاری رہنا چاہیے مگر دین اور پرامن دینی قوتوں کا نشانہ نہ بنایا جائے۔

حق پر کون سعودی عرب یا ایران؟

سعودی عرب میں دہشت گردی کرنے ،فساد فی الارض پھیلانے کی پاداش میں شیعہ مذہب کے لیڈر کو پھانسی دینے کے بعد سعودی عرب اور ایران کے تعلقات میں تناؤ آگیا ہے ایران میں سعودی سفارتخانے کو جلائے جانے اور حملے کے بعد رد عمل کے طورپر سعودی عرب نے ایران سے اپنا سفارتخانہ بند کرنے اور ایرانی سفارتخانے کو سعودی عرب سے نکل جانے کے احکامات صادر کردیئے ہیں سعودی عرب نے ایران کے ساتھ تجارتی وفضائی تعلقات تک کو ختم کرنے کا اعلان کردیا ہے اب ایران سے صرف زائرین ہی سعودی عرب آسکیں گے ،دیگر عرب ممالک نے بھی ایران سے تعلقات ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔پاکستان ایران اور عرب ممالک کے تعلقات معمول پر لانے کیلئے ثالث کا کردارادا کر سکتا ہے۔

حالیہ پھانسیوں پر اگر غور کیا جائے تو سعودی عرب کے اقدام اس کا اندرونی معاملہ ہے سعودی عرب نے دہشت گردی اور فساد فی الارض پھیلانے والے عناصر کے سر قلم کئے ،ایران کا اس پر احتجاج بلکہ پر تشدد احتجاج سعودی سفارتخانے جلادینا دہشتگردوں کی حمایت تصور کیا جارہا ہے۔دنیاکے مبصرین نقطہ اٹھارہے ہیں کہ ایران اپنے ملک کی خبر لے ساری دنیاکے لوگوں کا ٹھیکہ نہ لے

ایسا کرے گا تو اس کیلئے ہی مشکلات کا سامنا ہوگا۔ غور طلب بات ہے کہ پھانسیاں سعودی عرب میں ہو رہی ہیں احتجاج شیعہ ہولڈ یافتہ ملکوں میں ہو رہا ہے پاکستان میں سے 4 فیصد ہونے کے باوجود بھی احتجاج کیا جارہا ہے۔3

ایران کے اشتعال انگیز بیانات نے سفارتخانوں پر حملوں کی حوصلہ افزائی کی،ایرانی حکومت بین الاقوامی قانون کی پابندی میں کوتاہی کی مرتکب ہوئی ،سعودی سفارتخانے پر حملہ ویانا کنونشن کے منافی ہے ان خیالات کا اظہار خلیج ممالک کونسل کے جنرل سیکرٹری نے اپنے بیان میں گذشتہ روز کیا۔

اس مسئلہ یہ ہے کہ ایران کی ناجائز دلی خواہش رہی ہے کہ امت مسلمہ کے مقامات مقدسہ خانہ کعبہ، مسجد نبویؐ ،روزۂ رسولؐ دیگر کا کنٹرول ہمیں مل جائے جس کیلئے ایران نے سعودی عرب کے خلاف متعدد سازشیں کیں جن میں اسے کامیابی نہیں مل سکی۔گذشتہ سال حج کے موقعہ پر ہنگامی آرائی مقامات مقدسہ کے تقدس کی پامالی میں بھی ایران ہی کو ملوث قرار دیا جارہا ہے اس پر بھی ماضی قریب میں بہت کچھ لکھا گیا لیکن ایران نے کچھ نہیں سیکھا۔حوثی باغیوں کی ایرانی حمایت بھی دنیا کے سامنے ہے کہ کس طرح ایران نے نان سٹیٹ عناصر کا ساتھ دے کر سعودی عرب کے خلاف پروپیگنڈہ کیا جسے دنیا نے سراسر غلط قرار دے کر ایران کی غلطی کو برملا اظہار کیا۔

مبصرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ

ایران کچھ نادیدہ قوتوں کے ہاتھوں ایک عرصے سے استعمال ہو رہا ہے جو اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل چاہتے ہیں ،ایران کی طرف سے متعدد بار سعودی عرب کے خلاف سینہ سپر ہونے پر عالم اسلام ایران سے دور ہٹ رہا ہے کیونکہ مسلمانوں کا احادیث رسولؐ کی ہدایات کی روشنی میں عربوں سے فطری دلی لگاؤ ہے جسے ایران یا کوئی طاقت ختم نہیں کر سکتی جب بھی ایران اور سعودی عرب آمنے سامنے آئے ہیں تو دنیا کے شیعہ مذہب کے سیاسی لیڈروں کی کوشش رہی ہے کہ ایران کی عزت بچانے کیلئے صلح کی طرف پیش قدمی فوری کروائی جائے اس طرح وہ سمجھتے ہیں کہ ایران کا دباؤ سعودی عرب پر بڑھتا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ، حقیقت اس کے برعکس ہے کرہ ارض کے مسلمانوں کے دل میں سعودی عرب کی اہمیت میں اضافہ ہوتا ہے ماضی قریب میں جب ایران نے دھمکی دی کہ ہم سعودی عرب پر حملہ کردیں گے تو عالم اسلام سعودی عرب کے ساتھ کھڑا تھا نہ کہ ایران کے ساتھ ،ایران کی انہی عرب دشمن ہی نہیں بلکہ اسلام کش کاروائیوں کے باعث مسلمانوں سے اسے مزید دور کر رہی ہیں،آئے روز نت نئے مسائل سعودی عرب کیلئے پیدا کرنے پر ایران کی حیثیت مشکوک تر ہوتی جا رہی ہے۔

ایران کو چاہیے کہ وہ دہشت گردوں یا فساد فی الارض پھیلانے والوں کا ساتھ دینے کی بجائے اپنی پوزیشن ، عزم واضح کرے ، کہیں ایسا نہ ہو کہ ایران کی غلط پالیسیاں اسے دنیا میں امت مسلمہ ہی نہیں بلکہ دنیا بھر سے الگ تھلگ نہ

کردیں اور جو طاقتیں ایران کو جن مقاصد کیلئے استعمال کرنا چاہتی ہیں وہ کھل کر استعمال کریں ،تب ایران کی حیثیت ٹشو پیپر سے رہ جائے گی۔

آخری رپورٹنگ ذرائع کے مطابق سعودی عرب اور ایران کے تعلقات معمول پر لانے کیلئے عالمی طاقتیں متحرک ہو گئی ہیں سعودی عرب کی طرف سے واضح موقف سامنے آیا ہے کہ ایران دہشت گردوں اور فساد فی الارض پھیلانے والوں کی حمایت ترک کرے تو تعلقات بہتر ہو سکتے ہیں جو کہ ہمارے نزدیک سعودی عرب کا اصولی موقف سو فیصد درست ہے پاکستان کو چاہیے کہ تعلقات کو بالائے طاق رکھ کر حق وسچ کی بنیاد پر الاعلان سعودی عرب کا ساتھ دے تاکہ آئندہ ایران کو ایسا کرنے کی جرات نہ ہو۔

ہمیں پاکستان کی طرف سے یہ بیان کہ دونوں ممالک سے تعلقات ہیں بیان بازی کو اعتدال میں رکھنے کیلئے میڈیا تعاون کرے بالکل غلط لگا اور دل رنجیدہ ہوا۔پاکستان جیسے ملک کو کم از کم اپنی حیثیت دیکھ کر میرٹ پر بات کرنے چاہیے نہ کہ رحمان بھی خوش اور شیطان بھی خوش۔۔۔۔

بھارت بھی دہشت گردوں سے تعاون ختم کرے

جب سے پٹھان کوٹ کا واقعہ ہوا بھارت کی طرف سے پاکستان پر الزام لگادیا گیا کہ یہ کاروائی پاکستان کے اندر سے ہوئی ہے تب سے حکومت پاکستان مشکوک افراد کے خلاف کاروائی عمل میں لا رہی ہے متعدد لوگوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے اور تفتیش کا عمل جاری ہے مودی سرکار کے اچانک پاکستان دوروں سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں کچھ بہتری کی علامت سمجھا جا رہا تھا لیکن ان پر بھی پاکستان میں موجود اہم لوگوں کو اعتراض تھا ان کا موقف تھا کہ پاکستان بھارت سے اتنے تعلقات استوار نہ کرے کیونکہ بھارت کا ماضی تسلی بخش نہیں ہے لیکن حکومت پاکستان نے اس موقف کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے بھارت سے تعلقات استوار رکھنے کا سلسلہ جاری رکھا یہ حقیقت ہے کہ پاکستان نے بھارت کو ہمیشہ مثبت جواب دیا مگر بھارت کی طرف سے کبھی بھی خیر کی خبر نہیں آئی اور بھی خیر کی توقع نظر نہیں آ رہی کیونکہ ہندو ذہنیت اسی مقام پر کھڑی ہے جہاں قیام پاکستان کے وقت کھڑی تھی اگر اس میں تبدیلی آنا ہوتی تو قیام پاکستان کے بعد آ جاتی مگر بد قسمتی سے ایسا نہ ہو سکا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے،اس کا حالیہ بین ثبوت نئی دہلی میں پی آئی اے کے دفتر پر ہندو انتہا پسند تنظیم بجرنگ دل کا حملہ ہے یہ کوئی دیہات میں واقعہ رونما نہیں ہوا بلکہ بھارت کے مرکز نئی دہلی میں ہو اکہ درجنوں انتہا

پسند آئے اور انہوں نے دفتر میں گھس کر طوفان بد تمیزی برپا کر دیا، کمپیوٹر توڑ دیئے پاکستان کے خلاف نعرے بازی کی گئی عملے پر تشدد کیا گیا یہ سب کچھ دن دہاڑے ہوا اور مودی سرکار تماشا دیکھتی رہی صاف ظاہر ہے کہ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ مودی سرکار دہشت گردوں کو ہلا شیری دیتی رہی کہ کرو کاروائی مودی ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ حالیہ نئی دہلی حملے کے بعد جو ردعمل آیا ہے اس پر بھی حکومت پاکستان کو غور کرنا چاہیے۔ پاکستان بھر سے دینی، سیاسی سماجی، مذہبی جماعتوں کے قائدین کا کہنا ہے کہ بجرنگ دل دہشت گرد تنظیم سمیت سب دہشت گرد تنظیموں کو لگام ڈالے، پی آئی اے کے دفتر پر حملہ میں مودی سرکاری کی آشیر باد شامل ہے۔ بھارت نے دہشت گردوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے پاکستان سے مطالبہ کرنے سے پہلے بھارت بھارتی دہشت گردوں کو لگام دے انتہا پسند ہندو تنظیم بجرنگ دل کا پی آئی اے کے دفتر پر حملہ اور مودی حکومت کا تماشا دیکھتے رہنا اس امر کا بین ثبوت ہے کہ اس واقعہ میں مودی سرکار براہ راست ملوث ہے۔ پاکستان نے بھارتی شک پر پاکستان میں کاروائی کرکے مثبت اقدام کئے مگر ہندوستان نے اس کے جواب میں پی آئی اے کے دفتر پر حملہ کرکے دہشت گردانہ جواب دیا اس کاروائی کے بعد حکومت پاکستان کی آنکھیں کھل جانی چاہیں کہ بھارت کبھی بھی پاکستان کا مخلص دوست نہیں ہو سکتا۔ ہندو ذہنیت کو سمجھتے ہوئے حکومت پاکستان بھارت سے اس کی ذہنیت کے مطابق اس سے تعلقات قائم کرے۔ ہندوستان خود دہشت گردوں کی سپورٹ کر رہا ہے پاکستان کے

اندر بھارتی خفیہ ایجنسیوں کی کاروائیاں کسی سے پوچھیدہ نہیں ہیں۔یہ بھی کہا جارہا ہے کہ پاکستان کو چاہیے کہ اپنے ایٹمی پاور ہونے کا بھرم تو رکھے اور بھارت کے سامنے لیٹنے کی بجائے.برابری کی بنیاد پر تعلقات استوار کرے۔ایک دینی جماعت کے لیڈر کا کہنا ہے کہ پاکستان کو چاہیے کہ کفار سے تعلقات استوار کرنے کی بجائے امت مسلمہ کو یکجا خلافت قائم کرکے)کیا جائے تمام وسائل امت ایک جگہ جمع کرکے امت کو اس کے فوائد) پہنچائے جائیں ایسا کرنے سے نان سٹیٹ عناصر کو وجود ختم ہوجائے گا امت انتشار و خلفشار سے بچ جائے گی اور خلافت کے اہم ترین دینی فریضے کے ٹائٹل کو کوئی پھر استعمال کرکے امت کو نت نئے مسائل سے دوچار نہیں کرسکے گا۔

بھارت کے رویے پر مبصرین کا کہنا ہے کہ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ بھارت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرے اور واضح پیغام دے کہ پاکستان ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف ہے اور اسے روکنا چاہتا ہے مگر بھارت کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا طرز بدلے بھارت میں موجود بجرنگ دل، شیوسینا، ویشوا ہندو پریشد، راشٹریہ سیوک سنگھ پارٹی ودیگر درجنوں انتہا پسند، دہشت گرد عناصر اور تنظیموں کے خلاف کاروائی کرے اور دنیا کو اپنی کارکردگی دکھائے ،صرف پاکستان سے بھارت کا مطالبہ کسی صورت درست نہیں ہے اور پاکستان کا اس کے سامنے سرنڈر کردینا ملکی وقار لکاجنازہ نکالنے کے

مترادف ہے۔ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بھارت نے اگر اپنا رویہ نہ بدلا تو پاک بھارت تعلقات کسی صورت بہتر نہیں ہو سکتے تعلقات میں بہتری لانے کیلئے غم وغصہ کی کیفیت ختم کرنا ہوگی اس کیلئے سب سے پہلے بھارت کا فرض ہے کہ وہ کشمیر سے اپنا غاصبانہ تسلط ختم کرکے کشمیریوں کو ان کی مرضی کے مطابق جینے کا حق دے اگر بھارت یہ سمجھتا ہے کہ کشمیر کی بغیر معاملات حل ہو جائیں گے ایسا کبھی نہیں ہوگا دونوں ملکوں میں تناؤ کا ختم ہونا ناممکن ہے۔

کریمینل بچاؤ مہم نا منظور

دنیا کا قانون ہے کہ جو بھی جرم کرے اس کو سزا دی جائے ، مہذب معاشروں میں مجرم کا حمایتی بھی مجرم ہی سمجھا جاتا ہے، نبیٔ کریم ﷺ نے عالمگیر مہذب معاشرہ تشکیل دینے ،انصاف کے بول بالا کیلئے بلا تفریق سزائیں دیں تو عرب میں سب انسان قانون کی نظر میں اس قدر ایک ہو گئے کہ جب قبیلہ بنو مخزوم کی عورت نے چوری کا ارتکاب کیا اور آپؐ کا متنبہ زید بن حارثؓ سفارش لیکر گئے تو آقا کریم ﷺ نے فرمایا اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے گی تو اس کا بھی ہاتھ کاٹا جائے گا۔ یہ تھا مہذب معاشرے کا قیام ۔۔۔۔ لیکن اب آئین ،اصول اور قانون من پسند ، منظور نظر، محبوب لوگوں کیلئے بدلنا کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے ۔جب کوئی پاکستانی سیاستدان قانون کی گرفت میں آئے گا تو اسے پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں نظریہ ضرورت ،ترمیم کا نشتر لگاتے ہوئے اسے بچا لیا جائے گا ،چور دروازے بنا دیئے گئے ہیں اب مہذب معاشرے کی تعریف بدل گئی ہے ،جو با اثر جرم کرے گا اسے زمانہ جاہلیت کے نام نہاد مہذب معاشرے کی طرح باوقار شہری بنا کر پیش کیا جائے گا کیونکہ بااثر خاندان، ملک کے کرتے دھرتے ، جمہوریت پال ان کے ساتھ ہیں جو قانون میں من پسند ترمیم کرکے انھیں بچالیں گے ۔

صوبہ سندھ کی حکومت نے جس طرح سرعام ایک مجرم کی حمایت کی سب کے سامنے ہے رینجرز نے شب وروز محنت کرکے شہر قائد کو امن بخشا،سب اداروں کی تحقیقاتی رپورٹس ڈاکٹر عاصم کو مجرم قرار دے چکیں مگر صرف منظور نظر شخص ڈاکٹر عاصم کو بچانے کیلئے پہلے رینجرز کو پہلے اختیارات دینے سے گریز کیا گیا پھر محدود اختیارات دیئے گئے اب ڈاکٹر عاسم کو بچانے کیلئے کریمینل پرسیکیوشن بل میں ترمیم کردی گئی۔بل کے متن کے مطابق صوبائی حکومت انسداد دہشت گردی سمیت کسی بھی عدالت میں زیر سماعت مقدمہ ختم کرسکتی ہے اور اسے ملزم کے خلاف الزام واپس لینے کا اختیار بھی ہوگا ۔اپوزیشن جماعتوں نے بل کی کاپیاں پھاڑ دیں اور اسپیکر ڈائس کے سامنے آکر شدید احتجاج ریکارڈ کروایا لیکن سائیں سرکار کب سنتی ہے ؟کیونکہ اکثریت کا جن ان کے بوتل میں بند ہے انھیں سیاہ وسفید کرنے کا حق دے دیا گیا ہے جس کی سند آئین الہیٰ قرآن سنت رسولؐ اور انسان ساختہ آئین پاکستان میں بھی کہیں نہیں۔قوم استفسار کررہی ہے، کہ کیا حکومت کو آئین، قانون سے بغاوت کا اختیار ہے ؟بالکل نہیں تو پھر سرعام ایسا کیوں ہو رہا ہے ؟یہ سلسلہ کب بند ہوگا ؟ن لیگ کی وفاقی حکومت نے چپ کا روزہ کیوں رکھا ہے ؟

سندھ حکومت ایسا کرکے کن کن لوگوں کو بچانا چاہتی ہے اس کی تفصیل اہل علم لوگوں کو خوب معلوم ہے۔بل میں ترمیم صرف ڈاکٹر عاصم کیلئے نہیں ہو رہی

بلکہ بہت سے بااثر لوگوں کو بچانے کیلئے ہو رہی ہے ملک میں جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا معاملہ ہو رہا ہے۔اس ترمیمی بل کے کیا نتائج برآمد ہوں ؟

یہ بات ساری دنیا جانتی ہے کہ ظلم کے حکومت تو چل سکتی ہے مگر نا انصافی پر مبنی حکومت نہیں چل سکتی۔اسوقت دنیا ظلم اور ناانصافی سے بھر چکی ہے،اسلام کی قدر ومنزلت ،اللہ ورسولؐ کا خوف دلوں سے نکل کر دنیاوی خداؤں کا خوف مسلط ہوگیا ہے ۔قانون کو صرف غریبوں کیلئے قابل عمل سمجھا جا رہا ہے۔اہل فکر احباب پریشان ہیں کہ پاکستان کس ڈگر پر چل نکلا ہے،ہر قسم کی ظلم نا انصافی سرعام ہو ری ہے کوئی پوچھنے والا نہیں ،بلکہ سب اس کی حمایت میں ہیں۔ن لیگ کی حکومت نے فرینڈلی اپوزیشن بچانے کیلئے سونے کا چمچہ لے کر چیئرمین کی سیٹ پر براجمان ہونے والے صاحبزادۂ بے نظیر صاحبہ بلاول بھٹو زرداری کے دو بیانات پر ہی گھٹنے ٹیک دیئے جو کہ ساری قوم کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔سندھ حکومت اس ترمیمی بل اور ن لیگ اور اس حامیوں کی پر سرار خاموشی کے اثرات ملک بھر کی حالت پر پڑیں گے سب سے برا اثر نیشنل ایکشن پلان پر پڑے گا اب لوگ انگلیاں اٹھا رہے ہیں کہ عام لوگوں کو ہزاروں کی تعداد میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت گرفتار کرکے سزائیں دی جارہی ہیں جن کا تعلق غریب گھرانوں سے ہے جبکہ ایسے ہی جرائم ڈاکٹر عاصم سے سرزد ہوئے دہشت گردوں کا سہولت کار ثابت ہوگیا اس کیلئے چور دروازہ کیوں رکھا گیا ہے ؟ قوم کا یہ بھی

کہنا ہے کہ ن لیگ کی خاموشی بھی مجرم کے ساتھی ہونے کے مترادف ہے۔دھرے معیار کے بانیوں میں جہاں پی پی کا نام آئے گا وہاں ن لیگ کا ذکر خیر بھی ضرور آئے گا۔

بہر کیف ترمیمی بل پی پی نے سینہ زوری کے ساتھ پاس کروالیا گیا ہے جس سے بہت سے پی پی کے منظور نظر یا حمایتی کریمینل ،دہشت گرد عناصر کو ریلیف ملے گا سب سے پہلا فائدہ ڈاکٹر عاصم کو ملنے والا ہے اس کی رہائی کی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں کسی بھی وقت ان کی رہائی کی خبر آ سکتی ہے۔انصاف پسند طبقات مطالبہ کر رہے ہیں کہ پاکستان کے ارباب اقتدار اس چور دروازے کو بند کرنے کیلئے عملی اقدام کریں وگرنہ پاکستان میں جنگل کے قانون کا راج سمجھا جائے گا قانون کو جو بھی اپنی مرضی سے اپنے گھر کی لونڈی بنالے گا یہ گھٹیا ترین سلسلہ بند ہونا چاہیے۔اگر یہ بند نہ ہوا تو کریمینل عناصر کو تحفظ دینے میں پی پی اور ن لیگ صف اول میں شمار کی جائیں گی۔

اگر قوم اس بدترین تنزلی سے چھٹکارہ حاصل کرنا چاتی ہے تو کرپٹ لیڈر کرپٹ نظام کیلئے جدوجہد کرنا ساری قوم پر فرض عین ہے ،دیکھتے ہیں قوم اس فرض کو ادا کرنے کیلئے کب عزم صمیم لئے نکلتی ہے۔

باچا خان یونیورسٹی میں دہشت گردی

درسگاہیں پھر خون سے رنگین ہوگی ہیں پہلے آرمی سکول میں معصوم طلبہ وطالبات کے ساتھ خون کی ہولی کھیلی گئی اب سال سے کچھ زیادہ ایام کے بعد باچا خان یونیورسٹی میں فروغ علم کیلئے آئے ہوئے طلبہ واساتذہ کو شہید کردیا گیا۔چارسدہ میں واقعہ یونیورسٹی میں چار اسلام اور پاکستان کے دشمن درندہ صفت چار عناصر گھس آئے جنھوں نے طلبہ وطالبات پر حملے کردیئے جس کے نتیجے میں 20اساتذہ وطلبہ جام شہادت نوش فرما گئے اور متعدد زخمی ہوئے پاک آرمی کے جوانوں نے مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قلیل وقت میں انسانیت دشمنوں کو انجام سے دوچار کردیا۔اس سانحہ نے قوم کو ایک بار پھر غمگین کردیا ہے ہر ایک دل غمزدہ ہے کہ طلبہ وطالبات حصول علم کیلئے ادارے میں آئے مگر انھیں بے دردی سے شہید کردیا گیا یہ کھلی درندگی ہے اور اسلامی تعلیمات کے خلاف عمل ہے۔ساری قوم ایسی دہشت گردی کے خلاف یکجاویک کالب ہے۔ملک پاکستان میں ایسے عناصر کے ساتھ کوئی گنجائش نہیں ان کے ساتھ کوئی رعائیت نہیں ہونی چاہیے جو بے گناہوں کا خون بہاتے ہیں۔یہود وہنود نے جب اپنی جنگ کمال چالاکی سے مسلم دنیا کی طرف دھکیلی تو مسلم دنیا کو اس کا ادراک ہی نہ ہو پایا یا نہ جانے کیا ہوگیا تھا مسلم دنیا کی اب صورت حال یہ ہو گئی ہے کہ ہم اس جنگ میں اس قدر پھنس گئے کہ اب ہماری جنگ بن کر رہ گئی

ہے کیونکہ ہمارے معصوم بچوں کا خون ہو رہا ہے ہماری املاک ،ممالک تباہ ہو رہے ہیں مسلم دنیا دہشت گردی کے نشانے پر ہے اور ایک ہی نام ہمیشہ سے استعمال ہو رہا ہے ۔لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہود ہنود ،گائے کا پیشاب پینے والا ہندو بنیا اب بھی ہماری جڑیں کاٹنے کیلئے اسی طرح سرگرم عمل جیسے پہلے تھا انسانیت سوز حملوں میں انھیں کلین چٹ دینا سراسر حماقت ہوگی۔ کیونکہ امت مسلمہ مرحومہ کے خلاف شر کے تمام خرے یہیں سے نکلتے ہیں ۔جب سے پٹھان کوٹ کا حملہ ہوا ہے تب سے بھارت کی مودی سرکار پاکستان کے خلاف سرگرم عمل ہے بھارتی اعلیٰ عہدیدار نے پاکستان کو سنگین نتائج کی دھمکیاں اپنے سونے والے کمرے میں نہیں دیں تھیں بلکہ سرعام پریس کانفرنس میں دیں تھیں ہم سمجھتے ہیں عالمی گریٹ گیم کے مطابق دنیائے شر بھارت کو استعمال کر رہا ہے تاکہ پاکستان کو مفلوج کر دیا جائے ،باچا خان یونیورسٹی پر حملہ بھی انہی قوتوں کی کارستانی ہے اس پر مزید تحقیقات کی ضرورت ہے۔جس کا مقصد پاکستان کی دینی ومذہبی قوتوں کے گرد گھیرا تنگ کرنا ہے۔آرمی سکول حملے کے بعد دینی قوتوں پر جس طرح برا وقت آیا پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا۔اب باچاخان یونیورسٹی پر حملے کا نزلہ سیکولر،اسلام دشمن دینی قوتوں کی طرف ہی کریں گے ۔لیکن یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ پاکستان کی تمام دینی قوتیں دہشت گردی ،بے گناہوں کے قتل عام کے خلاف ایک ہی موقف اختیار کئے ہوئے ہیں ،حکومت کو چاہیے کہ اسلام دشمنوں کے ایجنڈے کو سمجھے دینی قوتوں کو دیوار سے لگانے کی

بجائے اپنے اصل دشمن کا ادراک کرتے ہوئے ان کے خلاف کاروائی عمل میں لائے ۔پاکستان کی سیاسی قوتوں کا کہنا ہے کہ پاکستان کو بھارتی وزیر داخلہ کی گرفتاری کا مطالبہ کیا جانا چاہیے کیونکہ انہوں نے پاکستان کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں تھیں ۔

باچا خان یونیورسٹی پر حملے کے غم میں پاکستانی قوم یوم سوگ منارہی ہے پاکستان کے سرکاری اداروں کے ساتھ نجی ادارے ، تنظیمیں ، طلبہ تنظیمیں یوم سوگ منارہی ہیں یہ سوگ تین سے چار دن تک جاری رہے گا شہداء کیلئے دعائے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعائیں کی جائیں گی قومی پرچم سرنگوں رہیں گے پہلے روز اسلامی تحریک طلبہ ودیگر تنظیموں نے یوم سوگ منایا ، شہید طلبہ کی جرات وبہادری کو سلام پیش کیا گیا اس موقع پر تحریک کے طلبہ قائدین نے کہا کہ شہداء کو خون رائیگاں نہیں جائے گا ، یہ حملہ علم پر حملہ ہے.بزدلانا حملے پاکستانی بہادر طلبہ کو فروغ علم سے دور نہیں رکھ سکتے ۔حملہ کرنے والے انسانیت اور علم کے دشمن ہیں،حکومت تعلیمی اداروں کا تحفظ کرنے میں ناکام ہو گئی ہنگامی بنیادوں پر عملی اقدام کئے جائیں فول پروف سیکیورٹی کے انتظامات کئے جائیں ، دشمن کو شکست دینے کیلئے اتحاد واتفاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔حالیہ بدامنی اسلام سے دوری کا نتیجہ ہے ۔قوم فروغ علم اور تعلیمی اداروں کے تحفظ کیلئے رضاکارانہ کردار ادا کرے

دشمن کا یاد رکھنا چاہیے کہ پاکستانی قوم شہادتوں سے گھبرانے والی نہیں، شہادت، مومن کی زندگی کا مقصد ہوا کرتا ہے۔

قارئین کرام! باچا خان یونیورسٹی حملہ کے بعد پاکستان سمیت دنیا بھر میں دہشت گردی کے خلاف جدوجہد کرنے کے عزم میں تقویت ملے گی۔ مسلم دنیا کو چاہیے کہ دہشت گردی کے اصل محرکات کو جان کر امت مسلمہ کے خلاف کھیلی جانے والی بھیانک خون کی ہولی کا سلسلہ بند کرانے کیلئے مضبوط بنیادوں پر عملی اقدام کئے جائیں تاکہ مسلم دنیا کو دہشت گردی کی عفریت سے نجات مل سکے۔ عارضی طور پر واقعہ کے وقت جذباتی بیانات، سرسری اقدام یقیناً ناکافی ثابت ہوئے ہیں اسی لئے ابھی تک دہشت گردی کا تسلسل ابھی تک جاری وساری ہے اگر مستقل مضبوط بنیادوں پر دشمن کا ادراک کرکے عملی اقدام کئے جاتے تو آج یہ واقعہ نہ ہوتا۔ ہماری اس سلسلے میں آرائے یہ ہے کہ حکومت کو چاہیے کہ یورپ ومغرب کی پرواکئے بغیر ملک میں ترجیحی بنیادوں پر اسلامی نظام پر پا کرے اور اسلامی قوانین کے مطابق مجرمین کو سزائیں دی جائیں اگر ایسا ہوجاتا ہے تو جرم نہ ہونے کے برابر ہوجائیں گے آج دہشت گردی کا ناسور اس لئے بڑھتا ہی جارہا ہے کہ انسان نے رحمان کے نظام، قوانین سے منہ موڑ لیا ہے اور اسے اپنے لئے ضروری خیال نہیں کیا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی فطرت کا سب سے زیادہ ادراک اس کے خالق اللہ تعالیٰ کو ہے اللہ تعالیٰ کا نظام اور قوانین ہی انسان

کی فطرت کے مطابق ہیں جو انسان کو جرائم کی دنیا سے بچا سکتے ہیں آج مسئلہ یہ ہے کہ جب مسلمان اپنی ریاستوں میں اللہ تعالیٰ کے نظام اور قوانین کی بات کرتے ہیں تو سیکولر عناصر اور عالم کفر میں یک دم زلزلے کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ایک خوف ہیجان مسلط کر دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نظام، قوانین رائج ہو گئے تو پتا نہیں کیا، ہو جائے گا؟ کیا ہو گا دنیا والو! یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا نظام، قوانین رائج ہونے سے دنیا جنت نظیر وادی بن جائے گی، سعودی عرب میں حدود اللہ کا نفاذ ہے تو ساری دنیا سے جرائم کی شرح یہاں ہی کم ترین درجے پر ہے۔یہ تو تھی ہماری جو ہم نے واضح الفاظ میں رقم کر دی جس پر عمل کرنا بالخصوص پاکستان اور بالعموم مسلم دنیا پر ایسے فرض ہے جیسے ایک انسان کو مسلمان ہونے کیلئے کلمہ طیبہ پڑھ کر ایمان لانا فرض ہے۔

آخر میں ایک بار پھر ہم شہدائے باچا خان یونیورسٹی کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہوئے انسانیت سوز حملوں کی مذمت کرنے کے ساتھ ان کے خلاف تادیبی کاروائی کا حکومت پاکستان سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں اور اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ جو بھی اسلام اور پاکستان، نظریہ پاکستان کے خلاف معمولی سی سازش بھی کرے گا تو ہم مسلمان اور پاکستانی ہونے کے ناطے ان کے خلاف اپنی جان مال اولاد قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔اور ہر حال میں اسلام اور پاکستان زندہ باد کا نعرہ فضاؤں میں بلند رکھیں گے۔

تعلیمی اداروں کی سیکیورٹی فول پروف بنائی جائے

باچا خان یونیورسٹی پر حملے کے بعد گورنمنٹ کو تعلیمی اداروں کی حفاظت کا مسئلہ درپیش آگیا ہے ،آرمی پبلک سکول پشاور اور باچا خان یونیورسٹی پر حملوں نے تعلیمی اداروں کی سیکیورٹی پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے آرمی سکول کے بعد حکومت نے کچھ اقدام کئے مگر انھیں ادھورا چھوڑ دیا گیا اب باچا خان یونیورسٹی کے بعد مزید تعلیمی اداروں پر حملوں کا خطرہ بڑھ گیا ہے تعلیمی اداروں کی سیکیورٹی حکومت کے لئے ایک بڑا چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے صوبائی حکومتیں سیکیورٹی کے حوالے سے ہاتھ کھڑی کرتی نظر آرہی ہیں ۔ان کا کہنا ہے کہ حکومت تمام تعلیمی اداروں کو سیکیورٹی فراہم نہیں کر سکتی۔دوسری طرف اسلامی تحریک طلبہ ،اسلامی جمعیت طلبہ ،جے ٹی آئی س،ف،ایم ایس ایم،ایم ایس ایف،اے ٹی آئی سمیت پاکستان کی تمام طلبہ تنظیموں کا مطالبہ ہے حکومت تعلیمی اداروں کی سیکیورٹی کو یقینی بنائے اگر اب کوئی سانحہ کسی بھی تعلیمی ادارے میں رونما ہوا تو اس کی ذمہ دار حکومت ہوگی ،حکومت سیکیورٹی فراہم کرکے اپنا اولین فرض ادا کرے۔

سرکاری تعلیمی اداروں کی سیکیورٹی کا مسئلہ حکومت نے اپنی مدد آپ کے تحت کرنا ہے سرکاری تعلیمی اداروں میں بہت سے ایسے ادارے ہیں جن کی دیواریں،

تک نہیں ،اگر ہیں تو بہت چھوٹی ہیں ملک دشمن عناصر کسی بھی وقت کچھ بھی کر سکتے ہیں ۔حکومت کو چاہیے کہ سرکاری اداروں کو تحفظ فراہم کرنے کے سلسلے میں سب سے پہلے ان کی باؤنڈری والز کو اتنا اونچا کروائے کہ کوئی اسے پھلانگ نہ سکے ۔ سیکیورٹی گارڈز کا مناسب تعداد میں رقبے کو مد نظر رکھ کر تعین کیے جائیں ۔بہت سے ادارے ایسے ہیں جن کا رقبہ بہت بڑا ہے جیسے پنجاب یونیورسٹی ودیگر تو ایسے اداروں کو سیکیورٹی اہلکار اتنی ہی زیادہ تعداد میں فراہم کئے جائیں جتنی ضرورت ہے وقت پاس کرنے کیلئے کاغذی کاروائی نہ کی جائے ۔ سیکیورٹی اہلکاروں کے پاس جدید اسلحہ ہونا چاہیے جو بوقت ضرورت چل بھی سکے ۔ سیکیورٹی کے حوالے سے پرائمری ،مڈل اداروں کی سیکیورٹی منصوبہ بندی ایسے کی جائے کہ ننھے بچے خوفزدہ نہ ہوں اکثر یہ سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ بچے اسلحہ سکولز میں دیکھ کر خوف زدہ ہوئے ہیں لہٰذا بنیادی اداروں میں سیکیورٹی خفیہ ہونی چاہیے ۔

سیکیورٹی کے حوالے سے نجی تعلیمی اداراوں کا ہمیشہ سے یہ مسئلہ رہا ہے کہ وہ اس کمی کو پورا نہیں کر پائے کیونکہ ان میں سے اکثریت تعلیمی ادارے کم وسائل کے حامل ہیں جو معمولی سیکیورٹی انتظام بھی نہیں کر سکتے فول پروف تو دور کی بات ہے ۔ بالفاظ دیگر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ اکثر گلی محلوں میں کھلے نجی تعلیمی ادارے جو فروغ علم میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں ان کے پاس

سیکیورٹی کے وسائل بالکل نہیں ہیں کیونکہ وہ کرائے کی بلڈنگز میں قائم ہیں اور اپنا خرچہ ہی بڑی مشکل پورا کر رہے ہیں۔اسی لئے پرائیویٹ اداروں کی ایسوسی ایشنز کا کہنا ہے کہ حکومت فول پروف سیکیورٹی کیلئے نجی تعلیمی اداروں کے ساتھ تعاون کرے۔نجی اداروں کو فری اسلحہ اور لائسنس فراہم کئے جائیں اسلحہ لائسنس کے حوالے سے گذارش ہے کہ کمپیوٹرائزڈ اسلحہ برانچ کو تیز کام کرنے کی ہدایات کی جائیں کیونکہ پچھلے سال سے جمع کروائے گئے پرانے لائسنس ہولڈرز کو ابھی تک اسلحہ لائسنس جاری نہیں کئے گے تو اسلحہ برانچ تعلیمی اداروں کو نئے لائسنس کیسے جاری کرے گے؟ اور منظم سیکیورٹی کیلئے گورنمنٹ رضا کار بھرتی کرے اور ان کو ہنگامی بنیادوں پر ٹریننگ دی جائے جو سکولز کو دیئے جائیں ان رضاکاروں کی نصف تنخواہ حکومت خود قومی خزانے سے ادا کرے اور نصف ادارے خود ادا کریں ایسا کرنے سے تعلیمی اداروں کا تحفظ کافی حد تک صحیح ہو جائے گا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگر حکومت نے روایتی طرز عمل کا مظاہرہ کیا کہ نجی تعلیمی ادارے اپنا سیکیورٹی نظام خود اپنی مدد آپ کے تحت کریں اور جو ادارے حکومت کے سیکیورٹی معیار پر پورا نہ اتریں انھیں بند کرنے کی دھمکیاں دی گئیں تو یہ کسی صورت درست نہیں ہوگا۔کیونکہ یہ اقدام غریب کیلئے ہی تعلیم کے دروازے بند کرے گا کیونکہ مہنگے تعلیمی ادارے تو اپنا سیکیورٹی

انتظام کرلیں گے سستے گلی محلوں کے تعلیمی ادارے بند ہو جائیں گے تو غریب کے بچوں کو دو سو، تین سو روپے میں تعلیم کون دے گا حکومت سستے نجی تعلیمی ادارے بند کرنے کے اصول سے مہنگے تعلیمی اداروں کی اجارہ داری قائم ہو جائے گی اور سرکاری تعلیمی ادارے کم ہونے کی بناء پر غریب کا بچہ وسائل نہ ہونے کی بناء پر تعلیم سے محروم ہو جائے گا۔ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جب حکومت نے چند ماہ پہلے نجی تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن کا نیا طریقہ کار وضع کیا تو متوسط طبقہ کے تعلیمی ادارے اس کی زد میں آ گئے محکمہ تعلیم ان اداروں کو بھی نوٹسز جاری کر رہا ہے جنھوں نے دو سے تین سال پہلے فائل مکمل کر کے ڈی ای او آفس میں جمع کروا دی تھی۔ اب بھی دو سو تعلیمی ادارے نئے طریقہ رجسٹریشن کے پراسس میں ہیں مگر ان کی کمیٹیاں ابھی تک ورٹ ہی نہیں کر پائیں پرائیویٹ سکولز کی تنظیموں کی طرف سے مطالبہ سامنے آیا ہے کہ پرانا رجسٹریشن کا طریقہ بحال کیا جائے نیا طریقہ قبول نہیں کیونکہ اس سے تعلیمی اداروں کا نقصان ہو رہا ہے جب کہ مہنگے تعلیمی ادارے اس سے بچ گئے اب سیکیورٹی کے مسئلہ پر بھی حکومت نے اگر کچھ نہ کیا تو نتیجہ صفر ہی رہے گا۔ حکومت کو چاہیے کہ کوئی بھی قانون وضع کرتے وقت درجہ بندی کے اصول کو مد نظر رکھے اور آسان، عام فہم طریقہ وضع کرے تاکہ تناؤ کی کیفیت پیدا نہ ہو۔ اگر حکومت نے ہماری تجاویز پر غور کیا تو سیکیورٹی کا مسئلہ حل ہو جائے گا اور قوم کے بچے کسی نہ کسی حد تک محفوظ ہو جائیں گے۔

آزادیٔ کشمیر کیسے ممکن ہے؟

برصغیر پر مغلوں کی حکومت 1586 سے 1752 تک رہی اس کے بعد 1752 سے تک یہاں پر سکھوں کی حکمرانی رہی 1819 سے 1846 تک انگریز کی 1846 حکمرانوں کا دور ہے اس دور میں کشمیر کو سکھوں ڈوگروں سے انگریزوں نے 75 لاکھ شاہی نانک سکھوں کے عوض خریدا، سو سال تک ڈوگروں نے اہل کشمیر پر ہوا کے علاوہ سب چیزوں پر ٹیکس عائد کردیا13 جولائی 1931 کو 22 کشمیری نوجوانوں کو بے دردی سے شہید کردیا گیا جس کے باعث برصغیر کے مسلمان بہت زیادہ غمگین ہوئے لاہور سے اس واقعہ کا شدید رد عمل ظاہر ہوا۔اہلیان لاہور کی طرف سے کشمیریوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا قیام کیا گیا جس کے سربراہ ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ مقرر کئے گئے تھے آل انڈیا مسلم لیگ نے اس کمیٹی کی حمایت کا علان کیا ۔قائدِ اعظم نے 1936 اور 1944 کو کشمیر کے دورے کئے۔ 1945 کو نہرو نے کشمیر کا دورہ کیا تو اس دوران کشمیریوں نے نہرو پر جوتوں کی بارش کردی جو اس امر کا اظہار تھا کہ کشمیری مسلمان ہندوؤں کے ظلم سے تنگ تھے اور انھیں بطور حکمران پسند نہیں کرتے تھے معاہدہ تاشقند، شملہ، اعلان لاہور جیسے معاہدوں پر اقوام متحدہ کی قراردادوں پر بھی بھارت نے عمل نہ کیا بلکہ دریائے جہلم، دریائے چناب، دریائے نیلم پر ڈیم بنائے گئے تاکہ کشمیر اندھیروں میں ڈوب

جائے بھارت کی دراندازیوں، ظلم وستم سے تنگ آ کر 1940 میں تحریک جہاد کشمیر کا آغاز کیا گیا اسی سال عالمی اسلامی کانفرنس کا نعقاد بھی کیا گیا، بھارت کی 8 لاکھ فوج کشمیر میں داخل ہو کر مسلمانوں کی عزت وناموس سے کھیل رہی ہے بھارتی دہشت گردی، جارحیت کا یہ عالم ہے کہ کسی مسلمان کی کشمیر میں جائیداد اموال، کاروبار، ادارے، عزت وناموس تک محفوظ نہیں۔ بھارتی فوج جب چاہتی ہے، کشمیری نہتے مسلمانوں پر بربریت کے پہاڑ توڑنا شروع کر دیتی ہے بھارت کی سفاکیت کا یہ واضح ثبوت ہے کہ گذشتہ 30 سالوں کے دوران 1 لاکھ کشمیری مسلمان کشمیر کاز کے لئے جام شہادت نوش کر چکے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں بے گناہ کشمیری مسلمان ہمیشہ کیلئے معذور ہو چکے ہیں برطانوی لندن ٹائمز کے مطابق 10 اکتوبر 1947 تک مہاراجہ ہری سنگھ نے 2 لاکھ 37 ہزار مسلمانوں کو جموں وکشمیر میں شہید کیا گیا اس ظلم وبربریت میں جہاں بھارت کی سفاکیت کا عنصر موجود ہے وہاں ہی اقوام متحدہ کے منافقانہ رویے کا بھی بے حد عمل دخل ہے کہ آج تک بھارت اقوام متحد کی کسی قرار داد کو کسی کھاتے میں لانے کے لئے تیار نہیں ہوا کیونکہ کہ اقوام متحد کے کرتے دہرتے بھارت کی پشت پر کھڑے ہیں اور یہی لوگ مسلہ کشمیر حل کروانے کی دلی طور پر مخلص ہی نہیں ہیں اسی لئے تو بھارت اقوام متحدہ کی قراردادوں کو ردی کی ٹوکری میں پھینکتا جارہا ہے اور اقوام متحدہ ہمیشہ سے مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔ جس کے باعث مسلمانوں میں کشمیری مسلمانوں کی عزت وناموس بچانے کا داعیہ پیدا ہوا تو

کشمیری نوجوان میدان جہاد میں کود پڑے جذبہ جہاد سے سرشار ان نوجوانوں نے بھارتی فوج کو دیوار کے ساتھ لگا کر رکھ دیا اپنی جان بچانے کے لئے بھارت نے واویلا کیا تو عالمی دباؤ کے بعد ان جہادی قوتوں پر پابندی لگا دی گئی مگر نام نہاد منصفوں نے کشمیری مسلمانوں کیسی آزادی کی بات نہیں کہ اس پر کشمیری مسلمان اور عالم اسلام ان دہرے معیار کے حامل متعصب رہنماؤں سے سوال کرنے کا حق رکھتا ہے کہ جب بھارت کشمیری مسلمانوں پر ظلم کرتا ہے تو تب اقوام متحدہ پاکستان کے پرزور مطالبے کے باوجود بھارت کی جارحیت کا نوٹس کیوں نہیں لیتا؟؟؟؟ اس دہرے معیار کے باعث بصیرت مسلم رہنماؤں کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ غیر مسلموں کا نمائندہ پلیٹ فارم ہے جہاں مسلم کشی اور تحفظ غیر مسلم کے فیصلے ہوتے ہیں ۔۔۔اسلامی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ اگر سکاٹ لینڈ میں ریفرنڈم ہو سکتا ہے تو اقوام متحدہ کشمیر میں ریفرنڈم کیوں نہیں کرواتا؟؟؟ 5 فروری کو ہر سال دنیا بھر کے مسلمان کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کے لئے یوم کشمیر مناتے ہیں اس سلسلے میں دنیا بھر کے مسلمان کشمیریوں کے حق میں لاتعداد جلوس، ریلیاں نکالتے ہیں ، جلسے ،کانفرنسز، سیمینارز کا اہتمام کرتے ہیں نصف صدی سے زائد عرصہ گزر گیا پاکستان کو آزاد ہوئے اور کشمیریوں کے حق میں صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے مگر (نام نہاد عالمی رہنماؤں (اقوام متحدہ

کا ضمیر ابھی تک نہیں جاگا۔۔۔ کسی نے کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے لئے عمل اقدام کرنے کی طرف توجہ نہ دی ۔مذمتی قرادردوں کے پاس کرنے، جلسے ، جلوس کانفرنسز، سیمینارز کرنے سے مسلہ کشمیر حل نہیں ہوگا کیونکہ عالمی ضمیر مسلم حقوق کے، لحاظ سے خواب غفلت میں سویا ہوا ہے کشمیر سمیت تمام عالم اسلام کے دیرینہ مسائل کے حل کے لئے مسلمانوں کے عالمی سطح پر اسلامی اقوام متحدہ (خلافت) کو بحال کرنا ہوگا جس کا قرآن کی روشنی میں ایک سربراہ ہو اس طرح امت مسلمہ کی کرنسی، مادی وروحانی وسائل، ذرائع ابلاغ ، سیاسی، معاشی، دفاعی، تعلیمی، اقتصادی، سائنسی، تہذیبی قوت ایک مرکز کے گرد جمع ہو جائے گی تب عالم اسلام جو بات کرے گا تو اس کی وقعت ہوگی کشمیر سمیت تمام کرہ ارض کے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ یقینی ہوسکے گا اسلامی اقوام متحدہ کے قیام کے بعد دیکھتے ہیں کون کرہ ارض کے کسی مسلمان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھتا ہے اس پوزیشن پر آنے کیلئے مسلم حکمرانوں کو اپنے ذاتی مفادات قربان کرکے اخلاص نیت کے ساتھ عملی میدان میں قدم رکھنا ہوگا اگر ایسا نہ ہو سکا تو مسلمان ہر سال کسی طرح یوم احتجاج مناتے رہیں گے مگر ان کے مسائل جوں کے توں ہی رہیں گے ان کا وقار آئے روز وحدت کے بغیر مجروح سے مجروح تر ہوتا ہوا دیکھ رہا ہوں اللہ تعالی مسلمان حکمرانوں کو دینی وحدت کا جلد از جلد شعور عطاء فرمائے تاکہ امت مسلمہ کو عظمت رفتہ کی شان وشوکت نصیب ہوسکے۔ ☆☆

علاج کروانا سب مشکل ترین کام

بیماری اور صحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔بزرگوں کا کہنا ہے کہ دونوں قدرت کی طرف سے نعمت ہیں۔بیماری کی حالت میں اللہ تعالیٰ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا یہ میرا بندہ اس حالت میں مجھے بھول تو نہیں جاتا، میرا شکر ادا کرتا ہے کہ نہیں۔اس لئے ایک بیمار کو چاہیے کہ اس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنا رہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرے کہ یا الٰہی بیماری نعمت ضرور ہے مگر میں کمزور بندہ اس نعمت کے قابل نہیں لہٰذا اپنے لطف و کرم کو مد نظر رکھتے ہوئے صحت والی نعمت عطاء فرماء۔اگر تو ایک بیمار بیماری کی حالت میں اللہ کا قرب حاصل کرلیتا ہے تو سمجھ لیا جائے کہ یہ اس کیلئے نعمت ہے بصورت دیگر عذاب یا اللہ کے ناراضی ہونے کی نشانی ہے۔

بیمار کی بیمارپرسی کرنے کا اسلام نے خصوصیت کے ساتھ حکم دیا ہے جس کا قرآن وسنت میں بہت زیادہ ذکر آیا ہے نبیٔ کریم ﷺ بذات خود بیماروں کی خصوصیت کے ساتھ بیمارپرسی فرمایا کرتے تھے۔جب کوئی انسان بیمار کی خبر لینے جاتا ہے تو بیماری کا بہت سابوجھ اس کے ذہن سے اتر جاتا ہے اسی لئے بیمارپرسی حقوق انسانی کا ایک اہم شعبہ ہے۔اسلام نے ارباب اقتدار کو صحت و صفائی، تعلیم، روزگار

فراہم کرنے کی بہت زیادہ تلقین کی ہے اگر یہ کہہ دیا یہ مندرجہ بالا سہولتیں اگر کوئی حوکمت عوام کو فراہم نہیں کرتی تو وہ مسلمان حکومت کہلانے کی حقدار نہیں بیتو بے جا نہ ہوگا۔آج کل علاج کروانا کتنا مشکل ہے اس کا اندازہ گذشتہ دنوں تب ہوا جب راقم کو بیماری لاحق ہو گئی تو لاہور سے کے معروف سرکاری ہسپتال (دی سروسز ہسپتال) کی ایمر جنسی میں پہنچایا گیا تو معدے میں شدید درد تھی ایمر جنسی میں آٹھ سے دس گھنٹے رہنے کے باوجود درد نہ رک سکا تو وراڈ میں داخل کروا دیا گیا۔ لیکن ہسپتال کے ڈاکٹرز اور دیگر عملہ نے بہت زیادہ تعاون کیا یعنی مثالی تعاون دیکھنے کو ملا جو قابل ستائش ہے۔ تشخیص سے پتا چلا کہ CBD میں STONES ہیں ڈاکٹرز کے پینل نے ERCP کروانے کا فیصلہ کیا تو سروسز ہسپتال کے اس شعبہ سے رابطہ کیا گیا تو متعلقہ ڈاکٹر صاحب ہی چھٹی پر تھے پھر بتایا گیا کہ شیخ زید ہسپتال لاہور سے میں اس کا انتظام ہے وہاں گئے تو انتظامیہ نے کم از کم ایک ماہ سے پہلے وقت نہ دینے کا عندیہ دے دیا، جبکہ صحت کے اعتبار سے یہ کام تین سے چار دن میں ہونا ضروری تھا اتنا انتظار نہیں ہو سکتا تھا۔پرائیویٹ رابطہ کیا تو 50 سے 60 ہزار کا خرچہ بتایا گیا جو بندہ کے بس میں نہیں تھا۔اب پی آر سفارش) کی تلاش میں ہوں کہ شائد کوئی بندہ مل جائے جو کسی سرکاری ہسپتال سے) کروانے میں راقم کی مدد کرے کیونکہ ہمارے جیسے خود مختار طلبہ تنظیم کے ERCP رہنماء اور اعزازی جذبۂ حب الوطنی کے تحت لکھنے والے کالم نگار کے پاس

پرائیویٹ علاج کروانے کیلئے ایسی سہولت کہاں دیکھتے ہیں اللہ ہمارا یہ مسئلہ کب حل فرماتے ہیں؟

قارئین کرام! یہ ہے ہمارے ملک کے شعبہ صحت کا حال کہ جہاں ایک مریض ای آر سی پی کروانے کیلئے ایک سے تین ماہ تک انتظار کرتے ہیں سنجیدہ مریض کہاں جائیں؟ کیا ایسے مریضوں کو فوری ریلیف دینا حکومت کا کام نہیں؟ یقیناً ہے تو پھر حکومت غافل کیوں ہے؟ وفاق، خادم اعلیٰ پنجاب، دیگر صوبوں وزرائے اعلیٰ کو چاہیے کہ عوام کو بنیادی سہولتیں فراہم کرنے میں اپنا کردار ادا کریں جو مسائل ہیں انھیں فوری حل کیا جائے کیونکہ فریب عوام وسائل نہ ہونے کے باعث دردبدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں ہسپتالوں کی ایمرجنسی میں تو علاج مفت ہے مگر وارڈ میں دوائی مفت کروانا ایک غریب مریض کیلئے انتہائی مشکل کام ہے کیونکہ ہسپتال انتظامیہ کے پاس حکومت کی طرف سے دیئے گے وسائل ناکافی ہیں یا کرپشن کا راج ہے۔ دونوں صورتوں میں اقدام کرنا حکومت کی ہی ذمہ داری بنتی ہے۔ جو مریض ہسپتال سے مفت ادویات کی ایل پی نہیں کروا سکتے انھیں بازار سے دوائی خرنا ہوتی ہے ہسپتال سے باہر اکثر ایسے میڈیکل سٹورز ہیں جو کئی گناہ مہنگے داموں ادویات فروخت کرکے غریب کم تعلیم یافتہ دیہاتی لوگوں کی جیبوں پر دن دیہاڑے ڈاکا ڈال رہے ہیں ان کے خلاف کوئی کریک ڈاؤن کیوں نہیں ہوتا؟ ہم اس سلسلے میں حکومت سے کہنا چاہتے ہیں کہ ایمرجنسی کی طرح

وارڈز میں داخل مریضوں کیلئے بھی مفت ادویات کی فراہمی یقینی بنائی جائے تاکہ امیروں کے ساتھ غریب بھی یکساں صحت کی سہولتوں سے فائدہ اٹھا سکیں اور حکومت غریب مریضوں کو مفت ادویات کی فراہمی یقینی بنانے اورآسان طریقہ علاج متعارف کروانے میں اپنا کلیدی کردار ادا کرے۔ایسی صورت میں ہی حکومت ایک فلاحی ریاست کا کردار ادا کر سکتی ہے اسوقت تو صحت و صفائی، تعلیم، روزگار کی فراہمی، عوام کے جان ومال کا تحفظ کرنے میں یقینی حکومت ناکام نظر آ رہی ہے اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو کرپٹ لیڈر کرپٹ نظام اپنی موت خود مرجائے گا اور غریب کی حکومت قائم ہو گئی جو مدینہ منورہ کی طرز پر حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست ہو گی۔

شرم وحیاء عام کرو۔۔۔۔۔۔شیطان ویلنٹائن ڈے کا انکار کرو

اسلام نے مسلمانوں کو ایک مکمل نظام حیات دیا ہے اسے چھوڑ کر زندگی گزارنے والے کسی قیمت پر اللہ تعالی کی رضا حاصل نہیں کر سکتے لیکن عالم کفر نے مسلمانوں کو بے راہ روی کا شکار کرنے کے لئے بے شمار ہتھکنڈے اپنا رکھے ہیں تاکہ مسلمان اسلام کے نظام حیات سے دور رہیں وہ ہر لمحہ مسلمانوں کو اسلام کی تہذیب وتمدن، اسلامی معاشرے کے فکری، عملی اقدار سے دور کرنے کے لئے مصروف عمل رہتا ہے ان ہتھکنڈوں میں ایک ویلنٹائن ڈے ہے جسے محبت عام کرنے کا نام دے کر انھوں نے مسلمانوں میں بے غیرتی، بے حیائی، عریانی، فحاشی پھیلانے کا لامتناہی سلسلہ جاری کر رکھا ہے مسلم دنیا کے اندر ہر آنیوالے نئے سال میں اس بد تہذیب، اخلاقیات سے عاری تہوار کا ناسور زہر قاتل کی طرح پھیلاتا جارہا ہے اس کے حمایتی سیکولر، دین سے نابلد لوگوں کا کہنا ہے کہ ہم تو دوسروں سے محبت کا درس دیتے ہیں معاشرے میں خوشی کا سماں پیدا کرتے ہیں ایسے لوگوں کی خدمت میں انتہائی ادب سے گذارش ہے کہ خدارا اپنی مرضی کے مطابق دین کو نہ موڑو سابقہ قومیں اسی لئے تباہ ہوئیں کہ انھوں نے آسمانی، رحمانی احکامات، قوانین، فیصلوں کو ماننے کی بجائے اپنی من مرضی کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں تو نشان عبرت بن گئیں آج ہم بھی دنیا

میں ذلت ورسوائی کا نشان بنے ہوئے ہیں تو اسی وجہ سے۔۔۔۔ اسلام نے انسانوں سے محبت کا درس ضرور دیا ہے مگر اس کے کچھ اصول وضوابط ہیں اسلام نے محرم اور نا محرم کا تصور دے کر، نا محرم سے آزادانہ تعلقات استوار کرنے، اسلام کے راستے سے ہٹ کر چھپ کر یا سرعام انسانی حوس کو پورا کرنے، عریانی، فحاشی پھیلانے والوں کو عذاب شدید کا مستحق قرار دیا ہے اسلام تو کہتا ہے کہ ہر وقت انسانوں کی قدر کرو، ان کی خدمت کرکے اللہ ورسول کی رضا حاصل کرو مگر اس کا مطلب غلط لے لیا گیا ہے نا محرم لڑکیاں، لڑکے، مرد اور عورتیں کس طرح اس دن کو استعمال کرکے معاشرے کو بے حیا اور جہنم کا گھڑا بنا رہے ہیں اسلام اس کی ہر گز اجازت نہیں دیتا اسلام کہتا ہے کہ ہر وقت اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں، بڑوں کا احترام کرو، چھوٹوں پر شفقت کرو ہم اس پر کتنا عمل کر رہے ہیں ؟ یہی اسلام کے پیش کردہ حسین اعمال معاشرے میں محبت پیدا کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں ان پر ہم مسلمان تو عمل نہیں کرتے۔ کتنے نوجوان ہیں جو اپنے بوڑھے ماں باپ، بڑوں کا حترام، چھوٹوں پر شفقت کرتے ہیں؟ صرف چند ایک باقی تو ماں باپ سے اس قدر بد تمیزی سے پیش آتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔۔۔۔ اپنے دوستوں کو اپنے ماں باپ پر اتنی ترجیح دے دیتے ہیں کہ اگر ماں باپ کبھی کسی نوجوان کی بھلائی کے لئے اسے دوست کے ساتھ کہیں جانے سے منع کریں تو نوجوان آپے سے باہر ہوجاتے ہیں اور انتہا درجے کی بد تمیزی پر اتر آتے ہیں گھر میں طوفان بد تمیزی پیدا کردیتے ہیں نبی ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ

قیامت کے قریب نوجوان اپنے ماں باپ سے زیادہ اپنے دوستوں کو اہمیت دیں گے کیا ہمارے معاشرے میں ایسا نہیں ہو رہا؟۔ہمارے معاشرے میں ایک نئی غیر اسلامی اخلاق سے عاری اصطلاح گرل فرینڈ کی رونما ہو گئی جس کا اسلام میں کہیں وجود نہیں، بلکہ اسلام کے محرم اور نا محرم پر مبنی اصول کی کھلی خلاف ورزی ہے جو سراسر اسلام سے بغاوت پر مبنی ہے مسلمان لڑکے اور لڑکیاں اس اصطلاح کی آڑ میں کیا کچھ کر رہے ہیں ؟ اسے بیان کرنا کسی غیرت مند انسان کے بس میں نہیں ۔۔۔ مسلم نوجوان نسل کو سوچنا چاہیے کہ ہمارے اس عمل کے دو بڑے نقصان برائے راست ہمیں ہو رہے ہیں ایک یہ کہ ہماری جوانی اللہ ورسول ﷺ کی احکامات کے خلاف گزر رہی ہے جس سے ہماری دنیاوی زندگی میں دلی سکون ختم اور آخرت کی ناکامی کی طرف ہم جا رہے ہیں ،دوسرا ہمارا زندگی کا بہترین دور فضول ترین کاموں میں ضائع ہو رہا ہے جوانی کے نشے میں ہمارے نوجوان طاقت ،دولت اور وقت جیسی اہم ترین،نادر چیزوں سے تہی دامن ہو رہے ہیں یہ اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمتیں ہیں جو ایک بار چلی جاتی ہیں تو واپس نہیں آتیں ،اللہ تعالیٰ نے قبر اور قیامت کے روز اپنی ان اور باقی سب لاتعداد نعمتوں کے بارے میں ہم سے استفسار کرنا ہے کہ یہ سب نعمتیں میں نے تمھیں اپنی اطاعت ،عبادت یعنی نظام و قانون الہیٰ جسموں پر نافذ کرنے کی شرط پر دیں تھیں کیا اس شرط کو تم نے پورا کیا تو اس وقت اے مسلمان نوجوانو ! تمھارے پاس کیا جواب ہوگا؟

اے نوجوانو! کسی کو پھول دینے سے محبت پیدا نہیں ہوتی بلکہ محبت کا خوشنما پھول اللہ ورسول ﷺ کی اطاعت کرنے سے معاشرے میں کھلتا ہے جس کی خوشبو ہمیشہ تروتازہ، زندہ وجاوید رہتی ہے اگر یقین نہیں تو کسی اہل علم سے اللہ ورسول ﷺ کی رضا کے لئے اسلام کا علم سیکھ اس پر عمل کر اگر تیرے جسم سے ہدایت کے گل نایاب نہ کھلیں تو پھر کہنا۔۔۔۔۔۔۔

ویلنٹائن ڈے کی تشہیر میں ہمارے حکمرانوں نے بھی کلیدی کردار ادا کیا ہے اس تہوار کی سرکاری سطح پر غیر اعلانیہ سرپرستی کرکے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو ہمارے حکمران بھی دعوت دے رہے ہیں اگر ایسا نہیں تو اپنی حکومت کو اسلامی حکومت کہہ کر سفید جھوٹ بولنے والے حکمران بتائیں کہ وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیوں نہیں کر رہے ؟اگر کر رہے ہیں تو اس کی تفصیل قوم کے سامنے لائی جائے کہ اس دن کے آنے سے پہلے قوم میں اس غلط غیر اسلامی دن کو روکنے، منع کرنے کی کتنی تشہیر کی ہے؟ ویلنٹائن ڈے کے نام پر اسلام کی شہ رگ پر تلوار چلانے والوں میں سے کتنے لوگوں کے خلاف ایف آئی آر زکاٹی ہیں؟ کتنے لوگوں کو گرفتار کیا ہے؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تاریخ کے روشن باب سے ایک ناقابل فراموش واقعہ جو ایک اسلام کی نمائندہ حکومت کا آئینہ دار ہے اسے پیش کر دیتے ہیں کہ ایک رات خلیفۂ ثانی سیدنا

عمر ابن خطابؓ گلیوں میں گشت کر رہے ہیں گشت کرتے کرتے ایک گھر کے دروازے پر پہنچتے ہیں تو اندر اسے چند لڑکیوں کی عشقیہ اشعار پر مبنی آوازیں سنتے ہیں جو اشعار میں ایک لڑکے کا نام بھی لے رہیں تھیں حضرت عمرؓ نے صبح معلومات حاصل کیں کہ اس نام کا کوئی لڑکا یہاں رہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہاں ہے سیدنا عمر ابن خطابؓ اس لڑکے کو بلواتے ہیں جب حضرت عمرؓ اس لڑکے کو دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں کہ وہ نوجوان بہت خوبصورت تھا سیدنا عمرؓ نے اس کے بال استرے سے منڈوانے کا حکم دیا جب بال منڈوائے گئے تو وہ اور خوبصورت لگنے لگا تو حضرت عمرؓ نے اس نوجوان کو مصر بھیج دیا لوگوں نے مصر بھیجنے کی وجہ دریافت کی تو آپؓ نے رات کا واقعہ دہرا کر کہا کہ اس نوجوان کا حسن بے حیائی پھیلانے کا باعث بن رہا تھا اس لئے اسے مصر بھیج دیا کہ مصر حسینوں کا ملک ہے وہاں اس کے حسن سے بے حیائی نہیں پھیلے گی۔

اے حکمرانو! یہ ہے ایک اسلام کی نمائندہ حکومت کے حکمران کا نہی عن المنکر پر عمل جو ایک مسلم ریاست کے لئے روشن چراغ کی حیثیت رکھتا ہے ،اے میرے پاکستان کے حکمرانو! کیا تمھارے پاس اسلام کا کوئی ایسا روشن چراغ ہے؟؟ ہر گز ہر گز نہیں تو پھر کیسی اسلامی حکومت ؟؟؟ ۔۔۔۔۔۔۔آج ہر عریانی، فحاشی، بے حیائی، بے دینی، تہذیب اغیار کے پروگرام کے آپ سرپرست وسربراہ ہو تو پھر مجھے یہ کہنے میں کوئی باق نہیں کہ اپنے آباء سے تمھیں کوئی نسبت ہو نہیں

سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب تک ہمارے حکمران آپ اپنا قبلہ درست نہیں کر لیتے میں یہی کہتا رہوں گا خواہ نتیجہ کچھ بھی ہو، ویلنٹائن ڈے کے حوالے سے اتنا ہی کہوں گا کہ شیطان ویلنٹائن ڈے کے روپ میں رواد ہو چکا ہے اللہ ورسول ﷺ کے ماننے والے خلقت کو شیطان سے دور رہ کر عملی طور پر نفرت کرنے کی صدا لگا رہے ہیں دیکھتے ہیں کون کون شیطان رذیل کا راستہ چھوڑ کر رحمان کے راستے پر چل کر عاشق رسول ہونے کا ثبوت دیتا ہے؟؟؟؟؟

حکمرانو! یہ پابندی اسلام سے زیادتی ہے

ایک وقت تھا جب حکومت پاکستان کی طرف سے کسی ملک دشمن گروہ یا جماعت پر پابندی لگانے کا اعلان کیا جاتا تو ہر کوئی اس کا احترام کرتا ماضی قریب میں جب عسکریت پسندوں نے بے گناہ عوام کا قتل عام شروع کیا تو سب نے ان کے کالعدم ہونے پر لبیک کہا بلکہ حکومت کی پشت پر ساری قوم کھڑی ہو گئی اب نہ جانے کیا ہوگیا ہے حکومت کو کہ پابندی لگانے پر ذرا بھی سوچ سمجھ سے کام نہیں لیتی ،حکومت پاکستان اس وقت پابندیاں لگانے کے انتہائی ضروری کام میں مصروف ہے دھڑا دھڑ پابندیاں لگائی جا رہی ہیں ان کو یہ پتا نہیں چل رہا کہ کس کس پر پابندی لگنی چاہیے اور کس کس پر نہیں، ؟بس ایک پابندی کی چھری ہے جو چلتی ہی جارہی ہے اس کے سامنے جس کا نام آتا ہے وہ پابندی کی زد میں آجاتا ہے خواہ وہ کتنا یا کتنی ہی شریف کیوں نہ ہو، اب ملک میں کن کن امور پر پابندی ہے اس کی تفصیل تو یقیناً طویل ہے مگر ضمناً ذکر کردیتے ہیں ،اسلامی پاکستان کی حمایت، سود کی مخالفت، لبرل پاکستان کی مخالف، ڈانس کرنے والوں کی مخالفت، بدکاری، بے حیائی پھیلانے والوں کی مخالفت، چور کے ہاتھ کاٹنے کا مطالبہ کرنے ،زانی کو سنگسار یا کوڑے مارنے کی حمایت، شرابی پر حد جاری کرنے کی حمایت ، قیام اسلامی نظام خلافت کا قیام تو دور کی بات نام لینے پر، قرآنی، رحمانی نظام واحکام کی

ترجمانی کرنے، اسلامی نظام تعلیم کی حمایت کرنے، سیکولر انگریززدہ نظام تعلیم کی مخالفت کرپٹ لیڈروں کے پول کھولنے، رسہ گیروں کے خلاف آواز بلند کرنے، ظالموں کے، خلاف آواز اٹھانے پر پاکستان میں مکمل پابندی ہے جو ایسا کرے گا اسے انتہا پسند، دہشت گرد قرار دے کر ایسی جگہ پہنچادیا جائے گا جہاں سے اس کی کسی کو خبر تک نہ ہوگی۔

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے خادم اعلیٰ نے تعلیمی اداروں میں تبلیغی جماعت کی تبلیغ پر پابندی لگا دی ہے۔ کیا مطلب امر بالمعروف وانہی عن المنکر کا فریضہ حکومت نے سرانجام دینا تھا اس فریضے سے حکومت نے راہ فرار اختیار کیا تو تبلیغی جماعت والوں نے اس فریضہ کو ادا کرنا شروع کردیا وہ بھی بے لوث بغیر تنخواہ کے۔۔۔۔ تبلیغی جماعت مسلمانوں کو نماز، روزے، صدقہ وخیرات، اچھے کام کرنے برے کاموں سے بچنے کی تلقین دنیا بھر میں کررہی ہے اس کے ساتھ غیر مسلم ممالک میں غیر مسلموں تک اسلام کی روشنی پھیلا رہی ہے تبلیغی جماعت کے کام پر دنیا بھر کے کسی ملک کو کوئی اعتراض نہیں۔ حتیٰ کہ امریکا، یورپ، فرانس بھی تبلیغی جماعت کو اپنے ملک میں تبلیغ کی غرض سے آنے کی اجازت دے رہے ہیں۔ لیکن نہ جانے خادم اعلیٰ پنجاب کو کس نااہل وزیر یا مشیر نے مشورہ دے دیا کہ اس بے ضرر اصلاح معاشرہ کیلئے کام کرنے والی جماعت پر تعلیمی اداروں میں جانے پر پابندی لگا دی جائے کیونکہ دہشت گردی کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

سوچنے کا مقام ہے کہ دہشت گردی تو ساری دنیا کا مسئلہ ہے ساری

دنیا نے تبلیغی جماعت پر پابندی کیوں نہیں لگائی ؟کیا ساری دنیا کے دماغ خراب ہیں اور پنجاب حکومت کا ہی درست ہے؟ایسا ہر گز نہیں ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ عالم کفر اس تبلیغی مساعی کو روکنے کیلئے پاکستان کے طاقتور صوبے سے اس کام آغاز کرنا چاہتا ہو؟ اور اس کیلئے ن لیگ کو استعمال کرنا چاہتا ہو اگر ایسا ہے تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس کام کیلئے کم از کم پاکستان کی خالق جماعت کو مسلم لیگ استعمال نہیں ہونا چاہیے اگر خدانخواستہ ایسا ہو تو سب سے بڑی بد قسمتی ہوگی،حکومت پنجاب کو چاہیے کہ وہ واضح کرے کہ تبلیغی جماعت پر پابندی اس نے کس کو خوش کرنے کیلئے لگائی ہے؟ پس پردہ حقائق قوم کے سامنے لائے جائیں۔ قوم نے تو اس پابندی کو یکسر مسترد کر دیا ہے کیونکہ نسل نو پہلے ہی دینی،اخلاقی،تہذیبی اعتبار سے تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے اگر تبلیغی جماعت پر پابندی برقرار رہی تو رہی سہی اصلاحی کاوش بھی ختم ہو جائے گی اور پاکستان کی نسل نو پنجۂ اغیار میں مزید گرفتار ہو جائے گی۔

پاکستان کی دینی قیادت کی طرف سے پرزور مطالبہ کیا جارہا ہے کہ تبلیغی جماعت کے شاندار،بے داغ ماضی کے باعث اس پر تعلیمی اداروں میں تبلیغ کرنے کے حوالے سے لگائی گئی پابندی کو فوری خاتمہ کیا جائے تاکہ نسل نو کی تربیت دینی میں تبلیغی جماعت اپنا کلیدی کرادر ادا کرتی رہے۔اس کے ساتھ ہی راقم ان جماعتوں کے رویے کی پرزور مذمت کرتا ہے جو خالصتاً فرقہ واریت کی بنیاد

پر تبلیغی جماعت پر پابندی کی حمایت کر رہی ہیں ان سے نہایت ادب سے گذارش ہے کہ ایک بے ضرر جماعت پر پابندی کا مطلب یہ ہے کہ اسلام سے کھلی زیادتی ہے۔ خوشی کے شادیانے بجانے والو! آپ کی باری بھی آنے والی ہے درجے ہیں جو مقرر کر رکھے ہیں اغیار نے جن کا صرف ہمارے ارباب اقتدار اعلان کر رہے ہیں۔اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے مسالک ازم سے بالاتر ہو کر دینی قوتوں کو اسلام کے دفاع کیلئے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا تبلیغی جماعت سے پابندی کا خاتمہ کروانا تمام مسالک کی دینی قوتوں پر فرض اول عائد ہوتا ہے۔

ایک مجلس میں ایک دینی رہنماء نے کہا تھا کہ جب تک حکومت اللہ ورسولؐ کی نمائندہ نہ ہوگی تب تک کوئی ثمر امت کو نصیب نہیں ہوسکتا کسی نے سوال کیا کہ تبلیغی جماعت کتنا اچھا کام کر رہی ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ اچھا کام ہے مگر ہماری حکومت جب چاہیے اسے ایک اعلان سے ختم کر سکتی ہے۔جب تعلیمی اداروں پر پابندی کی خبر سنی تو اس دینی رہنماء کی گفتگو یاد آ گئی کہ واقعی ہی جب تک اسلام کا عادلانا نظام عدل وقسط قائم نہیں ہو جاتا تب تک مسلمانوں سے یہ زیادتیاں ہوتی رہیں گی۔

مندرجہ بالا صورت حال کے بعد وجدان یہی کہتا ہے کہ پاکستان میں اب جھوٹ کو سچ کہنے اور سچ کو جھوٹ کہنے کا حکم نامہ کسی وقت بھی جاری ہو سکتا ہے یعنی

پاکستان میں سچ بولنے پر بھی پابندی الاعلان لگ سکتی ہے۔ایسا برا وقت آنے سے پہلے
مسلمانان پاکستان کو چاہیے کہ اسلام کی طرف عملاً لوٹ آئیں اسلام کو سینے سے لگالیں
کرپٹ لیڈر، کرپٹ نظام کو چھوڑ دیں۔

استاد ہو تو ایسا

مجھے والد محترمؒ نے لاہور کے معروف سرکاری تعلیمی ادارے میں ششم جماعت میں داخل کروادیا ،مڈل تک تعلیم کا سلسلہ وہیں رہا بڑے شفیق اساتذہ ملے ، ہشتم جماعت میں جب گئے تو رانا نذیر احمد دردؒ جیسے بلند پائیہ استاد کی صحبت نصیب ہو گئی شروع شروع میں تو وہ جماعت میں پڑھانے نہ آتے تھے کیونکہ ان کو پنجاب اساتذہ کی ایک تنظیم کا صدر بنایا گیا تھا آئے روز وہ دوروں پر ہوتے تھے ۔جماعت کے طلبہ نے ہیڈ ماسٹر کے نام رانا نذیر احمدؒ کی شکایت پر مبنی درخواست دفتر میں جمع کروا دی سب سے اوپر میرا نام تھا۔

کچھ دن کے بعد جب استاد محترم رانا نذیر احمد دردؒ سکول آئے تو ہیڈ ماسٹر نے ہماری دی گئی درخواست ان کے ہاتھ میں تھما دی ۔جب انہوں نے درخواست پڑھی تو مسکراتے ہوئے درخواست ہاتھ میں پکڑے جماعت میں تشریف لائے ۔سب سے پہلے میرا نام پکارا باقی سب کے بعد میں ۔۔۔۔۔

جب میں کھڑا ہوا تو دل میں ایک خوف کا سمندر امڈ آیا تھا کہ نہ جانے اب کیا ہونے والا ہے ۔یقین ہوگیا تھا کہ اب ہماری خیر نہیں ۔۔۔ سخت سزا ملے گی۔

لیکن توقعات کے برعکس استاد محترمؒ نے فرمایا آپ لوگوں نے میرے خلاف درخواست دی مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آپ پڑھنا چاہتے ہیں۔اب میں نے بھی ارادہ کرلیا ہے کہ آپ کو پڑھنا ہے جو وقت ضائع ہوا اس کا ازالہ کیا جائے گا۔

کل سے تمام طلبہ صبح سورج نکلنے کے ساتھ ہی سکول آ جایا کریں گے اور مغرب کے بعد چھٹی ہوا کرے گی گھر والوں کو بتا دینا۔

ہم نے سوچا ٹیوشن فیس ادا کرنا ہوگی۔

دوسرے دن استاد محترم سے پوچھا کہ سر فیس کتنی ہوگی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹا کوئی فیس نہیں لینی۔ بس آپ پڑھو، میں آپ کو صرف پڑھانا چاہتا ہوں۔

زبانی اس طرح (TENSES) چھ ماہ تک مسلسل اس انداز میں پڑھایا کہ انگلش کے بارہ یاد ہوگئے کہ آج تک نہیں بھولے۔ریاضی کے فارمولے، سائنس کو اس طرح پڑھایا کہ نفس مضمون سیشنا سائی تک ہوگئی۔

اردو، انگلش لکھائی میں اس قدر توجہ دی کہ لکھائی خوبصورت ترین ہوگئی۔

انہوں نے ہمیں ایسے پڑھایا جیسے ایک شفیق باپ اپنے بیٹوں کو پوری یکسوئی، فکر کے ساتھ پڑھاتا ہے۔ دوران تعلیم ہی انہوں نے مجھے اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا۔ میرا ہر وقت خاص خیال رکھتے۔

ہشتم جماعت کے امتحانات ہو گئے تو میں اسی سکول میں نہم جماعت میں چلا گیا تعلیمی سلسلہ شروع ہو گیا ایک دو ماہ ہی گذرے ہوں گے کہ انہوں نے مجھے کلاس انچارج کے ساتھ جاتے ہوئے دیکھا تو دوسرے دن مجھ سے استفسار کرنے لگے کہ بیٹا ! تم اپنے استاد کے ساتھ کہاں جاتے ہو ہر روز؟

تو میں نے جواب دیا سر ! میں اپنے کلاس انچارج کے گھر ٹیوشن پڑھنے جاتا ہوں وہ کچھ پریشان ہوئے اور کچھ بات کئے بغیر فرمانے لگے کل کلاس میں جانے سے پہلے مجھ سے مل لینا۔

میں نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ اور سکول سے ٹیوشن کی طرف چل دیا۔

اگلے روز جب میں استاد محترم رانا نذیر احمد دردؒ کے پاس ان کی جماعت میں گیا تو ان کے ہاتھ میں ایک کاغذ کا ٹکڑا تھا جو بند تھا مجھے دیکھ کر

فرمانے لگے آؤ بیٹا مجھے تمہاری بہت فکر رہتی ہے تم میرے بیٹے ہو۔۔
باپ کو بیٹے کی ہی فکر رہتی ہے۔
میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب تم اس سکول میں نہیں پڑھو گے میں نے تمہیں اس سے اچھے سکول میں داخل کروانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔
میں ان کے سامنے انکار کرنے کی جرات ہی نہیں کر سکتا تھا۔
میں نے عرض کی سر! جیسے آپ کی مرضی۔
انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک اور سرکاری ادارے میں لے گئے وہاں ہیڈ ماسٹر سے کہنے لگے یہ میرا بیٹا ہے اسے میں نے اچھے، محنتی استاد کے پاس داخل کروانا ہے تو ہیڈ ماسٹر نے عبدالرزاق سیف صاحب کا نام لیا تو انہوں نے فوری ہاں کہہ دی۔
داخلہ مل گیا جماعت کے انچارج سے بھی مل کر آئے وہ بہت خوش ہوئے کہ درد صاحب نے کوئی بچہ زندگی میں پہلی بار داخل کروایا ہے۔

ایک دن استاد محترم رانا نذیر احمد دردؒ سکول تشریف لائے مجھے بلایا اور فرمانے لگے۔
بیٹا! آپ کو اس سکول سے پتہ کیوں یہاں لایا ہوں ؟
میں نے کہا سر! مجھے تو علم نہیں۔آپ ہی کو علم ہے، ہم تو آپ کا حکم ماننے والے ہیں۔
انہوں نے کہا کہ جو تمہاری جماعت کا نچارج تھا وہ قادیانی تھا اور وہ تمہیں اپنے گھر بھی لے کر جاتا تھا میں فکر مند ہوگیا تھا کہ وہ کہیں تمہیں قادیانی نہ بنا دے اس طرح تمہارا ایمان ضائع ہوجانے کا خطرہ تھا۔
میں نے سوچا تمہیں کسی دوسرے سکول داخل کروا دیا جائے تو تمہیں اس سکول میں داخل کروا دیا اب محنت کرو۔۔۔۔ایمان کی سلامتی کے ساتھ زندگی میں کامیابی کے زینے چڑھتے چلے جاؤ۔میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔
اس وقت رانا نذیر احمد دردؒ دنیا میں تو نہیں ہیں مگر ان کا یہ واقعہ اساتذہ کیلئے ایک سبق ہے کہ اپنے کم سن، کم عقل شاگردوں کا قادیانیت کے

شکنجے سے بچانے کیلئے نظریاتی استاد بن کر محنت کریں اگر کوئی حضور نبیٔ اکرم ﷺ کی ختم نبوت کا منکر قادیانی کسی ادارے میں بطور استاد ہے تو طلبہ کو اس سے ضرور آگاہ کریں سکول وکالجز کے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ختم نبوتؐ پر مبنی لٹریچر تقسیم کریں اور تربیتی ورکشاپس کا اہتمام بھی تعلیمی اداروں میں ضرور کریں تاکہ کوئی ختم نبوتؐ کا منکر کسی کے ایمان پر ڈاکا نہ ڈال سکے۔

سوچتا ہوں کہ اگر رانا نذیر احمد دردؒ نہ ہوتے تو میں کہاں ہوتا؟

اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمت نازل کرے جو میرے ایمان کے تحفظ کا ذریعہ بن گے نہ جانے استاد محترم نے کتنے لوگوں کے ایمان کا تحفظ کیا ہوگا جو اظہار کرنے سے قاصر ہیں۔☆☆

ایمان بچ گیا

انعم بہت خوبصورت اعلیٰ تعلیم یافتہ لڑکی تھی اس کا گھرانہ سلجھا ہوا دینی ماحول والا تھا انعم کالج یونیورسٹی کی اپنی دوستوں کے ماحول کے باعث کم دینی رجحان والی لڑکی تھی اس کی زندگی کا اہم موڑ آگیا تھا اس کے والدین اس کی شادی کرنا چاہتے تھے ،انعم کو جب علم ہوا کہ اس کے والدین اس کی شادی کے بارے میں سوچ وبچار کر رہے ہیں تو اس نے اپنی امی کو بتایا کہ وہ ایک لڑکے سخاوت کو پسند کرتی ہے جو فیس بک پر اس کا دوست بنا لندن میں مقیم ہے اور بہت بڑا کاروبار کر رہا ہے صاحب مال وثروت بھی ۔اس کی امی نے کہا کہ اچھا میں تمھارے ابو سے بات کروں گی ۔

رات کو انعم کی امی نے اپنے شوہر اشرف کو بتایا کہ انعم لندن میں مقیم سخاوت نامی لڑکے سے شادی کرنا چاہتی ہے ۔

استفسار پر انعم کی امی نے خاوند بتایا کہ سخاوت انعم کا فیس بک پر بننے والا فرینڈ (دوست) ہے۔۔۔۔۔۔۔

اشرف نے فوراً ناں میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔ انعم کی امی نے کہا کہ ایسا نہ

کہیں رشتہ اچھا ہے ہاں کردیں ہماری بیٹی خوشحال، خوشگوار زندگی گزارے گی۔
اشرف کا کہنا تھا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ فیس بک پر دوستی کا معیار ہی کوئی نہیں ، شرعی اعتبار سے بھی کوئی لڑکی کسی لڑکے کی دوست نہیں بن سکتی ،اسلام میں تو محرم اور غیر محرم کا تصور ہے یہ تعلق شرعی اعتبار سے بھی درست نہیں ،دوسرا ہم لڑکے کے خاندان والوں کو جانتے ہی نہیں ہاں کیسے کردوں؟
انعم کی امی نے دوسرے دن انعم کو اس کے والد کا جواب بتایا تو وہ غصے میں آ گئی اور امی سے کہنے لگی کہ امی جان ! ابو جان سے کہیں کہ اب زمانہ بدل گیا ہے ،پرانی باتیں چھوڑیں ،دنیا تیز ہو گئی ہے ،رشتہ میں وہیں کروں گی، سخاوت میری پسند ہے اسے میں نہیں چھوڑ سکتی۔اسلام بھی لڑکی کی مرضی کے بغیر اس کی شادی کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔
ماں پریشان ہو کر اپنے کمرے میں چلی گئی ،رات کو اپنے شوہر اشرف سے پھر بات کی تو اشرف نے کہا کہ ٹھیک ہے انعم سے کہو کہ اس لڑکے کا ایڈریس پوچھے ؟لندن میرا دوست وقاص رہتا ہے اس سے معلومات لیکر فیصلہ کریں گے۔
انعم کی امی نے انعم سے سخاوت کا ایڈریس لینے کا کہا تو انعم نے آناً فاناً

ایڈریس لے کر اپنی امی کو دیدیا، اشرف نے وہ ایڈریس اپنے دوست کو دیا اور کہا کہ وہ پتا کرے کہ فیملی کیسی ہے ؟ اس کا پس منظر بتائے۔

چند دن کے بعد وقاص نے اشرف کو بتایا کہ سخاوت کا تعلق تو '' قادیانی" مذہب سے ہے۔

اشرف نے اپنی بیوی اور بیٹی کو صورت حال بتائی تو انعم نے پوچھا کہ ابو جان یہ قادیانی کیا ہوتے ہیں ؟

تو اس کے ابو نے اسے بتایا کہ بیٹی قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں کیونکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کے منکر ہیں، یہ جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کے بعد اپنا نبی ورسول مانتے ہیں، جب کہ قرآن میں واضح ارشاد ہے کہ محمد عربی ﷺ کے بعد کوئی نبی ورسول نہیں آئے گا، پاکستان کی قومی اسمبلی، آئین پاکستان نے بھی انھیں غیر مسلم اقلیت قرار دے رکھا ہے، ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں جب یہ مسلمان نہیں تو ان سے شادی تو کسی قیمت پر نہیں ہو سکتی۔

انعم نے اپنے ابو سے پوچھا کہ ابو جان ! حکومتی سطح پر قادیانیت کے رد کیلئے کیا کیا جارہا ہے ؟

اس کے ابو نے بتایا کہ بیٹی ! بد قسمتی سے ہمارے پیارے وطن پاکستان میں اسلام کے ساتھ سخت زیادتی ہو رہی ہے یہاں پر چند قوانین اسلامی اور باقی انگریز کے بنائے ہوئے ہیں عمل انگریز کے قوانین پر ہو رہا ہے اسلامی قوانین صرف کتابوں کی حد تک ہیں عمل نہ ہونے کے برابر ہے۔

موجود ہے جو لاکھوں) (C.اس کے ابو نے کہا بیٹی ! ختم نبوت ﷺ کا قانون 295 قربانیوں سے بنایا گیا ملک کا آئین بھی ان کا رد کرتا ہے مگر آج تک کسی بھی گستاخ رسول کو سزائے موت نہیں دی گئی بلکہ یہود و نصاریٰ کے حکم پر ہمارے حکمرانوں نے گستاخوں کو چھوڑ دیا ہے۔

انعم کے ابو نے اسے بتایا کہ بیٹا اب علمائے کرام ،دینی لوگ تبلیغ و تحریر کے ذریعے ہی ختم نبوت کا تحفظ کر رہے ہیں قانونی سطح پر تحفظ ناموس رسالتؐ صحیح طرح سے نہیں ہو پا رہا ،اگر حکومت اپنا فرض ادا کرتی تو قادیانیت اس طرح نہ پھولتی پھلتی،انہوں نے انعم کو بڑے درد مندانہ ،آسودہ لہجے میں کہا کہ بیٹی پاکستان میں جب تک محمد عربیؐ کا قائم کردہ نظام " اسلامی نظام خلافت " قائم نہیں ہو جاتا اسلام کی صحیحمعنوں میں ترویج ممکن ہی نہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اسلامی نظام کے لئے پر امن طریقے سے کوشش کریں

تاکہ محمد عربی ﷺ ، صحابہ کرامؓ کا نظام مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کر سکے۔
انعم کے ابو نے اسے سمجھایا کہ بیٹی ہم آپ کی شادی کسی اچھے مسلمان گھرانے میں کرانا چاہتے ہیں جہاں تمھاری دنیا بہتر ہو اس کے ساتھ تمھارے ایمان کو بھی خطرہ نہ ہو ہم تمھارا ایمان، عزت و ناموس محفوظ دیکھنا چاہتے ہیں ۔،،
انعم کے ابو نے کہا کہ بیٹی تمھاری پسند اگر کوئی مسلمان، نیک ، صالح، شریف لڑکا ہوتا تو ہم کبھی بھی نظرانداز نہ کرتے ۔اس میں تمھارا ہی بھلا ہے والدین اپنی اولاد کے بارے میں کبھی غلط نہیں سوچتے ۔
انعم نے اپنے ابو کی بات سنی تو اپنے ابو سے کہنے لگی ۔ ابو جان ! جو ہمارے پیارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت کا منکر اور دشمن ہے اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں میرا ایمان بچ گیا اگر لاعلمی میں میرے ساتھ ھوکا، ہو جاتا تو کتنا بڑا نقصان ہوتا جس کی تلافی ہی ممکن نہ تھی ۔،اگر تحقیق کے بغیر شادی ہو جاتی تو میرا ایمان تباہ ہو جاتا۔
ابو جان ! آپ جہاں مناسب سمجھیں میری شادی کر دیں آپ کی ہاں میری ہاں ہے۔

انعم کے والدین کو چند ماہ کے بعد انعم کا اچھا رشتہ مل گیا ،لڑکا ڈاکٹر تھا سرکاری ہسپتال میں ملازمت کرتا تھا اعلیٰ تعلیم کے ساتھ دین کا شعور بھی رکھتا تھا ایک ہفتے میں ہی انعم کی شادی ڈاکٹر خالد سے کردی گئی

انعم کے شوہر نے پہلے دن ہی اس کی دلی خواہش پوچھی تو انعم نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ میں اسلامی نظام کے قیام اور قادیانیت پر کام کروں، مجھے قادیانیت کا چہرہ بے نقاب کرنے کیلئے ختم نبوت کا لٹریچر فراہم کیا جائے بعد از مطالعہ قلمی جہاد کرکے قادیانیت کے دجل وفریب کو نوجوان نسل کے سامنے بے نقاب کرسکوں تاکہ کوئی مسلمان لڑکی یا لڑکا قادیانیت کے جال میں نہ پھنسے۔شادی کے بعد انعم نے غلبۂ اسلام اور ختم نبوت کاکام اپنا مقصد حیات بنالیا۔انعم کا اپنا ایمان بھی بچ گیا اور وہ بے شمار لوگوں کے ایمان کے تحفظ کیلئے سرگرم عمل ہے ،اب انعم کی زندگی خوشگوار حفاظت ایمان کے ساتھ گزر رہی ہے وہ اپنی زندگی پر بہت مطمئن ہے اور ہر روز اپنے والدین کیلئے ڈھیروں دعائیں کرتی ہے۔☆☆

نوٹ ۔غلام عباس صدیقی ،کے کالمز قومی اخبارات کے علاوہ ماہنامہ نظام حیات لاہور میں بھی بیک وقت شائع ہوتے ہیں۔

اورنج ٹرین منصوبہ تحفظات کو خدشات

لاہور میں اورنج منصوبے کے تحت حکومت پنجاب ٹھوکر سے لیکر واہگہ تک ٹرین چلانا چاہتی ہے اس سلسلے میں کام تیزی سے جاری ہے لاہور اس وقت اس منصوبے کے باعث گردوغبار میں لپٹا ہوا ہے حکومت پنجاب لاہور کو پیرس بنانے کے دعوے پر عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے پہلے میٹرو ٹرین کا منصوبہ شروع کیا جو پائیہ تکمیل تک پہنچ چکا اب میٹرو ٹرین کا منصوبہ شروع ہے اس پر پنجاب اسمبلی میں گرما گرم بحثیں ہو چکی ہیں یہ بات درست ہے کہ اس منصوبہ کی زد میں بہت سی قدیمی عمارات کاروباری مراکز آ گئے جو گرائے جا رہے ہیں لوگ اپنے گھروں کے گرائے جانے پر، اپنے آشیانے مانگ رہے ہیں ہزاروں کاروباری بھی پریشان ہیں کیونکہ کہ کئی سالوں سے ان کے کاروبار ہو رہے تھے لیکن اس منصوبے کے باعث ان کے کاروبار اجڑ گئے ہیں اب وہ نہتے ہو گئے ہیں اور حکومت سے اپنے کاروبار کے تحفظ میں بھیک مانگ رہے ہیں رہائشی لوگ، کاروباری، عام دوکاندار سراپائے احتجاج ہیں کہ ہمارا گھر اور کاروبار ختم کر کے ہمیں بے گھر اور بے روزگار نہ کیا جائے ،اورنج ٹرین کے اس منصوبے پر متاثرین و ناقدین سراپائے احتجاج ہیں آئے روز احتجاج معمول بن گیا ہے اس منصوبے کی زد میں آنے والے کاروباری مراکز کے تاجروں نے احتجاجی بینرز آویزاں کر رکھے ، ہیں کہ ٹرین منصوبے کے باعث انھیں بے روزگار نہ کیا جائے

اقوام متحدہ نے بھی اس منصوبے پر تحفظات کا اظہار کیا ہے اس ادارے کا کہنا ہے کہ قدیمی عمارتوں کا تحفظ اور لوگوں کے تحفظات وخدشات دور کئے جائیں ۔ اپوزیشن لیڈر کا کہنا ہے کہ پنجاب حکومت اورنج ٹرین منصوبے کیلئے 6 فیصد سود پر قرض لے کر خوشی منا رہی ہے (جبکہ سود اللہ ورسولؐ سے کھلی جنگ ہے ہمارے سیاستدان اسمبلی میں سود کے خلاف لب کشائی نہیں کرتے کیوں؟) لیکن قرض عوام کی جیبوں سے نکالا جائے گا اگر یہ منصوبہ ستاترین ہوا تو مستعفی ہوجاؤں گا۔اور اگر ستانہ ہوا تو ایوان میں منصوبے کی حمایت کرنے پر رانا ثناء اللہ کو استعفیٰ دینا ہوگا۔ وزیراعلیٰ پر ٹرین منصوبے کا بھوت سوار ہے صوبے میں مریضوں کا برا حال ہے اور غریب بے بس ہیں ۔اورنج منصوبے سے شہر کا درجہ حرارت 2 سے 4 ڈگری سینٹی گریڈ بڑھ جائے گا جبکہ یہ منصوبہ شہر کی اہم ثقافتی عمارتوں کو نقصان پہنچا رہا ہے 2 ہزار درختوں کو کاٹ دیا گیا ہے جس سے آلودگی اور بیماریوں میں اضافہ ہوگا لوگوں کا جینا دوبھر ہوجائے گا صحت کو برقرار رکھنے کیلئے درختوں کا ہونا ضروری ہے لیکن حکومت درخت کاٹ کر کوئی قومی خدمت نہیں کررہی ایک طرف شجرکاری مہم کے بینرز اور دوسری طرف درخت کاٹنا سمجھ سے بالاتر ہے،حکومت پر اپوزیشن کے طرف سے یہ الزام بھی لگایا جارہا ہے کہ حکومت نے ترقیاتی منصوبے روک کر اس منصوبے کو شروع کیا ہے یہ ریمارکس پنجاب اسمبلی 611 میں دیئے گئے جو قومی اخبارات کی زینت بنے اس کا مطلب ہے کہ اس انکشاف میں سچ ضرور ہے تو کہاں 611 ترقیاتی منصوبے اور کہاں ٹرین

منصوبہ کیا اورنج ٹرین منصوبے کی اہمیت ان منصوبوں سے اتنی ہی زیادہ ہے؟ کہ باقی سب منصوبے ٹھپ اور یہ منصوبہ سر فہرست۔۔۔۔ ،ایک رپورٹ کے مطابق اورنج ٹرین منصوبے کی تکمیل کیلئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے 87 کروڑ83 لاکھ روپے نکال لیے ہیں جس کے باعث ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور مالی بحران کا شکار ہو گئی ہے۔اس منصوبے کا عوام کو فائدہ ہوگا یا نقصان۔یہ تو وقت ہی بتائے گا مگر اتنا ضرور ہے کہ میٹرو بس منصوبہ ہو یا اورنج ٹرین منصوبہ اس سے حکمرانوں کو کاروباری فائدہ ضرور ہوا ہے ٹھیکیداری سے لیکر میٹریل کے استعمال تک سب کچھ ارباب اقتدار کے کاروباری مراکز سے ہی خریدنے کی خبریں موصول ہوئی ہیں جس سے ان کو کثیر منافع حاصل ہوا ہوگا،اگر دیکھا جائے تو میٹرو بس کا عام عوام کو فائدہ ضرور ہوا ہے مگر جتنا سرمایہ خرچ ہوا اس تناسب سے حاصل ہونے والا فائدہ انتہائی قلیل ہے اسی طرح اورنج ٹرین کے منصوبہ سے بھی عوام کو سرمایہ کے تناسب سے اتنا فائدہ حاصل نہیں ہوگا جن تاجروں کے کاروبار اس منصوبے کی زد میں آ گئے وہ اپنے کاروبار کو دوبارہ کس طرح سٹینڈ کریں گے کیا حکومت نے ان تاجروں کو نقصان ادا کیا ہے یا نہیں۔سوچنے کی بات ہے کہ ایک کاروبار کئی دہائیوں سے ایک تاجر ایک جگہ پر کر رہا ہے اس منصوبے کی زد میں اس کا کاروبار آ گیا تو وہ تاجر دوبارہ اپنا کاروبار کیسے سٹینڈ کرے گا؟ اس کا خوش حال گھرانہ تو فاقوں کا شکار ہو جائے گا میٹرو بس منصوبے کے باعث بہت سے تاجروں کے کاروبار اجڑ گئے جو آج تک صحیح نہیں ہو سکے اب اورنج ٹرین منصوبہ

کے باعث ہزاروں تاجروں کے کاروبار اجڑ رہے ہیں میٹرو بس اور میٹرو ٹرین منصوبوں سے متاثر تاجران اپنی کاروباری تباہی پر ان منصوبوں کو کیسے بھولیں گے وہ تو اپنی نسلوں کو بتائیں گے کہ یہ ہیں وہ منصوبے جس نے ہمارے منہ لقمہ چھینا تھا ہمیں بے روزگاری کا پروانہ دیا تھا ہم یہاں رہائشوں کی بات اس لئے نہیں کر رہے کہ گھر تو معاوضہ لے کر کہیں بھی بن سکتے ہیں مگر کاروبار کا سلسلہ دوبارہ بحال کرنا مشکل ترین کام ہے ،تاجران کا کہنا ہے کہ ہمارا معاشی قتل کرکے اورنج ٹرین چلائی جارہا ہی ہمارے کاروبار کو تباہی سے بچایا جائے۔

حکمران جماعت کا کہنا ہے کہ اس منصوبے کی زد میں کوئی بھی قدیمی عمارت نہیں آرہی یہ منصوبہ عالمی معیار کا ہے جس کا فائدہ تادیر ہوگا ہم یہ منصوبہ ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کیلئے کر رہے ہیں۔ ترقیاتی منصوبوں کو جاری رکھیں گے۔ حکومتی ان خوشنما دعوؤں کے باوجود حقائق اس کے برعکس ہیں جو اوپر ذکر کردیئے گئے لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ ایسے منصوبوں کی بجائے بے روزگاروں کو روزگار کی مستقل فراہمی کیلئے اقدام کرے۔ایک منصوبے کی خاطر سینکڑوں تعمیری منصوبوں کا گلہ نہ دبایا جائے۔ایسے منصوبے شروع نہ کئے جائیں جس سے حکومت خود کنگال ہوجائے اور سیاستدانوں کی تجوریاں اتنی بھر جائیں کہ وہ انھیں سنبھال ہی نہ سکیں۔حکومت تعمیری منصوبوں کا آغاز کرے جس کا فائدہ

تادیر اور سرمایہ کے تناسب سے زیادہ ہو۔☆☆

تحفظ خواتین بل ایک سیکولر ایجنڈا

حکومت عورتوں کو ان کے حقوق دینے کیلئے برق رفتاری سے کام کر رہی ہے اس سلسلے میں پنجاب اسمبلی میں عورتوں کے حق میں بل پاس ہوگیا ہے بل کے مطابق خواتین پر گھریلو تشدد، معاشی بدحالی، جذباتی، نفسانی، بدکلامی اور سائبر کرائم قابل تعزیر جرائم ہوں گے، مرد کو دو دن کیلئے گھر سے باہر نکالا جاسکے گا، خواتین کے تحفظ کیلئے شیلٹر ہوم بنائے جائیں گے۔ خواتین کے تشدد کرنے والے مردوں کو ٹریکنگ کڑے لگائے جائیں گے جو ان کو اتارے گا اسے سزا دی جائے گی۔ جب سے یہ بل پاس ہوا ہے عورتیں بہت خوش دکھائی دے رہی ہیں بلکہ بہادر ہوگئی ہیں اب ان کے دلوں سے بھی خاوند کا خوف ختم ہوگیا ہے انھیں علم ہوگیا ہے کہ پنجاب حکومت نے ہماری وکالت میں بل پاس کرلیا ہے اب مرد تھوڑی بھی سرگوشی کرے گا تو گھر سے باہر یعنی اب حکمرانی عملاً عورت کی قائم ہوگئی ہے، عورتیں اب مردوں کو نصیحت کرتی نظر آرہی ہیں کہ دھیان سے گھر میں رہنا کہیں ایسا نہ ہو ہم اپنی پروٹیکشن کیلئے سرکار کے پاس چلیں جائیں اب ہماری بڑی سے بڑی غلطی پر بھی ہم پر ہاتھ نہ اٹھانا۔۔۔ مرد اسی طرح بنتے ہوگئے ہیں جیسے سکول کے اساتذہ "مار نہیں پیار "کے بعد اپنے شاگردوں کے سامنے بے بس ہوگئے تھے اب شاگرد جو مرضی کریں استاد کو انھیں بس نصیحت ہی کرسکتا ہے اس سے آگے کچھ نہیں۔۔۔ اب گھروں میں

بھی ایسا ہی ہوگا اسی لئے پاکستان کے معروف عالم دین جمعیت علمائے اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمان نے اس بل پر ریمارکس دیتے ہوئے کہا تھا جس کا مفہوم یہ ہے کہ مردوں کے حقوق عورتوں کو دے دیئے ہیں، پنجاب اسمبلی زن مرید یعنی رن مرید ہو گئی ہے پنجاب حکومت کا بل خواتین کو مادر پدر آزاد کرنے کی سعی ہیان کا کہنا ہے کہ کیا رات کو دیر سے آنے والی بیٹی سے جواب طلب کرنا تشدد ہے؟ ن لیگ نے مشرف دور کے مسترد بل کو پاس کرلیا جس کا مقصد آقاؤں کو خوش کرنا ہے۔اس بیان پر پنجاب اسمبلی آپے سے باہر ہو گئی ہے اور مولانا کے خلاف سرپائے احتجاج ہی نہیں بلکہ تحریک استحقاق بھی جمع کر دی اور معافی کا مطالبہ بھی ساتھ نتھی ہے۔۔۔۔۔۔ پنجاب اسمبلی کے اراکین کا اسلام مخالف بل کو اراکین اسمبلی اور عورتوں کی توہین سمجھنا سراسر حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ مولانا فضل الرحمان دین اسلام کو سمجھنے والے ایک زیرک سیاسی رہنماء ہیں اس کے ساتھ حکومت کے حمایتی بھی ہیں ایسے عالم دین اور ذمہ دار رہنماء کا بیان اسلام کے خلاف کیسے ہو سکتا ہے؟ خیر یہ تو معاملہ مولانا فضل الرحمان اور پنجاب اسمبلی کا ہے لیکن بات اس سے بھی آگے بڑھ گئی ہے۔ پاکستان کے جید علمائے کرام نے حالیہ پاس کردہ تحفظ خواتین بل کو غیر اسلامی، غیر شرعی قرار دے دیتے ہوئے اسے نظریہ پاکستان کے خلاف گہری سازش کہا ہے۔ علمائے کرام کا کہنا ہے کہ یہ بل پاکستان کو سیکولر بنانے کی سازش ہے علمائے کرام نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ اس بل کو اسلامی نظریاتی کونسل

میں بھیجا جائے۔کیا پنجاب اسمبلی ان جید علمائے کرام سے بھی معافی کا مطالبہ کرے گی، جید علمائے کرام کے بیانات کے بعد ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ یہ مسئلہ خالصتاً دینی ہے اسے جمہوری سیاسی رنگ نہ دیا جائے پنجاب اسمبلی اپنا قبلہ نظریہ پاکستان کی روشنی میں درست کرے۔

ہمارے پاکستانی معاشرے کا سب سے بڑا المیہ دہرا معیار ہے جو ختم ہونے کی بجائے بڑھتا ہی جا رہا ہے تحفظ خواتین بل پر بھی دہرا معیار واضح نظر آ رہا ہے یہ بل عالم کفر کو خوش کرنے کیلئے ہے۔ مرد کو اسلام نے سربراہ مقرر کیا ہے اس بل سے کی سربراہی مجروح ہوگی تو گھر کا نظام درہم برہم ہو جائے گا آج کے عدم برداشت کے ماحول میں یہ بل کوئی تعمیری کردار ہر گز ادا نہیں کریگا۔خواتین کے عدم برداشت کا یہ عالم ہے کہ راقم کو بتایا گیا کہ لاہور میں ایک خاوند نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم ہر روز اپنے والدین کے گھر نہ جایا کرو اگر جانا ہے تو صبح میں تمہیں چھوڑ آیا کروں گا شام کو اپنے بھائی کے ساتھ آ جایا کرو۔۔۔اگر ایسا ممکن نہیں تو ہفتے بعد چلی جایا کرو اس پر معمولی زبانی کلامی بحث ہوئی تو اس عورت نے اپنے بھائیوں کو اسی وقت خاوند کے سامنے جذباتی انداز میں فون کیا اس کے بھائی آئے اور بغیر تحقیق کئے اس قدر مشتعل ہو گئے اپنے بہنوئی کو بہت زیادہ زدو کوب کیا تشدد کا نشانہ بنایا اپنی بہن کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے اور بہنوئی کو باہر سے تالا لگا کر چلے گئے۔اب

تھانوں کے چکر لگا رہے ہیں لوگوں کی منتیں کر رہے ہیں کہ ہماری صلح کروا دی جائے ۔۔۔ قارئین کرام ! یہ ہے ایک عورت کا آج کے معاشرے میں عدم برداشت کا رویہ تو حکومت کی طرف سے پاس کیا جانے والا بل کیا گل کھلائے گا؟لڑکی اور لڑکے کے اہل خانہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر تھانوں ، کچہریوں کے طواف ہی کرتے رہیں گے۔

دوسری طرف اس بل کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم یہاں یہ کہنا چاہتے ہیں کہ سارے ملک میں خواتین کے تحفظ کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے مگر عافیہ کی بوڑھی والدہ، بہن اور خاندان کیلئے کوئی تحفظ کا انتظام نہیں ۔انھیں لاوراث ، بے یار و مددگار کر کے چھوڑ دیا گیا ہے ۔اس کی زندہ مثال گذشتہ دنوں رات گئے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی بہن ڈاکٹر فوزیہ صدیقی کے گھر نامعلوم افراد نے حملہ کیا ، چوکیدار کو زدوکوب کیا اور تشدد کا نشانہ بنایا اور عافیہ صدیقی کے بچوں کے بارے میں پوچھتے رہے یہ واقعہ عافیہ خاندان کے ساتھ زیادتی در زیادتی ہے کیا ڈاکٹر فوزیہ صدیقی ایک عورت نہیں؟ کیا اس کی کوئی عزت نہیں ؟کیا اس کو تحفظ دینا حکومت کا فرض نہیں؟ عافیہ کے چھوٹے چھٹے بچے اور عافیہ خاندان پاکستان میں محفوظ نہیں، آخر کیوں ؟کیا انسانی حقوق کے وہ حقدار نہیں، حکمرانو ! کیا ڈاکٹر عافیہ صدیقی بھی عورت ہونے کے ناطے اپنے حقوق مانگ سکتی ہے یا نہیں ؟ اس کے حقوق کس نے دینے ہیں ؟ گذشتہ روز اسلام آباد

ہائی کورٹ کے ریمارکس حکومتی بے حسی کا ظاہر کر رہے ہیں اسلام آباد ہائی کورٹ کا کہنا تھا کہ امریکا کا ایک شخص ریمنڈ ڈیوس کو چھڑا کر لے گیا لیکن ہم امریکا سے بات نہیں کر سکے کیا ہم غلام ہیں ،حکومت عافیہ صدیقی کی رہائی کیلئے ایکشن لے ورنہ ڈائریکشن دیں گے ۔ڈاکٹر فوزیہ صدیقی کے وکیل کا کہنا تھا کہ پتا نہیں عافیہ زندہ بھی ہے کہ نہیں ۔گذشتہ ایک عرصہ سے ڈاکٹر عافیہ صدیقی امریکی جیل میں 86 سال کی قید بے گناہی کاٹ رہی ہے جو بالخصوص پاکستان اور بالعموم امت مسلمہ مرحومہ کے منہ پر اہل کفر کی طرف سے منہ پر زور دار طمانچہ ہے کیونکہ مسلمان اس بے گناہ عورت کے حقوق کیلئے زبانی کلامی جمع خرچ کے سوا کچھ نہیں کر سکے پاکستان کے سیاستدان اقتدار تک پہنچنے کیلئے قوم سے ڈاکٹر عافیہ کی رہائی کا وعدہ کرتے رہے مگر جب ایوان اقتدار میں پہنچے تو حسب عادت سب کچھ بھول گئے اور اپنے مغربی ویورپی آقاؤں کی خوشنودی کیلئے عافیہ کیس کو دبائے رکھا۔ جھوٹے وعدے عافیہ خاندان سے کئے گئے اسی لئے ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی بہن کا کہنا ہے کہ مشرف نے عافیہ کو ایک بار بیچا مگر موجودہ حکمرانوں نے بار بار بیچا۔حکومت پر فرض عائد ہوتا ہے کہ عافیہ خاندان کو تحفظ فراہم کرے اور اپنا وعدہ وفا کرتے ہوئے قوم کی بیٹی دختر مشرق ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لئے عملی اقدام کرے

☆☆

شہید ناموس رسالت ﷺ ممتاز قادریؒ کی پھانسی نظریہ پاکستان کا قتل

لبرل ازم اور سیکولر ازم کے نشے میں مست پاکستانی حکمرانوں کو کچھ پتہ نہیں چل رہا کہ وہ کیا کر رہے ہیں، قیام پاکستان کے وقت مسلم لیگ نے کیا نعرہ لگایا تھا جس کے باعث تحریک آزادی کو کامیابی ملی، آج تحریک پاکستان کی مسلم لیگ کا دعویٰ کرنے والی مسلم لیگ اور ہمارے ملک کافرنگی سے ادھار کا مانگا ہوا نظام کیا کر رہا ہے؟ سرعام نظریہ پاکستان کی خلاف ورزی ہی نہیں بلکہ نظریہ پاکستان کا قتل ہو رہا ہے ملک کے اسلامی تشخص کا جنازہ نکالا جا رہا ہے مگر نوٹس لینے والا کوئی نہیں رہا، قرآن وسنت، اسلام کو مذاق بنا دیا گیا ہے صرف اغیار کو خوش کرنے کیلئے ۔۔۔۔۔ کبھی مخلوط میراتھن ریسیں کراوئی رہی ہیں کبھی خواتین کے حقوق کے نام پر غیر اسلامی قانون سازی، کبھی توہین رسالت ایکٹ کے خلاف سازشیں۔ حالیہ سانحہ شہید ناموس رسالت ﷺ، عاشق رسول ﷺ غازی ملک ممتاز حسین قادری شہیدؒ کی پھانسی بھی حکمرانوں کی طرف سے پاکستان کو سیکولر بنانے کا ایک نیا قدم ہے۔ ممتاز قادری شہیدؒ کا جرم یہ تھا کہ اس نے توہین رسالت ﷺ کرنے والے شخص کو قتل کر دیا تھا یہ کہا گیا کہ ملک میں ناموس رسالت ﷺ ایکٹ موجود ہے تو پھر کسی کو ماورائے عدالت قتل کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں (کتنے لوگوں کو ماورائے عدالت قتل کیا گیا اس وقت

یہ ایکشن کیوں نہ لیا گیا) جب سے ناموس رسالت ﷺ ایکٹ بنا ہے تب سے آج تک کتنے گستاخوں کو پھانسی دی گئی ؟ایک کو بھی نہیں۔۔۔ بلکہ عالم کفر کی ایک فون کال پر گستاخوں کو رات ورات خصوصی پروٹوکول کے ساتھ رہا کرکے بیرون ملک بھیج دیا گیا لاہور میں ساون مسیح نے ناموس رسالت ﷺ میں گستاخی کی آج تک جرم ثابت، ہونے کے باوجود اسے پھانسی کیوں نہیں دی گئی یہ تو ایک ساون مسیح ہے کئی ایسے بد بخت ،شاتم رسول ﷺ ہیں جو اس جرم کا ارتکاب کر چکے مگر انھیں سزا نہیں دی گئی جب گستاخوں کو سزا نہیں دی جائے گی تو غازی علم الدین شہیدؒ اور غازی ممتاز قادریؒ شہید کے روحانی بیٹے ان اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گستاخوں کے سر تن سے جدا کرتے رہیں گے دنیا کی کوئی طاقت انہیں گستاخوں کو جہنم واصل کرنے سے نہیں روک سکتی۔ عشق رسول ﷺ ایک ایسا جذبہَ صادق ہے جو کبھی بھی سرد نہیں ہو سکتا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو بھی لوگ ممتاز قادری شہیدؒ کو پھانسی دلوانے کے جرم میں شریک ہیں وہ اللہ ورسول ﷺ کی مجرم ہیں قیامت کے روز انہیں اس جرم کی سزا بھگتنا ہو گی اور دنیا میں بھی۔

پاکستان کی دینی قیادت نے ممتاز قادری کے حق میں فتاویٰ جات دیئے کہ انھیں رہا کیا جائے ان کو شرعی طور پر سزا نہیں دی جا سکتی مگر دینی قیادت کے قرآن وسنت پر مبنی فتاویٰ جات کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا گیا جس سے یہ ثابت ہو گیا کہ پاکستان کا نظام اور حکمران قرآن وسنت کے ان قوانین کو ہی لاگو

کرواتے ہیں جو قانون پاکستان کا حصہ ہیں جو قرآن وسنت کے قوانین پاکستان کے قانون کا حصہ نہیں ہیں ان کی پاکستان کے عدالتی نظام میں کوئی حیثیت نہیں ۔مطلب یہ کہ پاکستان میں قرآن وسنت سے کھلی بغاوت ہو رہی ہے جو اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے ۔اس کے ساتھ آئین پاکستان سے بھی کھلا انحراف، راہ فرار اختیار کرنا ہے۔ ممتاز قادری شہیدؒ کی پھانسی کے بعد ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ پاکستان کی دینی قیادت بے بس ہو کر رہ گئی ہے اس کی کوئی وقعت نہیں رہی ۔اتنی زیادہ افرادی قوت ہونے کے باوجود اپنا ایک شرعی فیصلہ نہیں منوا سکی۔اس وقت پاکستان کی دینی قیادت کو چاہیے کہ وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اپنے فروعی اختلافات کو پس پشت ڈالتے ہوئے صرف اور صرف قیام اسلامی نظام خلافت کے یک نکاتی ایجنڈے پر کام کرنے کیلئے متحد ہو جائے تاکہ پاکستان میں عملاً قرآن وسنت کی بالادستی ممکن ہو سکے اگر پاکستان میں قرآن وسنت کی بالادستی ہوتی تو ممتاز قادری شہیدؒ کو امت مسلمہ کا، ایک ہیرو قرار دیا جاتا لیکن آج پاکستان میں عملاً قرآن وسنت کی بالادستی نہ ہونے کے باعث مجاہد ناموس رسالت ﷺ کو انگریز دور کی طرح پاکستان جیسے مسلمان ملک میں پھانسی دے دی گئی جس سے اہلیان پاکستان ہی نہیں بلکہ امت مسلمہ کے دل رنجیدہ ہو گئے ہیں ان کے دل خون کے آنسو رو رہے ہیں ،اہلیان پاکستان اس عاشق رسول ﷺ کی پھانسی کا ذمہ دار ن لیگ کو بھی سمجھتے ہیں کیونکہ ن لیگ کے مقرر کردہ صدر پاکستان عام لوگوں کی سزا معاف کر سکتے ہیں تو ایک عاشق رسول

ﷺ کی سزا معاف کیوں نہیں کر سکتے تھے ؟ کس نے ممنون حسین کو ممتاز قادری شہیدؒ کی سزا معاف کرنے سے روکا ؟اس کا جواب میاں نواز شریف یا ممنون حسین ہی دے سکتے ہیں ۔ہمارا یقین ہے کہ جن لوگوں نے ن لیگ کو ووٹ اسلام کا خیر خواہ سمجھ کر دیئے وہ بھی اس جرم میں کسی نہ کسی حد تک شریک ہو گئے ہیں وہ اپنے کئے پر نادم اور معافی مانگتے نظر آتے ہیں کہ ہم نے کیا ووٹ مقدس امانت سمجھ کر دیئے نتیجہ کیا نکلا؟ اور جو کام مشرف نہ کر سکا وہ ن لیگ نے کر دیا۔

اب آتے ہیں ممتاز قادری شہیدؒ کی پھانسی سے سیکولر حلقے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ ان کا پہلا ہدف ملک کو سیکولر بنانا ہے ۔دوسرا ناموس رسالت ﷺ کے قانون کو دیوار سے لگانا ، تیسرا پاکستان کے تیسرے بڑے طبقے بریلوی کو دیوار سے لگانا ہے ۔کیونکہ دو طبقات دیوبندی اور اہل حدیث پہلے ہی زیر اعتاب ہیں انھیں ہلنے نہیں دیا جارہا تیسرا طبقہ بریلوی تھوڑا بہت آزاد تھا اب اس کی بھی گرفت کی جائے گی اس کا گھیرا تنگ کیا جائے گا تاکہ پاکستان میں سیکولرازم کا راج ممکن ہو سکے ۔دینی طبقات ہمیشہ پاکستان کے وسیع تر مفاد کی خاطر مفاہمت کے راستے کو ترجیح دیتے رہے ہیں لیکن ناموس رسالت ﷺ پر مسلمان کسی صورت کمپرومائز نہیں کر سکتے ۔اور حکومت نے اس مشکل ترین نقطہ کو چھیڑا ہے بلکہ مناسب ہوگا کہ یہ کہا جائے کہ چھڑوایا گیا ہے ۔

اب دیکھتے ہیں کہ پاکستان کی دینی جماعتیں تحفظ ناموس رسالت ﷺ کیلئے اور پاکستان کو سیکولرازم کے منحوس سائے بچانے کیلئے کس انداز سے صف بندی کرتی ہیں
۔پاکستان کی دینی قیادت کی خدمت میں ایک بار ہم پھر ادب سے گذارش کردیتے ہیں کہ جتنے بھی فتنے اٹھ رہے ہیں ان کا سدباب صرف اور صرف اسلامی نظام سے ہی ممکن ہے۔

پاکستان کے سیاست دانوں سے گذارش ہے کہ خدارا پاکستان میں اسلام اور اسلام پسندوں کے خلاف نت نئے محاذ نہ کھولو۔اسلام اور اسلام پسندوں کی وجہ سے پاکستان کا قیام ممکن ہوا۔اسلام اور اسلام پسندوں کی وجہ سے آج تمھیں اقتدار حاصل ہے اسلام کا قتل عام چند ٹکوں کی خاطر نہ کرو۔پاکستان کو میدان جنگ نہ بناؤ دشمن یہی چاہتا ہے ایمان والوں کی طاقت ایمان والوں سے لڑ کر ختم ہوجائے۔دنیائے کفر کا عزم ہے کہ دولت کے بل بوتے پر مسلمان کو مسلمان سے لڑادو۔تم ان کے عزم کی تکمیل کے حصہ دار نہ بنو۔یاد رکھو جو شخص اسلام سے غداری کرتا ہے اللہ رب العزت اسے دنیا وآخرت میں تمام وسائل ہونے کے باوجود نشان عبرت بنادیتے ہیں۔لہٰذا اسلام سے وفا کرو قرآن وسنت کو سپریم لاء عملاً مان لو۔تمام مسائل حل ہوجائیں گے۔
پاکستانی قوم سے گذارش ہے کہ یہ پاکستان ہمارا ملک ہے احتجاج کی آڑ میں

ملکی املاک کو نقصان پہنچانا کسی صورت درست نہیں ۔احتجاج ضرور کریں مگر ملکی املاک کی حفاظت بھی کریں ۔احتجاج کے ساتھ ساتھ ایک اہم ممتاز قادری شہیدؒ کی عظیم قربانی کا پیغام ہے کہ "اے میری قوم ! پاکستان جس مقصد کیلئے بنایا گیا تھا وہ ابھی پورا نہیں ہو سکا جس کے باعث مجھے ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کرنے کی پاداش میں پھانسی کے پھندے کو چومنا پڑا۔اے غیور پاکستانیو ! اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام قائم کرو تاکہ آئندہ کسی عاشق رسول ﷺ کو تختہ دار پر تحفظ ناموس رساالت ﷺ کے باعث نہ لٹکایا جاسکے اگر تم ایسا نہیں کروگے تو تمہارے ایمانی جذبات کے ساتھ ایسے ہی کھیلا جاتا رہے گا '

عاشقان رسول کا ردعمل اور حکومت کی بے حسی

ممتاز قادری شہیدؒ کو پھانسی دینے کے بعد عوامی جذبات قابو سے باہر ہوگئے ہیں جس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک رپورٹ کے مطابق ممتاز قادری شہیدؒ سب سے زیادہ سرچ کئے گئے ناموں میں شامل ہوگیا ہے تفصیلات کے مطابق عالمی شہرت یافتہ بلاگ پیپل کین چینج دی ورلڈ کی طرف سے 2016 میں انٹرنیٹ فیم پوسٹ میں اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ دنیا بھر میں استعمال ہونے والے سرچ آپریشن انجن گوگل پر صارفین کی طرف سے لفظ ممتاز قادری 10 ویں نمبر پر آگیا ہے یہ رپورٹ لوگوں کے دلوں میں موجود عشق رسول ﷺ کی موجودگی کا زندہ وجاوید ثبوت ہے ۔حکمران یہ بھول گئے تھے کہ ہر عمل کا ردعمل ہوتا ہے حکومت نے عاشق رسول، شہید ناموس رسالت ﷺ ممتاز قادری شہیدؒ کو پھانسی دے کر اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارلیا ہے۔بڑے پرانے ن لیگ کے ووٹروں کی زبان سے راقم نے خود سنا ہے کہ اب کسی قیمت پر ن لیگ کو ووٹ نہیں دیں گے کیونکہ ن لیگ نے پاکستان کے اسلامی تشخص پر خود کش حملہ کردیا ہے۔سوشل میڈیا پر کچھ ویڈیوز جاری ہوئی ہیں جن میں عوام کے جم غفیر سے کلمہ طیبہ پڑھ کر حلف لیا گیا کہ ن لیگ کو آئندہ کبھی ووٹ نہیں دیں گے ۔دوسرا ردعمل عام عوام کی طرف سے یہ بھی نظر آرہا ہے کہ اتنے بڑے سانحہ کے بعد ابھی تک دینی جماعتوں نے ن لیگ سے علیحدگی اختیار نہیں کی

۔اور جو مذہبی لوگ اعلیٰ سیٹوں پر حکومت کی طرف سے براجمان ہیں انھوں نے استعفے کیوں نہیں دیئے ۔کیا پاکستان کے اسلامی تشخص سے ان کو سیٹیں اور عہدے زیادہ عزیز ہیں ایک یہ بھی شکوہ کیا جارہا ہے ن لیگ کے مذہبی ووٹر سپورٹرز جو ن لیگ کی تنظیم سازی میں عہدیدار ہیں ان کی طرف سے تنظیمی استعفے کیوں نہیں آرہے ۔کیا عشق رسول ﷺ انھیں اب بھی ن لیگ کے ساتھ رہنے کا جواز فراہم کرتا ہے ؟ اگر یہی کیفیت رہی اور پاکستان کے مذہبی لوگوں نے اپنی مہم جاری رکھی تو یقیناً ن لیگ گھر رخصت ہوجائے گی ۔اور اس کا مستقبل تاریک سے تاریک تر ہوجائے گا۔

ممتاز قادریؒ شہید کی پھانسی روکنے کیلئے اس کیس کو لے کر چلنے والی قیادت کے بارے میں یہ بھی رد عمل سامنے آرہا ہے کہ تمام دینی قوتوں کو جمع کرنے میں بری طرح ناکام ہوئی،اس اہم ترین ایشو پر ناکامی کیوں ہوئی؟ یہ ایک اہم ترین سوال ہے ۔یہ حقائق بھی منظر عام پر آنے چاہیں کہ کس نے کس کو اس ایشو پر متحد کرنے کیلئے پھانسی سے پہلے کتنی کوشش کی ۔اگر کوشش نہیں کی گئی تو کیوں؟ عوام کا کہنا ہے کہ ہمارا یقین ہے کہ اگر پھانسی کے احکامات صادر ہونے سے پہلے دینی قوتیں آج کی طرح متحد ہو کر تحریک چلاتیں تو ایسی پسپائی ہر گز نہ ہوتی ۔

حکومت نے مزید ذلت حاصل کرنے کیلئے نام نہاد خواتین بل بھی پاس کرکے قانون کا حصہ بنا ڈالا۔ ملک بھر کے دینی حلقوں میں شدید غم وغصہ نظر آ رہا ہے تمام دینی قوتیں یکجا ہوتی نظر آ رہی ہیں صف بندی ہو رہی ہے۔احتجاجی تحریک اپنے عروج پر ہے احتجاج کرنے والے حکمرانوں سے نالاں ہیں کہ ممتاز قادری کو کیوں پھانسی دی گئی دینی حلقے ن لیگ کے اقتدار کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں عاشقان رسول ہر وقت اسی ایشو پر محو گفتگو ہیں ۔شہید ناموس رسالت ﷺ ممتاز قادریؒ کے جنازے پر لاکھوں افراد کی شرکت اس امر کا بین ثبوت ہے کہ اہلیان پاکستان کے تمام طبقات نے جنازے میں شرکت کرکے ایک ہونے کا ثبوت دیا لاکھوں افراد کی پرامن واپسی اس امر کا بھی ثبوت ہے کہ پاکستان کی دینی طاقتیں پرامن ہیں جنازے کی کوریج سے میڈیا کو روکا گیا اور میڈیا نے بھی حکومتی حکم کو شاہ سے زیادہ شاہ کی غلامی کا سمجھتے ہوئے حقائق کو عوام سے دور کرنے میں سیڑھی کا کردار ادا کیا اس طرح آزاد صحافت کی کلی کھل گئی یعنی ایک کال پر میڈیا نے جس انداز میں ممتاز قادری شہیدؒ ایشو کی پریس کوریج کو بریک لگائی اس سے پاکستان میں زرد صحافت کا آغاز ہوگیا۔یوم عشق رسول ﷺ پر احتجاج کے دوران میڈیا پر حملے بھی کئے گئے جن کی کوئی بھی حمایت نہیں کر سکتا۔یہ حملے ان جذباتی عوام کی طرف سے ہو سکتے ہیں جو کسی جماعت کے نظم کا حصہ نہیں ہیں وہ جذبات میں آ کر ایسا کر گئے لیکن میڈیا کو بھی چاہیے تھا کہ وہ ممتاز قادری ایشو کو اتنی کوریج تو دیتا جتنا اس کا حق بنتا تھا یکسر نظر

انداز کر دیا گیا۔ بر کیف یہاں ہم ممتاز قادری ایشو پر احتجاج کے دوران میڈیا کے ساتھ ہونے والی زیادتی کی مذمت کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ میڈیا کے غیر ذمہ دارانہ رویے کی بھی مذمت کرنا اپنا قلمی فرض سمجھتے ہیں۔ میڈیا حکومت کے فسطائیت پر مبنی احکامات کو مان کر آزاد صحافت کا دعویٰ کیسے کر سکتا ہے؟ میڈیا کو بھی اس کا جواب عوام کو ضرور دینا چاہیئے۔ جس کی مذمت ہر انصاف پسند کر رہا ہے۔ اب تو پاکستان میں جمہوریت پسند، بڑی جماعتیں بھی میدان میں آ گئی ہیں اور وہ اسلام کیلئے کچھ کرنا چاہ رہے ہیں۔ ایک دینی جماعت کے قائد نے کہا کہ ممتاز قادری کی پھانسی کے بعد سب سے پہلے ان کے مرسہ کے طلبہ نے احتجاج کیا، دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث سب ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لئے تیار ہیں ممتاز قادری کی پھانسی اسلام کے خلاف سازش ہے۔ ایک اور رہنما کا کہنا ہے کہ ممتاز قادریؒ شہید کا قتل عدالتی قتل ہے جو کہ ایک بہت بڑا بیان ہے عام عوام کا اس اہم ترین، بنیادی ایشو پر رد عمل سننے کو مل رہا ہے کہ جب ممتاز قادریؒ کو عدالت نے پھانسی کی سزا دی تھی تو اس وقت یہ بیان ان کی طرف سے کیوں جاری نہیں کیا گیا اب ریلیاں نکالی جا رہی ہیں گذشتہ روز ملک بھر میں یوم عشق رسول ﷺ منایا گیا ملکی تاریخ کی سب سے بڑی ریلیاں نکالی گئیں۔ صف بندیاں ہو رہی ہیں جب عدالتی فیصلہ ہوا تب کوئی بھی نہ بولا سوائے چند ایک کے کیوں؟ ہمارے مذہبی حلقوں کا شائد یہ گمان تھا کہ نواز حکومت ممتاز قادری کو کسی قیمت پر پھانسی نہیں دے گی۔ ہمارا المیہ ہی

یہ ہے کہ ہم توقعات، خیالات، خوش فہمی میں ہمیشہ مبتلا رہے ہیں جب دین دشمن حملے ہوتے ہیں تو ہمیں چوٹ لگتی ہے اور یکدم جوش میں آجاتے ہیں چند روز کے بعد یہ جوش ختم ہوتا ہے اور ہمارے معمولات زندگی ویسے کے ویسے ہی چلنا شروع ہوجاتے ہیں اگر دینی قیادت نے اب کی بار ایسا کیا تو پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کا مشن کئی دہائیاں پیچھے چلا جائے گا اب سستی، کاہلی، روایتی طریقے سے ہٹ کر منظم تحریک جاری کرنے کا نادر موقعہ ہے تاکہ پاکستان کو سیکولر اور لبرل ازم کے منحوس سائیوں سے بچایا جاسکے۔

ایک اہم ترین مطالبہ جو اس وقت عوام کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ 16 گستاخان رسول کو فوری پھانسی دی جائے یہ وہ گستاخان رسول ہیں جنھیں عدالتیں سزائیں دے چکی ہیں مگر ابھی تک عمل درآمد نہیں کیا گیا کیونکہ دنیائے یہودیت و نصرانیت کی طرف سے پاکستانی حکمرانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کو پھانسی نہیں دینی جس کے باعث ان گستاخوں کی پھانسی التوا کا شکار ہے عوام کے جائز مطالبے کو حکمران ماننے کو تیار اس لئے نہیں ہیں کہ یورپ و مغرب ان سے ناراض ہو جائے گا جس سے ان کے مفادات کو نقصان ہوگا یاد رہے کہ کچھ عرصہ قبل پوپ فرانسس کے پیشرو بینیڈکٹ نے حکومت پاکستان سے توہین رسالت ﷺ کی مجرمہ آسیہ مسیح کو پھانسی نہ دینے کا مطالبہ کیا تھا اس وقت پاپائے روم بینیڈکٹ شانزدہم زور دیا تھا کہ آسیہ مسیح کو رہا کردیا جائے ان کا کہنا تھا کہ میں

آسیہ مسیح کے گھر والوں کو اپنے قریب محسوس کرتا ہوں۔ ذرائع کے مطابق توہین رسالت ﷺ کی مجرمہ کو پھانسی نہیں دی جائے گی اور سپریم کورٹ سے سزائے موت ختم کرنے میں ناکامی ہوئی تو صدر مملکت ممنون حسین کی طرف سے معافی دیئے جانے کا قوی امکان ہے جبکہ آسیہ مسیح کے گھر والوں نے صدر مملکت سے بھی معافی کی اپیل کر رکھی ہے۔ موجودہ صورت حال کے بعد عوام کو یقین ہوتا جارہا ہے کہ پاکستان کے حکمرانوں کو اسلام، ناموس رسالت ﷺ ، مسلمان عوام کے جذبات سے زیادہ اپنے مفادات عزیز ہیں جبکہ قرآن مجید مسلمانوں کو حکم دیتا ہے نبی ﷺ تم پر تمہاری جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں (القرآن) یہاں تو پاکستانی حکمرانوں کے مفادات کو زچ پہنچ رہی ہے تو اساس اسلام کو داؤ پر لگا دیا گیا ہے۔ ممتاز قادری شہیدؒ کو عجلت میں پھانسی دینے والے حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ عوام کے جذبات کا خیال کیا کریں اگر عوام کے جذبات کی ترجمانی نہ کی گئی تو یہ قرآن وسنت کی صریحاً خلاف ورزی ہوگی اس کے ساتھ ساتھ نظریہ پاکستان اور آئین پاکستان سے بغاوت بھی کیونکہ عوام کا یہ مطالبہ قرآن وسنت کا ترجمان ہے۔

نفاذ اسلام کا مقدس فریضہ

اس وقت ملک میں دینی جماعتیں پاکستان کا اسلامی تشخص بچانے کیلئے سرگرم عمل ہیں ملک گھیر پروگرام ہورہے ہیں ان پروگرامز کرنے والوں میں مجلس نفاذ اسلام بھی ہے جو ملک کے مختلف شہروں میں نفاذ اسلام کانفرنسز کے نام سے پروگرامز کر رہی ہے اس میں ملک کی پانچ جماعتیں تنظیم اسلامی پاکستان، تحریک عظمت اسلام پاکستان، سلسلہ اویسیہ پاکستان، تحریک احیائے خلافت پاکستان، تحریک نفاذ اسلام پاکستان شامل ہیں گذشتہ روز تحریک عظمت اسلام پاکستان کی میزبانی اور مجلس نفاذ اسلام کے زیر اہتمام مقامی ہال میں نفاذ اسلام کانفرنس امیر تحریک عظمت اسلام پاکستان چوہدری رحمت علی کی صدارت میں انعقاد پذیر ہوئی ،کانفرنس سے مولانا قاضی ظفر الحق جنرل سیکرٹری مجلس نفاذ اسلام،امیر تحریک احیائے خلافت، پیر سید مقبول شاہ امیر سلسلہ اویسیہ نقشبندیہ،ڈاکٹر نجم الدین جنرل سیکرٹری تحریک عظمت اسلام،غلام عباس صدیقی چیئرمین اسلامی تحریک طلبہ پاکستان،انجینئر مختار حسین فاروقی، مولانا محمد عابد قریشی،راجہ محمد عاشق شعبان نے خطاب کیا کانفرنس کے حوال پیش خدمت ہیں مقررین کا کہنا تھا کہ پاکستان میں 97 فیصد مسلمان آبادی ہے مگر یہاں اسلام نافذ نہیں ہو سکا جو کہ لمحہ فکریہ ہے، قیام پاکستان کے وقت مسلم لیگ کا عوام، علمائے کرام نے صرف اس

شرط پر ساتھ دیا تھا کہ مملکت حاصل ہوجانے کے بعد اسلام نافذ کر دیا جائے گا لیکن آج مسلم لیگ ن نے پاکستان کو لبرل بنانے کا نعرہ لگا کر تحریک پاکستان کے قائدین کی روحوں سے بے وفائی کر رہی ہے مسلم لیگ کا یہ اعلان نظریہ پاکستان سے کھلی بغاوت ہے۔ مقررین کا کہنا تھا کہ اگر اسلامی نظام نافذ ہوجائے تو دنیا کا 50 ارب ڈالر فوجی بجٹ تعمیری کاموں پر خرچ ہوگا دنیا امن کا گہوارہ بن جائے گی کمزوروں کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کرسکے گا مسلمان فرقہ واریت ختم کرکے ایک ہوجائیں اسلامی نظام پاکستان کا مقدر ہے اسلام سے ہی امن قائم ہوگا اسلام کے خلاف سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا مسلمان ریاست کا آئین قرآن وسنت ہوتا ہے نہ کہ انسان ساختہ کتابچہ ۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ خلافت کے علاوہ مسلمانوں کا کوئی سیاسی نظام نہیں ، مسلمان کو پیدائشی طور پر خلافت ونیابت قدرت نے عطاء کی ہے جو اس کا حق ادا کرے گا وہی حقیقی مسلمان ہے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی نظام کے بارے میں رائے کو مد نظر رکھا جائے تو اس، نظام کی حقیقت سامنے آجاتی ہے ۔اسلام نظام خلافت قائم کرنے کیلئے مسنون طریقے سے جدوجہد کی جائے آج تک اسلام کا نفاذ اس لئے نہیں ہو سکا کہ تمام مسالک کے لوگوں کے دلوں میں تحفظات وخدشات ہیں کہ اگر اسلام نافذ ہوگیا تو ہمارے رسم ورواج کا کیا بنے گا اس لئے فرقہ واریت کو ختم کئے بغیر اسلام کا نفاذ ممکن نہیں تمام مسالک اپنے فروعی اختلافات کا بالائے طاق رکھ کر اپنے میں سے کسی ایک شخصیت کو نمائندے کے طور پر قوم کے سامنے

پیش کریں تمام مسالک کے مقرر کردہ نمائندے آپس میں مل بیٹھ کر اپنے اپنے تحفظات وخدشات کو دور کریں اور مسائل کے حل کیلئے عملی اقدامات کئے۔ جائیں یہ بات طے شدہ ہے کہ اسلام کا نظام سیاست خلافت ہے جس پر صحابہ کرامؓ کی مہر ثبت ہے مسلمانوں کو خلافت کے سوا کوئی نظام قبول نہیں۔ ممتاز قادری شہیدؒ کی پھانسی، حقوق نسواں بل غیر اسلامی ہیں یہ سیکولر اقدام نظام باطل کا نتیجہ ہے باطل ،انسان ساختہ نظام ترک کرکے نظام اسلام کو قائم کیا جائے ۔ غازی علم الدین شہیدؒ عالم اسلام کے ہیرو ہیں انھیں پھانسی دینے والی عدالت اور قانون نے ہی غازی ممتاز قادریؒ کو پھانسی دی آج آسیہ مسیح جیسی ملعونہ کو پھانسی نہیں دی جارہی اس لئے کہ دنیائے کفر اس کی پشت پر ہے۔ مقررین کا کہنا تھا کہ عوام سمجھیں کہ اللہ ورسول ﷺ کی وفادار اور حقیقی اسلامی پاکستان کی علمبردار قیادت کونسی ہے ؟قوم کو چاہیے کہ مسنون طریقے سے اسلامی نظام کے لئے جدوجہد کرنے والی غیر پارلیمانی ،پرامن جدوجہد کرنے والی جماعتوں کا ساتھ دے موجودہ نظام مکمل طور پر مفلوج وناکام ہوگیاانسانیت کو اس نے تقسیم،ذلیل ورسوا کردیا عام انسان کی زندگی عذاب بن گئی ،عالمی ساہوکار سودی نظام کوپروموٹ کررہے ہیں انسان ساختہ آئین کو ختم کرکے قرآن وسنت کو آئین قرار دے کر ملک میں اسلامی نظام قائم کیا جائے ، مسلمان دنیاوی تمام خداؤں سے تعلق توڑ کرایک اللہ کو رب مان کرزندگی گزاریں دنیاوی خداؤں نے مسائل پیدا کردیئے۔اب ملک پاکستان میں برطانوی نظام وقانون

نہیں چلنے دیا جائے گا۔کانفرنس میں میڈیا کی ہٹ دھرمی کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا گیا کہ میڈیا دجالی قوتوں کا آلہ کار نہ بنیں بلکہ اسلام کی حقیقی نمائندگی میں میدان میں اترے بے حیائی عریانی فحاشی پر مبنی مواد وپروگرامز نہ کرے۔ ملک گھیر نفاذ اسلام کیلئے تحریک چلائیں گے ،10 اپریل کو ملتان میں نفاذ اسلام کانفرنس منعقد کی جائے گی۔

پرویز مشرف کو محفوظ راستہ مل گیا

پاکستانی قوم اور ن لیگ کو ووٹ دے کر اقتدار کی راہداری تک لانے والوں کے لئے ن لیگ کی طرف سے ایک اور شرمناک خبر یہ کہ مکے دکھا کر کہنے والا سابق آمر پرویز مشرف کہ میں کسی سے ڈرتا ورتا نہیں ہوں رات کے اندھیرے میں علاج کا بہانہ بنا کر حکومت نے پاکستان سے فرار کروا دیا ہے اس پر قومی اسمبلی میں بہت احتجاج ہوا ہے اراکین کا کہنا ہے کہ سابق آمر پر آرٹیکل 6 لگانے والے حکمران اب اسی کے سہولت کار بن گئے ہیں (اسوقت پاکستان میں مجرموں کے سہولت کاروں کے خلاف کاروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔اب دیکھتے ہیں کہ حکمرانوں کے ایک مجرم اعظم کے سہولت کار ہونے پر کاروائی کب کی جاتی ہے؟ یا مجرمانہ خاموشی۔۔۔) اسمبلی میں احتجاج تنقید ۔۔۔اب تو قوم سمجھ چکی ہے کہ یہ وقت پاس کرنے اور قوم کی آنکھوں میں دھول پھینکنے کے مترادف ہے پاکستان کی ایک اہم شخصیت نے ایک کڑوا سچ کہا ہے کہ 25 سال تک اب یہی سیاست دان باریاں لیتے رہیں گے نیا کوئی لیڈر نہیں آئے گا یہ ظالم نظام کسی انصاف پسند کو اقتدار تک نہیں آنے دے گا۔۔۔۔ تو قوم کو اپنی حالت بدلنے کیلئے قلندرانہ کردار نہ جانے کب ادا کرے گی تب ہی تبدیلی آئے گی ورنہ اسی طرح سامراج کے غلاموں کی غلامی۔۔۔۔۔۔پرویز مشرف کے ملک سے رخصت ہونے کے حقائق میڈیا میں جو نشر ہوئے ہیں ان کے مطابق سابق آمر

طیارے میں خوش ، موسیقی سنتے رہے،جب دبئی ائرپورٹ پر اترے تو صحت مند انسان کی طرح خوش وخرم تھے ایسے لگ رہا تھا کہ انھیں کوئی بیماری ہے ہی نہیں ، بیماری سب جھوٹ کا پلندہ ۔۔۔۔۔۔۔ دبئی جاتے ہی سیاسی سرگرمیوں کا آغاز کردیا ہنگامی تنظیمی اجلاس سے خطاب بھی دے مارا اور کارکنوں کو جدوجہد جاری رکھنے کی تلقین بھی کردی گئی ۔

ساری دنیا جانتی ہے کہ پرویز مشرف نے پاکستان کو اس خطرناک مقام تک پہنچانے کیلئے گھناؤنا کردار ادا کیا لال مسجد اسلام آباد کے بے گناہ طلبہ وطالبات ، مسجد کو شہید کرکے جس طرح پاکستان کا اسلام تشخص مجروح کیا گیا ، پاکستان کو دولخت کرنے کیلئے سردار اکبر بگٹی کو قتل کرنے سمیت لاتعداد جرائم پرویز مشرف کے سر تھے ان پر غداری کے مقدمہ کی تلوار بھی لٹک رہی تھی، عدالت کے چنگل میں پھنسے پرویز مشرف کو کس نے ملک سے باہر بھجوانے میں کرادر ادا کیا؟ کہا جا رہا ہے کہ ایک پاکستان کے محسن ملک نے پرویز مشرف کی طرف سے منت سماجت کے بعد کردار ادا کیا جس پر حکومت نے رضا مندی ظاہر کی تو مشرف ملک سے باہر جاسکے جب سے پرویز مشرف پر مقدمات قائم ہوئے تب سے پرویز مشرف راہ فرار اختیار کرنے کے منصوبے پر عمل پیرا رہے کبھی خودساختہ بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل ہوجاتے جس سے حاضری میں استثناء مل جاتا کبھی کوئی اور بہانا اب فالج کا بہانہ بنا کر ملک سے فرار کروادیا گیا ہے جب کہ حقیقت

پسندوں کا کہنا ہے کہ اب پرویز مشرف باہر بیٹھ کر سیاسی سرگرمیاں کریں گے یعنی پاکستان کو الطاف حسین کے بعد ایک اور ایسا لیڈر میسر آگیا ہے جو جرائم کرکے پاکستان سے بھاگا اور باہر جا کر اس بد قسمت قوم کی لیڈری کرے گا اب ٹی وی سکرینوں پر قاتل پرویز مشرف کو ایک ہیرو کے طور پر پیش کیا جائے گا، میڈیا دن رات ان کے ایک ایک دن کے معمولات قوم کے سامنے متبرک کرکے پیش کرے گا۔لائیو تقاریر ہوا کریں گی قوم کو اس کے ارشادات لائیو سنانے اور دکھانے کا اہتمام کیا جائے گا اس طرح پاکستانی قوم کو مشرف کی صورت میں نجات دہندہ مل جائے گا جو نواز شریف، عمران خان زرداری کی ناکامی کے بعد اس قوم کی قیادت وسیادت کرے گا پھر پرویز مشرف کو، قیادت نہ ہونے کے باعث ایک بڑا لیڈر بنا کر پاکستان لایا جائے گا جو ملک کو پھر مکے دکھا کر رکھے گا کہ میں کسی سے ڈرتا ورتا نہیں ہوں۔

ملک میں یہ جملہ کئی اہم لوگوں نے کہا کہ کچھ لوگ پاکستان میں ایسے ہیں جو آرٹیکل 6 سے زیادہ طاقتور ہیں۔وہ لوگ مشرف جیسے ہی ہیں جو سب کچھ کرکے بھی بچ جاتے ہیں ۔فیس بل کھولی تو ایک صاحب نے پوسٹ بھیجی ہوئی تھی کہ حکمرانو! قاتل پرویز مشرف کو ملک سے باہر بھیج دیا کہاں ہے تمہارا سزائے موت کا قانون؟ نے دل پر چوٹ لگائی کہ پاکستان میں جاہلیت والے قانون واصول رائج ہو گئے ہیں امیر کیلئے ریلیف، این آر او جیسے چور دروازے جبکہ غریب کیلئے سخت

سزائیں۔۔۔۔۔ قوم سوال کر رہی ہے کہ سینکڑوں لوگوں کے قاتل پرویز مشرف کو چور دروازے سے ریلیف کے نام پر ملک سے فرار کروانے والے ایک گستاخ رسول کے قاتل عاشق رسول ممتاز قادری کو معاف کیوں نہیں کر سکی صرف اس لئے کہ ممتاز قادریؒ نے ناموس رسالت ﷺ ،اسلام کیلئے جرات مندانہ کردار ادا کیا جسے بے دین اسلام دشمنوں کو برداشت نہیں تھا جبکہ پرویز مشرف نے پاکستان میں عالم کفر کے، عزائم کو پائیہ تکمیل تک پہنچانے میں کلیدی ،شرمناک کردار ادا کیا۔ عالم کفر کے حواری پرویز مشرف کو سزا اور ممتاز قادریؒ کو ریلیف کیسے دے سکتے تھے ؟پرویز مشرف کے فرار کے بعد قوم کو حکمرانوں کی وطن دشمنی پر صف ماتم بچھانا چاہیے کہ یہ حکمران پاکستانی قوم کے ساتھ کیا کر رہے ہیں ؟

حکمرانو ! یاد رکھو کفر کی حکومت تو چل سکتی ہے مگر ظلم اور نا انصافی کی نہیں چل سکتی ۔۔۔۔پرویز مشرف کو ملک سے باہر بھجوانا ملک سے غداری کے مترادف ہے کیونکہ یہ وہ شخص ہے جس نے پاکستان کو نا قابل تلافی نقصان پہنچایا ہے ،حکمرانوں نے پرویز مشرف کو باہر بھجوا کر مجرمین کی حوصلہ افزائی کی ہے کہ جو مرضی کرو کوئی بات نہیں ریلیف مل جائے گا تم کو۔۔۔۔۔ پاکستان کے حکمران قوم کتنا ذلیل کرنا چاہتے ہیں ؟

قرار داد پاکستان کی پکار

برصغیر میں مسلمانوں پر 1857 کی جنگ آزادی کے بعد زمین تنگ کر دی گئی اس جنگ میں ہندوؤں نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیا جب جنگ میں ناکامی ہوئی تو اس جنگ کے سارے منفی اثرات مسلمانوں پر پڑے ہندو انگریزوں کے دوست بن کران کے قریب ہوگئے اس طرح مسلمانوں کے خلاف انگریزوں نے انتقامی کاروائی شروع کردی مسلمانوں کی جائیدادیں،کاروبار،املاک،عزت وناموس غیر محفوظ ہوگئے تمام سرکاری مراعات سے مسلمانوں کو بے دخل کردیا گیا حتیٰ کہ مسلمانوں پر سرکاری ملازمتوں کے دروازے بند کردیئے گئے مسلمانوں کو تعلیم سے دور رکھنے کے لئے انگریزوں نے مسلمانوں کے تعلیمی اداروں کے خلاف کریک ڈاؤن کردیا مسلمان تعلیم،معیشت جیسے اہم شعبوں میں پیچھے رہنے لگے ان حالات میں مسلمانوں نے دو طرح کے تعلیمی ادارے کھولے ان میں ایک قسم سرسید احمد خان کی قیادت میں سکول وکالجز جبکہ دوسری دارالعلوم دیوبند کی طرز پر دینی مدارس کی تھی ،برصغیر میں ہندوؤں کی تعصّبانہ ذہنیت نے مسلمانوں کو جنگ آزادی میں بے وفائی کے بعد بھی معاف نہ کیا مسلمانوں کے خلاف مختلف دور میں مختلف متعصبانہ تحریکیں جاری وساری رکھیں جن کاکام مسلمانوں کا استحصال اور مسلمانوں کو جبری ہندو بنانا تھا جس کے نتیجے میں برصغیر کے مسلمانوں نے باقاعدہ الگ وطن کے قیام کے لئے

جدوجہد شروع کردی تاکہ نئی قائم کردہ ریاست میں اسلام کا عادلانہ نظام خلافت کو قائم کرکے مسلمان اپنی زندگیاں اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق گزار سکیں اور عالم اسلام کی قیادت وسیادت یہیں سے ممکن ہوسکے۔اس سلسلے میں اہم پیش رفت اس وقت ہوئی جب مولانا اشرف علی تھانویؒ، سر سید احمد خانؒ، مولانا عبدالحلیم شررؒ، مولانا محمد علی جوہرؒ، مولانا مودودیؒ جیسی قدآور شخصیات نے ایک الگ اسلامی ریاست کے قیام کے حق میں لب کشائی کرتے ہوئے اسے مسلمانوں کی اولین ضرورت قرار دیا ایسی دیگر اہم شخصیات کی عبقری نظروں نے جب اسضرورت پر زور دیاتو قافلۂ آزادی چل پڑا دسمبر 1930 کو شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے الگ وطن کا تصور پیش کرکیا۔ 29 شروع شروع میں لوگوں نے اسے دیوانے کا خواب قرار دیا مگر ایسی باتیں کرنے والوں کو کیا خبر تھی کہ رب ذوالجلال برصغیر کے مسلمانوں کے مسلسل وعدے (کہ ہم نئی سلطنت کو اسلامی نظام سے آراستہ کریں گے) کے بعد قائدینؒ تحریک پاکستان جیسی ہستیوںؒ کے ہاتھوں مدینہ منورہ کے بعد اسلام کے نام پر قائم ہونے والی مملکت کو وجود میں لانے کا فیصلہ کرچکے ہیں۔ قافلہ اپنی منزل کی جانب بڑھتا ہی چلا جارہا تھا،آخر کار مارچ 1940 کو الگ وطن کے لئے لاہور کے (منٹو پارک) مینار پاکستان میں 23 ابوالقسیم مولوی فضل الحق نے قرارداد پاکستان پیش کی جبکہ چوہدری خلیق الرحمان نے پر جوش تقریر کرکے اس کی تائید کی۔ان کے بعد مولانا ظفر علی خاں، سردار اورنگ زیب خان، سر حاجی عبداللہ ہارون، نواب

اسمٰعیل خان ، قاضی محمد عیسٰی نے بھی اس قرارداد کی تائید کی۔اس قرارداد کے بعد تحریک پاکستان اپنے زور شور سے شروع ہو گئی ہر طرف سے یہی صدائیں سننے کو مل رہی تھیں کہ لے کے رہیں گے پاکستان، بن کے رہے گا پاکستان، پاکستان کا مطلب کیا ؟ لاالہ الااللہ۔۔۔۔ہماری منزل آزادی ۔۔۔۔۔۔برصغیر کے مسلمانوں کی مسلسل جدوجہد کے باعث آزادی 14 اگست 1947 کو نصیب ہوئی قیام پاکستان کے بعد ہمارا پیارا وطن اپنے محسن ومربی قائداعظمؒ سے جلد ہی محروم ہوگیا جس کے باعث پاکستان اپنے قیام کے مقصد (اسلامی نظام کے قیام) سے دور ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ ہم قیام پاکستان کے مقصد سے اتنے دور ہوئے کہ جس انگریز سامراج سے ہمارے بزرگوں نے آزادی حاصل کی تھی آج پھر ہم ان کے رحم وکرم پر آ گئے ہماری داخلہ وخارجہ پالیسیاں، معیشت وتجارت، حکومت وتہذیب وتمدن انہی انگریزوں کی عکاس ہیں وہی سامراجی طاقتیں آج دنیا کے خود سے بنائے ہوئے ۔ قانون، اصول اور ضابطے کو اپنے ہی پاؤں تلے روندتے ہوئے مملکت خداداد پر ڈرون حملوں کی بارش کر چکے جس کا سلسلہ آج بھی جاری وساری ہے پاکستان کے مطالبے کے باوجود ڈرون حملوں کا سلسلہ رکنے کا نام نہیں لیتا انہی ڈرون حملوں کے باعث پاکستانی قوم کو تاریخ کا سب سے بڑا نقصان برداشت کرنا پڑا، ہمارے گلی، محلے، بازار، سرکاری ونیم سرکاری دفاتر بے گناہ پاکستانیوں کے خون سے لت پت ہوگئے پھر بھی امریکہ واسرائیل کو ہم پر اعتماد نہیں وجہ یہ ہے کہ دشمن کبھی دوست نہیں ہوتا۔۔۔۔ اللہ ورسول ﷺ کا اٹل فیصلہ ہے کہ سود حرام ہے کسی

قیمت پر اس کے ذریعے لین دین نہیں کرنا لیکن آج تک ہم سود جیسی لعنت سے خلاصی حاصل نہیں کرسکے ،ہماری قومی زبان آج انگریز سامراج کے تہذیبی حملے کے باعث اپنے ہی ملک میں لاوارث، یتیم ہو کر رہ گئی ہے اسے سرکاری دفاتر، سرکاری و نجی تعلیمی اداروں سے بے دخل کردیا گیا ہے، ہمارے بے ضمیر ڈکٹیٹر حکمران چند ڈالروں کے عوض قوم کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو فروخت کرنے اور بعد کے جمہوریت پسند حکمران عافیہ کی رہائی پر مجرمانہ خاموشی کے جرم کا ارتکاب کر چکے، اللہ سے کئے گئے وعدے نظام الٰہیہ کا قائم نہیں کیا جا سکا کیوں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟۔ اے میری قوم ! اگر ہم نے اپنے اسلامی طرز حیات ، نظام حکومت سے تہی دامن ہی رہنا تھا تو الگ پاکستان کی کیا ضرورت تھی؟ اے میری قوم مجھے تو ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ قیام پاکستان کے وقت جو وعدہ ہم نے اللہ سے کیا اسے وفا نہ کرنے پر ہم بحیثیت قوم اللہ کی نارضگی کا شکار ہو گئے ہیں قائدین تحریک پاکستان کی روحیں بھی تو ہم سے آج خفا نظر آتی ہیں اگر ہم نے قیام پاکستان کا مقصد پورا نہ کیا تو اللہ ورسول ﷺ، قائدین تحریک پاکستان ہمیں کسی قیمت پر معاف نہیں کریں گے ۔ قیامت کے روز ہمیں شرمندگی، افسوس ، ناکامی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔۔۔ مجھے تو قرارداد پاکستان کی پکار قائدین تحریک پاکستان کی روحوں کی جانب سے ہمہ وقت آ رہی ہے۔ کیا ہے کوئی سن کر اس صدا کو حکمرانوں، ارباب اقتدار، پاکستان کے سیاہ وسفید کے مالک سیاست دانوں تک پہنچانے والا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟

را کے جاسوس کی گرفتاری، بھارت کا مکروہ چہرہ بے نقاب

ملک کے باشعور حلقوں نے پہلے بھی کئی بار رائے دی تھی کہ بھارت پاکستان میں بد امنی کی گھناؤنی سازش کر رہا ہے مگر پاکستانی حکمران ہمیشہ بھارت سے آلو پیاز کی بنیاد پر دوستی کیلئے بے قرار رہے دانشوران قوم کی رائے کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور اپنی مگن میں رہے لیکن اب حقیقت کھل کر سامنے آ گئی ہے جس کا علم ساری قوم کو ہو گیا کہ بھارتی جاسوس بلوچستان سے گرفتار ہوا ہے یہ کوئی عام آدمی نہیں بلکہ بھارتی بدنام زمانہ بھارتی خفیہ ایجنسی را کا اعلیٰ افسر ہے جسے کلبھوشن یادیو کہا جا رہا ہے،اس کی گرفتاری سے بھارت کے منافقانہ چہرے سے پردہ اٹھ گیا ہے۔ کلبھوشن یادیو 2013ء سے را کے ساتھ منسلک ہے جس نے پاکستان میں اپنا نام تبدیل کر کے حسین مبارک پٹیل رکھ لیا اور پاکستان دشمنی کی کاروائیاں کروانے میں مصروف رہا، یہ شخص ایران کے ذریعے تجارتی ویزے پر پاکستان کے صوبہ بلوچستان آیا 2013ء ہی کو ایرانی بندرگاہ چاہ بہار پر تعینات کیا گیا جہاں سے بلوچستان داخل ہوا اس کی بیوی اور دو بچے اس کے والدین کے ساتھ دبئی میں رہتے ہیں، کلبھوشن یادیو براہ راست تین سال سے را میں شامل ہے اور پاکستان میں دہشت گردی کی وارداتوں میں ملوث ہے بلوچ کالعدم تنظیموں کو رقم ،اسلحہ کی فراہمی کرتا رہا ہے ،ایران سے پاکستان میں، دہشت گردوں کا بڑا

نیٹ ورک چلا رہا ہے، خود کو مسلمان ظاہر کرنے کیلئے اس نے کئی ڈرامے کئے دکھاوے کی نمازیں پڑھتا رہا، ماتھے پر محراب بھی ہے یہ ایجنٹ جنگی جرائم کا ملزم ہے۔ چھ ماہ میں سے بھی رابطہ NDS را کے سربراہ راجندر کھنہ سے دو بار ملا۔ افغانستان کی خفیہ ایجنسی تھا اس نے انکشافات کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ بلوچستان کے علاقہ وڈ میں سانحہ صفورا کے ماسٹر مائنڈ حاجی بلوچ کے رابطے میں تھا جو کراچی میں داعش کا نیٹ ورک مضبوط کر رہا تھا۔ کراچی میں فرقہ وارانہ قتل وغارت گری کیلئے مقامی دہشت گردوں سے معاونت لی گئی جبکہ کراچی سمیت سندھ بھر میں فسادات پھیلانے کیلئے کئی میٹنگز ہو چکی ہیں۔

وزارت داخلہ نے بلوچستان سے پکڑے گئے جاسوس کے بارے میں بتایا ہے کہ کلبھوشن یادیو کے پاسپورٹ کے مطابق وہ 16 اپریل 1970ء کو پیدا ہوا, اس کے باپ کا نام سدھیر یادیو تھا بھارتی نیوی میں اس کا نمبر 415588 زیڈ ہے جبکہ اس کا پاسپورٹ نمبر ایل 9630722 ہے۔

ہندوستانی حکومت نے کلبھوشن یادیو کا اپنا سابق نیوی افسر تسلیم کرلیا ہے تاہم بھارتی سرکار کا کہنا ہے کہ اس کا حکومت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہندوستانی وزارت خارجہ کا کہنا ہے کہ گرفتار شخص بھارتی بحریہ کا افسر ہے اس نے وقت سے پہلے ہی ریٹائر منٹ لے لی تھی کسی شخص کے ذاتی فعل کو حکومت سے نہیں

جوڑا جا سکتا۔

اس کے بعد اہلیان پاکستان اپنے رد عمل میں کہ رہے ہیں کہ بھارت کے سفیر کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر ملک بدر کیا جائے، بھارت سے ہر قسم کے تعلقات ختم کئے جائیں، بھارت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پورے وقار کے ساتھ برابری کی بنیاد پر بات کی جائے، بھارت مذکرات سے کبھی بھی درست ہونے والا نہیں اس کا علاج صرف اور صرف جہاد ہے پاکستانی حکومت کو بھارت کے خلاف اعلان جہاد کرنا ہوگا ۔ قومی قائدین کا کہنا ہے کہ اگر حکومت نے اب سینہ تان کر بھارت سے بات نہ کی تو پاکستان کا امیج مزید گرے گا اور بھارت پاکستان میں بد امنی پھیلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گا، رہنماؤں کا یہ بھی کہنا ہے کہ بھارت کی پشت پر عالمی کفریہ طاقتوں کو بے نقاب کرنا بھی از حد لازم ہے جو بھارت کو ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرکے اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کر رہی ہیں ۔ ایک طرف ایران پاکستان سے اچھے تعلقات کا خواہاں ہے دوسری طرف بھارت کی خفیہ سپورٹ کرکے پاکستان کی قمر پر چھرا گھونپ رہا ہے ۔ یہ طرف عمل پاکستان کو کسی قیمت پر قبول نہیں اسی لئے آرمی چیف کی طرف سے ایرانی زمین دہشت گردی کے خلاف استعمال ہونے پر تشویش کا اظہار بھی کیا گیا جو قوم کے جذبات کی ترجمانی ہے۔

مندرجہ بالا حقائق کے بعد کوئی گنجائش نہیں رہ جاتی کہ پاکستانی حکومت

بھارت سے دوستی کا ہاتھ بڑھائے ہر باشعور شخص یہی کہتا نظر آ رہا ہے کہ بھارت پاکستان کا کبھی دوست نہیں ہو سکتا دوستی کے روپ میں یہ ایک خطرناک دشمن ہے جس نے کبھی بھی پاکستان دشمنی کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ کلبھوشن یادیو جیسا آفیسر جو پاکستان کو بدامنی کا شکار کرنے کا مکروہ دھندہ کر رہا تھا اکیلا کیسے اتنا بڑا کام کر سکتا ہے ؟ بھارتی سرکار کا اسے اپنا سابق آفیسر مان لینا اعتراف جرم کے مترادف ہے پاکستان کی طرف سے دنیا کی 6 طاقتوں امریکہ، چین، روس، فرانس، برطانیہ، جرمنی کو شوہد سے آگاہ کرنا ایک اچھا اقدام ہے کیونکہ دنیا کے یہ ٹھیکیدار ہمیشہ سے اپنے ہم نوالہ ہم پیالہ کفار ہی کے گیت گاتے رہے ہیں اور ان کی زبانیں یہ کہتے نہیں تھکتیں کہ سب مسلمان دہشت گرد نہیں مگر سب دہشت گرد مسلمان ہیں" ۔ دہرے معیار کے" حامل دنیا کے ٹھیکیداروں کو تو یقیناً پہلے ہی اس کا علم ہو گا۔ یہاں ہم پاکستانی گورنمنٹ سے التماس کرتے ہیں کہ شواہد دنیا کو دکھانا ایک احسن اقدام ہے مگر شواہد دکھانے کے بعد دنیا اپنے کفار ساتھیوں کو دہشت گرد ہونے کا اعلان کر دیں یہ نہیں ہو سکتا۔ پاکستان جیسی زیادتیاں مسلم دنیا کے ساتھ تسلسل کے ساتھ ہو رہی ہیں اس کی وجہ ایک ہی ہے کہ امت مسلمہ مرحومہ اس وقت غالب نہیں بلکہ مغلوب ہے جبکہ قرآن کا فیصلہ ہے کہ جو مومن ہوتا ہے وہ غالب ہوتا ہے اگر وہ غالب نہیں ہوتا تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ یعنی غلبہ مومن ہونے کیلئے لازم ہے۔۔۔ دوسری طرف قرآن مسلمانوں کو دو ٹوک الفاظ میں ہدایت دیتا

ہے کہ یہ کفار تمہارے کبھی دوست نہیں ہو سکتے بلکہ یہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں تمہارے نہیں۔ یہ تو چاہتے ہیں کہ تم اسلام کو چھوڑ کر ان کے دین باطل انسان ساختہ نظاموں) کو قبول کرلو یعنی تمہیں اسلام سے منحرف کرنا ان کا عزم ہے) ۔جب تک تم اسلام ترک نہیں کرو گے تب تک یہ تمھیں اپنا دوست نہیں بنائیں گے ۔

ان حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے مسلم ممالک کا عسکری اتحاد تو قائم ہوا ہے جس میں پاکستان نمایاں نظر آ رہا ہے جو کہ ایک مثبت قدم ہے اگر مسلم دنیا اس کے ثمرات حاصل کرنا چاہتی ہے تو سب سے پہلے اقوام متحدہ کی طرز پر اسلامی اقوام متحدہ کا قیام عمل میں لائے جس کا سب مسلمان ممالک کو ممبر بنایا جائے ایک متقی شخص کو امیر مقرر کیا جائے جو امت مسلمہ کی تمام طاقتوں کو ایک جگہ جمع کرے اس ادارہ کی شرعی حیثیت اسلامی نظام خلافت کی طرح ہونی چاہیے تاکہ امت مسلمہ اسے دل وجان سے قبول کرے۔ سائنس و ٹیکنالوجی، معیشت و تجارت ، صنعت وحرفت ، تعلیم و تعلم میں منظم منصوبہ بندی ممکن ہو سکے ۔امت مسلمہ مرحومہ کو کسی اتحاد کے ثمرات اسی صورت نصیب ہوں گے ورنہ دل بہلانے کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا۔

خلیفۂ بلا فصل، مزاج شناس نبوت، یار غار حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ولادت عام الفیل کے اڑھائی برس بعد ہوئی آپؐ نبی اکرم ﷺ سے کم و بیش تین برس چھوٹے تھے اس لحاظ سے آپؓ کا سن ولادت 573 عیسوی ہے آپؓ کا شجرہ نسب عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن کعب بن لوی القرشی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ قبل از اسلام ایک مالدار تاجر کی حیثیت رکھتے تھے۔آپؓ اہل مکہ میں نہایت معزز سمجھے جاتے تھے نبی اکرمؐ کے ساتھ بچپن ہی سے خاص تعلق تھا سفر حجر میں ساتھ رہے۔آپؓ کا ایک لقب صدیق تھا یہ آپؓ لقب شب معراج کی تصدیق کرنے پر ملا دوسرا لقب عتیق تھا ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے آپؓ کو دیکھا تو فرمایا تم اللہ کی طرف سے دوزخ سے آزاد ہو،اسی وجہ سے آپؓ عتیق کے لقب سے مشہور ہوئے۔حضرت ابوبکر صدیقؓ مکہ کی ایک نہایت معزز، بااثر شخصیت تھے آپؓ نے آزاد مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔قبول اسلام سے قبل آپؓ اہل مکہ کے چیف جسٹس تھے اور دیت کے فیصلے فرماتے ،زمانہ جاہلیت میں بھی کبھی آپؓنے شراب ،زنا،گناہ،کبیرہ کا ارتکاب نہ کیا آپؓ کو فطرتاً ایسے گناہوں اور بتوں کی پوجا سے سخت نفرت و بیزاری تھی۔

آپؓ کے اسلام لانے کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ آپؓ تجارت کرنے شہر سے باہر

گئے ہوئے تھے تجارت سے جب واپس آئے تو شہر میں داخل ہونے پر شہریان مکہ اس دور کے رواج کے مطابق انگلیاں اُٹھا اُٹھا کر کسی عجیب غریب نئے واقعے کی خبر دے رہے تھے دریافت کرنے پر پتا چلا کہ آپ کے جگری یار حضرت محمد ﷺ نے نبی و رسول ہونے کا اعلان کر دیا ہے آپؓ سیدھا اپنے جگری یار حضرت محمد ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر نہایت ادب سے دریافت کرتے ہیں کہ اے میرے پیارے دوست محمد ﷺ کیا آپ نے اعلان نبوت کیا ہے؟ تو حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ جی ہاں۔ اس پر آپؓ بغیر کسی حیل و حجت حضرت محمد ﷺ کی نبوت و رسالت ﷺ کی گواہی دے کر جانثاران محمد میں شامل ہو گئے۔ جب آپؓ نے اسلام قبول کر لیا تو حضور ﷺ سے دریافت فرمایا آقا ﷺ میرا اب کیا کام ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا جو میرا کام وہ تیرا کام یعنی تبلیغ و اشاعت دین۔۔۔۔۔۔اس فرمان کے بعد سیدنا صدیق اکبرؓ نے اسلام کی تبلیغ شروع کر دی چنانچہ آپؓ کی دعوت پر حضرت عثمان غنیؓ حضرت زبیر بن العوامؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی، وقاصؓ، حضرت طلحہ بن عبداللہؓ، حضرت عثمان بن مظعونؓ، حضرت ابو عبیدہؓ، حضرت ابو سلمہؓ، حضرت خالد بن سعید بن العاصؓ جیسے جید صحابہ کرامؓ نے اسلام قبول کیا۔ یوں تو بیشتر آیات وہ ہیں جن میں بالعموم تمام صحابہ کرامؓ کی شان وفضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔ ان کا مصداق سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا ہونا بھی یقینی ہے اور بعض دو آیات جو خاص آپؓ کی شان میں اتری، سورۃ التوبہ آیت نمبر 40 ترجمہ: اگر تم اس رسول کی مدد نہ کرو تو اللہ نے ان کی مدد کی ہے جبکہ

وہ دو آدمیوں میں سے ایک تھے جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جبکہ وہ اپنے ساتھی سے فرماء رہے تھے کہ غم نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ساری زندگی اسلام کی سربلندی میں صرف کئے رکھی مال و دولت اسلام اور آقائے دوجہاں ﷺ پر ہمیشہ نچھاور کرتے رہے غزوہ اُحد کے موقعہ پر جب حضرت صدیق اکبرؓ راہ خدا میں گھر کا سارا مال خدمت رسول ﷺ میں لے آئے تو اس قابل رشک و منظر پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے بھی خراج تحسین پیش کرنے سے نہ رہ سکے حضور ﷺ نے اس قدر سخاوت دیکھ کر ابوبکر صدیقؓ کو جنتی ہونے کی بشارت دی گئی علاوہ ازیں متعدد موقعوں پر حضور ﷺ نے ابوبکر صدیق کو جنتی ہونے کی بشارتیں دیں ایک موقعہ پر تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر جو احسانات کئے میں نے سب کے احسانات کا بدلہ ادا کر دیا صدیق اکبرؓ ہی ہیں جن کے احسانات کا بدلہ میں محمد ﷺ نہیں دے سکا جس کا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے عرض کروں گا کہ اس کے احسانات کا بدلہ عطا فرمائیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ قیامت کے دن جب سارے انبیاء کرامؑ میرے پاس حاضر ہو کر گزارش کرینگے کہ اللہ تعالیٰ سے حساب وکتاب کے لئے کہیے تو میں (محمد ﷺ) اللہ کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے محمد ﷺ اپنا سر مبارک اٹھایئے اور کہیے کیا کہنا چاہتے ہیں؟ تو اس پر میں اللہ تعالیٰ سے گذارش کروں گا کہ اے اللہ نسل آدم پریشان ہے حساب وکتاب کا آغاز فرمائیں تو اللہ

تعالیٰ جلال میں ارشاد فرمائیں گے کہ کوئی ہے جو میرے سوالات کے جوابات دے سکے تو حضور ﷺ فرماتے ہیں میں ابو بکر صدیقؓ کا ہاتھ پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کردوں گا کہ اے اللہ ابو بکر سے سوال کریں یہ آپ کے ہر سوال کا جواب دے گا

حضور ﷺ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ ابو بکر کا چہرہ دیکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کا جلال جمال میں بدل جائے گا اور حساب و کتاب کا آغاز ہو جائے گا سبحان اللہ کیا شان ہے صدیق اکبرؓ کی۔

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کا خاص خیال رکھتے تھے ،خطرہ پڑ کر خود سینہ سپر ہو جاتے تھے مثلاً ایک روز رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے کہ اس حالت عقبہ بن معیط نے اپنی چادر سے آپ ﷺ کے گلے مبارک میں پھندا ڈال دیا اسی وقت ابو بکرؓ پہنچ گئے اور اس کو پکڑ کر رسول اللہ ﷺ سے جدا کر دیا اور کہا تما ایست شخص کو قتل کروگے جو تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی نشانیاں لایا اور کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

ہجرت میں ایک حضور ﷺ سے ساتھ رفیق سفر تھے اس کے ساتھ آپؓ کا سارا خاندان خدمت پیغمبر میں مصروف تھا۔

سن نو ہجری میں رسول اللہ ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد پہلی دفعہ مسلمانوں کی جماعت کو حج کے لئے روانہ فرمایا تو سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو امارت حج کے

منصب پر مامور فرمایا اور ہدایت کی کہ منٰی کے عظیم الشان اجتماع میں اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ شخص طواف کرے۔

دین اسلام میں سیدنا صدیق اکبرؓ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے انبیاء کرامؑ کے بعد اگر کار خانہ کائنات میں کسی کا مقام و مرتبہ ہے تو وہ صرف اور صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی ہیں باقی تمام ہستیوں کا مقام و مرتبہ ابوبکر صدیقؓ کے بعد ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا آقائے دوجہاں ﷺ سے عشق کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت حضور ﷺ کی خدمت میں رہتے آقائے دوجہاں ﷺ کو پریشان دیکھتے تو مضطرب ہو جاتے۔ شام و سحر، ہجرت مدینہ، جنگ وجدل، امن و آشتی میں ابوبکر صدیقؓ سائیہ دامن مصطفیٰ ﷺ میں ہی، رہے غزوہ بدر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ پیش پیش رہے۔ غزوہ احد کے کڑے وقت میں جب حضور ﷺ پر کفار نے یک دم حملہ کر دیا تو یہ جانثار مصطفیٰ ﷺ سینہ سپر ہو گئے اور کفار کے حملے روکتے رہے یہاں تک کہ حضور ﷺ دشمن کے حملوں سے محفوظ ہو گئے، غزوہ بنی مصطلق، خیبر پر لشکر کشی کے وقت بھی آپؓ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ رہے۔

وفات النبی ﷺ کے بعد خلیفہ بلا فصل، خلیفتہ الرسول ﷺ، جانشین پیغمبر کی حیثیت سے جب آپؓ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپؓ نے دو سال تین ماہ دس دن تک استحکام

دین کے لئے تاریخ ساز اقدام کئے منکرینِ زکوۃ، جھوٹے مدعیان نبوت (طلحہ، سجاح، اسود عنسی، مسیلمہ کذاب) ،منکرین ختم نبوت ،فتنہ ارتداد کیخلاف عملی لشکر کشی کرکے دین اسلام کی اساس کو محفوظ کیا اور آنیوالے مسلمانوں کو پیغام دیا کہ اے محمد عربی ﷺ کے ماننے والو ! اسلام کو اپنی شکل میں قائم و دائم رکھنا اس نظام اسلام میں تغیر و تبدل نہ کرنا ،اسی صورت میں تم غالب رہ سکتے ہو اگر بغور جائزہ لیا جائے تو علم میں آئے گا کہ دور حاضر میں مسلمان آج بھی انہی مسائل سے دو چار ہیں جو غلبہ اسلام سے قبل تھے لیکن مسلمان انھیں حل کرنے میں مکمل طور پر قاصر ،بے بس اور ناکام نظر آرہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ صدیق اکبرؓ جیسا نظام حکومت " نظام خلافت "اسوقت روئے زمین پر قائم نہیں اگر یہ مقدس نظام ہوتا تو منکرین زکوۃ اور منکرین ختم نبوت جیسے غیر مسلم طبقات کا وجود تک نہ ہوتا اور مسلمان یوں ظلم و ستم کا شکار نہ ہوتے کیونکہ خلافت اسلامیہ ایسے گروہوں کے خاتمے اور مسائل امت کے حل کو اپنا اولین حدف سمجھتی ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس ہم ابوبکر صدیقؓ سے محبت کے نعرے تو لگاتے ہیں لیکن آج ہم ابوبکر صدیقؓ کے نظام کو قائم کرنے سے راہ فرار اختیار کر چکے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اس نظام کے بغیر مسلمان عظمت رفتہ حاصل نہیں کر سکتے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مختلف اوقات میں متعدد شادیاں کیں جن بیویوں سے

اولاد ہوئی ان کے نام یہ ہیں۔ قتیلہ سے حضرت عبداللہؓ اور اسماء۔ ام رومان سے حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت عبدالرحمانؓ۔ اسماء سے آپؓ کی سب سے چھوٹی بیٹی ام کلثومؓ پیدا ہوئیں

حضرت ابوبکر صدیقؓ 22 جمادی الثانی 13 ہجری کو تریسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی حضرت عمر فاروقؓ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عثمان غنیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے آپؓ کو قبر میں اتارا ۔اور روضہ رسول ﷺ میں نبی مکرم ﷺ کے پہلو میں آپؓ کو دفن کر دیا گیا آپؓ قیامت تک روضۂ رسول ﷺ کی جنت میں بہاریں لوٹتے رہیں گے اور قیامت کے دن حضور ﷺ کے ہمراہ ہی روضۂ رسول سے اٹھیں گے۔ (ختم شد) ☆☆

زندہ دلان لاہور پر قیامت صغریٰ

اہلیان لاہور پر اک بار پھر قیامت صغریٰ ٹوٹ پڑی ہے لاہور کے گلشن اقبال پارک میں ایک خود کش بمبار نے خود کو پر ہجوم جگہ پر اڑا دیا جہاں بچے، عورتیں، مرد کثیر تعداد میں موجود تھے اس روز عیسائیوں کا تہوار ایسٹر بھی تھا یقیناً عیسائی فیملیاں بھی وہاں موجود ہوں گی خود کش حملے کے باعث 80 قیمتی جانوں نے قربانی دی اور 370 افراد زخمی ہوگئے، ہر طرف بچاؤ بچاؤ کی چیخ وپکار سنائی دے رہی تھی درمندوں کے درد کا مداوا کوئی کرنے والا نہیں تھا ہر طرف خوف کا راج۔۔۔۔۔۔ حسب معمول خدشات کے باوجود سیکیورٹی کا ناقص ترین انتظام ۔۔۔۔۔ ریلیف میں تاخیر ۔۔۔۔ بعد میں وہی روایتی رد عمل ،مذمتی بیانات کا لامتناہی سلسلہ ۔۔۔۔ فوٹو سیشن کیلئے خادم اعلیٰ اور ان کی کابینہ ،سیاسی لیڈران کرام کے ہسپتالوں کے دورے ۔۔۔۔ مگر جو اس دنیا سے چلے گئے ان کا کیا قصور تھا ؟ کیا ان کو سیکیورٹی کی ضرورت نہیں تھی ؟ یقیناً تھی ۔۔۔ سیکیورٹی کیوں نہ دی گئی ؟ اس لئے کہ بڑے مجاروں کی حفاظت پر سیکیورٹی اہلکار معمور تھے کمی تھی اہلکاروں کی؟ یہ غریب تو کسی کھاتے میں آتے ہی نہیں، ان کی کیا ضرورت ہے ہمارے سیاست دانوں ، حکمرانوں کو۔۔۔۔ اگر یہ مر گئے تو ان کے نام کے جعلی ووٹ کاسٹ کروا دیں گے ہمارے ازل سے سمجھ دار سیاست دان۔۔۔۔

عام عوام پر یہ قیامت ٹوٹی ہے اور ہمارا تعلق بھی عام عوام سے ہی ہے اس لئے جو درد ہمیں ہے وہ اعلیٰ قیمتی لباس زیب تن کرنے ، کروڑوں کی سواری پر گھومنے ، قیمتی ایکڑوں کی اراضی پر مشتمل بلند و بالا محلات میں رہنے والے سیاست دانوں اور حکمرانوں کو ہر گز ہر گز نہیں ہے کیونکہ "جس تن لگے سو تن جانے" ہر بار راویتی، جذباتی بیانات اخبارات اور میڈیا کو دے کر عوام کو مطمئن کر دیا جاتا ہے سب اچھا کی رٹ لگا دی جاتی ہے ۔ دعوے کیے جاتے ہیں کہ حکومت کی رٹ قائم ہو گئی اب چڑیا بھی پر نہیں مار سکے گی۔ لیکن تھوڑے سے عرصے کے بعد دوبارہ حملہ ہو جاتا ہے ۔۔۔ لاہور گلشن اقبال پارک میں ہونے والا یہ حملہ ہمارے ضمیروں کو جھنجوڑ رہا ہے کہ ابھی بھی پاکستان میں ملک دشمن موجود ہیں جو جہاں چاہیں کاروائی کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ۔ کبھی یہ حملہ سرکاری اہل کاروں پر تو کبھی عوام نہتے عوام پر ۔۔۔۔۔ یہ سلسلہ کب رکے گا؟ اس کا کسی کو علم نہیں ۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ قوم اتنے سانحات، صدمات کو برداشت کرکے بھی یکجا ،پر عزم ہے ۔ عوام اپنی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں مگر غافل ہیں تو حکمران اور سیاستدان جو اپنے اصلی دشمن کو ابھی تک بھی پہچان ہی نہیں پائے چٹکلے دار بیانات دیئے جا رہے ہیں کوئی حقیقتاً کہتا ہے کہ نواز شریف مودی کو ساڑھیاں بھیج رہے ہیں تو جواب میں مودی جاسوس بھیج رہا ہے اس کا جواب حکمرانوں کے چمچے کڑچھرے یوں دیتے ہیں کہ اس بیان دینے والے

سیاستدان کو تو قوم مسترد کر چکی ۔۔۔۔ کیا جو ہار جائے اسے ملک بدر کر دینا چاہیے ؟ اس پر حقیت پسندانہ بیان جاری کرنے پر پابندی لگا دی جائے ۔۔۔۔ اگر آپ کے عزائم یہ ہیں تو یہ ہمارے نزدیک فسطائیت کے سوا کچھ نہیں ۔

پاکستان کی خفیہ ایجنسیاں اعلیٰ را کے ایجنٹ کو پکڑ چکی ،انکشافات کا سلسلہ ابھی جاری ہے تازہ ترین اطلاعات کے مطابق پاکستان میں بھارت کے تیار کردہ 500 دہشت گرد موجود ہیں جو ملک کو بدامنی کا شکار کرنے میں شب و روز ناپاک کوششیں کر رہے ہیں ذرا سوچیں جس ملک میں اتنی بڑی تعداد میں ملک دشمن عناصر موجود ہوں اور حکومت سب اچھا کی رٹ لگائے کیا یہ حکومت کی ناکامی نہیں ؟ اگر نہیں تو پھر اسے کیا کہا جائے ؟ اقتدار کی حوس کے شکار حکمرانوں کی حالت یہ ہے کہ یہ بھارت سے رشتہ توڑنے کو تیار نہیں ،صاحبان علم جانتے ہیں کہ کفریہ طاقتیں (یو این او،امریکہ،روس،اسرائیل وغیرہ) انڈیا کو ٹشو پیپر کی طرح استعمال کر رہی ہیں اگر امریکہ ،روس ،اسرائیل جیسی ہماری ازلی دشمن طاقتیں بھارت کی پشت پر نہ ہوں تو بھارت کی طرف سے پاکستان پر حملے کا خیال تو دور کی بات ،بھارت پاکستان کی طرف منہ کرکے پیشاب بھی نہیں کر سکتا۔جب کہ ہمارے رہبران قوم (درحقیقت رہزان) ملک دشمنوں کے پٹھو بنے ہوئے ہیں ان سے سودی قرضے لیکر بغلیں بجاتے نہیں تھکتے ۔۔۔۔ دوسری طرف یہی ہمارے دشمن ہمارے دشمنوں کو ہم پر مسلط کر رہے ہیں ۔ایک اور چال جو ان کفریہ طاقتوں نے

چلی وہ یہ کہ پاکستان میں چند ضمیر فروشوں کو خرید مذہبی، سیاسی فرقہ پرستی کا وسیع جال بچھا رکھا ہے، ہمارے سرکاری اداروں کو سویلین سے لڑا کر ملک کے اندر خانہ جنگی کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ ان حالات میں پاکستان کے سیکیورٹی ادارے کیا کیا کریں گے؟ اب حکمرانوں پر اولین ذمہ داری عائد ہوتی ہے پاکستان کے اصل دشمنوں کا قومی سطح پر تعین کرکے منصوبہ بندی کی جائے آپس میں دست و گریبان ہونے سے گریز کیا جائے سب سے اہم ترین بات یہ کہ حکومت پاکستان کے اسلامی تشخص کو داؤ پر نہ لگائے اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوگا کہ پاکستان کی محب وطن مذہبی طاقتیں سڑکوں پر آنے پر مجبور ہو جائیں گی اس سے مزید نقص امن کا خطرہ پیدا ہوگا چند ڈالروں کے عوض پاکستان کے اسلامی تشخص کو اگر داؤ پر لگانے کی کوشش کی گئی تو عاشق رسول غازی ممتاز قادری شہیدؒ کی پھانسی اور نام نہاد حقوق نسواں بل کے بعد جو عوام جو کر رہے ہیں حکمرانوں کے سامنے ہے ابھی بھی حکمرانوں کے پاس وقت ہے (ایٹی ریپ بل نہ لاکر، اسلام دشمنی سے توبہ تائب ہو کر) اپنا قبلہ درست کرلیں تو پاکستانی حکمران اپنے خود پیدا کردہ بہت سے مسائل سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

پاکستانی دینی قیادت نے پاکستان میں خود کش حملے حرام قرار دیئے ہیں ان کی کوئی مسلمان حمایت نہیں کر سکتا۔ بے گناہ، نہتے انسانوں کو مارنا اسلامی تعلیمات کا قتل ہے ہمارے نزدیک گلشن اقبال پارک میں ہونے والا خود کش حملہ

اسلام اور پاکستان پر خود کش حملہ ہے اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ ایسے واقعات کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا سٹیٹ کا کام ہے ہمارا یقین ہے کہ اگر اسلامی نظام ملک میں قائم ہوجائے تو فساد فی الارض پھیلانے والوں کو سرعام شرعی سزائیں دی جائیں تو ایسا کرنے کی کسی میں جرات نہ ہوگی۔حکومت پاکستان سے قوم مطالبہ کر رہی ہے کہ بھارتی گرفتار جاسوس کو اسلامی شریعت کے مطابق سرعام سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی ملک دشمن میں پاکستان آ کر پاکستان دشمنی کرنے کی جرات پیدا نہ ہو۔

نکاح کی ایک قابل تقلید تقریب

آج کل شادیوں کا سیزن ہے کسی ہال کو شادی کیلئے بک کروانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ گذشتہ ماہ کے آغاز سے ہی چار سے پانچ شادی کارڈز ہمارے ٹیبل پر پڑے ہوئے تھے ان تقریبات میں شرکت کرنا بہت ضروری تھا کیوں کہ قریبی رشتہ دار تھے اسلام نے رشتہ داروں کے بھی حقوق متعین کئے ہیں جن کو ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے اس وجہ سے ترجیحی بنیادوں پر ان میں شرکت کی ان میں ایک دو میں مرد وخواتین کے الگ الگ باپردہ انتظامات تھے ایک شادی میں تو بینڈ باجا بھی نہیں تھا ، جبکہ ایک تقریب میں وہی فحاشی عریانی کا بازار گرم تھا گانے اونچی آواز چل رہے تھے (نکاح ایک ایسا موقعہ ہے جسمیں میاں بیوی کی حقوق بیان ہونے چاہیں مگر بے حیائی عریانی فحاشی، فحش گانوں کے باعث ایسا میزبان کرنا مناسب نہیں سمجھتے جو کہ کھلی غلطی، گمراہی ہے میاں بیوی کے حقوق وفرائض کا علم نہ ہونے کے باعث ہزاروں ، لاکھوں جوڑے بہت جلد طلاقیں دینے کے بعد جدا ہو جاتے ہیں، علمائے کرام کو چاہیے کہ نکاح سے قبل ہال میں موجود سپیکر میں سنون نکاح ، میاں بیوی کے حقوق وفرائض پر مبنی خطبوں کا اہتمام کریں تاکہ بے حیائی کا خاتمہ ممکن ہو سکے) جسے دیکھ کر بہت دکھ ہوا اور اندر جانے کی ہمت ہی نہ ہوئی عشاء کی اذان سنی تو مسجد کی

طرف چل دیا نماز سے فارغ ہو کر آیا تو اللہ کے کرم و فضل سے گانا بجانا بند ہو چکا تھا اور لوگ کھانے کا بے تابی سے انتظار کر رہے تھے کھانا کھایا تو رفو چکر ہونے میں ہی خیریت سمجھی ۔دل یہ سن اور دیکھ کر بہت پریشان ہو رہا تھا کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں باجے سرنگیاں توڑنے آیا ہوں ہمارے ہاں ان کو اس قدر پرموٹ کیا جارہا ہے کہ اس گناہ کو عام کرنے والوں کو ہیرو قرار دیا جارہا ہے ہر مسلمان اس بے حیائی کی دلدل میں اس قدر پھنس گیا ہے کہ انھیں اکثر گلوکوروں اداکاروں کے نام تو یاد ہیں مگر نبی ﷺ ،ازواج مطہراتؓ،چار بیٹیوںؓ،دامادوںؓ،خلفائے راشدینؓ، عشرہ مبشرہؓ، شہدائےؓ بدر وحنین، اولیاءؒ کے کے نام،اسلام کے بنیادی حرام وحلال کے مسائل شائد ہی کسی کو یاد ہوں ۔اسی پریشانی میں نماز جمعہ کی ادائیگی کیلئے اپنے علاقہ کی مقامی مسجد میں گیا تو وہاں اعلان کیا گیا کہ تمام نمازی نماز ادا کرنے کے بعد تشریف رکھیں، بعد از نماز نکاح کی تقریب ہوگی یہ سن کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی کیوں کہ اپنے علاقے میں مسجد میں نکاح کبھی کسی کا ہوتے میں نے نہیں دیکھا تھا۔ نماز کے بعد لوگ وہیں مسجد میں بیٹھے رہے امام مسجد حضرت مولانا خالد نے مختصر خطبہ دیا جسمیں نبیؐ پاک ﷺ کا ارشاد گرامی بھی ذکر کیا گیا کہ بہترین نکاح (شادی) وہ ہے جو مسجد میں کیا جائے ۔میاں بیوی کے حقوق وفرائض بھی بتائے گئے اس کے بعد نکاح ہوا شرینی تقسیم کی گئی ۔ہم سب گھروں کو چل دیئے جب عصر کے وقت نماز کی ادائیگی

کیلئے مسجد گئے تو بچی کے اہل خانہ نے راقم کو دعوت دیتے ہوئے کہا کہ مغرب کے بعد کھانا ہے تشریف لائیں بندہ حاضر ہوا کھانے کا بندوبست انتہائی سادہ ،پر تکلف تھا، مسنون طریقے سے چٹائی پر بیٹھ کر کھانا کھایا تو دل کو بہت تسکین ہوئی استفسار کرنے پر اہل خانہ نے بتایا کہ خواتین کی دوعت کا انتظام بھی کیا گیا ہے مگر باپردہ گھر کی اوپر والی منزل پر،یعنی اسلامی طرز پر مبنی اس تقریب نکاح میں عورتوں کو نظرانداز ہر گز نہیں کیا گیا صرف پردے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

قارئین کرام ! نکاح کی ان تقریبات میں سے مسجد میں ہونے والی تقریب ہمارے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت کی حامل ہے جس پر عمل لاہور جیسے روایات میں کھوئے شہر میں کہیں نظر نہیں آتا۔مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ مسنون طریقہ نکاح کو رواج دیں جس میں خرچ کم سے کم ہو،بے حیائی عریانی فحاشی سے ماحول پاک ہو۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی کا مفہوم ہے کہ نکاح کو آسان کرتا کہ زنا مشکل ہوجائے اگر نکاح کو مشکل کروگے تو زنا آسان ہوجائے گا۔آج ہمارے معاشرے میں زنا کی جرم عظیم عام ہوتا جارہا ہے اس کی بڑی وجوہات میں سے ایک وجہ نکاح کو مشکل ترین بنا دینا ہے،لاکھوں مسلمان بچیاں موجودہ زمانے کی لوازمات پورے نہ ہونے کے باعث والدین کے گھروں میں بوڑھی ہورہی ہیں معاشرے کے ظالمانہ رسم ورواج نے ان کے نکاحوں کو ناممکن بنا دیا ہے۔

اس سلسلے میں ہماری گذارش ہے کہ مسلمانوں کے تمام طبقات بلخصوص امیر لوگ نکاح کو آسان بنانے کیلئے مسجدوں کا رخ کریں سادگی سے شادی کریں تاکہ غرباء جو امیروں کے بنائے ہوئے رسم ورواج کے بندھن میں گرفتار ہیں وہ اس سے خلاصی حاصل کر سکیں۔آج صورت حال یہ ہے کہ امیروں نے دولت وثروت کی بنیاد پر شادی کو انتہائی مہنگا کردیا غریب ان رسومات سے جان چھوڑانا چاہتا ہے لیکن امیر رشتہ داروں نے رویے انھیں روکے ہوئے ہیں ،مسلمانوں کو یہ سوچنا ہوگا کہ قرآن وسنت پر عمل کرنا لازم وملزوم ہے نہ کہ رسومات پر۔۔ ہماری بربادی ہی اس لئے ہو رہی ہے کہ ہم نے اللہ ورسول ﷺ ،صحابہ کرامؓ،اہل بیت عظامؒ،اولیاء اللہؒ کے راستوں کو خیر باد کہہ دیا ہے۔اس پر فتن ماحول میں وہ لوگ جو نکاح مسجد میں کروا کر غیر شرعی،غیر اخلاقی،بے حیائی پر مبنی رسومات کو ترکئے ہوئے ہیں وہ مبارکباد کے مستحق ہیں انھیں چاہیے کہ عالمی سطح پر نکاح آسان تحریک کو منظم کریں مسلمانوں کو سادگی کی طرف لائیں تاکہ غرباء بھی آسانی سے اپنی بیٹیوں کی شادیاں کرواسکیں۔اس دور کا یہ بڑا جہاد ہوگا کیونکہ اس سے معاشرے میں زنا مشکل ہو جائے گا اور بے حیائی عریانی فحاشی اپنی موت خود مر جائے گی۔اگر حکومتی سطح پر نکاح آسان تحریک مسلم ممالک میں اٹھائی جائے تو اس کے تادیر فوائد حاصل ہو سکتے ہیں مسلمان حکمرانوں بالخصوص پاکستانی حکمرانوں کو اس میں پہل کرنی چاہیے۔ نکاح کے حوالے سے علمائے کرام کی خدمت

میں عرض ہے کہ جب بھی نکاح پڑھانا مقصود ہو تو لوگوں کو مسجد میں نکاح کروانے کی
ترغیب قرآن وسنت کی روشنی میں دیں۔

کرپشن کنگز پر ہاتھ کون ڈالے گا؟

پاکستان میں کرپشن کی کہانیاں زد عام رہتی ہیں کبھی اندرون ملک تو کبھی بیرون ملک ہمارا پیارا پاکستان ایسا ملک ہے جس میں قدرت نے ہمیں سب کچھ عطاء کیا، ہمارے سیاستدانوں، بااثر لوگوں نے اسے خوب، دل کھول کر لوٹا، رات دن لوٹا لیکن قدرت نے فراہمیٔ نعمتوں میں کمی نہ کی، عوام کے مال کو مال مفت دل بے رحم کی طرح لوٹنے والے سیاسی بازی گروں نے اندرون ملک کیا کرپشن کی اس کی رپورٹس وقتاً فوقتاً منظر عام پر آتی رہتی ہیں ایک رپورٹ کے مطابق عوامی خدمت کے دعویدار پاکستانی جمہوریت کے علمبردار سیاستدان قومی خزانے، عوام کے مال کو کس طرح بے دردی سے لوٹ رہے ہیں اس کی تفصیلات منظر عام پر آ گئی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق اورنج ٹرین کے ٹھیکیدار عامر لطیف نے اعتراف جرم کرلیا اور 25 کروڑ ادا کرنے پر تیار ہو گئے۔ سابق وزیراعلیٰ سرحد (کے پی کے) کے خلاف 2000 کرپشن کے الزامات کی انکوئری چل رہی ہے، میسرز شون گروپ کے خلاف ایک ارب 24 کروڑ 50 لاکھ کے الزامات کی انکوائری زیر التوا ہے، میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف کے خلاف رائے ونڈ سڑک تعمیر کرنے کے ٹھیکہ میں 126 ملین کی مبینہ کرپشن کی انکوائری جاری ہے، ایم سی بی نجکاری کیس میں بنک ایم سی بی کے ذمہ دار میاں منشاء اور 12 ڈائریکٹرز کے خلاف 100

ملین ڈالر کی انکوائری زیر سماعت ہے، میسرز یونس حبیب کے خلاف 3 ارب کی کرپشن کی انکوائری جاری ہے، سابق صدر آصف زرداری کے قریبی ساتھی آصف ہاشمی کے خلاف کیسوں کی انکوائری حتمی مراحل میں داخل ہو گئی ہے تازہ ترین اطلاعات کے مطابق 3 آصف ہاشمی کو دبئی سے گرفتار کرلیا گیا ہے، سابق جی ایم پاکستان ریلوے سعید پر 37 لاکھ ہزار کی مبینہ کرپشن انکوائری التواء کا شکار، سابق ایم این اے نسیم الحق کے خلاف 80 انکوائری 2001 سے التواء کا شکار، بزنس مین عبدالقادر توکل کے خلاف 863 ملین کی کرپشن کی انکوائری زیر سماعت ہے، سابق سیکرٹری لینڈ سندھ آفتاب میمن کے خلاف ساڑھے تین ارب مالیت ساڑھے تین ہزار ایکڑ اراضی فروخت کرنے کے جرم کی انکوائری زیر سماعت ہے، چوہدری شجاعت حسین اور چوہدری پرویز الٰہی کے خلاف 2 ارب لاکھ کی کرپشن کے الزام کی انکوائری زیر سماعت ، میزان بنک کے سابق چیف یونس 40 حبیب کے خلاف 3 ارب کی انکوائری 2000 سے زیر التواء، ڈاکٹر امجد اور ڈاکٹر مرتضٰی امجد ، وزیر تعلیم رانا مشہود کے خلاف فیوچر کنسرن کے مالک عاصم حسین سے رقم لینے ایل ڈی اے پلاٹ کیسوں اور یوتھ فیسٹیول کے کیسوں میں مالی بد عنوانی کے الزامات، میں انکوائری حتمی مراحل میں ہے، ڈی ایچ اے اراضی سکینڈل کیس کے مرکزی ملزم حماد ارشد ، کامران کیلانی وغیرہ کے خلاف 16 عرب کی کرپشن زیر سماعت ہے ، حق باہو شوگر مل کے مالک ملک ریاض قدیر کے خلاف ڈیڑھ ارب کی مبینہ کرپشن کی انکوائری شروع ، ڈائریکٹر جنرل سپورٹس بورڈ عثمان انور کے خلاف یوتھ فیسٹیول میں کرپشن کی انکوائری

جاری ہے۔

گذشتہ پندرہ سولہ سالوں سے عالمی سطح صحافت نے نئے انکشافات کرنے کیلئے ایک نیا انداز اختیار کیا ہے وہ" لیکس " کے نام سے جاری کئے جاتے ہیں آج تک جاری ہونے والے لیکسز میں کوئی نہ کوئی حقیقت ضرور ہوتی ہے اس کا عام دنیا کو باخبر ہونے کے ساتھ اور بہت فائدہ ہوا ہے۔پرفیسر عبدالواحد سجاد کی مطابق آف شور کمپنیوں (ٹیکس سے بچنے کی خاطر خفیہ طریقے سے دولت بنانے والی کمپنیوں) میں کتنی دولت کھپائی جا سکتی اس کیلئے فی الفور مکمل اعداد وشمار میسر نہیں ،مگر 2012 ء میں ٹیکس چوری کے خاتمے کی عالمی تنظیم ٹیکس جسٹس نیٹ ورک کی رپورٹ کے مطابق اس بزنس میں 32 ہزار ارب ڈالر تک ٹیکس بچاؤ کے لئے انویسٹ ہے۔یہ کمپنیاں مختلف ممالک کے حکمرانوں سیاسی ،راہنماؤں ،صنعت کاروں اور بزنس مینوں کو موقع فراہم کرتی ہیں کہ وہ کرپشن، اور کالا دھن کی پیسہ مختلف بزنس میں لگائیں اور جائیدادیں بنائیں ۔ وکی لیکس کی طرح ایک اور پانامہ لیکس سامنے آگیا ہے جس نے ساری دنیا میں ہلچل مچادی ۔دنیا کی اہم شخصیات اور 12 اعلیٰ حکومتی شخصیات اور اس خاندان ،دوست احباب اس کی 143 کی زد میں آگئے ہیں ،برطانیہ کے وزیراعظم کے والد بھی اس فہرست میں شامل ہیں۔ اس کی زد میں پاکستان کی نامور شخصیات بھی آگئی ہیں پانامہ لیکس میں کہا گیا ہے کہ دنیا کی بااثر شخصیات نے بیرون ملک دولت بنانے اور ٹیکس چوری

کا ارتکاب کیا ہے۔ پانامہ کی جانب سے دو نمبر لوگوں کی ایک طویل فہرست سامنے آئی ہے۔ جو خفیہ فائلیں سامنے آئی ہیں ان کی تعداد ایک کروڑ پینسٹھ لاکھ بتائی جا رہی ہے، اس رپورٹ کے منظر عام پر آنے کے بعد آئس لینڈ کے وزیر اعظم سگمنڈر ڈیوڈ گن مستعفی ہو گئے ہیں۔ بیرون ملک دولت بنانے والوں میں وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف فیملی کے حسن نواز اور حسین نواز کے نام بھی سامنے آئے ہیں وزیر اعظم نے اس پر عدالتی تحقیقاتی کمیشن بنانے کا اعلان کیا ہے جس کی سربراہی ممکنہ طور پر جسٹس (ر) تصدق حسین، جسٹس (ر) ناصر الملک کریں گے تازہ ترین معلومات کے مطابق ملک پاکستان کی 250 شخصیات سے اس کے بارے میں پوچھ گچھ ہو گی۔ وزیر اعظم کے عدالتی کمیشن کے اعلان پر تحفظات ظاہر کئے جا رہے ہیں کہا جا رہا ہے کہ جس کمیشن کے سربراہ وزیر اعظم خود ہوں گے تو یہ کمیشن کس طرح میرٹ پر فیصلہ کر سکے گا؟ پانامہ لیکس کے منظر عام پر آنے کے بعد وزیر اعظم کو چاہیے تھا کہ آئس لینڈ کے وزیر اعظم کی طرح استعفیٰ دے دیتے مگر ایسا نہ ہو سکا یہ ہماری قوم کی بد قسمتی ہے کہ چور خود منصف بن کر فیصلہ کرنا چاہتا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف کے ہوتے ہوئے یہ کمیشن آزادنہ کام کر سکے؟ اس کمیشن پر تجزیہ کاروں اور قوم نے شدید تحفظات کا اظہار کیا ہے۔

پانامہ لیکس منظر عام پر آنے کے بعد عوام کو اب علم ہو جانا چاہیے کہ جو

چہرے ہمیں اپنا وفادار ہونے کا یقین صبح وشام دلاتے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے ؟ملک قوم کی ترقی کے دعویدار سیاستدانوں کے اصل چہرے اب قوم کے سامنے ہیں اور قوم ان سے سوال کر رہی ہے کہ آپ پاکستان کے کیسے محب ہو کہ تمہاری کثیر خفیہ دولت ملک سے باہر ہے ؟کیا یہ ملک سے وفاداری ہے؟ تمہارے دہرے معیار کا یہ عالم ہے کہ ایک طرف تم بیرون ملک دورے کرکے سرمایہ کاروں کو پاکستان میں سرمایہ کاری کی دعوت دیتے ہو جبکہ اپنا کاروبار اور دولت اس ملک سے باہر رکھتے ہو۔ جس ملک نے تم کو اقتدار، عزت ووقار سے نوازا اس کے ساتھ بے وفائی، بے رخی کیا یہ ہے آپ کی وطن سے وفاداری؟اگر بیرون ملک دولت ملک میں آ جاتی ہے تو ملک دنوں میں ترقی کر سکتا ہے باالفاظ دیگر ہمارے حکمران ہی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹوں میں سے ایک ہیں۔ حکمرانوں اور سیاست دانوں کو جواب دینا ہوگا کہ قوم قرضوں تلے دبی جا رہی ہے جبکہ تمہارے اثاثے روز بروز بڑھتے ہی جا رہے ہیں جن کا شمار تمہارے لئے بھی ممکن نہیں، یہ ترقی کیسے ہو رہی ہے؟ عوامی خدمت کے نام پر دنیا سے قرضے لیکر عیاشی کرنے والے سیاستدان اپنی پوزیشن واضح کریں، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وزیراعظم پاکستان کا کمیشن قائم کر دینا ناکافی ہے آج میں جتنے بھی کمیشن بنے ان کا کوئی نتیجہ برامد نہیں ہو سکا۔ اگر یہ تحقیق کسی کمیشن کی بجائے آزادی ادارے کے سپرد کی جاتی تو اس کے نتائج بہتر سے بہتر نکل سکتے تھے لیکن شائد میاں صاحبان ایسا ارادۃً نہیں چاہتے کیونکہ ان کے اپنے جگر گوشے پانامہ لیکس کی زد میں آ گئے ہیں اگر

ایسا ہوتا ہے تو ایک دھیلے کی کرپشن ثابت ہونے پر سیاست ترک کرنے کا اعلان کرنے
والے سیاست دانوں کیلئے سیاست میں رہنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جائے گا یقینا میاں
صاحبان کا خیال ہوگا کہ ہم ہی اصل سیاست دان ہیں اگر ہم ہی نکل گئے تو سیاست سیاست
نہیں رہے گی۔اس رپورٹ کے بعد عمران خان کا سڑکوں پر نہ آنا بھی لمحہ فکریہ ہے۔اگر
عمران خان نہیں باہر نکلتے تو کرپشن فری پاکستان کا نعرہ لگانے والے سراج الحق ہی
میدان میں اپنی جماعت کر ساتھ اتریں یہ وقت ہے قوم کو انصاف دلانے کے
لئے۔۔۔۔۔

پاناما لیکس یا عذاب الٰہی

پاناما لیکس کے منظر عام پر آنے کے بعد پاکستان میں سیاسی مجاوروں کا ماحول گرما گرم ہو چکا ہے اخبارات پر نظر ڈالتے ہیں تو مرکزی سرخیاں اسی عنوان پر ہوتی ہیں اسمبلیوں سے لیکر عام گلی محلوں تک پاناما ہی پامانا سنائی دیتا ہے۔یار لوگوں کا کہنا ہے کہ پاناما کا طوفان گزر جائے گا مگر ہوگا کچھ بھی نہیں بس چند دن کی بات ہے مٹی پاؤ فارمولا استعمال کرنے پر سب مجبور ہو جائیں گے اپوزیشن اور حکومت مخالف جماعتیں سراپائے احتجاج ہیں کہ پاناما میں ملوث لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے جبکہ حکومت کا موقف ہے کہ پاناما میں سب جماعتوں کے لوگ ہیں حکومت کو ہی کیوں نشانہ بنایا جا رہا ہے یعنی جمہوریت ،خدمت عوام کے اس حمام میں سب ننگے ہیں ،سب چور ڈاکو، ٹیکس چور ،فراڈیئے ۔۔۔۔ہیں تو حکومت کو ہی نشانہ کیوں؟

اسلام اور پاکستان کے اسلامی تشخص کو مجروح کرنے والے حکمران طبقہ کے نام ایک پیغام ہے اللہ کی طرف سے کہ اسلام دشمنی سے باز آجاؤ میری (اللہ کی) لاٹھی بہت بے آواز ہے ،اس اقتدار کے ایوان میں ایسے لوگ بھی تھے جو کہتے تھے میری کرسی بہت مضبوط ہے ،میں کسی سے ڈرتا ورتا نہیں وہ نہیں رہے تو تم کیا ہو؟

یہ پاناما ہمیں تو ایک عذاب کی وارننگ دکھائی دیتا ہے حکمرانوں اور عوام کیلئے ۔۔۔۔۔۔اگر حکمران اس کو اللہ کی طرف سے وارننگ سمجھ کر اپنا قبلہ درست کرلیں تو ان کیلئے دنیا وآخرت میں بہت بہتر ہوگا۔حکمران یہود ہنود کی غلامی کا طوق اتار پھینکیں تو سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے مگر اقتدار کا نشہ ہی ایسا ہے کہ حقیقت تک پہنچنے کا موقعہ ہی نہیں دیتا۔عوام پر عذاب ایسے حکمرانوں کی شکل میں اس لئے نازل ہوا کہ عوام اپنی حالت بدلنے کی خواہش تو رکھتے ہیں مگر مسنون طریقے کے حامل عملی میدان میں صفر ہیں۔

کتنی بد قسمتی ہے پاکستانی قوم کی کہ اس کو ایسے لیڈران کرام میسر آئے جو رہبر نہیں رہزن ہیں ہر بار یہ قوم ان کے دھوکے میں آجاتی ہے اقتدار میں آنے کے بعد یہ ازلی بے وفار طبقہ سیاست دان ان سے سوتیلی ماں سے بھی برا سلوک کرتے ہیں۔پاناما لیکس عوام کو بھی پیغام دے رہا ہے کہ یہ کرپٹ لیڈر اور کرپٹ نظام تمہارے مسائل حل نہیں کر سکتا اس نظام میں تو سرمایہ داروں کی چاندی ہے غریب کا ہر طرح سے قتل عام،ذلت ورسوائی۔۔۔۔۔۔اس لئے کرپٹ لیڈر کرپٹ نظام سے جان چھڑانے کیلئے میدان عمل میں اتریں۔گذشتہ دنوں مجلس نفاذ اسلام کے زیر اہتمام اور سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کی میزبانی میں ملتان سیمینار منعقد ہوا جسمیں میں راقم نے بھی شرکت کی۔ سیمینار سے سلسلہ نقشبندیہ کے امیر پیر سید مقبول شاہ،امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف

سعید، ڈاکٹر نجم الدین جنرل سیکرٹری تحریک عظمت اسلام، قاضی ظفر الحق امیر مجلس نفاذ اسلام پاکستان ودیگر نے خطاب فرمایا مقررین نے امت مسلمہ کے مسائل پر روشنی ڈالی تو درد بھرے خطابات پر سارے حاضرین آبدیدہ ہوگئے۔ قوم کی توجہ اس جانب مبذول کروائی گئی کہ کرپٹ لیڈر کرپٹ نظام تھل کے غریبوں کو موت کے گھاٹ اترتے بچوں کیلئے کچھ نہیں کر رہا تو عوام کیلئے کیا کرے گا؟اس لئے کہ عوام غریب ہیں حکمران خدا بنے بیٹھے ہیں اللہ ورسول ﷺ کے مقابلے میں احکامات، قوانین جاری کئے جارہے ہیں ۔جس نے انسانوں کو انسانوں کا غلام بنا رکھا ہے۔ملک میں گیر اسلامی
سیاسی، معاشی، سماجی نظام کے باعث مختلف شکلوں میں عذاب الٰہی نازل ہو رہے ہیں قوم اللہ کو راضی کرنے کیلئے تحریک پاکستان کے قائدین کی روحوں سے وفا کرے۔ وہ وفا ملک پاکستان میں اسلام کا عادلانا نظام خلافت قائم کرنا ہے اس کے بغیر قوم کو رہبر میسر نہیں آسکیں گے۔ قوم یک نکاتی ایجنڈے پر کام کرتے ہوئے اسلام کا غلبہ کردیں تاکہ قوم کو رہزنوں سے نجات مل سکے ،اس سیمینار میں مقررین کی فہرست میں یوتھ کی نمائندگی بالکل نہیں تھی اس کی طرف توجہ نہیں دی گئی ۔اسلامی نظام کیلئے جدوجہد کرنے والے لوگوں کو چاہیے کہ یوتھ (طلبہ) کی نمائندگی ہر فنکشن میں لازم قرار دیں کیونکہ یوتھ نے کام کرنا اگر یوتھ کی نمائندگی نہیں ہوگی تو کامیابی مسدود ہو جائے گی ہر تحریک کا ہراول دستہ نوجوان ہوا کرتے ہیں اگر مجلس نفاذ اسلام پاکستان میں اسلامی نظام چاہتی ہے تو اپنی فکر کی حامل یوتھ، طلبہ کو

ہر سطح پر وموٹ کرنا ہوگا۔

پاناما لیکس کے انکشاف سے قوم کے سامنے حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے اب یہ دینی قوتوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ قوم کی صحیح معنوں میں رہنمائی کریں اور اسلامی نظام کیلئے راستہ ہموار کریں اگر اسلام پسند دینی جماعتوں نے کرپٹ لیڈروں سے امیدیں وابستی کیں تو یہ ایک اور لمحہ فکریہ ثابت ہوگا۔ایک بڑی دینی جماعت کے رہنما کی طرف سے پاناما لیکس کو اہمیت نہ دینا بھی یہ ظاہر کررہا ہے کہ جمہوریت پسند دینی قیادت کس قدر غیر سنجیدہ ہوچکی ہے۔اب قوم کو مسنون طریقے سے اسلامی نظام کیلئے پرامن کوشش کرنے والوں کا ساتھ دینا ہوگا تاکہ عذاب الٰہی سے نجات ممکن ہوسکے۔

ہادی ومہدی، خلیفہ ششم، فاتح عرب وعجم، کاتب وحی حضرت سیدنا امیر معاویہؓ

اے ایمان والو! آیئے ایک ایسی ہستی کا تذکرہ مبارک کرتے ہیں جو اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو بہت محبوب ہے، اللہ کے رسول ﷺ کے ہاتھ مبارک ان کیلئے دعا مانگتے دیکھائی دیتے ہیں جس کی بہن نبی مہربان ﷺ کی بیوی ہونے کے ناطے انھیں زبان نبوت نے مسلمانوں کا ماموں قرار دیا۔ جو نبی اکرم ﷺ کی دعا کا مصداق بن کر جس طرف رخ کرتا ہے میدان کارزار ان کے حق میں سر تسلیم خم کرتے ہوئے دیکھائی دیتے ہیں اس عظیم ہستی نے سب سے پہلے بحری بیڑہ تیار کرکے بحری لڑائیوں کا آغاز کیا اس طرح ان کو فرمان رسول ﷺ کیمطابق جنتی ہونے کا اعزاز حاصل ہوا، عہد فاروقی و عثمانی میں ہونیوالی وسیع و عریض فتوحات میں ان کا کلیدی کردار ادا کیا، حضرت علیؓ سے مل کر خارجیوں سے جنگ کی، انہوں نے ایشیائی ممالک تک فتوحات حاصل کیں محکمہ رجسٹرار، جہاز سازی سب سے پہلے خانہ کعبہ پر غلاف حریر چڑھایا، شکایات سننے کا اہتمام کیا، افواج منظم طریقے سے تشکیل دیں، ہزاروں شہر فتح کئے، ہزاروں جامع مساجد تعمیر کروائیں، ہسپتال، فلاحی ادارے قائم کئے 64 لاکھ سے زائد مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرا کر آدھی سے زیادہ دنیا پر اسلام نظام خلافت قائم کرکے عالم کفر کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا مغربی مفکرین کا کہنا ہے کہ عالم کفر کے دور رس متعصب رہنماؤں کو اگر مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ نفرت

ہے تو وہ یہی شخصیت ہیں جن کے کارنامے اوپر ذکر کئے گئے وہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ اس شخصیت نے عالم کفر کے لئے زمین تنگ کر دی تھی اسلام کے دشمن کھلے عام اسلام دشمنی ان کے دور حکومت میں نہیں کر سکتے تھے۔

اس عظیم المرتبت شخصیت کو دنیا امیر شام، خالا المسلمین ،کاتب وحی، خلیفہ پنجم سیدنا امیر معاویہؓ کے نام نامی اسم گرامی سے یاد کیا جاتا ہے

ولادت ونسب: آپؓ حضرت علیؓ سے عمر میں چھے سال چھوٹے تھے۔ آپؓ کا نسب معاویہ بن ابوسفیانؓ بن عبد الشمس ہے، علمائے تاریخ کے مطابق آپؓ نے صلح حدیبیہ سے قبل ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ لیکن بعد میں فتح مکہ پر اظہار فرمایا۔

مقام ومرتبہ: سیدنا امیر معاویہؓ کی شان مبارک قرآن ،فرامین رسالت ﷺ ،فرامین صحابہؓ واہلبیتؓ میں منفرد انداز میں وارد ہوئی ہے۔ مسلمانوں کا ماموں، مقام صحابیتؓ کے بعد آپؓ کا سب سے اہم ترین اعجاز کاتب وحی ہونے کا ہے اس منصب کی عظمت خالق ارض السموت نے اپنے کلام میں یوں بیان فرمائی ہے " بایدی سفرۃ کرام براۃ" یعنی یہ چمکتے ہوئے بابرکت ہاتھ قرآن کو تحریر کرتے ہیں سبحان اللہ کیا شان ہے سیدنا امیر معاویہؓ کی کہ قرآن آپ کے ہاتھوں کو چمکتے ہوئے بابرکت قرار دے رہا ہے اللہ کے نبی ﷺ کے فرامین پر طائرانہ نگاہ

ڈالتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ معاویہؓ کا تذکرہ بھلائی سے کیا کرو۔ اے اللہ میرے معاویہؓ کا پیٹ علم سے بھر دے۔ میری امت میں سب سے زیادہ بردبار امیر معاویہ ہے۔ اے اللہ معاویہؓ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔ اللہ قیامت کے دن معاویہ کو اٹھائیں گے تو ان پر نور کی چادر ہو گی۔

عہد رسالت ﷺ اور سیدنا امیر معاویہؓ: حضرت امیر معاویہؓ عہد نبوت میں زیادہ تر وقت تربیت رسالت ﷺ میں گزارنے کے لئے بارگاہ رسالت ﷺ میں ہی قیام پذیر رہتے جو وحی نازل ہوتی تحریر فرماتے۔ قبل از قبول اسلام آنحضرت ﷺ کے خلاف کسی جنگ میں میں حصہ نہیں لیا، حالانکہ آپؓ کے والد ابو سفیانؓ مشرکین مکہ کے سردار اور سپہ سالار تھے۔

ایمان افروز واقعہ: ایک دن امیر معاویہؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ مسجد نبوی میں ایک عیسائی شہزادہ آتا ہے حضور ﷺ سے گزارش کرتا ہے حضور ﷺ میں نے آپ ﷺ کو کچھ تحفے تحائف دینے ہیں مگر وہ یہاں سے کچھ دور ہیں آپ اپنے کسی نوکر، خادم کو حکم دیں کہ وہ میرے ساتھ چلے اور وصول کر کے لے آئے حضور ﷺ نے امیر معاویہؓ کو حکم فرمایا کہ اس عیسائی شہزادے کیساتھ جاؤ اور جو سامان دے لے آؤ وہ عیسائی شہزادہ واپس جانے لگتا ہے امیر معاویہؓ کا جوتا

مسجد کے دوسرے کونے میں پڑا ہے اگر امیر معاویہؓ جوتا پکڑتے ہیں تو اس شہزادے کے چلے جانے کا خدشہ ہے اسطرح حکم رسالت ﷺ کی تعمیل میں تاخیر ہونے کا خدشہ ہے امیر معاویہؓ ننگے پاؤں ہی شہزادے کے گھوڑے کیساتھ ساتھ دوڑتے جا رہے ہیں عرب کی سخت گرمی اور ریت کی تپش کی حرارت نے جب سیدنا امیر معاویہؓ کے پاؤں پر گرمی کے اثرات مرتب کئے تو امیر معاویہؓ نے شہزادے سے کہا کہ مجھے اپنے ساتھ سواری پر بیٹھا لو یا اپنا جوتا مجھے دے دو، تو شہزادے نے کہا کہ تو نوکر اور غلام ہے میں شہزادہ ہوں میں تجھے اپنے ساتھ سواری پر کیسے بیٹھا سکتا ہوں؟ اور نہ ہی میں تمہیں اپنا جوتا دینا پسند کرتا ہوں میلوں کا سفر سیدنا امیر معاویہؓ نے پیدل گھوڑے کیساتھ دوڑ کر طے کیا تھکے لیکر جب سیدنا امیر معاویہؓ دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوتے ہیں تو آپؓ کے پاؤں مبارک سے خون بہہ رہا تھا حضور ﷺ نے خون بہنے کی وجہ دریافت فرمائی تو امیر معاویہؓ نے حضور اکرم ﷺ کو سارا واقعہ سنایا حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے معاویہ تو واپس کیوں نہ آیا؟ حضرت معاویہؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ معاویہ کے ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو جاتے تو معاویہ واپس نہ آتا کیونکہ اس سے آپ ﷺ کے حکم کی نافرمانی ہوتی تھی معاویہؓ کے اس جواب پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سب سے زیادہ بردبار معاویہ ہے۔ قارئین کرام مکہ سے سب سے بڑے سردار ابوسفیان کا یہ بیٹا معاویہؓ نبی کا نوکر اور غلام بن کر کس طرح حکم نبوت کی تکمیل میں سرگرم عمل نظر آتا ہے اس سے آپؓ کے جذبہ عشق رسول ﷺ و اطاعت رسول ﷺ

کا پتہ چلتا ہے۔ عہد خلفائے ثلاثہؓ میں آپؓ بطور گورنر شام ،اردن مقرر رہے۔ بخاری شریف کی ایک روایت کے مطابق مسلیمہ کذاب کا آپؓ ہی نے کاٹا۔ (خلافت وحکومت، ۶۳)

خلافت: حضرت حسنؓ کی بیعت کے بعد 41 ہجری میں آپؓ کے ہاتھ پوری امت کی بیعت خلافت قائم ہو گئی۔ 19 سال تک 64 لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرایا۔ سیدنا امیر معاویہؓ کا عہد خلافت جدید دور کے مسلمانوں کے لئے نعمت عظمیٰ کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ آپؓ کا عہد خلافت رخصت و عزیمت جیسی نعمت سے سرفراز ہے قدرت نے اس صحابی رسول کے عہد خلافت کو رخصت و عزیمت سے مزین کر کے مسلمانوں کو ہر ترقی یافتہ دور میں جدید تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے خلافت اسلامیہ قائم کرنے راستہ فراہم کیا ہے۔

غلط فہمی کا ازالہ: چند شر پسند بے ایمان امت کو اس نعمت سے محروم کرنے کے لئے سیدنا امیر معاویہؓ کے عہد خلافت کیخلاف بے بنیاد پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ کے والد ابوسفیانؓ والدہ ھندؓ اور بیٹا یزید ہے ہمیں عمل رسالت ﷺ یاد رکھنا چاہیے کہ حضور ﷺ نے جب حضرت ابوسفیانؓ اور حضرت ھندؓ کو صحابیت کے شرف سے سرفراز کر کے اپنے دامن رحمت میں جگہ دے دی تو ہم کون ہوتے ہیں ان کی شان میں توہین و تنقیص کرنے والے۔ باقی رہ گیا مسئلہ یزید کی تقرری کا سیدنا معاویہؓ کا تو اہل رائے حل عقد سے رائے لینا ثقہ روایات

کثیر سے ثابت ہے اگر بالفرض سیدنا معاویہؓ نے خلیفہ اول سیدنا ابوبکرؓ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے یزید کو خلیفہ مقرر کر دیا تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ وہ مجتہد تھے شرعی اصول ہے کہ مجتہد کا اجتہاد اگر درست ہو تو انھیں دوگنا ثواب ملتا ہے اور اگر اجتہاد غلط ہو تو ایک گناہ ثواب ملتا ہے۔ سیدنا امیر معاویہؓ نے یزید کی تقرری نیک نیتی سے کی۔ البتہ وفات امیر معاویہؓ کے بعد یزید نے اپنی حرکتیں خراب کر لیں اور ایسے غلطیاں سرزد ہوئیں جن کا کوئی مسلمان حامی نہیں۔ تو ان کا سیدنا امیر معاویہؓ کو قصور وار ٹھہرانا سراسر جہالت ہے سیدنا امیر معاویہؓ کے عہد زریں کو جھوٹے، بے بنیاد، دشمنان اسلام کے پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر نظر انداز کر دینا اور سیدنا امیر معاویہؓ سے محبت و عقیدت کا اظہار کرنے سے گھبرانا اپنے ایمان کی خیر منانے کے مترادف ہے کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جب میرے صحابہؓ کو برا بھلا کہا جانے لگے تم ایسا دیکھو کو ایسا کرنے والے پر لعنت بھیجو۔

برادران اسلام خلیفہ پنجم سیدنا امیر معاویہؓ شان و منقبت، عظمت و کردار عہد خلافت میں بہت سے گوہر نایاب موجود ہیں امت کے ہر فرد کو چاہیے کہ اس عظیم ہستی کو سیرت کا بغور مطالعہ کرکے جدید دور کے کفریہ صلیبی حملوں کو جواب تلاش کرے اور منظم طریقے سے وحدت امت کا پرچم لیکر اُٹھے اور ادارہ خلافت کی بحالی کا خواب شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے تن من دھن لگا دے اسی میں

امت مسلمہ کی بھلائی، عزت و عظمت و رفعت کا راز مضمر ہے۔

وفات: آپؓ 60 ہجری کو اس دارفانی سے کوچ کر گئے آپؓ کو دمشق میں دفن کیا گیا۔

یکم مئی یوم مزدوراں! چہرہ بتا رہا تھا کہ بھوک سے مر گیا

عدالتی قتل

دنیا میں اس وقت حکمرانی کرنے کا نشہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔حکومت کو بچانے ، مخالفین کو زیر و زبر کرنے کیلئے ظلم و ستم کرنا ارباب اقتدار کا وطیرہ ہمیشہ ہی رہا۔اس وقت دنیا میں عالمی سطح پر یہود و ہنود یکجا ہو کر اسلام اور اہل اسلام کو اپنا غلام بنانے کیلئے ہر حربہ استعمال کر رہے ہیں۔اسلام کے ان دشمنوں کی ہمیشہ سے مشن رہا کہ دنیا کو بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص تقسیم کرو،آپس میں لڑاؤ اور حکومت کرو۔۔۔اس کیلئے ان کفریہ قوتوں نے پہلے تو مسلمانوں میں سے ہی زر خرید غلام لوگوں کی خدمات حاصل کرلیں ۔اور ان کو اقتدار کی راہ داری تک پہنچانے کیلئے انھیں جائیداؤں ،مال و دولت سے نوازہ اور انھیں مشن دیا گیا کہ صرف ہمارا نظام حکومت ہی قائم کرنا ہے ،ہمارے اشاروں،احکامات کی ہی پیروی کرنی ہے دوسری طرف نہیں دیکھنا۔۔۔یہ زر خرید طبقہ ان سامراجی قوتوں کے گرد طوائف کرتا ہر دور میں نظر آیا۔انھیں حکومت اقدار سے نوازا گیا۔اس زر خرید طبقہ کو ایک مشن یہ بھی دیا گیا کہ جو دین اور مذہب کے نام پر طبقہ ہمارے نظام سیاست جمہوریت کی کشتی میں سوار ہوگا ان کے خلاف منفی ترین بھرپور مہم چلانی ہے۔اس طبقہ کو اقتدار کے ایوانوں تک کسی قیمت پر نہیں پہنچنے دینا۔مذہبی قوتوں کو روکنے کیلئے سب سے پہلا جو اقدام ان سیکولر عناصر نے کیا وہ یہ

تھا کہ ملا اور مسٹر کی تفریق پیدا کی گئی جس کی مسافت کو مسلسل تیزی سے جان بوجھ کر بڑھایا گیا۔آج صورت حال دنیا بھر میں اسلام پسندوں کے خلاف ایک طوفان بد تمیزی کی صورت میں نمودار ہو گئی ہے، مسنون لباس، پردے تک کو برداشت نہیں کیا جا رہا جو اسلامی تہذیب و تمدن کو اپناتا ہے اسے حقیر گھٹیا تصور کیا جا رہا ہے۔اسلام پر عمل کرنے کے خواہش مند طبقہ کو دہشت گرد قرار دینے کیلئے نہ جانے کیا کیا کچھ ہو رہا ہے۔اس کیلئے ایک ہی جملہ کافی ہے کہ کفر کا کہنا ہے کہ " تمام مسلمان دہشت گرد نہیں جبکہ سب دہشت گرد مسلمان ہی ہیں" اس نعرۂ دجل وفریب کی حقیقت ان فراڈستان کے باسیوں کو بھی خوب معلوم ہے کہ دنیا میں دہشت گردی پھیلانے میں کس نے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ دہشت گردانہ کاروائیاں کیں (اس کی تفصیل کیلئے ماضی قریب کا کالم دہشت گرد کون ؟ از ماہ نامہ نظام حیات، لاہور، فروری 2016 کا ضرور مطالعہ کریں) ۔ان اسلام دشمنوں نے اسلام پسند قائدین کو جان سے مارنے کا موقعہ کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا لیکن یہ قتل خود نہیں کرتے بلکہ اپنے ہم نوالہ ہم پیالہ ایجنٹوں سے کرواتے ہیں جو اکثر تو مسلمان ہی کہلاتے ہیں اور مسلمانوں میں بھی وہ مسلمان ہی مشہور ہیں، جیسا کہ بنگلہ دیش میں ایک عرصے سے مہم چل رہی ہے کہ مسلمان اسلام پسند قائدین کو پھانسیوں کے پھندوں پر چڑھایا جا رہا ہے۔اس سے قبل مصر میں بھی یہی کچھ ہوا سینکڑوں اسلام کے جگر گوشوں کو تختۂ دار پر چڑھا دیا گیا پھانسی پر چڑھانے والے خود کو مسلمان حکمران کہلاتے

ہیں ۔ اب جماعت اسلامی کے اہم بزرگ ترین رہنما مطیع الرحمان کو بنگلہ دیش میں پھانسی دے دی گئی ہے جسے ارباب علم ودانش عدالتی قتل قرار دے رہے ہیں، پاکستان کی محبت میں پھانسی کا پھندہ قبول کرنے والے شہید مطیع الرحمان نے تاریخ رقم کردی بنگلہ دیشی حکومت عالمی قوانین ،اسلامی اقدار وروایات کو پاؤں تلے روند کر کھلی جارحیت پر اتر آئی ہے ، مطالبہ کیا جارہا ہے کہ مسلم دنیا بنگلہ دیش کے جبر کے خلاف عملی اقدام کرے، مسلم دنیا بنگلہ دیش کے سفارتخانوں کو بند کرے اور سفیروں کو ناپسندیدہ شخصیات قرار دے کر ملک بدر کرے۔

دینی قائدین کے رد عمل کا پورا پورا احترام کرتے ہوئے ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ حالات اس لئے پیش آئے کہ مسلمانوں نے اپنے آفاقی، عالم گیر، امن کے داعی، انسانیت کو یکجا کرنے ،انسانوں کو تمام حقوق ان کی دہلیز پر دینے والے نظام ربانی نظام خلافت سے منہ موڑ رکھا ہے۔اگر دنیا میں اسلامی نظام قائم ہوتا تو دنیا کے مسلمان جسد واحد کی مانند ہوتے ، کوئی کفریہ طاقت مسلمانوں میں سے میر جعفر، میر صادق کو نہ پاتی ۔ میر جعفر، میر صادق پیدا ہی تب ہوتے ہیں جب اسلام کا عادلانا نظام زمین پر نہ ہو تو۔ معذرت کے ساتھ مذہبی قوتوں نے جس انسان ساختہ نظام سے وابستہ ہو کر غیر مسنون طریقے سے نفاذ اسلام کا طریقہ اختیار کر رکھا ہے اس سے قیامت تک اسلام نہیں آسکے گا۔اس کے لئے

مسنون طریقہ اپنانا ہوگا۔ مسلم ممالک اور دینی قوتوں سے نہایت ادب سے گذارش ہے کہ عالم کفر کی سازشوں کو سمجھتے ہوئے ،ان کا مقابلہ کرنے کیلئے نفاذ اسلام کے یک نکاتی ایجنڈے پر عمل کرنا ہوگا۔فرقہ پرستی،آپس کی تقسیم، نفرتوں کو یکسر ختم کرکے اللہ ورسول ﷺ کی خوشنودی کی خاطر مسلمانوں کو میدان میں اترنا ہوگا۔ پھر بنگلہ دیش، مصر سمیت کہیں بھی کفر کی کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے پائے گی۔یہ ایک درد دل تھا جو چند سطور میں تحریر کردیا۔اب دیکھتے ہیں کہ مسلمان کب کرہ ارض سے میر جعفروں اور میر صادقوں کا صفایا کرنے کیلئے اللہ ورسول ﷺ کے نظام کیلئے اٹھتے ہیں؟ اگر ایسا نہ ہوا تو کئی مطیع الرحمان شہید ہوتے رہیں گے مگر حق پر ہونے کے باوجود دنیا یوں ہی تماشا دیکھتی رہے گی۔

اسلامی نظام کا قیام کیسے ممکن ہے؟

پاکستان کی بنیادوں میں اسلام کے لاکھوں فداکاروں کا مقدس خون ہے جو قوم سے نفاذ اسلام کا مطالبہ کر رہا ہے پاکستان کی دینی جماعتیں اسلامی نظام کیلئے کوشش کر رہی ہیں مگر کامیابی کی بجائے منزل دور سے دور تر ہوتی جارہی ہے صورت حال اہل دین کو دیوار سے لگانے تک آ گئی ہے۔ان حالات کے آنے میں جہاں دین دشمن قوتوں کا کردار ہے وہیں جمہوریت پسند دینی جماعتوں کی ناکام پالیسیوں کا بھی حصہ ہے جنھوں نے غیر مسنون طریقے سے جدوجہد ایک ایسے نظام کا سہارا لے کر کی جو انسان ساختہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہود ہنود کا نمائندہ بھی ہے جس کی کمان عالمی سطح پر برائے راست اسلام دشمن کر رہے ہیں ،ماضی قریب سے جس قدر حالات واقعات کا سامنا اہل دین کو کرنا پڑا سب کے سامنے ہے ، سیکولر عناصر ہر قیمت پر اسلام کے خلاف میدان میں موجود ہیں اور اسلام کا چہرہ اس قدر بھیانک پیش کر رہے ہیں کہ بدیانتی کی انتہا ہو گئی ہے ۔ سیکولر عناصر تمام وسائل سے لیس ہیں اور ان کا زور دار موقف ہے کہ اسلامی نظام جدید دور میں ناقابل عمل ہے ،اس کے برعکس قرآن اوراحادیث رسول ﷺ اس بات پر شاہد ہیں اسلام قیامت تک آنے والے آخری انسان کیلئے دستور حیات کی حیثیت رکھتا ہے نام نہاد مسلمان سیکولر عناصر ان سب

بشارتوں، حقائق کے باوجود اس بات پر بضد ہیں ہیں کہ اگر اسلام کا نفاذ ہوگیا تو انسانیت پتھر کے دور میں چلی جائے گی (نعوذ باللہ) حقیقت میں ایسا ہر گز نہیں بلکہ جو عناصر یہ بات کرتے ہیں وہ اپنی نہیں بلکہ اغیار کی ڈکٹیشن پر یہ کہتے ہیں ان کا مقصود چند ٹکوں کے سوا کچھ نہیں ۔ لیکن مسئلہ ان مسلمانوں کا ہے جو دین سے دور اور اسے عناصر سے متاثر ہیں وہ دین اسلام اور اہل دین سے دور سے دورتر ہوتے جارہے ہیں جس کا نتیجہ بے دین، بے حیائی، عریانی فحاشی کی صورت میں برآمد ہو رہا ہے ۔اقتدار کے ایوانوں میں ایسے لوگ مسلط ہیں جو مادیت پرستی کے نشے میں مست وہ سب کچھ کرنے کو تیار ہیں جن کی انھیں اللہ ورسول ﷺ اجازت ہی نہیں دیتے ۔انھیں روکنے والا کوئی نہیں .بڑے.بڑے ادارے اب تو ہاتھ کھڑے کرتے دکھائی دے رہے ہیں دوسری طرف دنیا، میں موجود نظام جمہوریت اپنی آخری سانسیں لے رہا ہے ۔اہل جمہوریت سب سے سب کرپشن، بدیانتی، ہیرا پھیری، لوٹ مار، جرائم کے حمام میں ننگے ہیں ، کرپشن کے خلاف آواز بلند کرنے والے لیڈران اور ان کے سرمایہ کار بھی کرپشن ، ٹیکس چوری، پاماناگیٹ کے جرم میں شریک پائے گئے ہیں ماسوائے اسلام پسندایک دو جماعتوں کے۔

اس صورت حال میں ہم سمجھتے ہیں کہ دینی قیادت پر فرض اولین عائد ہوتا ہے کہ وہ میدان میں اترے، اسلام کیلئے ، صرف اور صرف اسلام کیلئے۔۔۔۔۔ اس سلسلے

میں تمام مذہبی و دینی طاقتوں کو اپنے فروعی اختلافات ، مفادات ، ذاتی رنجشیں بالائے طاق رکھ کر مسنون طریقے کو مد نظر رکھتے ہوئے میدان میں اترنا ہوگا سب کو اپنے اپنے تحفظات کو ختم یا مناسب حد تک کم کرنے کیلئے مل جل کر بیٹھنا ہوگا منصوبہ بندی کرنا ہوگی اسلامی نظام کیلئے کیونکہ اب آخری آپشن اسلامی نظام ہی رہ گیا ہے ۔ دنیا نے ایک صدی تک جمہوریت کے رنگ دیکھ لئے اور اس سے پہلے اسلام کے عادلانا نظام کا دور دورہ بھی لوگوں نے دیکھا جس کا تذکرہ تاریخ کی کتب میں ملتا ہے جو اپنے طور پر بہترین نظام حکومت تھا جس کی کہانیاں ضرب المثل بن گئی ہیں ۔ دینی قوتوں کی ڈیوٹی ہے کہ وہ اب ایک بار پھر از سر نو اسلامی نظام کا تعارف ، اس کے قیام کی فرضیت و اہمیت از سر نو عوام کو یاد دلائیں ، منظم صف بندی کی جائے تا کہ پاکستان کے قیام کا مقصد پورا ہو سکے ۔ بصورت دیگر دینی جماعتیں جتنی مرضی نظام مصطفیٰ ﷺ تحریکوں کا اعلان کر لیں ۔ نتیجہ صفر کی بجائے منفی برآمد ہوگا کیونکہ اس وقت اسلام ، اسلام کے نظام سیاست کو متنازعہ بنانے کی بھرپور کوششیں ہو رہی ہیں ۔ سب سے پہلے عوام کو دینی قیادت بتائے کہ اسلامی نظام صرف اور صرف خلافت کو کہتے ہیں جو ہمارا منشور و دستور ہے ۔

اسلامی نظام کے قیام کے سلسلے میں میڈیا کو بھی دیانتداری کا مظاہرہ کرنا ہوگا ۔ کم از کم اسلامی ممالک میں سفید جھوٹ کو بالکل سچ کر کے دیکھانے کا عمل

اب بند ہونا چاہیے ۔اسلام پسند طاقتوں کی مثبت انداز میں میڈیا کوریج کی جائے تاکہ لوگوں میں اسلام کے بارے میں مزید شعور بیدار ہوسکے ۔اب تک ہوا یوں کہ اسلامی نظام کے داعیان کو میڈیا نے وہ اہمیت نہیں دی جو ان کا حق بنتا تھا۔اسلامی فکر کے حامل افراد کو ایک میڈیا نے ایک کونے میں لگائے رکھا۔دینی لوگ ابھی تک اسی کونے میں ہیں آگے نہیں آنے دیا جارہا۔اسلامی ممالک کے میڈیا کو چاہیے کہ وہ اسلام کا تصور وحدت (خلافت) کو دنیاکے مسلمانوں کے سامنے پیش کرے۔

ایک اہم سوال کہ عالمی سطح پراسلام آئے گاکیسے فرقہ واریت اور تقسیم کا عمل بہت گہرا ہے۔ایسے میں اسلام کیسے آسکتا ہے ؟اس سلسلے میں گزارش ہے کہ سب سے پہلے ساری دنیاکے مسلم ممالک کو اس بات کا عزم کرنا ہوگا کہ ہم اللہ ،رسول ﷺ اور اسلام کے حوالے سے کسی سے کمپرومائز نہیں کریں گے ۔پھر سب ممالک متحد ہوکر عالمی سطح پر اسلام کا نفاذ کرسکتے ۔ابھی تک مسلم دنیا میں ایسی کوئی مخلصانہ کوشش کبھی نہیں ہوئی جس کا مرکز و محور اسلامی نظام ہو۔اگر موجودہ مسلم حکمران ایسا کرلیں تو عوام کا کئی دہائیوں کا سفر ختم ہوسکتا ہے ۔ترکی کے جرات مندانہ اقدام سے کچھ نہ کچھ خوشبو آرہی ہے۔

حکم ربی تیسری اطاعت بھی قائم کرو

اللہ تعالیٰ نے نبیٔ مکرم ،ہادیٔ سبل،آمنہؓ کے دریتیم حضرت محمد ﷺ کو دنیا میں نبیٔ آخر الزماں ﷺ کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔آپ ﷺ کی زندگی قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔رب کائنات فرماتے ہیں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی گویا اس نے اللہ کی اطاعت کی (النساء:80)۔

ایمان کی تکمیل کیلئے اطاعت رسول ﷺ لازم وملزوم ہے۔محبت الٰہی کا ذریعہ اطاعت رسول ﷺ ہی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے نبی ﷺ ! ان سے فرمادیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے تو میری پیروی کرو،اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا (آل عمران:31)

ثابت ہوا کہ اطاعت رسول ﷺ ہی درحقیقت عبادت الٰہی کا مرکز ہے۔جو بھی کام اطاعت رسول ﷺ سے ہٹ کر کیا جائے بظاہر وہ خواہ کتنا ہی خوبصورت نظر کیوں نہ آئے وہ عبادت تو دور کی بات معیاری بھی نہیں ہو سکتا۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ اطاعت رسول ﷺ ایمان والوں کیلئے اہم ترین بنیادی فریضہ ہے جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔کلام الٰہی میں ارشاد ہے کہ

اے نبی ﷺ ! فرما دیجئے کہ یہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک یہ تمھیں اپنے دنیاوی معاملات میں فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں ،اور جو آپ ﷺ فیصلہ فرمادیں اس پر دل میں ذرا سی تنگی تک محسوس نہ کریں ۔(:النساء 65) ۔مفسر قرآن مولانا مفتی تقی عثمانی اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہاں اس سے مراد وہ حاکم ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام سے بے نیاز ہو کر یا ان کے خلاف فیصلہ کرے ۔آیت نے واضح کر دیا کہ اگر کوئی شخص زبان سے مسلمان ہونے دعویٰ کرے لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام پر کسی اور قانون کو ترجیح دے تو وہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔(آسان ترجمہ قرآن: 191) گویا زندگی کے ہر شعبہ میں اللہ و رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ایک ایمان والے کیلئے لازم ہے خواہ انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی، عام فرد ہو یا حکمران کیلئے اطاعت رسول لازم ہے جو اطاعت رسول ﷺ سے روگردانی کرے گا اس کا ایمان اللہ کے ہاں قبول نہیں ہے۔

اطاعت کی تین اقسام ہیں ان تینوں اطاعتوں کو از حد لازم قرار دیا گیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور جو تم میں صاحب اختیار (خلیفتہ المسلمین) ہو، ان کی بھی اطاعت کرو، پھر اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اگر واقعی تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ ورسول ﷺ کے حوالے کر دو یہی طریقہ بہترین ہے اور اس کا انجام بھی سب سے بہتر ہے۔ (النساء: 59) ۔

تیسری اطاعت مفقود ہو چکی ، جسے زندہ رکھنا شائد آج کے مسلمان ضروری نہیں سمجھتے ۔ہماری نظر میں ذلت و پستی کی وجہ اس اطاعت کو نظر انداز کرنا ہے جو مسلمانوں کو عزت وعظمت، شان وشوکت ، غلبہ عطاء کرتی ہے۔ تیسری اطاعت کے قائم کیوں نہیں ہو رہی ؟اس کی بنیادی وجہ فرسودہ، رحمان کے مقابلے میں انسان ساختہ، نظام ہائے زیست، نظام ہائے حکومتوں سے الگ تھلگ رہ کر ان کا انکار نہ کرنا، اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام " نظام الٰہی، نظام حکومت ، نظام خلافت " قائم نہ کرنا ہے جبکہ اسلام رحمان کے مقابلے میں انسان ساختہ نظام ہائے زیست، نظام ہائے حکومتوں کے انکار، ان سے الگ تھلگ رہ کر اسلام لانے کا مطالبہ کرتا ہے (البقرہ) اس کی زندہ وجاوید مثال ہمارے سامنے ہے کہ سرداران مکہ حضرت ابوطالب کے پاس وفد کی صورت میں آئے اور پیش کش کی کہ اپنے بھتیجے (حضرت محمد ﷺ) سے کہو کہ عورت ، دولت، انسان ساختہ نظام کی حکومت لے لو مگر ہمارے دین، مذہب، فرسودہ ظالمانہ نظام حکومت، نظام زندگی کی مخالفت نہ کرو لیکن اللہ کے پیغمبر ﷺ نے تاریخ ساز جملہ ارشاد فرمایا اگر یہ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں تو میں محمد ﷺ پھر بھی ان کے فرسودہ ظالمانہ نظام حکومت، نظام زندگی کی مخالفت کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ مجھے غلبہ مل جائے یا میں اس راستے میں کام آجاؤں۔

یہ وہ عظیم کارنبوت تھا جس نے عرب کی سرزمین پر قائم رب کے مقابلے میں

انسان ساختہ نظام کی کمر توڑنے ، فنا کرنے میں کوئی کمپرومائز نہیں کیا۔اس راہ مقدس پر چلتے ہوئے اللہ کے محبوب حضرت محمد ﷺ ، صحابہ کرامؓ کو سخت سے سخت مصائب وآلام کا سامنا کرنا پڑا۔ صحابہ کرامؓ کی نظام قائم کرنے کے حوالے سے استقامت امت کیلئے قیامت تک مشعل راہ ہے، جو اطاعت رسول ﷺ کے عنوان کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔ دیکھئے ! اطاعت کے اس اہم ترین فریضے کو ادا کرنے کیلئے صحابہ کرامؓ اپنی جانوں ،مالوں، اولادوں، جائیدادوں، وطن کی قربانی تک دے دی مگر دامن مصطفیٰ ﷺ نہیں چھوڑا ۔رسول اللہ ﷺ نے قیام نظام کا فریضہ جب سرانجام دیا تو اللہ نے فرمایا اب دین اسلام مکمل ہوگیا۔کار نبوت پائیہ تکمیل تک پہنچ گیا تو اپنے محبوب ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلوا لیا۔یعنی تیسری اطاعت قائم ہوتی ہے تو دین اسلام مکمل ہوتا ہے۔ غور طلب مقام ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو کرہ ارض پر انسان ساختہ نظام جہالت قائم تھا لیکن جب دنیا سے تشریف لے گئے تو اللہ کا عطاء کردہ نظام خلافت قائم ودائم تھا۔یعنی رسول اللہ ﷺ کی مقصد حیات رب کی زمین پر رب کا نظام قائم کرنا تھا جسے آپ ﷺ نے بدرجہ احسن کامیابی وکامرانی سے سرانجام دیا ۔سوال یہ ہے کہ کیا آج کے مسلمانوں نے نبی ﷺ کی اطاعت کو قبول کرتے ہوئے تیسری اہم ترین اطاعت کو قائم کرنے کیلئے مقصد زیست کا مقصد بنایا

ہے ؟

رحلت پیغمبر ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ نے اطاعت رسول ﷺ کے اس ہم ترین پہلو کو اولین ترجیح سمجھتے ہوئے سرانجام دیا۔ صحابہ کرامؓ نے تین دن ، تین راتیں لگا کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو جانشین پیغمبر مقرر کیا۔ خلفائے راشدینؓ ودیگر خلفائے اسلام نے اسی طرز پر اطاعت رسول ﷺ کو تھامے رکھا تو دنیا جنت نظیر وادی بن گئی جس کی کہانیاں واقعات ضرب المثل کی حیثیت رکھتے ہیں۔،

جنھوں نے اطاعت رسول ﷺ سے ہاتھ کھینچا دنیا میں ان کو مغلوبیت کہ سزا ملی اور وہ اس قدر بیاختیار ہو گئے کہ سلطنت، حکومت ،طاقت ،وسائل ہونے کے باوجود "ان کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنا مقدمہ فیصلے کیلئے طاغوت (اللہ کے مقابلے میں نظام حکومت چلانے والے باغیوں) کے پاس لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انھیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ اس کا کھل کر انکار کریں اور شیطان چاہتا ہے کہ انھیں بھٹکا کر پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا کردے۔ (النساء : 60)"

لیکن دور حاضر کے پر فتن دور میں اطاعت کی اس قسم کی طرف توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ مسلمانوں کا ایک طبقہ اس وقت اسلامی نظام کو ناقابل عمل تصور کر رہا ہے ،اور انسان ساختہ نظاموں کا موہرا بنا ہوا ہے۔ان کا خیال ہے

کہ جدید دور میں مسلمان ایک سربراہ کی سربراہی میں کیسے مجتمع ہو سکتے ہیں ایسے لوگوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر مغرب و یورپ پوپ کی سربراہی میں ایک ہو سکتے ہیں تو سچے دین کے حامل مسلمان ایسا کیوں نہیں کر سکتے ،آج یورپ ومغرب کی کرنسی فوج، معیشت، تعلیم، سرحدیں یک قالب ہوتی نظر آ رہی ہیں ۔اللہ ، رسول ﷺ، دین، اسلام کے نزدیک تیسری اطاعت قائم کرنا مسلمانوں پر اولین فرض ہے جسے ادا نہ کرنے والے مسلمان ناراضیٔ رب العزت کا شکار ہو چکے ہیں۔ سیکولر (لادین) طبقہ اسلامی نظام کا چہرہ دنیا کے سامنے اس قدر بھیانک انداز میں پیش کر رہا ہے کہ دین سے نابلد لوگ ان کے منفی پروپیگنڈے کا شکار ہو کر اہل دین سے مزید دور ہو رہے ہیں جس کا نتیجہ بے حیائی ، عریانی، فحاشی، بے دینی کی صورت میں نمودار ہو رہا ہے۔ارباب علم ودانش عوام الناس کی توجہ اطاعت کے مذکورہ بالا اہم ترین پہلو کی جانب مبذول کروائیں تاکہ عبادت الٰہی کا حقیقی حق ادا ہو سکے۔

کرپشن کا حل

کرپشن کے معنی پر غور کیا جائے تو اس کے کئی معنی ہیں جیسا کہ پاکیزگی کو خراب کرنا، کسی چیز کو اس کی اصل جگہ سے ہٹا دینا، اصل اختیارات سے تجاوز کرجانا، کوئی کسی عہدے کا اہل نہیں اسے دے دینا، کسی کی دولت پر ناجائز قبضہ کرلینا، قومی خزانے کی لوٹ مار کرنا، ٹیکس ادا نہ کرنا کرپشن کے معنی میں آتا ہے جس کیلئے اردو زبان میں بدعنوانی کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ قومی زبان کا نفاذ نہ ہونے کی وجہ سے آج کرپشن کے بارے میں تو سب واقف ہیں جبکہ بدعنوانی کا لفظ عجیب سا محسوس ہوتا ہے جو ارباب اقتدار کی حماقت کا شاخسانہ ہے۔ کرپشن کی کئی اقسام ہو سکتی ہیں معاشرتی کرپشن، سیاسی کرپشن، سماجی کرپشن وغیرہ۔۔۔۔ آج کل کرپشن کے موضوع پر بہت لے دے ہو رہی ہے کرپشن زدہ لوگ حکومت کرنے والے کرپشن زدہ سیاست دانوں کے احتساب کا نعرہ لگا کر قوم کو دجل وفریب دے رہے ہیں۔ پاناما لیکس کرپشن کا ایک مختصر چہرہ ہے پاکستانی قوم کیلئے۔۔۔۔ جو ابھی تک آشکارہ ہیں ہو سکا اس کا حجم اس کرپشن سے کہیں زیادہ ہے۔ قوم میں شعور کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے کہ کرپشن کا ناسور معاشرے میں تباہی کا باعث بن رہا ہے، اس حوالے سے میجر جنرل (ر) ظہیرالاسلام عباسیؒ کی جماعت تحریک عظمت اسلام پاکستان نے لاہور کے مقامی ہال میں " کرپشن کا حل "کے عنوان پر ایک مذاکرے کا اہتمام کیا جس

میں راقم کو بھی بطور مقرر دعوت دی گئی تھی مقررین نے بہت سبق اموز باتیں کیں جسے قوم کے باشعور احباب کے سامنے پیش کرنا ضروری خیال کرتا ہوں ۔امیر تحریک عظمت اسلام پاکستان چودھری رحمت علی کی زیر صدارت مذاکرہ گذشتہ روز مقامی ہال میں ہوا ڈاکٹر نجم الدین جنرل سیکرٹری تحریک عظمت اسلام،بریگیڈیئر (ر) محمد حنیف،غلام عباس صدیقی چیئرمین اسلامی تحریک طلبہ پاکستان،ڈاکٹر شریف نظامی صدر پاکستان قومی زبان تحریک،ڈاکٹر محمد اسلم،معروف تجزیہ نگارابرار حسین سنوری، مولانا غلام یٰسین ، مولانا عابد قریشی ودیگر نے خطاب کیا۔چودھری رحمت علی نے کہا کہ دور حاضر کا سب سے بڑا مسئلہ اللہ رب العزت کے مقابلے میں انسان ساختہ نظام کا اجراء ہے جو سب سے بڑی کرپشن ہے یہی تمام برائیوں کی جڑ ہے اگر اللہ کی زمین پر الہ کا نظام ہوتا تو اس طرح عوام کا پیسہ لوٹنے کی کسی میں جرات نہ ہوتی،ایماندار قیادت عوام کی دولت کو اپنے لئے جہنم کا نگارہ خیال کرتی ،اللہ کا نظام نہ ہونے کے باعث عوام کے پیسے وسائل کو اپنی ذاتی جاگیر سمجھا جارہا ہے،ڈاکٹر نجم الدین نے کہا کہ اوبامہ اور اس کی حزب الشیطان کرپٹ لوگوں کا دفاع اور اسلام والوں کو ختم کرنا چاہتی ہے پاکستان میں ڈرون حملہ اور افغان طالبان امیر کی شہادت کرپٹ حکمرانوں کا منافقانہ کردار ہے جو دولت کے نشہ کو ظاہر کر رہا ہے کرپشن کا خاتمہ کرنے کیلئے اسلامی نظام خلافت قائم کرنا ہوگا جسمیں کسی کو بھی استثناء حاصل نہیں ہوتا ۔کرپٹ نظام چوروں ڈاکوؤں کا تحفظ کر رہا ہے ۔بریگیڈیئر

ر) محمد حنیف نے کہا کہ اسلام کسی قیمت پر کرپشن کی اجازت نہیں دیتا جو لوگ کرپشن کر رہے ہیں وہ اسلام سے بغاوت کرکے انسانیت کیلئے مسائل پیدا کر رہے ہیں کرپشن کے خاتمہ کیلئے قوم کو پہلے اسلامی نظام قائم کرنا ہوگا کیونکہ اسلامی حکومت کا سربراہ خلیفہ خوف رب العزت سے سرشار ہوتا ہے۔غلام عباس صدیقی نے کہا کہ ذاتی مفادات کے اسیر دونوں ہاتھوں سے لوٹ مار کر رہے ہیں۔اپنے جرائم کو تحفظ دینے کیلئے نت نئے قوانین لا کر سیاستدان زمین پر رب بنے بیٹھے ہیں جبکہ غرباء لڑیاں رگڑ رگڑ کر بھوک سے مر رہے ہیں انھیں غریبوں سے نہیں بلکہ دولت سے پیار ہے زکوۃ کے نام پر قوم سے فراڈ ہو رہا ہے مقامی زکوۃ کمیٹیاں سیاسی بازی گروں کی مرہون منت ہیں حکومت کی طرف سے مقامی زکوۃ کمیٹی کو صرف سات مستحقین کو ہر ماہ ایک ،ایک ہزر روپے دینے کا حکم ہے سوال یہ ہے کہ ایک گھر کا بجٹ ایک ہزار میں کوئی تیار کرکے تو دکھائے،جہیز فنڈ صرف 20,000 ہزار مقرر کیا گیا ہے آج مہنگائی کے دور میں بیس ہزار میں کیا کوئی غریب شادی کروا سکتا ہے؟ ہر گز ہر گز نہیں۔قوم کے ساتھ اسلام اور پاکستان کا نام استعمال کرکے جمہوری سیاست دان دھوکا،فراڈ کر رہے ہیں۔دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے منظم انداز سے اسلامی نظام کی جدوجہد کرنا ہوگی عالم کفر نے اسلامی نظام کے نام لیواؤں کو صرف اس لئے ختم کرنے کا پروگرام بنا رکھا ہے کہ اسلامی نظام کرپشن اور کرپٹ قیادت کا مکمل خاتمہ کر دیتا ہے اپنی جانیں اور اقتدار بچانے کیلئے مسلم حکمران یہود ہنود

کے ایجنٹ بنے ہوئے ہیں ڈاکٹر شریف نظامی نے کہا کہ کرپشن کے عنوان پر سخت احتساب کی ضرورت ہے میڈیا کی لسانی کرپشن سمیت تمام اداروں کا احتساب ہونا از حد لازم ہے۔ ابرار حسین سنوری نے کہا کہ 29500 کینال کے گھر میں رہنے والے میاں نواز شریف اور 2200000 لاکھ روپے فی گھنٹہ کے حساب سے ہیلی کاپٹر استعمال کرنے والے عمران خان اور دیگر عیاش پرست کرپٹ لیڈران جمہوریت کیا جانیں غربت کیا ہوتی ہے؟اہل علم کو علم ہے کہ اس وقت 1544 شہر اور قصبے 40ہزار کے قریب دیہات کے باسی مفلوک الحال پاکستانی 181ارب ڈالرز کی مقروض ہیں اور حکمرانوں سیاست دانوں کو عیاشی ،مفاد پرستی کے سوا کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے کرپشن کے خاتمے کیلئے موجودہ ظالمانہ، یہود ہنود کا قائم کردہ نظام حکومت کو ختم کرکے اسلامی نظام لانے کی ضرورت ہے۔ڈاکٹر اسلم نے کہا کہ عوام کو اصل قیادت کی طرف توجہ دینا ہوگی اس کے بغیر تبدیلی ناممکن ہے تذکیۂ نفس کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ مولانا غلام یٰسین، مولانا عابد قریشی نے کہا کہ تعلیمات پیغمبر ﷺ اور مشن پیغمبر ﷺ سے انحراف کے باعث جاہل مسلمانوں پر مسلط ہیں۔ تقریب کے دوسرے دن متعدد مقررین نے راقم کو ٹیلی فون کرکے اس پروگرامکی بے حد تعریف کی اور ایسے پروگرامات کے اہتمام کی خواہش کا اظہار کیا گیا۔ ایسے مذاکروں کا اہتمام قوم کو نئی راہ دے سکتا ہے اہل درد سے اپیل ہے کہ ایسے پروگرامات کا اہتمام تسلسل کے ساتھ کریں۔عام وخواص کو دعوت دی جائے تاکہ لوگ حقیقت سے روشناس ہو سکیں۔

بجٹ کی کہانی۔۔۔اعداد وشمار کی زبانی

ہر سال بجٹ جون کے مہینے میں پیش کیا جاتا ہے ،ساری قوم کی نظریں بجٹ پر ہوتی ہیں لیکن ہر سال قوم کے ساتھ بجٹ کے نام پر مذاق کیا جاتا ہے ۔مہنگائی کا طوفان بپا کرنے کیلئے تمام اقدام بروئے کار لائے جاتے ہیں امسال 2016- 17 کا بجٹ بھی حسب روایت پیش کیا گیا جس کا حجم 4395 کھرب تھا۔یاران نقطہ داں کہتے ہیں کہ یہ بجٹ بھی الفاظ کا ہیر پھیر ہی تھا امسال بھی عوام کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا۔انسانی بنیادی ضروریات زندگی فراہم کرنے کے سلسلے میں حکومت نے کوئی واضح لائحہ عمل پیش ہیں کیا۔ایسے بجٹ کو عوامی ،فلاحی بجٹ کہنا عوام سے سراسر زیادتی ہی کہا جا سکتا ہے جبکہ حکومت کا کہنا ہے تاریخ کا سب سے زیادہ متوازن بجٹ پیش کیا گیا۔آیئے بجٹ کے اہم حصوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔کسی بھی بجٹ کا اہم حصہ صحت ہوا کرتا ہے حالیہ بجٹ میں صحت کے اہم ترین شعبے کیلئے .42 0 فیصد مختص کیا گیا جو کہ اس شعبے کے ساتھ مذاق کے برابر ہے کیونکہ ملک پاکستان میں صحت کی صورت حال ابتر ہو چکی ۔یہاں فراد کیلئے ایک ڈاکٹر،1613 افراد کیلئے ایک بستر،ہر پانچواں پاکستانی علاج 1308 کروانے سے قاصر ہے۔جب صحت کی صورت حال اس قدر گھمبیر ہو تو اس شعبہ کیلئے اتنا قلیل ترین بجٹ کو مذاق کے سوا اور کیا کہا جائے۔دوسرا اہم شعبہ تعلیم ہے جو قوم کو لیڈرز مہیا کرتی ۔تعلیم پر

فیصد مختص کیا گیا جبکہ تعلیمی حالت یہ ہے کہ شرح خواندگی 57 فیصد اور 43 فیصد 2.2 ان پڑھ لوگ ہیں، متعدد تعلیمی اداروں میں فرنیچر تک میسر نہیں اساتذہ جیسے اہم ستون کو دیوار کے ساتھ لگانے کا ہر حربہ استعمال ہو رہا ہے اسی لئے تو اساتذہ وقتاً فوقتاً سڑکوں پر سراپائے احتجاج نظر آتے رہتے ہیں۔ سینکڑوں تعلیمی ادارے ایسے ہیں جہاں اساتذہ ہیں ہی نہیں۔اس آئینہ کو دیکھنے کے بعد کیا قرین انصاف یہ نہیں کہ تعلیم کا بجٹ دفاع کے برابر ہونا چاہیے۔پاکستان کی طلبہ تنظیمات اسلامی تحریک طلبہ، سلامی جمعیت طلبہ، المحمدیہ سٹوڈنٹس، جے ٹی آئی ودیگر کا حکومت سے ہمیشہ یہ مطالبہ رہا ہے کہ تعلیم کا بجٹ دفاع کے برابر ہونا چاہیے تاکہ ملک میں تعلیمی انقلاب ممکن ہوسکے۔جبکہ پنجاب کا تعلیمی بجٹ پچھلے سال کی نسبت 12 ارب روپے کی اضافے کے ساتھ مختص کیا گیا ہے کو بجٹ کا 18 فیصد بنتا ہے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو چاہیے کہ تعلیمی انقلاب بپا کرنے کیلئے اغیار سے تعلیم کے نام پر بھیک مانگنے قومی وسائل دل کھول کر بروئے کار لائے جائیں تاکہ ہم خود اپنی نسل کو تیار کریں جو ملک وملت کی وفادار ہوگی۔اگر مانگ تانگ کر تعلیم کی گاڑی چلانے کی غلطی کو بار بار دہرایا گیا تو پاکستان کا نظام تعلیم اسلام دشمن کی گرفت میں آجائے گا جس کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ پاکستان کا خدانخواسیہ اسلامی تشخص برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا۔

سب سے دردناک حقیقت یہ ہے بجٹ کا 42 فیصد قرضوں کا سود ادا کرنے میں صرف کیا جاتا ہے امسال سود ادا کرنے کیلئے 1360 ارب روپے رکھے گئے ہیں جسکی وجہ سے ارب کے نئے ٹیکسز لگائے جائیں گے ۔ہم یہاں یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ پاکستان 1148 اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اسلام نے سود کو اللہ ورسول ﷺ سے کھلی جنگ قرار دیا ہے جس کا نتیجہ تباہی وبربادہ کے سوا کچھ بھی نہیں ہوسکتا ۔امسال کا بجٹ حکمرانوں کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہے کہ ہم بحیثیت قوم اللہ ورسول ﷺ سے حالت جنگ میں ہیں ۔یہ خطرناک جنگ کی تباہی اس طرح وارد ہورہی ہے کہ مارے بجٹ کا 42 فیصد سودی قرضے کھا رہے ہیں ۔ پھر بھی ہم سودی قرضوں کو ترک کرنے کو تیار نہیں اگر ہمارے پیپسی اور برگر کھانے والے حکمران سودی قرضے لینے سے باز نہ آئے تو سود کی تباہی ہمارا سارا بجٹ کھا جائے گی۔

ذرائع کا کہنا ہے کہ حالیہ بجٹ میں عوام کو 90 قسم کے نئے ٹیکس لگا دیئے گئے ہیں جو عوام کی جیبوں پر ڈاکے کے مترادف ہے ۔دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ عام شہری بلوں کی ادائیگی سے قاصر نظر آتا ہے۔ملازمین کی تنخواہوں میں 10 فیصد اضافہ کرکے احسان جتلایا جارہا ہے کہ ہم نے بڑا تیر مارلیا۔اضافہ کو شامل کیا جائے ۔مزدور کی تنخواہ 14000 روپے مقرر کی گئی ہے ، کوئی ماہر معیشت ہمیں چار افراد پر مشتمل گھرانے ماہانہ بجٹ اس مزدوری میں بنا کر دکھائے تو ہم مان جائیں گے کہ یہ بجٹ عوام دوست ہے ہمارے نزدیک تو چودہ

ہزار روپے میں کسی کرایہ دار تو دور کی بات ہے اپنے ذاتی مکان کے مالک مزدور کا بجٹ نہیں بن سکتا۔ اس کے بعد آتے ہیں ایسے شعبے کی طرف جو پاکستان میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے وہ شعبہ ہے زراعت کا۔۔۔ اس شعبے کی وجہ سے پاکستان ہی نہیں ہر ملک ترقی کرتا ہے حالیہ بجٹ میں اس شعبے کے ساتھ زرعی پاکستان کی حکومت نے کیا سلوک کیا آیئے اس پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں۔ پاکستان کی 64 فیصد آبادی زراعت سے وابستہ ہے ماہرین معاشیات کا کہنا ہے کہ حکومت نے کسانوں کو بھی کوئی ریلیف نہیں دیا، بیج، کھادوں کی قیمتوں میں قلیل مقدار میں کمی کسان کو خوش حال نہیں کر سکتی۔ جبکہ ورلڈ بنک کا کہنا ہے کہ 5 فیصد جاگیر دار 64 فیصد زرعی زمینوں پر قابض ہیں زرعی پیکج کا فائدہ عام کسان کی بجائے 5 فیصد جاگیر دار ہی اٹھا سکیں گے۔ بے روزگاری کے خاتمے کیلئے مختص کی گئی رقم کو بھی ناکافی قرار دیا جارہا ہے۔ وفاقی بجٹ کے بعد صوبائی بجٹ بھی ایسی ہی کہانیوں پر مشتمل ہیں جنھیں مختصر الفاظ کا ہیر پھیر کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ صوبائی بجٹ میں بھی عوام کو ریلیف کے نام پر دھوکا دیا گیا ہے۔ دوسری صوبائی حکومتوں کی نسبت کے پی کے بجٹ کو چند ماہرین کی طرف سے متوازن بجٹ قرار دیا جارہا ہے، معیاری وہ بھی نہیں ہے، کے پی کے حکومت نے بائیس فیصد بجٹ کا حصہ تعلیم کیلئے مختص کیا ہے جسے خوش آئند قرار دیا جارہا ہے۔☆☆

فاتح خیبر، چہارم حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہ

سیدنا علی المرتضیٰؓ اسلام کی گوہر نایاب ہستی ہیں آپؓ کی پیدائش عام الفیل کے سات سال بعد ہوئی بعض سیرت نگار لکھتے ہیں کہ نبی اقدس ﷺ کے مولد شریف کے تیس سال بعد سیدنا علی المرتضیٰؓ پیدا ہوئے علماء یہ بھی فرماتے ہیں آنجنابؓ کی ولادت بعثت نبوی ﷺ سے دس برس قبل ہوئی متعدد اقوال کے اس اختلاف کے بعد سب ولادت کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں دیا جا سکتا آپؓ کی والدہ محترمہ نے آپؓ کا نام اسد اور والد ابوطالب نے علیؓ رکھا حضرت علیؓ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بھائی حکیم بن حزامؓ کی طرح خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے آپؓ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپؓ حضور کی کفالت وتربیت میں رہے حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی تربیت فرما کر انھیں کامل کر دیا حضور ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد جب رشتہ داروں کو طعام کی دعوت پر بلوایا اور انھیں اسلام کی دعوت دی تو حضرت علیؓ نے آپ ﷺ کی نبوت ورسالت کی تائید کی اور ہر حال میں آپ کا ساتھ دینے کا عہد کیا اسطرح بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے کا شرف بھی حضرت علیؓ کو حاصل ہوا جب کافروں نے حضرت حضور ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیئے تو اللہ کے حکم سے حضرت محمد ﷺ نے ہجرت فرمانے سے قبل حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لیٹنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ لوگوں کی امانتیں واپس کرکے مدینہ آجانا

اسوقت تمام سرکردہ دشمنان اسلام آپ ﷺ کو شہید کرنے کے ارادے سے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے ایسے وقت میں بستر نبوت پر لیٹنا بہادری و اطاعت رسول کی اعلی مثال ہے جہاد کے میدان میں آپؓ آقائے دوجہاں ﷺ کے ساتھ رہے تمام غزوات میں سیدنا علی المرتضیٰؓ نے بہادری کے ناقابل فراموش جوہر دکھائے حربی میدان میں انکے یہ کارنامے مسلمانوں کے لئے کامیابی کے زینوں کی حیثیت رکھتے ہیں جنگ بدر میں مہاجرین کی طرف سے علم حضرت علیؓ کے ہاتھ میں تھا جنگ بدر کے مال غنیمت میں سے آپؓ کو اعلی قسم کا ناقہ اور اعلیٰ تلوار ذوالفقار ملی۔

قرآن وحدیث میں آپؓ کے فضائل کثیر تعداد میں وارد ہوئے ہیں ان میں سے چند پیش خدمت ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں ابوبکرؓ اسکی بنیادیں، عمرؓ اسکی دیواریں، عثمانؓ اسکی چھت اور علیؓ اسکا دروازہ ہے۔ صحیح بخاری میں سعد بن وقاصؓ سے روایت ہے کہ جس وقت آیت مباہلہ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حسنین کریمینؓ کو بلوا کر دعا کی کہ اے الٰہی! یہ میرے کنبہ کے لوگ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علیؓ مجھ سے ہیں اور میں علیؓ سے ہوں۔ آقا کریم ﷺ نے مواخات کے موقع پر فرمایا کہ علی تم دنیا و آخرت میں میرے ساتھی ہو۔

ماہ رجب دو ہجری میں حضرت علیؓ کا نکاح حضرت سیدہ فاطمتہ الزہرہؓ سے حضور ﷺ نے کروا دیا اس مقدس عظیم نکاح میں انتہائی سادگی کو مد نظر رکھا گیا اور اس زمانے کی رسومات کو بالکل نظر انداز کرکے اسلام کے سنہری اصولوں کو اپنایا گیا نکاح کی تقریب سعید میں خلفائے ثلاثہ اور دیگر صحابہ کرامؓ تھے طبقات ابن سعد میں ہے کہ رخصتی سیدہ فاطمہؓ کے موقعہ پر جو جہیز آپؓ کو دیا گیا وہ ایک چار پائی، ایک بڑی چادر، چمڑے کا تکیہ جو کھجور کی چھال یا خوشبودار گھاس سے بھرا ہوا تھا)، ایک مشکیزہ، دو گھوڑے اور ایک) آٹا پیسنے والی چکی پر مشتمل تھا حضرت حارثہ بن نعمانؓ نے حضرت علیؓ کو حضور ﷺ کی وساطت سے مکان تحفے میں دیا اسی مکان میں حضرت فاطمہؓ نکاح کے بعد رہائش پذیر رہے۔ حضرت فاطمہؓ سے آپؓ کی اولاد حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور حضرت محسنؓ پیدا ہوئے۔ آپؓ حضور ﷺ کا کتنا احترام کرتے تھے اسکا اظہار صلح حدیبیہ کے موقعہ پر دیکھنے میں آتا ہے کہ جب صلح نامہ لکھ لیا گیا تو فریق دوم نے کہا کہ محمد ﷺ کے ساتھ لفظ رسول اللہ مٹا دیا جائے کیونکہ اگر ہم آپ ﷺ کو رسول اللہ مان لیں تو جھگڑا ہی ختم ہو جائے تو آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ سے کو ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ کاٹ دیں حضرت علیؓ نے عرض کیا میں تو اس لفظ کو کاٹنا نہیں چاہتا اسکے بعد حضورؐ نے خود اپنے ہاتھ س اسے محو فرما دیا۔

حضور اکرم ﷺ خیبر کی جنگ میں قلعہ قموص پر مسلسل حملوں کے باوجود فتح نہ ہونے پر فرماتے ہیں کہ کل پرچم اسے دیا جائے گا جس سے اللہ تعالی اور اسکے رسول ﷺ محبت کرتے ہیں اس کے ہاتھوں اللہ تعالی فتح عطا فرمائیں گے جب صبح ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا علیؓ کہاں ہے تو بتایا گیا کہ انکی آنکھیں خراب ہے حضور ﷺ نے چشم آشوب کے باوجود حضرت علیؓ کو بلوایا آپ ﷺ نے سیدنا علیؓ کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اس سے تکلیف فوراً کافور ہو گئی تو درہ خیبر کو فتح کرنے کے لئے آپؓ کو پرچم دیا گیا جب آپؓ خیبر کے دروازے پر پہنچے تو آپؓ کا سامنا عرب کے مشہور یہودی پہلوان مرحب سے ہوا مرحب نے اپنا تعارف حضرت علیؓ کے مقابلے میں آتے ہوا اسطرح کراویا کہ میرا نام مرحب ہے میرا حملہ بہت جاندار ہوتا ہے جسے روکنا ممکن نہیں مجھے فتح ہی ملتی ہے اسکے بعد حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میری ماں نے میرا نام (اسد) شیر رکھا ہے میں دشمن پر شیر کی طرح حملہ کرتا ہوں اسکے بعد مرحب حضرت علیؓ پر حملہ آور ہوا تو سیدنا علی المرتضیٰؓ نے اسکا حملہ بڑی مہارت کے ساتھ روکا اور مرحب پر حملہ آور ہوئے تو اس پہلوان کا سر تن سے جدا کرکے اسکا ہی نہیں بلکہ خیبر کے یہودیوں کا غرور خاک میں ملا دیا جب مرحب اپنے گھوڑے سے گرا تو اسکا نقشہ کسی شاعر نے کھینچا ہے کہ مرحب نے گرتے کیا کہا ہوگا؟

آج مجھے کو پہلی بار شکست فاش ہے لگتا ہے تو ہی حیدر کرارؓ ہے

اسکے بعد یہ آخری قلعہ فتح ہوگیا سیدنا علی المرتضیٰؓ فاتح خیبر بن کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لوٹتے ہیں

رحلت پیغمبر ﷺ کے بعد تقرری خلیفہ بلا فصل میں باہم مشورے کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ کو خلیفتہ الرسول، خلیفہ بلا فصل مقرر کیا گیا حضرت علیؓ نے اکابر صحابہ کرامؓ کے ساتھ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ خلافت صدیقی میں شیر خداؓ علیؓ، سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ ساتھ رہے انکے پیچھے نمازیں پڑھیں، انکے ساتھ مل کر جہاد کیا، کسی نماز میں انؓ سے الگ نہیں ہوئے (البدایہ از حافظ ابن کثیر)۔ عہد صدیقی میں دینی مسائل، انتظامی امور میں مشاورت کے لئے بنائی گئی مشاورتی مجلس میں مہاجرین کی طرف سے حضرت علیؓ کو بھی شامل کیا گیا عہد فاروقی میں شیر خداؓ کو شوری کی رکنیت اکابر صحابہؓ کے ساتھ شامل کیا گیا اس دور میں آپؓ کو افتاء و قضاء کا منصب دیا گیا اس ذمہ داری کو آپؓ نے جس احسن طریقے سے نبھایا یہ آپؓ کا ہی کمال تھا مجلس مشاورت میں انکے مشورے کو خاص اہمیت دی جاتی تھی بعض اوقات حضرت علیؓ کو حضرت عمرؓ کی نیابت مدینہ منورہ پر حاصل ہوتی تھی حضرت علیؓ نے بخوشی سیدنا عثمانؓ کے ہاتھ پر بیعت کی عہد فاروقی کی طرح اس دور میں بھی عہدہ قضاء، مجلس مشاورت کے رکن، ملکی معاملات میں شرکت، جمع مصاحف جیسے اہم مسلے میں ساتھ دینا، اس دور کی ملکی جنگوں میں اولاد ابو طالب کا شریک ہونا اور غنائم مالی حاصل کرنا وغیرہ یہ تمام امور حضرت علیؓ کے عملی کردار و

اخلاق کو واضح کرتے ہیں۔

انعقاد خلافت کے بعد جب آپؓ مدینہ منورہ سے کوفہ منتقل ہوئے توآپؓ نے کوفہ کے محل قصرابیض میں قیام فرمانے کی بجائے ان جھونپڑیوں کو ترجیح دی جن میں غریب لوگ رہا کرتے تھے حضرت علیؓ جب سریرائے خلافت ہوئے توانھوں نے مملکت کو عہد فاروقی کی روشنی سے منور کیا ایک طویل عرصہ سے جو عرب و عجم میں روشن تھی حضرت علیؓ نے حکومتی اختیارات کا استعمال قرآن وسنت کے مطابق کیا انھوں نے حکومتی طرز میں عزیمت اور تربیت کا راستہ اختیار کیا۔ نصر بن منصور نے عقبہ بن علقمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس انکے عہد خلافت میں ان سے ملنے گیا تو انکے سامنے پڑا ہوا کھٹا دودھ مجھے تکلیف دے رہا تھا اسکے ساتھ سوکھی ہوئی روٹی کا ٹکڑا رکھا ہوا تھا میں نے کہا کہ امیرالمومنین کیا آپ ایسی روٹی کھاتے ہیں ؟ آپؓ نے فرمایا ابوالجنوب ! رسول اللہ ﷺ اس سے زیادہ سوکھا کھاتے تھے اور ان سے موٹا پہنتے تھے اگر میں ان کی روش پر نہ چلوں تو اندیشہ ہے کہ مجھے ان کا ساتھ نصیب نہ ہو۔ایک دن حضرت علیؓ اور انکے گھر والوں کے پاس ستو کی بنی ہوئی تین روٹیاں تھیں تین روٹیوں کے سوا کچھ بھی نہ تھا یہ روٹیاں انھوں نے ایک یتیم،ایک مسکین ،ایک قیدی پر صدقہ کر دیں مسکین ، یتیم، قیدی سیر ہوگے مگر خود بھوکے رہے۔ (اسلام میں اجتماعی عدل

بلا شبہ قاتلین عثمان کے بدلہ میں آپؓ جن حالات کا سامنا کرنا پڑا ایسے حالات میں کوئی اور شخص عنان اقتدار ہاتھ میں لیتا تو چند روز سے زیادہ حکومت نہیں کر سکتا تھا حضرت علیؓ کا دور حکومت ساڑھے پانچ سال تک ۲۲ لاکھ مربع میل کے وسیع و عریض خطے پر محیط تھا۔ایک مرتبہ آپؓ سے کسی
نے خلفائے ثلاثہؓ کے عہد امن اور آپؓ کے دور حکومت کی بدامنی کے بارے میں تذکرہ کرتے ہوئے اسکی وجہ پوچھی تو آپؓ نے فرمایا کہ ان کے دور میں ہم (علیؓ) جیسے انکے وزیر تھے اب تمھارے جیسے ہمارے وزیر ہیں۔
جنگ نہروان کا بدلہ لینے کے لئے خارجیوں کی سازش کے نتیجے میں انکے بھیجے ہوئے آدمی عبدالرحمان بن ملجم نے ۱۷ رمضان ۴۰ ہجری کو فجر کی نماز کے اوقات میں امیرالمومنین سیدنا علیؓ پر قاتلانہ حملہ کیا نماز تیار تھی نماز کے لئے جعدہ بن ہبیرہ کو آپؓ نے فرمایا کہ نماز ادا کروائیں پس فجر کی نماز کے بعد ابن ملجم کو جکڑ کر آپؓ کی خدمت میں لایا گیا تو آنجنابؓ نے فرمایا اگر میں نہ بچ سکوں تو اسے قتل کر دینا اور اگر زندہ رہوں تو میں جو معاملہ مناسب سمجھوں گا اس سے کروں گا (البابیہ والنہیا) خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضیٰؓ کی شہادت ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو ہوئی۔ واضح رہے کہ اسی تاریخ کو خارجیوں نے سیدنا امیر معاویہؓ اور سیدنا عمرو بن العاص پر بھی قاتلانہ

حملے کرکے اسلام کی ان عظیم شخصیات کو بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب نہ ہوسکے۔ سیدنا علی المرتضیٰؓ کو غسل انکے صاحبزادے سیدنا حسنین کریمینؓ اور سیدنا جعفر طیارؓ نے دیا اور کفن پوشی کی گئی آپؓ کا کفن تین کپڑوں پر مشتمل تھا اسکے بعد آپؓ کے صاحبزادے سیدنا حسن نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیروں کے ساتھ یہ نماز ادا کی گئی (المستدرک الحاکم) آنجنابؓ کو کوفہ میں مسجد الجماعتہ کے قریب الرحبہ کے مقام پر قبل از نماز فجر رات ہی کو دفن کیا گیا۔☆☆

فضیلت والی دو راتیں

آج کل مسلمان کم علمی یا اغیار کی سازشوں کی باعث دین سے دور ہوتے جارہے ہیں کیفیت یہاں تک پہنچ چکی کہ مسلمان تہذیب اغیار کے اس قدر اسیر ہوگئے کہ اسلام کی بنیادی اقدار کو شدید خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔بڑے بڑے قیمتی مواقع ہم مسلمان بے دینی کے باعث یوں ہی معصیت میں گزار دیتے ہیں جبکہ ان کی فضیلت اسلام،اللہ ورسول ﷺ کے ہاں بہت زیادہ ہوتی ہے۔

ان میں سے دو راتوں کا یہاں تذکرہ کیا جاتا ہے اول تو شب قدر ہے جس کا ذکر قرآن وحدیث میں بہت زیادہ آیا ہے جس کا اہتمام نبیٔ اکرم ﷺ،صحابہ کرامؓ،اولیاء اللہؒ نے خصوصیت کے ساتھ ہمیشہ کیا۔قرآن مجید میں اس رات کو لیلتہ القدر کہا گیا ہے جس کا مقام یہ ہے کہ اسے ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا گیاہے۔نبیٔ کریم ﷺ نے اس رات کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا فرمایا ہے حضرت عبادہؓ نے نبیٔ کریم ﷺ سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں ہے (یعنی 21,23,25,27,29 میں)۔جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے اس رات میں عبادت کرے اس کے پچھلے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں،اس رات کی منجملہ اور

علامتوں میں سے یہ ہے کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے، نہ زیادہ ٹھنڈی نہ زیادہ گرم، بلکہ معتدل گویا کہ اس میں (انوار کی کثرت کی وجہ سے) چاند کھلا ہوا ہوتا ہے اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے۔ نیز اس کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں کا چاند۔ اللہ جل جلالہ نے اس دن کے آفتاب کے وقت طلوع کے وقت شیاطین کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا (بخلاف اور دنوں کے طلوع آفتاب کے وقت شیاطین کا اس جگہ ظہور ہوتا ہے

(البیہقی، بحوالہ رسالہ فضائل رمضان)

حضرت عائشہؓ نے حضور ﷺ سے پوچھا یارسول اللہ ﷺ اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو میں اللہ سے کیا مانگوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا یہ مانگو (ترجمہ) اے اللہ تو بے شک معاف کرنیوالا ہے اور پسند کرتا ہے معاف کرنے کو پس معاف فرما دے مجھ کو بھی۔

مسلمان ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے ہیں تاکہ بخشش کے ساتھ ساتھ اس فضیلت والی رات کو بھی تلاش کیا جاسکے۔ ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبیٔ کریم ﷺ نے رمضان المبارک کے پہلے عشرے میں اعتکاف فرمایا اور پھر دوسرے عشرے میں بھی پھر ترکی خیمہ سے جس میں اعتکاف فرمارہے تھے

باہر نکل کر فرمایا کہ میں نے پہلے عشرے کا اعتکاف کیا شب قدر کی تلاش اور اہتمام کی وجہ سے۔ پھر اسی وجہ سے دوسرے عشرہ میں کیا۔ پھر مجھے کسی بتانے والے (فرشتہ) نے بتایا کہ وہ رات اخیر عشرہ میں ہے لہٰذا جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف کر رہے ہیں وہ اخیر عشرہ کا بھی اعتکاف کریں مجھے یہ رات دکھلا دی گئی تھی پھر بھلا دی گئی (اس کی علامت یہ ہے کہ میں اپنے آپ کو اس رات کے بعد کی صبح کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا۔) لہٰذا اب اس کو اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، راوی کہتا ہے کہ اس رات میں بارش ہوئی تھی اور مسجد چھپّر کی تھی وہ ٹپکی اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا نبیَ کریم ﷺ کی پیشانی مبارک پر کیچڑ کا اثر 21 کی صبح کو دیکھا۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس رات شب قدر ہوتی ہے تو حق شانہ تعالیٰ حضرت جبرائیلؑ کو حکم فرماتے ہیں کہ وہ فرشتوں کے ایک لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں ان کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جس کو کعبہ کے اوپر کھڑا کرتے ہیں اور حضرت جبرائیلؑ کے سو بازو ہیں جن میں سے دو بازو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں پھر حضرت جبرائیلؑ فرشتوں کو تقاضا فرماتے ہیں کہ جو مسلمان آج کی رات کھڑا ہو یا بیٹھا ہو، نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو اس کو سلام اور مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر امین کہیں صبح تک یہی کیفیت رہتی ہے۔ جب صبح ہو جاتی ہے تو

جبرائیلؑ آواز دیتے ہیں کہ فرشتوں کی جماعت اب کوچ کرو اور چلو۔فرشتے جبرائیلؑ سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احمد ﷺ کی امت کے مومنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ فرمایا وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی اور چار شخصوں کے علاوہ سب کو معاف کردیا۔صحابہؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ وہ چار شخص کون ہیں ؟تو ارشاد ہوا کہ ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو،دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنیولا ہو،تیسرا وہ شخص جو قطعہ رحمی کرنے والا ہو اور آپس میں (قاطع تعلق کرنے والا ہو۔چوتھا کینہ رکھنے والا۔(رسالہ فضائل رمضان

دوسری چاند رات ہے جسے بڑے بڑے دین دار لوگ ضائع کر دیتے ہیں عید کی رات کو احادیث میں انعام کی رات سے پکارا گیا ہے اس رات میں اللہ رب العزت کی طرف سے اپنے بندوں انعام دیا جاتا ہے اس لئے بندوں کو بھی اس رات کی قدر کرنی چاہیے بہت سے لوگ عوام کا تو پوچھنا ہی کیا خواص بھی رمضان کے تھکے ماندے اس رات میں میٹھی نیند سوتے ہیں حالانکہ یہ رات بھی خصوصیت سے عبادت میں مشغول رہنے کی رات ہے نبیٔ کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ثواب کی نیت کرکے دونوں عیدوں میں جاگے (اور عبادت میں مشغول رہے) اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن سب کے دل مر جائیں گے (یعنی فتنہ وفساد کی وجہ سے لوگوں کے دلوں پر مردنی چھاتی ہے اس کا دل زندہ رہے گا اور ممکن ہے کہ صور پھونکے جانے کے دن

(مراد ہو، کہ اس کی روح بے ہوش نہ ہوگی

چاند رات کے حوالے سے نبیٔ کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو اس کا نام لیلۃ الجائزہ سے لیا جاتا ہے

اکابرین امت، اولیاء اللہ کا یہ طریقہ رہا ہے کہ اس رات کو اہتمام کے ساتھ عبادت کی رات سمجھ کر اللہ کے حضور نہایت عجز وانکساری کے ساتھ گزارتے۔ آج مسلمانوں کی حالت بہت خراب ہو چکی ہے دین سے اس قدر دور ہیں کہ چاند رات کی فضیلت حاصل کرنے کی بجائے بازاروں میں خرید وفروخت میں اس قدر مگن ہوتے ہیں کہ مرد وزن کا اختلاط سر عام ہو رہا ہوتا ہے، مردوں کی نگاہیں نامحرم، بے پردہ عورتوں پر پڑتی ہیں، ادھر ادھر مردوں، عورتوں کا بے لگام گھومنا، الغرض ایک طوفان بے حیائی ہوتا ہے لوگ رمضان المبارک کی برکتوں، سعادتوں کے بعد اس رات ضروریات زندگی کم خریدتے اور اللہ ورسول ﷺ کو ناراضی زیادہ کر جاتے ہیں جو سراسر خسارے کا سودا ہے۔ چند ایک نیک مسلمان اس رات کی قدر کرتے ہوئے اہتمام سے گزارتے ہیں۔ عوام الناس میں چاند رات کی اہمیت اجاگر کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ مسلمان اس رات کی فضیلت کا بھی حاصل کرنے والے بن جائیں۔

ہم ایمان والوں کو چاہیے کہ اس مثال پر غور کریں کہ جب ایک مزدور ایک ماہ مزدوری کرکے کوئی بلڈنگ تعمیر کرتا ہے مزدوری ملنے کے روز وہ مالک کے پاس مزدوری لینے ہی نہ جائے تو دنیا ایسے شخص کو بیوقوف ہی کہے گی۔آج مسلمانوں کی مثال بھی ایسے ہی ہے مسلمان پورا رمضان عبادت میں گزارتے ہیں مگر چاند رات کو جب ان کی مزدوری یعنی انعام لینے کا وقت ہوتا ہے تو اللہ کی نافرمانی میں مگن ہو جاتے ہیں

سوچو مسلمانو دل ودماغ کی آنکھ سے سوچو !!! ☆☆☆

ترکی میں فوجی بغاوت اسلام پر حملہ

ترکی میں 15 جولائی 2016 ء کو طیب اردگان کی حکومت کو گرانے کیلئے ترک فوج میں سے چند فوجیوں نے بغاوت کردی جس سے مسلم دنیا میں ایک غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی کہا جارہا ہے کہ ترکی میں اس بغاوت میں ایک فوجی کرنل محرم کوسا کا نام سامنے آیا ہے جس نے دوہرا کردار ادا کیااس کے امریکہ میں موجود فتح اللہ گولن گروپ اور شام کے صدر بشار الاسد کے ساتھ روابط تھے، یہ بھی کہا جارہا ہے کہ امریکہ اور ایران اس بغاوت کے مرکزی کرادر ہیں کرنل محرم کوساترک فوج کے آرمی چیف بلوزی اکار کے لیگل ایڈاوئزر تھے جنھیں پروفیشنل فرائض میں بے ضابطگیوں کے باعث بغاوت سے چند گھنٹے قبل عہدے سے برطرف کیا گیا۔جب یہ بغاوت ہوئی تو دمشق اور حلب میں جشن منایا گیا کہ ہمارے مذہب کے لوگوں نے ترک پر قبضہ کرلیا مگر درحقیقت باغی ناکام ہو چکے تھے اس بغاوت میں 5جرنیل اور 29 کرنل شامل تھے ایک سوکے قریب لوگ قتل ہوئے 2839 کو گرفتار کرلیا گیا۔

ترکی میں فوجی بغاوت کرنے والوں کو امت مسلمہ کا مجرم قرار دیا جارہا ہے کہا جارہا ہے کہ طیب اردگان مسلمانوں کا حقیقی لیڈر ہے جس کی پالیسیاں امت مسلمہ کے جذبات کی عکاس ہیں طیب اردگان نے امت مسلمہ کو ایک مثبت پیغام دیا

ہر برے وقت میں مسلمانوں پر دست شفقت رکھا جس کے باعث طیب اردگان مسلمانوں کا ایک حقیقی لیڈر بن کر ابھرا، اسلام دشمنوں کو ایسا جرات مند لیڈر قبول نہیں اس لئے ترکی کو کنٹرول کرکے امریکی کٹھ پتلی حکومت قائم کیلئے پروگرام بنایا گیا تاکہ کہ مسلمانوں سے جرات مند لیڈر چھین لیا جائے مگر سلام ہے ترک عوام کی جرات کو کہ انھوں نے اپنے مخلص لیڈر کو کمیوں اور کوتاہیوں چند ناپسندیدہ پالیسیوں کے باوجود تحفظ دیا ٹینکوں کے آگے لیٹ کر اپنی جانیں قربان کردیں مگر اپنے مسیحا پر آنچ نہیں آنے دی۔ غور کا مقام ہے کہ سعودی عرب پر حملے کروانے والے ہی ترک بغاوت کے مجرم کیوں ٹھہرے ہیں؟ اس میں کیا رزا ہے جو ابھی تک مسلمان نہیں جان سکے ؟افغانستان کی اسلامی حکومت خاتمے سے ترک میں فوجی بغاوت تک ایران کا نام ہی کیوں آتا ہے ؟کیا کبھی مسلمانوں نے ایران کے مکروہ کردار پر غور کرنے کی کوشش کی ؟کیا اسلام کے روپ میں اسلام دشمن کا چہرہ سب کے سامنے آیاں نہیں ہوگیا؟ امریکہ اور ایران کا ترک بغاوت میں بطور سرپرست نام آنا ظاہر کر رہا ہے کہ اسلام کا ازلی دشمن امریکہ ایران کو بطور ایجنٹ استعمال کرکے مسلم دنیا میں بدامنی پھیلانا چاہتا ہے آخر کب تک امت مسلمہ ایران کے اس منفی کردار پر خاموش تماشائی کے مجرمانہ کردار کو ہر بار دہراتی رہے گی؟کیا امت مسلمہ کو ان حالات میں نہیں چاہیے کہ وہ ایران کو سخت پیغام دے کہ اپنے

گھٹیا کردار پر نظر ثانی کرے بصورت دیگر امت مسلمہ ایران سے تعلقات ختم کردے گی ۔دانشوران امت کی طرف سے کئی بار یہ کہا جا چکا ہے کہ ایران کو اپنا قبلہ درست کرنا ہوگا امریکہ کے ہاتھوں ٹشو پیپر کی طرح ایران کا استعمال یقیناً امت مسلمہ کیلئے نا قابل تلافی نقصان ہے ۔ایران شائد ان کاروائیوں سے یہ چاہتا ہے کہ مسلم دنیا پر شیعہ مذہب کی حکومت قائم کرلے گا تو یہ اس کی بھول ہے کیونکہ مسلمان ایسا کسی قیمت پر قبول نہیں کریں گے عقائد کے شدید اختلافات کے باعث ایسا کسی صورت ممکن دکھائی نہیں دیتا ۔سعودی عرب میں حملے کے باغیوں کو بھی ایران نے اسی لئے سپورٹ کیا تھا کہ اگر یہ حملہ کامیاب ہوجاتا ہے تو سعودی عرب ایران کے کنٹرول میں آجائے گا جس کے بعد دنیا بھر کے مسلمانوں کی نظر میں ایران کا گراف بری طرح گرا تحفظ حرمین شریفین تحریک چلائی گئی جو اس وقت حالیہ خود کش حملوں کے باعث کافی متحرک ہو گئی ہے، سعودی عرب کے مضبوط دفاع کے پیش نظر ایک فوجی اتحاد بھی معرض وجود میں آیا جس ایسی طاقتوں کو شامل نہیں کیا گیا۔اب ترک میں پھر ایران کا نام آیا ہے ،میڈیا رپورٹ کے مطابق شیعہ اکثریتی ممالک میں جہاں ان کی حکومتیں قائم ہیں وہاں جشن منایا جانا ان کے عزائم کا واضح اظہار ہے ۔ہم سمجھتے ہیں کہ امریکہ تو اسلام دشمن ہے ہی اس نے تو ہر حال میں اسلام دشمنی کرنی ہی ہے مگر اسلام، مسلمان ہونے کا دعویدار ایران ایسی حرکتیں کرکے کس بنیاد پر خود کو مسلمان کہلا کر اسلام دشمنی کر رہا ہے ؟ایران کو چاہیے کہ

اسلام دشمنی، مسلم ریاست دشمنی، مسلم ریاستوں کو فسطائیت کے ذریعے یرغمال بنانے کی روش چھوڑ دے ورنہ مسلم دنیا اس سے اظہار لا تعلّقی کرنے پر مجبور ہو جائے گی اور ایران مسلم دنیا میں تنہا رہ جائے ایران کے اس کردار کے باعث مسلم ممالک میں ایران یا شیعہ مذہب کے حامیوں میں واضح کمی دیکھنے میں آئی ہے۔اگر ایران اپنی روش درست نہیں کرتا تو مسلم دنیا کو چاہیے کہ کہ وہ فوری امریکہ اور ایران کے سفیروں کو اپنے ممالک سے ملک بدر کریں اور اس سے ہر قسم کے تعلقات ختم کرنے کا اعلان کرے۔مسلمان سمجھ رہے ہیں کہ ترکی میں فوجی بغاوت کرنے والے سلام پر حملہ آور ہوئے ہیں انھیں کسی قیمت پر معاف نہ کیا جائے امت مسلمہ پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس معاملہ میں اپنا کلیدی کردار ادا کرے،تاکہ آئندہ کسی کو ایسا حرکت کرنے کی جرات نہ ہو۔ترک صدر طیب اردگان کا مسلم دنیا مکمل ساتھ دے،آخر میں ساری دنیا کی مسلم عوام کے نام پیغام ہے کہ اپنے اندر ترک عوام جیسی جرات پیدا کریں وہ لیڈران کرام جو اسلام اور مسلمان عوام کے سچے خیر خواہ ہیں ان کے تحفظ اور انھیں اقتدار تک لانے ،ان کے اقتدار کو بچانے اور اپنی مملکتوں میں اسلامی نظام قائم کرنے کیلئے اپنے اندر جرات وبہادری پیدا کریں اس وقت مسلم دنیا میں عوام دوست لیڈرشپ کی اشد ضرورت ہے۔

پیکر انسانیت، فخر پاکستان مولانا ڈاکٹر عبدالستار ایدھی

ء کو بھارتی ریاست گجرات کے میمن گھرانے میں پیدا ہونے والا بچہ جو 1928
دوسری جماعت ہی پاس کر سکا، کسی کو کیا معلوم تھا کہ کیا شاندار کردار ادا کرنے والا
ہے؟ جو اس دور کے کسی انسان نے بھی نہیں کیا ہوگا۔اس جفا کش،انسان دوست ہستی
نے 1951 ء میں ایدھی فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی ،سادہ لباس اور بیس سال تک ایک
ہی جوتا پہننے والا یہ شخص دنیا میں پر آسائش زندگی گزار سکتا تھا مگر اس کے دل میں
انسانیت کا درد تھا وہ اپنی آسائش کو دوسروں پر قربان کر دینا چاہتا تھا اس مقصد میں وہ
مکمل طور پر کامیاب ہوا۔1952 ء سے ایک ایمبولینس کے ساتھ انسانیت کی خدمت
کے جذبہ سے سرشار میدان عمل میں اترنے والے عبدالستار ایدھیؒ دنیا کو حیران کر
گئے کہ ان کے فلاحی نیٹ ورک میں 335 عمارتیں،1800 ایمبولنیس،17 ایدھی
ہومز، چائلڈ پرٹیکشنز،ایدھی روزگار سکیم،ایدھی ویلج،ایدھی بلڈ بنک، تعلیمی
ادارے،لاوارث لاشوں کی تدفین ایدھی فری لیبارٹری، میٹرنٹی ہومز،ہنیمل
ہوسٹلز،فری ٹرسنگ کورسز،2 جہاز،1 ہیلی کاپٹر شامل ہیں اس فلاحی کام کا دائرہ کار
ساری دنیا میں ہے، ایک اہم ترین عمل جو عبدلاستار ایدھی کے حصے میں آیا اور کسی
کے حصے میں نہیں آ سکا وہ یہ تھا کہ عبدالستار ایدھیؒ نے اپنی زندگی میں 2 لاکھ لاوارث
لاشوں کو اپنے ہاتھوں سے غسل دیا۔مذہب

رنگ و نسل سے بالاتر ہو کر انسانیت کی خدمت کرنے پر عبدالستار ایدھی کو اعزازی ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے نوازا گیا، 275 بین الاقوامی ایوارڈز بھی دیئے گئے۔ عبدالستار ایدھی کے انتقال کے بعد ایک منٹ کیلئے بھی فلاحی کام نہیں روکا گیا۔ یاد رہے کہ اس وقت بیس کروڑ ایدھی دنیا میں فلاحی کام سرانجام دے رہے ہیں جو عبدالستار ایدھی کیلئے صدقہ جاریہ ہیں۔

عبدالستا ایدھی کی ایک اہم ترین خصوصیت یہ تھی کہ وہ کبھی وقت کے حکمرانوں کے ہاں دکھی انسانیت کی بھیک مانگنے نہیں گئے، بلکہ ان کا مزاج تھا کہ عام شاہراوں پر بھیک مانگ کر فلاحی کام کرتے، ساری دنیا ان کی اپیل پر ان سے بھرپور تعاون کرتی تھی مگر ایدھیؒ کا کہنا ہے کہ جو محبت اور تعاون مجھ سے اہل لاہور نے کیا ہے کسی اور نے نہیں کیا ان کے تعاون کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ عبدالستار ایدھیؒ کو متعدد بار بیرون ملک سے علاج کروانے کی پیش کش کی گئی مگر انہوں نے یہ کہہ کر ٹھکرا دیا کہ پاکستانی ہوں پاکستان میں ہی علاج کروانا پسند ہے اور کسی جگہ نہیں۔ ایدھی صاحب کا یہ طرز

حکمرانوں، سیاستدانوں اور مال داروں کے لئے مشعل راہ ہے ہمارے اشرافیہ کو چاہیے کہ ایدھیؒ کے اس طرز کو اپنا کر محبت وطن ہونے کا ثبوت دیں۔ ایدھیؒ نے اپنی بیوہ، 2 بیٹیوں، 4 بیٹوں کو ہی یتیم نہیں کیا بلکہ دکھی انسانیت کو ایک بار پھر یتیم کرکے رنجیدہ کرگئے۔ ہر طرف ہر آنکھ کو اشکبار دیکھا گیا

تمام طبقات نے دعائے مغفرت کی تمام مذاہب نے ایدھی کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔آپ کے صاحب زادے فیصل ایدھی نے آپؒ کو غسل دیا جنازہ مولانا احمد خان نیازی نے ادا کروائی۔پاکستان کی تمام سیاسی، عسکری قیادت کو عبدالستار ایدھی کے جنازہ میں صف اول میں دیکھا گیا ایدھیؒ کو 21 توپوں کی سلامی دے کر سرکاری اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا۔ عبدالستار ایدھی کی انسانیت دوستی کے کیا کہنے وہ جاتے جاتے آنکھیں عطیہ کر گئے اور وصیت کر گئے کہ مجھے اسی لباس میں دفن کیا جائے جس میں میں مروں۔۔۔ میرے کفن کا نیا کپڑا کسی ضرورت مند کو دے دیا جائے۔ عبدالستار ایدھی سے ان کی آخری خواہش پوچھی گئی جو ابھی تک پوری نہیں ہوئی تھی تو انہوں نے جواب میں کہا کہ میری خواہش ہے کہ پاکستان میں ہر 500 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک ہسپتال تعمیر کروایا جائے تاکہ صحت کی صورت حال بہتر ہو سکے۔

عبدالستار ایدھی کی زندگی ان لوگوں کے نام کھلا پیغام ہے جو کچھ کرنا چاہتے ہیں اور حالات نے انہیں مایوس کر دیا کہ دنیا میں کوئی کام بھی ناممکن نہیں ہوتا وسائل نہ بھی ہوں تو جذبۂ صادق انسان کو اس کی منزل تک پہنچا دیتا ہے۔آیئے عبدالستار ایدھیؒ کی زندگی سے سبق سیکھتے ہوئے پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بنانے کیلئے میدان عمل میں اتریں تاکہ تکمیل پاکستان کا خواب شرمندہ تعبیر ہو سکے۔☆☆☆

14 اگست! یوم عہد وفا

تحریک پاکستان یک دم رونماء ہونے والی تحریک ہر گز نہیں ہے بلکہ اگر یہ کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ 1857 کی جنگ آزادی، تحریک ریشمی رومال، تحریک خلافت جیسی درجنوں انقلابی تحریکوں کا پیش خیمہ تھی، نسل نو کو یہ علم ہونا چاہیے کہ تحریک آزادی میں وقت کے جید علمائے کرام، صلحائے امت نے تاریخ ساز قربانیاں پیش کیں جنھیں کسی قیمت پر فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ جن کے جسموں کو توپوں کے منہ پر باندھ کر ہواؤں میں اڑا دیا گیا لیکن ایک بھی آزادی کا متوالا اپنے مشن سے باز نہ آیا تحریک ریشمی رومال بھی تحریک آزادی کا پیش خیمہ ہی تھی تحریک کے قائدین نے فیصلہ کیا کہ تحریک خفیہ انداز میں چلائی جائے تو اپنے ذمہ داروں کو ریشمی رومال پر احکامات درج کرکے بھیجے جاتے ،اسی طرح جب ترکی سے امت مسلمہ کی مرکزیت کو ختم کرنے کیلئے دنیائے کفر نے مصطفیٰ کمال جیسے بدنیت انسان کو استعمال کیا جس کے نتیجے میں خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہوا تو برصغیر کے مسلمانوں نے خلافت کی بحالی کیلئے عظیم قربانیاں پیش کیں، علی برادران کی ماں نے اپنے بیٹوں کو فرمایا کہ بیٹا خلافت پر جان قربان کر دو۔ نسل نو کو یہ بتانا فرض اور قرض ہے کہ تحریک پاکستان کے آغاز سے پہلے لاکھوں مسلمانوں نے برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں میں جذبہ آزادی، فکر حریت کو زندہ رکھنے

کیلئے عظیم قربانیاں پیش کیں یہ ان شہداء کے مقدس خون کی برکت تھی کہ جب تحریک پاکستان کا آغاز کیا گیا تو نامساعد حالات کے باوجود تحریک کو تاریخ ساز کامیابی ملی۔

آزادی بہت بڑی نعمت ہے اسکے حصول کے لئے قوموں کو طویل جدوجہد کرنا پڑتی ہے آزادی کی قدر غلام قوموں سے معلوم کی جائے تو آزادی کی حقیقت کا صحیح ادراک ہوتا ہے جو قومیں آزدی کے لئے جدجہد کرتی ہیں اللہ تعالی انھیں اس نعمت سے سرفراز فرما دیتے ہیں اور جو قوم آزادی کے بعد اس نعمت کی قدر نہیں کرتی تو اللہ تعالی ایسی قوم سے اس نعمت عظمی کو چھین لیتے ہیں آزای کے سفر میں اگر نظریہ بھی کارفرما ہو تو اس ریاست کی بنیادیں مظبوط ہوتی ہیں تین ریاستیں نظریئے کی بنیاد پر معرض وجود میں آئیں ان میں پہلی ریاست مدینہ منورہ کی ہے دوسری پاکستان جبکہ تیسری اسرائیل۔

اگست 1947 کو پاکستان نظریہ اسلام کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا تو یہ لاکھوں 14 قربانیوں، درجنوں تحاریک کا نتیجہ تھا جو مسلم زعماء نے چلائیں اور انگریزی سامراج کی چولیں ہلا کر رکھ دیں تحریک پاکستان میں تمام مکاتب فکر علماء، سیاستدانوں، عام وخواص سب نے اہم، کلیدی کردار ادا کیا دینی وسیاسی قیادت نے 23 مارچ 1940 کو قرار داد مقاصد یا قرارداد لاہور کے پاس ہونے کے بعد باقاعدہ منظم قائد اعظمؒ کی قیادت میں جدوجہد آزادی کا سفر شروع کیا جس نے دنوں ہی میں برصغیر کو اپنی

لپیٹ میں لے لیا.بر صغیر کے ہر مسلمان کی زبان پر یہی نعرے جم گے تھے کہ پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الا اللہ ، بن کے رہے گا پاکستان لے کے رہیں گے پاکستان۔۔۔ مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کا مشاہدہ دشمن لمحہ بہ لمحہ کر رہا تھا آخر کار آزادی کے متوالوں مستانوں، دیوانوں کو آزادی حاصل ہو گئی اب ہجرت کا عمل شروع ہوا تو مسلمانوں کی، عزت وناموس غیر محفوظ ہو گئیں لاتعداد مسلمان خواتین اور لڑکیوں کو اغوا کرکے ہندو بنیئے نے ان کی عصمت دری کی، ہزاروں معصوم بچوں کو انکی ماؤں کے سامنے بے دردی سے قتل کردیا گیا نوجوانوں کو اپنی عزت وناموس کی حفاظت کے لئے قربانیاں پیش کرنا پڑیں لٹے پٹے قافلے پاکستان پہنچے تو یہاں پر بھی رہائش، بنیادی سہولیات زیست کا فقدان ،کاروبار نہ ہونے کے برابر، مقصد اسلام کے نام پر حاصل ہونے والے ملک میں اسلامی نظام حیات (خلافت) کا نظارہ دیکھنا اسکی برکات حاصل کرنا تھا جذبہ حب الوطنی اوراسلام کی محبت سے سرشار یہ لوگ اسلام اور پاکستان سے ایسی وفا رقم کرگے جسکی خوشبو آج بھی وطن کی فضاؤں سے آرہی ہے۔

کو پاکستانی قوم !70واں یوم آزادی ایسے حالات میں منا رہی ہے جبکہ نظریہ 2016 اسلام کی بنیاد پر معرض وجود میں آنے والے ملک پاکستان کو شدید خطرات لاحق ہو چکے ہیں ہمارا پیارا وطن اپنی آزدی کے مقاصد حاصل کرنے میں ناکام ہوچکا، ساتھ ہی ساتھ داخلی وخارجی انتشار کا بھی شکار ہے اگر یہ کہہ دیا جائے کہ پاکستان

اگست 1947 کو زمینی اعتبار سے تو آزاد ہوا مگر بد قسمتی سے نظریاتی لحاظ سے 14 آزادی حاصل نہ کر سکا تو بے جا نہ ہو گا, تحریک پاکستان کی مخلص قیادت سے اس قوم کو بہت جلد محروم کر دیا گیا اسوقت ہم بحیثیت قوم ذلت کے آخری درجے میں ہیں ہماری جان، مال، عزت و ناموس، سرحدات کا تقدس پامال ہو رہا ہے ہم پر صلیبی جنگ مسلط کر دی گئی، نظام اسلام ، نظریہ پاکستان کی تکمیل کے لئے جدوجہد کرنے والوں کو عالمیسا ہوکاروں اور اسکے تنخواہ خور کارندوں نے دہشت گرد قرار دے کر مسلمانوں کے دل سے انکی اہمیت نکالنے کی گھناؤنی سازشیں شروع کر دی گئی ہیں ، جس ہندو بنیئے نے ہماری عزت و ناموس کو آزادی سے لیکر آج تک برباد کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا آج ہم ان سے آلو ، پیاز کی تجارت کے بدلے دوستی کرنے پر تیار ہیں جبکہ دوسری طرف آئے روز بھارتی فوجیں ہماری لائن آف کنٹرول پر حملہ کر دیتی ہیں، امریکا جب اور جہاں چاہتا ہے عالمی اصول پاؤں تلے روندتے ہوئے ہماری سرحدات کا تقدس پامال کر دیتا ہے ہم زبانی کلامی احتجاج کے سوا کچھ بھی نہیں کر سکتے جبکہ ہم سے بعد میں معرض وجود میں آنے والے ممالک چین اور اسرائیل طاقتور ملک بن چکے ہیں اسرائیل نیآئے روز انسانی حقوق کی پامالی اور جنگی جرم کیرتا رہتا ہے اور دنیائے کفر نے جسطرح اس ظالم کا ساتھ دیا بے بس مسلم دنیا کے سامنے ہے امریکا کے ڈراؤن طیاروں نے کتنی بار ہماری سرحد کا تقدس پامال کیا؟ ہم نے اس کے خلاف کیا کیا؟ انہی ڈرون حملوں کا نتیجہ ملک میں جاری ہونے والے بم دھماکے، خود کش

حملے ، قتل و غارت گری ہیں ۔ ہماری حکومتیں الیکشن ہونے کے باوجود کسی اور کی خواہش کے مطابق بنتی ہیں ہمارے سیاستدانوں کو قومی مفادات کی بجائے ذاتی مفادات عزیز ہیں، ہر طرف رشوت ستانی کا بازار گرم ہے نظام جمہوریت کے نام پر ہم پر ظلم وجبر مسلط ہے ہمارے سیاستدان اس کے وفادار ہیں غریبوں کے تعلیم یافتہ بچے ہاتھوں میں ڈگریاں تھامے نوکری کی آرزو لئے over age ہو رہے ہیں غریب کا معاشی استحصال ہو رہا ہے چند خاندان اور انکے خوش آمدی ملک پر حکومت کے نام پر ایجارہ داری قائم کرکے اپنی باریاں لگائے بیٹھے ہیں چند رہنماؤں کے علاوہ ڈمی (جعلی) قیادت کو قیام پاکستان سے لیکر آج تک ہم پر مسلط کردیا گیا ہے، ملک میں غیر ملکی ،خطرناک، حقیقی دہشت گرد بلیک واٹر، زی ودیگر اسلام دشمن ادارے بے شمار شکلوں میں موجود ہیں انکو روکنے والا کوئی نہیں بلکہ انکے محافظ ہمارے اپنے ہیں ۔

ملک کی موجودہ دردناک ، ہیبت ناک، قابل رحم حالت ہونے کے باجود ہم یوم آزدی منا رہے ہیں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان حالات میں ہم یوم آزدی منانے کے اہل ہیں ؟ میرے نزدیک ہر گز ہر گز نہیں ۔۔۔۔ یہ وقت اپنے آپ کو بحیثیت قوم سنبھالنے کا ہے اپنے دشمن کو دشمن سمجھ کر ،اپنے نظریات وافکار کے مطابق ملک چلانا ہوگا ظالم غیر اسلامی ، باطل نظام سے آزادی ،ڈمی قیادت سے نجات ۔۔۔ مخلص، باوفا قیادت کو آگے لانا ہوگا جو ابھی تک قوم کی طرف دیکھ

رہی ہے۔۔۔ ملکی وقار کو مجروح ہونے سے بچانے کے لئے مضبوط داخلہ و خارجہ پالیسی مرتب کرنا ہوگی۔۔۔ ملکی سرحدات کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو ایک ایٹمی طاقت کی حیثیت سے کسی قسم کی لیچک کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔۔ اپنے ازلی دشمن بھارت سے ا سکی حیثیت کے مطابق تعلقات استوار کرنا ہوں گے ۔۔۔ غیر ملکی، حقیقی دہشت گردوں ریونڈیوس جیسے)کے نیٹ ورکس کو ملک سے مکمل ختم کرنے کے لئے حساس اداروں) کو اپنا کلیدی کردار ادا کرنا ہوگا، رشوت ستانی سے توبہ، ایمانداری کا دامن ہاتھ سے نہیں جانا چاہئے۔اے میری قوم ! یہ دن تو تجدید یوم عہد وفا کا دن ہے ان شہدا کے ساتھ جنھوں نے اس وطن کے لئے قربانیاں پیش کیں۔جب ہم بحیثیت قوم مندرجہ بالا کام مکمل کر لیں گے تو تب ہمارا ملک حقیقی معنوں میں آزاد ہوگا تب ہم آزادی منانے کے اہل ہوں گے ، پھر عالم اسلام کی توقعات پر پورا اتر سکیں گے اور عالم اسلام کی قیادت کرنے کے قابل ہو سکیں گے تب ہمارے ایٹم بم کا رعب دبدبہ بحال ہوگا کوئی ہمارا دشمن ملک ہم پر حملہ کرنے کی جرات نہیں کریگا ہماری سرحدات کا تقدس بحال ہوگا ہماری عظمت رفتہ بحال ہوگی ہماری اسلامی تہذیب و تمدن پروان چڑھے گی دنیا ہماری مخلص قیادت کو ایک اہم قوم کا رہنماء سمجھ کر بلند مقام دینے پر مجبور ہو جائے گی۔

اگر خدا نخواستہ ہم نے اپنی روش نہ بدلی اور ایسے ہی اندھیرے میں تیر چلاتے

رہے خاص ایام پر جشن مناتے رہے بہت کچھ غلط ہونے کے باوجود سب اچھا ہے سمجھ کر اپنے آپ کو دھوکا دیتے رہے تو ہماری حالت نہیں بدلے گی بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگی کیونکہ آفاقی قدرتی قانون ہے کہ اللہ تعالی انکی حالت نہیں بدلتے جنھیں اپنی حالت بدلنے کا خیال نہ ہو (لقرآن)۔۔۔۔۔۔۔۔

ہماری دلی دعا ہے کہ ہمارے پیارے وطن پاکستان کی حالت بدلے اور یہ دن دگنی رات چوگنی توقی کرے اور اللہ تعالی ہمیں جلد احساس ذمہ داری عطا فرمادے اللہ تعالی ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خدا کرے میری ارض پاک پر اترے وہ فصل گل جسے اندیشہ زوال نہ ہو

پاکستان زندہ باد پاکستان پائندہ باد

☆☆☆

کوئٹہ پھر لہو لہو اور غریب بچوں کا اغوا۔۔۔۔۔ ذمہ دار کون؟

☆اکثر قوم نے ارباب اقتدار کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اب دہشت گردوں کا مکمل صفایا کر دیا، دہشت گرد اب سر نہیں اٹھا سکیں گے ،ان وطن دشمنوں کو شکست ہو گئی ۔حقیقت یہ ہے کہ جہاں دشمن چاہتے ہیں حملہ کرکے سفاکیت کا مظاہرہ کر دیتے ہیں۔ایک بار پھر کوئٹہ لہولہان ہوگیا حالیہ ہسپتال پر حملے کے باعث 72 افراد جاںبحق اور 120 کے قریب زخمی ہیں، جاں بحق ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ ان زخمیوں اور جاں بحق ہونے والوں دیکھ کر ہر کوئی پریشان ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے انسانیت دشمن حملے کب روکے جائیں گے ؟ ادارے کیا کر رہے ہیں ؟اس بار قرب میں آ کر پاکستان کی اعلیٰ عدلیہ بھی اس قدر رنجیدہ ہو گئی کہ کام بند کرکے ہڑتال کر دی ۔ان حملوں کے بعد ایک ہیجانی کیفیت پیدا ہو گئی ہے جمہوری قیادت آپس میں دست و گریبان دکھائی دے رہی ہے ایک دو لیڈران کا کہنا ہے کہ یہ اداروں کی ناکامی ہے جسے آپس کی نوک جھوک کیلئے استعمال کیا جارہا ہے ایک دوسرے کو ایجنٹ قرار دیا جارہا ہے دوسری طرف اس حملے کے بعد پاک آرمی چیف بھی سخت غصے میں دکھائی دیئے اور انسانیت دشمنوں کو شکست دینے کے عزم کا دوبارہ اظہار کیا ہے۔ اس حملے کے بہت زیادہ منفی اثرات مرتب ہوں گے کیونکہ یہ حملہ ایسے وقت میں کیا گیا جب قوم 70 واں یوم آزادی منانے کی تیاری کر رہی ہے ۔قوم کو شائد دشمن

ڈرانا چاہتا ہو لیکن بہادر پاکستانی قوم ایسے بزدلانہ حملوں سے نہ ڈری ہے اور نہ ہی ڈرے گی۔ قوم تو تحفظ پاکستان کی خاطر سب کچھ قربان کرنے کا عزم کر چکی ہے قوم کا بچہ بچہ سینہ سپر ہو چکا۔ پاکستان کے مذہبی حلقوں کی طرف سے اسے غیر اسلامی، انسانیت دشمن فعل قرار دیا جا رہا ہے یہ کئی بار کہا گیا کہ اسلام بے گناہوں کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتا پاکستان میں خود کش حملے حرام ہیں یعنی قوم ایک پیج پر کھڑی ہے مگر سوال یہ پیدا ہو رہا ہے کہ یہ حملے کب بند ہوں گے ان کا ذمہ دار کون ہے؟ کیا کوئی پاکستان کا ازلی دشمن کالعدم گروہوں کا نام استعمال کرکے اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل تو نہیں کرنا چاہتا۔ ہم کئی بار گذارش کر چکے ہیں کہ دہشت گردانہ ان حملوں کا مرکزی کردار کون ہے؟ اسے قوم کے سامنے ننگا کیوں نہیں کیا جاتا؟ کیا اتنے حملے کرنا کسی گروہ کے بس کی بات ہے؟ میرا وجدان کہتا ہے کہ ہر گز ہر گز نہیں۔ ان حملوں کا مرکزی کردار یورپ و مغرب اور اس کا دم چھلہ بھارت ہے جس کا نام لینا ہمارے ارباب اقتدار آلو پیاز کی تجارت کی باعث شائد مناسب نہیں سمجھتے۔ یہی وہ حماقت ہے جو ہم بار بار کر رہے ہیں ایک طرف دشمن کشمیر میں ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے جبکہ دوسری طرف پاکستان میں دہشت گردانہ کاروائیوں میں برائے راست ملوث ہے۔ پاکستانی قیادت سے دردانہ اپیل ہے کہ قومی سطح پر اپنے اصل دشمن کا اعلان با ضابطہ کرکے اس کے خلاف کاروائی عمل میں لائی جائے تب قوم آرام و سکون کے دن دیکھے گی۔ اگر ہماری قیادت دہشت گردی کے

واقعات پر مذمتی بیانات تک محدود رہی تو یہ سلسلہ روک نہیں سکے گا پاکستانی قیادت کو اب نہ چاہتے ہوئے بھی سخت اور جرات مندانہ فیصلے کرنا ہوں گے۔ قوم امن کی خاطر ایسے اقدام کی شدت سے منتظر ہے۔ ہمارے نزدیک اس صورتحال کے ذمہ دار ہمارے ارباب اقتدار، سیاستدان اور ادارے ہیں جو ابھی تک دشمن کو جاننے کے باوجود اس کے خلاف جنگ شروع نہیں کر سکے۔

☆جنگی اصول ہے کہ سبز درختوں، عورتوں، بڑھوں، ہتھیار نہ اٹھانے والوں اور بچوں کو قتل نہیں کرنا میدان جنگ میں جو لڑنے کیلئے کودے اس سے ہی مقابلہ کیا جائے۔ ماضی قریب میں بچوں کو سب اپنا ہی بچہ تصور کرتے تھے حتیٰ کہ دشمن بھی دشمن کے بچوں سے پیار کرتے تھے لیکن اب زمانہ بدل گیا ہے۔ ہر طرف خوف وہراس کی کیفیت ہے جس کی عزت اسی کی عزت، جس کا بچہ اسی کا بچہ والی کیفیت عام ہے۔ گذشتہ ماہ سے پنجاب سے بچوں کے اغواء کی وارداتیں عام ہو گئی ہیں سرکاری اعداوشمار کے مطابق سے جولائی 2016 کے دوران 6793 بچے اغوا ہوئے ان میں سے 6661 2011 بچوں کو بازیاب کروالیا گیا یا وہ واپس آ گئے جبکہ 132 بچے ابھی تک لاپتا ہیں۔ رواں سال صوبے سے 767 ایسے واقعات ہوئے جن میں سے 722 کوتلاش کر لیا گیا جبکہ لاہور سیلاپتا ہونے والے 260 میں سے 207 بچے خود واپس آ گئے، 29 کو بازیاب کروایا گیا جبکہ 24 ابھی تک لاپتا ہیں (قومی اخبارات 10 اگست 2016)۔ حالیہ رپورٹ کے مطابق لاہور سے 15 بچے اغوا ہو چکے

ہیں جبکہ لاہور کاعلاقہ بادامی باغ سب سے زیادہ متاثر ہوا جہاں سے تادم تحریر 11 بچے اغوا ہوئے۔شاد باغ سے دو ماہ قبل علاقہ ہذاکے فیروز پارک سے 9 سالہ فیضان اغوا ہوا جس کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا والدین غم سے نڈھال ہو گئے ہیں گذشتہ دنوں وحدت کالونی کے علاقہ کلفٹن سے 17 سالہ رہائشی مدثر نماز پڑھنے گیا بادامی باغ سے جنرل کونسلر شفیق کا بیٹا لاپتہ ہوا جو کو اسلام آباد سے ملا، اغواکار کون ہیں؟ ان کے عزائم کیا ہیں؟اس کے بارے میں خدشات وتحفظات پر مبنی باتیں سننے کو مل رہی ہیں۔ لاہور میں کومبنگ ایکشن پلان جاری ہے،میڈیا ذرائع کے مطابق لاہور کے 27 مقامات جہاں افغان باشندے مقیم ہیں سے کریک ڈاؤن کیا جارہا ہے۔انتظامیہ نے سیکیورٹی اور چیکنگ کا نظام مزید سخت کردیا ہے تاکہ کوئی اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہ ہوسکے۔ ادارے انسانیت دشمن ان عناصر کو سرکوبی کیلئے کیا کر رہے ہیں؟ اس حوالے سے حقائق منظر عام پر لانے کیلئے میڈیا اپنی بھی چوٹی کا زور لگا رہا ہے تاکہ مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے انتظامیہ کے ساتھ تعاون ممکن ہوسکے۔ دوسری طرف عوام خود کو تنہاء بے یارومددگار، غیر محفوظ سمجھ رہے ہیں۔لوگوں کا کہنا ہے کہ ہم اپنے بچوں کو غیر، محفوظ سمجھ رہے ہیں سکول،اکیڈمی،قرآن کی تعلیم دلوانے کیلئے مسجد مدرسہ تک خود پہنچا رہے ہیں۔ہمارے بچے اب آزادی سے گھوم پھر کھیل کود بھی نہیں سکتے۔ حکومت تحفظ یقینی بنائے، عوام نے اپنی مدد آپ کے تحت شہر کی مختلف سڑکوں پر اغواء کاروں سے ہوشیار رہنے کے تنبیہی بینرز

آویزاں کر دیئے ہیں۔ کئی مقامات پر احتجاج بھی ریکارڈ کروایا کہ ہمارے بچوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ لیکن ابھی تک انتظامیہ اغواء کاروں کا صفایا کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ بچوں کے اغواکار اتنی دیدہ دلیری سے بچے اغوا کر رہے ہیں تمام اقدامات کے باوجود یہ سیکیورٹی اداروں کی ناکامی ہے کہ ابھی تک اغواکاروں کا خاتمہ نہیں کیا جا سکا کئی شہروں سے مبینہ اغواکار بھی گرفتار ہوئے ہیں ابھی تک اصل کہانی کا علم نہیں ہو سکا ۔گرفتار مبینہ اغوکار اصل ہیں یا شک کی بنیاد پر پکڑا گیا اس کا ابھی تک کوئی علم نہیں ہو سکا، اس کی وجہ یہ ہے کہ غریبوں کے بچے اغوا ہو رہے ہیں جب ملک کے کسی امیر سیاستدان، حکمران یا وزیراعظم کا بچہ اغوا ہو جاتا ہے تو وزرائے اعلیٰ، وزیر اعظم متاثرہ، خاندان کے گھر جا کر اغوا شدگان کی رہائی کا عزم کرتے ہیں ساری ملکی مشینری حرکت میں آ جاتی ہے مگر اب غریبوں کے بچوں کے اغوا پر سب اچھا ہے، ملزموں تک پہنچ گئے سب تھوڑا سا فرق رہ گیا کے دعوے زد عام ہیں یہی طبقاتی فرق ہے جو ملک میں انصاف کی راہ میں رکاوٹ ہے جس نے غریب کا جینا دھو بھر کر رکھا ہے اب غریبوں کے بچے غیر محفوظ ہو گئے ہیں۔ ☆☆☆

ناقص صحت و صفائی اور زہریلا پانی

عوام کو صحت و صفائی کی سہولیات فراہم کرنا حکومت کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ہے لیکن حکومت اس میں بھی ناکام نظر آ رہی ہے پاکستان کے دو شہر کراچی اور لاہور اس سلسلے میں نمایاں ہیں ۔آئے روز کراچی میں صفائی کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے الیکٹرانک میڈیا پر خصوصی نشریات شائع کی جا رہی ہیں کراچی میں گندگی کے ڈھیرے لگے ہوئے ہیں ان کو اٹھانے والا ہی کوئی نہیں ۔صوبائی حکومت نے جو صفائی کے حوالے سے وعدہ کیا تھا اسے پورا میں ناکام ہو گئی ہے گلی کوچوں میں بکھرے کوڑا کے ڈھیر حکومتی کارکردگی کا پول کھول رہے ہیں عوام سراپائے احتجاج ہیں کوئی اہلیان کراچی گندگی ، کوڑا کرکٹ سے تنگ آ گئے ہیں ان میں مہلک بیماریوں کے پھیلنے کا کدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے ، دوسرا بڑا مسئلہ پانی کی عدم فراہمی ہے لوگ پانی کے حصول کیلئے مارے مارے پھرتے نظر آتے ہیں جو پانی مہیا کیا جا رہا ہے وہ بھی غیر معیاری ہے ۔زندہ دلان لاہور بھی گندے پانی سے تنگ ہیں جب بھی پانی کیلئے نل کھولا جاتا ہے تو پانی کے ساتھ کیڑے ،مکوڑے، نقصان دہ ذرات واضح نظر آتے ہیں جو متعدی بیماریوں کا باعث بن رہے ہیں پانی کے گندہ ہونے کے باعث لوگ فلٹر پلانٹس پر صاف پانی کے حصول کیلئے لائنوں میں پانی

لیتے دکھائی دیتے ہیں فلٹر پلانٹس پر پانی حاصل کرنے والوں کی تعداد مجموعی طور پر 2 سے 3 فیصد ہے باقی 98 سے 97 فیصد لوگ جراثیم، بیماریوں کا مغلوبہ پانی پینے پر مجبور ہیں۔ اگر حکومت نے صاف پانی کی فراہمی یقینی نہ بنائی تو فلٹر پلانٹس سے پانی قیمتاً ملا کرے گا۔ جو عوام پر سراسر ظلم ہوگا۔ بہر کیف ماضی قریب کی صورتحال یہی دکھائی دے رہی ہے۔ عوام گندہ پانی نلوں میں آنے پر خود کو غیر محفوظ سمجھ رہے ہیں۔ سرکاری پائپ لائنوں میں پانی اس قدر گندہ کیوں ہے؟ اس کی کیا وجوہات ہیں؟ مشاہدے کی بات ہے کہ پائپ لائنیں پچاس سے سو سال کئی علاقوں میں تو اس سے بھی زیادہ پرانی پائپ لائنیں ہیں جو خستہ حال ہو گئی ہیں اور سیوریج کی لائنیں بھی اکثر مقامات سے خراب ہیں اس طرح سیوریج کا گندہ پانی اور صاف پانی کا پائپ لائنوں کے ساتھ مکس ہوگیا ہے زیادہ تر لاہور کے جو علاقے اس مسئلے سے دوچار ہیں وہ اندرون بھاٹی گیٹ، بلال گنج، بادامی باغ، مصری شاہ، شاد باغ، اچھرہ و دیگر علاقے ہیں جہاں کئی مقامات پر تو پانی نے اندرون خانے مار کرتے ہوئے نیچے سے زمین کو کھوکھلا کر دیا ہے اوپر سڑک ہے نیچے سے خالی کئی مقامات سے سڑکیں زمین میں دب گئی ہیں۔ اس کی زندہ مثال نظام حیات کے دفتر والا میں بازار قذافی کالونی ہے جن کے مکینوں کا کہنا ہے کہ زیر زمین پانی کی مار کے باعث ہماری عمارتوں کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے ایسی ہی صورت حال کئی علاقوں میں دیکھی گئی مگر حکومت کے منتخب نمائندے اس اہم ترین عوامی مسئلے کو حل کرنے کی بجائے چشم

پوشی اختیار کرتے دکھائی دیتے ہیں جیسے اس مسئلے کا حل ان کے فرائض منصبی کا حصہ ہی نہیں ہے۔ایسی صورت میں جب گھروں میں پانی حاصل کرنے کیلئے لوگ نلکا کھولتے ہیں تو پانی کے ساتھ جراثیم، نقصان دہ ذرات بھی پانی میں شامل ہوتے ہیں۔جس سے حفظان صحت کی صورتحاک خراب سے خراب تر ہوتی جارہی ہے ڈاکٹرز حضرات کا کہنا ہے کہ گندہ پانی استعمال کرنے سے معدے،یرقان جیسے مہلک امراض جنم لے رہے ہیں۔یہ دیکھا گیا ہے کہ مریضوں میں سے اکثر ایسے ہیں جو گندے پانی کے باعث بیمار ہوئے ان کی صحت کی بحالی کافی مشکل کام ہے کیوں کہ گندہ پانی استعمال کرنے والے مریضوں پر دوائی اثر ہی نہیں کرتی۔جب تک وہ گندہ پانی استعمال کرنا بند نہیں کریں گے تو۔اس لئے عوام کو چاہیے کہ جب بھی پانی پیئں تو ابال کرپیئں اس سے پانی میں موجود جراثیم کا کسی حدتک خاتمہ ہوجاتا ہے اور مریض کی صحت بہتر ہو جاتی ہے بعض طبّی ماہرین کا کہنا ہے کہ فلٹر پلانٹس کا پانی اتنا موثر نہیں جتنا ابالا گیا پانی ہے لہٰذا عوام کو چاہیے کہ اپنی مدد آپ کے تحت اپنی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے ابال کر پانی استعمال کریں۔عوام کو معیاری پانی کی فراہمی یقینی بنانے کیلئے حکومت پر فرض عائد ہوتا ہے کہ پرانی پائپ لائنیں ختم کرکے نئی معیاری پائپ لائنیں بچھائی جائیں تاکہ عوام کو صحت افزاء پانی کی فراہمی یقینی ہوسکے۔اگر ایسا نہ ہوا تو عوامی مسائل بڑھتے ہی چلے جائیں گے کیونکہ اگر عوام کی صحت ہی درست نہ ہوگی تو وہ ملکی ترقی میں خاک کردار ادا کریں

گے۔ میٹرو بس اور اورنج ٹرین چلانے والے اس جدید دور میں عوام صفائی اور صاف پانی کی فراہمی کیلئے ترس رہے ہیں لیکن حکمران ہیں کہ انھیں جیسے عوام کے ان بنیادی مسائل سے کوئی سروکار ہی نہیں۔☆☆☆

ایم کیو ایم کی ملک دشمنی اور پسپائی

میڈیا پر حملے ، صحافی غیر محفوظ کراچی اسوقت میدان جنگ بن گیا جب الطاف حسین نے پاکستان کے خلاف زبان درازی کی اور ایم کیو ایم کے کارکنان نے جوش میں آ کر قائد کے حکم پر پاکستان کے خلاف نعرے بازی کرکے عملی طور پر پاکستان دشمنی کا مظاہرہ کیا جذباتی کارکنان اے آر وائے ، جیو، ون نیوز اور سماء ٹی وی کے دفاتر پر حملہ آور، ہوگئے، ہر طرف طوفان بد تمیزی بپا کردی گئی ۔ایم کیو ایم کی رہنما ارم فاروقی نے پاکستان کے خلاف نعرے بازی کو برداشت نہ کرتے ہوئے اسمبلی رکنیت سے استعفیٰ اور ایم کیو ایم کو خیرباد کہہ دیا ۔آرمی چیف نے ہنگامی بنیادوں پر احکامات جاری کئے کہ پاکستان کے دشمنوں اور میڈیا پر حملے کرنے والوں کو حساب دینا ہوگا ، رینجر ان ایکشن ہو گئی ڈی جی رینجر نے کہا کہ ذمہ دار اور ان کے حمایتی ایک ایک سیکنڈ کا حساب دینے کیلئے تیار ہو جائیں ۔ میاں نواز شریف کا کہنا تھا کہ پاکستان کے خلاف ایک ایک لفظ کا حساب لیا جائے گا ۔نائن زیرو اور ایم کیو ایم دفاتر سیل کر دیئے گئے متعدد کارکنان گرفتار کر لئے گئے ۔ملک کے ہر کونے سے ایم کیو ایم کی وطن دشمنی کے خلاف آوازیں سنائی دی جانے لگیں فاروق ستار پریس کانفرنس کرنے آئے تو گرفتار کر لئے گئے پھر رہائی بھی ہو گئی ۔ کراچی میں دو تلوار ،برطانوی کونسلیٹ اور لندن میں الطاف کے گھر کے سامنے

عوام کا احتجاج، پاکستان میں الطاف حسین کے خلاف غداری کے مقدمات کا اندراج اور پھر الطاف بھائی کی روائتی معافی اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا وعدہ۔ مگر قوم ابھی بھی مطمعٔن نہیں الطاف حسین اور اس کی جماعت کے خلاف تادیبی کاروائی کا مطالبہ زور پکڑتا جا رہا ہے۔ گھمبیر صورتحال کے پیش نظر فاروق ستار میدان عمل میں اترے اور لندن اور کراچی کی راہیں جدا کرنے کا اعلان کر دیا، الطاف حسین سے لا تعلّقی تمام فیصلے پاکستان میں کرنے کا عزم کر دیا۔ فاروق ستار کا کہنا تھا تشدد ہماری پالیسی کا حصہ نہیں پاکستان کے خلاف نعرے بازی کرنے والے الگ پارٹی بنالیں ہمارا ایسے لوگوں سے، کوئی تعلق نہیں۔

مندرجہ بالا تاریخی ٹرن یو ٹرن کی شکل اختیار کرے گا یا نہیں؟ کیا فاروق ستار کی طرف سے صفائیاں وقتی غصہ ٹھنڈا کرنے کی حکمت عملی ہے یا مستقبل کا عزم صمیم ۔۔۔۔ ؟کیا ایم کیو ایم کی موجودہ پالیسی ایم کیو ایم کے ماضی کے جرائم کی صفائی کر سکے گی یا نہیں ؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ایم کیو ایم کو کلین چٹ دینے کیلئے اہل جمہوریت نے خفیہ میثاق جمہوریت کے نام پر ایسی حکمت عملی بنائی ہو ؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ غصہ ٹھنڈا ہو جانے کے بعد پھر ایم کیو ایم کی سربراہی الطاف حسین کی گود میں ڈال دی جائے گی ؟کیا فاروق ستار ایم کیو ایم کو چلانے میں کامیاب ہو جائیں گے اور کس حد تک ؟کیا الطاف حسین کے

جیالے فاروق ستار کی قیادت میں کام کر سکیں گے یا نہیں؟ وسائل ومسائل کے معاملے میں نو مولود قیادت کس حد تک کامیاب ہوتی ہے اس کا فیصلہ تو وقت ہی کریگا؟۔ لیکن ہمارا ذاتی تجزیہ یہی کہتا ہے کہ جمہوریت کی کشتی پر سوار ہو کر جمہوریت پسند جماعتوں نے ہمیشہ قوم کے ساتھ مذاق در مذاق کیا۔ حالیہ ڈرامائی صورتحال بھی اسی مذاق اور فراڈ کا ایک منظر ہے۔ ایک جماعت جمہوریت کی کشتی میں بیٹھ کر پاکستان کے دشمن بھارت سے تعلقات پاکستان دشمنی کی بنیاد پر ایجنٹ کی حیثیت سے اختیار کرے، شہر قائد میں ایسے ایسے جرائم کرے کہ انسانیت کا سر شرم سے جھک جائے یہ سب کچھ ہونے کے باوجود پاکستان کے جمہوریت پسند حلقے اس جماعت کو گود میں لیٹا کر فیڈر سے دودھ پلائیں یہ پاکستان دشمنی نہیں تو اور کیا ہے ؟

پاکستان کے اہم رہنماؤں کا کہنا ہے کہ ایم کیو ایم الطاف سے علیحدگی اختیار کرے تو اسی میں اس کی سیاسی بقا ہے ان جمہوری سیاسی لیڈران کرام سے ہمارا سوال ہے کہ کیا ایم کیو ایم اگر الطاف حسین سے علیحدگی کا اعلان کر دیتی ہے تو اسے سابقہ جرائم سے بری الذمہ قرقر دے دیا جائے گا؟ اس بیان سے تو ایسے ہی لگ رہا ہے۔ یہی ہے وہ موڑ ہے جہاں ہمارے سیاستدان چور دروازے سے اپنے پیٹی بھائیوں کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔

ہمارے نزدیک پاکستان کی موجودہ سیاسی قیادت اور سیاسی نظام کرپٹ ترین نظام کی شکل اختیار کر چکا ہے جس کی

اصلاح وقت کی بربادی کے سوا کچھ نہیں۔ پاکستان کے مخلص حلقوں کو چاہیے کہ وہ نفاذ اسلام کیلئے تعمیری اقدام کریں تاکہ مملکت خداداد میں اسلام کا عادلانا نظام قائم ہو مجرمین کو بلا تفریق سزائیں دی جا سکیں۔

حالیہ ایم کیو ایم کی دہشت گردی پر قوم کا مطالبہ ہے کہ ایم کیو ایم پر پابندی عائد کی جائے اور خودساختہ جلاالوطنی کاٹنے والے الطاف حسین کو گرفتار کرکے پاکستان لایا جائے اور الطاف حسین کی جماعت کے وہ لوگ جو پاکستان دشمنی میں صف اول میں کھڑے گھناؤنی سازشوں میں ملوث تھے انھیں سرعام سزائے موت دی جائے۔ پاکستانی عوام کا کہنا ہے کہ اگر فرقہ وارنہ قتل وغارت میں ملوث لوگوں کو انٹرپول کے ذریعے گرفتار کرکے پاکستان لاکر ماورائے عدالے خودساختہ پولیس مقابلوں میں قتل کیا جا سکتا ہے تو ان پاکستان دشمنوں کے سروں کو تن سے جدا کیوں نہیں کیا جا سکتا؟

آخر میں گذارش ہے کہ میڈیا کا تحفظ یقینی بنایا جائے اگر میڈیا غیر محفوظ ہوگیا تو پاکستان کا ایک اہم ترین ستون کمزور ہوجائے جو قوم کا حقیقت سے باور کرواتا ہے۔ اسلام اور نظریہ پاکستان کو مد نظر رکھتے ہوئے میڈیا کی آزادی لازم وملزوم ہے۔

آیئے پاکستان کا دفاع کریں

ایک ایسی مملکت جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آئے جس کا مقصد روئے زمین کے اہل ایمان کی قیادت وسعادت کرنا ہو اس کا دفاع فرض عین ہو جاتا ہے۔مدینہ منورہ کی پہلی ریاست جب اسلام کے نام پر حاصل ہوئی تو نبیؐ مہربان ﷺ کی قیادت میں صحابہ کرامؓ نے اس ریاست کے دفاع کیلئے بدر وحنین،احد وخندق سمیت ایک سو کے قریب میدان سجائے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرکے قیامت تک آنے والے انسانوں کو درس دیا کہ جو ریاست اسلام کے نام پر حاصل کی جائے وہاں اسلام کا عادلانا نظام قائم کرنا اور اس کے دفاع کیلئے جام شہادت پی جانا اہل ایمان کیلئے فرض عین اور ان کی دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی کا ذریعہ ہے۔

پاکستان اسلام کے نام پر حاصل ہونے والی ایک ایسی ریاست ہے جسے 14 اگست 1947 رمضان کے مقدس مہینے میں آزادی نصیب ہوئی قائدین تحریک پاکستان نے، اسے اسلامی فلاحی ریاست بنانے کا عزم کیا تاکہ مسلمان اسلام کے زریں اصولوں کے مطابق اپنی زندگیاں گزار سکیں ابتدائی ایام میں پاکستان نے اپنی منزل کی طرف جانے کے لئے بڑی تیزی سے سفر کیا ملک مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا یہ ترقی ہمارے دشمن بھارت کو برداشت نہ تھی اس نے مملکت خداداد کو دل سے تسلیم

ہی نہیں کیا تھا لہٰذا قیام پاکستان کے بعد سے لیکر آج تک ہمارے ازلی دشمن بھارت نے ہم پر حملہ کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیا 6 ستمبر کا دن ہماری قوم کیلئے عزم نو کا آئینہ دار ہے 6 ستمبر 1965 ہماری عسکری تاریخ کا انتہائی اہم دن ہے اس تاریخی دن کے ساتھ انمٹ یادیں نقوش وابستہ ہیں جنہیں گرد زمانہ دھندلا نہ کرسکے گی 6 ستمبر کو بھارت نے اس بھول سے دس گناہ زیادہ فوج، جدید اسلحہ سے لیس ہوکر 1965 بڑے غرور و تکبر کے ساتھ پاکستان پر حملہ کر دیا کہ شائد پاکستان کی افواج اور قوم سو رہی ہے وطن کی محبت سے سرشار پاک فوج اور پاکستانی بہادر قوم نے قلیل وقت میں دشمن کو اسکی حقیقت سے آگاہ کردیا یہ وہ عظیم دن ہے جس دن افواج پاکستان کے ساتھ قوم کے نوجوانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے نوجوان کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے دشمن کے ٹینکوں کے نیچے بم باندھ کر لیٹ گئے اور دشمن کے ٹینکوں کو ہوا میں اڑا کے رکھ دیا اور دشمن کی پیش قدمی کو روک دیا سیالکوٹ چونڈہ، لاہور واہگہ باڈر، برکی، قصور، کھیم کرناور سلیمانکی سمیت سات مقامات سے بھارت نے حملہ کیا کشمیر، جوناگڑھ، مانا وادر، منگرال پر قبضہ کرنے والے بھارت کی خام خیالی تھی کہ 6، ستمبر کی دوپہر لاہور فتح کرلے گا مگر اسے شرمناک ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا، چونڈہ اور واہگہ کے محاذوں پر غیور اہلیان پاکستان و زندہ دلان لاہور نے وہ قربانیاں دیں جسے پاکستان کی تاریخ کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتی تاریخ شاہد ہے کہ سترہ دن جاری رہنے والی اس اعصاب شکن جنگ میں نوجوانوں

نے لائنوں میں لگ کر اپنا نام بم باندھ کر دشمن کے ٹینک کے نیچے لیٹ جانے والے سرفروشوں کی فہرست میں لکھوایا، پاک فوج نے دشمن سے نہ صرف اپنے علاقے واپس چھینے بلکہ اس کے کئی علاقوں پر بھی قابض ہو گئی اسطرح دشمن کو لینے کی بجائے دینے پڑھ گئے ،اعیار دشمن نے جب اپنی شکست دیکھی تو اپنے آپ کو بچانے کے لئے اقوام متحدہ کے در پر صلح کے لئے حاضر ہوگیا اس طرح اس تاریخی دن پر پاکستانی افواج اور عوام نے ملک وملت کی حفاظت کی۔ مسلمانوں کے بم باندھ کر دشمن کے ٹینک کے نیچے لیٹ جانے والے جذبے اور ملی وحدت کو بھارت سمیت سب دشمنوں نے بہت محسوس کیا اور اسے ختم کرنے کے لئے اپنے خفیہ ہتھکنڈوں کا منظم سلسلہ شروع کیا قوم کے نوجوانوں کے اندر سے غیرت ملی نکالنے کے لئے ان کو حیاء جیسے گوہر نایاب سے تہی دامن کرنے کے لئے فحش ڈراموں، فلموں کا لامتناہی سلسلہ شروع کردیا اس کے دو نقصانات ہوئے ایک یہ کہ حیاء گم ہوتی گئی دوسرا قیمتی وقت بہت زیادہ ضائع ہوا،ابھی بھی یہ نقصان ہو رہا ہے پاکستان کی گھریلو عورتیں ان کے ڈراموں کی اس قدر اسیر ہو گئی ہیں کہ کھانا پکانا تک بھول جاتی ہیں اس کی وجہ سے کئی شوہروں نے اپنی بیویوں کو غصے میں آکر طلاقیں دے دی ہیں لیکن ہمارے معاشرے میں انڈین ڈراموں اور فلموں کو سحر ٹوٹنے کا نام نہیں لے رہا ان ڈراموں اور فلموں میں ہندو مذہب کی تبلیغ بہت زیادہ ہوتی ہے جس نے ہماری نئی نسل کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے آج کی نسل جذبہ جہاد سے بیزار صرف انہی ڈراموں فلموں کی وجہ سے ہوئی ،ڈراموں فلموں نے

اسلامی تہذیب و تمدن پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں اس کے بعد دوسری چیز جو بطور ہتھیار استعمال کی گئی وہ پاکستان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا تھا جس میں انھیں ڈھاکہ کی جگہ بنگلہ دیش بنا کر کامیابی ملی ، دشمن اب سندھ (کراچی) ، بلوچستان کو تقسیم کرنے کے ناپاک خواب دیکھ رہا ہے راہبروں کی شکل میں راہزنوں کے چہرے بے نقاب ہو چکے ۔ بھارتی اس یلغار کا خاتمہ دفاع پاکستان کا ایک حصہ ہے۔ مزید ملک کے اندر بریلوی، دیوبندی ، اہلحدیث تینوں مسلمان فرقوں میں نفرت کا بیج بونا تھا آج ہمارے مذہبی لیڈران اسلام کی بجائے اپنے مسلک کو ہی سچا، حقیقی اسلام قرار دینے کی جدوجہد میں مصروف ہیں یہ مذہبی لوگ ایک دوسرے کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مذہبی فرقہ واریت گلی محلوں، گھروں تک سرائیت کر چکی ہے، سیاسی جمہوری تقسیم نے بھی بڑا کام دکھایا ہے جسکی وجہ سے قومی وحدت کو نقصان پہنچا مذہبی قیادت کو فروعی اختلافات ختم کرکے قوم کو یکجا بنا کر ملک کا دفاع مضبوط کرنا ہوگا ، ملک پاکستان کے اندر بھارت کی طرف سے حملوں ، جنگجو گروپوں کی مالی واسلحہ سے معاونت نے بھی شدید نقصان پہنچایا ۔ قارئین کرام ! ایک بہت بڑی غلطی جو ہمارے ارباب اقتدار سے ہمیشہ ہوئی وہ یہ کہ ہم نے صرف زمینی سرحدوں کی حفاظت کو ہی ضروری خیال کیا اس پر ہی ہمیشہ بہت زیادہ زور دیا بجٹ کا ایک بہت بڑا حصہ اسی زمینی یا سرحدی دفاع پر خرچ کیا مگر نظریاتی تحفظ کے لئے ہمارے ملک میں کوئی خاطر خواہ انتظامات نہیں کئے گئے نظریاتی دفاع سے مراد نظریہ پاکستان، اسلامی نظریہ حیات ، اسلامی

نظام کے قیام کی طرف مسنون طریقے سے پیش رفت ہے ہمارے حکمرانوں میں ہمیشہ اس کا فقدان رہا شائد یہ خیال کرتے ہیں کہ اس کے بغیر ملک ترقی کر جائے گا مگر ایسا ناممکن ہے ملک میں اسلام کی صورتحال بہت زیادہ قابل رحم ہے جو اسلامی قوانین موجود ہیں ان پر عمل نہیں ہو رہا، انگریز کے قوانین کا دور دورہ ہے قرآن و سنت، اسلامی قوانین کے علاوہ انگریز کے قوانین چلانا تھے نظریۂ پاکستان سے کھلی بغاوت ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق نوے ہزار سے زائد اسلامی قانون سازی کے متعلق اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات ردی کے ٹوکریوں میں پڑی قانون پاکستان بننے کی منتظر ہیں ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا گیا۔ جو قوانین عوام کے شدید دباؤ پر بنائے گئے ان پر بھی عمل نہیں کیا جا رہا جیسا کہ توہین رسالت ایکٹ جسے ہزاروں لاکھوں مسلمانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے دینے کے بعد 7 ستمبر 1974 کو پاس، کروایا۔ اسی دن کو دنیا بھر کے مسلمان تحفظ یوم ختم نبوت ﷺ کے نام سے ہر سال مناتے ہیں اور اسلام سے انحراف کر جانے والے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں المیہ یہ ہے کہ آج تک کسی گستاخ رسول کو سزا نہیں دی گئی بلکہ عالمی طاقت ور ممالک کی ایک فون کال پر گستاخان رسول کو خصوصی پروٹوکول کے ساتھ سفارشی ممالک میں بھیج دیا گیا سود اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے جنگ کے مترادف ہے لیکن اسکا دور دورہ ہے، زنا ہر حال میں قابل گرفت ہے مگر یہاں زنا بر رضا کے نام پر زنا کو قانونی تحفظ حاصل ہے، صحابہ کرامؓ، اہل بیت عظامؓ کیگستاخی کرنے والوں کو

غیر مسلم اقلیت وسزائے موت کا قانون ملک میں موجود نہیں آخر کیوں؟ کیا اسلام سے راہ فرار اختیار کرکے پاکستان ترقی کر سکتا ہے؟ ہر گز نہیں بلکہ (اسلام کا نفاذ) اسلام کا دفاع ہی دفاع پاکستان ہے ہمیں بحثیت قوم اس امر کا ادراک ہونا چاہیے کہ زمینی دفاع کی طرح غلبۂ اسلام بصورت قیام خلافت ،دینی، نظریات، عقائد، اسلامی سرحدات کادفاع بھی لازم ملزوم ہیں اس کے بغیر پاکستان کی حقیقی شناخت ختم ہوجاتی ہے نظریاتی دفاع نہیں کیا تو آج ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود ہم غیر محفوظ ہیں دفاع پاکستان کے موقعہ پر ساری قوم کو زمینی دفاع کے ساتھ نظریاتی سرحدوں کا دفاع بھی کرنے کا عزم کرنا ہوگا۔

ستمبر! یوم ختم نبوت ﷺ قادیانیوں کی شکست فاش کا دن 7

اسود عنسی اور مسلیمہ کذاب پہلے گستاخ رسول ہیں جنھوں نے جھوٹی نبوت کا اعلان کیا جن کے خلاف صحابہ کرامؓ نے جہاد کیا ان دجالوں سے لیکر مرزا قادیان تک بہتر (کے قریب بد بختوں نے نبوت کی مقدس دیوار میں نقب لگانے کی نا پاک جسارت (۷۲ کی۔ان تمام کو امت مسلمہ نے مشترکہ طور پر رد کردیا۔ بعض کے خلاف جہاد کیا گیا بعض کو دیسن کالا دے ڈالا اور بعض کے خلاف تردیدی مہم چلائی۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان عالیہ کا مفہوم ہے کہ میرے بعد ہر مدعیٔ نبوت کذاب اور دجال ہوگا۔ مرزا قادیانی کے آباؤ اجداد انگریز کے غلام رہے ہیں اور ان سے مراعات لیتے رہے ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ضلع گورداسپور میں پیدا ہونے والے مرزا قادیانی کو انگریز نے اسلام کے خلاف استعمال کرنے کا فیصلہ کیا اور اس بد بخت کو جھوٹے نبی کے طور پر امت مسلمہ پر مسلط کرنے کی ناکام کوشش کی۔ مرزا قادیانی نے انگریزوں کے خلاف جہاد کو حرام انگریز فوج کو اللہ کا سایہ اور خود کو اس کا خود کاشتہ پودا قرار دیا۔ ۱۹۲۹ء تک علمائے، کرام نے علمی طور پر اس فتنے کا محاسبہ کیا۔ جن علمائے کرامؒ نے اس دجال کے خلاف دیوانہ وار کام کیا ان کی فہرست بہت طویل ہے مگر اہم ترین ہستیوں میں سے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا لطیف اللہ علی گڑھیؒ، مولانا احمد حسن دہلویؒ، شیخ الہند مولانا محمود ؒحسن

علامہ انور شاہ کاشمیریؒ، مولانا خلیل الرحمان سہارنپوریؒ، مولانا عبداللہ لدھیانویؒ، مولانا محمد اسماعیلؒ، مولانا محمد علی مونگیریؒ، مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، چوہدری فضل حقؒ، شیخ حسام الدینؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، حضرت پیر مہر علی شاہؒ، امیر ملت پیر جماعت علی شاہؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا یوسف بنوریؒ، سید نفیس شاہؒ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے خلاف امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی ہدایت پر مولانا لعل حسین اخترؒ نے ۳ جون ۱۹۲۵ء کو تمام مکاتب فکر کی مجلس مشاورت بلائی تاکہ ایک مشترکہ پلیٹ فارم سے اس فتنے کا بھرپور سدباب کیا جائے۔ اس مجلس نے درج ذیل مطالبات پیش کئے جنھیں متفقہ طور پر حاضرین مجلس نے منظور کیا ۔ (۱) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ (۲) ظفراللہ قادیانی کو وزیر داخلہ کے عہدے سے علیحدہ کیا جائے۔ (۳) تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔

۱۹۲۵ء کے عرصہ میں قادیانیوں نے بلوچستان اور پنجاب کو قادیانیت نے اپنے ہولڈ یافتہ علاقے بنانے کیلئے سرگرمیاں شروع کیں تو کراچی میں قائم ہونے والی کل جماعت مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے نتیجے میں قادیانیوں کے خلاف بھرپور احتجاجی مہم شروع ہو گئی۔ یہ مہم قلیل ترین عرصہ میں ملک گیر تحریک کی

شکل اختیار کر گئی ۔اس تحریک میں مجلس احرار اسلام، جمعیت علمائے اسلام، جمعیت علمائے پاکستان، تنظیم اہل سنت، جمعیت اہل حدیث، جماعت اسلامی اور حزب اللہ شامل تھیں
۔

ء کو آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ قادیانیت کے ۱۹۳۷ خلاف فیصلہ کن تحریک اس وقت شروع ہوئی جب مئی ۱۹۴۷ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کا ایک گروپ سیر و تفریح کی غرض سے چناب ایکسپریس سے پشاور جا رہا تھا، جب ٹرین (ربوہ) موجودہ چناب نگر پہنچی تو قادیانیوں نے اپنے معمول کے مطابق مرزا کی خرافات پر مبنی لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا، نوجوان طلباء میں یہ دیکھ کر غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی اور مشتعل ہو گئے، طلباء اور قادیانیوں کے مابین تکرار ہو گئی، طلباء نے ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیت مردہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ قادیانیوں نے اس وقت تو اس گروپ کو جانے دیا۔ واپسی پر ۲۹ مئی کو طلباء جب ربوہ پہنچے تو قادیانی دیسی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر طلباء پر حملہ آور ہو گئے انہوں نے طلباء کو گھیر کر تشدد اس قدر کیا کہ طلباء لہولہان ہو گئے۔ فوری یہ خبر فیصل آباد پہنچ گئی۔ تحفظ ختم نبوت کے مقامی رہنماء مولانا تاج محمود ایک بہت بڑے جلوس کے ساتھ فیصل آباد اسٹیشن پہنچ گئے۔ یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی اس لئے ہزاروں شہری پہلے ہی اسٹیشن پر موجود تھے۔ مسلمانوں نے اس غنڈہ گردی پر

شدید احتجاج کیا اور طلباء کی مرہم پٹی کروائی گئی۔اگلے روز یہ المناک خبر سارے ملک میں پھیل گئی اور ہر جگہ مظاہروں کا ایک طوفان امڈ آیا۔اس واقعہ نے تحریک ختم نبوت کو نئی جہت دی۔حکومتی ایوانوں تک صدائے احتجاج پہنچ گئی۔پنجاب کے قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشدؒ نے اس واقعے پر اپنا احتجاج ریکارڈ کرواتے ہوئے فرمایا: ختم نبوت کی دینی حیثیت کے متعلق تمام مسالک کے علمائے کرام متفق ہیں کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

پیر مہر علی شاہؒ اور قطب الااقطاب مولانا احمد علی لاہوریؒ کا مرزا قادیانی کو مباہلہ ومناظرہ کا چیلنج اور امیر ملت پیر جماعت علی شاہؒ کی مرزا کی موت کے متعلق سچی پیشنگوئی تاریخ کے ایمان افروز ابواب ہیں جن سے اولیاء اللہؒ کی ولایت ومقام ظاہر ہوتا ہے۔جو ایک ایمان والے کیلئے تقویت ایمان کا ذریعہ ہیں۔۵۰۰ علمائے کرام کی طرف سے شیرنوالہ لاہور میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کا خطاب اور آپؒ کے ایمانی، وجدانی وجوشیلے بیانات،قربانیاں تحریک ختم نبوت کا نایاب ورثہ ہیں۔

۹جون ۱۹۷۴ء کو لاہور میں مولانا یوسف بنوریؒ کی صدارت میں کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس ہوا۔اس موقع پر باقاعدہ طور پر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تشکیل دی گئی۔مولانا یوسف بنوریؒ کو اس کا کنوینر مقرر کیا

گیا۔اس کا اگلا اجلاس فیصل آباد میں ۱۷ جون کو ہوا جس میں مذکور بالا جماعتوں نے شرکت کی ۔اس موقع پر جوائنٹ ایکشن کمیٹی تشکیل پائی ۔اس کی کنوینر مولانا یوسف بنوریؒ جبکہ جنرل سیکرٹری صاحبزادہ محمود احمد رضویؒ کو منتخب کیا گیا اس کے بعد علمائے کرام نے پورے ملک میں تحریک برپا کردی ، مسلمان شمع رسالت ﷺ کے پروانے بن کر آگے بڑھتے رہے گرفتاریاں شروع ہو گئیں آغا شورش کاشمیریؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ودیگر قائدین کو جیل کی کال کوٹھڑیوں میں ڈال دیا گیا مگر تحریک ختم نبوت اپنے عروج پر رہی۔اس احتجاجی عمل میں تب کی طلباء تنظیموں نے بھی میدان عمل میں آکر اس تحریک میں ایک نئی روح پھونکی۔آخر کار حکومت نے مسئلہ ختم نبوت کے سامنے خود کو سرنڈر کردیا۔ذوالفقار علی بھٹو مرحومؒ نے سانحہ ربوہ اور قادیانی مسئلے پر سفارشات مرتب کرنے کیلئے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی قرار دیا۔جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانیؒ نے قومی اسمبلی میں ایک پرائیویٹ بل پیش کیا جس پر اٹھائیس معزز اراکین اسمبلی کے دستخط تھے ، یہ بل حزب اختلاف کی طرف سے تھا، ان دنوں حزب اختلاف کے قائد مولانا مفتی محمودؒ تھے ۔صاحبزادہ علی فاروق خان کی صدارت میں قادیانی مسئلے پر ایوان میں بحث شروع ہو گئی ۔ قادیانی اور لاہوری گروپ نے اپنے محضر نامے پیش کئے ۔ قادیانیت کے جواب میں "ملت اسلامیہ کا موقف " نامی محضر نامہ پیش کیا گیا۔حضرت شیخ الاسلام مولانا یوسف بنوریؒ کی قیادت میں مولانا محمد شریف

جالندھریؒ، مولانا محمد حیاتؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، نے حوالہ جات کی تدوین کی۔ مولانا محمد تقی عثمانی اور مولانا سمیع الحق نے ان حوالہ جات کو ترتیب دے کر ایک خوبصورت کتاب مرتب کی۔ چند دنوں میں یہ محضر نامہ تیار ہو گیا، جس کو مولانا مفتی محمودؒ نے قومی اسمبلی میں پڑھا۔ لاہوری گروپ کے جواب میں حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے مستقل محضر نامہ تیار کیا۔ قادیانی گروپ کے سربراہ مرزا ناصر کو قومی اسمبلی کے سامنے اپنا موقف پیش کرنے، سوالات کے جوابات کیلئے، بلایا گیا ۵ سے ۱۱ اور ۲۰ سے ۲۱ اگست لاہوری گروپ کے صدر الدین، عبدالمنان عمر اور سعود بیگ پر ہر روز جرح ہوئی۔ ۵، ۶ ستمبر کو اٹارنی جنرل آف پاکستان جناب یحییٰ خان بختیار نے بحث کو سمیٹا۔ انہوں نے دو دن تک اراکین اسمبلی کے سامنے اپنا مفصل موقف پیش کیا۔

۷۔ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ۴ بج کر ۵۳ منٹ پر قادیانیوں کے دونوں گروہوں مرزائی اور لاہوری گروپ کو قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ذوالفقار علی بھٹو نے قائد ایوان کی حیثیت سے خصوصی خطاب کیا اور عبدالحفیظ پیرزادہ نے آئینی ترمیمی بل پیش کیا۔ یہ بل متفقہ رائے سے منظور کیا گیا۔ حکومت پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم اور ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت صدارتی آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد کرے جس پر تا دم تحریر عمل نہیں

کیا جا رہا۔اس وقت بھی قادیانیت کے تعاقب میں تحریک تحفظ ختم نبوت ، عالمی مجلس ختم نبوت ،انٹر نیشنل ختم نبوت ،شبان ختم نبوت ،فدایان ختم نبوت سر گرم عمل ہیں اور گلی گلی کوچہ کوچہ میں ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگا کر تحفظ ختم نبوت میں پیش پیش ہیں۔

قارئین کرام ! ۷، ستمبر کا دن ہمیں ختم نبوت کے عظیم مشن کی خاطر سب کچھ قربان کرکے ناموس رسالت ﷺ پر فدا ہو جانے کا درس دیتا ہے۔اس دن پر ہم قائدین تحریک ختم نبوت کی کاوشوں کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے سلام کرتے ہیں۔مگر مسلمانان عالم کے نام ایک سوال ہے کہ ناموس رسالت ایکٹ ۲۹۵۔سی کے ہوتے ہوئے آج تک قادیانیت کے خلاف موثر کاروائی عمل میں کیوں نہیں لائی گئی؟ اس کا اصل محرک کیا ہے؟ ہمارے نزدیک اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ آج وہ مقدس نظام نہیں ہے جس نے سب سے پہلے منکرین ختم نبوت کا قلع قمع کرنے کیلئے اجماع کیا اور اس پر ڈٹ گئے آج عہد خلافت راشدہؓ کے جھوٹے مدعیان ختم نبوت کا کوئی پیروکار، نام لیوا زمین پر موجود نہیں۔جبکہ آج قادیانیت کا ناسور ایک الگ تھلگ مذہب کی حیثیت اختیار کر چکا ہے اس کی وجہ اسلامی نظام خلافت کا نہ ہونا ہے۔امت کو اس فرض اول کو ادا کرکے عبادت الٰہی کا حق ادا کرنا ہوگا بصورت دیگر امت ایسے ہی گھمبیر مسائل کا شکار رہے گی۔☆☆

ستمبر : بھارت کی ذلت ورسوائی کا دن 6

ایک ایسی مملکت جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آئے جس کا مقصد روئے زمین کے اہل ایمان کی قیادت وسعادت کرنا ہو اس کا دفاع فرض عین ہو جاتا ہے۔مدینہ منورہ کی پہلی ریاست جب اسلام کے نام پر حاصل ہوئی تو نبیؐ مہربان ﷺ کی قیادت میں صحابہ کرامؓ نے اس ریاست کے دفاع کیلئے بدر وحنین،احد وخندق سمیت ایک سو کے قریب میدان سجائے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرکے قیامت تک آنے والے انسانوں کو درس دیا کہ جو ریاست اسلام کے نام پر حاصل کی جائے وہاں اسلام کا عادلانا نظام قائم کرنا اور اس کے دفاع کیلئے جام شہادت پی جانا اہل ایمان کیلئے فرض عین اور ان کی دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی کا ذریعہ ہے۔

پاکستان اسلام کے نام پر حاصل ہونے والی ایک ایسی ریاست ہے جسے 14 اگست رمضان کے مقدس مہینے میں آزادی نصیب ہوئی قائدین تحریک پاکستان نے، 1947 اسے اسلامی فلاحی ریاست بنانے کا عزم کیا تاکہ مسلمان اسلام کے زریں اصولوں کے مطابق اپنی زندگیاں گزار سکیں ابتدائی ایام میں پاکستان نے اپنی منزل کی طرف جانے کے لئے بڑی تیزی سے سفر کیا ملک مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا یہ ترقی ہمارے دشمن بھارت کو برداشت نہ تھی اس نے مملکت خداداد کو دل سے تسلیم

ہی نہیں کیا تھا لہٰذا قیام پاکستان کے بعد سے لیکر آج تک ہمارے ازلی دشمن بھارت نے ہم پر حملہ کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیا 6 ستمبر کا دن ہماری قوم کیلئے عزم نو کا آئینہ دار ہے 6 ستمبر 1965 ہماری عسکری تاریخ کا انتہائی اہم دن ہے اس تاریخی دن کے ساتھ انمٹ یادیں نقوش وابستہ ہیں جنہیں گرد زمانہ دھندلا نہ کرسکے گی 6 ستمبر کو بھارت نے اس بھول سے دس گناہ زیادہ فوج، جدید اسلحہ سے لیس ہوکر 1965 بڑے غرور و تکبر کے ساتھ پاکستان پر حملہ کر دیا کہ شائد پاکستان کی افواج اور قوم سو رہی ہے وطن کی محبت سے سرشار پاک فوج اور پاکستانی بہادر قوم نے قلیل وقت میں دشمن کو اسکی حقیقت سے آگاہ کردیا یہ وہ عظیم دن ہے جس دن افواج پاکستان کے ساتھ قوم کے نوجوانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے نوجوان کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے دشمن کے ٹینکوں کے نیچے بم باندھ کر لیٹ گئے اور دشمن کے ٹینکوں کو ہوا میں اڑا کے رکھ دیا اور دشمن کی پیش قدمی کو روک دیا سیالکوٹ چونڈہ، لاہور واہگہ باڈر، برکی، قصور، کھیم کرناور سلیمانکی سمیت سات مقامات سے بھارت نے حملہ کیا کشمیر، جوناگڑھ، مانا وادر، منگرال پر قبضہ کرنے والے بھارت کی خام خیالی تھی کہ 6، ستمبر کی دوپہر لاہور فتح کرلے گا مگر اسے شرمناک ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا، چونڈہ اور واہگہ کے محاذوں پر غیور اہلیان پاکستان و زندہ دلان لاہور نے وہ قربانیاں دیں جسے پاکستان کی تاریخ کبھی بھی فراموش نہیں کرسکتی تاریخ شاہد ہے کہ سترہ دن جاری رہنے والی اس اعصاب شکن جنگ میں نوجوانوں

نے لائنوں میں لگ کر اپنا نام بم باندھ کر دشمن کے ٹینک کے نیچے لیٹ جانے والے سرفروشوں کی فہرست میں لکھوایا، پاک فوج نے دشمن سے نہ صرف اپنے علاقے واپس چھینے بلکہ اس کے کئی علاقوں پر بھی قابض ہو گئی اسطرح دشمن کو لینے کی بجائے دینے پڑھ گئے ،اعیار دشمن نے جب اپنی شکست دیکھی تو اپنے آپ کو بچانے کے لئے اقوام متحدہ کے در پر صلح کے لئے حاضر ہوگیا اس طرح اس تاریخی دن پر پاکستانی افواج اور عوام نے ملک وملت کی حفاظت کی۔ مسلمانوں کے بم باندھ کر دشمن کے ٹینک کے نیچے لیٹ جانے والے جذبے اور ملی وحدت کو بھارت سمیت سب دشمنوں نے بہت محسوس کیا اور اسے ختم کرنے کے لئے اپنے خفیہ ہتھکنڈوں کا منظم سلسلہ شروع کیا قوم کے نوجوانوں کے اندر سے غیرت ملی نکالنے کے لئے ان کو حیاء جیسے گوہر نایاب سے تہی دامن کرنے کے لئے فحش ڈراموں، فلموں کا لامتناہی سلسلہ شروع کردیا اس کے دو نقصانات ہوئے ایک یہ کہ حیاء گم ہوتی گئی دوسرا قیمتی وقت بہت زیادہ ضائع ہوا،ابھی بھی یہ نقصان ہو رہا ہے پاکستان کی گھریلو عورتیں ان کے ڈراموں کی اس قدر اسیر ہو گئی ہیں کہ کھانا پکانا تک بھول جاتی ہیں اس کی وجہ سے کئی شوہروں نے اپنی بیویوں کو غصے میں آکر طلاقیں دے دی ہیں لیکن ہمارے معاشرے میں انڈین ڈراموں اور فلموں کو سحر ٹوٹنے کا نام نہیں لے رہا ان ڈراموں اور فلموں میں ہندو مذہب کی تبلیغ بہت زیادہ ہوتی ہے جس نے ہماری نئی نسل کو بہت زیادہ متاثر کیا ہے آج کی نسل جذبہ جہاد سے بیزار صرف انہی ڈراموں فلموں کی وجہ سے ہوئی ،ڈراموں فلموں نے

اسلامی تہذیب و تمدن پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں اس کے بعد دوسری چیز جو بطور ہتھیار استعمال کی گئی وہ پاکستان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا تھا جس میں انھیں ڈھاکہ کی جگہ بنگلہ دیش بنا کر کامیابی ملی ، دشمن اب سندھ (کراچی) ، بلوچستان کو تقسیم کرنے کے ناپاک خواب دیکھ رہا ہے راہبروں کی شکل میں راہزنوں کے چہرے بے نقاب ہو چکے ۔ بھارتی اس یلغار کا خاتمہ دفاع پاکستان کا ایک حصہ ہے۔ مزید ملک کے اندر بریلوی، دیوبندی ، اہلحدیث تینوں مسلمان فرقوں میں نفرت کا بیج بونا تھا آج ہمارے مذہبی لیڈران اسلام کی بجائے اپنے مسلک کو ہی سچا، حقیقی اسلام قرار دینے کی جدوجہد میں مصروف ہیں یہ مذہبی لوگ ایک دوسرے کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ مذہبی فرقہ واریت گلی محلوں، گھروں تک سرائیت کر چکی ہے، سیاسی جمہوری تقسیم نے بھی بڑا کام دکھایا ہے جسکی وجہ سے قومی وحدت کو نقصان پہنچا مذہبی قیادت کو فروعی اختلافات ختم کرکے قوم کو یکجا بنا کر ملک کا دفاع مضبوط کرنا ہوگا ، ملک پاکستان کے اندر بھارت کی طرف سے حملوں ، جنگجو گروپوں کی مالی واسلحہ سے معاونت نے بھی شدید نقصان پہنچایا ۔ قارئین کرام ! ایک بہت بڑی غلطی جو ہمارے ارباب اقتدار سے ہمیشہ ہوئی وہ یہ کہ ہم نے صرف زمینی سرحدوں کی حفاظت کو ہی ضروری خیال کیا اس پر ہی ہمیشہ بہت زیادہ زور دیا بجٹ کا ایک بہت بڑا حصہ اسی زمینی یا سرحدی دفاع پر خرچ کیا مگر نظریاتی تحفظ کے لئے ہمارے ملک میں کوئی خاطر خواہ انتظامات نہیں کئے گئے نظریاتی دفاع سے مراد نظریہ پاکستان، اسلامی نظریہ حیات ، اسلامی

نظام کے قیام کی طرف مسنون طریقے سے پیش رفت ہے ہمارے حکمرانوں میں ہمیشہ اس کا فقدان رہا شائد یہ خیال کرتے ہیں کہ اس کے بغیر ملک ترقی کر جائے گا مگر ایسا ناممکن ہے ملک میں اسلام کی صورتحال بہت زیادہ قابل رحم ہے جو اسلامی قوانین موجود ہیں ان پر عمل نہیں ہو رہا، انگریز کے قوانین کا دور دورہ ہے قرآن و سنت، اسلامی قوانین کے علاوہ انگریز کے قوانین چلانا تھے نظریۂ پاکستان سے کھلی بغاوت ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق نوے ہزار سے زائد اسلامی قانون سازی کے متعلق اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات ردی کے ٹوکریوں میں پڑی قانون پاکستان بننے کی منتظر ہیں ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا گیا۔ جو قوانین عوام کے شدید دباؤ پر بنائے گئے ان پر بھی عمل نہیں کیا جا رہا جیسا کہ توہین رسالت ایکٹ جسے ہزاروں لاکھوں مسلمانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے دینے کے بعد 7 ستمبر 1974 کو پاس، کروایا۔ اسی دن کو دنیا بھر کے مسلمان تحفظ یوم ختم نبوت ﷺ کے نام سے ہر سال مناتے ہیں اور اسلام سے انحراف کر جانے والے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہیں المیہ یہ ہے کہ آج تک کسی گستاخ رسول کو سزا نہیں دی گئی بلکہ عالمی طاقت ور ممالک کی ایک فون کال پر گستاخان رسول کو خصوصی پروٹوکول کے ساتھ سفارشی ممالک میں بھیج دیا گیا سود اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے جنگ کے مترادف ہے لیکن اسکا دور دورہ ہے، زنا ہر حال میں قابل گرفت ہے مگر یہاں زنا بر رضا کے نام پر زنا کو قانونی تحفظ حاصل ہے، صحابہ کرامؓ، اہل بیت عظامؓ کیگستاخی کرنے والوں کو

غیر مسلم اقلیت وسزائے موت کا قانون ملک میں موجود نہیں آخر کیوں؟ کیا اسلام سے راہ فرار اختیار کرکے پاکستان ترقی کر سکتا ہے؟ ہر گز نہیں بلکہ (اسلام کا نفاذ) اسلام کا دفاع ہی دفاع پاکستان ہے ہمیں بحثیت قوم اس امر کا ادراک ہونا چاہیے کہ زمینی دفاع کی طرح غلبۂ اسلام بصورت قیام خلافت ،دینی، نظریات، عقائد، اسلامی سرحدات کادفاع بھی لازم ملزوم ہیں اس کے بغیر پاکستان کی حقیقی شناخت ختم ہوجاتی ہے نظریاتی دفاع نہیں کیا تو آج ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود ہم غیر محفوظ ہیں دفاع پاکستان کے موقعہ پر ساری قوم کو زمینی دفاع کے ساتھ نظریاتی سرحدوں کا دفاع بھی کرنے کا عزم کرنا ہوگا۔

عید الضحیٰ کا پیغام

ماہ ذی الحجہ اسلام کا اہم ترین مہینہ ہے جسمیں مسلمان وحدت ،یکجہتی ،یگانگت کا عملی مظاہرہ حج کی صورت میں کرتے ہیں،ساری دنیاکے مسلمان ایک لباس ،ایک نعرۂ مستانہ لبیک اللھم لبیک بلند کرتے ہوئے کرہ ارض کے سب انسانوں کو پیغام دیتے ہیں کہ ہماری زبانیں، رنگ ، قومیں جدا جدا ہونے کے باوجود ہم ایک اللہ ،ایک قرآن ،ایک نبی (حضرت محمد ﷺ) ایک اسلام کو ماننے والے یک جان ویک قالب ہیں ۔اللہ کے رسول ﷺ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ جس شخص نے اللہ کو راضی کرنے کیلئے بیت اللہ کا حج کیا اسمیں گناہوں سے بچا رہاتو اس کے گناہ اس طرح معاف کردیئے جاتے ہیں جیسے ایک بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے گناہوں سے پاک پیدا ہوتا ہے۔حج کے عمل میں ایک رکن قربانی بھی ہے ہر حاجی جانور کی قربانی کرتا ہے۔قربانی کا عمل حج تک محدود نہیں ہے بلکہ جس شخص پر قربانیلازم ہو جائے تووہ اسے ہر حال میں ادا کرے، اگر ایک شخص پر قربانی لازم ہو گئی اس نے قربانی نہ کی توگناہ گار ہوگا۔آج کے پر فتن دور میں کچھ پڑھے لکھے جاہل یہ بات عام کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ قربانی صرف حج کرنے والوں پر لازم ہوتی ہے دوسرے لوگوں پر نہیں ،ایسے لوگوں کا کہنا ہے کہ اتنے مہنگے جانور خریدنے کا کیا فائدہ یہ رقم غریبوں میں تقسیم کردی جائے تو

غربت کا خاتمہ ہو جائے ۔ایسے لوگوں کی خدمت میں احترام کے ساتھ گذارش ہے کہ قربانی جس شخص پر لازم ہے اگر وہ قربانی نہیں کرے گا تو قابل گرفت ہوگا۔دور نبوی ﷺ میں صحابہ کرامؓ جانوروں کو خرید کر سارا سال پال کر موٹا تازہ کرتے اور ذی الحجہ کے مہینہ، عید الضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کی جاتی تھی ۔قربانی کے عمل کو صرف حج کے ساتھ ہی منسلک کرکے عام لوگوں کو اس سے بری الذمہ قرار دینا سراسر جہالت ہے ۔مسلمان ایسے پڑھے لکھے جاہلوں کے چکر میں نہ آئیں کیونکہ عید الضحیٰ کا سب سے اہم عمل قربانی ہے جسے صاحب استطاعت لوگوں پر لازم قرار دیا گیا ہے ۔

قربانی کے موقعہ پر مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اللہ کے اس فرمان کے مفہوم کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ تمہارے جانور کا خون، گوشت اللہ کے پاس نہیں پہنچتا اگر تمہارا کچھ اللہ کو پہنچتا ہے تو وہ تمہارا تقویٰ ہے ۔یعنی قربانی کرتے وقت یہ ذہن میں پورے اخلاص کے ساتھ رہے کہ یہ قربانی میں خالص اللہ ورسول ﷺ کی رضا کیلئے کر رہا ہوں تاکہ میرا خالق اللہ رب العزت اس حکم کی تعمیل پر مجھ سے راضی ہو جائے ۔اگر دل میں ذرا سا بھی خیال پیدا ہوگیا کہ فلاں شخص کو خوش کرنے یا دکھانے کیلئے یہ عمل کر رہا ہوں تو یہ نیک ترین عمل ضائع ہو جائے گا، گوشت کے سوا کچھ نہیں ملے گا آج تو جانوروں کے نام اداکاروں کے نام پر رکھے جاتے ہیں جو نا صرف ناجئز بلکہ قربانی کی توہین کے مترادف ہے ۔اسلام کے

فلسفۂ قربانی اور سائنس پر غور کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے ،انسانی جسم کیلئے سال میں ایک بار گوشت کا استعمال لازم ہوتا ہے ۔اللہ تعالیٰ نے قربانی کا حکم کرکے ان غریب مسلمانوں کا بھی خوب خیال رکھا جو سارا سال گوشت نہیں کھا سکتے ۔ اسی لئے اسلام نے قربانی کرنے والوں کو حکم دیا ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کئے جائیں ایک اپنے گھر کیلئے ،دوسرا رشتہ داروں کیلئے اور تیسرا غرباء کیلئے ۔ قربانی کا گوشت تقسیم کرتے وقت ہمیں گوشت کے تین حصے کرنے چاہیں تاکہ معاشرے کے تمام طبقات خصوصاً غرباء تک گوشت کی رسائی ممکن ہوسکے ۔ بعض لوگ سارا گوشت اپنے پاس رکھ لیتے ہیں کسی کو نہیں دیتے یہ دلیل پکڑتے ہیں کہ اسلام کا حکم ہے کہ اگر گوشت کم ہے تو اپنے پاس رکھ لیں، کم کی مقدار ایسے لوگوں کے کہاں اپنے ذہن کے مطابق ہوتی ہے ۔حکم تو یہ ہے کہ اگر جانور کا گوشت اتنا کم ہو کہ آپ کے گھرانہ بڑی مشکل سے پورا ہورہا ہے تو جائز ہے لیکن ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ فریزرز گوشت سے بھر لیں اور کہیں ہمارے گھر کیلئے یہ ناکافی ہے ۔ ہاں جن کا واقعی گوشت کم ہے وہ سارا گوشت اپنے گھر رکھ سکتے ہیں، اگر کوئی اخلاص کے ساتھ مشاہیر اسلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اسے بھی غرباء میں تقسیم کردے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ انھیں بڑھا چڑھا کر اپنی شان کریمی کے مطابق دیں گے ۔

قارئین کرام ! فلسفۂ قربانی کا ایک پہلو جہاں غرباء کو خوشیوں میں شامل

کرنا ہے وہیں ہی یہ بھی فلسفۂ قربانی میں شامل ہے کہ اپنی محبوب ترین چیز اللہ کے راستے میں خرچ کردو۔ایک مرتبہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں ایک غریب آدمی ہوں میرا ہمسایہ جو آپ ﷺ کو ماننے والا ہے (درحقیقت وہ منافق تھا)اس کے گھر میں ایک کھجور کا درخت ہے جس کی کچھ شاخیں میرے گھر میں لٹکی ہوئی ہیں بچے کھجوریں توڑ کر کھاتے ہیں تو وہ برے اخلاق کے ساتھ پیش آتا ہے اسے سمجھائیں ایسا نہ کیا کرے۔اللہ کے رسول ﷺ نے اس شخص کو بلایا، رسول اللہ ﷺ نے اس منافق سے فرمایا کہ تم اپنے گھر میں لگی کھجور قیمتاً مجھے دے دو تو اس منافق نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ کھجور کا درخت مجھے اور میرے بچوں کو بڑا محبوب ہے اور اس پر گزر اوقات بھی کرتے ہیں لہٰذا اسے میں آپ ﷺ کو نہیں دے سکتا۔جب وہ منافق مجلس سے اٹھ کر گیا تو اسی مجلس میں بیٹھا ایک صحابی رسولؐ سیدھا اس منافق کے پاس گیا اور کہنے لگا کیا تم کھجور کا درخت فروخت کروگے؟ تو منافق نے کہا کہ تم اپنا سارا قیمتی ترین باغ مجھے دے دو تب میں ایک کھجور کا درخت تمہیں دوں گا تو وہ صحابیؓ خوشی سے جھوم گئے اور کہا مجھے یہ منظور ہے۔صحابی رسولؐ باغ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر اپنی بیوی بچوں کو آواز دیتے ہیں کہ میں نے باغ فروخت کردیا باہر آجاؤ اس صحابیؓ کی بیوی اور بچے باغ سے باہر آئے اور سیدھے گھر چلے گئے ایک کھجور کے بدلے باغ اس منافق کو دے دیا اور سیدھے نبی رحمت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ وہ

کھجور کا درخت میں نے خرید لیا ہے اب میں آپ ﷺ کو تحفہ کے طور پر پیش کرتا ہوں ، حضور ﷺ نے استفسار فرمایا تو عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ایک درخت کے بدلے سارا باغ دے دیا کیونکہ آپ ﷺ کی خواہش تھی جسے میں پورا کرنا ضروری سمجھتا تھا تو اللہ کے رسول ﷺ اس عمل پر بہت خوش ہوئے اور فرمایا تمہارے اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم سے خوش ہوگیا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ عید قربان پر صحابیؓ کے اس عمل کو ذہن میں رکھ دل کھول کر گوشت غرباء میں تقسیم کریں۔

قربانی کا ایک فلسفہ یہ بھی ہے کہ انسان خود کو اللہ تعالیٰ کے سامنے سرنگوں، سرنڈر کردے۔ حضرت سیدنا ابراہیمؑ اور ان کی فرزند ارجمند حضرت سیدنا اسماعیلؑ نے جب خود کو اللہ کے حکم کی تعمیل میں سرنڈر کردیا، باپ بیٹے کو قربان کرنے اور بیٹا خوشی سے قربان ہونے کو تیار ہوگیا تو قدرت خوشی سے جھوم اٹھی ان نفوس قدسیہ پر فخر کرتے ہوئے ملائکہ، جن وانس سے ہم کلام ہو کر فرمایا کہ اے مخلوقات کل ! دیکھو، ذرا غور سے دیکھو میں اللہ نے حضرت انسان کو اس لئے پیدا کیا تھا کہ خواہشات ہونے کے باوجود وہ خود کو میرے سامنے سرنڈر کئے ہوئے ہے۔ راقم کے نزدیک قربانی کا سب سے بڑا، اہم ترین فلسفہ یہی ہے کہ انسان اپنے خالق ومالک اللہ رب العزت کے سامنے ہر لمحہ خود کو سرنگوں رکھے۔ آیئے عید الضحیٰ کے اس اہم ترین پیغام کو اپنے اذہان و قلوب میں جگہ دیں اور عزم صمیم کریں کہ ہم مسلمان اپنی ریاستوں میں قرآن کو آئین قرار دے کر

اللہ کے حکم کو پورا کریں گے اللہ کی زمین پر اس کا نظام خلافت قائم کریں گے، حکم، قانون صرف اللہ ہی کا مانیں گے اللہ کے علاوہ اگر کوئی شخص اللہ کے مقابلے میں قانون لائے گا ہم اسے کسی صورت نہیں مانیں گے، ہماری زندگی کی زینے قرآن وسنت کے غلام رہیں گے۔اگر ہم نے عزم پر کاربند رہنے کا اللہ سے وعدہ کرلیا تو ہماری زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا ہوجائے گا جو اس زمین کو جنت کا ٹکڑا بنا کر انسانیت کے جذبات کی ترجمانی کریگا۔☆☆☆

امام کعبہ کا خطبۂ حج، مسائل کے حل کا نسخۂ کیمیاء

خطبۂ حج 2016 ء امت مسلمہ کے جذبات کا ترجمان ہے امام کعبہ الشیخ عبدالرحمان السدیس نے خطبۂ حج میں امت مسلمہ کی اہم ترین نکات پر رہنمائی فرمائی ہے اگر مسلمان حکمران اور سب مسلمان اس خطبہ حج کو اپنی زندگیوں میں لے آئیں تو تمام مسائل حل ہو جائیں امام کعبہ نے توحید ورسالت ﷺ، تحفظ ناموس رسالت ﷺ۔حالیہ مسائل اصل وجہ۔دفاع۔حقوق خواتین، حقوق والدین۔حج کی فضیلت۔حقوق العباد۔درود وسلام پر رہنمائی کرتے ہوئے میڈیا۔مسجد اقصیٰ اور فلسطین، عراق وشام،۔دہشت گردی۔، علمائے کرام۔نوجوانوں کو خصوصی طور پر خطاب کیا ہے۔

امام کعبہ نے امت مسلمہ کے نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ نوجوانو! تمہاری ذمہ داری اور بڑھ گئی ہے، نوجوان امت کو مسائل سے نکالنے کیلئے میدان عمل میں اتریں۔غلط نظریات وعقائد کے سامنے بند ھ باند ھنے، اسلام کا اصل چہرہ اقوام عالم کے سامنے دکھانے کیلئے نوجوانوں کو آگے آنا ہوگا انہوں نے نوجوانوں کو خصوصی طور پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے نوجوانو! اٹھو بچو ان غلط راستوں، لوگوں سے اور اللہ ورسول ﷺ کی طرف صحیح رہنمائی

کرو نوجوانو ! دنیا تمہاری طرف دیکھ رہی ہے اٹھو ساری دنیا پر اسلام کو پھیلادو ، اپنی تمام تر صلاحیتیں غلبۂ اسلام (بصورت قیام خلافت) کیلئے وقف کردو اخلاق حسنہ ہی اصل زندگی ہے نبی کریم ﷺ کو اسی لئے مبعوث کیا گیا تھا (اس خطاب پر نوجوانوں کو توجہ دینی چاہیے کہ دنیا ہماری طرف دیکھ رہی ہے اور ہم کس طرف جارہے ہیں ؟امام کعبہ جیسی عالمی شخصیت نوجوانوں کو انقلاب مصطفوی ﷺ (خلافت) کیلئے پکار رہی ہے (نوجوانوں کو چاہیے کہ امت مسلمہ کے جذبات کی ترجمانی کیلئے میدان عمل میں اتریں امام کعبہ نے فرقہ پرستی کے ناسور کو ختم کرنے کیلئے علمائے کرام کو بھی خصوصی طور پر خطاب کیا کہ علمائے کرام فرقہ پرستی کے خاتمے کیلئے تعمیری جدوجہد کریں امت کو فرقوں میں تقسیم کرنے سے علمائے کرام باز آجائیں علماء کرام کی یہ ذمہ داری ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم لوگوں تک پہنچائیں امت مسلمہ امت وسط ہے جس کو مختلف شکلوں میں دہشت گردی کا سامنا ہے جسے علمائے کرام ختم کرنے میں امت کی مدد کر سکتے ہیں اسلام کی غلط تشریح کرنے والوں کا محاسبہ از حد لازم ہے (علمائے کرام کو چاہیے کہ فرقہ پرستی اور مسلک کے فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر کام کریں فرقہ پرستی کے باعث آج امت کے نوجوان آپس میں دست و گریبان ہیں، ہر گھر میں فرقہ پرستی کا ناسور سر چڑھ کر بول رہا ہے وقت تقاضا کر رہا ہے کہ مسلک پرستی ترک کرکے غلبۂ اسلام

بصورت قیام خلافت کیا جائے اگر علمائے کرام اس پر عمل کریں تو دنوں میں اسلام کو غلبہ مل جائے اور انسانیت پھر وہی بہاریں دیکھے جس کا شدت سے انتظار کیا جارہا ہے بہر کیف علمائے اسلام کو اپنی ذمہ داری کو ہر حال میں ادا کرتے ہوئے غلبۂ اسلام کے یک نکاتی ایجنڈے پر کام کرنا ہوگا اس کے بغیر اسلام کا غلبہ ناممکن ہے)۔

الشیخ عبدالرحمان السدلیس نے میڈیا کو کو ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ میڈیا کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ ان چیزوں کو نشر نہ کرے جو اسلام کیلئے نقصان دہ ہیں میڈیا کے پاس وہ آلہ ہے جس سے لوگوں کو صحیح پیغام پہنچ سکتا ہے (میڈیا کو خطاب کرنا بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس وقت پوری دنیا کو میڈیا عالم کفر کا دم چھلہ بن چکا ہے عالمی سطح پر نامور میڈیا کے ادارے یہود ہنود کے پاس ہیں مسلم ممالک کا میڈیا ان عالمی کاربین کی اندھی تقلید کررہا ہے جس سے مسلم معاشروں میں بے حیائی، فحاشی، عریانی کا سیلاب امڈ آیا ہے مسلم تہذیب وثقافت کو خطرہ لاحق ہو چکا، یہود وہنود کا ہولڈ یافتہ میڈیا جھوٹ پر مبنی جو نشر کرتا ہے وہ دنیا کا ذہن بن جاتا ہے جس کا اسے بہت فائدہ ہورہا ہے ایسے وقت میں مسلم ممالک کے میڈیا پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنا خود مختار میڈیا (وجود میں لائے جس سے اسلام کی ترجمانی ممکن ہوسکے

دہشت گردی پر ان کا موقف عالم اسلام کا موقف ہے ان کا کہنا تھا کہ دہشت گردی

کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں دہشت گردی کو اسلام سے نہیں جوڑا جا سکتا دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا مسلمانوں کے ساتھ ظلم وزیادتی بند کی جائے، فساد پھیلانے والوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے مسجد اقصیٰ اور فلسطین ہمارے مقدس مقامات، قبلہ اول ہیں (خطبہ میں کشمیر کا ذکر نہیں کیا گیا جسے بہت محسوس کیا جارہا ہے) ان کی آزادی ہم پر فرض ہے ان کی آزادی کیلئے کوشش کی جائے،ان کا کہنا تھا کہ امت مسلمہ کے مسائل کی اصل وجہ قرآن وسنت سے دوری ہے (دہشت گردی ایک ناسور کی شکل اختیار کرچکی یہود وہنود دہشت گردی کا ارتکاب کرکے مظلوم مسلمانوں کو ہی دہشت گرد قرار دے کر ظلم وبربریت کا مظاہرہ کر رہے ہیں مسلم ممالک دہشت گردی (درحقیقت صلیبی جنگ) کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں جو کہ ساری مسلم دنیا کیلئے لمحۂ فکریہ ہے ایسے وقت میں مسلم ممالک کو چاہیے کہ وہ اسلام کا قرآنی ادارہ خلافت بحال کرکے ایک متقی شخص کو امیر المومنین بنادیں جو عالم کفر کے سامنے اسلام کا اصل موقف مظلومیت دنیا کے سامنے پیش کرے تاکہ کشمیر، فلسطین، لبنان، عراق سمیت دنیا بھر سے، مسلم ممالک کے خون، جان ومال کا تحفظ ممکن ہوسکے۔اگر ہٹ دھرم عالم کفر مسلمانوں کے سربراہ کا موقف تسلیم نہیں کرتا تو امیر المومنین جہاد کی طاقت سے مسلمانوں کا تحفظ کرے گا۔ موجودہ حالات اس امر پر شاہد ہیں کہ مسلمان مظلوم ہونے کے باوجود مجرم کے کٹہرے میں کھڑے دہشت گردی کی نام نہاد جنگ میں پس رہے ہیں مسلمانوں کو آپس میں لڑادیا گیا ہے کوئی شرعی ذمہ دار

اس وقت کرہ ارض پر نہیں جو امت مسلمہ مرحومہ کے جذبات کی ترجمانی کرسکے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ امام صاحب نے اس نقطہ کے آخری جملے میں امت مسلمہ کی زبوں حالی کا نسخۂ کیمیاء بتادیا اگر ہم غور کریں تو علم میں آئے گا کہ آج وہ اسلام ہی اپنی اصل شکل میں موجود نہیں جو رسول اللہ ﷺ، خلفائے راشدینؓ امت کو دے کر گئے، اس دین میں جو تو خلیفہ، ادارہ خلافت تھا جس کا آج وجود ہی نہیں قرآن وسنت مسلمانوں کو اسلام کا نظام عدل خلافت قائم کرنے، ہر نظام باطل کو ترک کر دینے کا واضح الفاظ میں حکم دیتا ہے جسے آج پورا نہیں کیا جارہا، جس کے باعث قدرت کی طرف سے مسلمانوں پر عذاب مسلط ہے اس عذاب سے باہر نکلنے کا واحد راستہ نظام اسلام کا قیام ہے)

امام کعبہ کا فرمان تھا کہ حج کو سیاسی مقاصد کیلئے استعمال نہ کیا جائے مسلمان کو کوئی ذاتی مفادات عزیز نہیں ہوتے (ان کا اشارہ ایران کی طرف تھا جو حج کا کنٹرول سعودی عرب سے ختم کرواکر سیاسی مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے ایران کی اس منفی گھٹیاترین حرکت کو عالم اسلام نے مسترد ہی نہیں بلکہ اس کی شدید الفاظ میں مذمت بھی کی ہے، گذشتہ سال حج پر ایرانیوں کے شرمناک کردار سے ارض مقدس کا تقدس بھی پامال ہوا ایسی حرکتیں اسلام کے حق میں قطعاً نہیں ہیں ایران کو اپنا قبلہ درست کرنا ہوگا مسلمان سعودی عرب کے ساتھ ہیں)

اسلام کے بنیادی اصول.برتری صرف تقویٰ کی بنیاد پر ہے ،ماں باپ کی نافرمانی سے بچنے کا قرآنی حکم سنایا گیا (ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا اسلام نے حکم دیا ہے والدین کے نافرمان دنیا وآخرت میں ناکام ہوں گے ۔آج کی نوجوان نسل اس حکم کا بالائے طاق رکھ کر والدین کی نافرمانی پر تلی ہوئی ہے نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ دنیا وآخرت کی (کامیابی کیلئے امام کعبہ کی پکار پر توجہ دیں اور اپنے اندر اللہ رب العزت کا ڈر پیدا کریں دفاع پر انہوں نے امت مسلمہ کی توجہ مرکوز کرنے کی کوشش کی کہ امت جدید ہتھیاروں سے لیس ہو کر اپنا دفاع مضبوط بنائے (مضبوط دفاع کے بغیر ترقی ناممکن ہے آج امت مسلمہ کا دفاع کمزوری کی آخری سطح تک پہنچ گیا ہے ،ساری دنیا می اس وقت ایک ہی ملک (پاکستان) ایٹمی طاقت ہے جو عالم کفر کو.برداشت نہیں ، مسلم ممالک جوہری طاقت کے حصول کیلئے کوششیں تیز کریں ۔ مسلم ممالک کی افواج کو نیٹو طرز پر یکجا کرنے کی کوشش قابل صد تحسین ہے اسے مزید مضبوط ومربوط بنانے کی ضرورت ہے (سعودی عرب کا اس ایشو پر کردار قابل صد تحسین ہے

مسلم ممالک کے حکمرانوں کو خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ مسلم حکمران اسلام کی صحیح ترجمانی کریں نیکی پھیلانے.برائی کو روکنے کا اہتمام کریں

ہمارے نزدیک مسلم ممالک کے حکمران اسلام کی صحیح ترجمانی اسلامی نظام عالمی سطح پر
(قائم کرکے ہی کر سکتے ہیں اس کے بغیر اسلام کی صحیح ترجمانی ناممکن ہے
مسلمانوں کو درود وسلام نبی کریم ﷺ پر پڑھنے، اللہ کا شکر کرنے، سچا مسلمان بننے
شرک سے دور رہنے، توحید کو اپنانے کی خاص طور پر تلقین کی گئی خطبۂ حج امت مسلمہ،
کی ترقی، زندہ ومرحومین کی مغفرت، مقبوضہ مسلم ریاستوں کی آزادی کی پر اثر دعاؤں
کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ امت مسلمہ کے امراض الشیخ عبدالرحمٰن السدیس نے کھل کر
بیان کردیئے اب مسلم ممالک کے حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کی طرف
رجوع کریں۔

رائے ونڈ مارچ اور عید پر مدارس سے زیادتی

پی ٹی آئی کا احتجاج کیا گل کھلائے گا؟ پاناما لیکس کے بعد پی ٹی آئی کے احتجاج میں اس قدر جان آئی کہ اب عمران خان رائے ونڈ جاتی عمرہ محل کی طرف مارچ کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں جس کی تاریخ کا اعلان ہونے والا ہے۔اس مارچ سے پی پی پی ، عوامی تحریک نے تو برات کا اعلان کر دیا ہے مگر ایک تانگہ پارٹی اس مارچ کا حصہ بننے جا رہی ہے انکار کرنے والوں کا کہنا ہے کہ کسی کے گھر کا گھیراؤ اخلاقی و قطعی طور پر ہر گز درست نہیں لہٰذا ہم اس مارچ کا حصہ نہیں بنیں گے ، جبکہ عمران خان ہر حال میں جاتی عمرہ کی طرف مارچ کا عزم کر چکے ہیں۔اس مارچ کے کیا اثرات مرتب ہوں گے اہل دانش کا کہنا ہے کہ اس مارچ سے حکومت پر پریشر بڑھنے کی بجائے حکمران مظلوم ہو جائیں گے یہ فیصلہ احمقانہ ہے ،احتجاج کا حق سب کو ہے مگر اخلاق کے دائرے میں رہ کر ہونا چاہیے عمران خان کی جماعت رائے ونڈ کی طرف کوچ کرنے والی ہے ملکی حالات کو مد نظر رکھ کر دیکھا جائے تو پھر بھی یہ مارچ درست نہیں ہو سکتا ہے کوئی شر پسند شر پسندی کر جائے اور عالمی سطح پر یہ تاثر قائم ہو کہ ایٹمی پاکستان کے وزیر اعظم کا گھر ہی محفوظ نہیں باقی باتیں تو بعد کی ہیں اس سے پاکستان کی جگ ہنسائی ہو گی جس کے ذمہ دار یقیناً عمران خان ہی ہوں گے۔ایک طبقے کا کہنا ہے کہ احتجاجی سیاست نے پاکستان کی

معیشت کا بیڑہ غرق کر دیا ہے پی ٹی آئی کو چاہیے کہ وہ اسمبلی میں آ کر اپنا کردار ادا کرے تاکہ کرپشن کرنے والوں کا احتساب احسن طریقے سے ہو سکے۔ان تمام آراء کا احترام کرتے ہوئے ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ پاکستان کی تمام جمہوریت پسند قیادت تقریباً کرپٹ ہو چکی ہے کوئی بھی کرپشن سے پاک نہیں جس کو بھی جتنا موقعہ ملا اس نے ہمارے پیارے وطن کو اتنا ہی لوٹا جس کو موقعہ نہیں ملا وہ ابھی تک معصوم بنا بیٹھا ہے ۔یعنی کرپشن کے اس حمام میں تمام سیاستدان ننگے ہیں۔ہر کسی کو اپنا چہرہ نظر آتا ہے ۔اپنی کرپشن کے باعث ہمارے جمہوریت پرست سیاستدان اپنے انجام بد سے اس قدر خوف زدہ ہیں کہ جب فوجی عدالتیں بنائی جا رہی تھیں تو پاکستان کی ایک بڑی جمہوری سیاسی جماعت کے لیڈر نے کہا تھا کہ میاں صاحب خیال کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ انھی عدالتوں سے ہمیں ہی سزا نہ مل جائے۔جب سب سیاستدان ہی کرپٹ ہیں تو پھر ہونا کیا چاہیے ؟ یہ سوال بہت اہم ہے۔ان سے نجات کیسے حاصل کی جائے؟ اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ مسلمانان پاکستان کو چاہیے کہ وہ کرپٹ نظام کے خاتمہ کیلئے مخلص دینی قیادت کا انتخاب کرکے غیر انتخابی طریقہ اختیار کریں جو عوامی ،احتجاجی ہو جس کا نعرہ یہ ہو کہ کرپٹ لیڈر اور کرپٹ نظام قبول نہیں۔ساری قوم کو اس نعرے پر یکجا کیا جائے عوامی انقلاب کے ذریعے پاکستان کا نظام قرآن وسنت کے مطابق مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست کی طرز پر تشکیل دیا جائے جس کا عملی طور پر آئین قرآن ہو۔جب پاکستان میں کرپٹ نظام ختم

اور اسلام کا عادلانا نظام قائم ہو جائے گا تو پھر کسی کو مارچ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی ۔بلکہ انصاف کا نظام اس قدر مستحکم ہوگا کہ ہر مجرم کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا جائے گا انصاف کے تقاضے پورے کئے جائیں گے ۔آج طاہر القادری جیسا اسکالر مایوس ہو کر اغیار (کفار) سے مدد کی اپیل مانگنے چل پڑا ہے ۔ہم طاہر القادری سے سوال کے حق بجانب ہیں کہ کیا اسلام کسی کافر سے مدد کی اجازت دیتا ہے ایسا کافر جو تمہیں دو وقت کی روٹی کھاتا،برداشت نہ کر سکتا ہو ؟کیا اسلام کا نظام اس قدر غیر معیاری ہو گیا کہ آپ اسلامی ،رحمانی نظام کی بجائے انسانی نظام کو قبول کریں یا انسانی نظام کے علمبرداروں سے مدد کی اپیل کریں جو انسانوں کو اللہ کی بجائے اپنا غلام بنانا چاہتے ہیں ۔مسلم دنیا کی لیڈر شپ کا یہی المیہ رہا ہے کہ اس نے ہمیشہ اسلام سے منہ موڑا اور غیروں کے بت کی پوجا کی جس کے باعث انھیں ذلت ورسوائی ملی۔ہمارا نقطۂ نظر ہے کہ کرپٹ نظام کے خاتمے کیلئے اسلام سے مخلص ہو کر تحریک برپا کی جائے۔

☆عید پر دینی مدارس کے ساتھ اس بار بھی سخت زیادتی ہوئی جس کا تذکرہ از حد لازم ہے ،یہ سلسلہ گذشتہ سال بھی چلا لیکن اس سال کچھ زیادہ ہی زیادتی ہوئی صرف 22 فیصد اداروں کو کھالیں اکٹھی کرنے کی اجازت ملی (روزنامہ دنیا) باقی منہ دیکھتے رہ گئے کھالوں کے ریٹس پر نظر دوڑائی جائے تو پتہ چلے گا کہ پچھلے سال جانور کی کھال تقریباً (سے 4000روپے، چھوٹی کھال (بکرا چھترا 3500

سے 400 روپے میں فروخت ہوئی۔ مگر اس سال 2016ء میں بڑی کھال 300 سے 2000 روپے جبکہ چھترا کی کھال 90 روپے، بکرا کی کھال 170 سے 1900 روپے تک فروخت ہوئی۔ کھالوں کا ریٹ اتنا کم ترین سطح پر کیوں آیا؟ اس پر 250 غور کرنے کی ضرورت ہے۔ کیا کھالیں اس قدر بے قدر ہو گئی ہیں کہ ان کی طلب ہی نہیں رہی ؟ایسا ہر گز نہیں ہے کھالوں کی طلب ویسے ہی برقرار ہے مگر کچھ دین دشمن بااثر عناصر جن کو اسلام اور تبلیغ اسلام کسی صورت پسند نہیں، جو ہر حال میں کفار کے ایجنٹ ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ انھوں نے دینی مدارس کا حقہ پانی بند کرنے کیلئے منظم سازش کی۔اس سازش میں حکومت کو بری الذمہ قرار نہیں دیا جاسکتا وجہ یہ ہے پاکستان ہی نہیں دنیا بھر میں ہر چیز کے ریٹس بڑھ رہے ہیں جبکہ پاکستان میں عید کے موقعہ پر کھالوں کے ریٹس کم کیوں ہوئے ؟ ہفتہ بازاروں میں آلو، پیاز، ٹماٹر کے ریٹس کنٹرول کرنے والی حکومت کھالوں کے ریٹس پر خاموش تماشائی کیوں بنی رہی؟۔ کیونکہ کہ عالم کفر کا منظم منصوبہ ہے کہ دینی مدارس کا حقہ پانی بند کرنا ہے۔دین دشمن یہ سمجھتا ہے کہ اس طرح مدارس کی آمدنی ختم ہوجائے گی اور دین سیکھنے اور سکھانے کا سلسلہ بند ہوجائے گا۔ کیونکہ مدارس حکومت سے فنڈز تو لیتے نہیں ہیں اس لئے ان کو ایسے ہی ختم کیا جائے۔اس سلسلے میں ہماری ایسے بدنیت لوگوں اورطاقتوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ دینی مدارس اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کا کام کر رہے ہیں ان کا محافظ بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔انشاء اللہ تعالیٰ کوئی

کفریہ طاقت اور اس کے ایجنٹ دینی مدارس کو ختم نہیں کر سکتے ۔تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جس نے اہل دین کا حقہ پانی بند کرنے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے ایسے دین دشمنوں کا حقہ پانی بند کردیا۔ حکمران اور دین دشمن عناصر ایسے گھٹیا کام کرکے اللہ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں ۔اللہ کی لاٹھی بے آواز اور بہت طاقتور ہے جو بڑے بڑے طاقتوروں کا غرور خاک میں ملا دیتی ہے ،جس نے بھی دین سے ٹکر لی اس کو ذلت ورسوائی ملی ۔حکمران اپنا قبلہ درست کرلیں تو سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے ۔حکمرانوں نے عوام کو بہت ڈرایا مختلف حربے استعمال کئے کہ داڑھی اور دین اسلام کو بدنام کیا جائے تاکہ عوام ان خاک نشیوں کا ساتھ چھوڑ دیں مگر ان کو منہ کی کھانی پڑی ۔اب بھی یہی ہوگا کھالوں کے ریٹس کم کرنے سے اہل دین وقتی طور پر پریشان تو ضرور ہوں گے مگر اتنا تو ارباب اقتدار کو یادرکھنا چاہیے کہ ان علمائے کرام ،اہل دین نے ہر دور میں بھوکے پیاسے رہ کر ، چھت کے بغیر بھی تبلیغ دین ،اشاعت دین کا کام کیا۔اور اب بھی اس طرح تبلیغ دین کرنے کا حوصلہ ان اللہ والوں میں موجود ہے ۔حالیہ سازشیں تبلیغ دین میں ایک لمحے کیلئے رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتیں۔

ہماری ان اہل دین سے گذارش ہے جو ایوان اقتدار میں بیٹھ کر اہل اقتدار کے ساتھ ہم نوالہ ہم پیالہ نظر آتے ہیں کہ یہ زیادتیوں کا سلسلہ آخر کب ختم ہوگا؟ آپ کب حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کریں گے تاکہ اہل

دین کے مسائل حل ہوں؟ یا مک مکا کی پالیسی پر ہی عمل جاری وساری رہے گا؟

دوہرا داماد پیغمبرؐ، خلیفہ ثالث، مظلوم مدینہ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ

نبی اکرم ﷺ کی نورانی مجلس جاری تھی کہ دروازے پر دستک ہوتی ہے پوچھا جاتا ہے دروازے پر کون؟ باہر سے آواز آتی ہے آپ ﷺ کا جانثار ابوبکرؓ۔۔۔ حکم ہوتا ہے اندر آ جاؤ پھر دستک ہوئی پوچھا گیا دروازے پر کون؟ جواب آیا آپ کا غلام عمرؓ۔۔۔۔ حکم ہوا اندر آ جاؤ پھر تیسری بار دروازے پر دستک ہوتی ہے تو پوچھا جاتا ہے کون؟ جواب آتا ہے میں عثمانؓ ۔۔۔۔فرمایا کملی والے نے ٹھہر جاؤ آقا کریم ﷺ اپنی ننگی پنڈلی مبارک کو ڈھانپتے ہیں اور اپنی بیٹھی حالت کو تبدیل کرکے حکم فرماتے ہیں آ جایئے اہل مجلس آقائے دوجہاں ﷺ سے عرض کرتے ہیں آقا ﷺ حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ آئے تو آپ نے اپنی پنڈلی مبارک نہ ڈھانپی اور بیٹھی حالت کو تبدیل بھی نہ فرمایا حضرت عثمانؓ آئے تو آپ ﷺ نے یہ عمل کیوں کیا؟۔۔۔۔اس میں کیا راز ہے؟ تو مدنی کریم ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ! اللہ کے فرشتے بھی عثمان سے حیا کرتے ہیں میں محمد ﷺ کیوں حیاء نہ کروں حضور ﷺ کے اس عظیم صحابی کے کیا کہنے جن کے بارے میں میرے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس چالیس بیٹیاں بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگر میں محمد ﷺ ، عثمانؓ کے نکاح میں دے دیتا کیونکہ میں نے عثمانؓ سے زیادہ باحیاء شخص کہیں نہیں دیکھا یہ خصوصیت صرف عثمان غنیؓ کو ہی حاصل ہے کہ نبی ﷺ کی دو بیٹیاں آپؓ کے نکاح میں آئیں کسی بھی نبی کا امتی یہ

اعزاز حاصل نہ کر سکا متعدد بار جنتی ہونے کی بشارت بزبان نبوت آپ کو نصیب ہوئی جب اپنی دولت دین پر نچھاور کرنے کی حد کر دی تو آمنہ کے در یتیم مدنی کریم ﷺ نے یہاں تک فرما دیا عثمان آج کے بعد کوئی عمل کرے یا نہ کرے عثمان جنتی ہے۔

حضور ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت عثمانؓ سے فرمایا اے عثمان اللہ تجھے خلافت کی قمیض پہنائے گا لوگ اتارنا چاہیں گے مت اتارنا یہاں تک کہ مجھ سے آ ملو اس ارشاد مبارک کے بعد حضرت عثمان غنیؓ اور صحابہ اکرامؓ کا یقین کامل ہو گیا تھا کہ حضرت عثمانؓ ایک دن ضرور مسلمانوں کے خلیفہ بنیں گے شیخینؓ کے عہد خلافت میں حضرت عثمان غنیؓ نے خلفاے اسلام کے حکم کے مطابق خدمات سر انجام دیں۔جب حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو امام عدل و حریت سیدنا عمر فاروقؓ نے عشرہ مبشرہ میں سے چھ نامور شخصیات کو نامزد کر کے انہی میں سے خلفیہ کے انتخاب کا حکم دیا یہ چھ اصحاب رسول حضرت عثمان غنیؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعید بن زیدؓ تھے بالاخر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے خفیہ جید صحابہ کرامؓ سے رائے لیکر حضر عثمان غنیؓ کو خلیفہ نامزد کر دیا (موجودہ دور کے انسان ساختہ نظام ہائے زندگی اسلامی نظام خلافت کی ضد ہیں لیکن بعض احباب ان کو جبراً اسلام کا لباس پہنانے کی لا حاصل کوشش کر رہے ہیں نبی اکرم ﷺ کی مقدس جماعت صحابہ کرامؓ

اپنے وقت کے جید، اہل الرائے صحابہ کرامؓ سے رائے لے کر خلیفہ بناتے تھے تو خلیفتہ المسلمین رعایا کے حقوق کے معاملے میں اللہ سے ڈرتا تھا مگر آج الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ عام عوام کو سربراہ مملکت بنانے کا اختیار دے کر جاہل، مجنوں بھنگی، چرسی کی رائے کو عالم دین، صاحب تقویٰ معاشرے کے اہل الرائے کے مقابل کھڑا کر دیا ہے جو کہ کھلی گمراہی ہے بعض لوگ کم علمی کی بنیاد پر اطاعت خلیفہ کی بیعت کو خلیفہ کے انتخاب میں ووٹ کو تشبیہہ دیتے ہیں جو کہ بالکل درست نہیں ہے جب اہل الرائے خلیفہ مقرر کر دیں تو عوام اطاعت کی بیعت کرتے ہیں نہ کہ منتخب کرنے کی اسی علمی غلطی کی وجہ سے مغالطہ دیا جاتا ہے جو کہ درست نہیں ہے عوام الناس کو چاہیے کہ انسان ساختہ باطل، کفریہ، شرکیہ یہود و ہنود کے نظاموں کو چھوڑ کر اسلامی نظام خلافت قائم کرنے کے لئے صحابہ کرامؓ کے عمل کو از سر نو زندہ کریں) حضرت عثمان غنیؓ 24 ہجری میں سر یر آرائے خلافت ہوئے تو آپکو شروع میں 22 لاکھ مربع میل کے ایسے خطے پر حکومت کرنی پڑی جس میں بیشتر ممالک فتح ہو چکے تھے لیکن یہاں مسلمان مستحکم نہ تھے خطرہ تھا کہ یہ ریاستیں دوبارہ کفر کی آغوش میں چلی جائیں گی۔ لیکن خلیفۂ سوم سیدنا عثمان ذوالنورینؓ نے 12 دن کم 12 سال تک 44 لاکھ مربع میل کے وسیع و عریض خطے پر اسلامی سلطنت قائم کی حضرت عثمان غنیؓ کے پہلے 6 سال فتوحات اور کامرانیوں کے ایسے عنوانات سے عبارت ہیں جن پر اسلام کی پوری تاریخ ہمیشہ فخر کرتی رہے گی خلافت اسلامیہ کے تاجدار ثالث سیدنا عثمان

ذوالنورینؓ نے فوجوں اور عسکری قوتوں کو جدید بنیادوں پر استوار کیا آپؓ ہی کے دور میں حضرت سیدنا امیر معاویہؓ نے شام سے اسلام کا پہلا بحری بیڑا تیار کر کے بحر اوقیانوس میں لشکر اتار دیا اس طرح پاپائے روم پر سکتہ طاری کر کے آپؓ کی فوجوں نے فرانس اور یورپ کے کئی کئی ملکوں میں اسلام پہنچا دیا ہندوستان اور افریقی ممالک میں محمدی ﷺ سورج کی کرنیں بھی آپ ہی کے دور میں پہنچی تھیں اسلامی فوجوں نے عثمانی دور ہی میں سندھ مکران، طبرستان اور متعدد ایشیائی ممالک فتح کئے تھے۔

حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت کے آخری سالوں میں آپؓ کی پے در پے کامیابیوں نے یہود و نصاریٰ کو ناک چنے چبوا دیئے تھے وہ کسی طرح بھی عہد عثمانی کی وسعت اور ہمہ گیریت کو برداشت نہ کر سکتے تھے سامنے آ کر جنگ لڑنے کے ساتھ ساتھ یہودیوں نے منافقوں کا ایسا لشکر تیار کیا جو حضرت عثمان ذوالنورینؓ پر اقرا پروری اور خیانت کا الزام لگانے لگا اور دجل و فریب کے بہی خواہوں نے مصر سے ایک سازش کا آغاز کیا ساڑھے سات سو بلوائی ایک خط کا بہانہ بنا کر مدینہ منورہ پہنچے بغاوت کا ایسا وقت طے کیا گیا جب مدینہ منورہ کے تمام لوگ حج پر گئے ہوئے تھے۔ صرف چند افراد یہاں موجود تھے ایسے وقت میں امیر المومنین سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کو خلافت سے دستبردار کروا کر اپنے مزموم مقاصد حاصل کرنا چاہتے تھے من مانی کاروائی کے ذریعے اسلام کے قصر

خلافت پر شب خون مارنا، رسول اللہ ﷺ کے شہر کو آگ اور خون میں مبتلا کر کے اسلام کے مرکز کو پارہ پارہ کرنا اور فتوحات و کامیابیوں کے راستے میں فوری طوری پر سد سکندری بن جانا ان کے ناپاک عزائم میں شامل تھا35 ہجری ذیقعدہ کے پہلے عشرے میں باغیوں نے حضرت عثمان غنیؓ کے گھر کا محاصرہ کیا تھا حافظ عمادالدین نے البدایہ والنھایہ میں لکھا ہے کہ باغیوں کی شورش میں بھی حضرت عثمان غنیؓ نے بشارت پیغمبر ﷺ کو مد نظر رکھتے ہوئے صبر و استقامت کا دامن نہیں چھوڑا۔

محاصرہ کے دوران آپؓ کا کھانا اور پانی بند کر دیا گیا قریباً40 دن تک بھوکے اور پیاسے سال کی عمر میں حضرت عثمان غنیؓ کو جمعہ 18 ذوالحجہ کو انتہائی بے دردی کے ساتھ 82 تلاوت قرآن مجید کرتے ہوئے شہید کر دیا گیا تاریخ سیدنا عثمان غنیؓ کو مظلوم مدینہ کے نام سے ہمیشہ سنہری حروف سے یاد کرتی رہے گی۔

شہادت عثمان غنیؓ پر سیدنا علی مرتضیٰؓ نے ارشاد فرمایا اب تم پر تباہی رہے گی سیدنا انس بن مالکؓ کا قول ہے کہ عثمان ذوالنورینؓ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی تلوار میان میں تھی لیکن شہادت کے بعد ایسی نکلی کہ اب قیامت تک برہنہ رہے گی۔ سیدنا عبداللہ بن عباسؓ کہا کرتے تھے کہ اگر سب لوگ قتل عثمانؓ

پر متفق ہو جاتے تو ان پر پتھر برستے۔

حضرت حسنؓ نے شہادت عثمان کے بعد خواب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی عدالت لگی ہوئی ہے پروردگار کائنات اپنے عرش پر متمکن ہیں نبی اکرم ﷺ تشریف لاتے ہیں اور عرش کا ایک پایہ پکڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں پھر حضرت عمرؓ آتے ہیں اور حضرت ابوبکرؓ کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں پھر اچانک حضرت عثمان غنیؓ اس حالت میں عدالت میں آتے ہیں کہ ان کا کٹا ہوا سر ان کے ہاتھ میں رکھا ہوتا ہے اور وہ اللہ کی بارگاہ میں فریاد کناں ہوتے ہیں کہ اے پروردگار اپنے ان بندوں سے جو تیرے آخری نبی جناب حضرت محمد ﷺ کے نام لیوا ہیں اور جو خود کو مسلمان کہتے ہیں پوچھا جائے کہ مجھے کس گناہ کی پاداش میں قتل کیا گیا شہید کیا گیا آخر میرا کیا گناہ تھا کون سا جرم تھا؟ جس کے بدلے میرا سر کاٹا گیا۔اس کے بعد حضرت حسنؓ فرماتے ہیں : عثمانؓ کی اس فریاد کے بعد میں نے دیکھا کہ عرش الٰہی تھرتھرایا اور آسمان سے خون کے دو پرنالے جاری کر دیئے گے پھر زمین پر خون برسنے لگے۔

اے مسلمانان کرہ ارض ! غور کرو آج کا خلفشار و انتشار حضرت عثمان غنیؓ کیخلاف باغی تیار کرنے والوں کی ذریت بد کا کارنامہ تو نہیں کہیں مسلم کے ہاتھوں مسلم کے قتل عام کے تانے بانے اسی سازش کا حصہ سلسلہ، کڑی تو نہیں یقینا

ایسا ہے اہل فکر و نظر جانتے ہیں کہ امت مسلمہ کو پہلے اسلامی نظام خلافت سے محروم کیا
گیا اب طاقت اور دولت کے بل بوتے پر مسلم ریاستوں کو خون مسلم سے رنگین
کروانے کا سہرا موجودہ یہود و ہنود کے باطل، کفریہ نظام اور عزائم کے سر ہے مسلمانوں کو
اپنے بلاد کے تحفظ کے لئے خلفائے راشدینؓ بالخصوص سیدنا عثمان غنیؓ کے کردار کو زندہ
کرنا ہوگا تاکہ امت مسلمہ اپنا قیمتی سرمایہ جنگ و جدل کی بجائے تعمیری و
(فکری، علمی، عملی میدان میں استعمال کر عروج ثریا پا سکے (امین

بھارت کی گیدڑ بھبکیاں اور پاکستان کے جذبات

کشمیریوں کی استقامت، پاکستان میں بھرپور دراندازی کے باوجود مسلسل ناکامی کا سامنا کرنے والا بھارت غصے کی باعث آپے سے باہر ہوگیا ہے اوڑی حملہ کے بعد تو اس کے اوسان خطا ہوگئے یاران نقطہ داں کہتے ہیں کہ اوڑی حملہ بھارت کی ذاتی کاروائی ہے جسے وہ اپنی ناکامی چھپانے کیلئے پاکستان کے خلاف استعمال کرنا چاہتا ہے دنیا جانتی ہے کہ پاکستان کے خلاف مصروف عمل براہمداغ بگٹی کو سپورٹ بھارت ہی نے کیا اور اب اس پاکستان مخالف شخص کو پناہ دینے پر بھی بھارت ہی غور کر رہا ہے، ان حالات کے بعد بھارت اپنی عزت بچانے کیلئے اوڑی جیسے حملے کی آڑ لیکر دنیا میں ذلت ورسوائی سے بچنا چاہتا ہے لیکن ذلت ومقدر کا مقدر ہے کیونکہ اقوام متحدہ (درحقیقت عالم کفر کا ادارہ ہونے کے باوجود) پاکستان کے اصولی موقف کو اوپر اوپر سے تسلیم کرچکا ہے جس نے بھارت کو پریشان کر رکھا ہے۔ اوڑی حملہ کی آڑ میں مودی سرکار نے گیڈ بھبکیاں مارنا شروع کیں تو اسے اپنی اوقات یاد آتے ہی یوٹرن لے لیا کہ پاکستان غربت ختم کرکے ہمارا مقابلہ کرے۔ بھارت میں غربت کیا عالم ہے؟ باخبر لوگ جانتے ہیں کہ بھارتی اکثریت خط غربت کے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، لوگ اپنے مکانوں، کاروبار، بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔ ہمارا موضوع یہ نہیں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ بھارت کی

گیدڑ بھبکیوں پر پاکستانی قوم کے جذبات کی ترجمانی کی جائے۔جب سے بھارت نے پاکستان پر حملے کی دھمکی دی ہے تب سے پاکستان میں ایک جذباتی کیفیت دیکھنے کو مل رہی ہے تمام طبقات دفاع پاکستان کے لئے کمربستہ دکھائی دے رہے ہیں، پاکستان زندہ باد، بھارت مردہ باد مظاہرے ہو رہے ہیں، پاکستانی عوام بھارت کو سرعام للکار رہے ہیں، پاک فوج اور روسی فوج کے درمیان فوجی مشقوں کا آغاز ہو گیا ہے جو بھارت کو یہ پیغام ہے کہ پاک فوج دفاع وطن کیلئے ہمہ وقت تیار ہے بھارت کے حملے کا بھرپور جواب دینے کیلئے تیار ہیں آرمی چیف کا بیان قوم کے جذبات کی ترجمانی ہے، تمام افواج کو مستعد کر دیا گیا ہے تاکہ بھارت کی طرف سے حملہ ہو تو منہ توڑ جواب دیا جائے۔پاکستان کی دینی سیاسی، سماجی، فلاحی تنظیمیں اور عام عوام جذبۂ شہادت سے سرشار ہو کر جنگ کے انتظار میں ہیں کہ کب بھارت پہل کرے تو اسے چھٹی کا دودھ یاد دلایا جائے پاکستانی قائدین کا کہنا ہے کہ بھارت بزدل دشمن پاکستان پر جنگ مسلط نہیں کر سکتا ڈرامہ بازی سے کام نہیں چلے گا، حملہ کرنے کی جرات کی تو شکست فاش کا سامنا کرنا پڑے گا، بھارت نے پاکستان پر حملہ کرنے کی جرات کی تو 6 ستمبر 1965ء سے زیادہ سخت ردعمل بھارت کو برداشت کرنا پڑے گا، قوم دفاع وطن کیلئے ایک پیج پر کھڑی ہے پاکستان کی سالمیت کے خلاف اٹھنے والی ہر آنکھ کو نکال دیا جائے گا، بھارت نے دن یا رات کسی وقت بھی حملے کی جسارت کی تو شکست فاش اس کا مقدر ہو گی، کشمیر میں ظلم وستم کے باوجود کشمیریوں کی

استقامت پر ناکامی کے بعد بھارت پاگل ہو کر پاکستان پر حملے کی باتیں کر رہا ہے، قوم دفاع وطن کیلئے افواج پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے پاکستان کا دفاع اولین ،بنیادی ترجیحات میں سے ہے پاکستان کو بیرونی اور اندرونی سازشوں سے پاک کرکے اسلامی نظام خلافت قائم کرنا قوم کا ہدف ہے۔

اگر بغور موجودہ حالات کا جائزہ لیاجائے توعلم میں آئے گا کہاگر پاک بھارت جنگ ہوئی توکوئی معمولی جنگ نہیں ہوگی، دونوں ملک ایٹمی طاقت سے مسلح ہیں پاکستان کا ایٹمی پروگرام بھارت کی ایٹمی پروگرام سے کہیں زیادہ طاقت ور اور جدید ہے، پاکستان کے ایٹمی ہدف میں انڈیا کے تمام اہم شہر ہیں اگر ایٹمی جنگ ہوتی ہے تو بھارت کا دنیا سے صفایا ہوجائے گا اور پاکستان کو بھی بہت نقصان برداشت کرنا پڑے گا ایٹمی جنگ کے اثرات صدیوں تک ختم نہیں ہوتے جہاں جہاں ایٹم بم چلایا گیا وہاں سے ابھی تک ایٹمی بم کے منفی ترین اثرات کا خاتمہ نہیں ہوسکا۔ان حالات میں بھارت کو ہمارا مشورہ ہے کہ اپنا جنگی جنون کو قابو میں رکھے اور خواہ مخواہ جنگ کی دھمکیاں دے کر جنگی حالات پیدا نہ کرے.برصغیر جنگ کا متحمل نہیں ہو سکتا۔خطے کا امن تباہ ہوا تو اس کا ذمہ دار بھارت ہوگا نا کہ پاکستان ۔۔۔۔پاکستان نے بھارتی اندرونی دراندازی کے باوجود صبر کا دامن نہیں چھوڑا مسلمان کبھی جنگ میں پہل نہیں کرتا ،لیکن جب دشمن حملہ کردے تو دفاع مسلمان پر فرض ہو جاتا ہے مومن کی یہ شان ہے کہ اگر

جنگ میں موت آ جائے تو وہ شہید ہوتا ہے جسے قرآن نے کہا ہے کہ شہید زندہ ہوتا ہے اسے مردہ بھی گمان نہیں کرنا ،ان شہداء کو رزق دیا جاتا ہے۔ مسلمان اس شہادت کو حاصل کرنے کیلئے ہر وقت بے تاب رہتے ہیں یہی جذبہ انھیں ہر وقت اسلام اور پاکستان پر قربان ہونے کیلئے تیار رکھتا ہے الحمد للہ اسوقت بھی پاکستانی قوم شہادت کی آرزو لئے میدان جنگ میں ماضی کی جرات کا مظاہرہ کرنے کو تیار ہے،اگر بچ جائے تو یہ مجاہد غازی ہوتا ہے دونوں صورتوں میں مقام سے نوازا جاتا ہے۔ بھارت کو اگر 6 ستمبر 1965 ء کی جنگ بھول گئی ہے تو دوبارہ حملہ کرکے دیکھ اسے اپنی اوقات پھر سے یاد آ جائے گی۔

مسئلہ تو بھارت کا ہے جس کی فوج نہ مسلمان ،نہ ایمان والی اگر مرے گی تو صرف ملک کیلئے ،طاغوت کی راہ میں۔۔۔اور دنیا وآخرت کا خسارہ۔۔۔۔ اسی لئے تو مودی صاحب نے پینترہ بدلہ ہے دھمکی کو فوری مشورے میں بدل دیا کہ جنگ نہ ہی ہو اور بھارتی عوام بھی مطمعن رہے کہ ہمارا وزیراعظم بڑا تیس مارخان ہے۔ بھارت کا پاکستان کو دنیا میں تنہا کرنے کا خواب کبھی پورا نہیں ہوگا کیونکہ اس وقت دنیا میں ساٹھ کے قریب مسلم ممالک موجود ہیں جو پاکستان کو اپنا رہبر اور قائد سمجھتے ہیں بھارت بتائے اس کو دنیا کے کتنے ممالک اپنا قائد سمجھتے ہیں؟ اگر مودی نے اس بات رغور کیا ہوتا تو یہ جملہ کبھی نہ کہتا۔شائد چند دن تک مودی اپنے اس بیان سے بھی رجوع کرلے کیونکہ مودی یوٹرن لینے کا

بہت تجربہ رکھتے ہیں۔

مراد پیغمبرؐ، امام عدل و حریت خلیفہ ثانی سیدنا فاروق اعظمؓ کی سیرت و کردار

مکہ کے بہت بڑے پہلوان ، رعب اور دبدبے کے مالک شخص جن کے سامنے کوئی نہیں ٹھہرتا ، ان کے سامنے بات کرنے کی کوئی جرات نہیں کرتا، ہاتھوں میں ننگی تلوار لئے بڑے غصے سے گزر رہا ہے ، راستے میں رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سامنے سے آجاتے ہیں یہ پہلوان دیکھتے ہی کہتا ہے کہ "اپنے نبیؐ کو جاکر آخری بار دیکھ لو آج کے بعد وہؐ تمہیں نظر نہیں آئیں گے کیونکہ میں انھیں (نعوذ باللہ) قتل کرنے جا رہا ہوں تاکہ ان کا مذہب یہیں ختم ہوجائے" یہ صحابی رسول اس پہلوان سے کہتے ہیں کہ اسلام کو ختم کرنے سے پہلے اپنے گھر کی خبر تو لے لو تمہاری بہن اور بہنوئی اسلام لا چکے ہیں یہ بات سنتے ہی وہ پہلوان مزید غصے میں آجاتا ہے اور اپنا راستہ بدل کر اپنی بہن کے گھر پہنچتا ہے دروازے پر دستک دیتا ہے بہن دروازہ کھولتی ہے ، بھائی بہن سے استفسار کرتا ہے کہ میں نے سنا ہے کہ تم مسلمان ہو کر محمد (ﷺ) کے دین کو اختیار کر چکی ہو ۔ بہن نے کہا کہ بھائی ہاں آپ نے سچ ہی سنا ہے ، بہن کا یہی کہنا تھا کہ بھائی نے اپنی بہن کو مارنا شروع کردیا بہنوئی بچانے کیلئے آگئے بڑھا تو اسے بھی زدوکوب کیا گیا ۔ بہن پر جب تشدد بہت زیادہ ہوا تو بہن (حضرت فاطمہؓ) نے کہا بھائی جس ماں کا دودھ تو نے پیا ہے اسی ماں کا دودھ میں نے پیا ہے اگر تم کفر پر پکے ہو تو میں

اسلام پر پکی ہوں خواہ اس راستے میں میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے ؟
بہن کا جواب سن کر پہلوان بھائی نے سوچا کہ ایک عورت ذات میرے سامنے آج کھڑی ہو گئی اسلام میں ضرور کوئی صداقت ہے؟ پھر اس پہلوان نے غسل کرنے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کی تو دل پر گہرا اثر ہوا، بھائی نے بہن سے کہا کہ اے میری پیاری ! بہن واقعی اسلام سچا دین ،قرآن اللہ کا کلام اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے نبی اور رسول ہیں مجھے بھی حضرت محمد ﷺ کے پاس لے چلو تاکہ میں بھی اسلام قبول کرکے دائرہ اسلام میں داخل ہو سکوں ، بہن اپنے بھائی کو حضور ﷺ کے پاس لے کر جاتی ہے ، صحابہ کرامؓ نے جب اس پہلوان کو اپنی بہن کے ساتھ آتے دیکھا تو حضرت محمد ﷺ کو بتایا کریم آقا ﷺ نے فرمایا اسے آنے دو یہ اب ہمارا غلام بننے کیلئے آیا ہے اس کا استقبال کرو جب یہ پہلوان حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے تو نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کیا ارادہ ہے ؟ پہلوان نے کہا اسلام قبول کرنے آیا ہوں حضور ﷺ نے کلمہ پڑھایا اور یہ پہلوان جو نبی ﷺ کو (نعوذ باللہ) قتل کرنے آیا تھا اسلام اور نبی کریم ﷺ کا غلام بن کر صحابیت کے درجے پر فائز ہوگیا اس خوشی میں صحابہ کرامؓ نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے ۔ اسی دوران نماز کا وقت ہوگیا صحابہ کرامؓ اور نبی کریم ﷺ وضو کرنے لگے تو اس پہلوان صحابی نے عرض کی آقا ﷺ یہ کیا ہو رہا ہے ؟ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرنے کی تیاری کر رہے ہیں انہوں نے کہا عبادت ،

تو اللہ کے گھر خانہ کعبہ میں ہونی چاہیے ، حضور ﷺ نے فرمایا تمہاری قوم ہمیں اللہ کے گھر میں عبادت نہیں کرنے دیتی ۔اس پر اس صحابیؓ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ میرے اسلام لانے سے پہلے بھی آپ ﷺ چھپ کر عبادت کریں اور میرے اسلام لانے کے بعد بھی تو میرے اسلام لانے کا کیا فائدہ؟ اب ہم خانہ کعبہ میں نماز ادا کریں گے چلئے دیکھتا ہوں آپ ﷺ کو کون اللہ کی عبادت خانہ کعبہ کرنے سے روکتا ہے ؟ حضور ﷺ کے ہمراہ یہ ہستی بازار میں پہلی بار الاعلان کہتی جارہی تھی کہ لوگو میں نے اسلام قبول کرلیا ہے ، ہم کعبہ میں نماز پڑھنے جارہے ہیں جس میں طاقت ہے وہ آئے ہمیں روکے ۔جو سامنے آئے گا اس کے بچے یتیم ، بیوی بیواہ ہو جائے گی۔

قارئین کرام ! اتنی جرات وبہادری کا مالک یہ شخص کون تھا ؟ یہ اسلام کے نامور ہیرو، صحابیٔ رسول، خلیفۂ ثانی، مراد پیغمبر ﷺ ،امام عدل وحریت سیدنا عمر فاروقؓ بن خطاب ہیں، حضرت عمر فاروقؓ اسلام کی وہ جلیل القدر شخصیت ہیں جن کے لئے اللہ کے رسول ﷺ کے مقدس ہاتھ متعدد دفعہ بارگاہ الٰہی میں اٹھے ،اللہ تعالیٰ سے نبی مکرم ﷺ نے سیدنا عمر فاروقؓ کو خود مانگا کہ اللہ اے ! اگر تو چاہتا ہے کہ اسلام کو عزت ملے تو عمر ابن خطاب یا عمرو ابن شہام (ابو جہل) میں سے کسی ایک کو اسلام کی دولت سے سرفراز کر دے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت فاروق اعظمؓ کو اسلام کی دولت سے مالا مال فرمایا یعنی سب صحابہ کرامؓ

نبی اکرم ﷺ کے مرید ہیں جبکہ سیدنا فاروق اعظمؓ مراد ہیں۔ حضور ﷺ کا ہر حکم اپنے لئے حرف آخر سمجھتے تو ایک مرتبہ کسی منافق نے حضور ﷺ کا فیصلہ سننے کے بعد حضرت عمر ابن خطابؓ سے فیصلہ کروانے کا ارادہ کیا جب آپؓ سے فیصلہ کروانے وہ لوگ گئے تو فریق اول نے بتایا کہ آپؓ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے پہلے فیصلہ میرے حق میں کر دیا ہے یہ شخص اب آپؓ کا فیصلہ چاہتا ہے تو اس پر حضرت عمرؓ اندر گئے تلوار لے کر باہر آئے اور اس منافق کا سر تن سے جدا کرتے ہوئے فرمانے لگے جو نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کے بعد اپنا فیصلہ عمرؓ سے کروانے آئے گا تو پھر عمرؓ کا فیصلہ یہ ہو گا حضرت عمرؓ نے متعدد بار حضور ﷺ کو مشورہ دیا اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن بنا کر نازل کر دیا حضرت عمرؓ کے بارے میں حضور کا فرمان ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا مگر میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ،مزید فرمایا عمرؓ کو دیکھ کر شیطان بھاگ جاتا ہے ،حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے عہد خلافت میں عدل و انصاف کی ایسی مثالیں رقم کیں کہ جن کی نظیر آج تک کوئی پیش نہ کر سکا حضرت عمر فاروقؓ نے ایسا نظام عدل قائم کیا کہ دریا،زمین،درندے آپؓ کا حکم ماننے پر مجبور ہو گئے۔

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کا دور خلافت سادگی ،خدمت خلق،انصاف کے عملی نمونہ سے عبارت تھا آپ کا مرکزی دفتر مسجد نبوی تھا اسی مرکز سے دنیا کی

بڑی بڑی قوتوں کو زیر و زبر کرنے اور اطراف عالم میں پیغام اسلام پہنچانے کے فیصلے صادر ہوتے ۔ فاروق اعظم 22 جمادی الثانی 13 ہجری کو منصب خلافت پر فائز ہوئے تو آپؓ نے اپنے دور خلافت میں اسلام کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے حتیٰ کہ کافر یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اگر دنیا میں ایک عمر اور ہوتا تو کفر کا نام و نشان مٹ جاتا حضرت عمرؓ کا عدالتی نظام دور حاضر کی طرح کا نہ تھا بلکہ انتہائی آسان اور سہل ، انصاف آپکی خصوصیات میں سے ہے یہاں کسی قسم کی رشوت ، سفارش یا جھوٹی گواہی ، جانبداری اور بے ایمانی کا تصور نہ تھا خلیفہ وقت بھی عدالت کے روبرو پیش ہو کر جواب دینے کا پابند تھا۔

حضرت عمر فاروقؓ جب خلیفہ بنے تو آپؓ نے فرمایا۔ مجھے تم سے آزمایا جا رہا ہے اور تمہیں مجھ سے میں پیشر وؤں کے بعد تم پر جانشین بن رہا ہوں جو چیز ہمارے سامنے ہو گئی (یعنی مدینہ میں) اسے ہم شخصی طور پر انجام دیں گے اور جو غائب ہو گی تو اس کے لئے قوی اور قابل افراد کو مامور کریں گے جو اچھا کام کرئے گا اس پر ہمارا احسان بھی زیادہ ہو گا جو برائی کرئے گا اُسے ہم سزا دیں گے اللہ تعالیٰ تمہیں اور ہمیں معاف کرئے۔ امام ابن قیم جوزیؒ نے سیرۃ عمر بن خطابؓ کے صفحہ 71 پر ارکان دولت اور افسران بالا کے بارے میں حضرت عمرؓ کا وہ قول نقل کیا ہے جس کے مطابق حکومتی خزانہ کے بارے میں اُن کے

فرائض کا پتہ چلتا ہے کہ ایک مختصر جملے میں خلیفہ دوم کتنے جامع اور منفرد احکام جاری کرتے تھے۔ وہ شخص جو مسلمانوں کے امور کا نگران بنا وہ اُن کا غلام ہے ان کی خیر خواہی اور ان کی امانتوں کا پاس اسی طرح فرض ہے جس طرح غلام پر اپنے آقا کے سلسلے میں حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ میں بادشاہ ہوں یا خلیفہ تو حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا اگر مسلمانوں کی ریاست کے حق سے ایک درہم بھی کم یا زیادہ وصول کریں اور اسے حق کے سوا کسی اور مصرف میں خرچ کریں تو آپ خلیفہ نہیں بادشاہ ہیں یہ سن کر حضرت عمرؓ کے آنسو جاری ہو گئے۔ محمد بن سعدؒ آگے لکھتے ہیں یہ سن کر لوگوں نے آپکو اطمینان دلایا کہ آپؓ کا طرز عمل وہی ہے جو خلیفہ کا ہونا چاہیے اس پر عمرؓ خاموش ہو گئے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں بڑے اہتمام کے ساتھ خلیفہ اور رعایا کے حقوق، اختیارات اور سلطنت و حکومت کے نظم کے متعلق ایک اہم خطبہ دیا جسکے اہم نکات درج ذیل ہیں۔

صاحبو ! کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کی معصیت الٰہی میں اسکی اطاعت کی جائے کسی حاکم کیلئے جائز نہیں کہ وہ رعایا کے مال میں کمی بیشی کی اجازت دے صرف تین طریقے ہیں جن کے اختیار کرنے سے مال کا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ 1۔ یہ کہ حق کے ساتھ وصول کیا جائے 2۔ حق میں صرف کیا جائے 3 ناجائز طریقے سے خرچ نہ کیا جائے ۔ میری اور تمہارے مال کی مثال یتیم کے ولی کی ہے کہ اگر میں متمول

ہوں گا تو خود ہی اس سے احتراز کروں گا میں کسی کو یہ موقع نہ دوں گا کہ وہ کسی پر ظلم کرئے اگر کسی نے ایسا کیا تو میں اس کے چہرے کو اپنے پاؤں سے مسل دوں گا مجھ پر تمہارے حق میں جن کو میں اسلئے بیان کرتا ہوں کہ تم ان کے بارے میں مجھ سے مطالبہ کر سکو (تاریخ یعقوبی)۔جب قاضی شریح مسند انصاف پر بٹھائے گئے تو حضرت عمرؓ نے ان کے نام حکم نامہ میں تحریر فرمایا کہ نہ کچھ خریدو نہ بیچو، نہ رشوت لو، عسکری کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ وہ پہلے شخص ہیں جن کو امیر المومنین سے موسوم کیا گیا آپکی اولیات میں خاص طور پر قابل ذکر باتیں یہ ہیں۔

آپ نے بیت المال قائم کیا، ماہ رمضان میں تراویح با جماعت جاری فرمائی، سب سے پہلے تاریخ وسال ہجری جاری کیا، لوگوں کے حالات معلوم کرنے کیلئے راتوں کو آبادی کا گشت کیا، ہجو مذمت کرنے والے لوگوں پر حد جاری فرمائی، شراب پینے والے پر اسی کوڑے لگوائے، متعہ کی حرمت کو عام کیا اور اسے کسی فرد کے لئے بھی جائز نہ کیا، جن لونڈیوں سے اولاد ہو جائے انکی خرید وفروخت ممنوع قرار دے دی، نماز جنازہ میں چار تکبیریں پڑھنے کا حکم دیا، دفاتر قائم کئے اور وزارتیں معین و مقرر فرمائیں، سب سے زیادہ فتوحات حاصل کیں، مصر سے بحر ایلہ کے راستے مدینہ منورہ غلہ پہنچانے کا بندوبست کیا، صدقہ کا مال اسلامی امور پر خرچ کرنے سے روکا، گھوڑوں پر زکوۃ وصول کی گئی، ترکہ اور ورثے کے مقررہ

حصوں کی تقسیم کا نفاذ فرمایا شہروں میں قاضی مقرر فرمائے، کوفہ، بصرہ، جزیرہ، شام اور موصل کے شہر آباد کئے حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں محکمہ پولیس محکمہ ڈاک محکمہ فوج جیسے اہم شعبہ جات کا اجراء کیا علاوہ ازیں آپکے دور خلافت میں اہم شاہراوں کی تعمیر بھی ہوئی ،آپ کے دور حکومت میں قیصرو

کسریٰ، دمشق، بصرہ، ایلہ، نیشاپور، الجزیرہ، قصیاریہ مصر، اسکندریہ اور نہاوند فتح کئے آپؓ نے سلطنت کے تمام مفتوحہ علاقوں کا دورہ کیا ہر ہر علاقے ہر ہر شہر میں کھلی کچہریاں لگائیں مواقع پر احکامات جاری کئے حکمرانوں کے دروازے پر دربان مقرر کرنے پر پابندی لگائی آپؓ کا دور اسلامی تاریخ کا درخشندہ دور ہے اس عہد کی کہانیاں تمام مذاہب میں ضرب المثل بن گئی ہیں ایڈورڈ گبن، روسو، ویدرک، سرناڈشا، بہرواور عیسائی، یہودی کمیونسٹ سبھی حکمران آپکے طرز زندگی دستور مملکت پر آج تک رطب اللسان ہیں۔

حضرت عمرؓ 24 ہجری یکم محرم کو نماز فجر میں ایک ایرانی ابولولو فیروز نجوسی کے ہاتھوں زخمی ہو کر جام شہادت نوش فرما گئے آپ کو روضہ رسول ﷺ نے نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

محرم الحرام، چند تجاویز اور گزارشات

محرم الحرام کی آمد آمد ہے ہر سال ملک بھر میں امن کے حوالے سے امن کمیٹیوں کو منظم کیا جاتا ہے تاکہ کوئی ناخوش گوار واقعہ پیش نہ آئے سارے ملک کی مشینری کی محرم میں نیندیں حرام ہوجاتی ہیں سوچنے کی بات ہے کہ امن کا سوال آخر محرم الحرام میں ہی کیوں اٹھتا ہے ؟ جس کو قائم رکھنے کیلئے حکومتی حلقوں کی طرف سے سر دھڑ کی بازی لگا دی جاتی ہے ملک میں دوسرے ایام بھی آتے ہیں ربیع الاول، ایام خلفائے راشدینؓ، اولیاء اللہؒ کے ایام ان دنوں امن کو خطرہ لاحق کیوں نہیں ہوتا؟ان دنوں امن کمیٹیوں کو از سرنو منظم کرنے کی ضرورت پیش کیوں نہیں آتی ؟ اس بدامنی کی وجوہات زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہیں.بزرگوں کا کہنا ہے کہ محرم میں قیام پاکستان سے پہلے بھی ہنگامے ہوتے تھے وجہ بتائی جاتی ہے کہ شہدائے کربلاؓ کے ایام شدومد سے منانے والوں نے ہمیشہ خلفائے راشدینؓ اور دیگر اصحاب رسولؐ ،امہات المومنینؓ کی توہین وتنقیص ہر دور میں کی ،جس کے باعث ہنگامے ہوئے کیونکہ مسلمانوں کے نزدیک خلفائے راشدینؓ ااور صحابہ کرامؓ کی توہین و تنقیص کرنے والے ظالم ،فاسق، فاجر، غیر مسلم اقلیت ہیں شہدائے کربلاؓ کے ایام شد ومد منانے والوں کو چاہیے کہ ان ایام کو رسمی طور پر ضرور منائیں لیکن جن ہستیوں کو قرآن اہل ایمان کا حصہ قرار دیتا ہے انکی

توہین و تنقیص کرکے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح نہ کیا جائے اگر ایسا ہوگا تو حالات ،خراب ہوں گے حکومت جتنے مرضی انتظامات کرلے

☆اس بارے میں حکومت کو مولانا عبدالستار خان نیازیؒ کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے قانون سازی کرنا ہوگی تاکہ اس مسلے کا مستقل بنیادوں پر حل نکالا جاسکے اس کمیٹی کا راقم نے حوالہ اس لئے دیا کہ شیعہ مذہب کے لوگوں نے بھی اسے تسلیم کیا تھا اس پر عمل کرنے سے کافی حد تک کشیدگی کو کم کیا جاسکتا ہے۔

☆مزید ایام محرم میں اسپیکر ایکٹ پر سختی سے عمل کروایا جاتا ہے لیکن قانون سازی کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا ،اسپیکر ایکٹ اتنا بڑا مسلہ نہیں اگر اہل تشیع صحابہؓ و اہل بیتؓ کا احترام ملحوض خاطر رکھیں تو اسپیکر بند کروانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

☆ قابل اعتراض تقاریر یا نوحے دوکانوں، بازاروں، موٹر سائیکل رکشوں گاڑیوں میں اونچی آواز سے ان دنوں عام استعمال ہوتے ہیں ان پر بھی پابندی ہونی چاہیے،اگر کوئی اسے سننا چاہتا ہے تو اپنی حد تک آواز رکھ کر سن سکتا ہے اس پر پابندی نہیں ہونی چاہیے۔

☆حکومت کو چاہیے کہ محرم ہی نہیں بلکہ تمام مسالک و مذاہب کے تمام جلسے و جلوس انکی عبادت گاہوں یا چاردیواری تک محدود کر دے تو تب بھی بڑی حد تک سیکیورٹی،امن وامان قائم رکھنے میں معاونت ہو سکتی ہے لیکن اہل تشیع مذہب کے چند ایک بڑے آدمی اس اہم ترین، مثبت ترین مطالبے پر سیخ پا ہوتے دیکھائی دیتے ہیں اسے زندگی موت،اپنی خو ساختہ انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں صرف اپنی ایجارہ داری اور چودہراہٹ قائم رکھنے کیلئے کیونکہ یہ تو وہ بھی جانتے ہیں کہ ان جلوسوں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟(اگر کسی کے نزدیک یہ عبادت ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسی عبادات ہے جو ایک اقلیت کی طرف سے اکثریت مسلم آبادی کے گھروں، مسجدوں، دوکانوں، مارکیٹوں کے سامنے ان کا نظام زندگی مفلوج کرکے ادا کی جارہی ہے ؟کیا دنیا کوئی مذہب مخلوق کو اس طرح تنگ کرنے کو عبادت سے موسوم کرنے کی کی اجازت دیتا ہے ؟یقینا جواب نفی میں آئے گا ایسا کرنا اخلاقی اعتبار سے بھی درست نہیں) عوام کے سامنے اسے یہ لوگ صرف اپنا پریشر، خوف وہراس، رعب ودبدبہ عوام پر بڑھانے کیلئے بطور آلہ استعمال کر رہے ہیں اگر یہ سخت گیر چند عناصر اعتدال کا دامن تھامے رکھیں اور اپنے لوگوں کو اشتعال دلانے کی بجائے احسن طریقے سے سمجھائیں تو کوئی بڑی بات نہیں کہ مفاہمت کی فضا قائم ہو جائے اور ملک کو دشمن عناصر کے شر سے بھی محفوظ رکھا جاسکتا ہے، ان کی خدمت میں درد مندانہ اپیل ہے کہ قیمتی انسانی جانوں

کے بچاو، وطن عزیز کے تحفظ اور اس ملک کے وسیع تر مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے ہماری اس تجویز پر سنجیدگی سے عمل کرلیں تو بہت سے ناخوش گوار واقعات سے بچا جا سکتا ہے یہ پاکستان ہم نے بڑی قربانیوں سے کیا تھا اب یہ دشمن کے عزائم خاک میں ملانے اور ان کی گھناونی سازشوں سے تحفظ کیلئے ہم سے مزید خواہشات کی قربانی مانگ رہا ہے۔

☆حکومت ایسے افراد جو فرقہ واریت یا توہین کا ارتکاب کرنے میں معروف ہیں ان پر شہروں میں داخلے کی پابندی کے اشتہارات خبروں تک محدود نہ رہے بلکہ ایسے لوگوں کو ناپسندیدہ شخصیات قرار دے کرانکو پابند سلاسل کرے۔

☆ملک بھر سے توہین آمیز لٹریچر کے خاتمے کیلئے عملی اقدام مزید کئے جائیں وہ شخصیات جنھوں نے ماضی بعید یا قریب میں صحابہ کرامؓ ،امہات المومنینؓ ،واہل بیت عظامؓ کی توہین و تنقیص اپنی کتابوں، تقریروں تحریروں میں کی ان کا نام استعمال کرنے یا انکی تصاویر کسی بھی تنظیم کو اپنے دفاتر میں لگانے کی حکومت ہر گز جازت نہ دے حکومت ان کو خلاف فی الفور ایکشن لینا چاہیے۔

،☆غیر قانونی تقاریب کے خاتمے کیلئے سخت احکامات جاری کئے جائیں

☆تمام دینی قوتوں کو امن کمیٹیوں میں متناسب نمائندگی دی جائے،امن کمیٹیاں بناتے وقت مقامی با اثر اور تمام مسالک کے مذہبی لوگوں کو شامل کیا جائے اکثر خانہ پری کی جاتی ہے تمام مذہبی لوگوں کو شامل نہیں کیا جاتا جس کے باعث مسئلہ درپیش آنے کے ، بعد معاملات سلجھانہ ممکن نہیں رہتے

☆ان تمام جلوسوں کے شرکائے کو غیر مسلحہ ہونا چاہیے ماجی قریب میں راولپنڈی جلوس والوں کو مسلحہ کرکے حکومت نے سانحہ روالپنڈی کی صورت میں جو نتیجہ نکلادیکھ لیاکافی ہے۔

☆پاکستان میں موجود تمام مسلمان مسالک کو بھی چاہیے کہ عظمت ومقام اہل بیتؑ،مقام شہدائے کربلاؑ، فلسفہ شہادت ضرور بیان کریں مگر فرقہ وارنہ ،اشتعال انگیز تقاریر سے مکمل گریز کریں اگر کوئی ایسا کرے تو بلا تفریق کاروائی کی جائے۔

☆صحابہ کرامؓ و اہل بیت عظامؑ کے گستاخ کو کافر،سزائے موت کا حقدار قرار دیتے ہوئے قانونی شکل دینے سے سارے مسلے حل ہو سکتے ہیں ،امن کا ماحول قائم رکھنا زیادہ تر ذمہ داری شیعہ مذہب پر عائد ہوتی ہے اسلئے کہ ہمیشہ اعتراض کی ان پر کیا جاتا ہے کہ یہ گستاخی کرتے ہیں تو محرم ہی نہیں عام ایام میں

بھی انھیں چاہیے کہ ملک کو کشیدگی سے بچانے کیلئے قابل اعتراض، توہین آمیز زبان استعمال نہ کی جائے اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو اہل ایمان مسلمان مسالک صحابہ کرامؓ کے دفاع کیلئے نکلیں گے لہٰذا انھیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے یہ تب ممکن ہوسکے گا جب قانون سازی ہوگی تو۔۔۔ہم نے گذشتہ سال بھی ارباب اقتدار سے التماس کیا تھا کہ خدارا! گستاخان صحابہ کو کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے سخت قانون سازی کے بغیر یہ حالات یوں کے توں ہی رہیں گے حکومت کو عارضی انتظامات کی بجائے مستقل بنیادوں پر قانون سازی کرکے اس مسئلے کا حل نکالنا ہوگا اس مسئلے کے باعث ملک پاکستان کی سینکڑوں علمی، ادبی، فکری، باوقار، بااثر اہل ایمان شخصیات شہید ہوچکی ہیں پتا نہیں حکومت کو صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس کے تحفظ کیلئے قانون سازی کرنے کیلئے کتنے مسلمانان پاکستان کا خون درکار ہے؟؟؟؟

آسمان وفا کے چمکتے ستارے شہدائے کربلاؓ

حجاز سے ایک مختصر قافلہ مقدس عزم لئے نکلتا ہی ہے کہ خوبصورت حسین و جمیل امیر قافلہ کے سامنے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ رکاوٹ بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں منت سماجت کرتے ہیں کہ ہزاروں خطوط لکھنے والوں کی دعوت پر بے وفاؤں کے شہر کوفہ کی طرف قصد نہ کریں ان لوگوں نے آپ کے والد محترم سے بھی بے وفائی کی حتیٰ کہ انہیں شہید کر دیا گیا لیکن امیر قافلہ رخت سفر کا عزم صمیم کر چکے ہیں لیجئے امیر قافلہ کے چچیرے بھائی عبداللہ بن جعفرؓ نے مدینہ منورہ سے پیغام بھیجا کہ آپ سفر کا ارادہ ترک کر دیں اسوقت آپؓ ہی ہدایت کا نشان اور ارباب ایمان کی امیدوں کا مرکز ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کی گود میں کھیلنے والے جنتی نوجوانوں کے سردار کا لقب پانے والے نواسہ رسول جگر گوشہ بتولؓ سیدنا امام حسینؓ کو کوئی روکنے میں کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ آپ اہل کوفہ سے وعدہ کر چکے تھے بالآخر قافلہ جانب منزل رواں دواں ہو گیا اہل حجاز امیر کارواں کو سلام عقیدت پیش کرنے سے نہ رہ سکے اور آپ کو حسرت بھری نگاہوں سے الوداع کہہ رہے تھے ان کے دل ،دماغ، آنکھیں رو رہے تھے کہ نواسہ رسول جہاں جا رہے ہیں وہاں ان کی زندگی کو خطرہ ہے روئے زمین پر خاندان رسول کی پاکیزہ مقدس نشانی امام حسینؓ مستقبل قریب سے بے خبر چلے جا رہے تھے کہ صفاح کے مقام پر مشہور اہل بیتؓ شاعر فرزدق سے

ملاقات ہوئی استفسار پر اُس نے امام عالی مقام سیدنا حسین بن علیؓ کو بتایا کہ اُن کے دل آپ کے ساتھ مگر تلواریں یزید کے ساتھ ہیں معلومات کے اس تبادلے کے بعد بھی سفر جاری رکھا زرود کے مقام پر پہنچ کر معلوم ہوا کہ آپؓ کے سفیر حضرت مسلم بن عقیلؓ کو یزیدی حکومت کے گورنر کوفہ عبداللہ بن زیاد نے اعلانیہ قتل کر دیا کسی کے کان میں جوں تک نہ رینگی اہل قافلہ میں سے بعض نے کہا کہ اب بھی وقت ہے کہ واپس لوٹ چلیں اہل بیتؓ کے معاملہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتے ہیں لیکن طرف داران مسلم بن عقیلؓ نے بدلہ لیے بغیر جانے سے انکار کر دیا اس پر امام عالی مقامؓ نے ساتھیوں کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا اور ٹھنڈی سانس لے کر کہا ان کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں سفر جاری رکھا راستے میں بدوؤں کی بھیڑ آپ کے ساتھ مل گئی کہ کوفہ جا کر اہلبیتؓ کے ساتھ مل کر خوب آرام کریں گے مسلم بن عقیلؓ کی شہادت کی خبر سن کر بدو رفو چکر ہو گئے قادسیہ سے جوں ہی آگے بڑھے عبیداللہ بن زیاد والئی عراق کے عامل حصین بن نمیر تمیمی کی طرف سے حُر بن یزید ایک ہزار فوج کے ساتھ نمودار ہوا انہیں عبید اللہ بن زیاد کے روبرو قافلہ حسینی کو پیش کرنے کا حکم تھا امام حسینؓ نے حر کے سپاہیوں کے سامنے خطبہ دیا، اے لوگو اللہ کے سامنے اور تمہارے سامنے میرا عذر یہ ہے کہ میں اپنی طرف سے یہاں نہیں آیا ہوں میرے پاس تمہارے خطوط پہنچے ہیں قاصد بار بار دعوت دینے آئے کہ ہمارا کوئی امام نہیں آپ آیئے تا کہ آپ کے ہاتھ اللہ ہمیں جمع کر دے اگر اب بھی تمہاری

حالت یہی ہے تو میں آ گیا ہوں اگر مجھ سے عہد وپیماں کے لیے تیار ہو تو میں تمہارے شہر چلنے کے لئے آمادہ ہوں اگر ایسا نہیں ہے بلکہ تم میری آمد سے نا خوش ہو تو میں واپس چلا جاتا ہوں جہاں سے آیا ہوں۔سب پر خاموشی چھائی رہی اسی اثنا میں ظہر اور عصر کی امامت امام حسینؓ نے کروائی سب نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی حر بن یزید نے حضرت حسینؓ سے التماس کیا کہ مجھے آپ کے پاس رہنے کا حکم ہے یہاں تک کہ کوفہ پہنچا دوں اگر آپ کو منظور نہیں تو راستہ بدل لیں اگر آپ پسند کریں تو خود بھی یزید یا عبیداللہ کو لکھئے شاید کوئی مخلصی کی صورت پیدا ہو جائے اور آپ کے معاملہ میں میں امتحان سے بچ جاؤں ۔ حضرت امام حسینؓ کا کوفہ کی طرف سفر کرنے کا مقصد یزید کی حکومت کا خاتمہ یا یزیدی حکومت کو اسلامی نظام کے تحت لانا تھا کیونکہ وہ یزید کی حکومت کو خلافت نہیں سمجھتے تھے وجہ یہ تھی کہ یزید اپنے والد محترم حضرت سیدنا امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد اقتدار پر براجمان ہونے کے بعد خلافت کی اصل روح سے رو گردانی کر چکا تھا شرعی قباحتیں پیدا ہو گئی تھیں اہل کوفہ بھی یزید کی حکومت پر رضا مند نہ تھے اس لئے حضرت امام حسینؓ نے ابتدا سے ہی خلافت اسلامیہ میں نظام باطل کی آمیزش (بندوں کے بنائے خدائی حدود کے مقابل قوانین کے اجراء) کے خلاف اعلان بغاوت کیا یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سیدنا امیر معاویہؓ کی خلافت اور حضرت امیر معاویہؓ کا یزید کو مشاورت سے خلیفہ مقرر کرنا شرعی اعتبار سے درست تھا اسی لیے امام حسینؓ خاموش رہے

لیکن سیدنا امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد جب یزید نے نظام خلافت سے بغاوت کی تو امام حسینؓ اہل بیتؓ کے ہمراہ میدان عمل میں اتر پڑے امام حسینؓ کا ایک خطاب پیش کیا جا رہا ہے جس سے یزید کی پوزیشن واضح ہو جاتی ہے، اے لوگو ! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی ایسے حاکم کو دیکھے جو ظلم کرتا ہے خدا کی قائم کی ہوئی حدیں توڑتا ہے احد شکنی کرتا ہے اور دیکھنے والا دیکھنے پر بھی نا تو اپنے فعل سے اس کی مخالفت کرتا ہے نہ قول سے تو اللہ ایسے لوگوں کو اچھا ٹھکانہ نہیں بخشے گا دیکھو یہ شیطان کے پیرو بن گئے ہیں رحمان سے سرکش ہو گئے ہیں فساد ظاہر ہے حدود الٰہی معطل ہیں مال غنیمت پر ناجائز قبضہ ہے خدا کے حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرایا جا رہا ہے میں ان کی شرکشی کو حق و عدل سے بدل دینے کا سب سے زیادہ مستحق ہوں تمہارے بے شمار خطوط و قاصد میرے پاس پیام بیعت لے کر آئے ہیں تم عہد کر چکے ہو نہ مجھ سے بے وفائی کروگے نہ مجھے دشمنوں کے حوالہ کروگے اگر تم اپنی اس بیعت پر قائم رہو تو یہ تمہارے لئے راہ ہدایت ہے کیونکہ میں حسینؓ بن علی اورؓ فاطمہؓ کا بیٹا ہوں، رسول اللہ ﷺ کا نواسہ ہوں میری جان تمہاری جان کے ساتھ ، میرے بچے تمہارے بال بچوں کے ساتھ ہیں مجھے اپنا نمونہ بناؤ اور مجھ سے گردن نہ موڑو لیکن اگر ایسا کروگے بلکہ اپنا عہد توڑ دو اور اپنی گردن میری بیعت سے نکال دو تو یہ تم سے بعید نہیں تم میرے باپ بھائی اور عمزاد مسلمؓ کے ساتھ ایسا کر چکے ہو وہ فریب خردہ ہے جو تم پر بھروسہ کرے لیکن یاد رکھو تم نے اپنا ہی

نقصان کیا اور اب بھی اپنا ہی نقصان کروگے تم نے اپنا ہی حصہ کھو دیا اپنی قسمت بگاڑ دی جو بد عہدی کرے گا جو اپنے خلاف بد عہدی کرے گا۔

حر بن یزید آپؓ کے حق میں تھا اور آپؓ کی حفاظت کر رہا تھا چار قاصد کوفہ سے آپؓ کے پاس آئے اور شہر کی صورت حال سے آگاہ کیا کہ صورت حال ہمارے حق میں نہیں ہے کاروان اہل بیتؓ کے قاصد قیس بن میسر کو بطور قاصد کوفہ بھیجا تو عبید اللہ ابن زیاد نے ان کو قتل کر ڈالا اس کی اطلاع بھی آپؓ کو دی گئی جس پر آپؓ نے حق پر قائم رہنے کی اللہ کے حضور دعا فرمائی اس خبر کے بعد ابن زیاد کے نام خط آیا جس نے صورت حال کشیدہ کر دی خط میں آپ پر سختی کا حکم تھا خط کے اگلے دن عمر بن سعد کوفہ والوں کی چار ہزار فوج لے کر آ پہنچا عمر نے آتے ہی حضرت حسینؓ کو پیغام بھیجا کہ آپ کیوں تشریف لائے؟ آپ نے وہی جواب دیا جو حر کو دیا اس پر عمر خوش ہو گئے لیکن دوسری طرف ابن زیاد نے اہل بیتؓ پر سختی اور بچ کر نہ جانے کا حکم نامہ بھیج دیا یہ پیغام شمر لے کر آیا حکم نامہ میں یہ تھا کہ اگر عمر بن سعد حکم کی تعمیل نہ کرے تو اسے معزول کر کے قیادت سنبھال لینا حضرت امام حسینؓ نے کوفی فوج کو تین تجاویز پیش کیں 1۔ مجھے یزید کے پاس لے چلو اپنا معاملہ ان سے مل کر حل کر لوں گا 2۔ مجھے کسی اسلامی سرحد پر جانے دیا جائے 3۔ مجھے مکہ واپس جانے دیا جائے۔ لیکن کوفی فوج یزید کی بیعت یا جنگ پر بضد رہی۔ امام حسینؓ نے بیعت کی

بجائے جنگ کو ترجیح دی۔

حق و صداقت، آزادی و حریت کے ان پیکروں کو مشیت دیکھ کر رشک کر رہی تھی ملائکہ بھی بنی آدم کے مقصد اولیں کا نظارہ دیکھ کر ورطۂ حیرت میں ڈوبے ہوئے تھے کیونکہ ایسا پر عزم، خاندانِ نبوت کے مقدس نفوس کے کارواں نے اس طرح جمعیت کی شکل میں دین الٰہی (بقائے خلافت) کے لئے کسی بھی نبی کے اہل بیت نے خود کو اس طرح پیش نہیں کیا تھا اب وقت عظیم سعادت حاصل کرنے کا قریب آ رہا تھا وہ سعادت جس کی خواہش امام حسینؓ کے نانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کی تھی قدرت وہ سعادت اب حضرت حسینؓ اور اہل بیت کو دینے جا رہی ہے معرکہ حق و باطل وادی کربلا میں وقوع پذیر ہونے میں بہت قلیل وقت رہ گیا تھا نظام باطل کے علمبردار یزید کی فوج محافظین نظام خلافت کا گھیراؤ کر چکی تھی جب دشمن قریب آ گیا تو آپ نے دشمن کو اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطاب کیا کہ، لوگو میری بات سنو جلدی نہ کرو اگر میرا عذر معقول ہو اور تم اسے قبول کر سکو اور میرے ساتھ انصاف کرو تو یہ تمہارے لئے خوش نصیبی کا باعث ہو گا تم میری مخالفت سے باز آ جاؤ لیکن اگر سننے کے بعد بھی میرا عذر قبول نہ کرو اور انصاف سے انکار کر دو تو پھر مجھے کسی بات سے بھی انکار نہیں ہے تم اور تمہارے ساتھی ایکا کر لو مجھ پر ٹوٹ پڑو مجھے ذرا بھی مہلت نہ دو میرا اعتماد ہر حال میں پروردگار عالم پر ہے اور وہ نیکو کاروں کا

حامی ہے۔ پھر آپ نے ایک لمبی پر مغز تقریر فرمائی، لوگو میرا حسب نسب یاد کرو سوچو میں کون ہوں، پھر اپنے گریبان میں منہ ڈالو اور اپنے ضمیر کا محاسبہ کرو خوب غور کرو کیا تمہارے لئے میرا قتل کرنا اور میری حرمت کا رشتہ توڑنا روا ہے؟ کیا میں تمہارے نبی کی بیٹی کا لڑکا اور اسکے عم زاد کا بیٹا نہیں ہوں؟ کیا سید الشہداء حمزہؓ میرے باپ کے چچا نہیں تھے؟ کیا ذوالجناحین جعفر الطیارؓ میرے چچا نہیں ہیں؟ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کا یہ مشہور قول نہیں سنا کہ آپ ﷺ میرے اور میرے بھائی کے حق میں فرماتے ہیں سیدا الشباب اہل الجنتہ (جنت میں نو عمروں کے سردار) اگر میرا یہ بیان سچا ہے اور ضرور سچا ہے کیونکہ واللہ میں نے ہوش سنبھالنے سے بعد سے لے کر آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا تو بتلاؤ کیا تمہیں برہنہ تلواروں سے میرا استقبال کرنا چاہیے؟ اگر تم میری بات کا یقین نہیں کرتے تو ہم میں ایسے لوگ موجود میں جن سے تصدیق کر سکتے ہو جابر بن عبداللہؓ سے پوچھو۔ ابوسعید خدریؓ سے پوچھو سہل بن سعد ساعدیؓ سے پوچھو زید ارقمؓ سے پوچھو انس بن مالکؓ سے پوچھو وہ تمہیں بتائیں گے انہوں نے میرے اور میرے بھائی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے یا نہیں؟ کیا یہ بات بھی تمہیں میرا خون بہانے سے نہیں روک سکتی؟ اس وقت روئے زمین پر بجز میرے کسی نبی کی لڑکی کا بیٹا موجود نہیں میں تمہارے نبی ﷺ کا بلاواسطہ نواسہ ہوں مجھے کس لئے شہید کرنا چاہتے ہو؟ کیا میں نے کسی کی جان لی ہے کسی کا خون بہایا ہے کسی کا مال چھینا ہے کہو کیا بات ہے؟ آخر میرا

قصور کیا ہے؟

آپؓ نے بار بار پوچھا کسی کوفی نے جواب نہیں دیا جنگی صورتحال دیکھ کر زہیر بن القین اور حر بن یزید کوفی لشکر کو خیر باد کہہ کر جانثاران اہل بیتؓ میں شامل ہوگے ان دونوں حضرات نے اہلبیتؓ کے ساتھ مرنے جینے کا عزم کر لیا کیونکہ ان پر یہ حقیقت منکشف ہو چکی تھی کہ حسینؓ حق پر ہیں۔ قارئین کرام خلفائے راشدینؓ کی فکر کے علمبردار حسینی قافلہ اور طاغوتی نظام کے علمبردار یزیدی لشکر میں فرد آفرد آگڑائی کا آغاز ہو گیا عبداللہ بن عمیر الکلبی پہلے جانثار ہیں جو حسینی لشکر کی نمائندگی کرتے ہوئے میدان جنگ میں اُترے عبداللہ کے مقابلے میں دو یزیدی فوجی آئے ان کا کام تمام کر دیا یزیدی فوج نے حملہ کیا تو لشکر حسینی نے کسی نقصان کے بغیر روک لیا اور وہ بھاگ گئے اب عام جنگ شروع ہو رہی تھی میدان کربلا میں مسلم بن عوسجہ پہلے شہید ہیں جنگ میں حر بن یزید نے شیر کی طرح حملے کئے لڑائی پوری ہولناکی سے جاری تھی اب دوپہر ہو گئی تھی میدان کربلا کی ریت کے ذرے حرارت سے گرم ہو چکے تھی گرمی اتنی تھی کہ طائر بھی اپنے گھونسلوں سے باہر نکلنے سے اجتناب کر رہے تھے شدید گرمی اور پانی کی کمی کے باوجود خاندان نبوت کے چشم و چراغ علم جہاد بلند کئے ہوئے تھے کوئی فوج اس وقت تک غلبہ حاصل نہ کر سکی عمر بن سعد نے خیموں کو جلانے کا حکم دیا اور خیمے جلا دیئے گئے گمسان کی جنگ میں

کئی طرف داران حسینؓ شہید ہو چکے تھے عبداللہ بن عمیر الکلبیؓ اور انکی بیوی ام وہبؓ بھی شہید ہو چکی تھیں ابو ثمامہ عمرو بن عبداللہ صادری نے خود کو امام حسینؓ کی حفاظت کے لئے پیش کر دیا تھوڑی دیر کے بعد حسینی قافلے کے سپہ سالار حبیب بن مظاہر اور حر بھی شہید کر دیئے گئے حضرت کے ساتھیوں نے "صلوۃ الخوف" ادا کی آپؓ کے لشکر کے سپہ سالار بھی مقابلے کے بعد جام شہادت نوش کر چکے تھے دو غفاری بھائیوں اور جابری لڑکوں کی شہادت کے بعد حضرت حنظلہ بن اسعدؓ نے بآواز بلند دشمن سے خطاب کیا کہ اے قوم! حسینؓ کو قتل نہ کرو ایسا نہ ہو کہ اللہ تم پر عذاب نازل کرے لیکن اقتدار، کے نشے میں دھت یزیدی فوج کسی کی کوئی بات نہیں سن رہی تھی انہوں نے حنظلہ بن اسعد کو بھی شہید کر دیا غرض یکے بعد دیگرے تمام اصحاب شہید ہو گئے ان کے بعد اب اہل بیتؓ اور بنی ہاشمؓ کی باری تھی سب سے پہلے آپ کے صاحبزادے علی اکبرؓ سامنے آئے ان کو بھی دشمنوں نے شہید کر دیا ان کے بعد اہل بیتؓ اور بنی ہاشمؓ کے دوسرے جان فروش شہید ہوتے رہے قاسمؓ بن حسنؓ بن علیؓ بھی امر ہو گئے اہل بیتؓ کے شہیدوں کو دیکھ کر اہل بیتؓ کی خواتین نے بلند آواز سے رونا چیخنا شروع کر دیا حضرت حسینؓ نے ان سے کہا کہ ماتم نہ کریں شرعی حدود میں رہیں رسول اللہ ﷺ کا اسوہ حسنہ اپنے سامنے رکھیں جب دشمنوں نے حضرت حسینؓ کو گھیر لیا آپ شجاعت ثابت قدمی اور بہادری سے لڑتے رہے لڑائی کے دوران اچانک تیر آیا اور آپ کے حلق میں پیوست ہو گیا آپ نے تیر کھینچ لیا

پھر اپنے ہاتھ منہ کی طرف اُٹھائے تو دونوں چلو خون سے بھر گئے آپؓ نے خون آسمان کی طرف اچھالا اور خدا کا شکر ادا کیا الٰہی میرا شکوہ تجھ ہی سے ہے دیکھ تیرے رسول ﷺ کے نواسےؓ سے کیا برتاؤ کیا جا رہا ہے؟ دشمن چاہتا تو آپ کو بہت پہلے شہید کر ڈالتا مگر یہ گناہ کوئی اپنے سر لینا نہیں چاہتا تھا آخر شمر ذی الجوشن نے کہا تمہارا برا ہو کیا انتظار کر رہے ہو؟ کیوں کام نہیں کرتے؟ اب ہر طرف سے نرغہ ہوا آپؓ نے پکار کر کہا کیا میرے قتل پر ایک دوسرے کو ابھارتے ہو؟ واللہ میرے بعد کسی بندے کے قتل پر بھی خدا اتنا ناخوش نہیں ہو گا جتنا میرے قتل پر ناخوش ہو گا۔

مگر اب وقت آ چکا تھا اپنے خالق حقیقی اور اپنے نانا محمد رسول ﷺ سے ملنے کا۔ دیکھتے ہی زرعہ بن شریک تمیمی لعنتی نے آپؓ کے ہاتھ کو زخمی کیا پھر شانے پر تلوار ماری، سنان بن انس نخعی لعنتی نے بڑھ کر نیزہ مارا اور آپ زمین پر گر گئے اور جام شہادت نوش کر گئے آپ کے جسم پر نیزے کے تینتیس زخم اور تلوار کے چونتیس گھاؤ تھے سنان بن انس نے ہی آپؓ کا سر تن سے جدا کر کے خولی بن یزید کے حوالے کیا حضرت امام حسینؓ نے کربلا کی سرزمین پر قربانی دے خاک کربلا پر احسان عظیم کیا اسی کے متعلق شاعر نے خوب کہا ہے کہ

اے کربلا کی خاک اس احسان کو نہ بھول تڑپتی ہے تجھ پر لاشِ جگر گوشہ بتولؓ

اسمائے گرامی شہدائے کربلا : آسمان وفاکے وہ 72 ستارے یعنی جانثاران امام حسینؓ جو آفتاب اہل بیت حضرت امام حسینؓ اور 18 بنی ہاشم کے ہمراہ زمین کربلا میں شہادت کے رتبے کو پا کر امر ہو گئے ان میں ا۔ حضرت امام حسینؓ ، ۲۔ حضرت عباسؓ بن علیؓ ، ۳۔حضرت علی اکبرؓ بن حسینؓ ، ۴۔ حضرت علی اصغرؓ بن حسینؓ ، ۵۔ حضرت عبداللہؓ بن علیؓ، ۶۔حضرت جعفرؓ بن علیؓ ، ۷۔حضرت عثمانؓ بن علیؓ ، ۸۔حضرت ابو بکرؓ بن علیؓ ، ۹۔حضرت ابوبکرؓ بن حسنؓ بن علیؓ ، ۱۰۔حضرت قاسمؓ بن حسنؓ بن علیؓ ، ۱۱۔حضرت عبداللہؓ بن حسنؓ ، ۱۲۔حضرت عونؓ بن عبداللہؓ بن جعفرؓ ، ۱۳۔حضرت محمدؓ بن عبداللہؓ بن جعفرؓ ، ۱۴۔حضرت عبداللہؓ بن مسلمؓ بن عقیلؓ ، ۱۵۔حضرت محمدؓ بن مسلمؓ ، ۱۶۔حضرت محمدؓ بن سعیدؓ بن عقیلؓ ، ۱۷۔حضرت عبدالرحمانؓ بن عقیلؓ ، ۱۸۔حضرت جعفرؓ بن عقیلؓ ، ۱۹۔حضرت انسؓ بن حارثؓ ، ۲۰۔حضرت حبیب بن مظاہرؓ ، ۲۱۔حضرت مسلم بن عوسجہ الاسدیؓ ، ۲۲۔حضرت قیس بن مشاہرؓ ، ۲۳۔حضرت ابو ثمامہ عمرو بن عبداللہؓ ، ۲۴۔حضرت بوریر ہمدانیؓ ، ۲۵۔حضرت حنالہ بن عمرؓ ، ۲۶۔حضرت عابس الشاکریؓ ، ۲۷۔حضرت عبدالرحمان راہبیؓ ، ۲۸۔حضرت سیف بن مالک العبدیؓ ، ۲۹۔حضرت عمر بن عبداللہ ہمدانیؓ ، ۳۰۔حضرت حضرت شوذب بن عبداللہ الہمدانیؓ ، ۳۱۔حضرت جنادہ بن حارث السلمانیؓ ، ۳۲۔حضرت مجمع بن عبداللہ العامذیؓ ، ۳۳۔حضرت نافع بن ہلال الجملیؓ ، ۳۴۔حضرت حجاج بن مسروق المدحجیؓ ، ۳۵۔حضرت عمر بن قرظتہ الانصاریؓ ، ۳۶۔حضرت عبدالرحمان الارحبیؓ ، ۳۷۔حضرت جنادہ بن کعب الخزرجیؓ ، ۳۸۔حضرت عمر بن جنادالانصاری

۳۹۔حضرت نعیم بن العجلان الانصاریؓ،۴۰۔حضرت سعد بن حنظلہ التمیمیؓ،۴۱ؓ
۔حضرت زہیر ابن قینؓ،۴۲۔حضرت سلمان بن مضارب الانماریؓ،۴۳۔حضرت سوید بن عمارالاتماریؓ، ۴۴۔حضرت عبداللہ بن بشر الخثعمی،۴۵۔حضرت۔یزید بن زیاد الہدانیؓ،۴۶۔حضرت حارث بن عمر والقیس الکندیؓ،۴۷۔حضرت زاہر بن عمر الکندیؓ، ۴۸۔حضرت بشر بن عمر الکندیؓ،۴۹۔حضرت عبداللہ بن عروہ الغفاریؓ،۵۰۔حضرت جون بن حوی غلام الغفاری،۵۱۔حضرت عبداللہ بن عمیر الکلبیؓ،۵۲۔حضرت عبداللہ بن۔یزید العبدیؓ،۵۳۔حضرت سالم بن عامر العبدیؓ،۵۴۔حضرت قاسم بن حبیبؓ،۵۵ ۔حضرت زہیر بن سلیم الازدیؓ،۵۶۔حضرت نعمان بن عمر الراسبیؓ،۵۷۔حضرت۔یزید بن شبیتؓ،۵۸۔حضرت امر بن مسلم العبدیؓ،۵۹۔حضرت سیف بن مالکؓ، ۶۰ ۔حضرت جابر بن حجاز جیؓ، ۶۱۔حضرت مسعود بن حجاج التمیمیؓ،۶۲۔حضرت عبدالرحمان بن عروہ الغفاریؓ،۶۳۔حضرت باقر بن حیؓ،۶۴۔حضرت عمار بن حسان الطائیؓ،۶۵ ۔حضرت ضرغامہ بن مالک التغلبیؓ،۶۶۔حضرت کنانہ بن عتیق التغلبیؓ،۶۷۔حضرت حجاج بن بدر التمیمی السعدی،۶۸۔حضرت حر بن۔یزید الریاحیؓ،،۶۹۔حضرت حابلہ بن علی الشیبانیؓ،۷۰۔حضرت قتاب بن عمرؓ،۷۱۔حضرت عبداللہ یقطرؓ،۷۲۔حضرت غلام ترکیؓ۔

مقام اہلبیت عظام

اللہ تعالی نے تمام انسانوں کی رہنمائی کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی و رسول اس دنیا میں مبعوث فرمائے درجہ بدرجہ ان کے مراتب بھی مقرر فرمائے انبیاء کا سردار سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کو بنایا امت محمدیہ کو ساری امتوں کا سردار قرار دیا انبیاء کرام کے بعد صحابہ کرامؓ کی عظیم جماعت کا مقام اعلیٰ و ارفع ہے۔ صحابی رسولؐ اس ہستی کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں اپنی زندگی میں آقائے نامدار ﷺ کا دیدار کیا ہو یا آپ ﷺ کی مجلس پائی ہو ،اس کارخانہ کائنات میں صحابہ کرامؓ میں سے ایک مقدس گروہ اہلبیتؓ کا ہے اہلبیتؓ سے مراد وہ اہل ایمان جو حضور ﷺ کے اہل خانہ ،(گھر والے) تھے یعنی آپ ﷺ کی بیویاں ،بیٹے ۔۔۔۔۔ حضور ﷺ کی دلی خواش تھی کہ اللہ تعالی حضرت فاطمہؓ ،حضرت علیؓ ،حضرت حسنؓ ،حضرت حسینؓ حضرت سلمان فارسیؓ ،حضرت زیدؓ ۔۔۔۔۔ کو بھی اہلبیت میں شامل فرمالیں ،نبی اکرم ﷺ کی اس دعا کو اللہ تعالی نے قبول فرمالیا اور ان حضرات کو بھی اہلبیتؓ میں شامل کردیا گیااس طرح آقائے دوجہاں ﷺ کی خواہش کی تکمیل فرمادی گئی قرآن کہتا ہے کہ ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ (نبی کریم ﷺ) کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی کو دور رکھے اور تمھیں خوب پاک کرکے صاف رکھے (الاحزاب 33)۔

حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ، شہدائے کربلاؓ کی شان فضائل، منقبت، رفعت بیان کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اہلبیت عظامؓ کا متفرق مقام و مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں کیا جائے تاکہ اہل ایمان کے دل میں محبت اہلبیتؓ کے ذخیرہ میں اضافہ ہو۔

☆آقا مدنی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی اولاد کو تین خصلتیں سیکھاؤ اپنے نبی ﷺ کی محبت، اہل بیتؓ کی محبت اور قرآن۔

☆جب آقائے نامدار ﷺ نجران کے عیسائیوں سے مباہلہ کے لئے تشریف لیجانے لگے تو حضور ﷺ نے اپنی لاڈلی، نور نظر، لخت جگر سیدہ فاطمہؓ، حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ کو ساتھ لیکر نصاریٰ نجران کے ساتھ مباہلے کیلئے تشریف لے گئے تو اس وقت بھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ ! یہ میرے اہل بیتؓ ہیں چنانچہ نصاریٰ کے پادری نے جب نورانی چہروں کو دیکھا تو پکار اٹھے کہ اے ساتھیو! بے شک ایسے چہرے والے دیکھ رہاہوں کہ اگر یہ اللہ پاک سے سوال کریں کہ وہ پہاڑوں کو اپنی جگہ ہٹادے تواللہ تعالیٰ انکی دعا کی برکت سے پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹادیں گے ان سے مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤگے اور روئے زمین پر قیامت تک کوئی نصرانی باقی نہ رہے گا۔

☆حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور ﷺ صبح کے وقت ایک اُونی منقش چادر اُوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے انکے پاس حضرت حسنؓ آئے تو آپ ﷺ نے

انھیں اس چادر میں داخل فرما لیا پھر حضرت حسینؓ آئے اور وہ بھی انکے ہمراہ چادر میں داخل ہوگئے پھر سیدہ فاطمہؓ آئیں انھیں بھی چادر میں داخل کرلیا پھر حضرت علیؓ آئے تو آپ ﷺ نے انھیں بھی چادر میں داخل کرلیا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالی تو یہی چاہتا ہے کہ (اے نبی کریم ﷺ کے) گھر والو! تم سے ہر ناپاکی (کو دور رکھے اور تمھیں خوب پاک صاف کردے۔ (مسلم

☆حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آقائے دوجہاں ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس کسی نے میرے اہل بیتؓ سے بغض رکھا اللہ پاک اس کو جہنم میں داخل کرے گا

☆حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے اہل بیتؓ کی مثال نوح کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

امام شافعیؒ کا ارشاد

امام شافعیؒ کا ارشاد ہے کہ اور جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ بیشک وہ ان لوگوں کی روش پر چل رہے ہیں جو ایک ہلاکت اور جہالت کے سمندروں میں غرق ہیں تو میں اللہ کا نام لیکر نجات کے سفینوں میں سوار ہوگیا وہ نجات کے سفینے نبی اکرم ﷺ کے اہل بیتؓ ہیں اور میں نے اللہ کی رسی کو تھام لیا اور وہ انکی محبت ہے جیسا کہ ہمیں اسی کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا گیا ہے۔

مندرجہ بالا فرامین رسول ﷺ اور امام شافعیؒ کا فرمان اہل ایمان کو درس عظیم دے رہا ہے کہ اہل بیتؓ کی محبت ایمان ہے جس کے دل میں اس طبقہ کی محبت نہیں وہ اہل ایمان نہیں بلکہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔اے اہل ایمان ! اپنے ایمان کی آبیاری محبت و عشق اہل بیتؓ سے کریہی راہ نجات ہے۔

حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام عالی مقام سیدنا حسینؓ کی پیدائش

حضور ﷺ کے بڑے نواسے حضرت امام حسنؓ ہیں آپؓ 3 ہجری کو پیدا ہوئے جبکہ امام حسینؓ 5 شعبان 4 ہجری کو مدینتہ الرسول ﷺ میں پیدا ہوئے اور اسی دن عقیقہ کیا فرمان رسول ﷺ ہے کہ حضرت ہارون نے اپنے بیٹوں کا نام شبیر وشبر رکھا میں نے بیٹوں کا نام انہی کے نام پر حسنؓ و حسینؓ رکھا،آپؓ کی گھٹی میں لعاب رسول اور کانوں میں اذان صورت میں صدائے رسالت ﷺ گھونجی۔

حسنین کریمینؓ کی فضیلت میں ارشادات نبوی ﷺ

☆حضور ﷺ نے حضرت حسنؓ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ میرا بیٹا مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

☆وصال رسول ﷺ سے چند دن قبل حضرت سیدہ فاطمہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ! اپنے بیٹوں کو بھی کچھ عنائیت فرمادیں تو

ارشاد فرمایا حسنؓ کو اپنا حلم اور حسینؓ کو اپنی شجاعت و کرم بخشا ہوں۔

☆ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ جس نے ان دونوں (حسنین کریمینؓ) سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

☆حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے ایک کندھے پر حضرت امام حسینؓ اور دوسرے پر امام حسینؓ کو اٹھایا ہوا تھا آپ ﷺ کبھی حضرت حسنؓ کو چومتے اور کبھی سیدنا امام حسینؓ کو چومتے آرہے تھے آپ ﷺ ہمارے پاس پہنچ گئے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ! کیا آپ ﷺ کو ان (سیدنا حسنین کریمینؓ) سے محبت ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا جس نے ان محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی جس نے ان سے عداوت کی اس نے مجھ سے عداوت کی۔

☆حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ! صبح کی نماز کیلئے نکلے تو چھ ماہ روزانہ حضرت سیدہ فاطمہؓ کے گھر کے قریب سے گزرتے اور فرماتے اے اہل بیتؓ ! نماز قائم کرو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے نجاست کو دور رکھے اور تم کو پاک صاف کردے۔

☆حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے خطاب فرما رہے تھے کی اچانک حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سرخ قمیض زیب تن کئے گرتے پڑتے آگئے رسول اللہ ﷺ منبر سے اترے اور انھیں اٹھا لیا اور اپنے سامنے بیٹھا کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہے

میں ﷺ نے ان بچوں کو لڑکھڑاتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور اپنی بات قطع کرکے انہیں اٹھا لیا۔

☆آمنہ کے در یتیم ﷺ نے فرمایا حسنؓ اور حسینؓ نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔

☆حضور ﷺ نے حسنین کریمینؓ کو سینہ مبارک سے لپیٹا ہوا ہے اور فرمارہے ہیں اے میرے اللہ ! مجھے ان سے محبت ہے تو بھی ان سے محبت کر۔

☆حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو حسنؓ اور حسینؓ کود کر آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک پر بیٹھ گئے جب آپؐ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو پکڑ کر آرام سے نیچے بیٹھا دیا آپ ﷺ دوبارہ سجدے میں گئے تو پھر دونوں پہلے کی طرح کود کر آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک پر سوار ہوگئے حتیٰ کہ آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو گود میں بیٹھا لیا، حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں انہیں انکی ماں کے پاس چھوڑ آؤں اسی اثناء میں بجلی چمکی تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ اور حسینؓ کے اپنی ماں تک پہنچنے تک بجلی کی روشنی قائم رہی۔

☆حضور ﷺ نے فرمایا حسین منی انا من الحسین (حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں)

حضور اکرم ﷺ کے آنسو

حضرت بی بی ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ پیغمبر اسلام ﷺ امام حسینؓ کو اپنے سینہ اقدس پر لٹا کر پیار فرما رہے تھے اور اس کے ساتھ رو بھی رہے تھے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ رونے کا سبب کیا ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے ام سلمہ ! ابھی جبرائیل وحی لیکر آئے تھے اور ساتھ یہ مٹی بھی لائے تھے اور کہا کہ آپ ﷺ کا یہ نواسہؓ تین دن بھوکا پیاسا میدان کربلا میں شہید کردیا جائے گا ام سلمہؓ یہ مٹی اسی جگہ کی ہے اسے حفاظت سے رکھنا اور جس دن یہ مٹی سرخ ہوجائے تو سمجھ لینا میرا نواسہ شہید ہوگیا ہے ام سلمہؓ نے ایک شیشی میں وہ مٹی ڈال دی ان کا روزانہ کا معمول تھا کہ اس شیشی پر نگاہ کرتیں عاشورہ محرم الحرام کے دن قریب عصر ام سلمہؓ نے پیغمبر اسلام ﷺ کو خواب میں دیکھا بہت پریشان ہیں سر اقدس پر عمامہ مبارک نہیں ہے اور خاک آلود ہیں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کی یہ کیفیت کیا ہے ؟ فرمایا تمہیں معلوم نہیں میرا نواسہ حسینؓ کربلا میں شہید ہوگیا ہے ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں گھبرا کر بیدار ہوئی اب جو شیشی پر نگاہ پڑھی تو دیکھا وہ خون، آلود ہوچکی تھی۔

عہد خلافت راشدہؓ اور اہل بیت

خلفائے راشدینؓ کے عہد میں اہل بیتؓ کی بہت تعظیم کی جاتی تھی خلفائے

راشدینؓ اہل بیتؓ کا بہت احترام کرتے تھے تاریخ اسلام بے شمار ایسے واقعات پر شاہد ہے جن سے یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے کہ خلفائے راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ کے درمیان بہت پیار و محبت ،ادب واحترام کا لازوال رشتہ تھا خلیفتہ الرسول ،خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا فرمان عالیشان ہے کہ بیٹا علیؓ کا مشابہ نبی کریم ﷺ کے ہے ۔اپنے عہد میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے حیرہ کے علاقہ کے فتح پر قیمتی چادر حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں حضرت امام حسینؓ کی خدمت میں تحفہ پیش کی جسے آپؓ نے قبول فرمالیا،حسنین کریمینؓ ،حضرت فاطمہؓ کو عہد صدیقی و فاروقی میں خصوصی پروٹوکول دیا گیا سیدنا علی المرتضیٰؓ چیف جسٹس کے عہدے پر فائز رہے امام عدل و حریت خلیفہ ثانی سیدنا فاروق اعظمؓ نے سیدنا حسنین کریمینؓ کو اپنے عہد میں بدری صحابہؓ کے برابر وظائف جاری فرمائے۔

ایک مرتبہ سیدنا عمر فاروقؓ کے صاحبزادے سیدنا حسینؓ سے اپنے بچپن میں الجھ پڑے تو امام حسینؓ نے ان سے کہا کہ تو ہمارے غلام کا بیٹا ہے یہی الفاظ ابن عمرؓ نے بطور شکایت سیدنا عمر فاروقؓ کو بتلائے تو خلیفہ ثانی نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے میرے بیٹے امام حسینؓ کے پاس جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ یہی الفاظ تحریر کرکے نیچے اپنے دستخط کردیں حضرت امام حسینؓ نے ابن عمرؓ کے مطالبے پر وہی الفاظ تحریر کردیئے جب تحریر حضرت عمرؓ کے پاس

پہنچی تو آپؓ نے اس تحریر کو چوما اور سر پر رکھ کر فرمانے لگے بیٹے جب میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو میری میت کے ساتھ میرے سینے پر اس تحریر کو بھی رکھ دینا جب فرشتے پوچھیں گے تم کون ہو ؟ تو میں جواب دوں گا میں اس گھرانے (اہل بیت) کا غلام ہوں۔ سبحان اللہ

عہد فاروقی میں جب ملک قصریٰ سے شہزادی شہر بانو مال غنیمت میں آئیں تو شوریٰ نے فیصلہ کیا کہ اس شہزادی کی شادی شہزادے کے ساتھ کر دی جائے ساتھ ہی حضرت عمرؓ سے اپنے بیٹے سے نکاح کرنے کا بھی کہا گیا تو اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمارے پاس ایک حقیقی شہزادہ بھی ہے جسکی عزت و توقیر میرے بیٹے سے کہیں زیادہ ہے اس شہزادی کا نکاح اس شہزادے کے ساتھ ہونا چاہئے استفسار پر حضرت عمرؓ نے فرمایا وہ شہزادہ حضرت امام حسینؓ ہے اس کے بعد شہر بانو کا نکاح حضرت امام حسینؓ سے کر دیا گیا۔

جب خلیفہ ثالث سیدنا عثمانؓ ذوالنورینؓ کے مکان کا بلوائیوں نے گھراؤ کر لیا تو دروازے پر حضرت امام حسینؓ اور حضرت امام حسنؓ نے پہرہ دیا بلوائیوں کو دروازے سے حملہ کرنے کی جرات نہ ہوئی تو مکان کے پیچھے سے حملہ کر کے خلیفہ ثالث سیدنا عثمانؓ کو شہید کر دیا مندرجہ بالا واقعات اس

امر کا بین ثبوت ہیں کہ خلفائے راشدینؓ اور اہل بیت عظامؓ میں محبت واحترام کا رشتہ تھا ان مقدس ہستیوں میں اختلاف کا واویلا کرنے والے جھوٹے ہیں۔ اہل ایمان کو ان اسلام دشمنوں کے جھوٹے پروپیگنڈے کی طرف توجہ نہیں دینی چاہیے۔

ؓ سیدنا حسنین کریمینؓ اور حضرت سیدنا امیر معاویہ

رسول اللہ ﷺ کے عظیم المرتبت نواسوںؓ سے سیدنا امیر معاویہؓ کا بھی (قرآن کی آیت کی روشنی کہ صحابہ کرامؓ آپس میں محبت کرنے والے ،نرم دل اور کفار کے مقابلے میں سخت ہیں) اخوت و بھائی چارے، محبت وپیار،ادب واحترام کا تعلق تھاحضرت امام حسینؓ کا خلیفہ پنجم سیدنا امیر معاویہؓ کے حق میں دستبردار ہو کر رضا مندی سے خلافت کا منصب انؓ کے سپرد کرنا ،امام حسینؓ کا 12 سال تک عہد سیدنا امیر معاویہؓ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا اور اسلامی نظام خلافت کے بنیادی اصولوں اور اقدار سے ہٹ جانے والےیزید کے خلاف اعلان بغاوت کرنا اس حقیقت کا زندہ وجاوید ثبوت ہے کہ کہ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کے جگر گوشےؓ کے نزدیک سیدنا امیر معاویہؓ کا عہد خلافت اسلام کے نظام خلافت کا آئینہ دار تھاعہد سیدنا معاویہؓ میں بھی شیر خدا حضرت علیؓ کے صاحبزادگان وظیفہ لیتے رہے لیکن جب یزید نے اسلامی نظام خلافت سے منہ پھیرا تو حضرت امام حسینؓ سینہ سپر ہوگئے واضح رہے کہ مسلمانوں پر حضرت امیر

معاویہؓ کی وکالت کرنا فرض ہے کیونکہ ان کی خلافت و حکومت کو سیدنا امام حسینؓ نے قبول کیا، سیدنا امیر معاویہؓ صحابی رسول ہیں انکی منقبت میں متعدد ارشادات نبوی وارد ہوئے ہیں ایک اعزاز سیدنا امیر معاویہؓ کو کاتب وہی ہونے کا بھی حاصل ہے اسلام یزید کی مزمت کا حکم دیتا ہے لیکن ساتھ ہی سیدنا امیر معاویہؓ سمیت کسی بھی صحابیؓ کی شان میں گستاخی کرنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج اور دنیا و آخرت میں ناکام ونامراد قرار دیتا ہے کیونکہ بیٹے کی غلط کاریاں باپ کے ذمہ ڈالنا خلاف شرع ہے جس طرح حضرت نوح اپنے بیٹے کی غلط کاریوں کے ذمہ دار نہیں اسی طرح سیدنا امیر معاویہؓ بھی اپنے بیٹے یزید کی غلط کاریوں سے بری الذمہ ہیں۔

حدیث قسطنطیہ اور یزید

عمیرؓ بن اسود عنسی کہتے ہیں کہ وہ عبادہ بن صامتؓ کی خدمت میں آئے وہ حمص کے ساحل پر اپنی عمارت میں اترے ہوئے تھے اور انکے ساتھ ان کی اہلیہ بنت ملحان بھی تھیں عمیرؓ کہتے ہیں ان سے ام حرامؓ نے یہ حدیث نقل کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، فرماتے تھے کہ پہلا لشکر میری امت میں جو بحری جہاد کرے گا (اس نے خود پر جنت کو) واجب کرلیا ام حرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں ان سے ہوں نبی پاک ﷺ نے فرمایا تو ان میں ہے پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت میں جو قیصر کے شہر پر حملہ کرے گا بخش دیا جائے گا ام حرام

نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ان میں ہوں ؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ (بخاری شریف 2924)

اس حدیث کی روشنی میں چند نادان لوگ جان بوجھ کر یا مغالطے سے یزید کو بھی اس حدیث کا مصداق ٹھہراتے ہیں کہ یزید اس لشکر میں شامل تھا حقیقت اس کے برعکس ہے اس ظالم ، بدبخت یزید کی پیدائش وکی پیڈیا کے مطابق 11 شوال 26 ہجری بمطابق جولائی 647 عیسوی ہے جبکہ اس شہر پر پہلی لشکر کشی عہد عثمانی میں حضرت سیدنا 23 امیر معاویہؓ نے 32 ہجری دوسری مرتبہ 43 ہجری ، تیسری مرتبہ 44 ہجری اور چوتھی مرتبہ 46 ہجری کو ہوئی ان لشکروں میں یزید ہرگز شامل نہیں تھا ہاں البتہ 50 ہجری کی لشکر کشی جسے حضرت معاویہؓ نے حضرت سفیان بن عوفؓ کی قیادت میں بلاد روم پر حملہ کرنے بھیجا اپنے بیٹے یزید کو بھی ان کے ساتھ جانے کا کہا مگر وہ ساتھ نہ گیا اور آرام طلبی کو پسند کیا تو سیدنا امیر معاویہؓ نے قسم اٹھالی کہ اب اپنے بیٹے یزید کو ہر حال میں بھیجے گا تاکہ مجاہدین کی طرح اسے بھی مصائب پہنچیں پھر اسے جبرا جانا پڑا ۔حدیث میں تو پہلے لشکر کا تذکرہ ہے اگر بالفرض اس لشکر کو بھی پہلا لشکر مان لیا جائے تو یزید اس کا حصہ نہ تھا کیونکہ اسے مجبورا جانا پڑا خوشی سے نہیں ۔یزید کی بے جا حمایت کرنے والے اب بھی اپنا قبلہ درست کرلیں تو اب بھی ہدایت کی سبیل نکل سکتی ہے۔

واہ حسینؓ تیرے صبر کو سلام

دنیا کو حضرت امام حسینؓ نے ورطۂ حیرت میں ڈال رکھا ہے دنیا میں شعور کی دہلیز پر قدم رکھنے والا ہر انسان محو تجسس ہے کہ نواسۂ رسول ﷺ ، جگر گوشۂ بتولؓ سیدنا امام حسینؓ صبر کے کس عظیم مقام پر فائز تھے ؟جس کا ادارک آج تک
عقلمندوں، سکالروں، دانشوروں، ارباب علم ودانش کو نہ ہو سکا، دنیانے تو آج تک یہ دیکھا کہ کسی کے خاندان کے دو چار افراد داعیٔ اجل کو لبیک کہہ دیں تو اس خاندان پر سکتہ طاری ہو جاتا ہے، لواحقین حواس کھو بیٹھتے ہیں۔ لیکن کرب وبلا کی وادی میں پیکر صبر ورضا امام حسینؓ نے اس قدر صبر کا مظاہرہ کیا کہ ایک، دو، تین،
چار، پانچ، دس، بیس نہیں بہتر لاشے بڑے اطمینان سے اٹھا اٹھا کر خیمے میں رکھے اور خود بڑی شان جلالی کے ساتھ میدان کارزار میں باطل سے ٹکرانے کیلئے اترنے سے پہلے بڑے اطمینان سے اہل بیتؓ کی مقدس خواتینؓ کو ہدایت فرماتے ہیں کہ تھوڑی دیر کے بعد میں بھی اپنے شہداء کی طرح شہید ہو کر اپنے نانا ﷺ کے پاس سرخ رو ہو کر پہنچ جاؤں گا مگر خیال رکھنا شریعت مصطفیٰ ﷺ سے روگردانی کرتے ہوئے ماتم نہ کرنا نوحہ خوانی پر نہ اتر آنا، اپنے بالوں کو نہ نوچنا، پردے کا خیال رکھنا تم ناموس مصطفیٰ ﷺ ہو صبر کا دامن تھامے رکھنا تاکہ مورخ جب قلم اٹھائے تو یہ لکھنے

پر مجبور ہوجائے کہ 72 تن شہید کروا کر بھی خاندان رسول ﷺ کی پاک عورتوں نے شریعت مصطفیٰ ﷺ کو مقدم رکھا "میدان کارزار میں جانے سے پہلے زبان حال میں اللہ کی بارگاہ میں امامؓ صدق دل کے ساتھ التجائے دعا تھے کہ " اے رب رحیم وکریم ! یہ قربانی میں ، میرے اہل خانہ اور جاں نثاروں نے تیری بارگاہ میں پیش کی اسے قبول فرما" میرا وجدان کہتا ہے کہ " امام حسینؓ نے اللہ کے دربار میں فرمایا، ہوگا کہ اے میرے رب کریم ! یہ وہی قربانی ہے جس کی ابتداء ہمارے جدامجد سیدنا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے کی تھی جس قربانی کی آرزو میرے نانا نبیٔ آخر الزماں ﷺ نے کی تھی ہم نے پوری کردی اسے شرف قبولیت بخش کر میرے نانا ﷺ تک یہ پیغام پہنچا دے کہ تیرے نواسے حسینؓ نے معرکۂ حق وباطل بپا کرکے انسانوں کو انسانوں کا غلام بنانے والے یزید اور اس کے لشکر کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے شکست فاش دے دی ہے" ۔اب کوئی بھی مسلمان اپنے بچے کا نام یزید یا شمر نہیں رکھے گا۔اللہ رب العزت کی قدرت کے فیصلے پر قربان جاؤں امام حسینؓ کے قاتلوں کے نام تو وہ لوگ بھی اپنے بچوں کے نام پر نہیں رکھتے جو چھپ چھپ کر یزید کی حمایت کرتے ، یہ کہتے نہیں تھکتے کہ امام حسینؓ حق پر نہیں یزید ہی خلیفہ ہے ۔۔۔۔۔ (نعوذ باللہ من ذالک) ۔اس سے بڑی امامؓ کے قاتلوں کی رسوائی اور کیا ہوگی ؟میں بڑی جرات کے ساتھ یزید کے حمایتیوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر تم یزید کے حمایتی ہو تو تم سب سے پہلے اپنے سارے اشکالات کو بالائے طاق رکھ کر اپنے بچوں کے نام قاتلین شہدائے کرب وبلاؓ کے

نام پر رکھ کر تو دکھاؤ۔۔۔اگر محمد عربی ﷺ کی امت نے تمہارا حقہ پانی بند نہ کر دیا تو کہنا۔۔۔۔(یہ جملے میں کبھی نہ لکھتا اگر راقم کو گم نام درجنوں خطوط موصول نہ ہوتے تو) ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا ایمان ہے کہ جس (امیر المومنین حضرت معاویہ بن سفیانؓ) سے امام حسنؓ کی صلح اس سے ہماری صلح اور جس (یزید) سے امام حسینؓ کی جنگ اس سے ہماری بھی قیامت تک جنگ جاری رہے گی۔ان سفاک قاتلوں کی آخرت کا معاملہ تو اللہ کی عدالت میں پہنچ گیا۔۔۔۔۔دنیا کی رسوائی کو اگر یزید کے حمایتی دیکھ کر حقیقت سمجھ جائیں تو ان کیلئے ہدایت کی سبیل نکل سکتی ہے۔

امام حسینؓ کے صبر کو دیکھ کر میں تخیلات کی دنیا میں جا کر روح امام عالی مقامؓ سے سوال عرض گذار ہوں کہ " اے امام ذی وقار، جنتی نوجوانوں کے سردار سیدنا امام حسینؓ ہمیں یہ تو بتایئے کہ صبر کا یہ مقام آپؓ نے کہاں سے حاصل کیا؟" تو سیدنا امام حسینؓ فرماتے ہیں کہ " کیا تم کو معلوم نہیں کہ میرے نانا کو اسلام کی تبلیغ کیلئے کس قدر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ مکہ وطائف والوں نے میرے نانا ﷺ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ رب کائنات کی غیرت جلال میں آ گئی تو پہاڑوں کے فرشتوں کو بھیج دیا کہ میرے محبوب ﷺ سے پوچھو اگر وہ چاہیں تو پہاڑوں کو آپس میں ملا کر ان کو تہس نہس کر دیتے ہیں، لیکن میرے نانا ﷺ نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا، سمعیہؓ کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے

مگر وہ حق پر ڈٹی رہیں ،زنیرہؓ کی آنکھوں کو نکال دیا گیا مگر حق کو نہ چھوڑا، بلالؓ کو تپتے انگاروں پر لٹا کر ستایا گیا مگر بلالؓ نہ بدلا،خبیبؓ کو تپتے ہوئے تیل میں ڈال دیا گیا مگر باطل ان کا سر نہ جھکا سکا، میرے نانا ﷺ کی مسجد کے مصلے پر امام عدل وحریت سیدنا فاروق اعظمؓ کو شہید کر دیا گیا مگر مسلمان حق سے دستبردار نہ ہوئے، مظلوم مدینہ خلیفۂ سوم ،پیکر شرم وحیاء، دہرے داماد پیغمبر ﷺ سیدنا عثمان ذوالنورینؓ کو مظلومانا انداز میں ہمارے ہوتے ہوئے شہید کر دیا گیا لیکن وہؓ حق کی راہ پر گامزن رہے بے وفاؤں کے شہر کوفہ میں میرے بابا حیدر کرارؓ کو کوفیوں نے شہید کر دیا قافلۂ حق، نہ رکا، کیا تم کو معلوم نہیں کہ ہماری تاریخ ہی صبر سے بھری پڑی ہے ،مجھے ان عظیم ہستیوں سے صبر کا گوہر نایاب وراثت میں ملا ہے۔ میں کرب وبلا کی وادی کے تپتے ہوئے صحرا میں شہادت پیش کرکے محمد عربی ﷺ کا کلمہ پڑھنے والوں کو پیغام حق دے کر جارہا ہوں کہ اسلام قربانی کا تقاضا کرتا ہے ہر دور میں قربانی کا تقاضا کیا جاتا رہے گا جو صبر ،رضائے الٰہی کیلئے خود کو پیش کردے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا کو آخرت میں کامیابی کا پروانہ عطاء کریں گے۔

صبر حسینؓ نے دنیا میں حق وباطل کی ایک لکیر کھینچ دی ہے کہ اسلام کو زندہ رکھنا ہے تو اسلام کا نظام عدل وقسط " نظام خلافت " ہونا لازم وملزوم ہے اگر زمین پر اللہ کا نظام نہیں تو حسینؓ کا عمل بتا رہا ہے کہ اسلام نامکمل ہے

جس کی تکمیل کیلئے کرب وبلا سجائی گئی اہل بیتؓ کے مقدس خون سے گلشن اسلام کی آبیاری بقائے نظام خلافت کیلئے دینا نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتولؓ امام حسینؓ کی سنت عظیم ہے جسے ادا کرنا کرہ ارض کے ساٹھ کے قریب مسلم ممالک کے حکمرانوں اور مسلمانوں پر فرض عین ہے۔

اے دنیا کے مسلمانو! انصاف سے فیصلہ کرو کہ کیا آج روئے زمین پر یزیدیت کا دور دورہ عام نہیں۔۔۔۔۔۔؟ اگر ہے۔۔۔ہاں یقیناً ہے تو پھر خاموش کیوں کھڑے ہو؟ امام حسینؓ کی جرات سے سبق سیکھتے ہوئے میدان عمل میں کود پڑو تاکہ اسلام اور مسلمانوں کو عظمت رفتہ حاصل ہو جائے۔امام حسینؓ نے تمہیں عظمت رفتہ کا مقام دلانے کیلئے ہی تو اہل بیت عظامؓ کے ہمراہ کرب وبلا کے میدان میں لازوال قربانی دی تھی۔آج اسی جذبے کا تقاضا شہدائے کربلاؓ کی روحیں کر رہی ہیں۔اے دنیا کے انسانو، مسلمانو! آگے بڑھو دنیا میں پھیلتی ہوئی یزیدیت کے سامنے حسینی بن کر سینہ سپر ہو جاؤ۔اللہ کا وعدہ ہے کہ غالب تم ہی آؤ گے اگر تم مومن ہوئے تو۔۔۔۔۔آنکھیں، دل ودماغ کھول کر دیکھو کرب وبلا کے سانحہ عظیم سے لیکر آجتک دنیا کرب وبلا کا فاتح کس کو قرار دے رہی ہے۔۔۔۔۔۔؟ ہاں ہاں۔۔۔۔۔۔ذرہ تم بھی کہہ دو کرب وبلا کا فاتح نواسۂ رسول ﷺ، جگر گوشۂ بتول سیدنا امام حسینؓ ہے اور اس کے ماننے والے مسلمان۔

میرا ایمان ہے کہ قیامت کی صبح تک امام حسینؓ کے صبر اور ان کی فتح وکامیابی کا اقرار
مسلمان اور کافر سب کرتے رہیں گے۔آخر کار جب فلسفۂ شہادت امام حسینؓ جس کو سمجھ
آئے گا تو وہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ "واہ حسینؓ تیرے صبر کو سلام"

شاتم رسول آسیہ مسیح کو فوری پھانسی دی جائے

☆یہودیت اور نصرانیت کی مذہبی کتب بھی حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا سچا پیغمبر تسلیم کرتی ہیں

زتک ☆گستاخ رسول ﷺ کی سزا سر تن سے جدا قرآن وحدیث، سنت رسول کریم ﷺ، طرز صحابہ کرامؓ، اجماع امت ہے

☆جرم ثابت ہونے، اعلیٰ عدالتوں سے سزا پانے کے باوجود آسیہ مسیح کو پھانسی کیوں نہیں دی جا رہی ؟

☆اسلامی تحریک طلبہ نے تحفظ ناموس مصطفیٰ ﷺ مہم کا آغاز کر دیا، پاکستان کے طلبہ ملک گیر مہم چلائیں گے یورپ و مغرب نے انبیاء اکرامؑ کی توہین اور گستاخان رسول کی حمایت کرنا اپنا حق سمجھ لیا جس نے دنیا کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کر دیا ہے انبیاء اکرامؑ کی توہین آمیز فلمیں، قرآن کی توہین، توہینِ صحابہؓ سر عام ہو رہی ہے مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء اکرامؑ پر ایمان لانا، ان سے محبت کرنا لازم وملزوم ہے جو بھی کسی نبی کی توہین کرتا ہے تو اس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔انبیاء کرام انسانوں میں سے وہ مقدس ہستیاں ہیں جنہیں نور نبوت سے آراستہ کرکے اس دنیا میں بھیجا اور انبیاء کرامؑ علم کے خزانے برائے راست اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتے ہیں آج تہذیبوں کے تصادم کے اس پر فتن دور میں نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

کی ختم نبوت کو ماننے والے اربوں عاشقان رسول ﷺ کے جذبات متعدد بار مجروح کئے جا چکے ہیں ماضی قریب میں محمد الرسول اللہ ﷺ کے ٹرائل کے عالمی دن'' کے نام سے تیار کی گئی اس فلم اور اب عالم کفر کی طرف سے نشاتم رسول آسیہ مسیح (ملعونہ) کی حمایت نے عاشقان رسول ﷺ کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کی لہر کو دوبارہ زبردست طریقے سے ہلا کر رکھ دیا، دنیا بھر سے عاشقان رسول ﷺ کے جم غفیر نے ہمیشہ عالم کفر کو پیغام دیا ہے کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا سر تن سے جدا۔

گستاخان رسول کے بارے میں قرآن مجید کا موقف

گویا عاشقان رسول ﷺ نیر ب العالمین کی عدالت میں اپیل دائر کر دی کہ اے اللہ! تو ہی فیصلہ فرماکہ نبیٔ مکرم ﷺ کا کیا مقام ہے؟ نبیوں اور حضرت محمد ﷺ کی توہین کا ارتکاب کرنیوالا بدبخت کس زمرے میں آتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں آداب النبی ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز سے اونچا نہ ہونے دو ان کے سامنے اونچا نہ بولو جیسے تم ایک دوسرے کے ساتھ بلند آواز سے بولتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں اور تمہیں پتہ (بھی نہ چل سکے (سورت الحجرات آیت ۲۰

پھر خالق کائنات فرماتے ہیں بے شک وہ لوگ جو اللہ اور رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب لوگ ذلیل لوگوں میں سے ہیں (المجادلہ ۲۰)۔مندرجہ بالا آیت میں گستاخان رسول ﷺ اور ان کا ساتھ دینے والوں کو روئے زمین کی ذلیل ترین لوگ کہا گیا۔

مزید رب العالمین فرماتے ہیں بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچاتے ہیں اللہ بھی دنیا و آخرت میں اپنی رحمت سے ان کو دور کر دے گا اور اللہ نے ایسے لوگوں کیلئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے (الاحزاب ۵۷) یعنی دنیا میں ذلت کی موت اور آخرت میں جہنم کا عذاب۔

سورۃ توبہ کی آیت نمبر 69 میں ارشاد ہوتا ہے کہ (رسول اللہ ﷺ کے گستاخ) یہ وہ لوگ ہیں جن کے دنیا و آخرت میں اعمال ضائع ہو گئے ہیں یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔

گستاخان رسول کے خلاف نبیٔ کریم ﷺ کا عمل

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے یہ میرے اتنے مطیع و فرمانبردار ہیں کہ انبیاؑ اسوقت تک نہیں بولتے جب تک اللہ کا حکم نہیں ہوتا ہے یعنی یہ مقدس ہستیاں جب لب کشائی فرماتی ہیں تو اللہ کی اجازت سے۔ معلوم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کی احادیث مبارکہ (گفتگو) حکم ربی سے ہوتی ہے تو آیئے فرامین رسول ﷺ پر طائرانہ نظر ڈالتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ اپنے گستاخ کے بارے میں کیا حکم صادر فرماتے ہیں

1۔ گستاخ رسول ﷺ ابو عفک یہودی کا قتل جسکی عمر 120 سال تھی گستاخی پر عاشق رسول ﷺ حضرت سالم بن عمیرؓ نے اس کو قتل کر دیا (الصارم المسلول صفحہ ۱۳۸

2۔ رسول اللہ ﷺ کے گستاخ انس بن زنیم الدیلمی کو قبیلہ خزاعہ کے ایک بچے نے قتل کیا آپ ﷺ نے خون کو رائیگاں قرار دیا (الصارم المسلول ۱۳۹

3۔ایک گستاخ عورت آپ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی آپ ﷺ نے فرمایا میری دشمن کی خبر کون لے گا تو خالد بن ولیدؓ نے اس کو قتل کر دیا (الصارم المسلول ۱۶۳)

4۔ایک مشرک گستاخ آپ ﷺ کی گستاخی اور گالیاں دیا کرتا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کون ہے جو اسکی خبر لے گا؟ حضرت زبیرؓ کھڑے ہوئے اور جا کر اسکو قتل کر دیا (اسکا سامان آپ ﷺ نے ان کو تحفے میں دے دیا (الصارم المسلول صفحہ ۱۷۷

5۔امام بخاری نے تفصیلاً گستاخ رسول ابورافع کے انجام کا واقعہ بیان کیا ہے کہ یہ خود بھی گستاخی کرتا تھا اور دوسروں کو بھی گستاخی پر ابھارتا تھا یہ ملعون ایک بہت بڑے قلعے میں رہتا تھا آپ ﷺ نے اسکو قتل کرنے کے لئے سیدنا عبداللہ بن عتیکؓ کی امارت میں ایک وفد تشکیل دیا آپؓ اسکو قتل کرنے کے لئے مکمل پلان تیار کر کے قلعے میں داخل ہوئے اور اسے قتل کر دیا واپسی پر ان کی پنڈلی زخمی ہو گئی آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک پنڈلی پر لگا دیا وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔

6۔ملعون گستاخ رسول ﷺ کعب بن اشرف کے قتل کے بارے میں آقائے دو جہاں ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ کون اس کو ٹھکانے لگائے گا؟ یہ اللہ اور رسول ﷺ کو بہت ستا رہا ہے اس پر حضرت سیدنا محمد بن سلمہ انصاریؓ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر قتل کر دیا آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی تو آپ ﷺ بہت خوش ہوئے۔

۔گستاخ رسول ام ولد باندی کو ایک نابینا صحابی حضرت عمیر بن عدیؓ نے واصل جہنم کر دیا آپ ﷺ نے خون رائیگاں قرار دیے دیا۔

عہد خلفائے راشدینؓ میں جھوٹے نبیوں کے خلاف مسلح جدوجہد کرکے صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ کی عزت وناموس کا تحفظ کیا جو امت مسلمہ کیلئے گستاخوں کو قتل کرنے کی دلیل ہے۔

بعد از عہد صحابہ کرامؓ سے آج تک چند معروف گستاخان رسول کا انجام

صحابہ کرامؓ کے عہد کے بعد ریجی فالڈ گستاخ کو سلطان صلاح الدین نے ،ابراہیم فرازی شاعر کو قاضی ابن عمرو نے،فلورا عیسائی عورت ، میری عیسائی عورت،اسحاق پادری، سانکو پادری، جرمیاس پادری، جانتبوس پادری، سیسی نند پادری،آئیزک پادری، پولوس پادری، تھیوڈومیر پادری کو حاکم اندلس عبدالرحمان نے، پادری پرٹیکٹس،، یوحنا کو قاضی اندلس نے قتل کروایا، یولوجئیس پادری کو فرزند اندلس نے قتل کروایا۔میجر ہردیال سنگھ کو غازی بابو معراج دین شہیدؒ نے، شردھانند سوامی کو غازی قاضی عبدالرشیدؒ، ملعون عبدالحق کو غازی محمد مانکؒ، تھورام کو غازی عبدالقیومؒ، پالامل زرگر کو غازی حافظ محمد صدیقؒ، ویر بھان کو نامعلوم غازی مسلمان اپم سنگھ کو غازی غلام محمد شہیدؒ، ڈاکٹر رام گوپال کو غازی مرید حسین، ہری چند ڈوگر، کو غازی میاں محمد شہیدؒ، بھوشن عرف بھوشو کو غازی بابا عبدالمنانؒ، کلکتہ میں ایک گستاخ کو غازی امیر احمد شہیدؒ، چوہدری کھیم چند کو غازی منظور حسین شہیدؒ غازی عبدالعزیز شہید

گستاخ سکھ کو غازی محمد اعظمؒ، نینوں مہاراج کو غازی عبدالخالق قریشیؒ، لیکھرام آریہ سماجی کو نامعلوم غازی نے، پادری سیمسوئیل کے غازی زاہد حسینؒ، یوسف کذاب کو کوٹ لکھپت کے کسی قیدی نے، ہیزرک بروڈایڈیٹر کے غازی عامر چیمہ شہیدؒ اور سلمان تاثیر کو غازی ممتاز قادری شہیدؒ نے جہنم واصل کیا

نبیٔ کرم ﷺ سابقہ آسمانی کتب کی روشنی میں

مجھے خدشہ ہو رہا ہے کہ گستاخی کرنیوالے تو عیسائیت کو مانتے ہیں یا یہودی ہیں وہ کہیں گے کہ آپ اپنی آسمانی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کے فرامین بیان کر رہے ہو یہ تو ہمارے یہود و نصاریٰ)کے لیے حجت نہیں ہیں ہمارے انبیاء موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے فرامین دکھاؤ) جسکی ہم اطاعت کریں۔

۔ حضرت داوٗدؑ فرماتے ہیں کہ (اے محمد ﷺ) میں ساری پشتوں کو تیرا نام یاد 1 دلاؤں گا پس سارے لوگ ابدالآباد تیری ستائش کریں گے (زبور شریف باب ۴۵ ملتقطاً) حضرت داوٗدؑ فرماتے ہیں کہ آیئے حضرت موسیٰؑ کے دروازے پر چلتے ہیں فرماتے ہیں خداوند تیرا تیرے ہی درمیان سے یعنی ترے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی ﷺ برپا کرے گا تم اس کی سننا خداوند نے مجھ سے کہا وہ جو کچھ کہتے ہیں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی ان سے کہے گا اور جو میری باتوں کو جو وہ میرا نام لیکر کہیے نہ سنے تو میں

(اس کا حساب اس سے لوں گا (تورات کتاب استثناء باب ۹ آیت ۱۵تا۱۹

بیان ہے توارت صحیفہ بسیعاہ باب ۲۹،۱۲ میں کہ پھر وہ کتاب (قرآن) کسی ان پڑھ کو دیں گے کہیں گے اس کو پڑھ اور وہ کہے گا میں پڑھنا نہیں جانتا۔

حضرت مسیح انجیل یوحنا باب 16 آیت 13تا7 میں فرماتے ہیں کہ میں سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا مجھے تم سے بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ آئے گا تو تم کو سچائی کی راہ دکھائے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا اور میرا جلال ظاہر کریگا۔

انجیل برناباس کے باب نمبر 96 میں ہے کہ ایک یہودی مذہبی پیشوا نے ایک موقع پر عیسیٰؑ سے سوال کیا کہ آپ کون ہیں؟ آپؑ نے جواب دیا کہ میں عیسیٰؑ بن مریم ہوں اس یہودی نے کہا کہ توارت میں مرقوم ہے اللہ تعالیٰ ایک نجات دہندہ عالم کو مبعوث کریگا وہ آکر ان ہی باتوں کا اعلان کرے گا جس کا حکم اللہ تعالیٰ دے گا اور دنیا میں وہ اللہ کی رحمت لے کر آئے گا کہا آپ وہ نجات دہندہ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا کہ یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے مگر میں نبی موعود نہیں ہوں اس نبی کی تخلیق مجھ سے پہلے ہوئی لیکن اسکا ظہور میرے بعد ہوگا اور جب ابلیس کے بہکانے کی وجہ سے بد بخت لوگ میری تعلیمات کو مسخ کر دیں گے تو اللہ تعالیٰ دنیا پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا

اور اس پیغمبر ﷺ کو مبعوث فرمائے گا جس کے لئے تمام کائنات کو اس نے تخلیق کیا ہے وہ پیغمبر ﷺ اقتدار و قوت کیساتھ جنوب کی سمت سے ظاہر ہو گا بت پرستوں اور ان کے بتوں کو تباہ کر دے گا اور شیطان سے وہ اقتدار چھین لے گا جو اس نے انسانوں پر قائم کر لیا ہے وہ ان کی نجات کے لئے جو اس پر ایمان لائیں گے اللہ کی رحمت لے کر آئے گا مبارک ہیں وہ لوگ جو اس پر ایمان لائیں گے اور جب اس یہودی عالم نے اس پیغمبر اعظم اور نبی موعود کا نا دریافت کہا تو آپؑ نے فرمایا اس نجات دہندہ کا نام (بڑا) صفات ہے----------اس کا نام محمد ﷺ ہے۔

باب 97 میں رقم ہے کہ لوگوں نے یہ فریاد کی اے خدا ! اپنے رسول کو ہماری طرف بھیج اے محمد ﷺ ! دنیا کی نجات کے لئے جلدی تشریف لے آیئے۔

فیصلہ ہوگیا گستاخ رسول کی سزا سر تن سے جدا

لیجئے یہود و نصاریٰ کی کتب حضرت محمد عربی ﷺ کو سچا آخری، نبی موعود ہونے کا اعلان کر رہی ہیں یعنی حقیقت اور روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ اسلام سچا دین حضرت محمد ﷺ کا قرآن احادیث مبارکہ لاریب ہیں حضرت محمد ﷺ کا گستاخ واجب القتل ہے، ان کا انکار کرنیوالے عیسیٰؑ کے بھی منکر ہیں اور حضرت محمد ﷺ کے دین سے راہ فرار اختیار کرکے دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا سامان خرید رہے ہیں عالم کفر دجل و فریب سے کام لینا چھوڑے اور شان رسالت ﷺ میں گستاخیاں اور گستاخوں کی کی حمایت بند کرے۔

گستاخان رسول کو سزا دینا کس کی ذمہ داری ؟

اگر اسلامی نظام خلافت قائم ہو تو خلیفۂ اسلام کی ذمہ داری ہے کہ وہ گستاخان رسول کے سر تن سے جدا کرے ،اس کی مثالیں ہمیں عہد خلافت راشدہؓ کی زریں دور میں ملتی ہیں خلیفتہ الرسول سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے گستاخان رسول،مدعیان نبوت کے خلاف جہاد کیا اور اس ناسور کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔

اگر زمین پر اسلامی نظام قائم نہیں ،البتہ مسلمان حکمران حکومت کر رہے ہیں تو مسلمان حکمرانوں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ گستاخان رسول کو تختۂ دار پر سرعام چڑھائیں تاکہ آئندہ کسی کو گستاخی کرنے کی جرات نہ ہو۔

اگر مسلمان حکمران اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہے یا زمین پر غیر مسلم حکمران ہیں جو مسلمانوں کے جذبات کو کچل رہے ہیں تو ان دونوں صورتوں میں مسلمانوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ ایسی غیر ذمہ دار ریاست کی اجازت کے بغیر گستاخان رسول کو کیفر کردار تک پہنچائے۔حدیث رسول ہے کہ جو شخص اپنے ایمان کی حفاظت کرتا ہوا مرے وہ شہید ہے (ابوداؤد،ترمذی بحوالہ گستاخ رسول کی سزا سر تن سے جدا)۔

تحفظ حرمت رسول ﷺ ایمان کا سب سے بڑا دفاع ہے اس کے بغیر تو ایمان مکمل ہی نہیں ہو سکتا۔کیا کسی مسلمان کو اپنے ایمان کے تحفظ کیلئے حاکم وقت کی

اجازت لینا درکار ہے ہر گز ہر گز نہیں۔ایسا خوش نصیب انسان جو تحفظ (ناموس رسالت ﷺ) ایمان کے راستے میں جدوجہد کرتا دارفانی کو خیرباد کہہ گیا تو وہ شہید ہے۔

تو پھر ملعونہ گستاخ رسول آسیہ کو پھانسی کیوں نہیں دی جارہی؟

آسیہ مسیح زوجہ طارق مسیح (1971ء) ساکن شیخوپورہ صوبہ پنجاب پاکستان نے ء کو توہین رسالت ﷺ کا ارتکاب جس کے باعث مقدمہ درج کیا گیا۔جس کی 2009 حمایت سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے کھل کر کی اور ناموس رسالت ﷺ کے قانون کے خلاف ہرزہ سرائی پر اتر آیا حکومت نے مجرمانہ خاموشی اختیار کئے رکھی تو گورنر کے سرکاری محافظ ،عاشق رسول ﷺ غازی ملک ممتاز قادری شہیدؒ نے گورنر سلمان تاثیر کو قتل کردیا۔2010ء کو شیخوپورہ کی عدالت کے جج محمد نوید اقبال نے سزائے موت کا حکم سنایا،16 اکتوبر 2014 ء کو ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی گئی ہائی کورٹ سے اس سزا کو برقرار رکھا،24 نومبر 2014 ء کو سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی گئی سپریم کورٹ میں یہ اپیل 31 اکتوبر کو اسلام آباد لگے گی ،ملک ممتاز حسین قادری شہیدؒ تو اپنا کام کرگے اب سب مسلمانوں کی نگاہیں سپریم کورٹ پر ہیں۔دوسری طرف صورت حال یہ ہوگئی ہے کہ گستاخان رسول کا حمایتی یورپ ومغرب پاکستانی حکومت پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ شاتم رسول ﷺ آسیہ ملعونہ کو چوردروازے سے بیرون ملک بھیج دے ،پاکستانی حکمرانوں کا ماضی اس حوالے سے شرمناک ہے کہ وہ عاشقان رسول ﷺ کو سزائے موت

دینے اور گستاخوں کو یورپ و مغرب کی ایک کال پر ان کے حوالے کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ پاکستان کے مذہبی حلقوں میں یہ تشویش پائی جارہی ہے کہ حکومت آسیہ ملعونہ کو بھی ماضی کی طرح ملک سے فرار نہ کروا دے۔ مسلمانان پاکستان کا حکومت سے پرزور مطالبہ ہے کہ آسیہ کو فوری طور پر پھانسی دی جائے۔ (یاد رہے کہ ملک میں ناموس ہونے کے باوجود آج تک کسی گستاخ رسول ﷺ کو c-رسالت ﷺ ایکٹ 295 سزا نہیں دی گئی جو کہ ساری قوم کیلئے لمحہ فکریہ ہے) قوم کو چاہیے کہ وہ اس شدت کے احتجاجی تحریک چلائیں کہ حکمران آسیہ مسیح کو تختۂ دار پر لٹکانے پر مجبور ہو جائیں۔ اس سلسلے میں سکول، کالج اور یونیورسٹی کی نمائندہ تنظیم اسلامی تحریک طلبہ نے " تحفظ ناموس مصطفیٰ ﷺ مہم " کا آغاز کر دیا ہے، پاکستان کے طلبہ سے اپیل ہے کہ اس مہم کو کامیاب بنا کر غیرت ایمانی کا ثبوت دیں۔

کوئٹہ پھر لہولہو، عملی اقدام کب ہوں گے؟

کوئٹہ خود کش حملے نے ایک بار پھر قوم کو غم سے نڈھال کر دیا ہے، شہداء کی تعداد سے تجاوز کر گئی ہے شہداء میں ایک سپاہی روح اللہ بھی شامل ہے جس کی شادی 60 جنوری کو ہونا قرار پائی تھی، روح اللہ کی منگیتر کے سب خوب بکھر گئے، اسی طرح ہر شہید ہونے والے اہلکار کے گھر والوں کو خواب تھے جو چکناچور ہو گئے (شہادت ایک نعمت ہے جس پر سب مسلمانوں کو فخر ہے ہر مسلمان کی تمنا شہادت کی موت ہے یہاں جو بیان کیا جا رہا ہے وہ جدائی کا غم ہے نہ کہ شہادت پر افسوس ۔۔۔ شہادت کے عظیم جذبے نے ہی ہزاروں مسلمانوں کو شہادت کی راہ پر چلتے ہوئے پاکستان کا دفاع کرنے والوں کی صف میں کھڑا کیا اور اب بھی ہر پاکستانی دفاع وطن کیلئے شہادت کی تمنا دل میں بسائے بیٹھا ہے)۔ جبکہ زخمیوں کی تعداد 122 کے قریب ہے۔ پولیس کوئٹہ ٹریننگ کالج میں اسوقت خود کش حملہ ہوا جب سینکڑوں کی تعداد میں پولیس اہلکاروں کی ٹریننگ جاری تھی۔ چشم دید اہلکار کے مطابق حملہ آور وں نے ہمیں دیکھتے ہی فائر کھول دیئے تھے، کالج میں تمام اہلکار غیر مسلح تھے حملہ کے بعد سیکیورٹی انتہائی سخت کر دی گئی ہے میڈیا ذرائع کے مطابق کالعدم تنظیموں کے خلاف موثر کاروائی عمل میں لائی جائے گی، سرکاری ذرائع کے مطابق یہ حملہ کالعدم لشکر جھنگوی نے کیا جبکہ داعش کا کہنا ہے کہ حملہ آور ہمارے

لوگ تھے (یہ تضاد بھی قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے)۔اس حملے کے بعد قومی قیادت کی طرف سے مذمتی بیانات سامنے آئے ہیں جو بہت کچھ کہہ رہے ہیں۔وزیر داخلہ چودھری نثار کا کہنا ہے کہ لوگ لاشیں اٹھا اٹھا کر تنگ آ گئے ہیں،دہشت گرد پہلے پاکستان اور اب سرحد پار سے آپریٹ ہوتے ہیں،کئی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ دشمن کی یہ کاروائیاں بزدلانہ ہیں،مولانا سمیع الحق کا کہنا ہے کہ تحقیق کے بغیر ہی حملے کی ذمہ داری کسی بھی گروہ کے سر تھوپ دی جاتی ہے،بد قسمتی سے نام نہاد مذہبی گروہ یا جماعت کے نام پر کوئی کاروائی کر لیتا ہے جبکہ کوئی تحقیق نہیں ہوتی کہ کس نے نامعلوم فون کیا اور کس نے دعویٰ کیا اس طرح اصلی دشمن اور مجرم چھپ جاتے ہیں مولانا کے بیان پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے مولانا کے بیان میں سچائی نظر آ رہی ہے کیونکہ اگر قبول کرنے والے غیر معروف چند ایک گروہ ہی ہیں جو اسلام اور پاکستان کو بدنام کر رہے ہیں تو ان کے خلاف کتنی کاروائی ہوئی ؟اگر موثر کاروائی ہوتی تو حملے رک جاتے ایسے لگتا ہے کہ مزید تحقیق کے بعد عملی اقدام کرنے ی ضرورت ہے۔میجر جنرل ظہیر الاسلام عباسیؒ کی تنظیم تحریک عظمت اسلام کے قائدین کا کہنا ہے کہ کوئٹہ خود کش حملہ فساد فی الارض کی کھلی نشانی ہے جو انسان ساختہ موجودہ غیر اسلامی نظام کا شاخسانہ ہے،پاکستان میں امن قائم کرنے کیلئے قرآن وسنت کو سپریم لاء عملی طور پر تسلیم کرنے کیلئے اللہ کا نظام خلافت قائم کرنا ہوگا،انہوں نے کہا کہ بے گناہوں کے قتل عام کی اسلام ہر گز اجازت نہیں

دیتا، اس شعور کو عام کرنے کی ضرورت ہے کہ بے گناہ انسانوں کا قتل عام انسان انسانوں کو اپنا غلام بنانے کیلئے کر رہے ہیں اللہ کے بندے صرف اللہ کے غلام ہوتے ہیں انسانیت کو بے گناہ قتل ہونے سے بچانے کیلئے اسلام کی طرف رجوع کرنا ہوگا انہوں نے کہا کہ بے گناہ انسانوں کت قتل عام کی شدید مذمت کرتے ہیں غم کے موقعہ پر قوم کے ساتھ ہیں، نام نہاد دہشت گردی سے چھٹکارا پانے کیلئے قوم کو اسلامی نظام قائم کرنا ہوگا۔ یہ منظر نامہ پاکستان کی بڑی اور چھوٹی چیدہ چیدہ تنظیموں کا پیس کیا گیا ہے۔ جب بھی کوئی سانحہ ہوتا ہے تو ہر طرف سے مذمت اور ہنگامی کاروائی کی پرزور صداء بلند ہوتی ہے اس کے بعد پر اسرار خاموشی ۔۔۔۔ ایسا آخر کب تک ہوتا رہے گا ؟ معروف تجزیہ نگار کا کہنا ہے کہ قوم کے ساتھ یہ مذاق ہے کہ دشمن بزدل اور چھپ کر وار کرتا ہے حقیقت اس کے برعکس ہے دشمن سر عام آتا ہے اور وار کر دیتا ہے اس کے حملہ آوروں کو اس پر فخر ہوتا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ دشمن بھاگ رہا ہے اور چھپ کر بزدلانہ آخری حملے کر رہا ہے۔ ہمیں بے حیثیت قوم یہ سمجھ اور جان لینا چاہیے کہ ہمارا دشمن کون ہے ؟ اور ہمیں کس طرح نقصان پہنچا رہا ہے ؟ اس کے خلاف موثر کاروائی ہونی چاہیے۔ کل بھوشن کے نیٹ ورک کی موجودگی میں ایسے حملے ہوتے رہیں گے اس نیٹ ورک کے خلاف تادیبی کاروائی عمل میں لانا ضروری ہے حکومت سٹیٹ تو سٹیٹ واضح الفاظ میں اور عملی طور پر بھی ان کے خلاف آئے جو ممالک پاکستان کا امن تباہ کرنے میں مصروف عمل ہیں آخر کب تک ہم اپنے

جگر گوشوں کی لاشیں اٹھاتے اور خود ہی مذمتی بیان دیتے رہیں گے اب یہ سلسلہ بند ہونا چاہیے مزید ہماری رائے ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا دینی قائدین کے پرزور مطالبے پر پاک سرزمین پر قرآن وسنت کو عملاً نافذ کیا جائے بات جتنی بھی لمبی کر لی جائے نتیجہ یہی نکلے گا کہ مسلمانوں کو امن کیلئے قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔حکومت کو ان عناصر سے بھی باخبر رہنا چاہیے جو ملک کے اسلامی تشخص کو نقصان پہنچانے اور یہاں اسلامی نظام میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں جن کا مشن پاکستان کو اغیار کی کالونی بنانا ہے ☆☆☆

اسلام آباد احتجاج ! موجودہ نظام اور سیاستدان ناکام ہوگئے؟

پاکستان کے موجودہ حالات پر بہت کچھ لکھا جارہا ہے ،احتجاجی سیاست اپنے عروج پر ہے ۔یہ احتجاج ایوان اقتدار میں آنے کیلئے ہے یا عوام کو ریلیف دینے کیلئے ۔۔۔ ماضی اس بات پر شاہد ہے کہ احتجاج کرنے والوں نے ہمیشہ ایوان اقتدار کی دہلیز تک پہنچنے کیلئے عوام کے جذبات کو استعمال کرتے ہوئے انھیں سڑکوں پر نکالا جب اقتدار پر براجمان ہو گئے تو عوم کو بھول گئے ۔نواز حکومت کو گرانے کیلئے تحریک انصاف لاڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہے ،چھ ماہ تک اسلام آباد میں پہلے بھی دھرنا دیئے رکھا ،ملک بھر میں جلسے کئے ،جاتی عمرہ کا چکر بھی لگا لیا۔اب اسلام آباد بند کرنے کا اعلان عمران خان نے کردیا ہے ۔حکومت اس احتجاج سے نپٹنے کیلئے کروڑوں ،اربوں کا خرچ کر رہی ہے راولپنڈی ،اسلام آباد میدان جنگ کا منظر پیش کر رہا ہے ۔مار دھاڑ پکڑ دھکڑ جاری ہے نومبر سے پہلے ہی وہ سب کچھ ہو رہا ہے جو 2 نومبر کو ہونا تھا موجودہ حالات کسی 2، صورت بھی ملک کے حق میں نہیں ہیں غیر دانشمندانہ پالیسیاں ملک کا امن تباہ کر رہی ہیں ایک طرف سپریم کورٹ نے پاناما لیکس پر تحقیقاتی کمیشن تشکیل دے دیا ہے بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ پی ٹی آئی کو سپریم کورٹ کے پاناما لیکس کے خلاف ایکشن، کے بعد اسلام آباد بند کرنے کی کال واپس لے لینی چاہیے تھی احتجاج کا جواز نہیں تھا ملک

میں بد امنی کی ذمہ دار پی ٹی آئی ہے ،کچھ حلقوں کا کہنا ہے کہ ن لیگ اگر شروع سے ہی احتساب کی طرف آجاتی تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔مزید.براں ہائی کورٹ نے پی ٹی آئی کو ایک محدود جگہ رہنے کا فیصلہ دیا جسے تسلیم کرنا عمران خان کیلئے ناممکن تھا،کچھ مبصرین کا کہنا ہے کہ پی ٹی آئی کے احتجاج کو پر تشدد شکل دینے کی رپورٹس کے بعد حکومت ایکشن میں آئی بہر کیف موجودہ صورت حال پاکستان کے حق میں قطعاً نہیں ہے اور ہمارے سیاسی نظام اور سیاستدانوں کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ہمارا تجربہ کہتا ہے کہ اسلام آباد کو بند کرنے کا نتیجہ بھی کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ تحریک انصاف کے احتجاج کا فائدہ انھیں تب ہوگا جب پیپلز پارٹی تحریک انصاف کا ساتھ دے گی تو۔لیکن ادھر لگتا ہے خفیہ وعدے ہو گئے ہیں کہ عرصہ پورا کرنے دیں گے ۔کارکنوں کو جلسے کرکے پی پی پی قیادت صرف بیدار کرنے کا کام سرانجام دے رہی ہے۔

پر تشدد احتجاج،دھرنوں سے عوام کو کیا نقصان پہنچا ہے اس کی تفصیل تو بہت طویل ہے مگر اختصار کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ سیاسی لیڈران احتجاج ،دھرنے کرتے ہیں تو اس کے نقصان کا ازالہ عام عوام کو ادا کرنا پڑتا ہے کبھی ٹیکسوں کی صورت میں تو کبھی کسی اور صورت میں ۔۔۔کاروباری اعتبار سے دیکھا جائے تو پتا چلے گا کہ اس احتجاجی عمل سے کاروباری طبقہ کا بہت نقصان ہوا ہے ،کاروباری سرگرمیاں معطل ہو کر رہ جاتی ہیں ایک دن احتجاج ہو تو اربوں

روپے کا نقصان ہوتا ہے اور یہ نقصان آج تک صرف ایوان اقتدار کیلئے کیا گیا۔احتجاج کرنے والوں کی صفوں میں بھی کرپشن کنگ موجود ہیں ،یعنی کرپشن ،لوٹ کھسوٹ کے اس بازار فراڈ میں سب ایک ہی صف میں کھڑے ہیں تو احتساب کیسے ہوگا؟ احتساب تو سب سے پہلے مطالبہ کرنے والوں کو اپنی صف والوں کا کرنا چاہیے مگر ایسا نہیں ہوا آخر کیوں؟ صرف اس لئے کہ ان کا مقصد احتساب کرنا ہی نہیں بلکہ احتجاج ، عوامی دباؤ بڑھا کر حکومت گرانا اور پھر خود کرسی پر قبضہ کرنا ہے۔

احتجاج کرنے والے سیاسی عناصر کی زندگیوں میں اسلامی طرز و فکر کا شدید ترین فقدان پایا جاتا ہے اور قیادت کر رہے ہیں واحد اسلامی ایٹمی پاور پاکستان کی۔۔۔۔۔ پاکستانی عوام نے متعدد بار انھیں دیکھا کہ جب اسلام اور اسلامی اقدار و روایات پر احتجاج کرنے کی باری آتی ہے تو یہ احتجاجی یا تو اسلام مخالف قوتوں کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں یا مجرمانہ خاموشی اختیار کئے رکھتے ہیں ۔سوچنے کی ضرورت ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟اس کی اصل وجہ موجودہ غیر اسلامی، غیر فطری نظام حکومت اور بے دین قیادت ہے ۔جس کے باعث پاکستان کی سرزمین پر ایسے ایسے اسلام مخالف فیصلے ہوئے اور ان فیصلوں پر عمل ہوا کہ نظریہ پاکستان کی چیخیں نکل گئیں ، مسلمان ورطۂ حیرت میں ڈوب گئے ۔ان سیاستدانوں کی منافقت کا یہ عالم ہے کہ ایک طرف عوامی دباؤ میں آ کر تحفظ

ناموس رسالت ﷺ کے ایشو پر یوم عشق رسول ﷺ مناتے ہیں، جبکہ دوسری طرف ہزاروں مجرموں کو معاف کرنے والے یہ حکمران ملک غازی ممتاز حسین قادری شہیدؒ جیسے سچے عاشق رسول ﷺ کی سزائے موت معاف نہیں کرتے، بلکہ یوم عشق رسول ﷺ منانے والے ہی عاشق رسول ﷺ کو پھانسی دے دیتے ہیں۔یعنی ہماری قیادت دین سے اس قدر نابلد ہے کہ وہ دین کو اپنے لئے لازم وملزوم نہیں سمجھتی۔

ایسی قیادت کی موجودگی میں بھی مسلمانان پاکستان کی اکثریت اسلامی نظام اور پاکستان کی ترقی چاہتے ہیں۔اس زندہ دل قوم کے جذبے کو سلام پیش کئے بغیر دنیا بھی نہیں رہ سکی کہ جب دین سے نابلد سیاستدانوں نے آواز دی تو ترقیٔ ملک کی خاطر سڑکوں پر آ گئی جب مذہبی قیادت نے پکارا تو مستانہ وار میدان عمل میں اتر پڑی۔لیکن اس مخلص قوم کو نہ تو پاکستان کی ترقی نصیب ہوئی اور نہ ہی اسلامی نظام۔۔۔۔۔۔۔آخر کیوں؟

اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ دین سے نابلد قیادت تو متحد ہے اور ان کی پشت پر عالم کفر کھڑا ہے جبکہ دینی ومذہبی قیادت بد قسمتی سے متحد نہیں۔آپس میں اس قدر اختلافات ہیں کہ ایک دوسرے کو برداشت نہیں کرتے۔ہر ایک نے مخصوص دائرۂ کار بنا رکھا ہے۔اس سے باہر نکلنے کو تیار نہیں۔ان حالات میں ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی دینی قیادت کو اپنی غلطیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے

وحدت کی فضاء قائم کرکے پاکستان میں اسلامی نظام اور پاکستان کی ترقی کا سفر شروع کرنا ہوگا۔تاکہ قیام پاکستان کا مقصد شرمندۂ تعبیر ہوسکے۔قوم بھی قرون اولی کی جھلک دیکھے اور اپنی زندگیوں میں آرام وسکون پائے۔بہت ظلم ہوگیا اب وقت تقاضا کر رہا ہے کہ مسلمان اسلامی نظام قائم کرکے خلیفہ کا تقرر کریں اور کرہ ارض کے مسلمانوں کا خلیفہ یہ کہے کہ اگر میری سلطنت میں کوئی انسان بھوکا مرگیا تو اللہ مجھ سے پوچھے گا۔اگر پاکستان کی دینی قیادت اپنے ذاتی مفادات کو قربان کرنے کو تیار ہو جائے تو یہ مسلمانوں کی ترقی کا دن ہوگا۔☆☆

سردیوں کی آمد اور گیس کی لوڈشیڈنگ کا عذاب

حکمران کہیں میٹرو ٹرین چلا رہے ہیں تو کہیں اورنج ٹرین۔۔۔۔ترقی کے بلند و بالا دعوے کئے جارہے ہیں پاکستان کی تقدیر بدلنے کا قوم کو خواب دکھایا جارہا ہے حقیقت کیا ہے ؟ترقی کے نام پر کیا کچھ ہو رہا ہے ؟اور اس ترقی کے سفر میں قوم کو ترقی مل رہی ہے یا سیاستدانوں اور حکمرانوں کو ،ان کے سرمائے کو یا عوام کو۔۔۔۔زمین حقائق چیخ چیخ کر بتا رہے ہیں کہ سارے کا سارا فائدہ حکمران اور سیاستدان سمیٹ رہے ہیں جبکہ عوام کی ڈیوٹی اپنے خون پسینے کی کمائی سے ٹیکس ادا کرکے ان سیاستدانوں حکمرانوں کی شاہ خرچیاں پوری کرنا رہ گیا ہے،دوسری طرف قوم بنیادی ضروریات، زندگی سے محروم ہیں صحت و صفائی،بلند معیاری زندگی، تعلیم،روزگار جیسی اہم ضروریات عام عوام کی پہنچ سے دور ہو کر رہ گئی ہیں۔ترقی یافتہ دور میں انسان چاند پر پہنچ کر وہاں آبادکاری کا سوچ رہا ہے مگر ایٹمی پاکستان کے شہری گیسی کی سہولت سے محروم ہیں یہ قوم کی بدقسمتی ہے یا حکمرانوں ،سیاستدانوں کی نااہلی،سازش یا منافقت ۔۔۔۔۔؟گرمیوں میں بجلی کی لوڈشیڈنگ جبکہ سردیوں میں سوئی گیس کی عدم فراہمی یا تعطل عوام کا جینا حرام کر دیتی ہے ،سردیوں کی آمد سے قبل ہی حکومت اور سوئی گیس محکمہ کے اعلیٰ افسران نے ہاتھ کھڑے کر دیئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ سردیوں

میں عام عوام کو سوئی گیس کے شدید شارٹ فال کا سامنا کرنا پڑے گا، شہری سوئی گیس کی لوڈشیڈنگ کے باعث شدید مشکلات کا سامنا کریں گے، پنجاب میں گھریلو صارفین کو فیصد گیس کی قلت کا سامنا کرنا پڑے گا گھریلو صارفین تاریخ میں پہلی بار دسمبر تا 40 فروری رات 10 بجے سے صبح 5 بجے تک گیس کی سہولت سے مکمل طور پر محروم رہیں گے۔ دن کے وقت گیس کی فراہمی کا کیا علم ہوگا اس ابھی صیغۂ راز میں رکھا گیا ہے۔ آیا کہ عوام تین وقت کا کھانا بھی پکا سکیں گے یا نہیں، ماضی میں تو شہری آبادی تین وقت کا کھانا پکانے سے بھی محروم رہے۔ ہوٹلوں میں لمبی لمبی قطاریں روٹی حاصل کرنے کیلئے دکھائی دیں، لگتا ہے اس بار یہ مناظر پہلے سے زیادہ دیکھنے کو ملیں گے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ایل این جی کی قیمت زیادہ ہونے کے باعث گھریلو صارفین کی بجائے صنعتوں اور پاور سیکٹرز میں فراہمی ممکن ہے، سوئی گیس ناردرن ذرائع کا کہنا ہے کہ گذشتہ تین برس کے دوران سوئی ناردرن ریجن میں 10 ارب روپے مالیت کی گیس چوری ہوئی، سوئی سدرن پائپ لائن کے ریجن میں 25 ارب کی گیس چوری ہوئی 118 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔ سوئی ناردرن گیس چوری اور لیکیج روکنے کیلئے کوشاں ہے۔ بتایا گیا ہے کہ گودار ایل این جی ٹرمینل پر چین سے بات چیت جاری ہے آئندہ ماہ معاہدہ ہو جائے گا، کراچی، لاہور ایل این جی پائپ لائن کی قیمت پر روس سے بات چیت جاری ہے، ٹاپی منصوبہ سے 2019 کسے گیس کی فراہمی شروع ہو جائے گی (قومی اخبارات اکتوبر 2016)، گیس کی لوڈشیڈنگ سے جہاں گھریلو 18

زندگی متاثر ہوتی ہے وہیں صنعتی سیکٹر بھی بری طرح متاثر ہوتا ہے پیداوار کی مطلوبہ مقدار پوری نہیں ہونے پاتی ، جو پیداوار تیار ہو کر مارکیٹ میں آتی ہے اس کی قیمت ایل این جی کے باعث زیادہ ہوتی ہے جسے عوام کو ہی ادا کرنا پڑتا ہے۔یعنی کچھ بھی ہو پاکستان میں مہنگائی کا جن عوام پر ہی آ کر حملہ آور ہوتا ہے ،اب سردیوں کی آمد آمد ہے گیس کی لوڈشیڈنگ کی نوید سنادی گئی ہے،جس کا خمیازہ عوام ہی کو بھگتنا پڑے گا۔

مندرجہ حقائق اس امر کا بین ثبوت ہیں کہ حکومت عوام کو بنیادی سہولیات دینے میں مکمل ناکام ہو گئی ہے اور زبانی کلامی طفل تسلیاں دی جا رہی ہے جبکہ دوسری طرف عوام پر ٹیکسوں کی بھرمار کرکے خون نچوڑا جا رہا ہے۔ہماری حکومت کو رائے ہے کہ ملک میں موجود قدرتی وسائل کو بروئے کار لانے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر کام کیا جائے مانگ تانگ کر کمیشن حاصل کرنے کا سلسلہ بند کیا جائے۔ملکی وسائل توانائی کو بروکار لانے سے ہی مسائل حل ہوں گے یہ ایک آفاقی حقیقت ہے کہ جو قوم بھی اپنے وسائل پر بھروسہ کرتی ہے اسے صحیح معنوں میں ترقی نصیب ہوتی ہے حکمران قوم کو بتائیں کہ وہ کون سے مسائل وعوامل ہیں جو قدرتی وسائل کو استعمال کرنے سے مانع ہیں قدرتی وسائل کو استعمال میں نہ لانے یا ان میں سستی کا مظاہرہ کرنے سے ملک معیشت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے ،اگر حکومت گیس کے قدرتی وسائل کی طرف پورا پورا دھیان دیتی ہے تو

گیس کی لوڈشیڈنگ کا مکمل خاتمہ ہوجائے گا اس سے ملک کو استحکام حاصل ہوگا،اور ترقی کا نیا دور شروع ہوگا۔☆☆

حضرت اقدس مفتی حمید اللہ جانؒ، چند یادیں چند باتیں

ایک عالم کی موت ساری دنیا کی موت ہوا کرتی ہے ایسے علمائے دین جن کی نسبتیں بڑی ہوں، جن کا علم و تقویٰ قابل عمل ہو جو ایک شجر سائیہ دار ہو، لاکھوں اہل دین کیلئے ان کا جدا ہو جانا قیامت سے کم نہیں ہوتا کیونکہ ایسی ہستی سے رہنمائی حاصل کرنے والے لوگ بعد از وفات خود کو یتیم سمجھتے ہیں، تاریخ انسانی میں ایسا متعدد بار ہوا کہ بڑے لوگ جہان فانی سے کوچ کر گئے تو اس وقت کے لوگوں پر جدائی کے باعث قیامت ٹوٹ پڑی، خود کو تنہاء محسوس کرنے لگے۔ اپنی زندگی میں راقم نے دیکھا کہ جب ہمارے محسن و مربی مولانا عبدالقیوم ربانیؒ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ایک قیامت کا سماں تھا ان کی موت کا یقین نہیں آتا تھا، ایک عرصہ تک خود کو یتیم اور تنہا خیال کرتے رہے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کئی بزرگوں کی رفاقت نصیب ہوئی جن میں مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا حمید اللہ جانؒ بھی تھے۔

مولانا مفتی حمید اللہ جانؒ ایک عظیم علمی شخصیت تھے آپؒ نے مولانا معزالحقؒ فاضل دیوبند، مفتی حبیب اللہؒ، مولانا عبدالسلام چکیریؒ، مولانا گل جعفریؒ، حضرت علامہ یوسف بنوریؒ، مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد مولانا لطف اللہ جہانگیرویؒ، مولانا فضل محمد سواتی فاضل دیوبند، مولانا ادریس میرٹھی

مولانا عبدالرشید نعمانیؒ جیسی نابغۂ روزگار ہستیوں سے علم حاصل کیا، زندگی بھر متعدد مدارس میں علوم نبوت ﷺ کی تعلیم دیتے رہے، ملک کے معروف مدرسہ جامعہ اشرفیہ میں صدر مفتی کے عہدے پر فائز رہے، بعد از رائے ونڈ روڈ پر اپنا مدرسہ جامعۃ الحمید قائم کیا، وہاں بھی صاحب فراش ہونے تک مسلسل تعلیم دیتے رہے، ملک بھر میں دینی اجتماعات کیلئے سفر بھی ساری زندگی جاری رہے آپؒ کی زندگی کا ایک اہم خاصہ یہ تھا کہ وہ نتائج کی پرواہ کئے بغیر حق پر ڈٹ جانے والے عالم دین تھے۔ ساری زندگی اصولوں کا سودا نہیں کیا۔ تصوف کے میدان میں آپؒ نے اپنا روحانی تعلق مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ سے قائم کیا، مولانا حبیب اللہ نے سلسلہ نقشبندی سے آپؒ کو خلافت سے نوازا، جبکہ حافظ عبدالوحید رائے پوریؒ نے آپؒ کو چاروں سلسلوں میں بیعت کی اجازت دی۔ آپؒ نے شریعت وطریقت کا حسین امتزاج قائم رکھتے ہوئے حقیقی شریعت کو متعارف کروایا جن کی حضرت علی ہجویریؒ اور دیگر بلند پائیہ اولیاء اللہ تلقین کرتے رہے۔ آپ کے لاکھوں مریدین ملک وبیرون ملک پھیلے ہوئے ہیں جو امت مسلمہ کیلئے ایک تحفہ اور آپؒ کیلئے ایک صدقۂ جاریہ ہیں۔

جب بھی علم میں آتا کہ حضرت مفتی صاحب کہیں بیان کے لئے تشریف لا رہے ہیں تو دیوانہ وار پہنچ جاتے، ایمان افروز بیان سن کر بہت خوشی ہوتی، کئی بار ہمدرد ہال لاہور میں حضرت کو سننے کا موقعہ ملا، جامعہ حمیدیہ بادامی باغ

میں ہر سال تشریف لایا کرتے تھے بندہ وہاں پہنچ جاتا،ایک بار ایک قومی روزنامہ نے چند مذہبی لیڈران کرام کا انٹرویو شائع کیا جس میں انہوں نے کہا کہ "داعیان خلافت لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں " تو ڈاکٹر نجم الدین نے چار صفحات پر مشتمل اس کا جواب لکھا،ابھی تازہ تازہ ہی شائع ہوا تھا،اسی دوران حضرت مفتی حمید اللہ جانؒ جامعہ صوت القران میں عظمت قرآن کے عنوان پر بیان کیلئے تشریف لائے تو بندہ تازہ پمفلٹ لیکر وہاں پہنچ گیا،جہاں حضرت والا تشریف فرما تھے وہاں چند پمفلٹ بھیج دیئے حضرتؒ نے پمفلٹ پڑھا تو تعریف کی۔جب بیان شروع کیا تو بیان کا عنوان عظمت قرآن کی بجائے نظام باطل کا رد تھا آغاز ہی میں فرمانے لگے علماء کرام خواہ ناراض ہوں میں آج ایک بار پھر ایسا حق بیان کروں گا جو بہت کم لوگ بیان کرتے ہیں۔اس بیان کا یہ اثر ہوا جو لوگ ہمیں کہتے تھے کہ تمہارے موقف کے حامی علمائے کرام کون کون ہیں ؟ ان کو جواب مل گیا ایک عرصہ سے جاری گرم وسرد بحث کا خاتمہ ہوگیا۔اس کے بعد بندہ نے مولانا سے ملنے کی کوشش کی جس میں کامیاب ہوا جامعتہ الحمید رائے ونڈ روڈ پر حاضر ہوا تو حضرتؒ نے بہت اہم باتیں کیں بہت شفقت فرمائی۔اور ساتھ ہی اپنی جماعت تحریک نفاذ اسلام پاکستان کا منشور ودستور بھی عنائیت فرمایا جو میرے لئے ایک خاص تحفہ ثابت ہوا کیونکہ سرورق پر امیر تحریک علامہ ڈاکٹر شیر علی شاہؒ پی ایچ ڈی مدینہ یونیورسٹی کا نام درج تھا۔نائب امیر کے طور پر حضرت مفتی صاحبؒ کا نام تھا ۔لٹریچر کا

مطالعہ کیا تو تسکین قلب نصیب ہوا کہ ہم صراط مستقیم پر ہیں۔اس کے تھوڑے عرصہ بعد ڈاکٹر شیر علی شاہؒ کا انتقال ہوگیا تو امارت کی ذمہ داری حضرت مفتی صاحبؒ کے سر آ گئی ،حضرت مفتیؒ صاحب نے اس ذمہ داری کو بہت احسن انداز سے نبھایا،سود کے خلاف جب سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا تو مفتی حمید اللہ جانؒ سخت غصے میں دکھائی دیئے اور ملک گیر تقاریب کا اہتمام کیا لاہور میں سیمینار ہوا تو تحریک نفاذ اسلام کے صوبائی امیر مولانا زاہد اقبال صاحب تشریف لائے اور دعوت دی ،سیمینار عوام سے بھرا ہوا تھا،ہر طرف قرآن وسنت کے داعی ہی داعی نظر آ رہے تھے۔حضرت نے وہاں سود کے خلاف تحریک کا اعلان کیا۔اس پروگرام کے تھوڑے عرصے بعد حضرت بیمار ہوگئے ،اہل خانہ سے فرمائش کرنے لگے کہ مجھے آبائی علاقہ لکی مروت لے جایا جائے ان کی خواہش پر انھیں لکی مروت لیجایا گیا جہاں چند ماہ صاحب فراش رہنے کے بعد 29 اکتوبر 2016 ء کو انتقال فرما گئے ان للہ وانا علیہ راجعون۔آپؒ کے انتقال کی خبر مولانا خالد ،مولانا قاضی ظفر الحق امیر مجلس نفاذ اسلام پاکستان،مولانا رحمت اللہ کاکڑ نے دی۔انتقال کی خبر ملی تو خود کو بے بس ،لارواث محسوس کرنے لگا۔ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ایک بار پھر یتیمی کے بادل چھا گئے۔آپؒ کی نمازہ جنازہ مولانا سمیع الحق امیر جمعیت علمائے اسلام س) پاکستان نے پڑھائی۔آپؒ سے لوگ کتنی محبت کرتے تھے؟اس کا انداز آپؒ کے) جنازے سے لگایا جا سکتا ہے کہ لکی مروت کا وسیع وعریض اسٹیڈیم اہل دین اور محبان دین

سے بھر گیا تھا جو تنگ دامنی کا اظہار کر رہا تھا۔آپؒ کا انتقال جامعتہ الحمید اور تحریک نفاذ اسلام اور داعیان خلافت کیلئے خصوصاً آپؒ کی جدائی بہت بڑا صدمہ ہے۔کیونکہ آپؒ جیسی ہستی کو تلاش کرنا محال نظر آ رہا ہے جو ایک فقیہ،، محدث، عالم با عمل، روحانی وسیاسی قائد کی حیثیت رکھتی ہو۔اب دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت مفتی حمید اللہ جانؒ کی انتقال کے بعد کوئی ایسی ہستی اہل دین کو کب؟ کتنی جلدی عطاء کرتے ہیں ؟ امتحان کا عرصہ طویل ہو گا یا قلیل۔۔۔۔

لوگ دودھ پی رہے ہیں یا زہر

اس دور کا ایک اہم مسئلہ اشیاء میں ملاوٹ ہے جس کی روک تھام کا مناسب انتظام نہیں ہو رہا اسلام ہر قسم کی ملاوٹ کے سخت خلاف ہے کیونکہ اشیاء کی ملاوٹ انسانی صحت کیلئے نقصان دہ ہے کئی قسم کی بیماریاں جنم لیتی ہیں ، نبیؐ اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ "جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں " ہمارے ملک کی اکثر دوکانوں پر یہ فرمان لکھا ہے اور اس فرمان عالی شان کے نیچے بیٹھ کر ہم اس کی خلاف ورزی بڑے فخر سے کرتے ہیں ہمیں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم اس نبی ﷺ کی امت ہیں جو تمام جہانوں کیلئے رحمت ﷺ ، جن ﷺ کو دشمن بھی صادق اور امین کہتے تھے اور آج بھی کہتے ہیں ۔کیا ایک مسلمان کی حیثیت سے اسلام اور نبی ﷺ کے احکامات کا مذاق اٹھا کر ہم کامیاب ہو سکتے ہیں ہر گز ہر گز نہیں ، ذلت ورسوائی ہمارا ایسے ہی مقدر رہے گی جیسے آج ہے ۔مندرجہ بالا فرمان رسول ﷺ پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ اسلام کو ایک انسان کی صحت کس قدر عزیز ہے کہ جو عنصر انسانی صحت کے خلاف اقدام کرے اسے اسلام سے ہی خارج قرار دے دیا ہے ۔یہ ہے ایک عام انسان کی قدر اسلام کے نزدیک ۔۔۔۔مگر جس ملاوٹ سے لاکھوں انسانوں کی صحت تباہ ہو رہی ہے اس کا تدارک نہیں ہو پا رہا تقریباً سب اشیاء میں ملاوٹ جاری ہے ،ملاوٹ کرنے والے کون ہیں ؟ ان کے

سرپرست کون ہیں؟ باخبر لوگوں کو سب معلوم ہے عملی اقدام کیوں نہیں ہو رہے اس کا بھی باخبر لوگوں کو علم ہے ؟اخباری سطح پر ملاوٹ کی تدارک کیلئے اشتہاری مہم جاری ہے لیکن خاتمہ کیوں نہیں ہو رہا؟

دودھ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔اسے اللہ کا نور کہا جاتا ہے احادیث کا مفہوم ہے کہ اگر کسی کو دودھ پیش کیا جائے تو اس کا انکار نہیں کرنا چاہیے اللہ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ ہم تمھیں خون اور گوبر کے ہوتے ہوئے خالص دودھ دیتے ہیں جس میں گوبر اور خون کی بوتک نہیں ہوتی ۔ دودھ انسانی صحت کیلئے بے حد مفید ہے

دودھ کے بہت بے شمار فائدے ہیں ، آج کے دور کا ایک اہم مسئلہ ملاوٹ شدہ دودھ، ہے ، جس کا سلسلہ روکنے کا نام نہیں لے رہا، محکمانہ سطح پر اقدام ہو رہے ہیں مگر ناکافی ۔۔۔ اخباری اشتہاری مہم ، دودھ کانفرنسز کا اہتمام کیا جا رہا ہے ، اشتہاری مہم میں ایک کی مثال دیتے ہیں ایک بھینس کے گلے میں کتبہ ڈالا گیا ہے جس کا مفہوم ہے کہ اللہ نے مجھے خالص دودھ دیا تم اس میں ملاوٹ کرکے مجھے بدنام کیوں کر رہے ہو؟ ایسا اشتہار ایسے معاشرے میں کامیاب ہوتا ہے جہاں انتظامیہ خود اس کام میں ملوث نہ ہو ، جب اشتہار دینے والے اور اوپر ایوانوں بیٹھے بڑے ذمہ داروں کا بڑا کاروبار ہی ملاوٹ پر مبنی ہو تو پھر ایسے اشتہار پر اثر ثابت نہیں ہو سکتے۔ ویسے بھی ہمارے معاشرے میں تعلیم کی کمی کے باعث بھی ایسی اشتہاری مہم کا گر ثابت نہیں

ہوتی۔

ایک رپورٹ پیش کی جارہی ہے جو دودھ میں ملاوٹ کے حوالے سے ہے جو متعلقہ محکمے کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہے، دودھ کی پیداوار کے حوالے سے تحقیق یہ ہے کہ پنجاب میں روزانہ 4 لاکھ لیٹر دودھ حاصل ہوتا ہے جو لاہور فروخت کرنے کیلئے لایا جاتا ہے جبکہ اسے 80 لاکھ لیٹر دودھ کیسے بنایا جاتا ہے؟ گوالوں کی جادو گری پر محکمہ لائیو اسٹاک بھی حیران وپریشان ہے کہ کونسا وہ جادو ہے جو 4 لاکھ لیٹر دودھ کو 80 لاکھ لیٹر بنا دیتا ہے۔76 لاکھ لیٹر دودھ بنانے کیلئے 20 فیصد پانی ہی نہیں ملایا جاتا بلکہ دودھ کو دودھیا بنانے کیلئے ہر قسم کے کیمیکلز کا بے دریغ استعمال کیا جاتا ہے۔جس سے عوام مہلک امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔تفصیلات کے مطابق پنجاب بھر سے روزانہ لاہور لائے جانے والے دودھ میں پانی اور کیمیکلز کا استعمال کرکے لوگوں کی زندگیوں کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔پنجاب بھر سے روزانہ لاہور لائے جانے والے دودھ کی مقدار 4 لاکھ لیٹر تک ہوتی ہے مگر شہر بھر میں اسے روزانہ 80 لاکھ لیٹر تک بڑھا کر فروخت کیا جاتا ہے ۔لاکھوں لیٹر یہ دودھ کہاں سے آتا ہے ؟یہ دودھ ہوتا ہے یا کچھ اور، متعلقہ محکمے اور ادارے چکرا گئے ہیں شہر میں لانے والے دودھ چند لاکھ لیٹر کی مقدار 20 گنا تک بڑھانے کے لئے صرف پانی ہی نہیں بلکہ دودھیا اور دودھ جیسا تاثر قائم رکھنے کیلئے ہر قسم کے

کیمیکلز کا بے دریغ استعمال کیا جاتا ہے۔ مضر صحت دودھ کی فروخت پر محکمہ لائیو اسٹاک بھی حیران وپریشان ہے۔ماہرین کے مطابق اس میں یوریا کھاد، سرف اور فارملین سمیت 19 قسم کے کیمیکلز سے تیار کیا جاتا ہے جس سے پیٹ کی بیماریاں اور کینسر جیسے امراض لاحق ہو رہے ہیں۔(بشکریہ جرات، لاہور 17 اکتوبر: 2016) مندرجہ بالا رپورٹ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ زندہ دلان لاہور دودھ کے نام پر زہر پی رہے ہیں ۔جس سے لوگوں کی زندگیوں کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے، گلی گلی محلّہ محلّہ کھولی گئی دودھ کی دوکانوں کے معیار کو چیک کیوں نہیں کیا، اگر چیک کیا جا رہا ہے تو ان جرائم پیشہ انسانیت دشمن عناصر کا خاتمہ ابھی تک کیوں نہیں ہو سکا؟ اس انکشاف کے بعد اداروں کو چاہیے کہ دودھ کے نام پر زہر فروخت کرنے والوں کے خلاف ہنگامی بنیادوں پر اقدام کریں تاکہ ان کا قمع قلع ہو سکے۔ایسے عناصر کسی رعائیت کے مستحق نہیں ہیں جو عوام کی جانوں سے کھیل رہے ہیں۔حکومت پنجاب سنجیدگی سے اس معاملے پر غور کرکے ایکشن لے۔☆☆ (نوٹ) غلام عباس صدیقی کا یہ کالم بیک وقت ماہنامہ نظام حیات لاہور میں بھی شائع ہوتا ہے۔

علامہ اقبالؒ بحیثیت نظریاتی، انقلابی شاعر

علامہ اقبالؒ عالم اسلام کی عظیم ترین ہستی کا نام ہے ایسی ہستی صدیوں بعد پیدا ہوا کرتی ہے اگر یہ کہہ دیا جائے اس مفکر، مدبر، انقلابی، نظریاتی شاعر کی الحامی، دردر دل سے لبریز، عارفانہ، مجددانہ، فقیہانہ شاعری سے برصغیر بالخصوص پاکستان نے کوئی رہنمائی، درس عبرت، راہ راست نہیں سیکھی تو بے جانہ ہوگا اگر دوسرے شعراء کے اشعار پر طائرانہ نگاہ دوڑائی جائے تو پتہ چلے گا کہ ماسوائے چند ایک کے کثیر الجہتی شاعر نہیں تھے جو تھے وہ علامہ اقبال کے سامنے بچوں کی حیثیت رکھتے ہیں اکثر کی شاعری عورت و مرد، لڑکے ولڑکی کے عشق کے گرد محو گردش نظر آتی ہے مگر قدرت نے علامہ اقبالؒ کے دل ودماغ میں امت مسلمہ سے بے پناہ، حد درجہ عشق و محبت جنون کی حد تک مسلمانوں کی اصلاح کا جذبہ صادق موجذن کر رکھا تھا اگر ہماری قوم، علامہ اقبالؒ کی شاعری، شخصیت کو اپنا آئیڈیل سمجھ کر اسے اپنے لئے مشعل راہ بنالیتی تو آج ملک اس خطرناک، افسوس ناک، المناک موڑ پر کھڑا نہ ہوتا، اقبالیات کے ماہرین کی تحریرات متعدد بار پڑھنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے ان کا کہنا ہے کہ اقبال کی شاعری امت کیلئے پیام صبح، نوید انقلاب کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ علامہؒ کی شاعری قرآن وحدیث، اسلام، خلفائے راشدینؓ کے نظام خلافت، اعمال صحابہؓ، اہل بیتؓ، اولیاء اللہؒ کی تعلیمات کی

توضیع و تشریح اور ترجمان ہے آپؒ کی شاعری میں عشق رسول ﷺ ، عشق قرآن، مومن، خودی، فقر، شاہین، عشق، علم و عمل کا عنصر غالب ہے جس نے ادب کو نئی اصطلاحات سے متعارف کروا کر اسلام کی وکالت اور مغربی تہذیب کا بڑی شد ومد سے رد کیا ہے ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے اپنی شاعری میں تمام طبقات کو خطاب کیا آپؒ نے شاعری کے ذریعے مسلمانوں کی لازوال ترقی، خوشحالی کے موضوع پر خلوص دل سے رہنمائی کی ہے جس کی جھلک آج بھی دیکھی جاسکتی ہے ارباب علم ودانش مسلمانوں کو علامہ اقبال کی شاعری اور انکی شخصیت کو بطور آئیڈیل بنانے کو ہر وقت درس دیتے نظر آتے ہیں۔

☆علامہ اقبالؒ کو حضور ﷺ سے بہت زیادہ عشق تھا حضور ﷺ کا تذکرہ سنتے ہی آنکھیں پرنم ہوجاتیں عشق رسول ﷺ کے ترانے شاعرانہ انداز میں اس طرح بیان کرتے ہیں

قوت عشق میں ہر پست کو بالا کردے دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کردے

کی محمد ﷺ سے وفا تونے، تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

☆رجوع الی القرآن ہر مسلمان میں بدرجہ اتم دیکھنا چاہتے تھے آپؒ نے قرآن کی جانب راغب ہونے کا کچھ اس طرح درس دیا ہے

قرآن میں ہو غوطہ زن، اے مرد مسلماں اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن

☆انہوں نے بچوں کیلئے پہاڑ اور گلہری، جگنو، بچے کی دعا جیسی متعدد نظمیں پیش کرکے انہیں غرور و تکبر کی، خود نمائی کی بجائے عاجزی، انکساری، نیکی، خدمت خلق، بڑوں کے احترام کا درس دیا

☆علامہ اقبالؒ قوم کے نوجوانوں کو مستقبل کا سرمایہ سمجھتے تھے اپنی شاعری میں نوجونوں کو مستقل طور پر اپنا موضوع بنایا اسی لئے ان کی خوب رہنمائی کی جس کی جھلک پیش کی جاتی ہے

کبھی اے نوجواں مسلم !تدبر بھی کیا تو نے ؟

وہ کیا گردوں تھا، تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا

تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوش محبت میں

کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاج سردارا

پرواز ہے دونوں کی اسی فضا میں ایک کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں

جاوید نامہ میں اپنے بیٹے ہی کو نہیں بلکہ امت کے نوجوانوں سے یوں گویا ہیں

دیار عشق میں اپنا مقام پیدا کر نیا زمانہ نئے صبح وشام پیدا کر

خدا اگر دل فطرت شناس دے تجھ کو سکوت لالہ و گل سے کلام پیدا کر

اٹھا نہ شیشہ گران فرنگ کے احساں سفال ہند سے مینا وجام پیدا کر

میں شاخ تاک ہوں میری غزل ہے میرا ثمر میرے ثمر سے مئے لالہ فام پیدا کر
میرا طریق امیری نہیں فقیری ہے خودی نہ بیچ غریبی میں نام پیدا کر

مزید فرماتے ہیں کہ

جوانوں کو سوز جگر بخش دے میرا عشق، میری نظر بخش دے

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

☆ہر مسلمان فرد کو ملت کا قیمتی ہیرا خیال کرتے ان سے ہم کلام ہیں کہ

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے نیل کے ساحل سے لیکر تابخاک کاشغر

☆ قابل تقلید شاعری میں طالبعلموں کو پورے درد سے اس طرح خطاب کرتے ہیں

جو پایہ علم سے پایا بشر نے فرشتوں نے بھی وہ پایہ نہ پایا

اور یہ اہل کلیسا کا نظام تعلیم ایک سازش ہے فقط دین و مروت کے خلاف

☆اسلامی نظام خلافت کی اہمیت علماء کرام میں یوں بیان کرتے ہیں

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

☆آپؒ کا نظریہ تھا کہ خلافت اسلام کا نظام سیاست اور جمہوریت یہود و نصاریٰ کا نظام سیاست ہے جمہوریت کو مسلمانوں کا قاتل قرار دیتے تھے سیاستدانوں سے طرز حکمرانی پہ کلام کر رہے ہیں کہ

اٹھا کر پھینک دو باہر گلی میں نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

الیکشن ، ممبری، کونسل، صدارت بنائے خوب آزادی نے پھندے

اسلامی نظام کا تعارف اور اسکی اہمیت ،اسے قائم کرنے کی تلقین ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ

تا خلافت کی بنا، دنیا میں ہو پھر استوار لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

عقل ہے تیری سپر، عشق ہے شمشیر تیری مرے درویش !خلافت ہے جہانگیر تیری

اہلیان پاکستان ہی نہیں شاعر مشرقؒ کی شاعری عالم اسلام کی بہت بڑی ضرورت ہے مسلمان علامہؒ کی روحانی ، فکری، انقلابی شاعری کو مشعل راہ بنائیں علامہ اقبالؒ کی شاعری پر غور و فکر کرنے سے پاکستان اپنی نظریاتی اساسی منزل پاسکتا ہے جو آج تک حاصل نہیں کی جاسکی کیونکہ آپؒ نے مسلمانوں کی دکھتی ہوئی رگ کو خوب سمجھا اور انکے مرض کی صحیح تشخیص کرکے تصور پاکستان کی صورت میں نسخہ بھی دے دیا علامہؒ نے قیام پاکستان میں عملی طور پر حصہ لیا اور اپنی شاعری کے بل بوتے پر پورے خلوص کی تنہائیوں ،درد ، محبت کے ساتھ انگریز کے نظام کو زمیں بوس کرنے کیلئے ان تھک کاوشیں کیں تحریک پاکستان میں انقلابی روح بیدار کرنے کیلئے شاعری کو بطور آلہ استعمال کیا جسمیں علامہ اقبالؒ کو سو فیصد کامیابی ملی آپؒ کی شاعری ہر دور کیلئے راہ حق کی نشان منزل ہے اب جبکہ مسلمانان پاکستان بحرانوں کا شکار ہیں ہر طرف سے

دشمنوں نے پوری طاقت، منصوبے، جدید ہتھیاروں سے لیس ہو کر ہمیں گھیر لیا ہے اس حصار کو توڑنے کیلئے قوم کے ہر فرد کو علامہ اقبالؒ کی شاعری سے رہنمائی حاصل کرنا ہو گی۔

گذشتہ سال حکومت نے یوم اقبالؒ پر چھٹی ختم کردی تھی جس کا شدید رد عمل دیکھنے میں آیا اور امسال ادبی حلقے اور محبان اقبال یوم اقبال پر ملک بھر میں عام تعطیل کا مطالبہ کر رہے ہیں حکومت اس مطالبہ کو پورا کرنے کیلئے عملی اقدام کرے☆☆☆

یوم اقبال پر قوم کو تقسیم کرنا شرمناک حکومتی اقدام

☆۹ نومبر کو ہر سال اہلیان پاکستان شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے تقاریب کا اہتمام کرتے ہیں لیکن گذشتہ سال کی طرح امسال بھی وفاقی ، پنجاب اور کے پی کے کی حکومتوں نے سرکاری سطح پر عام تعطیل کا اعلان نہ کرکے قوم کو تقسیم کردیا ملک بھر کے نجی تعلیمی اداروں نے عام تعطیل کا اعلان کیا اکثر تعلیمی ادارے بند رہے ۔ سرکاری اداروں میں حاضری انتہائی قلیل رہی ۔ حکومت کیلئے سوال یہ ہے علامہ اقبالؒ جیسے غیر متنازعہ عالمی شخصیت کے یوم پیدائش پر قوم کو تقسیم کیوں کیا؟ اور کس کو خوش کرنے کیلئے ایسا کیا گیا؟ چھٹیوں کی طویل فہرست میں اگر یوم اقبالؒ کی تعطیل بھی ہو جاتی تو کیا فرق پڑتا ؟ ہماری اس سلسلے میں رائے ہے جو گذشتہ سال بھی یوم اقبالؒ پر چھٹی نہ دینے پر دی گئی کہ حکومت اگر قائداعظم کے فرمان کام، کام اور کام پر زیادہ ہی عاشق ہو گئی ہے تو پھر تمام چھٹیاں منسوخ کرکے فرمان قائد پر عمل کیا جائے اصول یہ ہو کہ جس دن کوئی اہم تہوار ہو اس دن نصف دن کام ہو گا اور نصف دن اس دن کی مناسبت سے ہر ادارہ تقریب کا اہتمام کریگا اور کسی ملازم کو اس روز بلا وجہ چھٹی کرنے پر نصف ماہ کی تنخواہ سرکاری کے خزانے میں جمع کروائی جائے گی، اس طرح کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا لیکن حکومت اگر مقامی اور ملکی

تہواروں پر چھٹیاں سارا سال دے اور یوم اقبال پر تعطیل ختم کردے تو اسے اقبالؒ دشمنی سے ہی کہا جائے گا۔ قوم کو اقبالؒ دشمنی کسی صورت قبول نہیں کیونکہ پاکستانی قوم اقبالؒ کو اپنا محسن دل وجان سے مانتی ہے اور حکومت کی ایسی حرکت کو اقبالؒ سے دور کرنے کی سازش قرار دیتی ہے۔ادبی وعلمی حلقے یوم اقبال پر چھٹی ختم کرنے پر حکومت سے سخت نالاں ہیں ان کا کہنا ہے کہ یوم اقبال پر سرکاری سطح پر تعطیل نہ کرنا پاکستان کو لادین ریاست بنانے کی خواہش ہے جسے کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا حکومت چند ڈالر کے عوض پاکستان کے اسلامی تشخص کو درجہ بدرجہ منہدم کر رہی ہے علامہ اقبالؒ کے یوم پر تعطیل نہ کرنا قوم کیلئے ایک ٹیسٹ ہے اگر قوم نے رد عمل نہ دیا تو مزید سیکولر اقدام ہوں جس سے ملک سیکولر ازم کی طرف برق رفتاری سے سفر کرے گا ۔ نصاب تعلیم کی صورت حال سے واقف لوگ جانتے ہیں کہ نسل نو کو سیکولر بنانے کیلئے نصاب سے نظریاتی اسلامی نصاب کی تقریباً90 فیصد چھٹی کروا دی گئی ہے علامہ اقبالؒ کے کلام پر نشتر چلایا گیاپہلے شکوہ جواب شکوہ ،علامہ اقبالؒ کا پیغام جیسی نظریاتی نظمیں نصاب کا حصہ تھیں اب جو شاعری نصاب کا حصہ ہے وہ لڑکی لڑکے کے عشق پر مبنی ہے غیر روایتی عشقیہ نظمیں غزلیں پڑھ کر نسل نو کس طرف جائے گی۔لوگوں کا کہنا ہے کہ حکومت نے پہلے علامہ اقبالؒ کی نظریاتی شاعری کو نصاب سے رخصت کیا جو نونہالان کیلئے ایک قیمتی سرمایہ تھی اب یوم اقبال پر چھٹی ختم کرنے کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے

کہ قوم کو افکار اقبالؒ سے دور کیا جائے۔اسلامی تحریک طلبہ نے اقبال کی نظریاتی شاعری کو دوبارہ نصاب کا حصہ بنانے کا مطالبہ کیا ہے یوم اقبال پر طلبہ تنظیموں کے کارکنوں نے سیاہ پٹیاں باندھ کر تعلیم حاصل کی۔طلبہ تنظیموں کی طرف سے یہ رد عمل بتا رہا ہے کہ نوجوان نسل اسلام اور مشاہیر اسلام سے حد درجہ محبت کرتی ہے انھیں اپنا آئیڈیل ،رہبر ورہنماء سمجھتی ہے ان کی شخصیت کو سمجھنا ان کے افکار کو نسل جدید تک پہنچانا اولین فریضہ سمجھتی ہے۔حکومت اسلام اور مشاہیرے اسلام کے افکار کو دیوار سے لگانے کی غلطی ہر گز نہ کرے بصورت دیگر قوم انھیں معاف نہیں کرے گی۔☆☆

☆ شاہ نورانی دربار پر حملہ بدترین دہشت گردی:حب میں شاہ نورانیؒ کے دربار پر خوکش حملہ ہو ہے اجس میں 62 کے قریب زائرین جاں بحق اور 100 شدید زخمی ہو گئے زخمیوں کے جاں بحق ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔اولیاء اللہ کے دربار پر متعدد بار حملے ہو چکے ، سیکورٹی نہ ہونے کے باعث انسانیت دشمن عناصر اپنے عزائم میں کامیاب ہو جاتے ہیں جو کہ حکومتی اور سیکورٹی اداروں کے اقدامات پر سوالیہ نشان ہے ۔اگر یہ کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ حکومت امن قائم کرنے دہشت گردوں کو کنٹرول کرنے میں ناکام ہو چکی ہے ہر طرف انسانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ قتل وغارت گری کی اس لہر میں ہر طبقہ متاثر ہوا ہے حفاظت نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی۔اہل دین نے پاکستان میں خود کش

حملوں کو حرام قرار دے رکھا، سب دینی طبقات اس فتوے کو دل وجان سے تسلیم کرتے ہیں پھر ایسی کاروائیاں کون کر رہا ہے ؟ مسلمانان پاکستان کا کامل یقین ہے کہ ان کاروائیوں میں کوئی مسلمان ملوث نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا یہ اسلام دشمن عناصر کی کاروائی ہے جو اسلام اور پاکستان دشمن سرانجام دے رہے ہیں انسانیت سوز ایسی کاروائیوں کا حل قرآن میں پیش کیا گیا ہے جس میں ایک سزا یہ ہے کہ ان کی مخالف سمت سے ٹانگیں اور بازو کاٹ کر نشان عبرت بنا دیا جائے۔ حکومت اگر حدود اللہ کا نفاذ کرے تو ایسی کاروائیوں کا تدارک ممکن ہے ہماری قوم کا المیہ یہ ہے کہ ہم قرآن وسنت کو اپنے لئے حکومتی سطح پر عملی طور پر سپریم لاء نہیں سمجھتے جس کے باعث مسائل کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں، ان حملوں میں معروف دشمنوں امریکا، اسرائیل، بھارت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اگر حکومت کلبھوشن پر قرآن کے مطابق حد جاری کرے تو پھر ایسا نیٹ ورک دوبارہ مسلمانوں کے خلاف کوئی چلانے کی جرات نہیں کرے گا۔ دینی حلقوں کا کہنا ہے کہ اولیاء اللہ کے مزاروں پر حملہ کرنے والے اللہ ورسول ﷺ اور اولیاء اللہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں، اولیاء کے مزار امن کے مراکز ہیں وہاں بے گناہ، انسانوں کا قتل عام انسانیت کی توہین ہے، اسلام کے نام پر کفریہ کا طاقتیں فسطائیت پر اتر آئی ہیں مسلمانوں کے مرکز ایمان مکہ پر ایرانی حمایتی حوثی باغیوں کا ناکام حملہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، مکہ پر حملہ، سعودی عرب میں خود کش حملے کفر کی طرف سے اعلان جنگ ہے، مسلمان ریاستیں کفر کی

مکروہ سازشوں کا خاتمہ کرنے کیلئے اسلامی نظام خلافت قائم کرکے امیر المومنین کا تقرر کریں تاکہ امت کی قوت اللہ ورسول ﷺ کے نمائندے شریعت کے مطابق استعمال کرکے کفر کو شکست فاش دے سکے ، حالیہ حملوں میں بھارت ،اسرائیل اور امریکہ ملوث ہیں ،امریکہ اور اسرائیل مل کر بھارت کو استعمال کرکے پاکستان کو ناکام ریاست بنانا چاہتے ہیں لیکن دشمن کو یہ یاد رکھنا ہوگا کہ پاکستان قیامت تک قائم رہے گا (انشاءاللہ تعالیٰ) اور دشمن کی تمام چالیں ناکام بنا کر عالم اسلام کی قیادت وسیادت اور دفاع کرتا رہے گا۔ اولیاء اللہ کے مزاروں پر کوئی مسلمان حملہ کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا ، یہ اسلام دشمنوں کی طرف سے مسلط کردہ جنگ ہے مسلمان متحد ہو کر ان سازشوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں ۔ اہل ایمان اولیاء اللہ کے مزاروں پر حملہ کرنے والوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کر رہے ہیں حکومت آخری حد تک ان عناصر کا تعاقب کرے قوم افواج پاکستان اور سیکیورٹی اداروں کے ساتھ ہے ، حکومت کی طرف سے بھارت شخصیات کو ناپسندیدہ قرار دے کر ملک بدر کرنا قابل صد تحسین ہے اس جرات مندانہ عمل سے دہشت گردی کا خاتمہ ہوگا۔☆☆

گوادر بندگاہ پر تجارتی سرگرمیوں کا آغاز

نومبر ۲۰۱۶ء کو گوادر بندرگاہ کو تجارت کیلئے کھول دیا گیا اس وقت کا 75 سالوں ۱۳ سے انتظار کیا جا رہا تھا 300 کنٹینرز پر مشتمل پہلا قافلہ روانہ کر دیا گیا، پاک چین راہداری کے تحت پہلا تجارتی قافلہ گوادر بندرگاہ پر پہنچ گیا۔ اس موقع پر ملک پاکستان کی مسلح افواج کے سربراہان، سیاسی قائدین وزیراعظم نواز شریف بطور مہمان خصوصی شریک تھے، ماہرین اقتصادیات کا کہنا ہے کہ گوادر بندگاہ کا افتتاح ایک اہم ترین اقتصادی کامیابی ہے اس بندرگاہ پر تجارتی سرگرمیاں ترقی کا ایک نیا سفر ثابت ہوں گی دنیا بھر سے تجارتی سرگرمیوں کیلئے یہ بندرگاہ موضوع ترین ہے، کاشغر سے گوادر اور گوادر سے مشرق وسطی اور افریقی ممالک تک برآمدات کا آغاز ہو گیا ہے۔اس سے ملک میں خوشحالی آئے گی بے روزگاری میں کمی ہو گئی پڑھے لکھے لوگوں کو روزگار کے مواقع میسر آئیں گے میڈیا ذرائع کے مطابق اس منصوبے کے تحت 16 ذیلی منصوبوں سے 10 ہزار سے زائد نوجوانوں کو روزگار ملے گا۔اگر اس طرح کے تجارتی منصوبے جاری رہے تو وہ وقت دور نہیں جب پاکستان ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا ہو کر دنیا میں اپنی حیثیت کا لوہا منوا سکے گا اس اہم ترین کامیابی کا کریڈٹ ہر محب وطن پاکستانی کو جاتا ہے میاں نواز شریف کا کہنا تھا کہ یہ منصوبہ کسی ایک صوبے کیلئے نہیں سب صوبے اس

میں شامل ہیں کوئی صوبہ اس سے باہر نہیں۔ سی پیک کے دشمن ملک کے دشمن ہیں ۔خصوصاً موجودہ حکومت نے جس طرح شدید مخالفت کے باوجود گوادر بندرگاہ کا افتتاح کیا اور ملکی معیشت کو چار چاند لگانے کیلئے جرات مندانہ اقدام کیا قابل صد تحسین ہے ہم اس اقتصادی ترقی کے منصوبے کی تکمیل پر نواز حکومت کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں دیگر تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین بھی گوادر بندگاہ پر تجارتی سرگرمیوں کے آغاز پر حکومت کی تعریف کریں گے۔

تاجر برادری نے گوادر بندرگاہ پر تجارتی سرگرمیوں پر راقم سے گفتگو کی ہے جسے قارئین کی نذر کیا جارہا ہے تاکہ عام عوام کو علم ہوسکے کہ گوادر بندرگاہ پر تجارتی سرگرمیوں سے ملکی معیشت پر کیا مثبت اثرات مرتب ہوں گے ؟ محمد اعظم خان جنرل سیکرٹری ٹاؤن شپ انڈسٹریل ایریا کوٹ لکھپت لاہور نے اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ یہ منصوبہ پاکستان کیلئے بہت بڑی کامیابی ہے اگر اس طرح کے منصوبے مزید پائیہ تکمیل تک پہنچ گئے تو ہماری امپورٹ اور ایکسپورٹ بہتر ہوگی بلوچستان کی پسماندگی خوشحالی میں جلد بدل جائے گی ، معاشی انقلاب آئے گا اس کا کریڈٹ میاں نواز شریف اور جنرل راحیل شریف کو جاتا ہے ۔خالد پرویز صدر انجمن تاجران پاکستان کا کہنا ہے کہ 73 ء میں کراچی میں ایسا تجارتی مرکز بنانے کا پروگرام پی پی پی کے دور میں ہوا

مگر دشمنان پاکستان نے اس انٹرنیشنل منصوبے کو پائیہ تکمیل تک نہ پہنچنے دیا۔یہ منصوبہ بہت پہلے شروع ہو جانا چاہیے تھا اگر یہ منصوبہ پہلے شروع ہو جاتا تو یہ زوال کے دن دیکھنے کو نہ ملتے ہمارا ملک اس منصوبے کے باعث دوبئی کی طرح ایک تجارتی مرکز بن جائے گا ہمارے ہاں بین الاقوامی لوگ سرمایہ کاری کرنے آئیں گے ،پوری قوم سے اپیل ہے کہ وہ ملک وملت سے تعاون اور اس منصوبے کی کامیابی کیلئے دعا کرے۔میاں بابر محمود صدر انجمن تاجران ہال روڈ لاہور کا کہنا ہے کہ یہ تاریخی کارنامہ ہے ،ترقی کی دوڑ میں ہم اب پیچھے نہیں رہیں گے اگر اس منصوبہ کو ایمانداری کے ساتھ چلایا گیا تو جس مقصد کیلئے یہ منصوبہ تشکیل دیا گیا ہیا گر اس پر حکومت اور انتظامیہ قائم رہی تو جلد ترقی یافتہ ملکوں میں شامل ہو جائیں گے۔اس منصوبہ میں آرمی چیف جنرل ارحیل شریف اور وفاقی حکومت کا کردار قابل صد تحسین ہے۔دشمن کو یہ منصوبہ ہضم نہیں ہو رہا اور وہ اس کے خلاف برسرپیکار ہے حکومت مناسب سیکورٹی کا بندوبست کرے تاکہ کوئی ملک دشمن قوت اپنے مزموم مقاصد میں کامیاب نہ ہوسکے۔ملک میں حکومت جو بھی ترقی فلاح پر مبنی کام کرے گی اس کو سراہنا ہر محب وطن پر لازم ہے اسی طرح حکومت جب، غلط کام کرے تو اس پر تنقید برائے اصلاح کے تحت تنقید بھی کرنا ہر محب وطن شہری لیڈر پر فرض ہے لہٰذا مخالفین کو اپنا دل بڑا کرتے ہوئے اس منصوبے کی افادیت کو، تسلیم کرتے ہوئے حکومت کو داد دینی چاہیے۔اس کے ساتھ ہی حکومت سے کہنا چاہوں گا یہ پاکستان

ایک اسلامی ملک ہے اس کی پہچان اسلام ہے اس مملکت خداداد کے اسلامی تشخص کو مجروح نہ کریں کوئی اسلام پسند قوت پاکستان کی ترقی کے خلاف نہیں ہے مگر اسلام پسند قیادت کو آپ کے سیکولر اقدامات پر شدید تحفظات ہیں ترقیاتی منصوبے ضرور پائیہ تکمیل تک پہنچائیں دل کھول کر حمایت کی جائے گی لیکن جب بھی حکومت پاکستان کے اسلامی تشخص کی سودے بازی ہوگی تو اس کا محاسبہ بھی اسی طرح لازم ہے جس طرح گوادر بندرگاہ پر خراج تحسین پیش کرنا فرض عین سمجھتا ہوں اللہ سے دعا ہے کہ یہ تاریخی منصوبہ پاکستان کیلئے خوشحالی، امن، ترقی کی نوید لیکر اقوام عالم میں ہمارا سر فخر سے بلند کرنے کا باعث بنے (امین) ☆☆

چراغ امت، سلطان الاولیاء سید السادات حضرت سید علیؒ ہجویری

اسلام میں سب سے بلند مقام انبیاء کرامؑ کا ہے اس کے بعد صحابہ کرامؓ ،اہل بیت عظامؓ کا پھر اولیاء اللہؒ کا درجہ ہے جن کے کئی مراتب ہیں۔ اسلامی تاریخ میں بے شمار اولیاء اللہؒ گزرے جنھوں نے اخلاق ،پیار و محبت، حکمت کا ہنر استعمال کرکے لوگوں کو اسلام سے روشناس کروایا ان کی تفصیل بہت طویل ہے انہی برگزیدہ ہستیوں کے بارے میں اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ سے محبت اللہ سے محبت ان سے دشمنی اللہ سے دشمنی ہے ،ہر مسلمان کے دل میں ان کی محبت رچی بسی ہے یہ محبت اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں پیدا کی کیونکہ یہ اولیاء اللہ ساری زندگی اللہ ورسولؐ کی اطاعت میں رہے تو اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے دل میں ان کی محبت والفت پیدا فرما دی ۔انسانیت کی رہنمائی ہی ان اولیاء اللہ کی متاع حیات ہوا کرتی ہے جتنے بھی اللہ والےؒ اس دنیا فانی کو چھوڑ گئے انہوں نے مادیت پر مبنی کوئی جائیداد نہیں بنائی نہ ان کے بینک بیلنس ہیں نہ محلات ،نہ جاگیریں، نہ ہی مال ودولت بلکہ وہ شریعت وطریقت کے راستوں پر چل کر انسانیت کے عظیم رہبروں کی صورت میں نمودار ہوئے اور انسانیت کو پیغام حق سنا کر دنیا فانی سے کوچ کرگئے یہی انؒ کی متاع زیست تھی جن پر آج انسانیت فخر کررہی ہے ۔ہمارا ایمان ہے کہ ہر ولی اس ہستی کو کہتے ہیں جو شریعت کا پابند ہوتا ہے جب کوئی

انسان شریعت اسلامیہ کا پابند ہو جاتا ہے یعنی اس پر عمل کرنا شروع کر دیتا ہے تو وہ طریقت کے راستے پر چل پڑتا ہے جب وہ اللہ والا بدرجۂ اتم اس پر عمل کرتا ہے تو اللہ کا مقرب بن جاتا ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک انسان حضرت محمد عربی ﷺ کی شریعت کی مخالفت کرے اور وہ ولی ہو۔اللہ کا ولی وہی ہوگا جو شریعت کا پابند ہوگا۔ایک بات یاد رہے کہ کوئی شخص بھی اپنی محنت و کوشش سے نبیؑ اور صحابیؓ نہیں بن سکتا بلکہ نبیؐ اخرالزماں حضرت محمد ﷺ کے ختم نبوت کے بعد اب نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی کوئی صحابی ہوگا بلکہ اولیاء اللہ کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے ان اولیاء اللہ کی صف میں سے ایک عظیم ترین ہستی حضرت سید علی ہجویریؒ ہیں جنھیں دنیا داتا گنج بخش کے نام سے جانتی ہے وہ غزنی کے قریب ہجویر میں 1009 ء میں حضرت عثمان بن علیؒ کے گھر پیدا ہوئے اسی نسبت سے آپؒ کے نام کے ساتھ بھی ہجویری لکھا جاتا ہے جبکہ لقب داتا گنج بخش کنیت ابو الحسن ہے۔ حضرت سید علیؒ کا خاندان علم و تقویٰ کے اعلیٰ درجے پر فائز تھا،آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم حضرت عثمان بن علیؒ بمقام غزنی سے حاصل کی بعد از حصول علم کیلئے خراسان، کرمان، عراق وشام، لبنان، آذر بائیجان ودیگر بے شمار علاقوں کے اسفار کئے دعوت و تبلیغ میں آنے والی بے شمار مصیبتیں، تکلیفیں آپؒ کو راہ حق سے نہ ہٹا سکیں آپؒ قرآن وحدیث اور فقہ کے بلند پائیہ عالم ربانی تھے ،مادری زبان فارسی تھی تاہم عربی پر دسترس حاصل تھی ۔آپؒ کے شیخ المشائخ کا اسم گرامی حضرت ابوالفضل ختلیؒ ہے

جن کا سلسلہ جنیدیہ سے تعلق تھا۔ جبکہ آپؒ نے ابو سعید ابو لخیرؒ اور القاسم قسیریؒ سے بھی تعلیم حاصل کی۔آپؒ ابو حنیفہؒ کے مقلد تھے۔آپؒ کے دور میں مسلمان آپس میں اختلافات کا شکار تھے جس کے باعث دین اسلام کی جڑیں کمزور ہو رہی تھیں تو آپؒ بہت سے کتابیں تصنیف کیں جن کا موضوع تصوف تھا۔آپؒ کشف و کرامت کی حامل ہستی تھے۔

برصغیر،لاہور آپؒ اپنے مرشد کے حکم پر 1039ء کو غزنی سے تشریف لائے تو یہاں ہجری بمطابق 1041ء آپؒ یہاں ایک مسجد اور مدرسہ تعمیر کیا جب آپؒ لاہور 431 تشریف لائے اس وقت غزنوی خاندان کی حکومت تھی۔برصغیر کے لوگوں کیلئے آپؒ ایک نعمت عظمیٰ ثابت ہوئے آپؒ نے لاکھوں لوگوں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا،اسلامی تعلیمات سے روشناس کروایا، لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا اس وقت یہاں پر ہندوؤں کے جوگیوں، جادو گروں ہاتھوں لوگ یرغمال بنے ہوئے تھے تو آپؒ نے ان کے جادوائی کرتبوں کو شان ولایت سے زمین بوس کیا انھیں شکست فاش دی بعد میں وہ ہندو جوگیوں،جادو گروں نے اسلام قبول کرلیا اور آپؒ کے خادم بن کر زندگی گذاری ایک مرتبہ ایک شخص آپؒ کے پاس مرید بننے کیلئے آتا ہے لیکن اس کے دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ پہلے میں اس بزرگ کو دیکھ تو لوں کہ صاحب کرامت بھی ہیں یا نہیں چند وہ آپؒ کے پاس رہا ظاہری کرامت نہ دیکھ پایا تو مطمعئن نہ ہوا واپسی کیلئے اجازت چاہی تو حضرت

علی ہجویریؒ نے استفسار فرمایا کہ بھائی کس مقصد کیلئے آئے تھے ؟تو اس نے کہا کہ حضرت جی میں تو آپؒ کا مرید بننے آیا تھا مگر آپؒ میں تو میں نے کوئی کرامت ہی نہیں دیکھی اس پر ولی اللہؒ نے فرمایا بھائی تو نے مجھ میں کوئی خلاف شریعت کوئی کام دیکھا تو اس نے کہا کہ نہیں تو حضرت نے فرمایا کہ اس سے بڑی تجھے اور کونسی کرامت چاہیے ؟فرمان علی ہجویریؒ ہے کہ نماز ایسی عبادت ہے جو شروع سے آخر تک اللہ کی راہ میں اس کے چاہنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے۔وہ ہمیشہ اسی میں مشغول رہتے اور ان کے مقام نماز ہی سے ظاہر ہوتے۔

حضرت فرماتے ہیں کہ لوگ مجھے داتا گنج بخش کہتے ہیں لیکن میرے پاس تو کچھ بھی نہیں اے علی تو اس قسم کے خیالات کو اپنے دل میں جگہ مت دے یہ سخت تکبر ہے۔گنج بخش، ہو یا رنج بخش یہ سب صفات ذات حق کیلئے مخصوص ہیں۔اس ارشاد سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؒ کو گنج بخش کا لقب آپؒ کی زندگی میں ہی ملا اور مشہور ہوگیا مگر آپؒ کو یہ لقب پسند نہیں تھا۔درحقیقت لاکھوں مسلمانوں کو آپؒ سے جو فیض روحانی ووجدانی حاصل ہوا وہ مسلمانوں کیلئے روحانی خزانہ ہے جس کا فیض قیامت تک جاری وساری رہے گا ۔آپؒ کی عالمگیر شہرت یافتہ کتاب کشف المحجوب جو فارسی میں لکھی گئی اہل طریقت کیلئے مرشد کا درجہ رکھتی ہے اس کے کئی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں اس کتاب سے تصوف کے نام پر پھیلائی

گئی غلط فہمیوں کو جس انداز میں رد کیا گیا ہے سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے اس میں تصوف کی حقیقت کو کھلے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے یہ کتاب ایک ایسا شاہکار ہے جس کی بدولت برصغیر کے مسلمانوں کو حقیقی تصوف سے شناسائی حاصل ہوئی اس کتاب میں جعلی تصوف اور جعلی پیروں کو مجرم قرار دے کر رد کیا گیا ہے، حقیقی صوفی آپؒ نے اس شخص کو قرار دیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے احکامات کی پیروی کرے، اخلاق حسنہ پر عمل کرے، بدی، کینہ، جھوٹ، حسد، مکروفریب اور لالچ سے پرہیز کرے۔ کشف المحجوب سے اہل طریقت آج بھی فیض حاصل کر رہے ہیں اور قیامت تک فیض حاصل کرتے رہیں گے اس کتاب میں حضرتؒ نے ایک ایک موضوع کو تفصیل سے بیان کیا ہے ایک شخص کو صاحب مرتبہ بننے کیلئے اس کتاب کی تعلیم حاصل کرنا ازحد لازم ہے۔ آپؒ کی وفات ایک روایت کے مطابق 1072ء کو ہوئی اور آپؒ قبر مبارک لاہور میں ہے

۔

آج کے پرفتن دور میں جب فرقہ پرستی کا ناسور بڑھتا ہی چلا جارہا ہے جس کے باعث امت مسلمہ تقسیم در تقسیم ہوتی جارہی ہے مسلمان آپس میں ہی دست وگریبان ہیں ۔انسانیت کو محبت والفت، امن وسلامتی کا درس دینے کی اشد ضرورت ہے اس کیلئے مسلمانوں کو سید علی ہجویریؒ جیسے اولیاء اللہ کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں زندہ کرکے امت مسلمہ کو وحدت کی تسبیح میں پروکر اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام خلافت کے قیام، قرآن وسنت کے غلبے کیلئے یکجا کرنا ہوگا

تاکہ امت مسلمہ اقوام عالم کی قیادت وسیادت کا فریضہ سرانجام دے سکے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے کیا ہے۔ایسا اولیاء اللہ کی سنہری تعلیمات پر عمل کرکے ہی ممکن ہو سکے گا۔

طیب اردگان کا دورہ، ترقیٔ پاکستان کی ایک کرن

ترکی اور پاکستان امت مسلمہ مرحومہ کے اہم ترین ممالک ہیں جن کی حیثیت ساری دنیا میں تسلیم شدہ ہے ترکی نے کبھی بھی اصولوں پر سودے بازی نہیں کی، ہر دور میں ترکی پاکستان کے شانہ بشانہ رہا، ترکی کی ترقی کا راز اس کی جرات مندانہ اصول پرست قیادت ہے جو طیب اردگان اور اس کی ٹیم کی شکل میں ہے جسے ساری ترک قوم کی بھرپور حمایت حاصل ہے چند ماہ قبل جب فوجی بغاوت نے سر اٹھایا تو بغاوت کو ناکام بنانے کیلئے ترک عوام اور انتظامیہ نے بھرپور کردار ادا کیا جو طیب اردگان کی قیادت پر الاعلان اظہار اعتماد ہے۔ دوسری طرف پاکستان واحد اسلامی دنیا کا ایٹمی طاقت کا حامل ملک ہے جو عالم کفر کو آنکھوں نہیں بھاتا۔ عالم کفر کی منظم سازش رہی ہے کہ امت مسلمہ کو تقسیم کرکے ان پر حکومت کی جائے جس میں وہ کامیاب ہوگئے ہیں۔ آج امت مسلمہ کی ایک بڑی طاقت ہونے کے باوجود ذلت آمیز غلامی کے دور سے گزر رہی ہے۔ جس کی بنیادی وجہ اتحاد واتفاق، وحدت اسلامی کی شدید کمی ہے۔ اس کمی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کفر ایک مسلم ملک کو دوسرے کے خلاف استعمال کرتا ہے اور اپنا مقصد نکال کر اسے بھی سرخ جھنڈی کھا دیتا ہے۔ ان حالات وواقعات اور حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے دنیا بھر سے مسلم درد رکھنے والے اہل قلم نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ مسلم دنیا کو ایک اسلامی بلاک کی صورت میں

وحدت کی شکل میں ڈھال دیا جائے اور اس بلاک کا ایک امیر یا سربراہ ہو جو امت مسلمہ کے مشترکہ مفادات کا دفاع کرے اور ساری امت اس کی پشت پر کھڑی ہو اس طرح کرنے سے امت مسلمہ کی طاقت محفوظ ،ایک ہاتھ میں آجائے گی ۔ ہمارے نزدیک یہ کام مسلم حکمرانوں پر فرض عین ہے جو وہ نہیں کر پا رہے یا اس سے چشم پوشی اختیار کئے ہوئے ہیں جس کے باعث امت نت نئے گھمبیر مسائل کی دہلدل میں دھنستی جارہی ہے ۔حالیہ سعودی عرب اور حوثی باغیوں کی کشیدگی ہمارے سامنے ہے امت کی کوئی سربراہی نہ ہونے کے باعث فیصلہ تو دور کی بات امت طرف تماشہ نبی ہوئی ہے ۔یہ اہم نقطہ اس لئے اٹھایا جارہا ہے کہ آج کل ترک صدر طیب اردگان پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے ہیں انھوں نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے بھی خطاب کیا صدر ،وزیراعظم اور اہم پاکستانی قیادت سے بھی ملاقاتیں کیں۔حالیہ دورہَ پاکستان، یقیناً پاکستان اور ترکی کی ترقی اور تعلقات کی مضبوطی میں سنگ میل ثابت ہوگا ،رابطہ کاری کی کئی اہم راہیں کھولیں گی ،مبصرین کا کہنا ہے کہ حکومت پاکستان کی گوادر بندرگاہ پر تجارتی سرگرمیوں کے بعد دوسری بڑی کامیابی ترک صدر طیب اردگان کا دورہَ ہے ۔برصغیر میں پاکستان دشمن عناصر پاکستان کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا کئے ہوئے ہیں ان حالات میں ترک صدر کا دورہَ پاکستان دشمن کو ایک اہم پیغام ہے کہ مسلمان ایک ہیں ترکی کسی بھی مشکل وقت میں پاکستان کی پشت پر کھڑا ہوگا۔

اس دورہ کی اقتصادی، معاشی، سیاسی اعتبار سے اہمیت اپنی جگہ پاکستان کیلئے بہت اہم ہے لیکن اگر پاکستانی قیادت اور ترک صدر مل بیٹھ کر اس دورہ کو معنی خیز اس طرح بنائیں کہ امت کے انتشار کو وحدت میں بدل کر اللہ ورسول ﷺ کا حکم پورا کردیں تو سونے پر سہاگا ثابت ہوگا۔ پھر کسی مسلمان ملک کو اقوام متحدہ کے در پر انصاف کی بھیک مانگنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی (یاد رہے کہ اسلام دشمنوں کے پاس اپنے فیصلے نہ کروانے کا حکم دیتا ہے جس کی خلاف ورزی ساری امت مسلمہ مرحومہ کر رہی ہے مسلم حکمران اس نافرمانی سے بچنا چاہتے ہیں تو وحدت کی طرف آنا ہی ہوگا) ۔ترکی اور پاکستانی قیادت اگر دنیا بھر کے مسلم ممالک کو ایک پلیٹ فارم متحد کرنے کا اعلان اس دورہ پر کریں تو یہ دورہ یا ملاقات مزید معنی خیز اور امت کیلئے ہمیشہ فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔

ترک صدر کے دورۂ پاکستان پر فضول خرچی کا نظارہ بھی دیکھنے کو خوب ملا، مسلم حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ سادگی کو اپنائیں نمود نمائش پر اپنا سرمایہ خرچ کرنے کی بجائے عوام کی فلاح وبہبود پر خرچ کریں تو اس نمود ونمائش سے کہیں زیادہ فائدہ ہوگا۔ پاکستانی حکمرانوں کو کسی بھی ملک کے سربراہ کے دورۂ پاکستان پر سادگی کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ جو سرمایہ نمود ونمائش پر لگایا وہ تعمیری کام میں لگایا جائے۔ بہر کیف ترک صدر کا دورہ

پاکستان ایک نیک شگون ہے جو پاکستان اور ترک عوام میں محبت واخوت اور بھائی
چارے میں اضافے اور ترقیاتی کاموں میں ایک دوسرے کی معاونت کا باعث بنے گا
۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ امت مسلمہ کو امت وسط،امت واحدہ بنا دے تاکہ دشمن کی
(چالوں، حملوں کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکے۔(امین

ایک اور غیر شرعی بل

پاکستان میں اسلام کو کھلونا بنا کر قیام پاکستان سے ہی کھیلا جا رہا ہے ،آئین میں اسلامی دفعات کو ارادوں اور وعدوں کی حیثیت سے شامل کرکے دینی طبقات کو مطمعَن کر دیا گیا۔ پھر کیا ہوا سب نے دیکھا کہ اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں اسلام اجنبی ہوتا گیا۔ با خبر لوگ جانتے ہیں کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف سے کئی ہزار سفارشات پیش کی گئی ہیں جو اسلام سے متصادم ہیں ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا گیا بلکہ یہ سب سفارشات ردی کی ٹوکری میں پڑی دکھائی دیتی ہیں ۔ کیونکہ ہمارے حکمرانوں کے پاس وقت نہیں ہے کہ وہ اسلام کو ملک میں نافذ کرکے قوم کی جذبات کی ترجمانی کر سکیں ،اگر کوئی مخلص لیڈر اسلام کو نافذ کرنے کا ایجنڈا لیکر اٹھتا ہے تو اسے اسلام آباد میں داخل ہونے سے پہلے ہی شہید کر دیا جاتا ہے۔افسوس کن مقام ہے کہ ہاں ہمارے ارباب اقتدار کے پاس اسلام مخالف بل پاس کرنے کا طویل وقت ہے ایک غیر شرعی بل پاس کرنا ہو تو آناً فاناً پاس کروا لیا جاتا ہے جبکہ اسلام اور اہل اسلام حکمرانوں کا منہ دیکھتے ،احتجاج کرتے ہی رہ جاتے ہیں ،ماضیٰ قریب میں حقوق نسواں بل کے نام پر مردوں کے حقوق جس طرح غصب اور عورتوں کو شطر بے مہار کرنے کی کوشش کی گئی ،تب بھی اہل دین نے احتجاج کیا مگر نتیجہ کیا نکلا سب جانتے ہیں ۔اسی طرح اب

باب الاسلام کی حکومت سندھ نے ایک غیر شرعی بل پاس کیا ہے جس پر دیندار، جید علمائے کرام کی طرف سے رائے ہی نہیں بلکہ فتوجات بھی آ گئے ہیں کہ یہ بل غیر اسلامی، غیر شرعی ہے، بلکہ اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ ملک کے جید علمائے کرام نے عوام سے اپیل کی ہے کہ سندھ حکومت کے غیر شرعی بل کے خلاف میدان عمل میں اتریں۔ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے نام پر کریمنل لاء پروٹیکشن آف مینارٹی 2015ء کی منظوری میں اقلیتوں کو حقوق دینے کے نام پر یہ قدغن لگائی گئی ہے کہ کوئی بھی غیر مسلم 18 سال سے قبل اسلام قبول نہیں کرسکتا اگر ایسا کرے گا تو حکومت اس نابالغ فرد کے قبول اسلام کو قبول نہیں کرے گی۔

دینی جماعتوں کا کہنا ہے کہ اقلیتوں کو خوش کرنے کیلئے غیر اسلامی قانون سازی قبول نہیں، 18 سال سے کم عمر کے افراد پر قبول اسلام کی پابندی لگانا یورپ و مغرب کو خوش کرنے کی سازش ہے، اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے نام پر کریمنل لاء پروٹیکشن آف مینارٹی 2015ء کی منظوری مکمل طور پر اللہ و رسول ﷺ اور شریعت سے بغاوت پر مبنی ہے۔ حکومت کی طرف سے اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے نام پر کریمنل لاء پروٹیکشن آف مینارٹی 2015ء بل کی منظوری جیسے غیر شرعی بل سے پاکستان کا اسلامی تشخص داؤ پر لگ گیا ہے۔ ہر عمر کا انسان رضامندی سے اسلام قبول کرسکتا ہے اس پر شریعت اسلامیہ میں کوئی پابندی نہیں مگر

حکومت پاکستان یورپ ومغرب کو خوش کرنے کیلئے اسلام مخالف بل پاس کرکے اسلامیان پاکستان کی غیرت کو ایک بار پھر للکارا ہے ،حکومت اسلام دشمن اقدام کرکے پاکستان کے اسلامی تشخص کو مجروح کرنے سے باز رہے ۔ قانون سازی کرنے والے لوگ اسلام اور اسلامی اقدار وروایات سے نابلد لگتے ہیں یا جان بوجھ کر عالم کفر کو خوش کرنے کیلئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں دونوں صورتوں کو کسی قیمت پر قبول نہیں کیا جاسکتا ،حکومت اپنے اسلام مخالف اقدام پر غور کرتے ہوئے قانون کو کالعدم قرار دے ۔ قبول اسلام کے لئے 18 سال کی حد مقرر کرنا زمین پر فرعون بننے کے مترادف ہے ۔اللہ تعالیٰ نے جب انسانوں کو رضامندی سے اسلام قبول کرنے کی ہر عمر میں اجازت دی ہے تو پاکستان کے قانون ساز ادارے اللہ رب العزت کے مقابلے میں قانون سازی کرکے زمین پر خود ساختہ رب بننے کی جسارت کر رہے ہیں جسے شریعت اسلامیہ نے بغاوت کہا ہے حکمران اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام خلافت قائم نہ کرکے پہلے ہی بغاوت کا ارتکاب کر رہے ہیں جبکہ مزید غیر شرعی قانون سازی مزید عذاب الٰہی کا سبب بنے گی ۔لہٰذا حکومت اسلام مخالف قانون سازی پر نظرثانی کرے ورنہ دینی قوتیں پاکستان کے اسلامی تشخص کو بچانے کیلئے احتجاجی تحریک چلانے پر مجبور ہو جائیں گی۔ کسی بھی جماعت کا طالب علم خواہ وہ بالغ ہو یا نابالغ جب اسے اسلام کی حقانیت کا علم ہوجائے تو وہ اسلام قبول کر سکتا ہے حکومت کا یہ قانون اقلیتوں کی نسل نو کو دین فطرت اسلام کی روشنی سے محروم کرنے کی سازش ہے ۔اوچھے

ہتھکنڈے غلبۂ اسلام کو نہیں روک سکتے۔اسلام اور پاکستان سے وفا یہی ہے کہ پاکستان میں قرآن وسنت کو عملاً سپریم لاء تسلیم کیا جائے جسے آج تک تسلیم نہیں کیا گیا۔

اگر بغور دیکھا جائے تو حضرت علیؓ نے کمسنی میں اسلام قبول کیا تھا جو کہ ایک زندہ جاوید مثال ہے اسی طرح تاریخ اسلام میں متعدد لوگوں نے اسلام کم عمری میں قبول کیا جو سند ہے ہر دور کے انسانوں کیلئے کہ کوئی بھی شخص اپنی مرضی سے جب چاہے اسلام میں داخل ہو کر اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق زندگی گزار سکتا ہے مگر سندھ حکومت کا غیر شرعی بل پاس کرنا ساری قوم کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔سندھ میں پی پی پی کی حکومت ہے پی پی پی کی سربراہی میں یہ بل پاس گیا ہے پی پی پی کے رہنماء بے نظیر بھٹو کے صاحبزادے بلاول بھٹو اس بل کے پاس ہونے پر بڑا فخر محسوس کر رہے ہیں اور خوشی میں دوسرے صوبوں کو بھی تلقین کر رہے ہیں کہ سندھ اسمبلی کے پاس کردہ بل کی تقلید میں دوسرے صوبے بھی یہ بل پاس کریں۔دین سے باخبر جید، ثقہ علمائے کرام کی رائے اور فتوجات کے بعد ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ بلاول بھٹو اپنے پاس کردہ بل پر شرمندگی کا ظہار کرتے ہوئے اس پر نظر ثانی کا فیصلہ کرتے بلکہ اس کے برعکس انہوں نے فخر کرتے ہوئے دوسروں کو بھی اسلام مخالف مہم کا آغاز کرنے کی تبلیغ شروع کردی۔قارئین کرام ! یہ ہیں ہمارے لیڈر جن کو اسلام کے بنیادی

اصولوں کا ہی علم نہیں اور جن سقہ لوگوں کو علم ہے ان کی رائے تو شائد یہ سننا پسند ہی نہیں کرتے ۔ ایسی قوتیں ملک میں مسٹر اور ملا کے نام پر طوفان بد تمیزی برپا کرکے نفاذ اسلام کا راستہ ہر دور میں روکتی آئی ہیں جو بھی اسلام کا نام لیتا ہے ایسی قوتوں کو وہ ہر گز پسند نہیں ہے کیونکہ یہ خود کو سیکولر (لادین) کہلانے پر فخر محسوس کرتے ہیں ۔ بہر کیف سندھ حکومت اقلیتوں کے تحفظ کے نام پر غیر شرعی بل پاس کرکے پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ بنانا چاہتی ہے ۔

مذکورہ بل کے پاس ہونے کے بعد دینی قوتوں کو چاہیے کہ وہ احتجاج برائے احتجاج کی روش ترک کرکے تعمیری انداز میں میدان میں اتریں ، ہم اہل دین ہر دور میں ہم احتجاج سے آگے نہیں جاسکے ۔ کیا دیندار قوتوں کو (اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام اسلام ، حاکمیت الٰہیہ قائم کرکے) اقتدار میں آنا شرعی اعتبار سے فرض عین نہیں ؟ یقینا ! ہے تو پھر دیندار قیادت نے اس کیلئے کیا حکمت عملی اپنائی ہے ؟ اگر ہماری دینی قیادت یوں ہی تقسیم رہی تو سیکولر قوتیں ایسے ہی اسلام کی کمر پر چھرا گھونپتی رہیں گی ۔ سیکولرازم کو شکست فاش دینے کیلئے منظم منصوبہ بندی کی ضرورت ہے تاکہ اہل دین ملک پاکستان کی کمان سنبھال کر اسلامیان پاکستان کے جذبات کی ترجمانی کر سکیں ۔ اگر ایسا نہ ہوا تو جو اسلام مخالف کام ہو رہا ہے اس سے بھی زیادہ ہوگا ۔ اس لئے ذاتی مفادات کو

بالائے طاق رکھ کر دینی قیادت کو پاکستان کو سیکولرازم سے بچانے کیلئے مل کر کام کرنا ہوگا۔